سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(سوموار 29، منگل 30، بدھ 31۔ جنوری، جمعرات یکم، جمعتہ المبارک 2، سوموار، 5۔ فروری 2018)

(یوم الاثنین 11، یوم الثلاثہ 12، یوم الاربعاء 13، یوم الخمیس 14، یوم الجمع 15، یوم الاثنین 18۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

سوموار،29۔جنوری2018

جلد 34:شمارہ 1

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ----------	1
2۔	ایجنڈا ----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار ----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	14

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6۔	چیئرمینوں کا پینل ----------	15
	حلف	
7۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ----------	15
	تعزیت	
8۔	ممبر اسمبلی چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	17
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	18
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	53
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
11۔	مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	59
12۔	مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ وعشر کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	60
13۔	تحاریک استحقاق بابت سال 15-2014 اور 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	60
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
14۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2013، 16-2015 اور 2017 کے بارے میں	

	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	61
	توجہ دلاؤ نوٹس	
15۔	سابق ممبر اسمبلی رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے گھر بغیر وارنٹ داخل ہونے والے پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات ----------	62
16۔	قصور: کمسن بچی زینب کا اغواء، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات ----------	63
17۔	کورم کی نشاندہی ----------	68

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

منگل،30۔جنوری2018

جلد 34: شمارہ 2

18۔	ایجنڈا ----------	71
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	73
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	74
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	75
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	118
23۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ----------	131
	تحاریک التوائے کار	
24۔	ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای مظفر گڑھ اور چیف انجینئر کی ملی بھگت سے تحصیل علی پور اور جتوئی کا پانی چوری ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری) ----------	134
25۔	حکومت شوگر ملز مافیا سے قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ----------	135
26۔	نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑکوں پر غیر قانونی پارکنگ ----------	136

27۔	آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میں لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں کروڑوں روپے کے مالی گھپلوں کا انکشاف	137
28۔	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس میں اوور چارجنگ	138
	پوائنٹ آف آرڈر	
29۔	یوم یکجہتی کشمیر ریلی میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو بھی شرکت کی درخواست	142
30۔	سیالکوٹ میں جنوری2017میں قتل ہونے والی بچی کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ	143

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
31۔	راولپنڈی میں میڈیکل سٹوروں پر ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ	144
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون	
32۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب2017کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	146
	قرارداد یں(مفادعامہ سے متعلق)	
33۔	سوائن فلو کی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ	147
34۔	لاہور میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافے کا مطالبہ	149
35۔	پبلک ٹرانسپورٹ میں قائم ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ	150
36۔	صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت	

	کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ	152
37۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017 کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک (۔۔۔جاری)	154
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
38۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017	154
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) نجی تعلیمی ادارہ جات (ترقی وانضباط) پنجاب 2017، تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	156

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
40۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	158
	زیرو آر نوٹس	
41۔	بنیویلنٹ فنڈ بورڈ پنجاب لاہور کے 60 ملازمین کو ملازمت سے نکالنے کی وجہ سے ان کی فیملیز کو شدید پریشانی کا سامنا	160
	بدھ، 31۔جنوری 2018	
	جلد 34: شمارہ 3	
42۔	ایجنڈا	165

43۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	169
44۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	170
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	171
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	208
47۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	215
	تحاریک استحقاق		
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	----------	221
49۔	کورم کی نشاندہی	----------	222
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
50۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	----------	223

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
51۔	انفارمیشن و کلچر ڈیپارٹمنٹ میں مالی بے ضابطگیوں سے قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان	----------	224
	سرکاری کارروائی		
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک		
52۔	آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسز مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت	----------	225

	قراردادیں(آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع)		
53۔	آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب2017	----------	226
54۔	آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017	----------	227
	آرڈیننسز(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
55۔	آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب2017	----------	228
56۔	آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017	----------	228
57۔	آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب2018	----------	229
	مسودات قانون(جو متعارف ہوئے)		
58۔	مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018	----------	229
59۔	مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018	----------	230
60۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2018	----------	230
61۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت2018	----------	230
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
62۔	مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب2017	----------	231

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بحث		
63۔	گنّے کے کاشتکاروں کی شکایات پر بحث	----------	234

جمعرات، یکم فروری2018

جلد 34: شمارہ 4

64۔	ایجنڈا	----------	269
65۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	271
66۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	272
67۔	جناب سپیکر کا یوم کشمیر پر خصوصی اجلاس منعقد کرنے کے لئے معزز ممبران سے مشورہ	----------	273
	پوائنٹ آف آرڈر		
68۔	تمام سیاسی قائدین سے ملک کے آئینی اور ریاستی اداروں کی کردار کشی نہ کرنے کا مطالبہ	----------	274
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود وبیت المال اور جیل خانہ جات)		
69۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	276
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	316
71۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	----------	318
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
72۔	آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پبلک سیکٹر انٹر پرائزز حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	----------	321
73۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012 اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

	کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	322
74۔	مسودہ قانون انند کاراج پنجاب2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق واقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	323
75۔	زیرو آر نوٹس نمبر175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	324
76۔	نشان زدہ سوال نمبر8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	324
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	325
78۔	نشان زدہ سوالات نمبر8531،8960،9340اور9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	326
	توجہ دلاؤ نوٹس	
79۔	لاہور: جوہر ٹاؤن کے رہائشی کو بھتہ وصولی کی پرچی اور قتل کی دھمکی سے متعلق تفصیلات	328
	پوائنٹ آف آرڈر	
80۔	2017 میں ہونے والی قومی مردم شماری کے حوالے سے اقلیتوں کی تعداد بتانے کا مطالبہ	330

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

81۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے قرارداد آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ	----------	332

جمعتہ المبارک،2۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 5

82۔	ایجنڈا	----------	337
83۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	339
84۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	340

سرکاری کارروائی

رپورٹیں(جوایوان کی میز پر رکھی گئیں)

85۔	محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو،ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی،دانش سکولز، سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16	----------	341
86۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2016-17	----------	342
87۔	حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16	----------	342

رپورٹیں(میعاد میں توسیع)

88۔	نشان زدہ سوال نمبر7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	----------	343
89۔	نشان زدہ سوال نمبر7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	----------	344

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
90۔	مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	345
	تحاریک التوائے کار	
91۔	لاہور کے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں عرصہ دراز سے 70 فیصد خالی اسامیوں کی وجہ سے علاج معالجہ متاثر	346
92۔	صوبائی دارالحکومت میں بچوں کے لئے خشک دودھ کے ڈبے سمگل شدہ اور مقامی سطح پر تیار ہونے کا انکشاف	348
93۔	صوبائی دارالحکومت میں واقع ہسپتالوں میں صاف پانی نایاب	349
94۔	الائیڈ ہسپتال راولپنڈی میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا	350
	زیرو آر نوٹس	
95۔	بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد وضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	351
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
96۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350، 8556 اور 8872 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	353
97۔	مسودہ قانون ریگولیشن آف پبلک انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات	

	کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	354
98۔	نشان زدہ سوالات نمبر7108،7109،7122اور7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	355

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار،5۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 6

99۔	ایجنڈا	359
100۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	361
101۔	نعت رسول مقبول ﷺ	362
	سرکاری کارروائی	
	قرارداد	
102۔	مقبوضہ کشمیر میں جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت اور اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کا مطالبہ	363
103۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(104)/2018/1700. Dated: 25th January, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 29th January, 2018 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 25th January 2018

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29۔جنوری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب2017

ایک وزیر آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب2018

ایک وزیر آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ **مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018**

ایک وزیر مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 پیش کریں گے۔

2۔ **مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018**

ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018 پیش کریں گے۔

3۔ **مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2018**

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2018 پیش کریں گے۔

4۔ **مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت2018**

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت2018 پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013،29۔مئی2015وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(29۔جنوری تا16۔مارچ2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6۔ جناب امانت اللہ خان شادی خیل : وزیر آبپاشی

7۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور

8۔ لیفٹیننٹ کرنل(ر) سردار محمد ایوب خان : وزیر انسداد دہشت گردی

9۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین : وزیر ترقی خواتین

10۔ خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

11۔ خواجہ عمران نذیر : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر

12۔ جناب بلال یٰسین : وزیر خوراک

13۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات و ثقافت *

14۔ خواجہ سلمان رفیق : وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

15۔ رانا مشہود احمد خان : وزیر سکولز ایجوکیشن

16۔ سید زعیم حسین قادری : وزیر اوقاف و مذہبی امور

17۔ شیخ علاؤالدین : وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری

18۔ سید رضا علی گیلانی : وزیر ہائر ایجوکیشن

19۔ میاں یاور زمان : وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

20۔ محترمہ نغمہ مشتاق : وزیر زکوٰۃ و عشر

21۔ ملک ندیم کامران : وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

22۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا : وزیر مال

23۔ ڈاکٹر فرخ جاوید : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

24۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا : وزیر زراعت

25۔ جناب آصف سعید منیس : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

26۔ ملک احمد یار ہنجرا : وزیر جیل خانہ جات

27۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

29۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر امداد باہمی

30۔ چودھری محمد شفیق : وزیر خصوصی تعلیم

31۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان : وزیر تحفظ ماحول

32۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا : وزیر خزانہ

33۔ جناب خلیل طاہر سندھو : وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

31۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ : وزیر بہبود آبادی

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
7۔	چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و سرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون وپارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر1157/18-PA:4 مورخہ 23,17۔فروری2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان : اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے

20۔ جناب رمضان صدیق بھٹی : لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

21۔ جناب محمد حسان ریاض : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن

22۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) : ایس اینڈ جی اے ڈی

23۔ جناب سجاد حیدر گجر : ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

24۔ جناب محمد نعیم صفدر انصاری : مواصلات وتعمیرات

25۔ میاں محمد منیر : آبکاری ومحصولات

26۔ ملک محمد علی کھوکھر : پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر

27۔ رانا اعجاز احمد نون : زراعت

28۔ جناب احمد خان بلوچ : پبلک پراسیکیوشن

29۔ جناب عامر حیات ہراج : کانکنی ومعدنیات

30۔ رانا بابر حسین : خزانہ

31۔ میاں نوید علی : محنت وانسانی وسائل

32۔ جناب محمود قادر خان : چیف منسٹر انسپکشن ٹیم

33۔ سردار عاطف حسین خان مزاری : خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

34۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : منصوبہ بندی وترقیات

35۔ سردار عامر طلال گوپانگ : سپیشل ایجوکیشن

36۔ چودھری خالد محمود حجہ : آبپاشی

37۔ میاں فدا حسین : جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

38۔ چودھری زاہد اکرم : کالونیز

39۔ محترمہ شاہین اشفاق : ترقی خواتین

11

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن

41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولز ایجوکیشن

42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات وثقافت

43۔ جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق واقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 29۔ جنوری 2018

(یوم الاثنین، 11۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

سورۃ الفُرقان آیات 63تا67

اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں (63) اور وہ جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کرکے اور (عجز وادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں (64) اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے (65) اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے (66) اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اُڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ۔ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم (67)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکارؐ میری بات بنائے رکھنا
آپؐ کی یاد نے آباد کیا ہے دل کو
بندہ پرورؐ میری ہستی کو بسائے رکھنا
آپؐ یاد آئے تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
جب سوا نیزے پہ خورشید قیامت آئے
اپنی زلفوں کے گنہگار پہ سائے رکھنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔جی، سیکرٹری صاحب!

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2. باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3. سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

شکریہ

جناب کرم الٰہی بندیال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے بات کرنے دیں۔

جناب کرم الٰہی بندیال: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کے لئے دعا کی جائے گی۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ نو منتخب ممبر جناب سلطان حیدر علی خان، پی پی۔20 چکوال حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں لہٰذا میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں، حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "****" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "****" کی نعرے بازی)

* بحکم جناب سپیکر صفحہ 16 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ یہ نعرے بازی کے تمام الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ صحافی گیلری میں بیٹھے میڈیا کے تمام حضرات سے میں کہوں گا کہ جس قسم کی نعرے بازی کی گئی ہے اس کو کسی صورت بھی کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

اب نو منتخب ممبر حلف لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں لیکن میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ جب یہ حلف لے رہے ہوں تو اُس وقت مہربانی فرما کر کسی قسم کی کوئی بھی نعرے بازی یا ہتک آمیز بات نہ کی جائے ورنہ قانون حرکت میں آسکتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ قانون حرکت میں نہ لایا جائے۔ ممبران اُن کو مبارکباد دے سکتے ہیں، وہ وصول کر سکتے ہیں اور جواب بھی دے سکتے ہیں۔ مہربانی

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر جناب سلطان حیدر علی خان نے حلف لیا اور
حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: آپ کو بہت مبارک ہو۔ جناب سلطان حیدر علی خان اگر آپ کچھ اظہارِ خیال کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن کسی کو comment نہیں کرنا۔ ان کی تقریر کے بعد چودھری طاہر احمد سندھو، ایڈووکیٹ پی پی۔30 کے انتقال پر فاتحہ خوانی کرنی ہے۔

جناب سلطان حیدر علی خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نہایت ہی قابل احترام جناب سپیکر اور تمام ممبران اسمبلی! میں سب سے پہلے آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے میرے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ میرے لئے آج انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ اس prestigious ایوان کا میں حصہ بنا اور چکوال کی غیور عوام جہاں پر شہید اور غازی بستے ہیں اُن کی یہاں میں نمائندگی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے لئے اِس وقت اپنے جذبات کی عکاسی کرنا کوئی آسان نہیں ہے کہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد ہمیں یہ الیکشن contest کرنا پڑا۔ جس طریقے سے میرے والد صاحب 1985 سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حلقے کے لوگوں

کی معاونت سے ناقابل شکست رہے اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے حلقے کے لوگوں کا کس طریقے سے شکریہ ادا کروں۔

جناب سپیکر!میں یہ عہد کرتا ہوں اور کوشش کروں گا کہ جو بھی کردار میں اس اسمبلی میں اپنے حلقہ اور عوام کے لئے ادا کر سکوں تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میری کوشش ہو گی جس میں، میں اپنے تمام colleagues سے درخواست کروں گا کہ ان سب کی معاونت مجھے درکار ہو گی۔

جناب سپیکر!میں آخر میں ایک دفعہ پھر جناب سپیکر اور تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے شوروغل)

MR SULTAN HAIDER ALI KHAN: Mr Speaker! May I have permission to speak?

جناب سپیکر:جی، فرمائیں!

جناب سلطان حیدر علی خان:جناب سپیکر!میری آج oath taking ceremony تھی اور بطور ممبر اسمبلی سپیکر صاحب سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ جس طریقے سے پرتپاک انداز میں مجھے یہاں پر welcome کیا ہے اور آپ نے بھی مجھے تنبیہ کی کہ آپ کسی قسم کی تنقیدی بات نہ کیجئے گا لیکن میرے خیال میں اِن کو یہ احساس ہونا چاہئے تھا کہ میرے والد صاحب اس اسمبلی میں چھ بار ممبر رہے ہیں اور میں پہلی دفعہ حلف اٹھا رہا ہوں تو شاید ان کی جماعت میں اس قسم کے اقدار کو فروغ دیا جاتا ہے کہ آنے والے نئے ساتھی کو اس طریقے سے welcome کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سلطان حیدر علی خان: جناب سپیکر!میرے الیکشن سے ایک واضح signal گیا ہے جس پر میں اپنے حلقے کی عوام کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں۔ اس سے پورے ملک اور دنیا کے جتنے عناصر ہماری قیادت کے خلاف کار فرما ہیں اُن تمام کا منہ بند ہوا ہے اور یہ ثابت ہوا ہے کہ ابھی بھی پاکستان کے عوام کے دلوں کی دھڑکن میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آمدہ الیکشن میں بھی یہ بات ثابت ہو گی۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

تعزیت

ممبر اسمبلی چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، معزز ممبر چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) جو قضائے الہیٰ سے انتقال فرما گئے ہیں اُن کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر چودھری طاہر احمد سندھو، ایڈووکیٹ (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اجلاس شروع ہونے کا وقت دو بجے تھا لیکن دیکھیں چار گھنٹے کی تاخیر سے اجلاس شروع ہو رہا ہے تو میری درخواست ہے کہ اگر اجلاس اتنی تاخیر سے شروع کرنا ہو تو پھر اجلاس کا وقت ہی 6:00 بجے کا رکھ لیا کریں تاکہ معزز ممبران کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ میں تو بڑی دیر سے اسمبلی میں آ گیا ہوں چونکہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں تمام پارلیمانی جماعتوں کے سربراہان موجود ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اجلاس شروع ہونے میں تاخیر ہوئی۔ پہلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9074 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھاڈویژن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفاتر، ملازمین اور آمدن کی تفصیلات

*9074:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھاڈویژن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے دفاتر کس کس ضلع میں کہاں کہاں کام کر رہے ہیں، ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں عہدہ، گریڈ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس ڈویژن سے سال16۔2015 اور17۔2016 کے دوران محکمہ کو کتنی آمدن سال وار کس کس ذرائع سے ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی گاڑیوں کی چیکنگMVEاور دیگر افسران نے کی؟

(د) اس اضلاع میں کتنے سرکاری بس سٹینڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ہ) ان بس سٹینڈ میں کیا کیا سہولیات مسافروں کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(و) ان میں مزید کس کس سہولت کی فراہمی کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان):

(الف) سرگودھاڈویژن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفاتر کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرگودھاڈویژن کی آمدن سال16۔2015اور17۔2016 کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

سرگودھا	میانوالی
ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ سرگودھا میں ٹوٹل 5060 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔	ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ میانوالی میں ٹوٹل2770 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔
خوشاب	بھکر
ان دوسالوں کے درمیان ڈسٹرکٹ خوشاب میں ٹوٹل 5702 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔	ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ بھکر میں ٹوٹل2580 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔

(د)

سرگودھا ڈسٹرکٹ سرگودھامیں کل سات سرکاری بس سٹینڈ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل سرگودھامیں دو سرکاری بس سٹینڈ۔

تحصیل بھلوال میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔

تحصیل شاہ پور میں دو سرکاری بس سٹینڈ۔

تحصیل ساہیوال میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔
تحصیل سلانوالی میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔

میانوالی ڈسٹرکٹ میانوالی میں کل چار سرکاری بس سٹینڈ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
ڈسٹرکٹ میانوالی میں دو سرکاری بس سٹینڈ۔
تحصیل پپلاں میں ایک سرکاری بس سٹینڈ تحصیل عیسٰی خیل میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔

خوشاب ڈسٹرکٹ خوشاب میں کل پانچ سرکاری بس سٹینڈ ہیں۔
تحصیل خوشاب میں چار سرکاری بس سٹینڈ۔
تحصیل نوشہرہ میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔

بھکر ڈسٹرکٹ بھکر میں کل چار سرکاری بس سٹینڈ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
تحصیل بھکر میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔
تحصیل منکیرہ میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔
تحصیل دریاخان میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔
تحصیل کلورکوٹ میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔

(ہ)

سرگودھا ان بس سٹینڈ پر Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں

میانوالی ان بس سٹینڈز پر Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں۔

خوشاب ان بس سٹینڈز پر Motor Vehicles Rules کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں۔

بھکر ان بس سٹینڈ پر Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں۔

(و)

سرگودھا مسافروں کی سہولت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔
میانوالی مسافروں کی سہولت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔
خوشاب مسافروں کی سہولت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔
بھکر مسافروں کی سہولیات کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! جی، جز (ہ) کا جواب ہے کہ میانوالی بس سٹینڈ میں Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات مسافروں کے لئے فراہم کی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ اس rule کے تحت بس سٹینڈ میں کون کون سی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہر سی کلاس بس سٹینڈ پر مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ وٹینگ روم، واش روم، پینے کا صاف پانی، نماز کے لئے جگہ، سکیورٹی کو یقینی بنایا جاتا ہے اور کھانے پینے کی چیزوں کی دکان ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! مجھے جواب کی سمجھ نہیں آئی تو مہربانی کر کے دوبارہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے جن سہولیات کے متعلق دریافت کیا تھا وہ میں نے بتادی ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے بتایا ہے کہ مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ وٹینگ روم، واش روم، کھانے پینے کے لئے چیزیں اور دیگر سہولیات ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری Rules Motor Vehicles 1969 پڑھ کر بتادیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے لکھ کر دیا ہوا ہے جسے آپ پڑھ سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے rule کا پوچھا تھا جو کہ میں نے بتادیا ہے کہ 1969 ہے اور اس کی کاپی انہیں فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کو Rules 1969 کی کاپی فراہم کر دیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ کہا ہے کہ وہ Rules 1969 پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سوال کریں ناں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے سوال ہی کیا ہے کہ Rules 1969 پڑھ کر سنادیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں کیونکہ اس کی تو پوری کتاب ہے جسے وہ کیسے پڑھ کر آپ کو سنائیں گے؟ یہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے آپ کوئی اور ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہی ہے کہ وہ Rules 1969 پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جو Rules آپ پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں اور وہ آپ کو بتائیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا کوئی جواب نہیں مل رہا تو میں اور کیا ضمنی سوال کروں؟

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9270 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اورنج لائن ٹرین کے فنڈز اور مکمل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9270: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور اورنج لائن ٹرین کے لئے کل کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اورنج لائن ٹرین پر یکم مئی 2017 تک کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) حکومت اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر کل کتنا خرچ آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) لاہور اورنج لائن ٹرین کے لئے قرضہ کی مد میں بیرونی فنڈز 1.626۔ارب ڈالر مختص کئے گئے ہیں۔ مزید برآں لوکل فنڈز میں سے اب تک 32۔ارب روپے زمین کی خریداری، Utility Shiftings اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔
ایکنک (ECNEC) کی منظوری کے لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین پر یکم مئی 2017 تک خرچ ہونے والی کل رقم 563,316,588 ڈالر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

E & M	=	204,446,995 ڈالر
Civil Works	=	349,072,132 ڈالر
Consultancy	=	9,797,461 ڈالر

مزید برآں لوکل فنڈز میں سے اب تک 25.61۔رب روپے زمین کی خریداری، Utility Shiftings اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) حکومت اورنج لائن ٹرین منصوبہ مالی سال 18-2017 میں مکمل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔جز(ج) کا بقیہ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جز(الف) میں ہے کہ لاہور اورنج لائن ٹرین کے قرضے کی مد میں بیرونی مد سے 1.626 بلین ڈالرز مختص کئے گئے۔مزید برآں لوکل فنڈز میں سے اب تک 32 بلین پاکستانی روپے میں زمین کی خریداری، utility shifting اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں خرچ ہوئے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ 1.626 بلین ڈالرز جو مختص کئے گئے ہیں یہ قرضہ آپ نے کہاں سے لیا، کس شرح سے لیا، کب واپس کرنا ہے اور اس کا شیڈول کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! China کا ایک بنک وہاں پر ہے جس سے حکومت نے قرضہ لیا ہے اور جو شرح انہوں نے پوچھی ہے Economic Affairs Division کو ہم لیٹر لکھیں گے جس کا جواب آئے گا تو ہم انہیں اس کی کاپی دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ کو پارلیمانی سیکرٹری کی بات کی سمجھ آئی ہے تو مجھے سمجھا دیں اور ایوان کے معزز ممبران کو بھی سمجھا دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تھوڑا سا آرام سے بولیں تاکہ انہیں بھی سمجھ آئے اور کسی اور کو بھی آئے۔ذرا آرام سے جواب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ چین کا بنک ہے، Economic Affairs Division جو کہ وفاق کا محکمہ ہے تو انہوں نے جو پوچھا تھا وہ بتا دیا گیا ہے اور اب یہ نیا سوال پوچھ رہے ہیں کہ کس شرح سے قرض لیا گیا ہے تو اس حوالے سے ہم انہیں لیٹر لکھیں گے جس کا جواب آنے پر معزز ممبر کو کاپی دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جس ڈویژن کا بتا رہے ہیں وہ تو وفاق کا ہے حالانکہ میں نے پنجاب کے متعلق پوچھا ہے۔میں بڑا واضح بتا دوں کہ میں نے پوچھا ہے کہ یہ قرض کس شرح سود پر لیا

گیا ہے، کتنے عرصہ کے لئے لیا گیا ہے اور اس کی واپسی کا شیڈول کیا ہے۔ میں نے تین چیزیں پوچھی ہیں کہ شرح سود مجھے بتادیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے بنک کا پوچھا تھا تو اس کے متعلق انہوں نے بتادیا ہے کہ وہ چین کا ایک بنک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا مائیک بدل دیں کیونکہ ہمیں ان کے جواب کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اپنا مائیک تبدیل کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ قرضہ 20 سال کے لئے لیا گیا ہے، جب اورنج لائن ٹرین مکمل ہو گی اور اس میں سات سال کا grace period ہے، شرح سود کے متعلق انہوں نے پوچھا ہے۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! "شرح میں شرم کیسی؟"

جناب سپیکر: نہیں۔ شرح سود ہے اور شرح سود انہوں نے کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے کسی اور "شرح" کی بات کی ہے تو یہی سمجھ لیں لیکن میں شرح سود کی بات کر رہا ہوں اور اس کے متعلق مکمل تفصیل انہیں فراہم کر دوں گا۔ باقی قرضہ 20 سال کے لئے ہے اور سات سال کا grace period ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی تفصیل انہیں چاہئے وہ بھی منگوا کر انہیں دے دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 1.626۔ ارب ڈالر انہوں نے لکھا ہوا ہے اگر ڈالر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ 150۔ ارب روپے ہیں کیونکہ یہ 1.626۔ ارب ڈالر لکھا ہوا ہے تو یہ وضاحت کر دیں کہ یہ ڈالر ہیں یا روپے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں قائدِ حزبِ اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو point out کیا ہے یہ rupees میں ہے۔ یہاں printing میں mistake ہوئی ہے۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر پنجاب اسمبلی کے اندر اس طرح جوابات دیئے جارہے ہیں تو اللہ حافظ ہے اس حکومت کی گورننس کا کہ 1.626۔ارب ڈالر لکھے ہوئے ہیں اور اب یہ کہہ رہے ہیں کہ dollar نہیں ہیں rupees ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جو پرنٹ ہوا ہے وہ ڈالر ہیں اس کا 165۔ارب روپیہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کہہ دو ڈالر ہی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ انتہائی غیر سنجیدہ رویہ ہے ہم قوم کے 300۔ارب روپے کی بات کر رہے ہیں ان کو یہ ہی نہیں پتا یہ ڈالر ہیں یا روپے ہیں، شرح سود کا ان کو نہیں پتا، یہ قوم کا مال حرام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی بار بار 300۔ارب روپے کی بات کر رہے ہیں میں 165۔ارب روپے کہہ رہا ہوں یہ 300۔ارب کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سوال کو پڑھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس معاملہ کو انتہائی غیر سنجیدگی سے لے رہے ہیں جس طرح پورا سسٹم غیر سنجیدہ ہوا ہوا ہے، جس طرح انہوں نے بچیوں کے قاتل declare کر کے لوگ مار دیئے ہیں اور اب پتا چلا کہ وہ بے گناہ تھے اسی غیر سنجیدگی نے اس صوبہ کا بیڑا غرق کیا ہے، میں انتہائی سنجیدہ سوال پوچھ رہا ہوں کہ 1.626 بلین ڈالر نیچے اس کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ کبھی آپ کہہ رہے ہیں کہ rupees میں ہے، کبھی آپ کہہ

رہے ہیں کہdollarsمیں ہے۔میں نے شرح سود پوچھا ہے ،واپسی کاscheduleپوچھا ہے ؟جو 32۔ارب روپے ہیں اس کی بات میں بعد میں کروں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس معاملے کوclearکر دیا ہے کہdollarہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!یہ غلطی نہیں ہے ان کو پتا ہی نہیں ہے۔ایک وزیر اعلیٰ جانتا ہے باقی کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ روپے کی بجائے ڈالر ہی تھے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!ڈالر کا حساب بتا دیں جو میں نے پوچھا ہے۔یہ جو سرکاری لیٹر ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کو دیکھ لیں پھر اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: یہ لیٹر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس موجود ہے۔یہ اُسی سے آپ کو بتا رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس لیٹر کو پڑھ کر سنا دیں۔یہ اس کی تفصیل ہے۔

جناب سپیکر: یہ لیٹر میرے پاس بھی ہے میں نے اس کو پڑھا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح مذاق میں اس سوال کو نہ ڈالا جائے یہ بڑا اہم issue ہے اگر 300۔ارب روپیہ اس پر لاگت آرہی ہے اور پنجاب کے عوام نے آئندہ سالہا سال کئی دہائیوں تک تقریباً tentatively 18سے 20۔ارب روپیہ اس کی سبسڈی اور اس کےloan پر سود ہمیں واپس کرنا ہے ۔ یہ بڑا validسوال ہے کہ نہ تو اورنج لائن ٹرین شروع کرنے سے پہلے اس ایوان کو اعتماد میں لیا گیا اور نہ ہی کسی بجٹ میں بتایا کہ کن شرائط پر کتنا قرضہ لیا گیا،اُس کی واپسی کیسے ہونی ہے اور کہاں کہاں سے قرضہ لیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بے شک ایک دن کا ٹائم لے لیں،دو دن کا ٹائم لے لیں یہ مقدس ایوان کی امانت ہے،پنجاب کے 11 کروڑ لوگ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس منصوبہ کے اوپر300۔ارب روپیہ لگ رہا ہے جب کہ ساؤتھ پنجاب اور پنجاب کے باقی اضلاع کے پیسے بھی اس منصوبہ میںdivertکئے جا رہے ہیں factual position کیا ہے ،کتناloanلیا گیا ہے

،کس شرح سود پر لیا گیا ہے،loan کب واپس کرنا ہے؟اس پورے جواب کے بارے میں انہیں ایوان کو آگاہ کرنا چاہئے اور اعتماد میں لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر !اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئےpending کر دیں میں اس کی مکمل تفصیل ایوان کو دے دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر !پارلیمانی سیکرٹری صاحب جز(ب) کا بھی ساتھ جواب دے دیں کہ مزید32۔ارب روپے زمین کی خریداری،Utility Shifting اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال کو جمعرات تکpending کرتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب جمعرات کو دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر !پارلیمانی سیکرٹری صاحب جمعرات کو سارے سوال کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی۔اگلا سوال بھی آپ کا ہے یہ بھی میٹرو بس کی خریداری سے متعلق ہے۔سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر !سوال نمبر9271 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں میٹرو بس کی خریداری اور ٹریک بنانے کی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*9271: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کل کتنی میٹرو بسیں ضلع راولپنڈی کے لئے کس کمپنی اور کتنی قیمت پر خریدی گئی ہیں؟

(ب) یکم جون2016 سے2017 تک سبسڈی کی مد میں اس میٹرو کے لئے کل کتنی رقم ادا کی گئی ہے؟

(ج) میٹرو بسوں کی خریداری اور میٹرو ٹریک بنانے پر کل کتنی لاگت آئی اور فنڈ کہاں سے دستیاب ہوئے؟

(د) میٹروبسوں کی خریداری اور ٹریک بنانے کے لئے اگر کوئی قرضہ لیا گیا تو اس کی تفصیلات اور ادائیگی کے طریق کار سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا میٹرو کو کوئی بیرونی کمپنی چلا رہی ہے اگر ہاں تو چلانے والی غیر ملکی کمپنی کی تفصیلات اور اس کے ساتھ کئے گئے معاہدہ سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) میٹروبسیں حکومت پنجاب نے نہیں خریدیں۔ میٹروبس سروس کا کنٹریکٹ اوپن ٹینڈر کے ذریعہ ترکش کمپنی کو دیا گیا۔ کنٹریکٹ کے مطابق پلیٹ فارم کمپنی نے 68 بسیں چین سے خریدیں جس کو پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی (PMA) کی جانب سے فی کلومیٹر سروسز کی بنیاد پر ماہانہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ ادائیگی 325 روپے فی کلومیٹر سروسز کے حساب سے کی جاتی ہے معاہدہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جون 2016 سے اب تک پاکستان میٹروبس سروس کے لئے کل 2,254,168,505 روپے کی سبسڈی دی گئی۔

(ج) میٹرو بس ٹریک بنانے کے لئے 44.56 بلین روپے کی لاگت آئی۔ وفاقی اور صوبائی حکومت نے 50:50 کے تناسب سے فنڈز فراہم کئے جبکہ وفاقی حکومت نے پشاور موڑ انٹر چینج اسلام آباد کے لئے اضافی 3۔ ارب روپے فراہم کئے۔

(د) راولپنڈی میٹروبسوں کی خریداری سے متعلق جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں جبکہ میٹرو ٹریک بنانے کے لئے کوئی قرضہ نہیں لیا گیا بلکہ تمام اخراجات حکومت پنجاب نے خود برداشت کئے۔

(ہ) میٹروبس سروس کو پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی سروس کنٹریکٹ کے ذریعے چلا رہی ہے۔ بقیہ جواب جز (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے میں نے پوچھا تھا کل کتنی میٹروبسیں ضلع راولپنڈی کے لئے کس کمپنی اور کتنی قیمت پر خریدی گئی ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ میٹروبسیں حکومت پنجاب نے نہیں خریدیں۔ میٹروبس سروس کا کنٹریکٹ اوپن ٹینڈر کے ذریعہ ترکش کمپنی کو دیا گیا۔ کنٹریکٹ کے مطابق پلیٹ فارم کمپنی نے 68 بسیں چین سے خریدیں

جس کو پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی(PMA) کی جانب سے فی کلومیٹر سروسز کی بنیاد پر ماہانہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ ادائیگی325روپے فی کلومیٹر سروسز کے حساب سے کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!اب اس میں میرا ضمنی یہ ہے کہ جو سروسز آپ325روپے پر کلومیٹر دے رہے ہیں اس میںmaintenance, petrolاور کرایہ شامل ہیں؟

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب!سب کچھ اس میں شامل ہے یا کرایہ الگ لیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان):جناب سپیکر !سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ اگر کوئی کرایہ پر بس لی جائے تو جب اُس کے ساتھ کرایہ طے ہو جاتا ہے تو اُس کے بعد تمام تر ذمہ داری اُسی بس والوں کی ہوتی ہے 325روپے پر کلومیٹر ہم اُنہیں سروسز کا دیتے ہیں۔ سب یہاں پرdetailمیں لکھا ہوا ہے کہ سب کچھ اُنہی کا ہے، بس اُنہی کی ہے،پٹرول اُنہی کا ہے بس کی maintenanceاُنہی کی ہے، ہم اُن کو 325روپے فی کلومیٹر سروسز کا دے رہے ہیں ۔جو 20روپے کا کرایہ ہے تو جب لاہور میں میٹرو بس چلی تو اُس کو جنگلا بس کہا گیا،ٹی وی پر کہا گیا،اخبارات میں کہا گیا،پبلک میں کہا گیا وہ اس لئے کہا گیا کہ ان کو کسی غریب آدمی کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے اگر وہ20روپے میں 27.1کلومیٹر سفر جو ایک غریب آدمی کا خواب تھا اُس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میں بھی کبھی اے سی بس میں سفر کروں گا اگر اُس بے چارے کا خواب پورا ہو رہا ہے تو انہوں نے اُس کو جنگلا بس کہا۔ آج خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق20روپے میں لوگ 27.1کلومیٹر سفر کر رہے ہیں اگر اُس میں سبسڈی دینی پڑھ رہی ہے تو عوام کو دینی چاہئے کیا یہ غریب کو نہیں دینی چاہئے؟

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی طرح انشاء اللہ اورنج لائن ٹرین اکتوبر، نومبر تک چلے گی اور دو تا اڑھائی لاکھ لوگ اس میں سفر کریں گے۔ اسی طرح ایک لاکھ 32ہزار افراد لاہور میں سفر کر رہے ہیں اور راولپنڈی میں بھی سفر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ حکومتیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ وہ عوام کی خدمت کریں اور فلاح و بہبود کے کام کرے۔ خدارا وہ غریب لوگ جو20روپے میں سفر کر رہے ہیں ان پر تنقید نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پوری تقریر میں میرے سوال کا جواب تو نہیں آیا۔ اب میں جز (ب) پر آتا ہوں کہ یکم جون سے اب تک 2۔ ارب 25 کروڑ 41 لاکھ 68 ہزار 505 روپے اس میٹرو بس پر سبسڈی دی گئی۔ یہ جو اتنی لمبی چوڑی تقریر کی گئی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ 325 روپے فی کلو میٹر ادائیگی کر رہے ہیں حالانکہ ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ سروسز کیا ہیں، فیئرز کیا ہیں اور ٹیکسز کیا ہیں؟ ان کو بالکل نہیں پتا اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو بتادوں گا کہ سروسز کیا ہیں اور گورنمنٹ کا ٹیکس کہاں جاتا ہے؟ جو انہوں نے 2۔ ارب 54 کروڑ 41 لاکھ 68 ہزار 505 روپے ادا کئے ہیں مجھے بتادیں کہ یہ راولپنڈی کے عوام کی جیب سے فی یوم کتنا پیسا نکال رہے ہیں اور فی یوم سبسڈی کتنی دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو انہوں نے 225۔ ارب روپے لکھا ہے یہ فی یوم کے حساب سے راولپنڈی کے ڈویلپمنٹ فنڈ میں سے کتنے پیسے میٹرو کو دے رہے ہیں، مجھے یہ نہیں پتا کہ میٹرو کے پیچھے کیا ہے اور کس کی جیب میں جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! بات وہیں آجاتی ہے جو میں نے پہلے کی ہے۔ یہ راولپنڈی کے رہنے والے ہیں وہاں کے عوام راولپنڈی سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے راولپنڈی تک کا سفر بیس روپے میں کر رہے ہیں۔ اگر ان کو اعتراض ہے تو یہ کھل کر کہیں ہم عوام کی خدمت نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے پاس پانی نہیں ہے، سیوریج نہیں ہے، میرے ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں، بچوں کے لئے تعلیم بھی نہیں ہے اور یہ 61 لاکھ روپے روزانہ ادھر دے رہے ہیں۔ یہ راولپنڈی کے عوام کو روزانہ 61 لاکھ روپے کا ٹیکہ لگا رہے ہیں یہ پیسا کہاں جا رہا ہے؟ اس کا ان کو جواب دینا چاہئے تاکہ ریکارڈ میں آئے۔ یہ کون ہوتے ہیں ہمارے ڈویلپمنٹ فنڈز میں سے 61 لاکھ روپے روزانہ کا میٹرو بس کو دینے والے؟ راولپنڈی کے ایک فیصد عوام بھی میٹرو بس پر سفر نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اگر انہیں اسلام آباد اور راولپنڈی میٹرو بس پر اعتراض ہے تو پھر خیبر پختونخوا میں کیوں بنانا چاہ رہے ہیں، سندھ میں کیوں بنانا چاہ رہے ہیں؟ پوری دنیا میں سبسڈی دی جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تقریریں کرتے جا رہے ہیں اور اصل بات نہیں بتا رہے ہیں۔ ان کو پتا نہیں ہے یا پھر بتانا نہیں چاہ رہے ہیں۔ میں کورٹ میں بھی جاؤں گا لیکن پہلے یہ میرے سوال کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ اطمینان سے جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ہم جواب ہی سمجھیں یا پھر یہ کہہ دیں کہ گورنمنٹ جواب نہیں دینا چاہتی؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا اور ابھی تو نیچے جز میں بہت بڑا گھپلا ہے۔ اگر یہ جواب نہیں دینا چاہ رہے ہیں تو پھر ایوان کو بتا دیں کہ ہم جواب دینا نہیں چاہتے۔ یہ تقریر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور جواب دیتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ جواب دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ بار بار سبسڈی کی بات کر رہے ہیں حالانکہ پوری دنیا میں حکومتیں اپنی عوام کو۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ سبسڈی پر کتنا پیسا دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ان کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! وہاں پر روزانہ ایک لاکھ 30 ہزار لوگ سفر کر رہے ہیں۔ ہم نے سبسڈی لکھی ہے اب اس وقت میرے پاس کیلکولیٹر نہیں ہے ورنہ میں انہیں روزانہ کی بنیاد پر سبسڈی کا بھی بتا دیتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگلا جز (ج) ہے جس میں فرماتے ہیں کہ میٹرو بس ٹریک بنانے کے لئے 44.56 بلین روپے کی لاگت آئی۔ وفاقی اور صوبائی حکومت یعنی دونوں بھائیوں نے

50,50 کے تناسب سے فنڈز فراہم کئے جبکہ وفاقی حکومت نے پشاور موڑ انٹر چینج اسلام آباد کے لئے اضافی 3۔ارب روپے فراہم کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ 44.56 بلین میں زمین کی خریداری بھی شامل ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس رقم میں زمین کی خریداری بھی شامل ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ 44.56 بلین روپے کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں آدھا حصہ پنجاب میں آتا ہے اور آدھا حصہ مرکز میں آتا ہے۔ دو حکومتوں مرکز اور پنجاب نے 50 فیصد کے حساب سے وہاں پر فنڈز دیئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ سے صرف یہ پوچھ رہے ہیں کہ جو آپ نے زمین خریدی ہے کیا اس رقم میں وہ بھی شامل ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! شامل ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت زبردست۔ میں اس جواب پر appreciate کرتا ہوں۔ مجھے فیض آباد سے لے کر مریڑ تک کی لاگت بتادیں کہ وہاں پر زمین کی کتنی payment کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے پہلے بھی کافی وقت ضائع کیا ہے حالانکہ ابھی بہت سارے سوالات بقایا ہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں یکم جون 2016 سے 2017 تک سبسڈی کی مد میں پوچھا تھا اگر ان کو ایک دن کی لاگت چاہئے تو یہ نیا سوال کرلیں۔ انہوں نے وہاں پر بھی وقت ضائع کیا اور یہاں پر بھی کر رہے ہیں یہ نیا سوال کرلیں میں جواب دے دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے ایک چیز کی لاگت پوچھی ہے اور انہوں نے خود کہا ہے کہ اس میں سب کچھ شامل ہے۔ یہ میرے پیسے ہیں مجھے بتائیں کہ اس میں یوٹیلٹی شفٹنگ پر کتنے خرچ ہوئے، زمین کی خریداری پر کتنے خرچ ہوئے اور فی کلومیٹر construction پر کتنے خرچ ہوئے؟ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان):جناب سپیکر!جو وہاں پر میٹرو بنانے کے لئے خرچ ہوئے ہیں میرے پاس اس کی total detail ہے اگر یہ علیحدہ علیحدہ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ بھی میں ان کو provide کر دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!یہ بڑا simple اور آسان ہے۔انہوں نے admit کیا ہے کہ یہ ٹوٹل لاگت ہے۔میں نے پوچھا ہے کہ یہ زمین کی خریداری بتادیں،expense Utility Shifting بتا دیں اور فی کلو میٹر construction cost کا بتادیں۔

جناب سپیکر:جی،یہ اگلی جمعرات کو cost بتادیں گے اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!آپ تو ٹالنے کے لئے کہہ رہے ہیں میں اس سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان بے اختیار ہے اور یہ کوئی بھی جواب دینا نہیں چاہتے کیونکہ یہ انتہائی اہم سوال ہے اور میرے پاس لاگت کا جواب پہلے سے ایوان میں آیا ہوا ہے۔وہ میں دیکھنا چاہتا ہوں،یہ میں نے تین چیزیں بتادی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:جی،آپ دوبارہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان):جناب سپیکر!آپ کی وساطت سے میں دوبارہ بات کروں گا۔یہ نیا سوال بھیجیں اور انشاءاللہ تعالیٰ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کے تمام سوالوں کا جواب دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!میرے دو سوال میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے بارے میں ہیں لیکن ان دونوں کا جواب نہیں ہے تو آپ مجھے بتادیں جو کوئی چیز میں نے غلط پوچھی ہو؟ایک رقم ہے اس کا میں breakdown پوچھ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:جی،وہ جمعرات کو اس کا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!جو رقم انہوں نے بتائی ہے،اس کا breakdown تو ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر:جمعرات کو اس کا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!کب جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: یہ جمعرات کو سارا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک چیز میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جو رقم انہوں نے بتائی ہے اس کا breakdown ہو گا تو یہ رقم بتائی ہو گی تو یہ breakdown مجھے بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ سب لے کر آئیں گے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4505 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں پولٹری شیڈز کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4505: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں حکومت کی طرف سے پولٹری شیڈز کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کے گزشتہ ایک سال کے دوران متعدد بار احکامات جاری کئے گئے؟

(ب) انتظامیہ نے اب تک ان احکامات پر کس حد تک عملدرآمد کیا ہے اور اب تک کتنے شیڈز آبادی سے باہر منتقل کئے جا چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ ان احکامات پر عملدرآمد میں سست روی کا شکار ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (PEPA 1997) کے تحت محکمہ تحفظ ماحول کو کسی بھی پولٹری شیڈ کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

تاہم ضلع سرگودھا کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول نے بطور ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس (PLGO) 2001 (ترمیمی) کے تحت چھ پولٹری شیڈز کو مورخہ 27.02.2016 میں نوٹسز / ہدایات جاری کیں۔

(ب) اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے پولٹری فارم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ارشد پولٹری فارم، چک نمبر 135، تحصیل سلانوالی، اگست 2008 میں آبادی سے باہر منتقل کیا اور اشرف پولٹری فارم، چک نمبر

S/136، ضلع سرگودھا، کو مورخہ 29.03.2016 کو سیل کر دیا گیا۔ ماجد پولٹری کنٹرول شیڈ کو جنوری2015 میں بند کیا گیا۔

مزید برآں تحفظ ماحول ایکٹ1997 کی خلاف ورزی کرنے پر اٹھارہ عدد پولٹری شیڈز کے کیسز پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دائر کئے۔

(ج) جہاں کہیں بھی کوئی شکایت ہوتی ہے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ PEPA 1997 کے تحت محکمہ تحفظ ماحول کو کسی بھی پولٹری شیڈ کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے اور اس کے اگلے جز میں انہوں نے بتایا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے مندرجہ ذیل پولٹری فارمز کو شفٹ کر دیا ہے۔ جب ان کو اختیار حاصل نہیں ہے تو انہوں نے پھر کس قاعدے اور قانون کے تحت پولٹری فارمز شفٹ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم ریگولیٹری باڈی ہیں اور ہمارے پاس شفٹ کرنے کے اختیارات نہیں ہیں مگر پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت انہوں نے شفٹ نہیں کیا بلکہ ہم نے چھ پولٹری فارمز کو نوٹسز دیئے ہیں، ہم نے کوئی بھی پولٹری فارم شفٹ نہیں کیا اور جتنے پولٹری فارمز ہیں ہم ان کو ٹربیونل میں بھیج سکتے ہیں، ٹربیونل ان کو fine کر سکتا ہے اور بند کر سکتا ہے مگر shifting کے ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں اور کوئی پولٹری فارم وہاں سے شفٹ بھی نہیں ہوا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کا بڑا احترام کرتا ہوں کیونکہ ان سے ہمارا بڑا اچھا تعلق ہے۔ میں آپ کے توسط سے ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے پولٹری فارم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ارشد پولٹری فارم، چک نمبر 135، تحصیل سلانوالی، اگست 2008 میں آبادی سے باہر منتقل کیا تو ابھی منسٹر صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ ہم نے باہر کوئی پولٹری فارم

شفٹ نہیں کیا اور یہاں پر انہوں نے خود لکھا ہے کہ منتقل کیا۔ اب جواب یہ درست مانا جائے یا جو منسٹر صاحبہ نے اب کہہ دیا ہے وہ درست مانا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم شفٹ نہیں کرتے، ان کو شفٹ کرنا، پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ان کی ایڈمنسٹریشن کی اتھارٹی ہے اور وہ شفٹ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی آپ سے عرض کروں گی کہ ان کے جتنے بھی نوٹسز ہوتے ہیں ہم ان کو ٹربیونل میں بھیجتے ہیں، ہم ان کو نوٹس دیئے جاسکتے ہیں، issue کر سکتے ہیں، کیسز ٹربیونل میں جاسکتے ہیں، ان کو fine ہو سکتا ہے اور ٹربیونل ان کو seal بھی کر سکتا ہے۔ ہمارے 18 کیسز ٹربیونل میں گئے ہوئے ہیں اور تین پولٹری فارمز seal بھی ہو چکے ہیں۔ یہ میں آپ کو بتانا چاہ رہی تھی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بتایا جارہا ہے کہ ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے لیکن لوکل گورنمنٹ کے آئین کے تحت وہ منتقل کرتے ہیں۔ جواب میں تو انہوں نے کہا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے، آپ پڑھ لیں، شاید میں تو اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں کیونکہ مجھے تو یہی نظر آرہا ہے۔۔۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے پولٹری فارم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے، یہاں پر تو یہی بتایا جارہا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول نے شفٹ کئے ہیں اور یہاں پر یہ نہیں بتایا جارہا کہ یہ ضلعی حکومت نے شفٹ کئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کی وضاحت چاہئے، مجھے اس سے لینا دینا نہیں ہے۔ اب یہ شفٹ ہو گیا تو ختم ہو گیا، اب میں چاہتا ہوں کہ ہمارے جواب درست آیا کریں اور جو ہم بولتے ہیں تو وہ جواب بھی ان کتابوں میں بھی چھپا کریں۔

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر!اس وقت یہ تھا کہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے PLGO کے تحت پولٹری فارم شفٹ ہو جاتا تھا مگر اب نہیں شفٹ ہو سکتا۔اب ہم صرف ان کو ٹربیونل میں بھیجتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!یہ جواب تو اب دے رہے ہیں،اب اٹھارہویں ترمیم کو کافی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔اس کو تین سال ہو گئے ہیں لیکن جواب تو اب دیا جا رہا ہے۔میں نے تین سال پہلے کا جواب تو نہیں مانگا۔جواب کی تاریخ وصولی بھی پڑھیں تو وہ 2۔جون2017 ہے۔ مطلب،اٹھارہویں ترمیم تو بہت پہلے ہوئی،ابھی میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جواب بھی کم از کم اس طرح سے دے دیا جاتا۔

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحبہ!آپ کچھ انہیں بتا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر!میں ان کو بتاتی ہوں کہ یہ جو powers تھیں under PLGO available تھی then Environment Department was under year. You put the It is not one ہے آپ نے پانچ سال کی بات کی District Government. question for five years. So before the 18th amendment یعنی اٹھارہویں ترمیم کے بعد اب اختیار ہمارے پاس نہیں ہے۔یہ ہم آپ کو وضاحت کر کے سمجھانا چاہ رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!میں منسٹر صاحبہ کا بڑا احترام کرتا ہوں کیونکہ وہ بڑی اور بزرگ ہیں میں ان کے احترام میں یہ پریس نہیں کرتا لیکن بہر حال سپیکر صاحب آپ نے بھی پڑھ لیا ہے،باقی سب نے بھی پڑھ لیا ہے اور میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ نے بھی دیکھ لیا ہے۔میری درخواست ہے کہ ایوان میں جواب بہتر دیا کریں۔شکریہ

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر!میں ایک بات کہہ دوں کہ آپ جیسے بات کر رہے ہیں۔

But now we can only regulate/monitor give these cases to the Tribunal but not shift the poultry farms.

جناب سپیکر:جی،شکریہ۔اگلا سوال بھی ان کا ہے۔جی،چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8551 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ماڈل لاری اڈا کا قیام اور جنرل بس سٹینڈ کی تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*8551: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا اور اس کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈز کی مرمت تزئین وآرائش کے لئے بھی فنڈز موجود ہونے کے باوجود کام شروع نہیں کیا گیا جس بناء پر جنرل بس سٹینڈ کھنڈر میں تبدیل ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ماڈل لاری اڈا کی تعمیر اور جنرل بس سٹینڈ کی مرمت کا کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا بنایا جا رہا ہے اور اس کے لئے فنڈز بھی اس کے اپنے ذرائع آمدن سے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے جیسے ہی جنرل بس سٹینڈ کی مرمت و تزئین وآرائش کے لئے فنڈز پورے ہوئے اسی وقت جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا کام شروع کروا دیا گیا اور اس وقت جنرل بس سٹینڈ سرگودھا پر تقریباً 14 کروڑ کے ترقیاتی کام جاری ہیں جس میں مندرجہ ذیل سکیموں کا کام متعلقہ محکمہ جات کر رہے ہیں:

Building Component, Road Component, Water Supply, Sewerage Drainage. Development Schemes

کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کی مرمت و تزئین وآرائش کا کام شروع ہے اور جیسا کہ تفصیل اوپر جز (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ سوال سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے، روڈز بن رہی ہیں، سیوریج ڈال رہا ہے، واٹر سپلائی اور بلڈنگ بن رہی ہیں۔ اب اس کی جو انہوں نے تخمینہ لاگت دی ہے تو اس میں بتایا جائے کہ کام کب شروع ہوا ہے، یہ کام کب تک پایۂ تکمیل تک پہنچے گا؟ مزید انہوں نے اس تخمینہ لاگت کو verify کیا ہے اس کو کوئی چیک کرنے والے ہیں کہ واقعی وہاں پر کام معیار کے مطابق ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں عرض کروں کہ یہ پہلے وہاں پر سی کلاس اڈا تھا جس کو اپ گریڈ کر کے بی کلاس کیا جا رہا ہے، اس میں 14 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی اور یہ تمام 14 کروڑ روپے اڈے کی آمدن سے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس میں چار ڈیپارٹمنٹس involve ہیں وہ بالکل clear لکھے ہیں جس میں ایکسئین ہائی وے، ایکسیئن بلڈنگ، ایکسیئن پبلک ہیلتھ اور پی ایچ اے شامل ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ایک ماہ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا، اس کی بلڈنگ بن چکی ہے، جو میرے پاس اطلاع آئی ہے اس کے مطابق روڈز بن چکی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ باقی معاملات بھی ایک ماہ میں مکمل کر کے اس اڈے کو چلا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ کام ٹھیک ہو رہا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کام شروع کب کیا گیا تھا اور اس کا معیار کیسا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان کے معیار کے بارے میں بتا دیں، یہ بھی بتا دیں کہ شروع کب کیا تھا اور مکمل کب ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شروع کب کیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہم اس کو بتا دیتے ہیں کہ شروع کب کیا تھا لیکن ہمیں تو مکمل ہونے سے غرض ہے ناں، ہمیں تو لوگوں کو سروس مہیا کرنے سے غرض ہے اور انشاءاللہ اگلے ماہ تک مکمل ہو کر لوگوں کو سروس سہولیات ملنا شروع ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8594 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے شمالی علاقہ حلقہ پی پی۔144 میں فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8594: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور کے حلقہ پی پی۔144 میں قائم فیکٹریوں میں کاربن، کیمیکل اور تاریں جلا کر پورے علاقے کی فضا کو آلودہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ فیکٹریوں کے خلاف کیا قانونی کارروائی کرنے اور انہیں شہری آبادی سے دور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ شمالی لاہور کے حلقہ پی پی۔144 میں فیکٹریاں اور آبادیاں ساتھ ساتھ ہیں اور یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آئے ہیں۔ اس علاقہ میں فیکٹریوں میں لوہے کو گرم کرنے کے لئے گیس بطور ایندھن استعمال ہوتی تھی لیکن گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ان فیکٹریوں نے ٹائر، کاربن پاؤڈر اور کوئلہ وغیرہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ فضائی آلودگی اور علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلعی دفتر تحفظ ماحول نے علاقے کا سروے کرتے ہوئے 101 فیکٹریوں کی رپورٹس مرتب کی ہیں جس کے نتیجہ میں 63 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں اور 38 کو نوٹسز جاری ہو چکے ہیں اور قانون کے مطابق مزید کارروائی بھی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز(ب) سے میرا related supplementary question ہے کہ 63 کمپنیوں کے خلاف جو نوٹسز جاری کئے گئے ہیں اور ان میں سے 38 کے خلاف جو کارروائی ہوئی ہے۔ اس میں کتنا جرمانہ ہوا ہے، کتنی سزا ہوئی ہے اور ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جز(ب) کے جواب میں جو لکھا ہے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر!یہ 101 کارخانوں کی ہم نے انسپکشن کی ہے۔اس میں 63 کو ہم نےenvironment protection orders دیئے ہیں اور38 کو ہم نے notices issue کئے ہیں اور اس میں جب ہمارے ہاںsmog آیا تھا تو ہم نے تقریباً سب کوseal کیا تھا پھر اس کے بعد اب وہ ساری کی ساری تو نہیں ان میں سے کئی فیکٹریز ہیں جنہوں نے pollution control devices install کر دی ہیں اور آہستہ آہستہ جو باقی بھی ہیں انہوں نے بھی وہinstall کرنے کی ہم سےcommitment کی ہوئی ہے تو وہ جب ان میں ساریinstall ہو جائیں گی اور جب تک اگر ہمیں کوئی وہاں سے ایسی شکایت ہو گی کہ وہ وہاںinstall نہیں ہوئیں اور وہ فیکٹریزpollution پیدا کر رہی ہیں تو پھر ہم دوبارہ اس کے اوپر انہیں ٹربیونل میں بھیجیں گے،ان کے اوپر کیسز بھی ہو سکتے ہیں،ان کوfines بھی ہو سکتے ہیں لیکن ہم نےsmog کے دوران ان سب کو بند کیا تھا اور ایسا بھی ہوا تھا کہ یہ سارےfurnaces کے جو کارخانے تھے یہ شہر سے باہر تھے،آہستہ آہستہ یہ ہوا کہ ساتھ ساتھ آبادی آتی گئی اور آبادی کے ساتھ یہ کارخانے اور آبادیmix ہو گئی اور وہاں سے پھر یہ سارا جو سسٹم تھا اس کو ہمیں correct کرنا پڑا، ان کو ہم نے نوٹسز دیئے کہ آپ اسpollution کو ختم کریں کیونکہ residential area درمیان میں آ گیا ہے اور یہpollution سب کو بہت نقصان دیتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ یا حکومت پنجاب ان residential areas میں جو یہ فیکٹریز ہیں اور جو یہpollution پیدا کر رہی ہیں ان کو کہیں اور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر:جی،یہ جو فیکٹریزpollution پیدا کرتی ہیں ان کو آبادی سے باہر نکالنے کا آپ کا ارادہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر!228 فیکٹریز نےpollution ختم کرنے کے لئےdevices لگا دی ہیں۔ہمارے پاس یہ اختیارات نہیں ہیں کہ ان سے کہیں کہ آپ یہاں سے شفٹ کریں۔یہ ہماریRegulatory Body ہے،ہمregulate کر سکتے ہیں،ان کو بند کر سکتے ہیں لیکن انہیں شفٹ نہیں کر سکتے،وہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر:وہ گورنمنٹ کی بات پوچھ رہی ہیں،آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی صرف بات نہیں پوچھ رہے۔وہ گورنمنٹ کی بات پوچھ رہی ہیں کہ گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ فی الحال تو مجھے ان کا نہیں پتا کہ ان کا کوئی ایسا پروگرام ہو مگر بہتر یہی ہو گا کہ ان کو اگر کسی اور جگہ پر اکٹھا کر کے شفٹ کیا جائے کہ وہ residential areas سے ہٹ جائیں۔ It will be a better solution.

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9425 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سال 16۔2015 میں گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ اور روٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9425: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں یکم جولائی 2015 سے 30۔جون 2016 اور یکم جولائی 2016 سے 30۔جون 2017 تک کس تاریخ کو MVE نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا ان میں کتنی گاڑیوں کو فٹ قرار دیا گیا اور کتنی کو reject کیا گیا؟

(ب) MVE کس کس قسم کی گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور سالانہ کتنی گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ ہوتا ہے؟

(ج) مالی سال 16-2015 میں ضلع ساہیوال میں کتنی گاڑیوں کے روٹس جاری کئے گئے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف)

مالی سال 16۔2015

ماہ	تعداد گاڑیاں پاس شدہ	معطلی	اوسطاً گاڑی پاس شدہ فی دن
جولائی 2015	993	30	38
اگست 2015	829	25	31

ستمبر2015	847	17	32
اکتوبر2015	1068	33	41
نومبر2015	748	23	28
دسمبر2015	913	28	35
جنوری2016	898	22	34
فروری2016	777	23	29
مارچ2016	950	28	33
اپریل2016	844	33	32
مئی2016	964	31	37
جون2016	758	27	29
کل تعداد	10589	320	33گاڑی فی یوم

مالی سال17۔2016

ماہ	تعداد گاڑیاں پاس شدہ	معطلی	اوسطاً گاڑی پاس شدہ فی دن
جولائی2016	1192	30	45
اگست2016	841	22	32
ستمبر2016	627	14	24
اکتوبر2016	915	37	35
نومبر2016	957	41	36
دسمبر2016	744	32	28
جنوری2017	1140	42	43
فروری2017	1063	38	40
مارچ2017	1027	29	39
اپریل2017	965	24	37
مئی2017	1609	36	61
جون2017	840	21	32
کل تعداد	11920	366	37گاڑی فی یوم

(ب) MVE تمام کمرشل گاڑیوں بشمول سرکاری، نیم سرکاری و تمام فلاحی اداروں کی گاڑیاں (فٹنس سرٹیفکیٹ) معائنہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ گاڑیوں میں بس، ٹرک، ٹیکسی، پک اَپ، رکشا، ویگن، منی بس، ٹریکٹر ٹرالی، وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں MVE کو سالانہ گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ نہیں دیا جاتا۔Revenue Collection کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے۔ جس میں گورنمنٹ وقتاً فوقتاً کمی بیشی کرتی رہتی ہے۔

مالی سال16۔2015، Revenue Target مبلغ۔/35,66,890 روپے تھا جبکہ دفترMVE ساہیوال میں مبلغ۔/35,90,000 گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے جو کہ مبلغ۔/23,110 ٹارگٹ سے زیادہ ہے۔ جبکہ مالی سال17۔2016 میں گورنمنٹ نے مبلغ۔/48,79,800 ٹارگٹ دیا تھا جو کہ دفتر ہذا نے مبلغ۔/60,24,650 اپنے ہدف سے مبلغ۔/11,44,850 روپے زیادہ حاصل کیا۔

(ج) مالی سال 16-2015 ضلع ساہیوال میں جن گاڑیوں کے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ان کی تفصیل نیچے بیان کی جاتی ہے۔

	سواری والی گاڑیاں					لوڈر گاڑیاں			
	بس	منی بس	ویگن	ٹیکسی	رکشا	ٹرک	منی ٹرک	پک اپ
نئے جاری شدہ روٹس	37	72	255	684	58	463	01	1053
تجدید شدہ روٹس	50	87	516	264	---	218	---	284
کل تعداد	87	159	771	948	58	681	01	1337

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ ایک سال میں 10589 گاڑیاں انہوں نے پاس کیں اور 320 معطل کیں تو چونکہ ممبر صاحبان ٹائم پہلے ہی بہت زیادہ لے چکے ہیں، یہ بتا دیں کہ اب وہ جو 320 گاڑیاں 16-2015 میں انہوں نے معطل کیں ان کا کیا status ہے، وہ کس طرح معطل کرتے ہیں؟ وہاں پر کیا black and white میں انہوں نے بند کیا ہوا ہے، انہیں کس طرح کیا ہے اور جو گاڑیاں انہوں نے پاس کی ہیں وہ کون کون سی ہیں یعنی بس ہے، ویگن ہے، ٹرک ہے اور وہ ذرا بتا دیں کہ ان کی ساخت کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو علیحدہ علیحدہ انہوں نے لکھی ہوں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ تمام کمرشل گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ ان کو چیک کر کے جاری کیا جاتا ہے۔ انہوں نے detail مانگی ہے۔ یہاں پر لکھا ہے کہ:

> "ضلع ساہیوال میں یکم جولائی 2015 سے 30۔جون 2016 اور یکم جولائی 2016 سے 30۔جون 2017 تک کس تاریخ کو موٹر وہیکل ایگزامینر نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا، ان میں کتنی گاڑیوں کو fit قرار دیا گیا اور کتنی کو reject کیا گیا۔"

جناب سپیکر! یہ میرے پاس پوری کی پوری book پڑی ہے۔ یہاں پر ایک ایک دن کا لکھا ہے۔ ایک ایک گاڑی کا یہاں پر لکھا ہے۔ یہ مکمل جو 10 ہزار کا انہوں نے کہا ہے تو 10 ہزار ہی اس کاغذ میں لکھا ہوا ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں تو مجھے وقفہ سوالات میں ایک گھنٹہ extend کروا دیں اگر قانون اجازت دیتا ہے، میں ایک ایک گاڑی کا پڑھوں گا، میرے پاس تمام تر detail موجود ہے۔ اگر ویسے

بات کرنا چاہیں تو یہ میرے بھائی ہیں، ان کا کام بھی یہی ہے، یہ جتنی گاڑیاں بھیجتے ہیں، ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی چیک کرتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے جون 2018 میں میاں شہباز شریف نے جو پروگرام دیا ہے کہ آٹومیٹک کمپیوٹر کے ذریعہ سے ان کے ضلع میں گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔ یہ تمام ریکارڈ میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلے سوال پر آجائیں۔ مہربانی

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، میرا یہ بڑا ضروری سوال ہے۔ آپ کی مہربانی۔ میں ایوان کا اتنا وقت نہیں لینا چاہتا تھا لیکن پارلیمانی سیکرٹری خود وہ وقت gain کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بڑا simple سوال پوچھا ہے کہ کس تاریخ کو موٹر وہیکل ایگزامینر نے گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا، کوئی تاریخ نہیں دی گئی، ڈیپارٹمنٹ نے کسی تاریخ سے مطلع نہیں کیا، صرف یہ بتا دیا کہ روزانہ اوسط لگا دی۔ اب اس کو بھی چھوڑ دیں، انہوں نے 320 گاڑیاں 16-2015 میں معطل کی ہیں، میں simple سی بات کر رہا ہوں اور 17-2016 میں انہوں نے 366 گاڑیاں معطل کی ہیں، اب ان گاڑیوں کا status کیا ہے، ان کو کتنا fine کیا گیا ہے، کون کون سی ساخت کی وہ گاڑیاں تھیں اور وہ اس وقت کہاں پر بند ہیں، کیا وہ pollution میں ہیں، ان کا کیا کردار ہے اور انہوں نے ان کو کتنا جرمانہ کیا ہے وہ بتائیں؟

جناب سپیکر: یہ سارا تو اس طرح نہیں ہے ناں۔ کتنا وہ بتا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، وہ simple سا بتا دیں۔

جناب سپیکر: وہ سارا انہوں نے لکھ کر دے دیا ہے۔ مہربانی کریں، اب آپ اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کا تو جواب لے لیں، یقین کریں اس کا جواب ہی نہیں ہے۔ وہ گاڑیاں جو دھواں چھوڑ رہی ہیں، ساہیوال شہر میں pollution پھیلا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جن کو جرمانے کئے ہیں ان میں سے کوئی نہیں ہیں۔ آپ آگے چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اس کا کیا کریں گے، یہ بتا دیں، ہمارا کیا future ہے، ہمارے شہریوں کا کیا قصور ہے، یہ چیک ہی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ معطلی 320 بتا دی ہے، انہوں نے ساری تفصیل بتا دی ہے، اب کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے320 گاڑیاں16-2015 میں معطل کی ہیں اور366 گاڑیاں17-2016 میں معطل کی ہیں، ان گاڑیوں پر انہوں نے کیا fine کیا ہے، اب وہ بند ہیں، ان کا کیا status ہے اور اب وہاں پر وہ کیا اقدامات کر رہے ہیں، صرف یہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: اگر آپ یہ پوچھتے تو وہ یہ بھی بتا دیتے۔ اب آپ اگلا سوال لے لیں ناں، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے وہاں پر detail پڑھی کہ اتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اور اتنی گاڑیوں کو reject کیا گیا اور ان کو fine کیا کیا گیا۔ مجھے یہ بتا دیں کہ گاڑی فٹنس کے لئے آئے تو اس کو fine کرنے کے لئے ہمارے پاس کیا اختیارات ہیں؟ ہم نے تو اس کو چیک کرنا ہے، اگر وہ fit نہ ہو تو اس کو reject کر دیں گے اور 15 دن کا ٹائم دیں گے، اس کے بعد دوبارہ گاڑی fit کروا کر آئیں گے تو اس کو ہم دوبارہ چیک کر لیں گے، ہم نے fine کس بات کا کرنا ہے؟ ہم کوئی روڈ کے اوپر کھڑے ہیں، ہم وہاں پر کوئی روڈ کے اوپر گاڑیاں چیک کر رہے ہیں، ہم کوئی اوور لوڈنگ چیک کر رہے ہیں، وہ تو ہمارے پاس فٹنس کے لئے آتے ہیں تو فٹنس کے لئے اگر کوئی گاڑی آئے اور fit نہ ہو تو ہم اس کو reject کرتے ہیں، fine کس چیز کا ہے، مجھے ذرا یہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بس جواب آ گیا ہے۔ جی، آپ کا اگلا سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں مطمئن ہوں۔ جواب آ گیا ہے۔ اب آپ اپنی بات کریں۔ آپ اپنے اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر8866 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں ماحولیاتی آلودگی سے متعلق جرمانہ اور کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8866:**جناب محمد ارشد ملک**(ایڈووکیٹ):کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال16-2015سے آج تک ساہیوال ڈویژن کی حدود میں کس کس فیکٹری،کارخانہ اوردیگر پالوشن پھیلانے والے اداروں کے خلاف محکمہ نے کیا کیاکارروائی کی ہے ان سے کتناجرمانہ وصول کیاگیااور کتنوں کو سزائیں دلوائی گئی ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں محکمہ کے کون کون سے ملازم تعینات ہیں اور ان کے فرائض منصبی کیا کیا ہیں؟

(ج) اس ڈویژن کے اضلاع میں کس کس جگہ مقررہ حد سے زیادہ فضائی اور آبی آلودگی پائی جاتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں فضائی / آبی آلودگی کا سبب بننے والی رائس ملز /ماربل یونٹس / بھٹہ خشت و دیگر کو پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل لاہور کی طرف سے۔/4,78,000 روپے جرمانہ عائد کیاگیاتفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ

محکمہ تحفظ ماحول اوکاڑہ نے سال16۔2015میں آلودگی پھیلانے والی97فیکٹریوں اور کارخانوں کو PLGO 2001 کے تحت نوٹس جاری کئے جبکہ حفاظتی تدابیر کی عدم تعمیل کی وجہ سے27یونٹس کو سیل کیاگیا۔اس کے علاوہ اس دوران 27فیکٹریوں اور کارخانوں کی رپورٹ مزید کارروائی کے لئے Punjab Environmental Protection Act 1997 کے تحت EPAہیڈکوارٹر بھجوائی گئی جن میں سے24کو Hearing Notice جبکہ تین کو آلودگی پھیلانے پر ماحولیاتی حکم نامےEPO جاری کئے ہیں۔ سال16۔2015میں55کارخانوں کے کیس عدم تعمیل کے باعث ماحولیاتی ٹربیونل میں بھجوادیئے گئے، بعض کارخانوں کو جرمانہ ہوچکاہے اور کچھ کے کیس زیر سماعت ہیں۔محکمہ تحفظ ماحول کی کاوشوں کے نتیجے میں بیشتر انڈسٹریزنے فضائی آلودگی کے سدّباب کے لئے سائیکلون سسٹم نصب کرلئے ہیں۔

ضلع پاکپتن

سال16۔2015میں ضلع پاکپتن میں فضائی / آبی آلودگی کا سبب بننے والی رائس ملز، بھٹہ خشت، ہاؤسنگ کالونی و دیگر کو(PLGO-2001)کے تحت اور پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کی طرف سے ۔/6,40,000 روپے جرمانہ عائد کیاگیاہے۔

(ب) ضلع ساہیول

تحفظ ماحول دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ،انسپکٹر ،فیلڈ اسسٹنٹ ،سینئر کلرک، جونیئر کلرک، ڈرائیور، نائب قاصد، چوکیدار اور خاکروب تعینات ہیں۔ فیلڈ سٹاف بشمول اسسٹنٹ ڈائریکٹر ،انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور ڈرائیور فیلڈ ورک کرتے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ

محکمہ تحفظ ماحول اوکاڑہ کے کل 10 ملازمین ہیں۔ تحفظ ماحول دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ،انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ ، سینئر کلرک، جونیئر کلرک، ڈرائیور، نائب قاصد، چوکیدار اور خاکروب تعینات ہیں۔

ضلع پاکپتن

ضلع پاکپتن کے تحفظ ماحول کے دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ،انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ، سینئر کلرک، جونیئر کلرک ،ڈرائیور، نائب قاصد، چوکیدار اور خاکروب تعینات ہیں۔ فیلڈ سٹاف میں بشمول اسسٹنٹ ڈائریکٹر ،انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور ڈرائیور جو کہ صرف فیلڈ ورک کرتے ہیں۔

(ج) ساہیوال ڈویژن زیادہ تر زرعی علاقہ پر مشتمل ہے۔ دیہاتی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں میں فضائی آلودگی / آبی آلودگی کا معیار زیادہ ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک، صنعتی آلودگی و دیگر اسباب ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کون سے جز پر ضمنی سوال ہے اور کون سے جز پر جائیں گے ؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"کس کس جگہ پر مقررہ حد سے زیادہ فضائی اور آبی آلودگی پائی جاتی ہے"؟

جناب سپیکر! جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے commit کیا ہے کہ:

"ساہیوال ڈویژن زیادہ تر زرعی علاقہ پر مشتمل ہے۔ دیہاتی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں میں فضائی آلودگی / آبی آلودگی کا معیار زیادہ ہے۔"

جناب سپیکر! کوئی چھ ماہ پہلے last session میں ہماری بہن وزیر صاحبہ نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: ایوان کا ٹائم ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! last session میں ہماری بہن نے وعدہ فرمایا تھا کہ چونکہ ساہیوال میں آبی اور ماحولیاتی آلودگی زیادہ ہے اس لئے وہاں پر کوئی سسٹم نصب کر رہے ہیں تاکہ آلودگی کو کنٹرول کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں اپنی بہن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے monitoring unit purchase کر لیا ہے اور کب تک لگانے جارہے ہیں تاکہ آلودگی کنٹرول ہو سکے اور ساہیوال کے شہریوں کو سکھ کا سانس آسکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پوری کوشش ہے کہ ہم environment کو درست کریں، صفائی ہو اور آلودگی ختم کریں۔ ہم نے اس مقصد کے لئے پانچ Air Monitors اور ایک موبائل یونٹ لئے تھے۔ چونکہ لاہور میں سموگ بہت زیادہ تھی اس لئے ہم نے پورے پانچ Monitors لاہور میں استعمال کئے اور یہاں پر ہم نے ان کی monitoring کی اور یہ جاننا چاہتے تھے کہ air میں کتنی زیادہ pollution ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سموگ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر سکیں اس کے لئے ہم پروگرامز بنا رہے ہیں۔ دنیا بھر میں آلودگی ختم کرنے کے لئے وقت لگتا ہے ایک دن میں آلودگی ختم نہیں ہوتی۔ ساہیوال کے لئے ہمارے پاس monitors ہیں ہم آپ کو وہ دیں گے اور آپ کے جتنے بھی ایسے units جہاں سے آلودگی ہوتی ہے انہیں ہم وارننگ بھی دیتے ہیں، انہیں سمجھاتے بھی ہیں اور monitoring بھی کرتے ہیں۔ ہمارا بھی بہت بڑا فرض ہے اور ہماری ڈیوٹی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ سول سوسائٹی، کارخانہ داروں اور agriculturists کو بھی آلودگی ختم کرنے کے لئے اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ ہم monitoring کر کے آتے ہیں تو ہمارے سامنے ایک اور شکل ہوتی ہے اور جب ہم واپس آتے ہیں تو دوبارہ سے وہی باتیں کر دیتے ہیں جس سے آلودگی پھیلتی ہے اس لئے اسے ختم کرنے کے لئے ہم نے مل کر کام کرنا ہے اور یہ ایک دن کا پراجیکٹ نہیں ہے بلکہ اس میں وقت لگے گا اور حکومت پنجاب نے air pollution اور water pollution ختم کرنے کے لئے بہت سارے پراجیکٹس سوچ رکھے ہیں۔ جیسے میں نے کہا کہ آہستہ آہستہ آپ کے ضلع میں 55 یونٹس میں cyclones لگا رہے اور awareness بھی ہو رہی ہے۔ اب کارخانہ دار کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اپنے unites میں وہ devices لگائیں جہاں سے pollution کم ہو کیونکہ اگر ایسا کریں گے تو exports بھی اچھی ہوں گی۔

Which will abide by these regulations. They will be able to export and international market will buy the goods otherwise the exports will not be as welcome and they will not take our goods and the International market will not buy them if you don't abide by the regulations.

ہم چاہتے ہیں کہ سب regulations کو regulate کریں اور ہماری یہی کوشش ہے اور ہم کرتے چلے جارہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے وعدہ یاد دلایا تھا۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں آپ کو بتائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بہن نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا کہ ساہیوال کو monitoring unit دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! دیکھیں ابھی ہمارے پاس پانچ monitors ہیں ہم نے مزید monitors بھی خریدنے ہیں چونکہ پورے پنجاب کے لئے پانچ monitors کافی نہیں ہیں۔ جب آپ کو ضرورت ہو گی تو ہم آپ کو monitor بھیج دیں گے اگر ضرورت نہ ہو تو آپ ویسے ہی monitor نہ رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، بھجوا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 9427 بیگم خولہ امجد کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب میں آگے جا چکا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ مہربانی کریں۔ بیگم خولہ امجد کا سوال pending کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیاجاتاہے۔

لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8893: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال2016میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے حکومت نے تاحال کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ان اقدامات کی وجہ سے فضائی آلودگی میں کس حد تک قابو پایا جاسکا ہے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پھیلانے والے اداروں،مل، فیکٹریوں وغیرہ کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے سال 16-2015میں دو کروڑ روپے کی لاگت سےAir Pointer خریدا ہے جس کی مدد سے ضلع لاہور کے مختلف مقامات پرAir Quality Monitoringاور فضائی آلودگی کا جائزہ لیا جائے گا۔اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر صنعتی سروے کرتا رہتا ہے۔لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک ودیگر ٹرانسپورٹ کیemissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال2016میں ٹریفک چلاننگ وآگاہی مہم شروع کی ہے۔حکومت پنجاب کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نےVehicle Inspection Certification Systemکے نام سے ایک جدید ورکشاپ کا آغاز کیاہے جس میں گاڑیوں کی فٹنس چیک کرنے کے علاوہ گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی چیک کیا جاتا ہے۔اب تک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو کے مقام پر دو ورکشاپس قائم کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے اگست 2016 میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور شور کے لئے ماحولیاتی معیار بھی مقرر کر دیاہے۔

(ب) فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور 53 فیکٹریوں کو ماحولیاتی تحفظ آرڈر(Environmental Protection Order)جاری ہو چکے ہیں

اور207 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں اور باقی ماندہ بھی آلات نصب کروا رہے ہیں اور بتدریج غیر معیاری ایندھن کا استعمال بھی کم ہو رہا ہے جس سے کافی حد تک آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول کے2016 کے سروے کے مطابق سڑکوں پرSuspended Particulate Meter کی مقدار کسی حد تک زیادہ پائی گئی ہے۔ جسے کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کی تشکیل کردہ ٹیمیں گاڑیوں کا معائنہ کرتی رہتی ہیں اور معیار سے زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان بھی کیا جاتا ہے۔ ٹیم میں ٹریفک پولیس یا موٹر وہیکلexaminer کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کیemissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال2016 میں ٹریفک چلاننگ و آگاہی مہم شروع کی ہے جس میں لاہور شہر کے تمام مین روڈ جس میں ملتان روڈ، جی ٹی روڈ، علامہ اقبال روڈ، لاری اڈا اور شاہدرہ سٹیشن شامل ہیں ان مختلف جگہوں پرemissions Smoke & Noise کی خلاف ورزی پر چالان کئے گئے ہیں جس کے نتائج درج ذیل ہیں:

1۔	کل گاڑیاں جو چیک ہوئیں	6088
2۔	کل چالان	1166
3۔	کل جرمانہ جو عائد ہوا	461,950
4۔	کل گاڑیاں جو بند کی گئیں	253

اس کے علاوہ ٹریفک کی آگاہی کے لئے بینرز آویزاں کئے گئے ہیں اور دھواں اور شور کے اخراج سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی نقصانات سے آگاہی کے لئے ڈرائیورز اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور اجاگر کرنے کے لئے پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پر کام کرتے ہوئے 2016 میں صنعتی سروے کئے اور1997 Punjab Environmental Protection Act کے تحت فضائی آلودگی کرنے والے صنعتی یونٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کی ہے جس کے نتیجہ میں اب تک 53تحفظ ماحول آرڈر(EPO)جاری ہو چکے ہیں اور محکمانہ ہدایات کے نتیجہ میں تقریباً207 نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے96یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹسز بھی جاری کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) سے متعلقہ میرا ضمنی سوال ہے کہ 16-2015 میں جو Air Pointer خریدے گئے ہیں Environment میں ان کا کیا impact آیا ہے؟ کیا ان کا استعمال شروع ہو گیا ہے اور ان کا SPM level کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ منسٹر level بھی بتائیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! پانچ monitors اور ایک موبائل یونٹ ہے۔ ہم ان سے air monitoring کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ pollution level کیا ہے۔ جب سموگ تھا، pollution تھی لیکن شکر الحمد للہ ہمارے ہمسائے ملک کی طرح نہیں تھی جہاں انہیں سکول بند کرنا پڑے۔ ہمارے monitor کی reading ہوتی تھی اور ہم وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ share کرتے تھے لیکن ہم نے یہ محسوس کیا تھا کہ سکول بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بات ادھر ختم نہیں ہوتی ہم monitor تو کرتے ہیں لیکن ہمیں air pollution ختم کرنے کے لئے بہت planning کرنی پڑے گی اور ہمیں بہت سارے کام کرنا پڑیں گے چونکہ یہ ایک issue regional ہے یہ صرف پاکستان یا پنجاب کا issue نہیں ہے بلکہ اس ریجن میں چائنا، ہندوستان اور پاکستان کو مل کر ایک پروگرام بنانا ہو گا۔ اگر ہم اکیلے کرتے ہیں اور وہاں سے pollution آتی ہے تو پھر بھی بات نہیں بنتی تو

It is regional issue and we have to resolve it and we are on the way to resolving. We are trying to conduct meetings. We are trying to make projects and plans.

تاکہ ہم اس چیز پر قابو پا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9428 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8945: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے 15-2014اور16-2015 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں اس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جارہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اور ان منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) 15۔2014اور16۔2015میں محکمہ تحفظ ماحول جہلم کا کوئی منصوبہ علیحدہ سے تیار نہ کیا گیا تھا۔ حال ہی میں ہی پنجاب کی سطح پر پانچ عدد ائر پوائنٹز خریدے گئے ہیں جن کی مدد سے ضلع جہلم کا SPM لیول ناپا جائے گا۔

(ب) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کا لیول نہ ناپا گیا ہے اس مقصد کے لئے حال ہی میں پنجاب کی سطح پر پانچ ائر پوائنٹز خریدے گئے ہیں جن کی مدد سے ضلع جہلم کا SPM لیول ناپا جائے گا۔ جہلم شہر کے قریب بڑی تین فیکٹریاں ہیں جن میں Pakistan Tobacco Company(PTC)، ICI Soda Ash، Dandot Cement شامل ہیں۔ تینوں کو ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے آرڈرز جاری ہو چکے ہیں جن کی تعمیل میں پاکستان ٹوبیکو کمپنی نے فضائی آلودگی کے کنٹرول کے لئے Air Pollution Control سسٹم لگایا ہے۔ ICI Soda Ash نے Air Pollution کو کنٹرول کرنے کے لئے Device Air Pollution Control لگائی ہے اور Dandot Cement فیکٹری نے Dust کو کنٹرول کرنے کے لئے Electro Static Precipitator سسٹم لگایا ہے۔ البتہ 15۔2014 میں ماحولیاتی آلودگی کے باعث بننے والی 23 فیکٹریوں کو Environment Protection Orders جاری ہوئے اور 2015 میں 13 فیکٹریوں کے خلاف Environment Protection Orders جاری ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع جہلم میں علیٰحدہ سے محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ایسا کوئی منصوبہ نہ ہے محکمہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے اور اس کا کام ماحولیاتی قوانین پر عملدرآمد کروانا ہے جس کا تذکرہ جواب (ب) میں درج ہے۔ آلودگی پیدا کرنے والے اداروں کو حکم نامہ زیر دفعہ 16 مجریہ پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 برائے آلودگی کنٹرول جاری کیا جاتا ہے اس پر عمل ماحولیاتی عدالت کے ذریعے کرایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ 15-2014 میں 23 فیکٹریوں اور 2015 میں 13 فیکٹریوں کے خلاف EPO جاری ہوئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پر کتنا عمل ہوا اور کیا action لیا گیا؟

جناب سپیکر: آپ 23 فیکٹریوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر: انہوں نے 15-2014 میں 23 فیکٹریوں کے خلاف یہ orders جاری کئے ہیں اور پھر 2015 میں 13 فیکٹریوں کے خلاف orders جاری کئے ہیں۔ اب میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر انہوں نے ان فیکٹریوں کو EPO جاری کئے ہیں تو ان پر کتنا عمل ہوا ہے اور کیا action لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ منسٹر صاحبہ! یہ بہت important سوال ہے بتائیں کہ کتنا عمل ہوا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! وہاں پر چار بڑے کارخانے ہیں یعنی چار بڑی انڈسٹریز ہیں جن میں ICI Paints Pakistan, Soda Ash Industry Pakistan, Pakistan Tobacco Company اور ایک سیمنٹ فیکٹری ہے۔ ان سب نے pollution کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنے اپنے devices لگائے ہوئے ہیں۔ جب ہماری monitoring team جاتی ہے تو ان کے devices کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اب ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جب یہ کارخانے چلیں تو یہ اپنے ان devices کو online monitoring system کے ساتھ link کریں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ ان کے devices چل رہے ہیں۔ چونکہ یہ سسٹم چلانا بہت costly ہے، اس کی لاگت تقریباً forty thousand per hour ہے اس لئے وہ کبھی یہ devices چلا دیتے ہیں اور کبھی بند کر دیتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ devices online

monitoring system کے ساتھ link ہو جائیں تا کہ ہم انہیں چوبیس گھنٹے monitor کر سکیں اور یہ دیکھ سکیں گے کہ pollution کنٹرول کرنے کی technology یہ انڈسٹریز والے چلا رہے ہیں یا نہیں۔ یہ system online link ہونے سے اس پر ہمارا کنٹرول ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسرا EPO کے مقدمات ٹربیونل کے پاس ہیں اور ٹربیونل ان مقدمات کا فیصلے کرے گا۔ ٹربیونل ان فیکٹریوں کو fine کر سکتا ہے اور ان کو بند بھی کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میٹرو بس کے کرایہ اور مسافروں سے متعلقہ تفصیلات

*9428: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شاہدرہ سے گجومتہ تک میٹرو بس کا کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے نیز کتنے مسافر روزانہ سفر کرتے ہیں؟

(ب) کتنی بسیں اس روٹ پر چلتی ہیں اور کتنی سبسڈی اس مد میں دی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں میٹرو بس یا اورنج ٹرین چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میٹروبس سروس کا شاہدرہ سے گجومتہ تک کا کرایہ20روپے وصول کیا جاتا ہے۔ جولائی2016سے جون2017تک کے مطابق اوسطً132,455مسافروں نے روزانہ سفر کیا۔

(ب) لاہور میٹروبس سروس کے روٹ پر کل64 بسیں چلتی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے17-2016میں دی جانے والی کل سبسڈی2,249,759,735روپے ہے۔

(ج) ضلع ننکانہ صاحب میں میٹروبس سروس یا اورنج لائن ٹرین چلانے کا کوئی منصوبہ حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

لاہور:حلقہ پی پی۔145 میں سپیڈو بس چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*9552:**جناب محمد وحید گل:** کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز کیا ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ لاہور کے کئی روٹس سپیڈو بس سے محروم ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔145 کے روٹس بادامی باغ تا بسی موڑ محمود بوٹی انٹر چینج تا داروغہ والا، سٹیشن تا واڑہ گجراں اورائرپورٹ تا محمود بوٹی تک سپیڈو بس چلانے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز 20۔مارچ 2017 سے کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں! لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز 14 روٹس سے کیا گیا تھا اب ان میں مزید 2روٹس شامل کر دیئے گئے ہیں جبکہ بقیہ روٹس پر مرحلہ وار بسیں چلانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

(ج) جی ہاں! ان روٹس پر بسیں اورنج لائن ٹرین کے آغاز کے بعد چلائی جائیں گی۔

راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9527:**محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی کے شہری علاقوں میں فضائی آلودگی پھیلانے والی کتنی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں نیز محکمہ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے دو دفاتر ہیں۔

(1) ڈپٹی ڈائریکٹر (فیلڈ) محکمہ تحفظ ماحول

(2) ڈپٹی ڈائریکٹر (لیب) محکمہ تحفظ ماحول

(ب) ان دفاتر میں کل 18 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ خالی اسامیوں کی تعداد 24 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں (فضائی آلودگی) گرد و غبار اور شور پھیلانے والے مار بل کٹر کی خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت قانونی کارروائی کی گئی ان سات یونٹ کے خلاف کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے گئے۔ جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ تحصیل ٹیکسلا میں گرد و غبار پھیلانے والے تقریباً 164 سٹون کرشر تھے جن کے خلاف مذکورہ بالا قانون کے تحت کارروائی کی گئی اور ان میں سے 83 سٹون کرشر بند کروا دیئے گئے ہیں۔ ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 74 یونٹ کو آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے ماحولیاتی اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے EPO انوئر نمنٹل پروٹیکشن آرڈرز جاری کئے گئے ہیں اور 18 سٹون کریشر کو فوری بند کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 میں سپیڈو بس چلانے کی تجویز و دیگر تفصیلات

*9553: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور میں مختلف روٹ پر سپیڈو بس سروس کا آغاز کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بس کو مختلف اورنج لائن ٹرین سٹیشن کے فیڈر روٹ پر چلایا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔145 لاہور میں قائم اورنج لائن ٹرین سٹیشنوں کے فیڈر روٹ پر بھی سپیڈو بس سروس چلانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز 20۔مارچ 2017 سے کیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔فی الحال ان بسوں کو میٹرو بس سروس سے منسلک فیڈر روٹس پر چلایا گیا ہے۔بقیہ روٹس پر مرحلہ وار بسیں چلانے کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب حلقہ پی پی۔145 لاہور میں قائم اورنج لائن ٹرین سے منسلک سٹیشنوں کے فیڈر روٹس پر سپیڈو بس سروس چلانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، ان روٹس کو اورنج لائن ٹرین کے آغاز کے بعد چلایا جائے گا۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9588: جناب آصف محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے چار سالوں میں محکمہ تحفظ ماحول نے ضلع راولپنڈی میں کتنے پراجیکٹ شروع کئے اوران کی موجودہ حیثیت کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع راولپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں اس وقت کل کتنے اور کون کون سے آلات موجود ہیں ان آلات کا پچھلے چار سال کا ڈیٹا فراہم کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) پچھلے چار سالوں میں محکمہ تحفظ ماحول نے ضلع راولپنڈی میں کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔

(ب) ضلع راولپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں اس وقت جو آلات موجود ہیں اُن کی تفصیلات اوراِن آلات کا پچھلے چار سال کا ڈیٹا بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول
کے مانیٹرنگ سٹیشنز اور لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

*9589:جناب آصف محمود: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے مانیٹرنگ سٹیشنز موجود ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں اس وقت کتنی ماحولیاتی لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی میں کتنے موبائل ائرپوائنٹر قائم کئے گئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں اس وقت کوئی مانیٹرنگ سٹیشن موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں اس وقت ایک ماحولیاتی لیبارٹری کام کر رہی ہے جس کا پتا درج ذیل ہے:

House No. 329, Street No. 1, Lane # 4, Peshawar Road, Rawalpindi

(ج) ضلع راولپنڈی میں کوئی موبائل ائیر پوائنٹر قائم نہیں کیا گیا۔

صوبہ میں سموگ کی صورتحال اور لاہور میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9606: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سموگ کی تشویشناک صورتحال پر حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) بچوں اور سکول، کالج جانے والے نوجوانوں کو اس سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا سکولوں، کالجوں اور دفاتر میں کوئی خصوصی ہدایات، تدابیر کی گئی ہیں؟

(د) ترقیاتی منصوبوں کی بناء پر صوبہ بھر خصوصاً لاہور میں جو درخت کاٹے گئے ان کے بدلے کتنے درخت لگائے گئے اور کیا عدالت کے احکامات کے مطابق 10 درخت لگانے کے حکم کی تکمیل کی گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے سموگ کے مسئلہ سے نمٹنے کے لئے فوراً اقدامات کرتے ہوئے لاہور میں 221 دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کو سیل کیا گیا تھا اور ان فیکٹریوں کو دھواں کنٹرول کرنے والے آلات نصب کرنے کے لئے اقدامات کرنے

کا کہا گیا تھا۔ مزید سال 2017 میں 18800 عدد گاڑیوں کو چیک، 5059 کا چالان کیا گیا اور -/1280820 کو جرمانہ عائد کیا گیا اور 197 گاڑیوں کو بند بھی کیا گیا۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کی پیائش کے لئے چھ عدد جدید آلات نصب کئے اور ان کے اعداد و شمار (Data) مختلف محکموں بشمول محکمہ ایجوکیشن کو بھی دیا تا کہ اس کے مطابق اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے سموگ کنٹرول پالیسی بھی مرتب کی جو کہ محکمہ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کے بارے میں data اپنی ویب سائٹ پر بھی Load up کیا اور مختلف محکموں کو بھی مہیا کیا تا کہ اس کے مطابق ضروری اقدامات کئے جا سکیں۔

(د) ہر ترقیاتی منصوبے کو ماحولیاتی اجازت نامہ جاری کیا جاتا ہے اس میں یہ ہدایت بھی کی جاتی ہے کہ ایک مخصوص تعداد میں 6 سے 7 فٹ لمبے درخت لگائے جائیں۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کے عملے کی تعداد اور بجٹ کی تفصیل

*9625: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے عہدہ اور گریڈ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے علاقہ جات میں پالوشن کا مسئلہ ہے؟

(ج) اس ضلع کا محکمہ تحفظ ماحول کا سال 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے؟

(د) سیالکوٹ شہر کے کن کن علاقہ جات میں زیادہ پالوشن ہے؟

(ہ) کس کس فیکٹری اور کارخانہ جات کو محکمہ نے تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت وارننگ جاری کی ہوئی ہے؟

(و) سیالکوٹ شہر میں پالوشن کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کا آفس ضلعی سطح پر ہے ضلع سیالکوٹ میں فیلڈ سٹاف تین انسپکٹرز پر مشتمل ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سیالکوٹ میں آبی اور فضائی آلودگی سیالکوٹ شہر کے گردونواح میں چمڑے اور سرجیکل کے کارخانوں کی وجہ سے ہے جبکہ فضائی آلودگی تحصیل ڈسکہ میں سٹیل فرنسز کے کارخانوں کی وجہ سے ہے۔ آلودگی کا موجب بننے والے کارخانوں اور فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول سیالکوٹ کے بجٹ 18-2017 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سیالکوٹ شہر اور گردونواح میں آبی اور فضائی آلودگی انڈسٹری اور گاڑیوں سے خارج ہونے والے دھواں کی وجہ سے ہے اور یہ انڈسٹری حاجی پورہ روڈ، ڈیفنس روڈ، مرالہ روڈ، کشمیر روڈ، سمبڑیال روڈ، پسرور روڈ اور ڈسکہ روڈ وغیرہ شامل ہیں۔

محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے سیالکوٹ ٹینری زون کے نام سے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت شہر میں واقع تمام ٹینری یونٹس زون میں منتقل کئے جائیں گے اس اقدام سے ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

(ہ) ضلع سیالکوٹ میں آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے انڈسٹری (ٹینریز، رائس ملز اور سٹیل ملز وغیرہ) اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

تفصیل

ٹینریز کے خلاف چالان ماحولیاتی عدالت میں	235
رائس ملوں کے خلاف چالان	47
سرجیکل / ٹیمپریونٹ	17
سٹیل ملز کے خلاف قانونی کارروائی	13
Pyrolysis یونٹ کے خلاف قانونی کارروائی (بند کروادیئے گئے ہیں)	3

سیالکوٹ ٹینری زون کا قیام بھی اسے سلسلے کی کڑی ہے۔

(و)

1. ضلع سیالکوٹ میں آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے انڈسٹری (ٹیزیز، رائس ملز اور سٹیل ملز وغیرہ)اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔
2. ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول نے مختلف انڈسٹری میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کروائے ہیں تاکہ آبی آلودگی پر قابو پایا جاسکے۔
3. سیالکوٹ ٹیزی زون کا قیام بھی اسے سلسلے کی کڑی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں

The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017 (Bill No.24 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: حاجی ملک محمد وحید مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔میرے خیال میں حاجی ملک محمد وحید صاحب اس وقت ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں تو ان کو بُلوالیں۔

حاجی عمران ظفر مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب2017کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ وعشر کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں

The Punjab Zakat and Ushr Bill 2017 (Bill No.28 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ وعشر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال15-2014اور2017کے بارے
میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں

(i) تحریک استحقاق نمبر20بابت سال2014

(ii) تحریک استحقاق نمبر14بابت سال2015

(iii) تحریک استحقاق نمبر8,10,12,14بابت سال2017

کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال2013،16-2015اور2017کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر,5 18,20بابت 2015، تحاریک استحقاق نمبر20,35بابت سال2016، تحاریک استحقاق نمبر2,3,6,7,9,11,13,15,16بابت سال2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر,5 18,20بابت 2015، تحاریک استحقاق نمبر20,35بابت سال2016، تحاریک استحقاق نمبر2,3,6,7,9,11,13,15,16بابت سال2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر,5 18,20بابت 2015، تحاریک استحقاق نمبر20,35بابت سال2016، تحاریک استحقاق نمبر2,3,6,7,9,11,13,15,16بابت سال2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1425 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

سابق ممبر اسمبلی رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے گھر بغیر وارنٹ داخل ہونے والے پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1425: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نجی ٹی وی چینل مورخہ 4۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق سابق ممبر اسمبلی رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے گھر واقع ننکانہ صاحب میں لاہور پولیس کے 36 سے زائد اہلکاران نے سادہ کپڑوں میں بغیر وارنٹ ریڈ کیا، چادر اور چادر دیواری کے تقدس کو پامال کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس نے کسی اہم شخصیت کے ایماء پر یہ ساری کارروائی کی ہے اور ڈی پی او ننکانہ صاحب نے اس واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت غیر قانونی طور پر ایک شریف شہری کے گھر بلا اجازت / وارنٹ داخل ہونے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اور اس مقدس ایوان میں موجود معزز ممبران کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ ایک شادی گھر پر فائرنگ کا انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ ہوا تھا جس میں 9 کے قریب لوگ شدید زخمی ہوئے اور کچھ لوگ شہید بھی ہوئے تھے۔ ان شہید ہونے والوں میں ہمارے معزز ممبر سیف الملوک کھوکھر کے بھتیجے بھی شامل تھے۔ اس اندوہناک واقعہ کی بنیاد پر ایف آئی آر درج ہوئی اور اس میں جو ملزمان نامزد تھے وہ رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے قریبی عزیز تھے۔ جن لوگوں کو ابتدائی طور پر پکڑا گیا انہی کی نشاندہی پر پولیس

نے مختلف جگہوں پر پتا جوئی کے لئے رابطہ کیا، اسی سلسلے میں رائے شاہجہاں احمد بھٹی سے بھی رابطہ ہوا اور ان سے اس بارے میں پتا جوئی کی گئی۔ اب اس مقدمہ کے ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کا چالان بہت جلد عدالت میں پیش کیا جائے گا تا کہ وہ انصاف کے کٹہرے میں پیش ہوں۔ اس پورے processکے دوران قطعاً کسی کو ہراساں کیا گیا اور نہ ہی کسی کی عزت، چادر یا چار دیواری کے تقدس کو پامال گیا۔ تمام معاملات قانون کے اندر رہتے ہوئے انجام دیئے گئے ہیں۔ یہ انتہائی عادی ملزمان ہیں۔ یہ ملزمان پہلے بھی تین سگے بھائیوں کو قتل کر چکے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس مقدمہ کے مدعی اور گواہان کو قتل کیا اور پھر یہ اس مقدمہ میں صلح کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ عادی ملزمان ہیں، یہ قتل کرتے ہیں، اس کے بعد مفرور رہتے ہیں، قانون کے سامنے پیش نہیں ہوتے اور پھر مدعی کو مزید نقصان پہنچا کر صلح کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق پولیس نے انتہائی commitmentکے ساتھ کام کیا ہے اور ان تمام ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون نے یہاں پر جو statement دی ہے وہ غلط ہے لہٰذا میں اس کو کیسے مان لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر بحث نہیں کر سکتیں۔ آپ Rule 66 پڑھ لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس بندے کے گھر پر ریڈ کیا گیا ہے اس کا اس مقدمہ میں ذکر ہی نہیں۔ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ پولیس نے ملزمان پکڑ لئے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ Rule 66 پڑھ لیں اور مہربانی کر کے rules کی violation نہ کریں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان عادی ملزمان کے ساتھ رائے شاہجہاں بھٹی کا رشتہ کیا ہے؟ معاملہ یہ ہے کہ ایک نشاندہی پر رائے شاہجہاں بھٹی تک پولیس پہنچی، انہوں نے پولیس کے ساتھ cooperate کیا اور پھر پولیس ان ملزمان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اگر پولیس اس طرح سے تحرک نہ کرتی تو پھر یہ ملزمان کبھی گرفتار نہ ہوتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر انہوں نے cooperate کیا ہوتا تو وہ مجھے توجہ دلاؤ نوٹس کے لئے کیوں کہتے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1430 میاں محمود الرشید کا ہے۔ میاں صاحب! آپ کو پتا ہے کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے پر از خود نوٹس لیا ہوا ہے لہٰذا یہ معاملہ pending adjudication ہے۔ جی، میاں صاحب!

قصور: کمسن بچی زینب کا اغواء، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

1430: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 10 جنوری 2018 کی خبر کے مطابق قصور شہر میں پانچ روز قبل روڈ کوٹ بازار سے اغواء ہونے والی کمسن بچی زینب کو اغواء کاروں نے مبینہ زیادتی کے بعد گلا دبا کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے آپ کے بھی اور قائد حزب اختلاف کے بھی علم میں ہے کہ یہ معاملہ اس وقت ان معنوں میں subjudice ہے کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے کا از خود نوٹس لیا ہوا ہے اور اس سلسلے میں سپریم کورٹ میں جو بھی کارروائی ہو رہی ہے وہ میڈیا کے ذریعے سے لوگوں تک پہنچ رہی ہے تو اس لئے اس معاملے کے اوپر قانون اور رولز کے اندر رہتے ہوئے جس حد تک بات ہو سکتی ہے میں اُس حد تک عرض کر دیتا ہوں باقی اس معاملے کی تفصیل میرے پاس موجود ہے تو اس مقدمے کی تفتیش یا کسی بھی پہلو سے کوئی further انفارمیشن قائد حزب اختلاف یا کوئی بھی معزز ممبر لینا چاہے تو وہ میں دینے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا تفتیش و تجزیہ کرنے پر پولیس ابتدائی طور پر اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ملزم یقینی طور پر victim کے علاقہ کا مقیم ہے اسی نظریہ کے مطابق پولیس نے اپنی بیشتر توجہ victim کے رہائشی علاقہ کی جانب مبذول کی اور اپنے تمام تر وسائل victim کے گردونواح کے 19

census blocks پر serve کرنا شروع کر دیا جس پر چند گھر کے فاصلے پر ایک مشتبہ شخص جس کا نام عمران معلوم ہوا، پر شک گزرا، جس کا DNA test کروا کر اس پر surveillance شروع کر دی گئی۔ دوران نگرانی مذکورہ کی حرکات و سکنات انتہائی مشکوک ثابت ہوئیں جبکہ اس دوران اس کا DNA sample بھی victim کے sample کے ساتھ match کر گیا تو اُس ملزم کو گرفتار کرنے کے بعد باقی تمام evidences collect کی جا رہی ہیں اور جس طرح سے کورٹ کا حکم ہے two weeks within اس مقدمے کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ باقی مختلف حوالوں سے جو چیزیں سامنے آئی ہیں اور میرے پاس وہ ثبوت موجود ہیں کہ اُس اینکر صاحب کو وہ 37 اکاؤنٹس کہاں سے feed ہوئے تھے، اُن کو کیوں اتنی بڑی غلط فہمی ہو گئی جس feeding کے اوپر وہ اس قسم کی کہانیاں، ابہام اور الزام والا یہ سارا معاملہ کرتے رہے ہیں تو وہ اُسی رَو میں کر گئے تو اُس کی تفصیل بھی موجود ہے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک ایسی کوشش تھی کہ اس کیس کا رُخ موڑ دیا جائے اور اس کیس کی تفتیش کو derail کیا جائے اور اسی حوالے سے جو دوسری باتیں ہوئیں کہ یہ بڑا گینگ ہے، اس گینگ کے باہر کے ممالک میں رابطے ہیں اور بنک اکاؤنٹس وغیرہ کی جو بات تھی تو اُس بارے میں بھی ساری انفارمیشن میرے پاس موجود ہے لیکن سپریم کورٹ نے چونکہ اس کیس کے اوپر ایک JIT بنا دی ہے تو جب تک وہ JIT حتمی رزلٹ نہ لائے تو میرا خیال ہے کہ اُس وقت تک شاید رولز ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ اس کیس کے اوپر ہم یہاں پر بحث کر سکیں لیکن بہر حال جب یہ چیز فائنل ہو گی تو اس کیس کے اوپر معزز ایوان کو ضرور آگاہ کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے پہلے 8 بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور یہ اسی طریقے سے repeat ہوا جس میں دو افراد ایک مدثر اور ایک قصور کا اور شہری ہے اُن کو پولیس مقابلے میں مار دیا گیا۔ اب اُن کے لواحقین سینہ پیٹ رہے ہیں کہ اگر ملزم یہ تھا تو پھر ہمارے بے گناہ بندوں کو پولیس نے قتل کیا ہے اس کے بارے میں محترم وزیر قانون کیا جواب دیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بارے میں جو کیس سامنے آیا ہے سپریم کورٹ نے بھی اُس پر نوٹس لیا ہوا ہے اُس کے واقعات کا جائزہ لیا گیا۔ اُس کا واقعہ جو بیان ہو رہا ہے میں ابھی اُس کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ بیان ہوا ہے کہ ایک بچی اور اُس کے ساتھ اُس کا ایک چھوٹا بھائی کسی جگہ سے اپنے گھر کی طرف آ رہے تھے تو راستے میں ایک شخص نے اُس بچی کو روک لیا کہ جی

وہاں پر کوئی چیز تقسیم ہو رہی ہے تو آؤ! میں تمہیں وہ چیز لے کر دیتا ہوں اور اُس کے چھوٹے بھائی کو گھر بھیج دیا۔ جب بچہ گھر آیا تو اُس کی والدہ نے پوچھا کہ تمہاری بہن کدھر ہے تو اُس بچے نے کہا کہ اُس کو راستے میں اس طرح سے ایک انکل نے روک لیا تو بہر حال اُن کو پریشانی ہوئی انہوں نے فوری طور پر 15 پر فون کیا، محلے دار اکٹھے ہو کر اُس گھر کے سامنے پہنچے جہاں اُس درندے نے اُس بچی کو روکا تھا۔ اُس سامنے والے گھر کا پتا کیا گیا کہ یہ کس کا گھر ہے اور اُس گھر والے شخص کو بلایا جائے کہ وہ کہاں ہے؟ جب وہ شخص وہاں پر آیا تو اُتنی دیر میں وہاں پر بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے اور آپ کو پتا ہے کہ اس بارے میں جس طرح سے ہمارے لوگوں کے جذبات ہوتے ہیں تو جو بات reportedly کہی جا رہی ہے لیکن ابھی اس کی تصدیق ہونا باقی ہے، تو جب وہ آدمی وہاں پر آیا اور اُس بچے سے پوچھا گیا تو وہ چھوٹا بچہ تھا میں سمجھتا ہوں کہ اُس بچے کی اتنی سمجھ بوجھ نہیں تھی لیکن اُس بچے نے کہہ دیا کہ یہی شخص میری بہن کو لے کر گیا تھا تو وہاں پر حالات یہ پیدا ہو گئے کہ لوگوں کا ہجوم اُس شخص کو کوئی نقصان پہنچاتا تو پولیس نے اُس شخص کو موقع پر اپنی custody میں لے لیا۔ بعد میں پولیس کا مؤقف یہ ہے کہ ہم نے اُس شخص کی نشاندہی پر دیگر ملزمان کو پکڑنے کے لئے جا رہے تھے کہ وہاں پر فائرنگ سے وہ شخص ہلاک ہو گیا۔

جناب سپیکر! اب پنجاب حکومت اور سپریم کورٹ کی طرف سے بھی اس بات کا نوٹس لے لیا گیا ہے اور اُسی مقدمے میں پولیس ملازمان کو باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور اُس کے بعد تفتیش میں حقائق اور جو چیزیں سامنے آئی ہیں اُن کے مطابق اُن پولیس ملازمان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہو گی۔ وہ قتل کے ملزم ہیں تو وہ قتل میں بالکل چالان ہوں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا اگلا سوال یہ تھا کہ جب زینب قتل ہوتی ہے اور ڈیڑھ دو کلومیٹر کے ایک مختصر سے علاقے میں سال ڈیڑھ سال کے اندر 12 بچیوں کے ساتھ اس طرح کے واقعات ہونے پر شہر کے اندر لوگوں کا مشتعل ہونا ایک قدرتی بات تھی۔ وہاں پر اس احتجاج کے دوران پولیس نے دو معصوم شہریوں کو قتل کر دیا جن میں سے ایک طالب علم تھا اور دوسرا مزدور تھا تو میرا نہیں خیال کہ پولیس کو پُر امن احتجاج کرنے والے شہریوں کو اس طرح سے سیدھی گولیاں مار کر چھلنی کر کے اُن کو بھون دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی اور ظلم ہے۔ اگر یہ لوگ احتجاج نہ کرتے اور میرا خیال ہے کہ جو دو لوگ مارے گئے ہیں اُن کا خون ہی یہ رنگ لے کر آیا ہے کہ حکومت

کو کوئی ہوش آ گئی ہے۔ اتنی بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی اور انہیں قتل کر دیا گیا تو اگر سال پہلے حکومت جاگ جاتی اور اتنی کوشش اُس وقت ہوتی تو یہ زینب بھی بچ جاتی اور جو دو شہری مارے گئے ہیں یہ بھی نہ مارے جاتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں کھڑا ہو کر اس پر احتجاج کروں گا اور وزیر قانون سے یہ کہوں گا کہ آپ probe کریں کہ احتجاج کرنے والے شہریوں پر سیدھی گولیاں چلانے کا کس نے حکم دیا تھا اور جو لوگ مارے گئے ہیں اُن کے لواحقین کی درخواست پر کوئی پرچہ درج ہوا یا کوئی پولیس والے پکڑے گئے؟ اگر یہی trend جاری رہا تو یہ جنگل کا قانون ہے اور پھر پنجاب پولیس سٹیٹ ہے کیا پُر امن شہری ایک ڈیڑھ سال اپنی بچیوں کو درندوں کے حوالے کرنے کے بعد احتجاج بھی نہیں کر سکتے؟ اگر احتجاج کرتے ہیں تو اُن کو سیدھی گولیاں ماری جاتی ہیں تو پھر تو میرا خیال ہے کہ گورننس کا اللہ حافظ ہے تو وزیر قانون صاحب اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف کے توجہ دلاؤ نوٹس کا یہ جز بھی حصہ ہوتا تو میں ان دونوں مقدمات کے جوابات بھی دے دیتا۔ اس دن ڈپٹی کمشنر آفس کے باہر احتجاج ہو رہا تھا، جب اس احتجاج میں شدت آئی تو اس وقت ڈپٹی کمشنر آفس کے اوپر جو squad یا guard موجود تھے وہ نہیں بلکہ ان کی ذاتی squad کے لوگ تھے، قائد حزب اختلاف بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ ان میں سے دو افراد نے crowed پر فائرنگ کی جس سے تین لوگ زخمی اور دو لوگ ہلاک ہوئے۔ یہ درست ہے کہ جو footage ملی اس میں پولیس کے کانسٹیبلز فائرنگ کر رہے تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہاں پر احتجاج ہو رہا تھا، وہاں پتھراؤ ہو رہا تھا، crowed گیٹ توڑ کر ڈپٹی کمشنر آفس کی طرف بڑھا لیکن حالات کو فائرنگ سے کم درجے کی force کے استعمال سے روکا جا سکتا تھا اس لئے جو دونوں لوگ ہلاک ہوئے ان کے لواحقین ایک کا بہنوئی اور دوسرے کا بھائی ہے انہوں نے جو درخواست دی، جن کے خلاف دی، جس مؤقف کے تحت دی اسی کے مطابق مقدمات درج کئے گئے ہیں اور ان کا چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ عدالت میں اسے face کریں گے۔

جناب سپیکر! میں تو یہ گزارش کروں گا کہ ان چیزوں کو ہمیں real form میں لینا چاہئے۔ اس پر یہ بات کرنا کہ گورنمنٹ سوئی ہوئی تھی، فلاں سوئے ہوئے تھے تو یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! جہاں پر گورنمنٹ سوئی ہوئی تھی۔ (قطع کلامیاں)

آپ بات سن لیں۔ جہاں پر ان کی گورنمنٹ جاگ رہی ہے وہاں میڈیکل کالج کی ایک طالبہ کو صبح ایک بدمعاش کی طرف سے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے اور وہ بدمعاش وہاں حکمران پارٹی کے ضلعی صدر کا بھتیجا ہے۔ یہ fascism ہے کہ جہاں پر گورنمنٹ جاگ رہی ہے وہاں یہ حال ہے اور دوسری جگہوں پر اس قسم کے طعنے دے رہے ہیں۔ یہاں زینب بیٹی کا قاتل تو پکڑا گیا ہے لیکن عاصمہ کے قاتل کو کون پکڑے گا؟ اس کی طرف کسی کا دھیان نہیں جارہا۔ (قطع کلامیاں)

انہیں point scoring نہیں کرنی چاہئے جو حقیقت بات ہے اس کو حقیقت نظر آنا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قصور میں حسین خان والا میں اڑھائی سو بچوں کے ساتھ بدفعلی ہوئی اور پوری قوم نے دیکھا لیکن کہاں گیا ہے وہ ملزم اور کہاں گیا ہے وہ کیس؟ رانا صاحب تشبیہہ دیتے ہوئے کہ فلاں جگہ ایسا ہوا ہے تو یہ تیس مار خانی انہوں نے کر لی ہے۔ قصور میں بارہ بچیوں کا قتل بھی ان کے ذمہ ہے۔ یہ سوئے ہوئے تھے اور سوئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہماری بدقسمتی دیکھیں کہ آج بھی قائد حزب اختلاف مبالغہ آرائی کر رہے ہیں اور جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں کہ اڑھائی سو بچے تھے۔ وہاں جو واقعہ ہوا تھا اس پر point scoring کے لئے آپ بھی گئے تھے۔ آپ کی اس وقت کی لیکن اب سابقہ امی صاحبہ بھی وہاں پر گئی تھیں انہوں نے بھی وہاں جا کر پریس کانفرنس کی تھی۔ اڑھائی سو بچے یا 385 بچوں کا کہا گیا لیکن اس کے بعد JIT بنی جس میں صرف پولیس نہیں تمام ایجنسیوں کے لوگ شامل تھے۔ کیا قائد حزب اختلاف کو اس JIT کی رپورٹ کو پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ کتنے متاثرین تھے؟ اڑھائی سو تھے یا 19 تھے۔ اگر 19 تھے تو 19 کہو اڑھائی سو نہ کہو صرف point scoring کے لئے ملک کو بدنام کرنا، پوری قوم کو بدنام کرنا اور اپنے پورے معاشرے کو بدنام کرنا کہاں کی رِیت ہے؟ یہ لوگ پوری قوم کو بدنام کرنے اور صرف اپنا ذاتی سیاسی ایجنڈا آگے بڑھانے کے لئے جو ان کے منہ میں آتا ہے وہ بول دیتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! قصور کے کیس میں جو ملزمان تھے ان کا کیس اس وقت بھی Anti-Terrorist Court میں چل رہا ہے۔ ان کو تو معلوم ہی کچھ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمیں بھی جواب کا حق دیں۔

جناب سپیکر: ہمیں اس کا ازالہ کرنا چاہئے اور سب کو مل کر کرنا چاہئے۔ بڑی مہربانی۔ یہاں ایک دوسرے کو طعنے نہ دیں۔ یہ طعنے دینے کی بات نہیں ہے۔ آپ نے اپنی قوم کے لئے کرنا ہے۔(قطع کلامیاں)

Order please, order please. آپ سب تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون تحریک استحقاق نمبر17 کا جواب اسمبلی میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 30۔ جنوری2018 صبح10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 30۔ جنوری 2018

(یوم الثلاثہ، 12۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 2

71

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30۔ جنوری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

DR SYED WASEEM AKHTAR: To move that leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

DR SYED WASEEM AKHTAR: to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

72

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ **محترمہ حنا پرویز بٹ:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ اے ٹی ایمز سسٹم کو اپ گریڈ کیا جائے تاکہ عوام کی رقم کو چوری ہونے سے بچایا جاسکے۔

2۔ **جناب احمد خان بھچر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگہی مہم شروع کی جائے۔

3۔ **جناب محمد وحید گل:** اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔

4۔ **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگہی مہم شروع کی جائے۔

5۔ **محترمہ نگہت شیخ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں first aid کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔

73

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل، 30۔ جنوری 2018

(یوم الثلاثہ، 12۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرۡضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ﴿٢٩﴾ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح!(27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سراپا خطا ہوں نگاہِ کرم ہو
میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو
مجھے مانگنے کا سلیقہ نہیں ہے
مگر مانگتا ہوں نگاہِ کرم ہو
کہاں دربدر ٹھوکریں کھاؤں جاکر
میں بے آسرا ہوں نگاہِ کرم ہو
منیر اور اس کے سوا گزارش کروں کیا
بس یہی چاہتا ہوں نگاہِ کرم ہو

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سپیکر کی بات کے دوران خاموشی اختیار کیا کریں۔ مجھے بات کرنے دیں آپ کی مہربانی۔ اب محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان میں کوئی بھی منسٹر موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔ منسٹر صاحب بھی آجائیں گے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی موجود ہیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں وہ جواب دیں گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سوالات کو pending کریں کل بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو سوالوں کا حال کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوالات کو اُس وقت تک pending کریں جب تک منسٹر صاحب نہیں آتے۔

جناب سپیکر: متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں وہ جواب دیں گی۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔ ابھی سوالات شروع نہیں ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے بتادیا ہے۔ منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کا اور اُن کا بھی پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد ضرور لوں گا۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8900 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی میں طالب علم کو جرمانہ اور فیس سے متعلقہ تفصیلات

*8900: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی کے بی ایس (آئی ٹی) سیشن کے 14-2010 طالب علم رول نمبر 46 جو کہ ایک غریب مزدور کا بچہ ہے مالی پریشانیوں کی وجہ سے پانچ سمسٹرز کی فیس بروقت جمع نہ کرواسکا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غریب طالب علم سے لیٹ فیس جرمانہ آٹھ ہزار روپے فی سمسٹر چالیس ہزار روپے وصول کیا گیا اور تب اسے ڈگری جاری کی گئی؟

(ج) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن ایسے ظالمانہ اقدامات کو چیک کرنے کا کوئی mechanism رکھتا ہے؟

(د) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن یونیورسٹی کے اس اقدام کو درست سمجھتا ہے؟

(ہ) یہ بھی بتائیں کہ بی ایس (آئی ٹی) کے کتنے سمسٹرز تھے اور ہر سمسٹر کی ریگولر فیس کتنی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ بات درست ہے کہ یونیورسٹی کے fee & dues سیکشن کے ریکارڈ کے مطابق متعلقہ طالب علم نے پانچ سمسٹرز کی فیس بروقت جمع نہیں کروائی تھی۔

(ب) یونیورسٹی کے ایڈمیشن ریگولیشن کے مطابق لیٹ فیس درج ذیل شق 9(c) کے مطابق وصول کی جاتی ہے جو کہ یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔

9(c) If a student fails to deposit fee and dues by the given date, he/she will be charged a fine of Rs. 1000/- (if dues paid within a period for 10 days after last date fixed for deposit of dues) and Rs. 2000/- (if paid within a period of next 10 days delay) and Rs. 4000/- (if paid within a period of further next 10 days delay). A student who does not deposit his/her dues after the period of 30 days of the last date fixed, his/her admission shall be cancelled. He/she may be reinstated by competent authority on the recommendation of Chairman/ HOD and deposit of additional fine Rs. 4000.

لہٰذا متعلقہ طالب علم پر مندرجہ بالا قانون کے مطابق پانچ سمسٹرز کی واجب الادا فیس جمع کروانا لازم تھی۔

(ج) سرکاری یونیورسٹیز خود مختار ادارے کے طور پر کام کرتی ہیں۔ تاہم اس کی سنڈیکیٹ میں ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائرایجوکیشن کمیشن اسلام آباد بطور ممبر کام آتے ہیں۔ واقعہ کی نشاندہی کے بعد سنڈیکیٹ نے معاملے کی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

(د) محکمہ ہائرایجوکیشن یونیورسٹی کے اس اقدام کو مناسب نہیں گردانتا۔ تاہم حتمی رائے سنڈیکیٹ کی تحقیقات کی روشنی میں دی جاسکتی ہے۔

(ہ) یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق بی ایس چار سالہ ڈگری پروگرام ہے جو کہ آٹھ سمسٹرز پر مبنی ہے۔ بی ایس (آئی ٹی) سیشن 14-2010 کی فیس مندرجہ ذیل ہے:

پہلا سمسٹر ۔/13550 دوسرا سمسٹر ۔/13550

تیسرا سمسٹر	۔/13050	چوتھا سمسٹر	۔/13050
پانچواں سمسٹر	۔/13050	چھٹا سمسٹر	۔/13050
ساتواں سمسٹر	۔/13050	آٹھواں سمسٹر	۔/13050

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے آپ کو شاید یاد ہو گا یہی معاملہ تھا یونیورسٹی نے جو پہلا جواب دیا تھا اُس میں یونیورسٹی نے کہا تھا کہ آخری جرمانے کی حد 2 ہزار ہے میں نے ثبوت کے طور پر پیش کیا کہ 4 ہزار ہے اب انہوں نے ترمیم کر کے جواب داخل کروایا ہے۔ آپ کے چیمبر میں میٹنگ بھی ہوئی تھی اور بڑی تفصیل سے اس پر deliberations ہوئیں۔ اس سارے سسٹم کو review کرنے کے حوالے سے وہاں بات ہوئی تھی۔ بات یہ ہے کہ جو غریب طلباء ہیں وہ گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں اور باوسائل لوگ پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سمسٹر کی فیس 13 ہزار 550 روپے ہے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی فیس وقت پر نہیں دے سکتا تو اس پر 4 ہزار روپے کے قریب جرمانہ levy ہو جاتا ہے۔ یہ اس particular بچے کے حوالے سے جو میں نے بات کی تھی اس کا میں نے رولنمبر بھی بتایا تھا اس کو پانچ سمسٹرز کا جرمانہ pay کرنا پڑا جو 40 ہزار روپے تھا۔ ہمارے ہمسائے میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ہے اس میں کوئی late fee پر جرمانہ نہیں لیا جاتا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے ہاں کوئی ڈیفالٹر نہیں ہے۔ اس پر بڑی تفصیل سے بات ہوئی تھی، منسٹر صاحب ناراض بھی ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ یہ پانچویں سمسٹر میں پہنچا کیسے ہے؟ اس پر پیڈا ایکٹ لگائیں، اس پر یہ کریں اور وہ کریں۔ یہ سب باتیں ہوا میں اڑ گئیں اس کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلا۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ سرکاری یونیورسٹیاں خود مختار ادارے کے طور پر کام کرتی ہیں تاہم اس کے سنڈیکیٹ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد بطور ممبر آتے ہیں۔ واقعہ کی نشاندہی کے بعد سنڈیکیٹ نے معاملے کی تحقیق کا آغاز کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن یونیورسٹی کے اس اقدام کو مناسب نہیں گردانتا یعنی جو لیٹ فیس جرمانہ ہے تاہم اپنی رائے سنڈیکیٹ کی تحقیقات کی روشنی میں دی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ جواب 20۔ ستمبر کو موصول ہوا ہے اور آج 30۔ جنوری ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے، اس کا کیا outcome ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال پچھلے اجلاس میں بھی آیا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب absent تھے اب یہ دوبارہ آیا ہے۔ میں اس بارے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے اور آپ کے چیمبر میں اس پر بہت detailed discussion ہوئی، منسٹر صاحب نے اس کو take up کیا اور ہائر ایجوکیشن کو اس کی ذمہ داری دی کہ وہ اس معاملے کی پوری انکوائری کرے اور رپورٹ دے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے ایک انکوائری کی اور اس کی ایک رپورٹ میرے پاس موجود ہے جو میں ڈاکٹر صاحب سے share بھی کر لیتی ہوں۔ اس میں صرف یہ ایک بچے کی بات نہیں تھی بلکہ اس میں 1295 ڈیفالٹر سٹوڈنٹس تھے جنہوں نے بروقت فیس جمع نہیں کروائی تھی اور اس میں بہت ساری وجوہات تھیں۔ کسی نے ایک سمسٹر کی فیس جمع نہیں کرائی، کسی نے دو کی نہیں کرائی اور کسی نے پورے throughout سمسٹرز کی فیس جمع نہیں کرائی۔ پھر یونیورسٹی کے وی سی صاحب نے ان سے 85 فیصد ریکوری کی۔ یہ کیس سنڈیکیٹ کو refer کیا گیا ہے کہ وہ اس کو take up کرے۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سنڈیکیٹ کو یہ بھی request دی گئی ہے کہ جو بچہ بروقت فیس ادا نہیں کرتا اس کو اگلے سمسٹر میں promote نہ کیا جائے اور لیٹ فیس جرمانہ کو ختم کر دیا جائے۔ یہ کیس بھی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کو refer کر دیا گیا ہے۔ ہماری کل یونیورسٹی سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم اگلے ماہ سنڈیکیٹ بلا رہے ہیں اور اس میں اس issue کو رکھیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کیا آپ بھی سنڈیکیٹ کے ممبر ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ممبر نہیں ہوں۔ میں نے یہ سوال کوئی point scoring کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ واقعی غریب طلباء کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔ بلاشبہ سنڈیکیٹ کے ممبران پڑھے لکھے پی ایچ ڈی کئے ہوئے ہوتے ہیں لیکن یہ بات میں پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ سنڈیکیٹ آپس میں ملی بھگت کر کے overtime کی مد میں بہت ساری یونیورسٹیوں میں لاکھوں روپے غریب بچوں سے وصول کرتے ہیں۔ اگر مجھے بعد میں موقع ملا تو میں اس matter کو اٹھاؤں گا لیکن اس وقت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف یونیورسٹیوں کے مختلف parameters ہیں جس طرح میں نے عرض کیا کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں اگر کوئی بچہ فیس نہیں دیتا اور لیٹ ہو جاتا ہے تو اس پر جرمانہ نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ ایک مخصوص مدت کے بعد بچے کا نام خارج کر دیتے ہیں لیکن اگر وہ دوبارہ apply کرتا ہے تو HOD کی منظوری سے وی سی اس کو دوبارہ داخلہ دے دیتا ہے کیونکہ پڑھائی میں شفقت کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن اس طرح چار چار ہزار روپے اور 40 ہزار روپے محض جرمانے کی مد میں وصول کرنا زیادتی ہے۔ اگر انہوں نے ان کو inform کیا ہے کہ ہم سنڈیکیٹ کے آئندہ اجلاس کے اندر اس کو take up کریں گے تو آپ بااختیار ہیں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ حکم جاری کریں کہ اگلے سنڈیکیٹ کے اجلاس میں مجھے بھی بلایا جائے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو اس طرح سنڈیکیٹ میں نہیں بھیج سکتا اس کا ایک طریق کار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ صرف ایک اجلاس کے لئے خصوصی طور پر مجھے designate کر دیں میں آپ کے نمائندے کے طور پر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، میں اس کے بارے میں بعد میں بتا دوں گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی بات کسی حد تک justified ہے لیکن ظاہر ہے کہ جو فیس پر جرمانہ ہوتا ہے وہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ ہی decide کرتے ہیں کہ اگر بچے نے اتنی لیٹ فیس جمع کروائی ہے تو اس پر کتنا جرمانہ ہو گا اور یہ ہر یونیورسٹی کا الگ الگ طریق کار ہے جو ان کا سنڈیکیٹ decide کرتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس سپیشل کیس کے لئے کیا کریں گی وہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم نے سنڈیکیٹ کو refer کیا ہوا ہے اور انہوں نے ہمیں یہی گارنٹی دی ہے کہ اگلے مہینے میں سنڈیکیٹ میٹنگ میں یہ allow کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کو ہم اس میں شامل کرلیں گے یا وی سی صاحب سے discuss کرلیں گے یا جیسے آپ حکم کریں۔

جناب سپیکر: میں بھی اس کے بارے میں علیحدہ بتادوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اور ویسے میں ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی بتانا چاہ رہی ہوں کہ جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ 1295 سٹوڈنٹس تھے جنہوں نے فیس بروقت جمع نہیں کروائی تھی اور یونیورسٹی نے 84.5 ملین روپے فیس کی مد میں وصول کئے ہیں۔ اگر وہ جرمانہ بالکل معاف کردیں گے تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہو گا اور کوئی بھی بچہ ٹائم پر فیس جمع نہیں کروائے گا۔ یہ یونیورسٹی کی طرف سے ایک observation ہے جس کو انہوں نے اگلے سنڈیکیٹ میں discuss کرنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: مجھے جرمانہ کرنے کے اوپر اعتراض نہیں ہے مجھے اس کے quantum پر اعتراض ہے۔ 13 ہزار سمسٹر فیس ہے اور اس پر 4 ہزار روپے جرمانہ levy ہوتا ہے حالانکہ وہ غریب بچے ہیں۔ جس طرح میں نے ابھی آپ کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں ایک پائی بھی لیٹ فیس جرمانہ نہیں ہے۔ پچھلی دفعہ جب یہ سوال آیا تھا تو اس کاپی کے اندر انہوں نے لکھا تھا کہ ہمارے ہاں کوئی بچہ ڈیفالٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کی کاپی منگوالیں پھر اس کے مطابق ان سے بات کرلیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری بات یہ عرض کروں گا کہ یہ سنڈیکیٹ کوئی آسمان سے اترے ہوئے نہیں ہیں، ان کو گورنمنٹ گرانٹ دیتی ہے اور devolution کے بعد یونیورسٹیاں بھی

پنجاب گورنمنٹ کے under آگئی ہیں تو ظاہر ہے ان کو اسمبلی ہی کی طرف سے بجٹ allocate ہوتا ہے لہٰذا ان کے اوپر کوئی oversight ہونی چاہئے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذمہ دار ترین دو آفیسرز سے میری discussion ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم بالکل آپ کے ساتھ agree کرتے ہیں کہ ان کے اوپر oversight ہونی چاہئے کیونکہ یہ من مانیاں کرتے ہیں اور اس کا نقصان غریب طلباء کو ہوتا ہے اس لئے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہے کہ آپ رولز دیکھ کر مجھے allow بھی کریں نیز جو رپورٹ آئی ہے یہ مجھے دکھا دیں اور اس کیس کو follow بھی کریں۔ اجلاس ختم ہو جاتا ہے، بات ختم ہو جاتی ہے، رات گئی بات گئی۔ اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے کیوں ہو گا؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو صرف یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ جو چار ہزار جرمانہ کی رقم ہے یہ اگر پورا مہینہ گزر جاتا ہے تو پھر اس کے بعد چار ہزار ہے ورنہ جیسے اس میں بھی پہلے بتایا گیا ہے کہ لیٹ فیس

> If a student fails to deposit fee and dues by the given date, he/she will be charged a fine of Rs: 1000/-(if dues paid within a period of 10 days after last date fixed for deposit of dues) and Rs. 2000/-.

جناب سپیکر! اسی طرح سے دس دس دن کے فرق کے ساتھ جو آخری جرمانہ ہے وہ چار ہزار ہے it's not like کہ وہ پہلی دفعہ ہی فیس جمع نہیں کرواتا تو ان کو چار ہزار روپے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ جرمانہ صرف اسی مقصد کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ سٹوڈنٹس۔۔۔

جناب سپیکر: Children sympathetic consideration دے رہا ہے۔ مہربانی

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کو ہم discuss بھی کر لیتے ہیں۔ آپ کی اجازت سے ان کو بلوا بھی لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے justify کرنے کی کوشش کی ہے جو ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے۔ اگر اس طرح آتے ہیں تو پھر سوال یہ ہے کہ پانچ سمسٹر میں اس کی لیٹ فیس کیوں ہوئی؟ پہلے سمسٹر میں جب آخری حد بھی گزر گئی تو اس کا نام یونیورسٹی سے struck off کیوں نہیں کیا؟ یہ پانچ دفعہ کیوں repeat ہوا، یہ ایک علیحدہ سوال ہے اور اس کی ایک علیحدہ انکوائری ہے یہاں اپنی مرضی کے ساتھ سب کچھ ہو رہا ہے جو مرضی میں نہیں آیا اس کو نکال دیا اور جب مرضی میں آیا اس کو رکھ لیا۔ یہ pick and choose مناسب نہیں ہے اس سے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہئے۔ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9044 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 8882 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ایجوکیشن یونیورسٹی کے وی سی کا فنڈز کی مد میں کرپشن اور آؤٹ آف ٹرن ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*8882: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا سال 17-2016 کا آڈٹ کس سے کروایا گیا؟

(ب) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہے کتنے رقبے پر گراؤنڈ ہے اور کتنا رقبہ ابھی تک استعمال میں نہیں ہے؟

(ج) یونیورسٹی کب بنائی گئی تعمیر کے دوران اس پر کل کتنی لاگت آئی، کس کمپنی سے یونیورسٹی کی عمارت تعمیر کرائی گئی کمپنی اور ٹھیکے دار کا نام بتایا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی میں تعینات وائس چانسلر کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دے کر یونیورسٹی میں تعینات کیا گیا وجوہات بیان کی جائیں؟

(ہ) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں سنڈیکیٹ، سینیٹ بورڈ آف گورنرز میں شامل افراد کے نام اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور کے مالی سال 17-2016 کا ڈائریکٹر جنرل سول آڈٹ، پنجاب نے کیا۔

(ب) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور کے 9 کیمپسز کے کل رقبے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور کا قیام یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت اس وقت کے تمام گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اور گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز وہاڑی اور جوہر آباد کو ضم کر کے عمل میں لایا گیا ان کالجز کی عمارتیں پہلے سے ہی تعمیر شدہ تھیں، تاہم وقت کی ضرورت کے لحاظ سے ان عمارتوں کی تزئین کی گئی اور مختلف ادوار میں مرحلہ وار نئی عمارتوں کی تعمیر مختلف ٹھیکیداروں سے کروائی گئی۔

(د) یہ درست نہ ہے، ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور میں وائس چانسلر کی تعیناتی سرچ کمیٹی کی سفارشات پر گورنر / چانسلر کے حکم پر عمل میں لائی گئی۔

(ہ) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور میں بورڈ آف گورنرز اور سینیٹ کا وجود نہ ہے، تاہم سنڈیکیٹ کے ممبران کے نام اور عہدوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ ایجوکیشن یونیورسٹی کب تعمیر کی گئی اور اس پر کل کتنی لاگت آئی؟ اس کی لاگت کے بارے میں تو بتایا نہیں گیا اور صرف یہ کہا گیا ہے کہ مرحلہ وار تعمیر ہوئی۔ مرحلہ وار تعمیر میں بھی تو لاگت آتی ہے۔ دوسرا یہ کہا گیا کہ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا قیام، یونیورسٹی آف ایجوکیشن آرڈیننس 2002 کے تحت اس وقت کے تمام گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اور گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری وہاڑی اور جوہر آباد کو ضم کر کے عمل میں لایا گیا۔ میرا اس میں

ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری تو سکولز ایجوکیشن کے زمرے میں آتا ہے تو اس کو یونیورسٹی میں کیسے شامل کیا گیا اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! (ج) جز پر جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جز (ج) میں وہ تمام اخراجات جو different time ان پر کئے گئے ہیں میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے جس جس کنٹریکٹر نے جس جس ٹائم جتنا جتنا expenses پر کام کیا ہے وہ ساری تفصیل میں ان کو دے دیتی ہوں۔ دوسرا یہ ہے کہ 2002 میں آرڈیننس کے تحت کالج کو یونیورسٹی میں convert کیا گیا تھا تو اس آرڈیننس کی detail اور اس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے وہ میں ان کو دے دیتی ہوں اور اس سے میں ان کو تفصیل بھی بتا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ ہمیں بھی بتا دیں کیا ہے؟ ایوان کو پتا ہونا چاہئے، آپ ایوان کو بتائیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہ مجھے پڑھنا پڑے گا، میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔ یہ پورا آرڈیننس ہے اس کے contents ہیں اس کے بعد اس کی پوری خاصی لمبی چوڑی تفصیل ہے۔ اب میں The University of Education Lahore Ordinance 2002 کا آپریشنل پارٹ بتا دیتی ہوں۔

INCORPORATION:-

1. There shall be established a University to be called the University of Education, Lahore.
2. The University shall consist of the Chancellor, the Vice Chancellor, members of the Syndicate and the Academic Council.
3. The University shall be a body corporate having perpetual succession and a common seal and may by the aforesaid name sue and be sued.
4. The University shall be competent to acquire and hold property both movable and immovable and to

lease, sell or otherwise transfer any property which vests in or has been acquired by it.

Powers of the University and Jurisdictions of the University: The University open to all teachers and employees in the Government schools, colleges and other institutions.-

The University shall be open to all teachers and employees in the Government schools, colleges and other institutions. Also the University shall be open to all persons of either sex and of whatever religion race, creed, class or colour and no person shall be denied the privileges of the University on the ground of religion, race, caste, creed, class or colour.

Provided that nothing in this section shall be deemed to prevent religious…

جناب سپیکر: جی، اب ان کی بات کا جواب پوری طرح دیں ناں۔ ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں یہ پورا آرڈیننس ہے یہ اس کے تحت ہے یا تو پھر میں ان کو الگ سے کر کے بعد میں بتا دوں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال صرف انتہائی مختصر سا ہے، میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز وہاڑی کیا سکولز ایجوکیشن کے زمرے میں نہیں آتا، میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ یونیورسٹی کے زمرے میں کیسے آ گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز سکول نہیں بلکہ کالج ہے جو کہ وہاڑی اور جوہر آباد کے کالجز کو ضم کر کے عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کالج ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی میں تعینات وائس چانسلر کو out of turn ترقی دے کر یونیورسٹی میں تعینات کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ Search Committee کی سفارشات پر تعینات کیا گیا ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جو موجودہ Search Committee ہے اس نے وائس چانسلر کو کتنے افراد کی موجودگی میں select کیا، کیا وہ پینل تھا، اس وائس چانسلر کی کیا قابلیت تھی اور اس کا کیا معیار تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو وائس چانسلر کا معیار ہے اس کا ایک پورا نوٹیفکیشن ہے اور ایک پورا process تھا جس کے تحت Search Committee وائس چانسلر کو select کرتی ہے اور اس میں open اشتہار دیا جاتا ہے۔ Search Committee ایک پورا پینل ہے اس میں بہت سارے افراد شامل ہیں جس میں ڈاکٹر ظفر اقبال اور ان کے ساتھ اور بھی افراد شامل ہیں۔ میں ان کو پوری لسٹ provide کر دوں گی اس وقت میرے پاس Committee Search کی لسٹ موجود نہیں ہے لیکن VC qualification for کی detail میرے پاس موجود ہیں۔ اس کو shortlist کرتے ہیں، یہ shortlist وزیر اعلیٰ کو جاتی ہے، وزیر اعلیٰ ان کے انٹرویو کرتے ہیں اور اس کے بعد VC کی selection ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کافی سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال جز(د) کے حوالے سے ہے۔ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں Syndicate, Senate, Board of Governors میں شامل افراد کے نام اور عہدے پوچھے ہیں۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور میں بورڈ آف گورنرز اور سینیٹ کا وجود نہ ہے جبکہ میرا سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے اور یونیورسٹی میں ان کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے اس کی کیا وجوہات ہیں کہ ابھی تک کیوں نہیں بنایا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں ہیں اس میں سنڈیکیٹ بنایا جاتا ہے اور جو پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹی ہوتی ہیں اس میں بورڈ آف گورنرز اور سینیٹ ہوتا ہے۔ یہ پبلک سیکٹر یونیورسٹی ہے اس میں سنڈیکیٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8930 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں سرکاری یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8930: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت ضلع ساہیوال ملتان، جھنگ اور رحیم یار خان کی طرح ضلع چنیوٹ میں بھی سرکاری یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

حکومت پنجاب نے ضلع جھنگ میں نئی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا ہے اور یہ یونیورسٹی ضلع جھنگ اور ارد گرد کے اضلاع جن میں چنیوٹ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہے کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرے گی تاہم حکومت پاکستان کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 18-2017 (PSDP) میں ایک منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کے تحت فیصل آباد یونیورسٹی کا سب کیمپس ضلع چنیوٹ میں قائم کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی مالیت 500 ملین روپے ہے اور 100 ملین روپے موجودہ سال میں فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سب کیمپس کے قیام کے لئے 101 کینال 16 مرلہ قطعہ اراضی کی نشاندہی کر دی ہے جس کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حکومت پنجاب نے ضلع ساہیوال اور ضلع اوکاڑہ میں کافی عرصہ سے قائم شدہ سب کیمپس کو یونیورسٹیوں کا درجہ دے دیا ہے اور اسی

طریق کار کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع چنیوٹ میں سب کیمپس کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اس کے کامیاب اجراء کے بعد آنے والے سالوں میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس زمین کی سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔ یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ دو ہفتے سے وہ فائل وزیر اعلیٰ کے دفتر میں پڑی ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ بتا سکتی ہیں کہ کتنے دنوں میں وزیر اعلیٰ کے دفتر سے منظوری لے کر دے سکیں گی؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر نے regarding Chiniot University question کیا ہے Programme. which is Federal اور فیڈرل ایچ ای سی نے ان کو فنڈنگ کی ہے اور پنجاب گورنمنٹ نے acquire land کر کے ان کو دینی ہے۔ اب ہم نے جو زمین لینی ہے اس کی سمری وزیر اعلیٰ آفس میں بھجوائی ہوئی ہے اس کی کاپی بھی میرے پاس ہے ہم اس سمری کو follow کر رہے ہیں اور امید ہے کہ ہم اس کو جلدی وہاں سے approve کرا لیں گے۔ Rest is with the Federal Government.

جناب سپیکر: جی، اچھا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ زمین کا معاملہ دو سال سے چل رہا ہے ایک مہینہ پہلے ہمارے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے سمری ریونیو بورڈ کو بھیجی اور انہوں نے کوئی ایک مہینہ پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر میں سمری بھیج دی تو اب میرا سوال یہ ہے کہ اور کتنے دن لگیں گے؟ کیونکہ ہمیں پتا یہ چلا ہے اگر اب وہاں زمین کا قبضہ نہیں دیا گیا تو اس کے لئے دس کروڑ روپے جو ریلیز کئے گئے ہیں وہ فنڈز بھی واپس چلے جائیں گے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ کوئی وقت کا تعین کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سمری کو ہم priority پر follow کر لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ چیف منسٹر آفس سے جلد از جلد summary for the land approve ہو جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8956 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج کی بلڈنگ اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8956: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز کالج چنیوٹ میں پوسٹ گریجویٹ کی کلاسز کے لئے نئی بلڈنگ بنائی گئی ہے جو کہ مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بلڈنگ میں پوسٹ گریجویٹ کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا کالج میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے لئے اساتذہ کرام موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت ان کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے کہ گرلز کالج چنیوٹ میں پوسٹ گریجویٹ کی کلاسز کے لئے نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس بلڈنگ میں اکنامکس اور ہسٹری کی پوسٹ گریجویٹ کلاسز کا 2018-19 تک ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) کالج ہذا میں طالبات کی تعداد تقریباً 2300 سے بھی تجاوز کر چکی ہے کالج میں گزشتہ 30 سال سے sanctioned پوسٹ کی تعداد 26 ہے ان میں سے بھی 10 سیٹیں خالی ہیں اور 15 اساتذہ اس بڑی تعداد کو پڑھانے کے لئے ناکافی ہیں۔ کمی پوری کرنے کے لئے 25 عدد CTI's کی تعینا

تی کی گئی ہے۔ تاہم پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے لئے مزید اساتذہ کی بھی ضرورت ہو گی۔ اب چونکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ امید ہے کہ خالی سیٹوں پر اساتذہ کی جلد تعیناتی کر دی جائے گی اور اگر مزید اساتذہ کی ضرورت ہو گی تو وہ بھی ضرورت کے مطابق مہیا کی جائیں گی۔ تاکہ کالج میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کا اجراء کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ گرلز کالج کی منظور شدہ پوسٹ 26 ہیں۔ تیس سال پہلے یہ سیٹیں 26 بنائی گئیں اور ابھی تک وہاں 15 بندے کام کر رہے ہیں۔ یہاں تھوڑا سا حساب میں بھی مجھے گڑبڑ نظر آتی ہے کہ یہاں ٹوٹل سیٹیں 26 بتائی گئیں ہیں، یہ بھی بتا رہے ہیں کہ 15 اساتذہ اس بڑی تعداد کو پڑھانے کے لئے ناکافی ہیں اور مزید 10 سیٹیں خالی ہیں۔ اس طرح 15 اور 10 تو 25 بنتی ہیں اور سیٹیں 26 ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ ٹائپنگ کی غلطی ہو گی، جو 15 اساتذہ پڑھا رہے ہیں اور باقی جو ہیں وہ خالی ہیں، اس میں خالی کا ایک نمبر آگے کرنا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب چونکہ یہ اساتذہ کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف چلی گئی ہے۔ اس ادارے کو تو ہم زیادہ تکلیف نہیں دے سکتے لیکن بہر حال یہ 30 سال سے جو کمی محسوس کی جا رہی ہے، آپ خود بھی سمجھتے ہوں گے کہ ان بچیوں کی تعلیم کی کیا کیفیت ہو گی اور وہ اساتذہ جو پڑھانے والی معلمات ہیں ان کے اوپر کتنا burden ہو گا تو اس کے لئے کم سے کم مدت اور کتنی انتظار کرنی پڑے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس دفعہ recent ابھی آج کل جو پبلک سروس کمیشن کے through بھرتی ہوئی ہے اس میں کالجوں کو جو لیکچرار ملے ہیں، اس میں اسسٹنٹ پروفیسر 2 اور 2 لیکچرار چنیوٹ کو دیئے گئے ہیں، ابھی جو نئی recruitment ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی خالی سیٹیں ہوتی ہیں ان کے اوپر CTI's تعینات کئے

جاتے ہیں تاکہ جہاں پر اساتذہ یا باقاعدہ لیکچرار نہ ہوں تو وہاں پر وہ تعلیم کی کمی کو cover کرتے ہیں۔ اساتذہ کی کمی کو cover کرتے ہیں لیکن ان کے لئے فی الحال جو میں بتانا چاہتی ہوں کہ اس recent بھرتی میں 2 اسسٹنٹ پروفیسر اور 2 لیکچرار چنیوٹ کو دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کچھ نہ کچھ تو آپ کو ملا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ یہ فرما رہی ہیں کہ CTI's جو ہیں وہ دیئے گئے ہیں تو وہ بالکل نوخیز ہیں، ان کو ہم اساتذہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن پوسٹ گریجویٹ کے طلباء یا طالبات جو ہیں ان کو ایسے اساتذہ جو ناتجربہ کار ہیں وہ ان کلاسوں کو تو ہرگز نہیں پڑھا سکتے اس کے لئے عمر رسیدہ یا بڑے گریڈ کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کمی کو پورا کیا جانا نہایت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: کوشش کریں جی۔ کوشش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جن کی یہ بات کر رہے ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے through ہی آتے ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے through ہی ابھی انہیں چار نئے لیکچرارز بھی ملے ہیں اور جیسے ہی ہمارا یہ ریکروٹمنٹ والا process مکمل ہوتا ہے تو اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ اپنے تمام کالجز کے اساتذہ کے census کروا رہا ہے اور پھر اس کے بعد ان کی rationalization کا plan ہے، اس کے بعد دوبارہ سے اشتہار دیا جائے گا، پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی جائے گی تاکہ جو سیٹیں خالی رہ جائیں گی ان کو پھر سے fill کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9158 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں، اگر ٹائم ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9159 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9159 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ میں اسامیوں کی تعداد اور بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*9159: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ (سرگودھا) میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں کل طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف)

نام مضمون	منظور شدہ اسامیاں	جو کام کر رہی ہیں	خالی اسامیاں
بیالوجی	1	1	-
کیمسٹری	1	1	-
کمپیوٹر سائنس	1	1	-
اکنامکس	1	1	-
ایجوکیشن	1	-	1
انگلش	2	-	2
ہوم اکنامکس	1	-	1
اسلامیات	1	-	1
صحافت	1	1	-
لائبریرین	1	-	-
ریاضی	2	1	1

فارسی	1	-	1
ہیلتھ	1	1	-
فزکس	1	1	-
پول سائنس	1	1	-
پرنسپل	1	-	1
نفسیات	1	-	1
سٹیٹ	1	1	-
اُردو	1	1	-
ذوالوجی	1	1	-

(ب)

عہدہ	منظور شدہ اسامیاں	جو کام کر رہی ہیں	خالی اسامیاں
ہیڈ کلرک	1	-	1
کیئر ٹیکر	1	-	1
سینئر کلرک	2	1	1
جونیئر کلرک	2	-	2
لیکچرار اسسٹنٹ	5	-	5
لائبریری کلرک	1	-	1
ڈرائیور	1	-	1
لیب اٹینڈنٹ	5	5	-
نائب قاصد	3	3	-
بیلدار	2	1	1
چوکیدار	4	4	-
کنڈیکٹر	1	1	-
خاکروب	2	2	-

(ج) جی ہاں! ایک بس ہے۔

(د) 774

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ "گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ (سرگودھا)" گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ ایجوکیشن، ایجوکیشن، ایجوکیشن بہت کرتی ہے اور last time بھی میں نے اپنی بجٹ تقریر

میں بتایا تھا کہ سکول ایجوکیشن میں جو 100 روپیہ ان کو دیا گیا، گیارہ مہینوں میں انہوں نے 40 روپے خرچ کئے تھے۔ پھر یہاں بجٹ تقریر کے اندر وزیر صاحبہ نے کہا کہ ہم 150 فیصد ایجوکیشن کا بجٹ بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ اس گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ (سرگودھا) میں ٹیچنگ سٹاف کے اندر 22 اسامیاں ہیں، اس میں سے 12 خالی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی بہت بڑا کالج ہے کہ جس کے اندر ایک ایک سبجیکٹ کی دس دس اسامیاں ہوں گی جس پر دوسرے ٹیچر بھرتی ہو کر وہ کلاسز میں compensate کر دیتے ہوں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ دیکھ لیں کہ یہ کیفیت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 22 میں سے 12 اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کرنے کا کیا procedure adopt کیا گیا ہے، کیوں نہیں CTI's بھرتی کئے گئے تاکہ بچوں کو تعلیم مل سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہاں پر جو بتایا گیا ہے کہ جو 12 اسامیاں خالی ہیں وہ وہاں پر regular اساتذہ موجود نہیں ہیں لیکن CTI's ہر کالج میں موجود ہیں، CTI's ہر کالج میں رکھے جاتے ہیں تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو اور یہاں پر ابھی جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہمارا first recruitment process جاری ہے، پبلک سروس کمیشن نے ہمیں کافی ساری لسٹیں بھیج دی ہیں، ابھی کچھ ان کی طرف سے آ بھی رہی ہیں اس لئے میرے پاس total numbers for Sargodha موجود ہیں، سرگودھا میں 34 اسسٹنٹ پروفیسر اور 24 لیکچرار ابھی نئے تعینات ہونے ہیں اور اس میں hopefully بھیرہ کالج کو بھی کوئی نیا لیکچرار مل جائے گا لیکن یہاں پر کوئی بھی سیٹ CTI سے خالی نہیں ہے اور CTI اس کمی کو پورا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ تو بڑا گھسا پٹا سا جواب ہر وقت اس ایجوکیشن میں اسامیوں کے خالی ہونے کے حوالے سے آ جاتا ہے کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ محکمہ اس کو مانیٹر کیوں نہیں کرتا کہ اگر پبلک سروس کمیشن وقت پر اسامیاں fill کر کے، سلیکشن کر کے نہیں دے سکتا تو اسمبلی کو بتایا جائے، اسمبلی میں بیٹھ کر قانون سازی کی جائے اور اس کا کوئی نیا رستہ نکالا جائے؟

جناب سپیکر: قانون تو آپ بناتے ہیں ناں۔ آپ قانون لے کر آئیں، اس میں کچھ بنا کر دیں ناں۔ ان کے پاس جو قانون ہو گا اس کے مطابق ان کو چلنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہماری طرف سے آیا ہوا قانون اچھوت ہوتا ہے، اس کو گورنمنٹ تسلیم نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: نہیں، اچھوت نہیں ہوتا۔ آپ دیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ کو تو خود بھی سوچنا چاہئے کہ اگر پبلک سروس کمیشن نہیں کرتی یا تو اس کو بڑا کریں، نہیں تو اس حوالے سے کوئی alternate arrangement کریں کہ جب مالی سال کے شروع میں اسامیاں create ہو جائیں تو اسی سال کے اندر وہ اسامیاں پُر بھی ہو جائیں۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہم نے بھیجا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کالج آف بھیرہ جو ہے، اس میں یہ جو 12 اسامیاں خالی ہیں، SNE کے تحت کس سال میں اس کی منظوری ہوئی تھی، یہ آپ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت SNE کی detail تو میرے پاس موجود نہیں ہے۔ میں انہیں بتا دوں گی کہ کس سال منظوری ہوئی لیکن میں یہاں پر پھر ان کو تھوڑا مزید explain کر دیتی ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کا process through out جاری ہے، اس کو روکتے نہیں ہیں، ابھی یہ بھرتیاں مکمل ہوں گی جو ابھی under process ہیں، اس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے اساتذہ کا census کرے گا کہ تمام کالجز میں کون سے ٹیچر کہاں پر کہیں پہ زیادہ ہیں، کہیں پہ کم ہیں، ان کی rationalization ہو گی، اس کے بعد جو سیٹیں خالی ہیں وہ ساتھ ہی ساتھ ان کی دوبارہ ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو چلی جائے گی۔ اب پبلک سروس کمیشن سے جو اساتذہ پاس ہوتے ہیں ان کی وہ لسٹ ہمیں فراہم کرتے ہیں، ان تمام اساتذہ کو بلا کر ان کے سامنے ان کی available options رکھی جاتی ہیں اس میں سے وہ choose کرتے ہیں اور وہاں پر ان کو لگا دیا جاتا ہے۔ یہ ایک پورا process ہے اور یہ continuous process ہے، ابھی پچھلے سال بھرتی ہوئی اور ابھی پھر یہ بھرتی ہو

رہی ہے اور جب یہ process مکمل ہو گا، جہاں پر ہمیں لگے گا کہ سیٹیں خالی رہ گئی ہیں ان کی ریکوزیشن دوبارہ بھیج دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کے طور پر یہ عرض کروں گا کہ PAC-I میں بھی جب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے آڈٹ پیراز آتے ہیں تو اس میں مسلسل یہ بات سامنے آئی اور نتیجتاً پھر ہماری PAC-I نے یہ طے کیا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کو گزارش کی جائے کہ وہ ہمیں آ کر brief کریں کہ یہ کیا وجہ ہے کہ دو، دو، تین، تین سال تک ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو چلی جاتی ہے لیکن وہ اس پر بھرتی نہیں کر کے دے پاتے۔ ان کی کیا مشکلات ہیں؟ گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ کو بھی اس کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ SNE کے تحت تین سال پہلے پوسٹیں sanction ہو جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو کیا جواب دیا، آپ نے ان کو جو بلایا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وہ پھر ابھی تک آئے ہی نہیں۔ اس کے بعد جب ان کا ٹائم آئے گا وہ تشریف لائیں گے اور ہم معلوم کریں گے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر proper homework کریں، جس سال SNE ملے اس سال اساتذہ regular بھرتی ہو کر آنے چاہئیں۔ اگر پبلک سروس کمیشن میں اتنی capacity نہیں ہے، اس کی capacity کو enhance کر لیں یا کوئی اور دوسرا via media بھی نکالیں۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس طرح ہوتا ہے، بار بار ایسے ہوا ہے کہ ڈاکٹر بھرتی کئے گئے ہیں اور اس کے بعد پبلک سروس کمیشن جو ہے وہ ان کی سلیکشن کے اندر ان کی capacity نہیں تھی، محترم وزیر اعلیٰ نے ایک آرڈر جاری کر کے جتنے بھی پنجاب کے اندر ڈاکٹر جو ہیں وہ MO's کام کر رہے تھے ان سب کو regular کر دیا۔ اس طرح کا کوئی via media نکالنا چاہئے، ورنہ میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں گا کہ یہ جان بوجھ کر اسامیاں جو SNE میں create ہوتی ہیں وہ create کر لی جاتی ہیں اس پر بھرتی نہیں کی جاتی اور وہ جو رقم بچتی ہے وہ اپنی مرضی کے ساتھ re-appropriate کر کے کبھی میٹرو میں لگا دی، کبھی اورنج لائن ٹرین میں لگا دی اور میں اس بات کو بالکل اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے باقاعدہ ایک سیمینار جس میں، میں موجود تھا انہوں نے بتایا کہ اگر ایک سو روپیہ پنجاب گورنمنٹ کو ترقیات کی مد میں موصول ہوتا ہے تو اس میں سے 69

روپے صرف لاہور پر لگتے ہیں اور باقی 31 روپے پورے پنجاب کو جاتے ہیں اور اس کے اندر یہ ساری چکر بازیاں بھی ساتھ ساتھ چلتی ہیں تو یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں seriously کہہ رہا ہوں آپ اسے دیکھیں اور اس پر ہوم ورک کریں۔

جناب سپیکر: آپ لاہور سے بہت ناراض ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں لاہور سے ناراض نہیں ہوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہاولپور بھی لاہور جیسا ہو جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: لاہور دل ہے۔ اگر آپ کا دل ٹھیک ہو تو سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے۔ مہربانی۔ شکریہ۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری! میرے خیال میں جب آپ کی SNE ہوتی ہے تو اس کے بعد اس پر immediate action بھی ہونا چاہئے۔ آپ کوئی طریق کار بنالیں، کوئی ایڈہاک کا بنالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایک تو ہر جگہ CTIs ایڈہاک بنیادوں پر رکھے جاتے ہیں اور انہیں تنخواہیں بھی محکمہ ہی دے رہا ہے اور اسی مد میں pay کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اب پبلک سروس کمیشن from start to end minimum six month کا ٹائم لے رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں on his behalf سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیسے کر سکتے ہیں؟ You can't. You are too government. اگر فتیانہ صاحب وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کا سوال take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو گا۔ اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9376 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز و گرلز ڈنگہ میں ٹیچر کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*9376: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات بوائز و گرلز میں کتنے ٹیچر موجود ہیں کیا یہ درست ہے کہ طالب علموں کی تعداد کے لحاظ سے ٹیچر بہت کم ہیں اگر کم ہیں تو حکومت بوائز و گرلز ڈگری کالجز ڈنگہ میں SNE کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2016 میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹو جاری ہوا تھا لیکن تاحال ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی دونوں کالجوں میں سائنس کی کلاسز پڑھانے کے لئے ٹیچنگ سٹاف میسر نہ ہے اس کو کب تک پورا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی 22 اسامیاں موجود ہیں یہ اسامیاں طلباء کی موجود تعداد کے لئے کافی ہیں تاہم ان اسامیوں پر پانچ ریگولر اساتذہ کام کر رہے ہیں اور اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کالج ٹیچر انٹرنز (CTI) کا تقرر بھی کالج ہذا میں کر دیا گیا ہے۔ مستقل بنیادوں پر مرد اساتذہ کی تقرری کا عمل بھی جاری ہے اور جیسے ہی یہ عمل مکمل ہوتا ہے بوائز کالج ڈنگہ میں ریگولر اساتذہ کی تقرری کر دی جائے گی۔ گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تعداد 19 ہے۔ جن پر چھ ریگولر اساتذہ کام کر رہے ہیں تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے عارضی طور پر کالج میں CTIs کا تقرر کر دیا گیا ہے مستقل بنیادوں پر خواتین اساتذہ کی تقرری کا عمل بھی جاری ہے اور جیسے ہی یہ عمل مکمل ہوتا ہے گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں ریگولر اساتذہ کی تقرری کر دی جائے گی مزید برآں کالج ہذا میں اسامیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھی کیس انڈر پراسیس ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اسامیوں کی تعداد طلباء کے تناسب سے مہیا کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی تھی۔ سمری کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سمری پر موصول ہونیوالی ہدایات کے مطابق Posts SNE کا

کیس فروری 2018 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جمع کروادیا جائے گا۔ جبکہ بوائز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تعداد موجود طلباء کے لئے کافی ہے۔

مزید برآں گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں بیالوجی، کیمسٹری اور فزکس کے ریگولر اساتذہ موجود ہیں جبکہ بوائز کالج ڈنگہ میں تعلیمی سال 18-2017 کے لئے عارضی بنیادوں پر سائنس کے اساتذہ کا تقرر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (الف) میں کہا ہے کہ گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تعداد 19 ہے جس پر 6 ریگولر اساتذہ کام کر رہے ہیں تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے عارضی طور پر کالج میں CTI کا تقرر کر دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 19 اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ 19 اسامیاں لگاتار بہت عرصے سے خالی نہیں ہیں بلکہ یہاں پر کوئی ٹیچر آتا ہے کوئی ٹرانسفر کرا گیا کسی کا tenure پورا ہو گیا کسی کی ریٹائرمنٹ ہو گئی اس لئے different issues ہوتے ہیں اس لئے یہ سیٹیں خالی رہتی ہیں لیکن یہ سیٹیں ایک ہی ٹائم سے لگاتار خالی نہیں ہیں بلکہ different time period میں خالی ہوئی ہیں۔ اگر انہیں ان کا exact date and time چاہئے تو میں ان کو بتا دوں گی لیکن again وہی بات ہے کہ جو بھی خالی سیٹیں ہیں یہاں پر CTIs کور کھا گیا ہے۔ ابھی ہماری جو نئی بھرتی ہوئی ہے اس میں بھی وومن کالج ڈنگہ میں ایک نئی لیکچرار تعینات کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ انہی کے figures ہیں کہ یہاں سٹوڈنٹس کی تعداد 1513 ہے لیکن ان سٹوڈنٹس کے لئے صرف چھ regular اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ کیا محکمہ کی یہی seriousness ہے کہ اس طرح یہ کالج تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: Is it correct کہ یہاں چھ اساتذہ کام کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ان کا جواب ہے، میں گھر سے تو نہیں لایا۔

جناب سپیکر: محترمہ پارلیمانی سیکرٹری! میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں صرف چھ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر چھ regular اساتذہ ہیں اور باقی CTIs ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بتا دیں کہ وہاں CTIs کتنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹوٹل 22 اسامیاں ہیں جن میں چھ regular ہیں اور remaining CTIs ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے آگے جز (ب) میں یہ کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اسامیوں کی تعداد طلباء کے تناسب سے مہیا کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا SNE کے لئے سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جاتی ہے یا ڈیپارٹمنٹ direct بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج کر SNE approve کروا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: کوئی ہدایت آئی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ ڈائریکٹو تھا جس کے جواب میں سمری بھیجی گئی تھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے ڈائریکٹو کا جواب دیا ہے اور ساتھ ان کو inform کیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! دونوں کالجوں کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں بوائز کالج کے بچے ہر روز سڑک پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور روڈ بلاک کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے ٹیچرز نہیں ہیں۔ جواب کے آخر میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ تعلیمی سال 18-2017 کے لئے

عارضی بنیادوں پر سائنس کے اساتذہ کا تقرر کر دیا گیا ہے اور 2018 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جمع کروایا جائے گا۔ ابھی پتا ہی نہیں کہ یہ سیٹیں کتنے عرصے سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ پر بھی ذمہ داری آتی ہے کہ آپ پہلے اس کی نشاندہی کرتے۔

میاں طارق محمود: جی، کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: آپ پہلے اس کی نشاندہی کرتے۔ آپ نے پہلے اس کی نشاندہی کیوں نہیں کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں ان سے بات کر رہا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ آپ ذرا پہلے ان کو بتا دیتے تو بات بہتر رہتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر: میرے خیال میں اسامیوں کے حوالے سے میرے سوال چوتھی پانچویں بار آ رہے ہیں۔ میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم کالج کے بچوں کے لئے کتنے sincere ہیں؟ یہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے لمحہ فکریہ ہے لہٰذا فوری طور پر اس کی SNE sanction کرنی چاہئے۔ اس کالج میں 1500 بچیاں ہیں اور ان کی بتائی ہوئی تعداد 1513 ہے۔ بوائز کالج کی تعداد 824 ہے لیکن سیٹیں دیکھ لیں۔ ایک طرف تو 19 میں سے 6 اور دوسری طرف 22 اسامیوں میں سے 15 vacant ہیں۔ یہ انتہائی ضروری اور اہمیت والا سوال ہے لہٰذا محترمہ بتائیں کہ کب تک اس کی SNE منظور کرائیں گے؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ محترمہ بتاتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بھی اس معاملے کو raise کیا ہے اور میاں طارق محمود نے بھی کیا ہے۔ یہ بہت serious معاملہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس سوال کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کو refer کریں چونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے لہٰذا اسے thrash out کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں ٹھیک ہے دیکھتے ہیں لیکن پہلے ادھر سے جواب لے لیں۔ جی، محترمہ!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! چنیوٹ کے معاملے کو بھی اس کمیٹی میں ڈال دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں ابھی کمیٹی کی بات کسی نے نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا دیں چونکہ یہاں پر ایسے ہی سوالات آتے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ میرے بھی دو سوال تھے جن کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس بارے میں بھی سوچتے ہیں لیکن آپ تشریف رکھیں۔ ذرا ان کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک طریق کار ہے جس کے ذریعے وہ ریکروٹمنٹ کرتے ہیں، پبلک سروس کمیشن کو requisition جاتی ہے جس پر ان کا اپنا طریق کار ہے وہ امتحان لیتے ہیں جو pass out ہوتے ہیں ان کی لسٹ ہمیں بھیج دیتے ہیں اور ٹیچرز کی priority پوچھ کر ان کو تعینات کر دیا جاتا ہے۔ ان کے کیس میں انہوں نے وزیر اعلیٰ کے آفس سے ڈائریکٹو لیا جس پر ڈیپارٹمنٹ نے 19 ٹیچنگ اور 16 نان ٹیچنگ پوسٹوں کی سمری move کی جس پر فنانس ڈیپارٹمنٹ نے objection لگا دیا اور چیف سیکرٹری کے آفس سے یہی ہدایات آئی ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے objection اور observation کو contain رکھا جائے۔ اس کے بعد اب ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فروری میں جو SNEs کی request for the annual year جانی ہے اس میں ان کی request کو ڈالا جائے گا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 9376 سے متعلقہ جو ڈاکٹر سید وسیم اختر نے indicate کیا تھا، میاں طاہر نے بھی کیا اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرے گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! چنیوٹ کے معاملے کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا معاملہ بھی اسی میں ہے۔ جہاں کہیں رکاوٹ ہے اس سب کا ذکر کریں گے اور بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! آپ ہدایت کر دیں کہ اس میں جو جو ممبران ہیں ان کو بھی کمیٹی میں بلا لیں۔

جناب سپیکر: جن کا اس سے متعلقہ معاملہ ہے وہ سیکرٹری اسمبلی کو لکھوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! یہ specially صرف اس سوال کے لئے نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہاں پر جو تمام ممبران کھڑے ہوئے ہیں ان کو بھی کمیٹی میں بلایا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے کہہ دیا ہے وہ سب کا دیکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں بوائز و گرلز کالج کے نام اور طالب علموں سے متعلقہ تفصیلات

*9383: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں بوائز و گرلز کالجز کے نام اور ان میں طالب علموں کی تعداد اور ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) کس کس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) کس کس کالج میں سائنس کلاسز کے ٹیچنگ سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے کلاسز میں داخلہ نہیں ہو رہا یا کلاسز نہیں پڑھائی جا رہی ہیں کیا حکومت خالی اسامیوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف، ب، ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گجرات کے تمام گورنمنٹ کالجز میں سائنس کی کلاسز باقاعدگی سے ہو رہی ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ کالجز میں سائنس سٹاف کی کمی ہے جس کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب

نے تمام کالجز میں عارضی طور پر CTIs بھرتی کرنے کی اجازت دی ہے جس سے سٹاف کی کمی پوری ہو گئی ہے۔ حال ہی میں پبلک سروس کمیشن کے منعقد کردہ امتحانات میں کامیاب امیدواران کے ذریعے کالجز میں مستقبل بنیادوں پر اساتذہ کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال بھی بالکل same ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پہلا سوال کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے پھر اس سوال کو dispose of کر دیتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ ان کالجوں میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں۔ کس کس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کے مطابق خالی ہیں؟ اس لئے اس سوال کی اپنی اہمیت ہے۔ انہوں نے جو مجھے تفصیل دی ہے اس میں نمبر 6 پر گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ہے۔ اس میں طلباء کی تعداد 824، یہاں پر اساتذہ کی 15 اسامیاں خالی ہیں اور منظور شُدہ اسامیاں 17 ہیں۔ آگے گورنمنٹ گرلز کالج برائے خواتین ڈنگہ ہے۔ اس میں طالب علموں کی تعداد 1513، یہاں پر خالی اسامیاں 11 جبکہ منظور شُدہ اسامیاں 16 ہیں۔ یہ صورتحال ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس سوال کو بھی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اگر محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس کوئی معقول جواب ہے تو دے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو بھی مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال نمبر 9419 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9437 جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔ جی، حاجی صاحب!

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں یونیورسٹی اور کالجز کے رقبہ اور طالب علموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9452: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری کالجز کتنے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) گجرات شہر میں سرکاری کالجز اور یونیورسٹی کے نام اور یہ کہاں کہاں کتنے کتنے رقبہ پر قائم ہیں؟

(ج) گجرات شہر میں سرکاری کالجز اور یونیورسٹی میں طالب علموں کی تعداد اور کلاس رومز کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان میں کون کون سے اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی ضرورت ہے اور حکومت کی طرف سے ان میں کب تک ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف مہیا کر دیا جائے؟

(ہ) ان کالجز اور یونیورسٹی میں کون سی missing facilities ہیں اور کب تک یہ فراہم کر دی جائیں گی؟

(و) اس شہر میں پرائیویٹ کالجز اور یونیورسٹی کے نام بتائیں اور ان کی حیثیت کیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری کالجز کی تعداد 22 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات
2. گورنمنٹ عبدالحق اسلامیہ کالج اسلام گڑھ روڈ جلال پور جٹاں
3. گورنمنٹ انٹر کالج ڈھینڈہ روڈ کڑیانوالہ
4. گورنمنٹ ڈگری کالج جی۔ٹی روڈ کھاریاں
5. گورنمنٹ ڈگری کالج منڈی بہاؤالدین روڈ سرائے عالمگیر
6. گورنمنٹ ڈگری کالج منگوال روڈ ڈنگہ
7. گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ کوٹلہ قاسم علی خان
8. گورنمنٹ ڈگری کالج منگوال منڈی بہاؤالدین روڈ
9. گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹلہ عرب علی خان سدوال روڈ

10. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ بوے
11. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس کھاریاں جی ٹی روڈ
12. گورنمنٹ ابن امیر کالج برائے خواتین جلالپور جٹاں شہباز پور روڈ
13. گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ کیمپنگ گراؤنڈ
14. گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹلہ عرب علی خان سدوال روڈ
15. گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھاگووال کلاں ٹانڈہ روڈ
16. گورنمنٹ نواب ممتاز کالج برائے خواتین دولت نگر بھمبر روڈ
17. گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ منڈی بہاؤالدین روڈ
18. گورنمنٹ کالج برائے خواتین جی ٹی روڈ کھاریاں
19. گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرائے عالمگیر نزد پرانی ریلوے لائن
20. گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ جلالپور جٹاں روڈ
21. گورنمنٹ کالج برائے خواتین کنجاہ منڈی بہاؤالدین روڈ
22. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ

(ب)

نمبر شمار	کالج کا نام	رقبہ
1	گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات	رقبہ 74 ایکڑ 5 کنال
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات:	رقبہ 68 کنال 18 مرلے
3	گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات	13 کنال (تاہم TEVTA کا ادارہ بھی اسی جگہ پر کام کر رہا ہے)
4	حافظ حیات کیمپس، جلال پور جٹاں روڈ، مین کیمپس یونیورسٹی آف گجرات	983 کنال 14 مرلے حافظ حیات کیمپس 721 کنال 3 مرلے، نواز شریف میڈیکل کالج (ٹوٹل رقبہ: 1704 کنال 17 مرلے)
5	فوارہ چوک کیمپس، گجرات	13 کنال 13 مرلے

6	جی ٹی روڈ کیمپس، گجرات	67 کنال 5 مرلے
7	مرغزار کالونی کیمپس، بھمبر روڈ، گجرات	94 کنال 5 مرلے
8	ریلوے روڈ کیمپس، گجرات	9 کنال 15 مرلے

(ج)

نمبر شمار	کالج کا نام	طلباء کی تعداد	کلاس رومز کی تعداد
1	گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات	6002	44
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات:	903	14
3	گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات	241	3
4	حافظ حیات کیمپس، جلالپور جٹاں روڈ، مین کیمپس یونیورسٹی آف گجرات	16201	176
5	فوارہ چوک کیمپس، گجرات		32
6	جی ٹی روڈ کیمپس، گجرات		35
7	مرغزار کالونی کیمپس، بھمبر روڈ، گجرات		23
8	ریلوے روڈ کیمپس، گجرات		14

(د)

1. گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات میں بی ایس۔17 کی 10، بی ایس۔18 کی 4، بی ایس۔19 کی 5 اور بی ایس۔20 کی 2 سیٹیں خالی ہیں جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی 23 اسامیاں خالی ہیں۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات: ادارہ ہذا میں دو عدد اسسٹنٹ پروفیسر انگلش ٹیچر اور دو عدد اسسٹنٹ پروفیسر کامرس۔ ایک عدد ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن، اور لائبریرین کے علاوہ سٹینو گرافر سینئر کلرک، جونیئر کلرکس، سٹور کیپر، نائب قاصد، چوکیدار، مالی، سویپر اور لائبریری اٹنڈنٹ کی اشد ضرورت ہے۔
3. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ میں ٹیچنگ سٹاف: انسٹرکٹر کامرس:6، انسٹرکٹر انگلش:1، انسٹرکٹر اردو 1 نان ٹیچنگ سٹاف: ہیڈ کلرک 1، سینئر کلرک 1، جونیئر کلرک 2،
نائب قاصد 2، چوکیدار 4، مالی 1، خاکروب 1 کی ضرورت ہے۔
حکومت پنجاب بہت جلد خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	کالج کا نام	میسنگ فیسلٹیز
1	گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات	مذکورہ کالج کا ایک منصوبہ جس کی مالیت 120.00 ملین ہے منظور ہو چکا ہے اور موجودہ مالی سال میں 5.000 ملین روپے فراہم کئے جائیں گے اور اس منصوبہ کی تکمیل کے ساتھ میسنگ فیسلٹیز فراہم کر دی جائیں گی۔
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات:	1۔الیکٹرک جرنیٹر،2۔ طلباء چیئرز،3۔واٹر کولر، 4۔کمپیوٹرز
3	گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات	1۔کلاس رومز 6 عدد،2۔جنریٹر 3۔واٹر فلٹریشن پلانٹ،4۔فرنیچر، 5۔کمپیوٹر لیب مکمل،6۔الیکٹرک واٹر کولر، 7۔فوٹو کاپی مشین

مندرجہ بالا دو کالجز کے حوالے سے یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان missing facilities کا جائزہ لیا جارہا ہے اور نئے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں تمام ضروری قواعد وضوابط کے بعد شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاہم کامرس کالج برائے خواتین کے لئے TEVTA سے زمین حاصل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے ایک سمری بھجوائی گی تھی لیکن TEVTA نے عدم اتفاق کی بنیاد پر سمری واپس بھجوا دی ہے جسے جلد دوبارہ منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

جہاں تک یونیورسٹی آف گجرات کا تعلق ہے اس یونیورسٹی کی مکمل عمارات حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم نے تعمیر کی ہے جس کی مالیت 3458.358 ملین روپے تھی تاہم اس یونیورسٹی کے دو ترقیاتی منصوبہ جات موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ یونیورسٹی کی اندرونی سڑکوں کی تعمیر مالیت 69.835 ملین روپے

2۔ یونیورسٹی کے لئے اضافی زمین کی خریداری مالیت 88.594 ملین روپے

(و) شہر گجرات کے درج ذیل پرائیویٹ کالجز ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے الحاق شدہ ہیں:

1۔	اجمیری کالج آف کامرس جناح روڈ گجرات	2۔	اجمیری گرلز کالج جناح روڈ گجرات
3۔	اجمیری کالج جناح روڈ گجرات	4۔	الفلاح کالجز آف کامرس فار بوائز بھمبر روڈ گجرات
5۔	الفلاح کالجز آف کامرس فار گرلز بھمبر روڈ گجرات	6۔	الفلاح کالج آف ایجوکیشن بھمبر روڈ گجرات

7۔	بیکن ہل کالج جی ٹی روڈ نزد فروٹ منڈی گجرات	8۔	چناب پوسٹ گریجویٹ کالج جلالپور روڈ گجرات
9۔	چناب کالج برائے خواتین غریب پورہ روڈ گجرات	10۔	چناب کالج آف کامرس جلالپور جٹاں روڈ گجرات
11۔	چناب کالجز آف انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی جلالپور جٹاں روڈ گجرات	12۔	چناب لا کالج جلالپور روڈ گجرات
13۔	کنکورڈیا کالج برائے خواتین بھمبر روڈ گجرات	14۔	کنکورڈیا کالج فار بوائز بھمبر روڈ گجرات
15۔	فاطمہ جناح کالج برائے خواتین مرغزار کالونی گجرات	16۔	گجرات کالجز آف کامرس فار بوائز بھمبر روڈ گجرات
17۔	گجرات کالج آف کامرس اینڈ آئی ٹی برائے خواتین بھمبر روڈ گجرات	18۔	گجرات لاء کالج جلالپور جٹاں روڈ گجرات
19۔	گجرات کالجز آف سائنس اینڈ لیگل سٹڈیز جلالپور جٹاں روڈ گجرات	20۔	آئی ایل ایم کالج آف کامرس فار بوائز سمال انڈسٹریز گجرات
21۔	آئی ایل ایم کالجز آف کامرس فار بوائز سمال انڈسٹریز گجرات	22۔	آئی ایل ایم کالج آف کامرس فار گرلز سمال انڈسٹریز گجرات
23۔	جناح کالج آف کامرس کچہری روڈ گجرات	24۔	جناح کالج آف کامرس اینڈ آئی ٹی برائے خواتین گجرات
25۔	جناح کالج آف ایجوکیشن غریب پورہ گجرات	26۔	جناح پبلک انٹر کالج (بوائز) حافظ حیات کیمپس گجرات
27۔	جناح پبلک انٹر کالج فار گرلز حافظ حیات کیمپس گجرات	28۔	پاکستان محمد علی لاء کالج علینہ سنٹر بھمبر روڈ گجرات
29۔	پنجاب کالج فار بوائز جی ٹی روڈ گجرات	30۔	پنجاب کالج فار گرلز رحمان شہید روڈ گجرات
31۔	پنجاب کالج آف کامرس پوسٹ گریجویٹ بلاک جی ٹی روڈ گجرات	32۔	سپیریئر کالج فار بوائز رحمان شہید جیل چوک گجرات
33۔	سپیریئر کالج برائے خواتین جی ٹی روڈ گجرات	34۔	سپیریئر کالج آف کامرس رحمان شہید جیل چوک گجرات

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! جز(د) میں جواب دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات میں بی ایس۔17 کی10، بی ایس۔18 کی4، بی ایس۔19 کی5 اور اسی طرح بی ایس۔20 کی2 سیٹیں خالی ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ اس کالج میں total sanctioned seats کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس sanctioned seats کی تفصیل نہیں ہے لیکن میں اجلاس کے بعد یہ تفصیل انہیں مہیا کر دوں گی۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ نان ٹیچنگ سٹاف کی 23 اسامیاں خالی ہیں۔ اس کالج میں طلباء کی تعداد 6 ہزار ہے، گجرات کا یہ سب سے بڑا کالج ہے اور ایک طویل عرصہ سے یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں لیکن آج تک اس کالج کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میری گزارش ہے کہ اس سوال کو بھی مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں پر ساری چھان بین ہو سکے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ اس کالج کی خالی اسامیاں کب تک fill کر لی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی جو نئی بھرتیاں ہوئی ہیں اس میں گجرات کے لئے اور اس کالج کے لئے بھی نئے لیکچرار تعینات ہوئے ہیں۔ میں معزز رکن کو exact number بعد میں بتا دوں گی۔ میرے خیال میں اس کالج میں ایک نئے لیکچرار کی تعیناتی ہوئی ہے۔ دوسرا خالی اسامیوں کو CTIs کے ذریعے fill کر لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے طلباء کی تعلیم کا حرج نہیں ہوتا۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی درخواست کی ہے کہ اس کالج میں طلباء کی تعداد 6 ہزار ہے اور وہاں پر اساتذہ کی 21 اسامیاں خالی ہیں اس سے آپ خود اندازہ لگا لیں کہ وہاں پر طلباء کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر مزید نئے لیکچرار جلد ہی تعینات کر دیئے جائیں گے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی اپنے جواب میں بتایا ہے کہ اس کالج میں ایک نیا لیکچرار تعینات کیا جا رہا ہے تو ایک نئے لیکچرار کی تعیناتی سے یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں وہ اس کالج میں مزید لیکچرار بھی تعینات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی گریڈ۔18 کے کچھ subjects کی نئی بھرتیاں ہوئی ہیں اور ان کی فہرستیں آ رہی ہیں انشاءاللہ ان کو مزید لیکچرار بھی مہیا کئے جائیں گے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گجرات کی بھی یہی صورتحال ہے کہ وہاں پر بھی کافی زیادہ اسامیاں خالی ہیں۔ میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر سارے سوالات کمیٹی کے سپرد کر دینے ہیں تو پھر آپ اور میں نے یہاں پر بیٹھ کر کیا کرنا ہے؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! آپ خود حالات دیکھ لیں کہ کتنے عرصہ سے یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسی کالج کی missing facilities کا بتایا ہے۔ میں نے پہلے ایک سوال کیا تھا اور وہ سوال کمیٹی کے سپرد ہوا تھا۔ حکومت نے اس کالج کے لئے 120 ملین روپے مختص کئے تھے جبکہ اس میں سے ابھی تک صرف 5 ملین روپے release ہوئے ہیں۔ اس کالج میں طلباء کی تعداد 6 ہزار ہے جبکہ یہاں پر کل 44 کمرے ہیں۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ ایک کمرے میں کتنے طلباء بیٹھ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کے کالج کے لئے مزید فنڈز release کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کالج کے لئے 120 ملین روپے allocate ہو گئے ہیں جس میں سے 5 ملین روپے کالج کو release بھی ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے کہیں کہ ذرا اس کو expedite کروائیں تاکہ اس کالج کو مزید فنڈز release ہو سکیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بہتر ہے میں اس کو expedite کرواتی ہوں۔ اس کالج کے لئے 5 ملین روپے release ہو چکے ہیں اور اس پر کام بھی شروع ہو گیا ہے اور اگلے مالی سال میں بقایا رقم بھی جاری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ ایک کمرے میں کتنے طلباء بیٹھ سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایک کمرے میں عام طور پر 50 طلباء بیٹھتے ہیں۔ It is depending upon the size of the room. اس کالج کے لئے نیا Academic Block بھی بن رہا ہے۔ اس کالج کے لئے جو 120 ملین روپے کی رقم allocate ہوئی ہے اور اس میں نیا Academic Block بھی شامل ہے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ اس کالج میں کام شروع ہو گیا ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق ابھی تک وہاں پر کام شروع نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کام شروع ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ٹینڈر دے دیا گیا ہو گا۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! مجھے محترمہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ کالج کا کام کب تک شروع ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا process شروع ہو گیا ہے اور جو 5 ملین روپے release ہوئے ہیں اس کے against جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جلد از جلد اس کالج کا کام شروع کروائیں اور اس کالج کو مزید فنڈز بھی دیئے جائیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ 120 ملین روپے اس کالج کے لئے اسی سال فنڈز release کروائے جائیں۔

جناب سپیکر: میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو کہہ دیا ہے اور وہ انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے کالج کے لئے مزید فنڈز بھی release کروائیں گی اور جو فنڈز release ہو چکے ہیں ان کے against کام جلد شروع ہو جائے گا۔ Don't worry.

حاجی عمران ظفر: جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9518 محترمہ زیب النساء اعوان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 9531 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

E-CAT اور M-CAT کی اکیڈمیز کی رجسٹریشن اور فیس سے متعلقہ تفصیلات

* 9531: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ E-CAT اور M-CAT کے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے لئے صوبہ میں مختلف پرائیویٹ اکیڈمیز کام کر رہی ہیں جو طلباء و طالبات سے بھاری معاوضہ لیتی ہیں؟

(ب) کیا ایسی تمام اکیڈمیز کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار موجود ہے تو رجسٹریشن کی کیا بنیادی شرائط ہیں؟

(ج) اگر درج بالا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ان اکیڈمیز کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ب) ایسی اکیڈمیز کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار موجود نہیں ہے۔ البتہ صوبہ میں پرائیویٹ کالجز کی رجسٹریشن: پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 کے تحت کی جاتی ہیں

۔

(ج) طالب علم اپنی خواہش کے مطابق اکیڈمیز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ البتہ یہ تجویز زیر غور ہے کہ انٹر کے امتحانات ختم ہوتے ہی فوری طور پر انٹری ٹیسٹ کا انعقاد کر دیا جائے تاکہ طالب علموں کا اکیڈمیز جانے کا رجحان اس مقصد کے لئے ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ:

"ہاں! یہ درست ہے کہ اس طرح کی پرائیویٹ اکیڈمیز موجود ہیں۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان اکیڈمیز کی رجسٹریشن کے لئے کوئی طریق کار کیوں موجود نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ M-CAT اور E-CAT کی تیاری کے لئے پرائیویٹ اکیڈمیز کی رجسٹریشن کے لئے محکمہ کے پاس کوئی طریق کار موجود نہیں ہے لیکن یہی issue پنجاب اسمبلی کی سپیشل کمیٹی نمبر 9 کے پاس ہے۔ معزز ممبران کمیٹی M-CAT اور E-CAT کی تیاری کروانے والی پرائیویٹ اکیڈمیز کے بارے میں deliberations کر رہے ہیں اور اس کمیٹی کی ایک preliminary report بھی آپ کے پاس آچکی ہے۔ ابھی اس پر مزید کام ہو رہا ہے کہ ان پرائیویٹ اکیڈمیز کو کس قانون کے تحت لانا ہے؟ یہ سب کچھ ابھی under discussion ہے۔ جب یہ کمیٹی کوئی final decision کر لے گی تو پھر اس معزز ایوان کو بھی بتا دیا جائے گا۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ:

> "طالب علم اپنی خواہش کے مطابق اکیڈمیز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ البتہ یہ تجویز زیر غور ہے کہ انٹر کے امتحانات ختم ہوتے ہیں فوری طور پر انٹری ٹیسٹ کا انعقاد کر دیا جائے تاکہ طالب علموں کا اکیڈمیز جانے کا رجحان اس مقصد کے لئے ختم ہو جائے۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس تجویز پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا یا کب تک عملدرآمد کا امکان ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ معاملہ already سپیشل کمیٹی نمبر 9 کے پاس under discussion ہے۔ اس کی preliminary report اسمبلی میں آچکی ہے۔ اس میں ایک تجویز یہ دی گئی ہے کہ میڈیکل کالجز میں داخلے کے لئے میٹرک کے 20 فیصد، ایف ایس سی کے 70 فیصد اور انٹری ٹیسٹ کے صرف 10 فیصد مارکس account کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ ایف ایس سی کے فوراً بعد انٹری ٹیسٹ لے لیا جائے تاکہ اکیڈمیز کی اہمیت کو کم کیا جا سکے۔ یہ معاملہ ابھی کمیٹی کے پاس under discussion ہے جیسے ہی کمیٹی اس کو final کرتی ہے تو پھر ایوان definitely اس پر عملدرآمد کروادے گا۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اسی سال اس پر عملدرآمد ہو جائے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ۔ اچھی امید رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9543 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں طلباء کی تعداد اور کلاس رومز سے متعلقہ تفصیلات

*9547: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کیا ہے اور اس پروگرام کے اجراء سے کالجز میں طلبا کی تعداد بڑھ گئی ہے؟

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس وقت طلباء کی کل تعداد کتنی ہے کلاس وار تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) مذکورہ بالا کالج میں کتنے کلاس رومز ہیں کیا یہ طلباء اور کلاسز کی تعداد تعلیمی یارڈ سٹک کے مطابق کافی ہیں اگر نہیں تو کیا محکمہ ادارے کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! بی ایس پروگرام کے اجراء سے طلباء کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

(ب)

سال اول:	1052
سال دوم:	705
سال سوم:	113
سال چہارم:	111
ایم اے پارٹ ون:	70
ایم اے پارٹ سیکنڈ:	58
بی ایس پروگرام:	501
کل:	2610

(ج) کالج ہذا میں اس وقت 41 کلاس رومز ہیں۔ کلاس رومز کی یہ تعداد طلباء کی تعداد کے مقابلے میں کافی نہیں ہیں لہٰذا مزید 30 کلاس رومز کی ڈیمانڈ حال ہی میں محکمہ کو بھجوا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں طلباء کی کل تعداد 2610 بتائی گئی ہے۔ اسی طرح کلاس رومز کی تعداد 41 بتائی گئی ہے۔ کیا 2610 طالب علموں کے لئے 41 کلاس رومز کافی ہیں؟ یہ پرائمری سکول کے بچے تو ہیں نہیں کہ باہر لان میں بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر! مزید پوچھنے پر بتایا گیا ہے کہ 30 class rooms کی demand حال ہی میں بھجوا دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو demand حال ہی میں بھجوائی گئی ہے وہ کس تاریخ کو بھجوائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گی کہ 2610 طلباء کی تعداد میں سے بڑا portion BS 4 years programme کا ہے جن کی تعداد 501 ہے اور یہ BS 4 years programme اس کالج میں اسی سال شروع ہوا ہے۔ ان کی demand بالکل justified ہے کیونکہ وہاں پر class rooms کی اور requirement ہے۔ ہمارے پاس

اس وقت جتنے بھی کالجز ہیں ان کے حوالے سے ایک detailed plan بن رہا ہے کیونکہ BS 4 years block کو پورا academic block چاہئے جس میں اُن کی class rooms labs and بھی شامل ہیں جس کے لئے محکمہ کام کر رہا ہے اور ایک block کے لئے کم از کم 12 کروڑ روپیہ چاہئے۔ پورے پنجاب کے جن کالجز میں BS 4 years شروع کیا گیا ہے وہاں پر یہ blocks year-wise دینے کا plan ہے اور اس کے لئے ان کے کالج کی بھی details منگوالی گئی ہیں جو گزشتہ مہینے محکمہ کے پاس آئی ہیں اُن پر ابھی ہم deliberations کر رہے ہیں لیکن اس کو اگلے مالی سال میں شامل کیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب مجھے نہیں ملا۔ یہ تحریری جواب آیا ہے اس کو آپ بھی پڑھ لیجئے کہ جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ کالج ہذا میں اس وقت 41 class rooms ہیں، class rooms کی تعداد طلباء کی تعداد کے مقابلے میں کافی نہیں ہے لہٰذا مزید 30 class rooms کی demand حال ہی میں محکمہ کو بھجوا دی گئی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ کو یہ demand کس تاریخ کو بھجوائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو exact date بتادوں گی لیکن گزشتہ مہینے وہاں کے ڈائریکٹر کالجز نے محکمہ کو ان کی demand بھجوا دی ہے اور ہم ان کی اس demand کو انشاء اللہ ADP میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کی demand کو ADP میں شامل کر رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ADP میں شامل کرنے والی بات اور ہے۔ اس سوال کے جواب میں "حال ہی میں demand بھجوانے" کا جو جھوٹ بولا گیا ہے اُس کے بارے میں بتادیں؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ ایوان میں جھوٹ نہیں بولا جاسکتا You should be very careful. محترمہ! آپ اس کو ADP میں شامل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم اس کو ADP میں بھی شامل کرتے ہیں اور اس کالج میں BS 4 years programme شروع ہی اس سال سے ہوا ہے تو اب ان کی request آئی ہے تو ہم اس کو ADP میں consider کر لیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ پروگرام جب بھی شروع ہوا۔ میرا ضمنی سوال تو اس جواب کے حوالے سے ہے کہ حال ہی میں demand بھجوا دی گئی ہے تو اسی بات پر مجھے مطمئن کر دیں کہ demand بھجوا دی گئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کہتے ہیں کہ وہ غلط بات کر رہے ہیں؟ نہیں نہیں، ایسی بات نہیں ہے کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ بات میں نہیں مانتا بلکہ انہوں نے تو یہ کہہ کر فراخدلی کا ثبوت دیا ہے کہ وہ اس demand کو ADP میں شامل کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، آپ کی بہت مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9548 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات کالجز میں بی ایس پروگرام اور کلاسز سے متعلقہ تفصیلات

*9548: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے حکومت نے گورنمنٹ کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر کالجز میں بی ایس پروگرام کی صبح و شام کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو کالجز میں صبح کی کلاس کتنے بجے اور شام کی کلاس کتنے بجے شروع کی جاتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کس کس کالج میں بی ایس پروگرام کی کس کس سبجیکٹ کی صبح / شام کی کلاسز ہو رہی ہیں اور شام کی کلاسز میں کون کون سے اساتذہ پڑھا رہے ہیں ان کی تعلیم اور تجربہ کتنا ہے ان کا تعلق کس ادارے اور شعبہ سے ہے اور ان کو کتنا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے تفصیلات پیش کی جائیں؟

(د) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی اور یارڈسٹک کے مطابق ماسٹر کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کیا ہونی چاہئے یا انہیں کس ڈگری کا حامل ہونا چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں!

(ب) صبح کی کلاسز 9 بجے تا 12 بجے تک جبکہ شام کی کلاسز 1 بجے تا 4 تک ہوتی ہیں۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مندرجہ ذیل کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ فزکس، کیمسٹری، ریاضی۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ۔ انگریزی، ریاضی، اکنامکس، ذوآلوجی، فزکس، کمپیوٹر سائنس۔
3. گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ۔ فزکس، اکنامکس، انگریزی۔
4. گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ انگریزی، کیمسٹری۔
5. گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ۔ کیمسٹری۔

شام کی کلاسز صرف گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہو رہی ہیں ان اساتذہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز ان کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر	1100/- per credit hour روپے
اسسٹنٹ پروفیسر، لیکچرار	800/- per credit hour روپے

(د) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی اور یارڈسٹک کے مطابق ماسٹر کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت ایم فل اور پی ایچ ڈی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جز(ج) میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمالیہ، گوجرہ وغیرہ میں شام کی کلاسز کا بتایا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شام کی کلاسز میں کل کتنے طلباء ہیں اور کتنے اساتذہ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! طلباء اور اساتذہ کی تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اور ان کے پاس بھی جواب میں موجود ہے۔ میں یہاں پر بتا بھی دیتی ہوں کہ BS 4 years میں per class 50 students لئے جاتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تفصیل میرے پاس جواب میں موجود نہیں ہے وہ تفصیل میز پر رکھ دی گئی ہو گی تو میں وہ منگوا کر دیکھ لیتا ہوں لیکن یہ تفصیل جواب میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے وہ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے وہ آپ دیکھ لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ Post Graduate Classes کو پڑھانے کے لئے teacher کی کیا qualification ہونی چاہئے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ M. Phil تو بات یہ ہے کہ یہ تو اُتنی ہی qualification ہے کیونکہ M. Phil and Post Graduation ایک جیسی qualification ہے۔ آج کل تو لازم ہو جانا چاہئے کہ ان کلاسز کو پڑھانے کے لئے Ph. D qualification والے اساتذہ ہونے چاہئیں۔ دنیا کے کسی ملک اور کسی قوم نے technology education and کے بغیر ترقی نہیں کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ تو universal truth ہے۔ آپ اس سوال کے بارے میں بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے جتنے بھی ضمنی سوال کئے ہیں محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے اِدھر اُدھر کر کے اُن کے جوابات ٹال دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ صحیح جواب دینے کی کوشش کرتی ہیں آپ ایسی بات نہ کریں۔ آپ اگر کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مزید میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ نے کوئی سوال نہیں کرنا تو Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں سرکاری و غیر سرکاری یونیورسٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*9044: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیز قائم ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ب) یہ یونیورسٹیز کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت قائم ہوئی تھیں؟

(ج) ان میں سے کتنی باقاعدہ حکومت سے منظور شدہ اور کتنی غیر قانونی کام کر رہی ہیں، غیر قانونی قائم یونیورسٹیز کے نام بتائے جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) لاہور میں قائم سرکاری اور پرائیویٹ جامعات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1. University of the Punjab, Lahore.
2. University of Engineering & Technology, Lahore.
3. Government College University, Lahore.
4. University of Education, Lahore.
5. Lahore College for Women University, Lahore.
6. Information Technology University of the Punjab, Lahore.
7. The University of Home Economics, Lahore.

8. Lahore School of Economics, Lahore.
9. University of Central Punjab, Lahore.
10. University of Lahore.
11. The Hajvery University, Lahore.
12. University of Management & Technology, Lahore.
13. Forman Christian College, Lahore.
14. University of South Asia, Lahore.
15. Beacon house National University, Lahore.
16. Minhaj University, Lahore.
17. Qarshi University Mured Kay .
18. Lahore Leads University, Lahore.
19. Lahore Garrison University.
20. NUR International University.
21. Institute of Management and Sciences, Lahore (Pak Aims.)
22. National College of Business Administration & Economics, Lahore.
23. Imperial College, Lahore.
24. Superior College, Lahore.
25. Ali Institute of Education, Lahore.
26. Global Institute, Lahore
27. Virtual University of Pakistan.(Federally Chartered Public University)
28. FAST, University.(Federally Chartered Private University)
29. LUMS, Lahore.(Federally Chartered Private University)
30. COMSATS Institute of Information Technology.(Federally Chartered Public University)
31. King Edward Medical University, Lahore.
32. Fatima Jinnah Medical University, Lahore.
33. University of Health Sciences, Lahore.
34. University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore.

(ب) کیبنٹ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق یہ جامعات پنجاب اسمبلی سے قوانین کی منظوری کے بعد قائم کی گئی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز(الف) میں درج شدہ تمام یونیورسٹیز قانونی ضابطہ کار کے مطابق قائم ہوئی ہیں۔ تاہم کچھ یونیورسٹیز میں مبینہ طور چند ایسے پروگرام چل رہے ہیں جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ قواعد وضوابط اور مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر چل رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ایسے مبینہ پروگرامز کی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔ تاکہ ان کو قانونی ضابطہ کار کے تحت لایا جائے یا بند کیا جائے۔

لاہور میں یونیورسٹیز میں لیپ ٹاپ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*9158: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی یونیورسٹیز ہیں جن میں سٹوڈنٹس کو سال 17-2016 میں لیپ ٹاپ دیئے گئے ان کے نام بتائیں جائیں؟

(ب) کتنی یونیورسٹی ایسی ہیں جن کے سٹوڈنٹس کو ابھی تک لیپ ٹاپ نہیں مل سکے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جی سی یونیورسٹی میں بھی ایم بی اے کے سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ دیئے گئے ان سٹوڈنٹس کے نام اور میرٹ لسٹ 17-2016 کی فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت جن یونیورسٹی میں ابھی تک لیپ ٹاپ نہیں دیئے گئے ان کو کب تک لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) لاہور میں قائم پبلک سیکٹر یونیورسٹیز میں جن سٹوڈنٹس کو سال 17۔2016 میں لیپ ٹاپ دیئے گئے ان کے نام درج ذیل ہیں:

جی سی یونیورسٹی لاہور	پنجاب یونیورسٹی، لاہور
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور	یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور
لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور۔	گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، لاہور

(ب) انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور میں 17۔2016 میں سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ نہیں دیئے گئے۔

(ج) جی سی یونیورسٹی لاہور میں سال 17۔2016 میں ایم بی اے کے 10 سٹوڈنٹس کے لیپ ٹاپ دیئے گئے ان سٹوڈنٹس کے نام اور لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

HEC کے Distribution Criteria کے تحت

Full coverage to enrolled Ph.D, MS, M. Phil or equivalent Programme students in any public sector HEI

تمام طلباء جنہوں نے اپلائی کیا، کو لیپ ٹاپ دیئے گئے۔Distribution Criteria ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹیز میں لیپ ٹاپ HEC، اسلام آباد کی طرف سے پرائم منسٹرز سکیم کے تحت دیئے جاتے ہیں اس لئے حکومت پنجاب سے متعلق نہ ہے۔

پی ایس ٹی کالج کمالیہ کا بجٹ اور طالب علموں اور کمروں سے متعلقہ تفصیلات

*9372: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PST کالج کمالیہ کا سال 16-2015 اور 17-2016 کا بجٹ سال وار بتائیں؟

(ب) اس کالج میں اس وقت کلاس وار طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ج) اس کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے کتنے کمرے کلاس رومز، کتنے میں labs اور کتنے میں کس کس آفیسر کے دفاتر ہیں؟

(د) اس کالج کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم سٹوڈنٹ کی بہبود اور کالج میں سہولیات کی فراہمی کے لئے فراہم کی گئی؟

(ہ) اس کالج کی ان دو سالوں کی آڈٹ رپورٹ فراہم کریں؟

(و) اس کالج کی کنٹین کس کو کب سے ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے ماہانہ / سالانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ز) اس کالج میں تعینات ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ PST کالج کا سال 16۔2015 کا بجٹ =۔/3,77,66,659 روپے اور 17۔2016 کا بجٹ =۔/4,70,77,000 روپے منظور ہوا۔

(ب) اس وقت گورنمنٹ PST کالج کمالیہ میں کلاس وار طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ فرسٹ ائیر 775
2۔ سیکنڈ ائیر 792
3۔ تھرڈ ائیر 52
4۔ فورتھ ائیر 48
5۔ سال پنجم کی بجائے امیدواران نے بی ایس چار سالہ پروگرام تین مضامین (فزکس انگلش اکنامکس) میں 150 طلبہ نے داخلہ لیا۔
6۔ سال ششم (25 MA ENG, ECO PART-II)
بی ایس فرسٹ سمیسٹر (فزکس 50 انگلش 50 اکنامکس 50)
بی ایس تھرڈ سمسٹر (فزکس 47 انگلش 36 اکنامکس 17)

(ج) اس کالج کی بلڈنگ اکیڈمک بلاکس۔مین ہال۔ہاسٹل۔پرنسپل رہائش گاہ پر مشتمل ہے۔ اکیڈمک بلاکس 50 کمروں پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ کلاس رومز 28
2۔ لیبارٹریز 06
3۔ دفاتر صدور شعبہ جات 03 BS (اکنامکس، انگلش، فزکس)
4۔ بی ایس آفس 01
5۔ پوسٹ گریجویٹ ڈیپارٹمنٹس کی لائبریری 02
6۔ سنٹرل لائبریری 01
7۔ کالج آفس 03 (ایک پرنسپل آفس، ایک کلریکل آفس، ایک ون ونڈو آپریشن)
8۔ سٹاف رومز 02 (ایک سٹاف کے لئے، ایک میں سٹاف کی الماریاں)

9۔ سپورٹس آفس 01

10۔ سٹور رومز 03 (ایک سپورٹس سامان کے لئے، ایک ناکارہ و ناقابلِ مرمت فرنیچر کے لئے، ایک برائے اوزار کلاس فور ملازمین)

(د) اس کالج میں گذشتہ دو سالوں 16۔2015 اور 17۔2016 کے لئے سٹوڈنٹس ویلفیئر اور سہولیات کی مد میں حکومت کی طرف سے براہ راست اور علیحدہ سے کوئی رقم فراہم نہ کی گئی۔ تاہم حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں دیگر کالجز کی طرح پی ایس ٹی کالج میں بھی سٹوڈنٹس کی فلاح و بہبود اس عرصہ میں درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

الف۔ 73 طلباء میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔

ب۔ 59 طلباء میں۔/13,32,000 روپے کی خطیر رقم PEEF سکالرشپ کی صورت میں تقسیم کی گئی۔

ج۔ 79 طلباء میں مورا (MORA) سکالرشپ کی مد میں۔/4,47,000 روپے تقسیم کئے گئے جبکہ وزیر اعلیٰ کے علمی ادبی مقابلہ جات و سپورٹس سے حاصل ہونے والے انعامات اس کے علاوہ ہیں۔

(ہ) اس کالج میں گزشتہ دو سالوں 16۔2015 اور 17۔2016 کے لئے آڈٹ نہ ہوا ہے۔ تاہم آڈٹ اتھارٹیز کو درخواست بھی جمع کروادی ہے کہ کالج ہذا کا آڈٹ کیا جائے۔ لیٹر کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) اس کالج میں کنٹین موجود نہیں ہے۔

(ز) کالج میں تعینات ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں پرنسپلز، ڈائریکٹرز اور ڈی پی آئی کالجز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9419: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں پرنسپلز، ڈائریکٹرز اور ڈی پی آئی (کالجز) کی کتنی اسامیاں خالی ہیں ان اسامیوں / کالج کے نام اور یہ کب سے خالی ہیں ان کے لئے موجودہ انتظامات کیا ہیں؟)

(ب) ایڈمنسٹریشن کو بہتر بنانے کے لئے حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرلے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) بہاولپور ڈویژن کے 4 مردانہ اور 13 زنانہ کالجز اور 5 کامرس کالجز میں پرنسپلز کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن اس پر کام کر رہا ہے اور بہت جلد ان خالی اسامیوں پر تعیناتی ممکن ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ میاں رحمت علی ہوم اکنامکس کالج سیٹلائٹ ٹاؤن میں طالبات کی تعداد اور ٹیچرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9437: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ گورنمنٹ میاں رحمت علی ہوم اکنامکس کالج سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کتنی لیکچررز تدریس کے لئے تعینات ہیں اور کتنی لیکچررز کی سیٹیں خالی ہیں نیز کب تک تدریس کے لئے باقاعدہ خالی اسامیوں پر لیکچرارز تعینات کی جاسکیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ میاں رحمت علی میموریل ہوم اکنامکس کالج سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں 200 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) اس وقت 7 سی ٹی آئیز تدریس کے لئے تعینات ہیں کالج ہذا میں اساتذہ/لیکچررز کی 27 سیٹیں SNE Frozen ہونے کی وجہ سے خالی ہیں۔ حکومت تدریس کے لئے ان خالی اسامیوں پر باقاعدہ لیکچرارز کی تعیناتی کرنے کے لئے اور SNE Defrost کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔

کامرس کالجز کے اساتذہ کو پروموشن نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9518: **محترمہ زیب النساء اعوان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے 118 سرکاری کالجز کے سکیل 19 (Male) اساتذہ کی سنیارٹی 14 سے سال فائنل کیوں نہیں کی گئی اور کامرس کالج کے اساتذہ کو پروموشن سے محروم رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

(ب) جنرل کالجز کے اساتذہ کو چار درجاتی فارمولا (3:19:36:42) اپریل 2012 میں دیا گیا جبکہ اسی محکمے کے زیر اہتمام کامرس کالج کے اساتذہ کو پانچ سال محروم رکھنے کے بعد یہ فارمولا مارچ 2017 میں دیا لیکن ابھی تک اساتذہ پروموشن سے محروم ہیں؟

(ج) کامرس کالج کے اساتذہ کی داد رسی کے لئے چار درجاتی فارمولا (3:19:36:42) اپریل 2012 سے دینے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے

(د) کامرس کالجز میں زیر تعلیم طالبات کو پاک چائنہ اقتصادی راہداری (سی پیک) کے فوائد سے استفادہ کرنے کے لئے 2003 سے نافذ موجودہ فرسودہ نصاب میں ترامیم اور اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) سپریم کورٹ C.P 51-L/2015 کیس BS-19 کی وجہ سے سنیارٹی فائنل نہ ہو سکی۔ کورٹ کیس کے فیصلہ کے بعد فائنل سنیارٹی جاری کر دی گئی ہے۔ اس لسٹ کے تحت پروموشن کیسز محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مورخہ 5۔ جنوری 2015 کو 50 کیسز PSB-I نے پروموشن کے لئے ڈسکس کئے ہیں۔ جن میں سے متعدد گریڈ 20 میں ترقی کے لئے اہل قرار پائے ہیں۔

(ب) کورٹ کیس کی وجہ سے BS-19 کے اساتذہ کی فائنل سنیارٹی جاری نہ ہو سکی البتہ گریڈ 17 سے گریڈ 18 اور گریڈ 18 سے گریڈ 19 کے اساتذہ کی پروموشن تین مرتبہ ہو چکی ہیں گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی کے لئے آخری DPC میٹنگ 23۔ نومبر 2017 کو ہوئی جس میں 116 افسران کی ترقی زیر غور آئی جن میں سے 85 افسران ترقی پا گئے جبکہ گریڈ 18 سے گریڈ 19 میں ترقی کے لئے آخری PSB-II کی میٹنگ جنوری 2018 میں منعقد ہوئی جس میں 130 افسران کی ترقی زیر غور آئی اور متعدد افسران ترقی پا گئے۔

(ج) کامرس کالج کے اساتذہ کو چار درجاتی فارمولا کے تحت پروموشن دی جارہی ہے اپریل 2012 سے چار درجاتی فارمولا دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(د) نصاب کی ترامیم کے لئے نصاب سازی ونگ کام کر رہا ہے۔ ترامیم باقاعدہ طور پر انٹر بورڈ کمیٹی میں پیش ہوتی ہیں اور منظوری کے بعد نافذ العمل ہوتی ہیں۔

فیصل آباد میں کالجز کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9543: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں لڑکے اور لڑکیوں کے کالجز کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ کالجز میں سکیل 1 سے 11 سکیل تک کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں کالجز وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں 15 بوائز اور 24 خواتین کالجز موجود ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں درج ذیل سکیل کی اسامیاں خالی ہیں کالج وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جب حکومت پنجاب تقرریوں سے پابندی اٹھائے گی تو یہ اسامیاں پر کرلی جائیں گی ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں کلاس فور کی تمام تقرریاں کرلی گئی ہیں۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 ہربنس پورہ میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9555: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 لاہور ہر بنس پورہ میں کالج و سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سرکاری اراضی مختص کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ حلقہ میں کالج اور سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے سلسلے میں حکومت نے تاحال کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں نیز کب تک مذکورہ منصوبے مکمل ہوں گے اس کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ درست ہے کہ ہر بنس پورہ میں بوائز کالج کی تعمیر کے لئے سرکاری اراضی رقبہ تعدادی 11 کنال اور 14 مرلہ مختص کی گئی ہے سپورٹس کمپلیکس کا قیام محکمہ اعلیٰ تعلیم سے متعلق نہ ہے۔

(ب) ایک قطہ اراضی رقبہ تعدادی 11 کنال 14 مرلہ خسرہ نمبر 501، 601 کھیوٹ نمبر 968، کھتونی نمبر 1942 محکمہ ہائر ایجوکیشن کے نام برائے تعمیر کالج برائے طلبہ سلامت پورہ (پی پی۔145) لاہور ٹرانسفر ہوا۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم نے محکمہ آرکیٹیکٹ سے کالج بلڈنگ کے نقشہ جات تیار کرنے کے لئے اور محکمہ تعمیرات کو بلڈنگ کا ابتدائی تخمینہ لگوانے کے لئے رجوع کیا۔ بورڈ آف ریونیو ضلع لاہور سے رجوع کیا گیا کہ زمین کا قبضہ محکمہ تعلیم کے حوالے کرے۔ اس اثناء میں (2011) قاضی محمد یعقوب ولدیت محمد الدین رہائشی مین بازار ہر بنس پورہ نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی جو کہ متعلقہ کورٹ نے پانچ سال بعد خارج کی۔ بعد ازاں 2016 میں حافظ مطیع الرحمٰن سول جج لاہور کی عدالت میں سول مقدمہ دائر کیا گیا جس میں سولیسٹر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فائزہ منور کو اسسٹنٹ اٹارنی نامزد کیا گیا ہے کہ وہ کورٹ میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کی طرف سے حاضر ہوں۔ اس مقدمہ کی گزشتہ شنوائی 2018-01-23 تھی اور نئی تاریخ پیشی 2018-02-24 ہے اس وقت کیس جناب خاور رفیق سول جج لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مذکورہ بالا رقبہ کا قبضہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 2017-12-12 کو لیا اور برائے تعمیر چار دیواری مذکورہ بالا رقبہ کی منظوری مبلغ 6.523 ملین روپے 2018-02-08 کو جاری کر دی ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے فنڈز کی فراہمی کے لئے رجوع کیا جا رہا ہے اور اسے موجودہ مالی سال

میں ہی مکمل کر لیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں برائے تعمیر گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلباء ہربنس پورہ کا منصوبہ شامل کیا جارہا ہے۔ تاہم سپورٹس کمپلیکس کا قیام محکمہ اعلیٰ تعلیم سے متعلق نہ ہے۔

لاہور یو ای ٹی میں ڈینگی مچھروں سے بچاؤ کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*9592: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) UET لاہور میں مچھروں اور ڈینگی سے بچاؤ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ UET لاہور میں مچھروں کی بہتات کی وجہ سے ڈینگی کا خطرہ لاحق ہے اور یونیورسٹی اپنے لیول پر کچھ بھی اقدامات نہیں اٹھا رہی ہے اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) سال 17-2016 میں UET لاہور نے ڈینگی کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے نیز اس عرصہ کے دوران UET کے کتنے ملازمین ڈینگی کا شکار ہوئے ان کی طبی امداد کے لئے UET نے کیا کیا سہولیات فراہم کیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں مچھروں اور ڈینگی کے حوالے سے خاطر خواہ صفائی، سپرے اور فیومی گیشن کا انتظام موجود ہے اور اس سلسلے میں یونیورسٹی کا تشکیل شدہ ڈینگی سیل بھرپور طریقے سے ہاسٹلز، رہائش گاہ اور تدریسی ڈیپارٹمنٹ ڈینگی سے بچاؤ کے لئے ہمہ وقت مصروف کار رہتا ہے۔

پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس شالامار ٹاؤن کی ٹیمیں باقاعدگی سے یونیورسٹی کا ان ڈور اور آؤٹ ڈور معائنہ کرتی ہیں اور ان سے مشاورت سے سپرے اور فیومی گیشن حسب ضرورت کی جاتی ہے۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے یونیورسٹی کی ڈسپنسری میں ابتدائی طبی امداد کی مؤثر سہولیات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ڈینگی سیزن کے آغاز اور اس کے دوران ڈینگی سے بچاؤ کی آگاہی مہم ہینڈ آؤٹ، بینرز، ڈینگی واک اور سیمینار کی صورت میں جاری ہے۔

(ب) یونیورسٹی اپنے لیول پر انتہائی اقدامات کر رہی ہے اور یونیورسٹی پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس شالامار ٹاؤن کے ساتھ مل کر مچھروں اور ڈینگی لاروا سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرتی رہتی ہے۔

(ج) 2016 اور 2018 میں ڈینگی لاروا کے تدارک کے لئے عوامی آگاہی مہم اشتہارات، بینرز، سیمینار اور واک کے ذریعے کی گئی۔ اس کے علاوہ سپرے اور فیومی گیشن پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ٹیموں کے ساتھ مشاورت سے ہاسٹلز، رہائش گاہ اور ڈیپارٹمنٹ میں کی گئی۔ ریکارڈ کے مطابق 17-2016 میں کوئی ڈینگی مریض نہیں پایا گیا۔
یہ اقدامات اے سی شالامار ٹاؤن کی طرف سے بلائی گئی ہفتہ وار میٹنگ میں شیئر کئے جاتے ہیں۔

لاہور: انجینئرنگ یونیورسٹی کے ملازمین اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*9593: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) UET لاہور میں کل کتنے شعبہ جات ہیں نیز ان شعبہ جات کا آغاز کب اور کن کن سالوں میں کیا گیا؟

(ب) UET لاہور کے شعبہ جات کے پروفیسرز، ڈین اور ان کے انچارج کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) انجینئرنگ یونیورسٹی کے ملازمین کی گریڈ وار اور عہدہ وار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی ہذا میں 27 شعبہ جات ہیں ان شعبہ جات کا آغاز جن سالوں میں ہوا اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) UET،لاہور کے شعبہ جات کے پروفیسرز، ڈین اور ان کے انچارج کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) انجینئرنگ یونیورسٹی کے ملازمین کی گریڈ واراور عہدہ وار تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

ساہیوال میں کالجوں کی بلڈنگ اور طالب علموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9602: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں کون کون سے سرکاری گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان کالجوں میں بلڈنگ کی پوزیشن کیا ہے اور کس کس کالج کی بلڈنگ طالب علموں کی تعداد سے کم ہے؟

(د) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں سے کس کس کالج کے پاس طالب علموں کے لئے بسیں ہیں اور کن کے پاس یہ سہولت نہ ہے؟

(و) ان کالجوں میں missing facilities کون کون سی ہیں اور کب تک پوری کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	2۔ گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی	4۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال
5۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس چیچہ وطنی	6۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال
7۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال	8۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کبیر ٹاؤن ساہیوال
9۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ	10۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی
11۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال	

(ب)

.1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	4877	
.2	گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال	1104	
.3	گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی	1666	
.4	گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال	973	
.5	گورنمنٹ کالج آف کامرس چیچہ وطنی	318	
.6	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال		4010
.7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال	530	
.8	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال	245	
.9	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ	802	
.10	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی	2359	
.11	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال	146	

(ج) درج ذیل کالجز کی بلڈنگز طالب علموں کی تعداد کے لئے ناکافی ہیں، اس کے علاوہ تمام کالجز کی بلڈنگز پوزیشن کے لحاظ سے ٹھیک ہیں۔ ان پر سالانہ M&R سے مرمت وغیرہ ہوتی رہتی ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی 2۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی
3۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال 4۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال

یہاں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ جہاں تک گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال کا تعلق ہے وہاں missing facilities فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ موجودہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جس کی مالیت 44.740 ملین روپے ہے۔ دیگر کالجز کے لئے اعداد و شمار اکھٹے کئے جا رہے ہیں اور مرحلہ وار وسائل کی دستیابی کے ساتھ یہ missing facilities فراہم کر دی جائیں گی۔

(د) درج ذیل کالجز کے پاس سرکاری بسیں ہیں۔

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال 2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال
3۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ 4۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی

درج ذیل کالجز کے پاس سرکاری بسیں نہیں ہیں۔

1۔ گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال 2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی
3۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال 4۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس چیچہ وطنی
5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال 6۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال
7۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال

موجودہ مالی سال میں 500.000 ملین کی رقم بسوں کے لئے مختص ہے جس کے تحت پنجاب بھر کے کالجز کو مرحلہ وار بسیں فراہم کی جائیں گی جہاں تک گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن کا تعلق ہے اس کے PC-I میں ایک بس شامل ہے جو اسی سال فراہم کر دی جائے گی۔

(ہ) فرنیچر، کتابیں، سائنس لیب کے آلات اور کمپیوٹر کے سامان کے لئے گرانٹ جاری کر دی ہے جو اسی مالی سال میں فراہم کر دی جائیں۔ دیگر تفصیل درج ذیل ہے:

1. اکیڈمک بلاک،، کمپیوٹر لیب، ملٹی پرپز ہال برائے گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی
2. اکیڈمک بلاک، ، کمپیوٹر لیب، ملٹی پرپز ہال برائے گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی
3. ملٹی پرپز ہال، کمپیوٹر لیب برائے گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال
4. بلڈنگ برائے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال (جس جگہ پر یہ ادارہ کام کر رہا ہے اس پر ٹیوٹا اور گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال کے درمیان تنازع ہے)

جیسا کہ جز (ج) میں وضاحت کی گئی ہے کہ پنجاب کے تمام کالجز کو مرحلہ وار missing facilities فراہم کی جائیں گی لہٰذا اگلے مالی سال میں ان کالجز کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاہم کامرس کالج کے لئے ابھی زمین موجود نہیں ہے جونہی زمین کی فراہمی کا معاملہ طے ہوا کالج کی عمارت تعمیر کر دی جائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آج ایک بڑے اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ overall پورے پنجاب میں sugarcane کا مسئلہ درپیش ہے۔ اُس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ایک چیز طے ہوئی تھی کہ میری تحریک التوائے کار کو out of turn لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں نے اس کے لئے جمعرات کا دن مقرر کیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ تو لینے دیں۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ طحٰیا نون

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست محترمہ طحٰیا نون، ایم پی اے ڈبلیو۔336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ میری گل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میری گل ایم پی اے ڈبلیو۔334 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30-اکتوبر اور 23، 24۔ نومبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری رضا نصر اللہ گھمن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری رضا نصر اللہ گھمن ایم پی اے، پی پی۔62 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شبینہ زکریا بٹ ایم پی اے ڈبلیو۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 18 اور 24۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء اعوان ایم پی اے ڈبلیو۔300 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15۔ جون، 11 تا 19۔ ستمبر اور 24 تا 26۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عائشہ جاوید ایم پی اے ڈبلیو۔317 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے ڈبلیو۔313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24۔نومبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان ایم پی اے پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23،24۔نومبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 955/17 سید محمد سبطین رضا کی ہے۔ وزیر آبپاشی اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای مظفر گڑھ اور چیف انجینئر کی ملی بھگت سے تحصیل علی پور اور جتوئی کا پانی چوری ہونے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! تحریک التواء کے ضمن میں عرض ہے کہ مظفر گڑھ کینال دریائے سندھ پر واقعہ تونسہ بیراج سے نکلتی ہے اور ضلع مظفر گڑھ کے ایک بڑے حصہ کو آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرتی ہے۔ تونسہ بیراج پر مظفر گڑھ کینال 8905 کیوسک پانی لے جانے کی لئے بنائی گئی ہے۔ محکمہ نہر آبپاشی پنجاب کے دو ڈویژنز اس کینال کے انتظام کی ذمہ دار ہیں جو کہ کوٹ ادو کینال ڈویژن اور مظفر گڑھ کینال ڈویژن ہیں۔ مظفر گڑھ کینال کی RD-206 تک کا انتظام کوٹ ادو کینال ڈویژن کے پاس ہے جبکہ اس کے بعد مظفر گڑھ کینال ڈویژن ذمہ دار ہے۔ RD-206 پر مظفر گڑھ کینال ڈویژن کا حصہ 53 فیصد اور کوٹ ادو کینال ڈویژن کا 47 فیصد ہے۔ تونسہ بیراج وہ مقام ہے جہاں پر دریائے سندھ کے پانی کو صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کا انتظام ارسا (IRSA) کے پاس ہے۔ مظفر گڑھ کینال میں پانی کی کمی کو دونوں ڈویژنز میں مندرجہ ذیل تناسب کے لحاظ سے تقسیم کیا جاتا ہے اور تمام نہروں کو وارابندی کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ RD-206 مظفر گڑھ کینال پر خریف 2017 میں پانی کی کمی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں ستمبر کے مہینے میں PMIU نے حسب معمول مظفر گڑھ کینال کے discharge کا analysis کیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ مظفر گڑھ کینال کو اپنے حصہ سے کم پانی مل رہا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ستمبر کے مہینے میں کوٹ ادو ڈویژن نے نہروں کے چلانے میں وارابندی کی خلاف ورزی کی جس کی بدولت مظفر گڑھ کینال ڈویژن کو اگست اور ستمبر کے مہینے میں اوسطاً 6 فیصد سے 14 فیصد تک کوٹ ادو ڈویژن کے مقابلے میں کم پانی ملا۔ اس سلسلہ میں ایکسیئن کوٹ ادو ڈویژن کو شوکاز نوٹس دے دیا گیا ہے اور تادیبی کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ مظفر گڑھ کینال میں آنے والی پانی کی کمی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔ واپڈا مظفر گڑھ کینال کی پختگی کا کام کر رہا ہے جس کی وجہ سے نہر کی حفاظت کے لئے پانی

کی مطلوبہ مقدار نہ چھوڑی جا سکتی ہے۔ اگست اور ستمبر میں پانی کی کمی کی ایک اور وجہ دریائے سندھ میں آنے والا سیلاب ہے۔ سیلاب کی وجہ سے نہروں میں بھل زیادہ مقدار میں آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے discharge table disturb ہو جاتا ہے۔ ستمبر میں جب پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو discharge table مورخہ 24۔ ستمبر 2017 کو revise کر کے کمی کو پورا کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/70 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔ جی، سردار صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

حکومت شوگر ملز مافیا سے قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیوز چینلز کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت شوگر ملز مافیا سے قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ہو گئی ہے۔ شوگر ملز مالکان نے کاشتکاروں سے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے 130 روپے فی من گنا خریدنا شروع کر دیا ہے جس سے کسانوں کو اربوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس وقت پنجاب کی 54 شوگر ملوں میں گنے کی crushing کا کام جاری ہے معمول کے مطابق گنے کا ریٹ 180 روپے فی من کی بجائے 130 روپے فی من دینے کے علاوہ مختلف مدات میں کٹوتی بھی کی جا رہی ہے۔ شوگر ملز مافیا کی من مانیوں کے خلاف چیف سیکرٹری پنجاب، سیکرٹری خوراک، کین کمشنر اور اضلاع میں تعینات ڈپٹی کمشنرز سے بات کر چکے ہیں مگر کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہے۔ شوگر ملز مافیا کی اس لوٹ مار سے پورے پنجاب کے کاشتکاروں میں سخت تشویش اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں نے پہلے ہی آپ کو وقت دے دیا ہے۔ آپ اس پر کل بات کریں گے۔ اس موضوع پر بحث میں جن ممبران نے حصہ لینا ہے وہ اپنے نام لکھوا دیں۔ ہم اس پر کل

بحث کریں گے۔ آپ کی تحریک التوائے کار بحث کے لئے منظور ہو چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1196/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1197/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑکوں پر غیر قانونی پارکنگ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "لاہور نیوز ٹیلیویژن" پر ذوہیب سلیم بٹ کے مورخہ 19۔ نومبر 2017 کے پروگرام بنام تخت لاہور کے مطابق نیلا گنبد کے علاقے میں سڑک کے دونوں اطراف پر غیر قانونی پارکنگ نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ یہاں پر ایک طرف کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی اور میو ہسپتال کے مرکزی دروازے ہیں جبکہ دوسری طرف انارکلی کا بازار شروع ہوتا ہے۔ یہاں پر غیر قانونی پارکنگ اور ٹریفک کے شدید دباؤ کی وجہ سے اکثر ایمبولینسز پھنسی رہتی ہیں جس کی وجہ سے کئی مریض موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ ادھر سڑک کے درمیان میں ایک چھوٹا سا پارک ہے جس میں فوارے لگے ہوئے ہیں جو کبھی حسین منظر پیش کرتے تھے اب لوگ اس پارک کو بطور لیٹرین استعمال کرتے ہیں۔ تاجر یونین کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ پارک مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے گندگی کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ کئی کئی ماہ اس پارک کی صفائی تک نہیں کی جاتی۔ دکانداروں نے حکام سے غیر قانونی پارکنگ کو ختم کروانے اور پارک کی دیکھ بھال کے لئے مناسب انتظامات کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے میں آئے گا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک تحریک التوائے کار نمبر 1198/17 بھی ڈاکٹر مراد راس کی ہے لیکن ایک آپ نے پڑھ لی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1202/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میں لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں کروڑوں روپے کے مالی گھپلوں کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 27۔نومبر 2017 کی خبر کے مطابق لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں 47 کروڑ روپے سے زائد کے مالی گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے اعتراضات لگا دیئے جبکہ معاملہ ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں بھی اٹھایا گیا مگر محکمہ کی طرف سے کوئی جواب ہی نہیں دیا گیا۔ علاوہ ازیں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے چھوٹے گریڈ کے افسران کو خلاف ضابطہ بڑے گریڈ کے اضافی چارج دیئے گئے جس سے قومی خزانہ کو 4 کروڑ 65 لاکھ 17 ہزار 831 روپے کا نقصان ہوا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1208/17 جناب امتیاز احمد لالی اور میاں محمد اعظم کی ہے لیکن اس issue پر بحث رکھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1209/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1211/17 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے جو گنّے کے بارے میں ہے لہٰذا گنے سے متعلقہ تمام تحاریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1212/17 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1213/17 میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1214/17 سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1215/17 میاں خرم جہانگیر

وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن اُن کی ایک تحریک التوائے کار کو بھی dispose of ہو گئی ہے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1216/17 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، بھچر صاحب! اسے پیش کریں۔

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس میں اوور چارجنگ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "نئی" بات مورخہ 7۔ دسمبر 2017 کی خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے مریضوں سے بوجھ کم کرتے ہوئے سرکاری ہسپتالوں کی ایک روپے پرچی فیس تو ختم کر دی گئی لیکن مریضوں اور ان کے لواحقین سے روزانہ لاکھوں روپے اوور چارجنگ کی مد میں لوٹنے والے مافیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ پارکنگ سٹینڈز پر تعینات عملہ نہ صرف شہریوں سے اوور چارجنگ کرتا ہے بلکہ عملہ کا شہریوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا معمول بن گیا۔ پارکنگ سٹینڈز پر تعینات عملے کے سامنے ایم ایس صاحبان بھی بے بس نظر آتے ہیں۔ موٹر سائیکل سواروں سے پارکنگ کی مد میں دس روپے کے بجائے ڈبل فیس وصول کی جاتی ہے اس وقت سروسز ہسپتال، میو اور جنرل ہسپتال کے پارکنگ عملے کی جانب سے اوور چارجنگ کی جارہی ہے لہٰذا مریضوں اور شہریوں کا مطالبہ ہے کہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے، پارکنگ کی مد میں فیس کو کم کیا جائے اور ہسپتال کے عملے کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صلاح الدین!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ضلع میانوالی میں انڈسٹریل ایریا سکندرآباد میں ایگری ٹیک فرٹیلائزر فیکٹری ہے جو تقریباً پچھلے ایک سال سے بند پڑی ہے۔ اس فیکٹری میں تقریباً اڑھائی سے تین ہزار کے قریب مزدور اور workers بے روزگار ہو گئے ہیں اور اُن کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ فیکٹری کے آس پاس کے سکولوں اور کالجوں کو یہ promote کرتی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف سکول و کالج effect ہو رہے ہیں بلکہ بچوں کی تعلیم بھی effect ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ہسپتال، ڈسپنسریاں اور ہیلتھ کیئر سنٹروں کو یہ فیکٹری ادویات اور تمام میڈیکل کی سہولت provide کرتی ہے جو کہ وہ بھی effect ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں آس پاس کے دیہاتی علاقوں کو پینے کا صاف پانی دیا جاتا ہے وہ بھی بند ہو گیا ہے۔ اصل میں سوئی گیس کے ریٹس کا مسئلہ ہے۔ سندھ کی فیکٹریوں اور دیگر فیکٹریوں کو تقریباً چار روپے per cubic feet گیس سپلائی کی جا رہی ہے جبکہ اِن کو کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کو 9 روپے میں دیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کوئی طریقہ اختیار کریں اور لکھ کر لائیں تاکہ ایوان میں اس کو پڑھا جائے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے لکھ کر بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کا لکھا ہوا کوئی کاغذ نہیں آیا۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر ایمرجنسی کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ لکھ کر دے دیں پھر ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا ہوا ہے اس لئے میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کون سے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے، ایسے کیا پتا چلے گا؟ آپ لکھ کر دیں تو ہم متعلقہ محکمہ کو لکھ کر اس کا جواب لیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے لکھ کر بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کدھر لکھ کر دیا ہوا ہے، کیا ہمارے دفتر میں دیا ہوا ہے؟

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! جی، یہ issue لکھ کر دیا ہوا ہے لیکن وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ آیا ہے اس لئے میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کو بھی پوائنٹ آف آرڈر کا موقع دیتا ہوں لیکن تقریر نہیں کرنی بلکہ صرف پوائنٹ آف آرڈر ہو گا۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوالات کمیٹی کو refer کئے جاتے ہیں تو میرے تین سوال چھ مہینے پہلے کمیٹی کو refer ہوئے تھے لیکن ابھی تک اُن پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور ٹائم بھی گزر گیا ہے۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی پارک پر قبضے کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار ہے جس کا ایک سال سے جواب نہیں آیا۔ اسی طرح اگر سوال پر کارروائی نہیں ہونی تو کمیٹی کو سوال دینے کا کیا مقصد ہے؟

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا 1857 ایکڑ زمین کا ایک سوال محکمہ جنگلات کی کمیٹی کو refer ہوا تھا، ایک پنجاب پولیس اور ایک TMA سے متعلقہ ہے۔ ان سوالات پر بغیر کسی میٹنگ کے اجلاس کا ٹائم ہی ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جس کا ٹائم ختم ہو جائے وہ extend کروا لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چھ مہینے ہو گئے ہیں اس پر ایک اجلاس بھی نہیں ہوا۔ اسی طرح تحریک التوائے کار پر آپ تین دفعہ کہہ چکے ہیں کہ جواب منگوائیں گے جس کو ایک سال ہو گیا ہے۔ میں

جب بھی پوائنٹ اٹھاتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ جواب آ جائے گا لیکن ابھی تک نہیں آیا۔ اس پر اگر کارروائی نہیں کرنی تو بتادیں۔

جناب سپیکر: کون کون سے سوالات ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کو سارے نمبر دے دیتا ہوں۔ جنگلات کا سوال نمبر 992 ہے، ایک سوال پنجاب پولیس کی وردی اور ایک TMA کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 992 ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پر میں نے آپ کو خط بھی لکھا تھا۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی کو Chair کون کرتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے دو مہینے پہلے آپ کو لیٹر بھی لکھا تھا کہ یہ سوال نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: ان کمیٹیوں کے چیئرمین کون ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب مجھے یہ نہیں پتا۔ یہ کمیٹی کے سپرد ہوئے ہیں تو اسمبلی کو پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کا لیٹر آ گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے لیٹر دو مہینے پہلے لکھا ہے اور اس پر بھی مجھے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اسی طرح ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے لیڈیز پارک پر قبضہ کیا ہوا ہے جس کے حوالے سے تحریک التوائے کار ایک سال سے pending پڑی ہے لیکن ابھی تک اس کا ایوان میں جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب کے پوائنٹ کو نوٹ کیا جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

یوم یکجہتی کشمیر ریلی میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو بھی شرکت کی درخواست

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔5۔ فروری کو ہم یوم یکجہتی کشمیر قومی سطح پر ہمیشہ کی طرح منا رہے ہیں جس میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں سے اظہار یکجہتی اور ہندو بنئے کے مظالم کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ چونکہ ہم ہر سال ریلی نکالتے ہیں تو میری اپوزیشن کے بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس مسئلے پر وہ ہماری ریلی میں ضرور شرکت اختیار کریں۔ ہم پوری دنیا کو بتائیں گے کہ مسئلہ کشمیر پر ہم سب ایک ہیں۔ میاں محمد نواز شریف نے مقبوضہ کشمیر کے دس طلباء کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت وہ طلباء یہاں مفت تعلیم حاصل کرنے کے لئے آرہے ہیں۔ یہ ایک سفر ہے کہ ہم کشمیر کی آزادی کے لئے اکٹھے ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ہم اس معاملے پر سب اکٹھے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پنجاب میں بھی کشمیر کمیٹی constitute کی جائے ۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ نے بھی اس ریلی میں شرکت کرنی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن ایک گزارش ہے کہ کشمیری کاز پر پوری پاکستانی قوم including ہمارے پاکستان میں رہنے والے جو ہندو بھائی ہیں اور اقلیتوں سے آٹھ بھائی اس اسمبلی کے معزز ممبران ہیں جن میں ایک ہندو بھائی ممبر ہیں تو انہوں نے اپنے concern کا کئی دفعہ مجھ سے اظہار کیا ہے کہ جب بھی ہندو بنیے کا نام لیا جائے تو انڈیا کا نام لازمی لیا کریں کیونکہ پنجاب میں رحیم یار خان، بہاولپور اور خاص طور پر صوبہ سندھ میں بھی ہندو قیام پذیر ہیں۔

جناب سپیکر: وہ انڈیا کے ہندو بنیے کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بات کا جواب دینا چاہتی ہوں کہ ہم کشمیر کاز میں سب اکٹھے ہیں اور ہم بھی 5۔ فروری کو مال روڈ پر انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیالکوٹ میں جنوری 2017 میں قتل ہونے والی بچی کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک بہت ہی اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلے سال 23۔ جنوری کو 11 سالہ بچی تانیہ مریم کا سیالکوٹ میں قتل ہوا جس کی نعش سمبڑیال نہر سے ملی تو میں نے توجہ دلاؤ نوٹس بھی اسمبلی میں دیا جس کے بعد ہمارے اقلیتی امور اور انسانی حقوق کے وزیر بھی وہاں پر گئے جن کے ساتھ ہم بھی وہاں گئے۔ جہاں پر ہمیں یقین دہانی کرائی گئی کہ اس معاملے کی انوسٹی گیشن ہو گی لیکن آج تک اس بچی کے قتل کا سراغ لگایا جا سکا ہے اور نہ ہی میڈیکل رپورٹ اب تک آئی۔ کوئی انوسٹی گیشن ہوئی ہے جس کے باعث ساری فیملی بہت زیادہ up set ہے اور اس کا باپ اپنے بیٹی کے قاتل کو تلاش کر رہا ہے۔ 24۔ جنوری 2018 کو ایک دفعہ پھر انہوں نے سیالکوٹ میں بہت بڑا protest کیا جس کی خبر 25۔ جنوری 2018 کے ڈیلی ڈان میں شائع ہوئی۔ میری استدعا ہے کہ اس معاملے پر انوسٹی گیشن کی جائے اور قاتل کو گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے ابھی مجھ سے یہ بات نہیں کی لیکن انہیں پہلے ہی پتا ہے کہ میں وہاں گیا تو یہ بھی میرے ساتھ تھیں جس کا نوٹس بھی لیا

گیا۔ کچھ افراد کو پکڑا ہے اور قاتل کو trace کر رہے ہیں۔ باقی میں ان سے دوبارہ مل لیتا ہوں اور ہم اس معاملے کو seriously اور sincerely حل کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، محترم! آپ میری بات سنیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ کا روّیہ میرے ساتھ صحیح نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا روّیہ آپ کے ساتھ بڑا اچھا ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کوئی غیر ضروری بات نہیں کروں گا بلکہ اپنے علاقے کے issue کو highlight کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راولپنڈی میں میڈیکل سٹوروں پر ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے حلقہ کے اندر پچھلے دو ہفتوں کے اندر ایک ہی بازار میں گیارہ میڈیکل سٹورز پر دن دہاڑے ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ وہی موٹر سائیکل پر ہیلمٹ پہنے ہوئے دو لوگ آتے ہیں اور میڈیکل سٹور سے قیمتی ادویات اور نقدی وغیرہ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ میں نے بارہا CPO راولپنڈی کو بتایا اور ان سے اس حوالے سے ملنے کے لئے ٹائم بھی مانگتا رہا لیکن ان کے پاس۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی چیز لکھ کر دیں ناں کہ کیا چاہتے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں جو لکھ کر دیتا ہوں اس کا تو جواب ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں جواب آئے گا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں پر اتنی زیادہ تعداد میں پڑی ہوئی تحاریک التوائے کار ہیں اور معزز ممبران اتنے زیادہ زیرو آر نوٹسز جمع کرواتے ہیں لیکن ان کا کوئی جواب نہیں آتا۔ ایک معاملہ محکمہ تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی سے متعلق بھی ہے لیکن اس کی میٹنگ ہی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کا میں چیئرمین ہوں تو اس کمیٹی کے پاس حکومتی ممبر کا ایک issue تھا لیکن چار مہینے سے سیکرٹری کمیٹی سے میٹنگ کے لئے ٹائم مانگتا رہا مگر کمیٹی روم ہی خالی نہ ملا۔ اتنے اہم issues ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کس نے ٹائم نہیں دیا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سیکرٹری کمیٹی کو فون کرتا رہا ہوں کہ میٹنگ رکھ لیں تو انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی کمیٹی کی میٹنگ کے لئے ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کس نے کہا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری کمیٹی نے۔ میں چار مہینے تو ان سے ٹائم مانگتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اجلاس کے بعد آپ میرے پاس تشریف لائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ issues لاء اینڈ آرڈر سے related ہیں۔ میڈیکل سٹورز پر وارداتوں کے حوالے سے بات کی ہے تو اس پر seriously کارروائی کریں۔ Otherwise یہاں پر یہ عجیب سا impression بنتا جا رہا ہے اس لئے مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ کچھ کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آصف صاحب نے جو بات کی ہے تو آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کچھ بھی لکھ کر دیا ہو اور اس کا جواب نہ آئے۔ آپ نے بھی احکامات صادر فرمائے ہیں تو میں بھی ان سے humbly گزارش کرتا ہوں کہ وہ لکھ کر دیں تو ہم اس کا جواب بھی منگوائیں گے اور جب بھی یہ کہیں گے تو جواب اسی وقت آئے گا۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ مجھ سے ایک دفعہ ضرور ملیں اور منسٹر صاحب بھی اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ ہم پرائیویٹ ممبر بل لیتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر بل ایوان میں متعارف کرنے کے لئے تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017
کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

DR SAYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017."

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب ایک بل پیش ہوتا ہے تو اسے oppose کیا جاتا ہے لیکن یہ بل ایک ایسا ہے کہ جسے حکومت oppose تو بالکل بھی نہیں کرتی ہے لیکن میں ایوان کے لئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایمان کا بھی یہ حصہ ہے اور اس کے اوپر حکومت پنجاب نے پہلے ہی تیسری کلاس سے آٹھویں کلاس تک مسلمان بچوں کے لئے قرآن پاک کو لازمی تعلیم قرار دیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ اس بل کو ایجوکیشن کی قائمہ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اس کے اوپر دو چیزیں ہیں کہ اس حوالے سے ہم پہلے ہی ناظرہ قرآن پاک تیسری جماعت سے آٹھویں جماعت تک پڑھا رہے ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی بنائی جس میں وزیر قانون، وزیر سکولز ایجوکیشن، وزیر ہائر ایجوکیشن اور وزیر اوقاف کو شامل کر کے اس میں scheme of studies جو تھا already اس کے اندر PCTB نے بھی اس کے اوپر کام کیا تھا اور پھر بنائی گئی کمیٹی کے اندر فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہم نہ صرف ناظرہ قرآن پاک بچوں کو پڑھائیں گے بلکہ اس کا ترجمہ بھی پڑھائیں گے۔ ہم اس سال اپنے سلیبس میں اسے شامل کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جو بل move کیا ہے تو میں ان کی اس spirit کو بہت زیادہ appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں ان سے یہ request کروں گا کہ جو بل میں مانگا ہوا ہے، already حکومت نے اس سے زیادہ کیا ہوا ہے مگر پھر بھی ہماری تعلیم کی قائمہ کمیٹی کے اندر یہ اور ان کے ساتھی تشریف لائیں تو ہم اس کے اوپر انہیں پوری بریفنگ دیں گے تاکہ یہ خود ایوان میں آ کر apprise کریں اور اس حوالے سے جو کاوش ہم کر چکے ہیں اس کو خود ایوان کے ساتھ share کریں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب ایوان میں آ رہے ہیں تو ان کے آنے تک اس بل کو pending کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! نہیں۔ ہم سب سے مشاورت کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آ جانے دیں کیونکہ کل ہم بیٹھے رہے ہیں جہاں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ لاء منسٹر صاحب بھی تھے اس لئے لاء منسٹر صاحب کے ایوان میں آنے تک اس بل کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بھی بات کر لیتا ہوں تو آپ اس بل کو کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحب! ابھی ٹھہریں اور لاء منسٹر صاحب کو آ لینے دیں۔

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے جی، بھچر صاحب! اسے پیش کریں۔

سوائن فلو کی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر already محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی طرف سے بہت سارے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ 2017 میں بھی محکمہ صحت کی جانب سے ٹی وی اور اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ جو موسمی فلو ہے اُس وباء کا آغاز ہونے سے پہلے اگست میں فلو سے بچاؤ کی جو ویکسین اور دیگر حفاظتی سامان خریدا گیا اور لوگوں کو فراہم کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں اس پر بہت سارا کام ہو رہا ہے اس قرار داد کے پاس ہونے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس پر پہلے ہی کام ہو رہا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں positively عرض کروں گا۔ میری تجویز ہے کہ پنجاب کے جو دیہاتی ہیلتھ سنٹرز ہیں اُن میں آگاہی مہم اور vaccination نہیں پہنچی۔ یہ influenza کی وہ قسم ہے جس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے پرائمری ہیلتھ سنٹرز ان کے پاس ہیں یہ کیئر کر لیں کہ میانوالی جیسے، خوشاب اور بھکر جیسے۔۔۔

جناب سپیکر: تمام جگہوں پر ویکسین پہنچائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم پورے پنجاب میں یہ کر رہے ہیں لیکن جو میرے بھائی نے فرمایا ہے اگر اور بھی کسی جگہ یہ پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو وہاں بھی ہم اس کو کریں گے اس پر already کام ہو رہا ہے معزز ممبر مجھے لکھ کر دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ نوٹس میں آگیا ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد جناب محمد وحید گل کی ہے آپ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر قرارداد پڑھیں۔

لاہور میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافے کا مطالبہ

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! معزز ممبر جو کہہ رہے ہیں میں اس بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کے سیکشن (18) سب سیکشن (1) کے تحت کسی بھی مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی آبادی 10 ہزار لوگوں سے تجاوز کرنے کی صورت میں اس علاقہ میں اضافی مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے اگر ضلع لاہور میں کسی بھی مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی آبادی 10 ہزار لوگوں سے تجاوز کر گئی ہو تو ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی لاہور اس علاقہ میں اضافی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی تشکیل کے لئے معاملہ صوبائی زکوٰۃ کونسل سے منظوری کے لئے ہم ارسال کر دیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب اس پر بحث نہ کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر محترمہ خود ہوتیں تو بہتر تھا۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! رولز 119 کے through قرارداد پڑھی جا سکتی ہے میں قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ پڑھ دیں۔

پبلک ٹرانسپورٹ میں قائم ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! already آگاہی مہم چل رہی ہے اور جو نئی ٹرانسپورٹ ہے اُس میں ہم نے خواتین کے لئے الگ سے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا آرام سے بات کریں مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آرہی ہے آپ مائیک سے تھوڑا سا پیچھے ہو کر بات کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پیچھے تو صوفہ ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھے نا، کھڑے ہو کر ہی بات کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ میں دوران سفر خواتین سے ناروا سلوک کے تدارک کے لئے پنجاب بھر میں تمام سٹینڈ ز پر پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 آویزاں کروادی ہے۔ چیئرمین پنجاب کمیشن برائے حقوق نسواں کی طرف سے دی گئی ہدایات پر

بھی پنجاب کے تمام سیکرٹریز ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعے سے پنجاب میں موجودہ تمام بی، سی اور ڈی کلاس سٹینڈز پر بورڈز اور بینرز لگا دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین سے ناروا سلوک کی شکایات کے ازالہ کے لئے متعلقہ ضلعی سیکرٹری، متعلقہ ضلع کے focal person بھی ہیں اس سلسلہ میں ضلع لیول پر بھی متعلقہ ٹرانسپورٹرز کے ساتھ میٹنگز بھی کی گئی ہیں اور تحفظ نسواں کے بارے میں خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! مزید تمام سٹینڈز پر ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو تحفظ نسواں اور خواتین سے ہر قسم کے امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لئے اصلاحی لیکچرز بھی دیئے جا رہے ہیں اور اُن کا مزید انتظام بھی کیا گیا ہے۔ وومن سیفٹی اتھارٹی اور پنجاب کمیشن برائے خواتین کے ساتھ مکمل تعاون کیا جا رہا ہے جس پر عمل کرتے ہوئے خاص طور پر دوران سفر عورتوں کے تحفظ کو مزید یقینی بنایا جائے گا۔ نئی ٹرانسپورٹ میں خواتین کے لئے الگ سیٹیں بھی رکھی ہیں اور پنجاب کی موجودہ حکومت نے وومن کو empower کرنے کے حوالے سے اور اس قسم کے حالات کے حوالے سے اور بھی بہت زیادہ اقدامات کئے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں منسٹر صاحب نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اس کو press نہ کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہمیں ٹی وی اور ریڈیو جو کہ مؤثر ذریعہ ہے اس کو استعمال کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم already ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے سے آگاہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس قرارداد میں پیش کردہ تجویز کے متعلق گزارش ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں "First Aid" کی جو تربیت اس کے لئے ہماری Quaid-e-Azam Academy for Educational Development(QAED), جو ہمارا ادارہ ہے جس کے ذریعے ہم نے Training Modules کا اس کو already حصہ بنایا ہوا ہے اور مذکورہ اکیڈمی کے زیر اہتمام پنجاب بھر میں ٹریننگ پروگرامز پہلے سے جاری ہیں۔ یہاں سے تربیت حاصل کرنے والے اساتذہ اس تربیت کو تمام تعلیمی اداروں میں طلبہ اور اساتذہ تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں اور اس سلسلے میں ان زیر تربیت اساتذہ کو مسلسل راہنمائی فراہم کی جارہی ہے۔ سکولوں میں بچوں کو "First Aid" کی تربیت دی جارہی ہے جہاں تک پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا تعلق ہے اس سلسلے میں already ریڈ کریسنٹ کے ساتھ مل کر سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پرائیویٹ سکولز کے اندر بھی یہ چلا رہے ہیں اور مزید جو ہمارے سی

اوز ہیں ہم جب ان سے monthly meetings کرتے ہیں تو اس کے اندر ضلع، تحصیل اور سکول لیول پر نجی تعلیمی اداروں کو بھی اسی طرح پابند کر رہے ہیں اور وہی modules جو پبلک سیکٹر سکول کے اندر کر رہے ہیں وہی پرائیویٹ سیکٹر سکولز کے اندر بھی لے کر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس کو مزید press کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں press نہیں کرتی لیکن میں اپنے حلقے کے سکولز کی بات کروں گی اور اپنے بچوں کے سکولز کی بات کروں گی یہ تربیت کہیں نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: یہ آپ منسٹر صاحب کو بتادیں اور لکھ کر بھی دے دیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں First Aid کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: یہ قرارداد pending کی ہوئی تھی اور یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے انہوں نے move کر دی ہے آپ کی طرف سے جواب بھی آ گیا۔ کیا لاء منسٹر صاحب اس بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی فرمائیں۔ کیا آپ نے خیر کی بات کرنی ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جی، خیر کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ 5۔ فروری کو یوم کشمیر ہے تو اس کے لئے آپ مہربانی فرما کر جمعرات یا جمعہ کا دن تقاریر کے لئے مختص کر دیں اس سے بڑا اچھا پیغام جائے گا۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017
کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اس دن اجلاس ہو گا۔

The motion moved and the question is

"That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017."

(The motion was unanimously carried.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ بل move کریں۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under Rule 94, it is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک مہینہ کر دیں۔

جناب سپیکر: اس میں مزید علماء کی بھی ضرورت ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ maximum دو ماہ ہے آپ پندرہ دن میں سارا معاملہ کمیٹی میں مکمل کر لیں۔ اس میں میری دو گزارشات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس پر سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جس طرح منسٹر صاحب اس چیز کو on record لائے ہیں۔ ان کا یہ مؤقف ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم کے متعلق جو چیزیں نصاب میں موجود ہیں وہ sufficient ہیں اور اس میں کوئی further ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس بل کو اس stage پر روکیں مناسب ہو گا کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں مناسب انداز سے دیکھ لیا جائے اور سب مل کر اگر اس میں کوئی اضافہ چاہیں وہ بھی کر دیا جائے لیکن آپ اس سٹینڈنگ کمیٹی کو powers دیں کہ جتنے بھی ہمارے علماء کرام ایوان میں موجود ہیں یا اگر کوئی دوسرا ممبر بھی اس میں contribute کرنا چاہے کیونکہ یہ ایک بہت ہی noble cause ہے تو کمیٹی کو از خود opt کرنے کا اختیار ہو۔

جناب سپیکر: ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے جو اس میں شامل ہونا چاہیں گے وہ ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کی طرف سے ruling آجائے اس کے بعد چیئرمین کمیٹی کو اس کا اختیار دے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ہم چیئرمین کو اختیار دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ خان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے معاملے کو آگے بڑھایا ہے اور جس طرح انہوں نے یہ بات کی ہے میں اس کو بالکل سیکنڈ کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کو within 15 days کر دیں کیونکہ اسمبلی کی مدت بھی ختم ہو رہی ہے تو ہم پندرہ دن کے اندر اندر بیٹھ کر بات مکمل کر کے اس کو ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ جتنا مرضی جلدی کر لیں ہمیں کیا اعتراض ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسمبلی کی مدت ختم کرنے کی تمام تر کوششیں دم توڑ چکی ہیں اور اب اسمبلی کی مدت دو ماہ سے زیادہ ہے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) نجی تعلیمی ادارہ جات (ترقی و انضباط) پنجاب 2017، تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA (W-329)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
3. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik(Advocate), MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed khan Niazi, MPA(PP-262)
7. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)

8. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA(PP-111)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA (W-329)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
3. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik(Advocate), MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed khan Niazi, MPA(PP-262)
7. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
8. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA(PP-111)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA (W-329)

2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
3. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik(Advocate), MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed khan Niazi, MPA(PP-262)
7. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
8. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA(PP-111)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش

کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ فروری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ فروری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ فروری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب زیرو آر نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ نگہت شیخ کا ہے اس زیرو آر نوٹس کا ابھی جواب لیتے ہیں اور میں لیڈر آف اپوزیشن کی طرف دھیان سے دیکھ رہا ہوں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ پچھلے پانچ سال وعدے اور لاروں میں گزار دیئے کہ نئی اسمبلی بلڈنگ شروع ہو جائے گی، بس تین ماہ بعد چھ ماہ بعد وہاں پر اجلاس ہو گا لہٰذا میری درخواست ہے کہ بتایا جائے کہ اس کی latest position کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اتنی زیادتی ہے کہ پچھلے آٹھ دس سال سے مشینری یہاں گل سڑ گئی، جو کام ہوا وہ بوسیدہ ہو گیا اور پچھلے پانچ سال سے مسلسل کہا جاتا رہا کہ کام مکمل ہو رہا ہے جاتے جاتے یہ یقین دہانی کروا دیں کہ آخری سیشن جو مہینے ڈیڑھ مہینے تک آئے گا وہ نئی اسمبلی میں کریں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ کریں گے اور اللہ کے فضل سے ہماری کوشش ہے اللہ کامیابی دے۔ بہت شکریہ۔ محترمہ نگہت شیخ کے زیرو آر نوٹس نمبر 225 کا جواب آنا ہے لیکن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 237 میاں محمود الرشید کا ہے۔ جو پڑھا جا چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا لیکن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 17/282 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ یہ پڑھا تو نہیں گیا۔ محترمہ! آپ اسے move کریں۔

بنیویلنٹ فنڈ بورڈ پنجاب لاہور کے 60 ملازمین کو ملازمت سے نکالنے کی وجہ سے ان کی فیملیز کو شدید پریشانی کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ Benevolent Fund Board Punjab Alfalah Building Lahore کے دفتر سے 60 ملازمین کو ملازمت سے نکال دیا گیا۔ یہ ملازمین عرصہ دراز سے اس دفتر میں کام کر رہے تھے۔ ملازمت سے نکالنے کی وجہ سے یہ ملازمین اور ان کی فیملیز شدید مشکلات سے دوچار ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اصغر علی منڈا (ایڈووکیٹ)!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، ان کو پابند کریں کہ وہ کل اس کا جواب لے کر آئیں گے۔ مزید وہ زیرو آر نوٹس نمبر 17/225 اور 17/237 کا بھی جواب لے کر آئیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس پر بات کر سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو ملازمین کسی بھی محکمے میں بھرتی کئے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس محکمے میں کام کی نوعیت یا بہت لوڈ یا جو Burdon ہے اس کو دیکھ کر ان کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ مطلب، حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک تو جب پنجاب میں کسی سرکاری محکمے میں ملازمین کو بھرتی کیا جاتا ہے تو ان کو جو permanent کرنے کا tenure ہے اس میں بہت اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ان کو مستقل نہیں کیا جاتا اور جو مستقل کئے جاتے ہیں، مطلب، یہ ایک رواج ہے مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا کہ انہوں نے یہ فرض بنا لیا ہے کہ جو لوگ کام کر رہے ہیں جن کے گھروں کے چولہے، ان کی روزی روٹی ان دفتروں میں کام کر کے چلتی ہے ان کو نوکریوں سے نکالنا ہے وہ چاہے کسی نے بھی بھرتی کئے ہوں۔ یہ حکومت میں آتے ہی ان کو نکال دیتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ ان کی بھرتیاں کرتے کیوں ہیں؟ اگر بھرتیاں کرتے ہیں تو پھر ان کو مستقل کریں اور ان سے کام لیں۔ اب اتھارٹی پر اتھارٹی بن رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جو کام نہ کریں ان کو نکال دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کام نہ کرنے پر نکالنا اور مستقل نہ کرنا اور جو عارضی ملازمین ہیں ان کو ایڈہاک پر رکھ کر مستقل نہ کرنا یہ ایک دوسری بات ہے۔ وہ کام تو کر رہے ہیں لیکن ان کو مستقل بھی نہیں کیا جاتا اور جب مستقل نہیں کیا جاتا تو عارضی طور پر رکھ کر ان کو بدل کر نئے بندے بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ بندے کم نہیں لیکن نئے بندے بھرتی کئے جا رہے ہیں تو یہ چیز قابل تشویش ہے۔ مطلب، جب گھر کے مالک کو نوکری سے نکال دیا جائے گا تو اس کے گھر کا چولہا کیسے چلے گا؟

جناب سپیکر: چلیں! اللہ خیر کرے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 31۔ جنوری 2018 بروز بدھ صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

بدھ، 31۔ جنوری 2018

(یوم الاربعاء، 13۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 3

165

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔ جنوری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرار دادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017(15 بابت 2017)
2. آرڈیننس پنجاب تیاانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017(16 بابت 2017)

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرار دادیں

1۔ آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017(15 بابت 2017) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 10۔ نومبر 2017 سے نافذ کردہ آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017(15 بابت 2017) کی مدت نفاذ میں 8۔ فروری 2018 سے مزید نوے دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

166

2۔ آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017(16بابت2017)کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب17۔نومبر2017سے نافذ کردہ آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017(16بابت2017) کی مدت نفاذ میں 15۔فروری2018سے مزید نوے دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

(بی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب2017

ایک وزیر آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب2018

ایک وزیر آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018

ایک وزیر مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون(تنسیخ)بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون(تنسیخ)بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت 2018 پیش کریں گے۔

167

(ڈی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

(ای) عام بحث

گنّے کے کاشتکاروں کی شکایات پر بحث

ایک وزیر گنّے کے کاشتکاروں کی شکایات پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ، 31۔ جنوری 2018

(یوم الاربعاء، 13۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

سَبِّحِ ٱسۡمَ رَبِّكَ ٱلۡأَعۡلَى ۝١ ٱلَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝٢ وَٱلَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ ۝٣ وَٱلَّذِيٓ أَخۡرَجَ ٱلۡمَرۡعَىٰ ۝٤ فَجَعَلَهُۥ غُثَآءً أَحۡوَىٰ ۝٥
سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ۝٦ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ إِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلۡجَهۡرَ
وَمَا يَخۡفَىٰ ۝٧

سورۃ الأعلی آیات 1تا 7

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اُس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اُگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل ٹھکانہ میرے حضورؐ کا ہے
جلوہ خانہ میرے حضورؐ کا ہے
ہرزمانے کی آپؐ ہیں رحمت
ہر زمانہ میرے حضورؐ کا ہے
ہر خزانے کے آپؐ ہیں مختار
ہر خزانہ میرے حضورؐ کا ہے
ذکر شامل نماز میں خالد
پنجگانہ میرے حضورؐ کا ہے
ہر زمانہ میرے حضورؐ کا ہے

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ میں ایک گزارش کروں گا کہ جن ممبران کے سوال take up ہوتے ہیں تو وہ ذرا اختصار سے کام لیں تاکہ دوسرے معزز ممبران کے سوالات بھی take up ہو سکیں کیونکہ وہ بعد میں میرے ساتھ یہ بات کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اس لئے ذرا اختصار سے سوال کیجئے اور اس کا جواب لیجئے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7890 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں پولیس ویلفیئر فنڈز اور تھانوں سے متعلقہ تفصیلات

*7890: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 15-2014 میں ضلع بہاولپور کے پولیس ویلفیئر فنڈ میں کل کتنی رقم اکٹھی ہوئی، یہ رقم کہاں کہاں سے اور کتنی مقدار میں موصول ہوئی نیز کن کن مدات میں اور کس کس کو کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی اور یہ رقم جو خرچ کی جاتی ہے اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار اور طریق کار کیا ہے نیز 30۔ جون 2015 کو بقایا کتنی رقم کس بنک میں موجود تھی اور یہ اکاؤنٹ کس کس آفیسر کے دستخط سے آپریٹ ہوتا ہے؟

(ب) ضلع بہاولپور میں کتنے تھانے اور پولیس چوکیاں پرائیویٹ عمارات میں ہیں جو تھانے / چوکیاں حکومتی ملکیت والی عمارات میں ہیں ان میں کتنی مخدوش قرار دی جا چکی ہیں نیز مالی سال 15-2014 میں کتنی نئی عمارات کی تعمیر کی گئی تاکہ تھانے حکومتی ملکیتی والی جگہ پر منتقل

ہو سکیں نیز R&M کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی اور یہ رقم کہاں کہاں اس حوالہ سے خرچ کی گئی؟

(ج) ضلع بہاولپور کے تمام تھانوں میں ہر تھانہ وار کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور عملا کتنے آفیسرز اور اہلکار تعینات ہیں تھانہ وار تفصیل بیان کریں اگر کمی ہے تو وہ کب تک پوری کر لی جائے گی۔ ضلع بہاولپور میں انسپکٹرز، سب انسپکٹرز، ASIs، حوالدار، کانسٹیبلز و دیگر اہلکاروں کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں نیز تھانہ میں active ڈیوٹی کے علاوہ پروٹوکول، گارڈز اور دیگر ذمہ داریوں پر کس کس رینک کے کتنے اہلکار تعینات رہتے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف)

i. مالی سال 15-2014 میں ضلع بہاولپور کے پولیس ویلفیئر فنڈ میں مبلغ -/539160 روپے اکٹھے ہوئے۔

ii. یہ رقم 13 عدد دکانات واقع ڈسٹرکٹ پولیس لائنز، بہاولپور کے کرایہ کی مد میں موصول ہوئی۔

iii. رقم کے خرچ کی تفصیل:

a)	ملازمین پولیس لائنز کو عید الضحیٰ کے موقع پر کھانا دیا گیا۔	-/83147 روپے
b)	تفتیشی کورس پر آئے ہوئے ملازمین کے کھانے پر خرچ ہوا۔	-/30000 روپے
c)	27 رمضان المبارک پر ختم قرآن پاک پر ملازمین میں مٹھائی تقسیم کی گئی	-/7200 روپے
d)	پولیس ملازمین کو افطاری کرائی گئی مبلغ	-/3785 روپے۔
e)	عید الفطر کے موقع پر ملازمین پولیس لائنز کو کھانا دیا گیا۔	-/153085 روپے
f)	شہداء کی فیملی کو عید کے موقع پر مٹھائی و عیدی کے لئے خرچ ہوئے۔	-/160545 روپے
g)	کنٹونمنٹ بورڈ کے الیکشن کی ڈیوٹی پر مامور پولیس ملازمین کو کھانا دیا گیا۔	-/31060 روپے
h)	پولیس ویلفیئر شاپس کی الیکٹرک وائرنگ پر خرچ ہوا۔	-/7365 روپے

اس طرح سال 15-2014 میں پولیس ملازمین اور شہداء کی فیملیز پر مبلغ -/476487 روپے خرچ ہوئے۔

iv. DDO/DPO کے دستخط سے آپریٹ ہوتا ہے۔

v. مالی سال16-2015میں ضلع بہاولپور کے پولیس ویلفیئر فنڈ میں کل رقم-/601250 تھی۔

vi. یہ رقم13عدد دکانات واقع ڈسٹرکٹ پولیس لائنز، بہاولپور کے کرایہ کی مد میں موصول ہوئی۔

vii. رقم کے خرچ کی تفصیل:

a) ملازمین کو افطاری دی گئی۔ -/37390روپے

b) فیئرویل پارٹی پر موقع تبادلہ آفیسران پر بڑا کھانا دیا گیا۔ -/155207روپے

c) ملازمین کے کمپیوٹر کورس کی فیس ادا کی گئی۔ -/6600روپے

d) متفرق خرچہ -/25745روپے

e) عیدالفطر کے موقع پر ملازمین کو کھانا دیا گیا۔ -/112988روپے

f) خرچ عیدالضحیٰ -/4050روپے

g) مالی امداد بیوگان ملازمین -/8740روپے

h) 14۔اگست پر شہداء کی فیملیز کو شیلڈ -/15465روپے

i) خفیہ معلومات مد میں مخبران کو ادا کئے گئے مبلغ -/37000روپے

j) مختلف تقریبات میں شیلڈ اور شہداء پولیس کو مٹھائی و عیدی دی گئی۔ -/144920روپے۔

k) خرچ کیو آر ایف کورس-/102000روپے۔اس طرح سال16-2015کا کل خرچ۔-/650105روپے

viii. DDO/DPO صاحب

ix. 30۔جون2016تک مبلغ-/13818روپے DDO/DPO صاحب کے دستخطوں سے آپریٹ ہوتا ہے۔

i) مالی سال17-2016میں ضلع بہاولپور کے پولیس ویلفیئر فنڈ میں کل رقم۔/300557روپے ہے۔

ii) یہ رقم پولیس ویلفیئر کارنر شاپس تعداد 13واقع ڈسٹرکٹ پولیس لائنز بہاولپور سے کل-/314375روپے موصول ہوئی۔

iii) رقم کے خرچ کی تفصیل:

a) ریفریشمنٹ وآمد آفیسران -/5740روپے

b) متفرق خرچہ -/6500روپے

c) 14۔اگست پر شیلڈ و نیم پلیٹ شہداء -/19400روپے

d) خفیہ معلومات -/15000روپے

e) ضمنی الیکشن کھانا ملازمین -/37430روپے

f) خرچ بھرتی دوڑ سپیشل برانچ-/48480روپے۔اس طرح کل خرچ-/132550روپے ہوا۔

iv) DDO/DPO

v) 31۔ دسمبر 2016 تک -/181825 روپے بنک میں DDO/DPO صاحب کے دستخطوں سے آپریٹ ہوتا ہے اور رقم خرچ کرنے کا اختیار DPO کے پاس ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں کل تھانہ جات 24 ہیں اور ان میں سے تین تھانہ جات پرائیویٹ عمارت میں ہیں۔ جن میں سے ایک تھانہ کرائے کی بلڈنگ میں ہے جبکہ دو تھانے دوسرے محکموں کی بلڈنگ میں کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. پولیس سٹیشن صدر یزمان (سرکل یزمان) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال یزمان کی پرانی بلڈنگ میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے اور اس تھانہ کی بلڈنگ کے قیام کے لئے 48 کنال سرکاری زمین کا تحرک کیا گیا ہے اور اس تھانہ کی نئی آٹھ بلڈنگ کے لئے ریوائز رف کاسٹ اسٹیمیٹ تخمینہ 49.033 زیر غور ہے۔
2. پولیس سٹیشن دھوڑ کوٹ (سرکل احمد پور ایسٹ) یہ تھانہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پرانے کوارٹر، قصبہ خیر پور ڈاھا میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے۔ تھانہ ہذا کی تعمیر کے لئے 16 کنال سرکاری زمین کا تحرک کیا گیا ہے۔ ریوائز رف کاسٹ اسٹیمیٹ تخمینہ 46.538(M) بحوالہ لیٹر نمبری 8184/BC مورخہ 2016-03-02 ریجنل پولیس آفس بھجوایا گیا ہے جو کہ بحوالہ لیٹر نمبری 7418/AC-IV مورخہ 2017-03-05 کو برائے منظوری آئی جی آفس بھجوایا گیا ہے۔
3. پولیس سٹیشن عنائتی (سرکل خیر پور ٹامیوالی) میلسی سائفن لنک روڈ پر کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے تھانہ ہذا کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 10 کنال 11 مرلے سرکاری زمین کا تحرک کیا گیا ہے ریوائز رف کاسٹ اسٹیمیٹ تخمینہ 46.746(M) بحوالہ لیٹر نمبری 8184/BC مورخہ 2016-03-02 ریجنل پولیس آفس بھجوایا گیا ہے جو کہ بحوالہ لیٹر نمبری 7417/AC-IV مورخہ 2017-03-05 کو برائے منظوری آئی جی آفس بھجوایا گیا ہے۔

ضلع ہذا میں 13 پولیس چوکیاں مستقل/عارضی کام کر رہی ہیں جن میں سے 9 پولیس چوکیاں پرائیویٹ بلڈنگز میں کام کر رہی ہیں۔

1. پولیس چوکی شاہدرہ (تھانہ سول لائنز/سٹی سرکل) کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہے۔

2. پولیس چوکی لاری اڈا (تھانہ سول لائنز/ سٹی سرکل) محکمہ ٹی ایم کی بلڈنگ میں عارضی طور پر کام کر رہی ہے۔
3. پولیس چوکی سیٹلائٹ ٹاؤن (تھانہ بغداد الجدید / سٹی سرکل) کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہے۔
4. پولیس چوکی 13 بی سی (تھانہ بغداد الجدید / سٹی سرکل) کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہے۔
5. پولیس چوکی نور پور (تھانہ مسافر خانہ / صدر سرکل) کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہے۔
6. پولیس چوکی 16 بی سی (تھانہ صدر یزمان / یزمان سرکل) کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہے۔
7. پولیس چوکی چھونا والا (تھانہ صدر حاصل پور / حاصل پور سرکل) پرانی ٹی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ میں عارضی طور پر کام کر رہی ہے۔
8. پولیس چوکی لال سوہانرا (تھانہ عباس نگر / صدر سرکل) محکمہ جنگلات کی پرانی بلڈنگ میں عارضی طور پر کام کر رہی ہے۔
9. پولیس چوکی ہتھیجی (تھانہ نوشہرہ جدید / احمد پور شرقیہ سرکل) یونین کونسل کے دفتر کی بلڈنگ میں عارضی طور پر کام کر رہی ہے۔

نوٹ: دو ضلع ہذا کی نئی پولیس چوکیوں کی بلڈنگ کی منظوری ہو چکی ہے۔

1۔ چوکی نور پور (M)8.545 تخمینہ لاگت
2۔ چوکی شکار پوری (M)8.750 تخمینہ لاگت

مندرجہ بالا چوکیوں کی جدید بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ایکسیئن بلڈنگ ڈویژن ٹینڈر کال کئے ہیں جن کی اوپننگ کی تاریخ 2017۔03۔31 ہے۔

ضلع ہذا میں مندرجہ ذیل تھانہ جات کی عمارات مخدوش حالت میں تھیں جن کی نئی بلڈنگ بنانے کے لئے ریوائز رف کاسٹ اسٹیمیٹ اے ڈی پی 2017 میں شامل کرنے کے لئے ریجنل آفس کے تھرو آئی جی پنجاب لاہور آفس برائے منظوری بھجوائے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. تھانہ عباس نگر(صدر سرکل بہاولپور)بحوالہ لیٹر نمبری 8184/BC مورخہ 2017۔03۔02وریجنل پولیس آفس بھجوایا گیا ہے جو کہ بحوالہ لیٹر نمبری-7416/AC IVمورخہ 2017۔03۔05
2. تھانہ نوشہر ہ جدید(سرکل احمد پور شرقیہ)بحوالہ لیٹر نمبری 8184/BC مورخہ 2017۔03۔02وریجنل پولیس آفس بھجوایا گیا ہے جو کہ بحوالہ لیٹر نمبری-7420/AC IVمورخہ 2017۔03۔05
3. تھانہ صدر حاصل پور(سرکل حاصل پور)بحوالہ لیٹر نمبری8184/BC مورخہ 2017۔03۔02وریجنل پولیس آفس بھجوایا گیا ہے جو کہ بحوالہ لیٹر نمبری-7421/AC IVمورخہ 2017۔03۔05
4. تھانہ چنی گوٹھ (سرکل احمد پورشرقیہ)بحوالہ لیٹر نمبری 8184/BC مورخہ 2017۔03۔02 اور وریجنل پولیس آفس بھجوایا گیا ہے جو کہ بحوالہ لیٹر نمبری 7419/AC-IV مورخہ 2017۔03۔05

(ج) ضلع بہاولپور کے تمام تھانہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دینے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ جز(ب) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے گزارش کر دی ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے کر لیا ہے تو آپ کی مہربانی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جواب کافی لمبا ہے اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کوئی اور بات کر لیں یا جز(ب) میں سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پوچھ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بہاولپور کی بات کرتا ہوں ویسے تو پورے پنجاب کی یہی صورتحال ہے۔ ہم پولیس سے توقعات تو بہت زیادہ رکھتے ہیں لیکن جو اُن کے حالات ہوتے ہیں، اُن کی کسمپرسی

ہوتی ہے اُن کا کوئی پُرسان حال نہیں ہوتا، جو نفری تھانوں میں ہوتی ہے اُن کے لئے کوئی رہائشیں ہوتی ہیں، اُن کے لئے کوئی کھانے کا سسٹم ہوتا ہے، کوئی ڈیوٹی کے hours ہوتے ہیں اور گدھے گھوڑوں کی طرح اُن سپاہیوں کو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے سوال کی طرف آئیں جو جز (ب) میں آپ نے پوچھا ہے اُس کا جواب لیں جنرل بحث کی بات جنرل بحث میں کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ جو ویلفیئر فنڈ اکٹھا ہوتا ہے اُس سے باقی چھوٹے موٹے اخراجات یہ کرتے ہیں تھانوں کے سپاہیوں اور اُن کے سپروائزری سٹاف حوالدار وغیرہ کے لئے رہائش اور mess کا سسٹم کیوں نہیں بنایا جاتا؟

جناب سپیکر: کیوں نہیں بنایا جاتا اس بات کا جواب لینا تو ممکن نہیں ہے؟ آپ کوئی سوال کریں جس کا جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے لوں یہ کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر میں یہ سوال کرتا ہوں کہ یہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سسٹم آپ نے بنانا ہے ایوان نے بنانا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سوال یہ کر رہا ہوں کہ میں نے جو کیفیت بیان کی ہے یہ آپ بھی جانتے ہیں پورا ایوان جانتا ہے، عوام بھی جانتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ اتنے عرصہ سے کسمپرسی چلتی ہے کیا حکومت بتدریج اُن کے لئے رہائشی سہولیات، mess کے حالات بہتر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بہتری کے لئے آپ کے پاس منصوبہ جات ہوں گے؟ short کر کے بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل حکومت منصوبہ رکھتی ہے نئی بلڈنگز بن رہی ہیں اُن میں کافی تبدیلی آگئی ہے، اُس میں کافی facilitate کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے گول مول بات کر دی ہے۔ مجھے بتادیں کہ بہاولپور میں اس سال میں کتنے تھانے بنانے کے لئے رکھے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر نے بہاولپور کی particularly بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے اس کا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: اب وہ بہاولپور کا پوچھ رہے ہیں؟ آپ نے نئے پولیس سٹیشنز کی بلڈنگ بنانے کے لئے فنڈز رکھے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ضلع بہاولپور میں دو پولیس چوکیاں بن رہی ہیں کام شروع ہے اور تھانے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، معزز ممبر نام بھی پوچھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں بالکل نام بتاؤں گا معزز ممبر کا جو already سوال ہے اُس کا یہ جز ہے اس میں پولیس چوکی شکارپوری ہے، پولیس چوکی نورپور ہے اور اس میں ڈیرہ ور پولیس سٹیشن اور احمد پور شرقیہ پولیس سٹیشن بن چکے ہیں۔ پولیس سٹیشن یزمان کے فنڈز منظور ہیں وہ process میں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہاولپور میں پرائیویٹ عمارتوں میں کتنے تھانے قائم ہیں اور کب تک یہ سرکاری عمارتوں میں منتقل کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ پرائیویٹ عمارتوں میں قائم تھانوں کو کتنی دیر میں سرکاری جگہ دے دیں گے، اُن کی بلڈنگز بنا دیں گے اور اُن کی جگہ کا پوچھ رہے ہیں وہ کتنی جگہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! پولیس سٹیشن دھوڑکوٹ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پولیس سٹیشن عنائتی کے لئے 10 کنال سرکاری زمین کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کتنے عرصہ میں بن جائے گا آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 10 کنال سرکاری زمین کے لئے تحرک کیا گیا ہے آپ یہ فقرہ سماعت فرمالیں اس کا کیا مطلب ہے؟ کب تک جگہ مل جائے گی کب اس کو شروع کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں آپ نے کیا تحرک کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جگہ تلاش کی جارہی ہے جب مناسب جگہ مل جائے گی اس کے بعد دوسری کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کو جگہ ہی نہیں ملی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ابھی جگہ نہیں ملی۔

جناب سپیکر: پھر آپ نے کیا تحرک کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دیا ہے کہ وہاں پر جگہ لیں ابھی تک جگہ نہیں لی جا سکی۔

جناب سپیکر: آپ کتنے عرصہ میں جگہ کا تعین کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بہت جلد انشاءاللہ اگلے مالی سال میں کوشش ہے کہ وہاں پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر commit کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر آپ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8234 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ شہر میں چوری کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*8234: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں جنوری 2016 تا اگست 2016 کتنی چوریاں ہوئی ہیں کتنے پرچے درج ہوئے اور کتنے پرچے درج نہ ہو سکے؟

(ب) کتنی چوریاں بر آمد ہوئی ہیں کتنے مدعیان کو ان کا چوری شدہ مال مل گیا ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2016 میں تھانہ مالی پورہ میں بجرم 380 کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں ان مقدمہ جات کے status کی تفصیلات فراہم کی جائیں کیا ان تمام مقدمہ جات میں ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اگر کسی مقدمہ کے ملزمان گرفتار نہیں ہوئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز جن مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ان سے کیا کیا اشیاء بر آمد ہوئی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) سیالکوٹ شہر میں جنوری 2016 تا اگست 2016 میں 137 چوریاں ہوئی ہیں، 137 پرچے درج ہوئے ہیں اور کوئی بھی ایسا وقوعہ نہ ہے جس پر مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ب) کل 88 چوریاں بر آمد ہوئی ہیں اور 86، مقدمات میں مدعیان کو ان کا چوری شدہ مال مل گیا ہے، کل مالیت 70,86,941 روپے کا مال مسروقہ بر آمد ہوا ہے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں تھانہ مالی پورہ نام کا کوئی تھانہ نہ ہے، بلکہ شہر سیالکوٹ میں حاجی پورہ کے نام پر تھانہ موجود ہے ۔ سال 2016 میں تھانہ حاجی پورہ میں بجرم 380 کے تحت 10 مقدمہ جات درج ہوئے۔

مقدمات کے Status کی تفصیلات

6 مقدمات میں نامزد ملوث 8 ملزمان گرفتار کئے گئے۔

2 مقدمات میں ملوث 2 ملزمان گرفتار نہ ہوئے بلکہ اشتہاری قرار پائے ہیں

2 مقدمات میں ملوث ملزمان نامعلوم ہیں جو سر دست ٹریس نہ ہوئے ہیں

جن مقدمات میں ملوث ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ان سے ذیل اشیاء پر بر آمد ہوئی ہیں۔

1۔	طلائی زیورات	2۔	الیکٹرک موٹر	3۔	پیتل
4۔	نقدی	5۔	کپڑا	6۔	چمڑا وغیرہ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ، 137 پرچے درج ہوئے ہیں ان میں سے کتنے پرچوں میں برآمدگی ہوئی ہے اور برآمدگی مکمل ہوئی یا in parts ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کتنے پرچوں میں برآمدگی مکمل ہوئی اور کتنے پرچوں میں in parts ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! 88 چوریاں برآمد ہوئی ہیں اور 86 مقدمات میں مدعیان کو ان کا چوری شدہ مال مل گیا ہے ان کی تفصیل ساتھ لگی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 88 برآمدگیاں چوروں سے ہوئی ہیں، 88 چوروں کے مقدمات اس وقت کس stage پر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وہ عدالتوں میں چل رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان میں سے کتنوں کو سزا ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ابھی تک میری اطلاع کے مطابق تمام کے مقدمات under process ہیں

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1571 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 4474 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شنُیلا رُوت کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر: سوال نمبر 9165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*9165: **محترمہ شنُیلا رُوت:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کتنے واقعات کس کس جگہ ہوئے اور ان سے کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) سال 16/2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کل 45 واقعات رونما ہوئے ہیں اور ان میں 93 افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں بالترتیب لاہور شہر میں 6 قصور 1، گوجرانوالہ 4، سیالکوٹ 1، نارووال 1، راولپنڈی 5، اٹک 1، جہلم 1، چکوال 1، سرگودھا 4، خوشاب 1، میانوالی 1، فیصل آباد 6، جھنگ 1، چنیوٹ 1، ملتان 1، ساہیوال 3، پاکپتن 2، ڈیرہ غازی خان 2، مظفر گڑھ 1 اور رحیم یار خان میں 1، سلنڈر پھٹنے کے واقعات ہوئے۔ اسی طرح ان اضلاع میں بالترتیب جن میں لاہور شہر میں 15، قصور 1، گوجرانوالہ 3، سیالکوٹ 2، نارووال 2، راولپنڈی 1، اٹک 2، سرگودھا 3، میانوالی 4، فیصل آباد 13، چنیوٹ 1، ملتان 5، ساہیوال 16، پاکپتن 17، مظفر گڑھ 1 اور ڈیرہ غازی خان 7 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے، جس کے نتیجے میں کئی افراد کے خلاف انسدادی کارروائی عمل میں لائی گئی، جس کے باعث سال 2017 میں ان واقعات میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے جس کے نتیجے میں کئی افراد کے

خلاف دہشت گردی کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔اس میں میرا سوال یہ ہے کہ کتنے لوگوں پر یہ کارروائی کی گئی اُس کی تعداد بتائی جائے،اس کارروائی میں کتنے افراد کو سزائیں ہوئیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ لکھا ہوا ہے 45 واقعات رونما ہوئے ہیں اور ان میں 93 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سزائیں کیسے ملیں، کن لوگوں کو ملیں، کتنے افراد کو سزائیں ملیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس میں جن کو سزائیں ہوئی ہیں وہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! سارے کیسز کورٹس میں ہیں وہاں سے ہی سزائیں وغیرہ ہوئی ہیں۔ ہماری طرف سے تو crackdown ہوتا رہتا ہے، مکمل پابندی ہے اگر کوئی دُکان ایسی ہوتی ہے اُس کو سیل کر دیا جاتا ہے کسی قسم کا بزنس نہیں ہونے دیا جاتا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے دوسری مرتبہ یہ کہا ہے نمایاں کمی ہوئی ہے۔ یہ بتا دیں اُن کو کیا سزائیں دی گئی ہیں، اُن کے سٹورز بند کئے گئے ہیں، اُن کو کوئی جرمانہ کیا گیا ہے، کس قسم کی سزائیں اُن کو دی گئی ہیں تاکہ اس کی روک تھام ہو سکے اور کن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے؟ یہ تو کوئی جواب نہیں ہے کہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، اس سے نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ This is a very general argument.

جناب سپیکر: جو آپ نے سوال کیا ہے اُس کا وہ جواب دیں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے تو تفصیل مانگی ہے میں نے کہا ہے کہ حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے تو کوئی تفصیل نہیں بتائی ایک جنرل سا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں categorically سب کچھ بتا دیا ہے آپ نے پڑھا نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے میں سوال کے جز(ب) کے اوپر سوال کر رہی ہوں، کیا سزائیں دیں؟

جناب سپیکر: جی، سزا انہوں نے نہیں دینی سزا تو عدالت نے دینی ہوتی ہے یہ prosecution والے ہی بتا سکتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ان کے نالج میں ہونا چاہئے اگر انہوں نے لوگوں کو پکڑا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے رپورٹ کر دیا ہے اب مزید ان سے پوچھتے ہیں جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! سزاؤں کے بارے میں اگر میری فاضل بہن کا کوئی سوال ہے تو یہ fresh question دے دیں ہم سزاؤں کے بارے میں ساری تفصیل لے لیں گے۔ جو واقعات ہوئے ہیں ان پر دکانیں seal کی گئی ہیں، مقدمات درج کئے گئے ہیں اور بندوں کو جیل بھیجا گیا ہے۔ اگر انہیں یہ detail چاہئے کہ عدالت نے کیا کیا سزا دی ہے تو ہم وہ بھی منگوا کر دینے کو تیار ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے detail مانگی ہے میں نے سوال میں لکھا ہے کہ تفصیل سے آگاہ کیا جائے لیکن انہوں نے تفصیل نہیں دی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جتنے مقدمے ہوئے ہیں ان سب کو جیل بھیجا گیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جز (ب) کو دیکھیں۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! حکومت نے جن لوگوں کو پکڑا ہے ان پر جو مقدمات کئے ہیں وہ کتنے لوگ ہیں، ان کو کیا سزائیں ملی ہیں اور جرائم میں کتنی کمی آئی ہے؟ انہوں نے بڑا عام سا جواب دے دیا کہ ہم نے کریک ڈاؤن کیا اور اس کے نتیجے میں کئی افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی جس کے باعث سال 2017 میں ان واقعات میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ جب سزا جزا کا سلسلہ ہی نہیں چلے گا، جب آپ غلط کام کرنے والوں کو سزا نہیں دیں گے تو پھر کمی کیسے آئے گی؟

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ عدلیہ کا کام ہے اِن کا نہیں ہے انہوں نے تو prosecute کرنا ہے اور چالان بھیج دینا ہے باقی سزا دینا عدالتوں کا کام ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے کارروائی کی ہے ان کا کام ہے کہ اس کو مانیٹر کریں اور اس کو دیکھیں کہ کیا کوئی کارروائی ہوئی بھی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتادیں کہ کوئی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کارروائی تو سب کے خلاف ہوئی ہے اگر یہ detail چاہتی ہیں کہ عدالتوں نے سزا دی ہے یا نہیں دی ہے تو ہم اس کی detail منگوا کر دے دیں گے۔ ہمارا کام سزا دینا نہیں ہے بلکہ یہ عدالت کا کام ہے۔

جناب سپیکر: میں ان کو یہی بتا رہا ہوں لیکن وہ اس بات کو سننا نہیں چاہتیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس جواب کے جز (الف) میں راولپنڈی کے پانچ واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ پانچ واقعات کے مقدمے کا اندراج کس تھانے میں ہوا، کتنے لوگ گرفتار ہوئے اور کتنے لوگوں کے چالان ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ہم سے سوال پورے پنجاب کا کیا گیا تھا اس میں ہم نے بتادیا ہے اگر یہ مقدمات کی تفصیل چاہتے ہیں کہ کس کس تھانے میں مقدمہ درج ہوا تو یہ ایک نیا سوال بنتا ہے ہم اس کی detail بھی منگوا دیتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں واضح لکھا ہوا ہے کہ کیا حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟ میں تو اسی کی تفصیل کا پوچھ رہا ہوں اور میں ایک شہر کا پوچھ رہا ہوں کہ جو پانچ واقعات ہوئے کیا ان کے مقدمے درج ہوئے ہیں؟ اسی کو کارروائی کہتے ہیں کہ وہ مقدمہ کس تھانے میں درج ہوا اور کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا تو اس میں fresh question کہاں سے آگیا حالانکہ سوال میں پوچھا جا رہا ہے کہ تفصیل سے آگاہ کریں؟ میں پورے پنجاب کا نہیں بلکہ صرف ایک شہر کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگر میرے دوست چاہیں تو میں کل بھی ساری detail دے سکتا ہوں۔ جتنے واقعات ہوئے ہیں ان پر ہم نے کارروائی کی ہے، مقدمے درج کئے گئے ہیں۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! 93 لوگ ہلاک ہوئے ہیں اور ان کی seriousness دیکھیں کہ ان کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ 93 لوگ ہلاک ہو گئے ہیں اور کوئی بھی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پھر ہمیں بتائیں کہ کیا کارروائی ہوئی؟

جناب سپیکر: یہ ماننے کو کون تیار ہے کہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی انہوں نے پرچے درج کئے ہیں اور انہیں گرفتار کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان تمام لوگوں کو گرفتار کیا گیا، ان کے چالان بھیجے گئے، ان کی دکانیں seal کی گئیں اور اب وہاں وہ بزنس نہیں کر سکتے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ عدالتوں نے کیا سزا دی ہے تو یہ fresh question کر دیں اگر نہیں کر سکتے تو میں ان کو personally بھی یہ ساری detail provide کرنے کو تیار ہوں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ جواب غیر تسلی بخش ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری قابل احترام ہیں میں سمجھتا ہوں کہ صرف باتوں سے کام لینا کہ کارروائی کی گئی ہے، مقدمہ درج کیا گیا ہے اور ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کن کو گرفتار کیا گیا ہے؟ راولپنڈی میں جن پانچ واقعات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں دو ایسے واقعات ہیں جن میں گھروں کے اندر سلنڈر پھٹے ہیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ ان واقعات میں انہوں نے کس کو گرفتار کیا ہے؟ جب تفصیل پوچھی گئی ہے تو ان کو بتانا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ آپ ہی بتائیں کہ کن کے گھروں میں واقعات ہوئے ہیں وہ پھر چیک کر کے آپ کو بتا دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس سوال میں تفصیل already پوچھی گئی ہے ظاہر ہے کہ یہ محترمہ شنُیلا رُوت کا سوال ہے میں تو اس میں اپنے شہر کے متعلق پوچھ رہا ہوں۔ جو یہ جواب دے رہے ہیں وہ مکمل طور پر غیر تسلی بخش ہے۔ آپ kindly محکمے کو ہدایت دیا کریں اور ان سے بھی کہا کریں کہ تیاری کر کے آیا کریں ان چیزوں کو لطیفہ نہ بنایا کریں۔

جناب سپیکر: وہ تیاری سے آتے ہیں ایسی بات نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پھر یہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں وہ پوچھ رہے ہیں کہ جو راولپنڈی شہر کے پانچ واقعات ہوئے ہیں ان میں کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ہم نے جتنے مقدمات درج کئے تھے ان ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ اگر میرے فاضل دوست ملزمان کے نام جاننا چاہتے ہیں یا یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس مقدمے میں کیا سزا جزا ہوئی ہے تو یہ نیا سوال دے دیں یا پھر مجھے موقع دے دیں میں ان کو provide کر دوں گا۔ اس وقت میرے پاس جو detail ہے میں نے وہ عرض کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر کے اس کا جواب دوبارہ detail کے ساتھ منگوالیں کیونکہ محترمہ نے سوال میں تفصیل پوچھی ہوئی ہے۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے تفصیل پوچھی ہے لیکن انہوں نے دی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9169 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں عورتوں پر تشدد سے متعلقہ تفصیلات

*9169: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں عورتوں پر تشدد کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ب) اب تک کتنے مقدمات کس کس تھانے میں درج ہوئے اور کتنے ملزمان کو سزائیں ہوئیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں خواتین پر تشدد کے 3723 واقعات رپورٹ ہوئے۔

(ب) 3723 درج شدہ مقدمات کی تھانہ وار اور مقدمات کی موجودہ صورتحال کی مکمل رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اب تک ان مقدمات میں 23 ملزمان کو سزا ہوئی جبکہ باقی مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ سوال خواتین پر تشدد کے بارے میں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ 16-2015 میں 3723 واقعات رپورٹ ہوئے جن میں سے صرف 23 ملزمان کو سزا ہوئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس میں کتنے لوگ بَری ہوئے؟

جناب سپیکر: یہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے آپ دیکھ لیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس میں number of cases ہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ کتنے لوگوں کو بَری کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ 23 ملزمان کو تو سزا ہوئی ہے لیکن کتنے ملزمان کو بَری کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کچھ cases pending ہوئے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل cases pending ہوئے ہیں۔ یہ تو ابھی تک جن کیسوں میں سزا ہوئی ہے وہ ہیں باقی تمام کیس عدالتوں میں pending ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! 23 کیسوں میں فیصلے ہوئے ہیں باقی کیسوں کا کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ عدالتی کام ہے، میں عدالتی سسٹم پر کیا جواب دے سکتا ہوں کہ انہوں نے باقی کیسوں پر سزا کیوں نہیں دی؟ جن مقدمات پر فیصلے ہوئے ہیں ہم نے ان کا بتا دیا ہے کیونکہ فاضل ممبر نے سوال یہ کیا تھا کہ کتنے ملزمان کو سزا ہوئی؟ ہم نے جواب دیا کہ 23 ملزمان کو سزا ہوئی ہے اور بقیہ cases pending ہیں۔ اگر یہ کچھ مزید پوچھنا چاہتی ہیں تو اس کے لئے fresh question کر لیں۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ عدالتوں نے باقی ملزموں کو ابھی تک سزا کیوں نہیں دی اس سلسلے میں ہم کیا جواب دے سکتے ہیں یہ تو عدالتیں ہی جواب دے سکتی ہیں۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ صوبہ بھر میں 3723 خواتین پر تشدد ہوا ان میں سے صرف 23 ملزمان کو سزا ملی اور باقیوں کا کچھ پتا نہیں ہے۔ میرا سوال بڑا simple تھا جس کا ان کے پاس جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جواب نہیں ہے بلکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ باقی کیس کورٹ میں pending ہیں۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ بَری کتنے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ابھی کوئی بھی ملزم بَری نہیں ہوا ہے تمام cases pending ہیں۔

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہوں گی کہ انوسٹی گیشن کا procedure کیا ہے، کس طرح سے ان لوگوں کو investigate کرتے ہیں جو خواتین پر تشدد کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ بہت simple ہے جب کوئی تھانے میں complaint آتی ہے تو اس پر انوسٹی گیشن ہوتی ہے اور اس کے بعد evidence collect کر کے کیس کورٹ میں بھیج دیا جاتا ہے جہاں سزا جزا ہوتی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا تیسرا اور آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ ہم نے 2015 میں Punjab Protection of Women against Violence Bill پاس کیا تھا اس حوالے سے میرا سوال یہ ہے کہ کتنی FIRs اس Bill کے تحت کٹی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جو FIRs ہوئی ہیں وہ ساری کی ساری انہوں نے آپ کو explain کر دی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! نہیں، اس کے تحت نہیں کٹی، ان کو کہیں ناں کہ وہ جواب دیں۔ اس کے تحت ابھی تک ایک ایف آئی آر بھی نہیں کٹی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یقیناً۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ 354 دفعہ میں اتنی زیادہ evidence کی ضرورت نہیں، اس کی اپنی evidence ہی کافی ہوتی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پنجاب حکومت اس معاملے میں بڑی serious نظر آتی ہے اور انہوں نے خواتین کی حفاظت کے لئے بل پاس کیا ہے، ان پر جو تشدد ہوتا ہے لیکن کارکردگی یہ ہے کہ 3723 کیسز میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، 3727 کیسز۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! نہیں 3723 کیسز میں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! باقیوں کا کچھ بھی نہیں ہے، یہ جو سوال ہے، یہ بھی incomplete اور unsatisfactory ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا اس سوال کو pending کیا جائے اور اس کے جوابات جو ہیں وہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔جی، بڑی مہربانی، بس ٹھیک ہے۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9200 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہے۔ چلیں! یہ سوال وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں آپ کا سوال پہلے pending ہوا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، یہ سوال pending ہوا تھا۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں جعلی ڈرائیونگ لائسنز بنانے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9350: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ آئی جی پنجاب جناب مشتاق احمد سکھیرا کے دور میں ضلع خوشاب میں بڑے پیمانے پر جعلی ڈرائیونگ لائسنسز کے اجراء کا ہونا رپورٹ ہوا۔ انہوں نے فوری طور پر اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنائی اس کمیٹی میں کون کون آفیسر شامل تھے؟

(ب) اس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق کتنے جعلی لائسنسز بنائے گئے یہ رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے نیز کتنے لوگ اس سکینڈل میں ذمہ دار ٹھہرائے گئے ان کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کی گئی اور یہ کس رینک کے اہلکار و آفیسر تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب میں جعلی ڈرائیونگ لائسنس کا معاملہ رپورٹ ہوا تاہم آئی جی پنجاب نے کمیٹی کی تشکیل کا حکم زیر دستخطی کو دیا اس حکم پر ایک تحقیقاتی کمیٹی زیر نگرانی فرخ سہیل سندھو ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر خوشاب تشکیل دی گئی جس کے ممبران ظفر اقبال ڈی ایس پی آرگنائزڈ کرائم، سب انسپکٹر عبدالرحیم لائسنسنگ برانچ اور اے ایس آئی ثقلین حیدر ٹریفک سٹاف تھے۔

(ب) گزارش ہے کہ ڈرائیونگ لائسنس اتھارٹی مورخہ 11.08.1982 تا مورخہ 20.04.2011 ضلع پولیس کے ماتحت کام کرتی رہی ہے مورخہ 21.04.2011 تا 08.09.2016 ڈرائیونگ لائسنسنگ اتھارٹی کو ٹریفک پولیس کے ماتحت کر دیا گیا، جس کا انتظام ایس پی ٹریفک ریجن سرگودھا کے پاس رہا۔ مورخہ 16.09.2016 سے لائسنسنگ اتھارٹی ضلع پولیس کے ماتحت کام کر رہی ہے۔

پنجاب پولیس کی طرف سے ڈرائیونگ لائسنس ہائے کا شفاف ریکارڈ رکھنے کے لئے Driving License Information Management System کا قیام عمل میں لایا گیا اور لائسنس ہولڈرز کو اپنے لائسنس آن لائن کروانے کی درخواست کی گئی۔ اس سلسلہ میں زیر دستخطی نے تشہیری مہم چلائی اور کمپیوٹرائزڈ / آن لائن کروانے کی درخواستوں پر جب ریکارڈ چیک کیا گیا تو لائسنس عدم ریکارڈ پائے گئے جس سے جعلی لائسنس کا معاملہ سامنے آیا جس کی تحقیقات کے لئے مندرجہ بالا کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تحقیقاتی کمیٹی نے کانسٹیبل محمد الطاف نمبر 8823 جو کہ مورخہ 17.11.2001 تا 18.04.2011 بطور لائسنسنگ کلرک مورخہ 21.04.2011 تا 03.05.2012 مورخہ 17.01.2014 تا 23.07.2015 اور پھر مورخہ 23.07.2015 تا 31.08.2016 لائسنسنگ برانچ میں ہی کام کرتا رہا ہے باوجود اس کے اس کی ڈیوٹی ریکارڈ کے مطابق بطور گن مین ڈی ایس پی ٹریفک بھی رہی تو سارے معاملے کا قصوروار ٹھہرایا۔ اس نے لائسنسنگ برانچ میں SOP کی خلاف ورزی میں اپنی تعیناتی یا تسلط کو مختلف ذرائع سے ممکن بنائے رکھا۔ شبہ ہے کہ اس عرصہ کے دوران کانسٹیبل محمد الطاف مذکورہ نے بے شمار جعلی لائسنس بنائے۔ چونکہ بوگس لائسنس کا اندراج کسی رجسٹر یا ریکارڈ

میں نہ ہوتا ہے جس کا درست اندازہ نہیں لگایا جا سکتا لیکن کمیٹی کی اب تک چھان بین کے مطابق 173 لائسنس جعلی ثابت ہو چکے ہیں اور مزید چھان بین جاری ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں کانسٹیبل محمد الطاف نمبر 8823 کو کرپشن و جعلی لائسنس بنانے کا مرتکب پا کر سروس سے برطرفی کی سزا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پورے سوال پر بات کرنا چاہتا ہوں، آپ یہ دیکھیں کہ انہوں نے خود commit کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے commit کیا ہے کہ ادھر خوشاب میں کافی سارے جعلی لائسنس بنے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں بے شمار جعلی لائسنس بنے ہیں اور یہ جو کمیٹی انہوں نے بنائی، اب لائسنسنگ برانچ کے اندر صرف ایک بندہ محمد ارشد کانسٹیبل تھا جو سب کچھ کرتا رہا۔ یہاں سب انسپکٹر عبدالرحیم لائسنسنگ برانچ میں بھی موجود رہے جو انچارج ہوں گے، اے ایس آئی ثقلین حیدر صاحب ٹریفک سٹاف کے اندر موجود ہیں، پھر ڈی ایس پی، کوئی ایس پی یا کوئی ڈی پی او ان کے اوپر موجود ہو گا۔ آپ یہ دیکھیں کہ جیسا انہوں نے بتایا ہے، ایک کانسٹیبل اتنا طاقتور تھا کہ اس نے دس سال بطور لائسنس کلرک کام کیا پھر ہٹا دیا گیا، پھر وہ ایک سال کے لئے لگ گیا، پھر ہٹایا گیا، پھر ڈیڑھ سال کے لئے لگ گیا، پھر ہٹایا گیا اور پھر ایک سال کے لئے لگ گیا۔ اس پر ایک کمیٹی بنی جس نے یہ commit کیا کہ بے شمار جعلی اور بوگس لائسنس بنے ہیں اور صرف ایک کانسٹیبل کو ملازمت سے برطرف کر کے ہاتھ جھاڑ کر پولیس ڈیپارٹمنٹ فارغ ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں نے اس میں مطالبہ کیا تھا کہ اس انکوائری کی مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے لیکن کوئی دستخط شدہ رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ یہ ہے کہ انکوائری رپورٹ کی نقل مجھے فراہم کی جائے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہ نقل فراہم کریں گے؟ میں نے رپورٹ مانگی ہے تبصرہ نہیں مانگا۔ آپ خود سمجھ لیں کہ یہ اتنے سارے جعلی لائسنس بنے ہیں اور صرف ایک کانسٹیبل پر ذمہ داری ڈال کر سارا محکمہ فارغ

ہو گیا۔ میں بالکل یقین سے یہ بات کہتا ہوں اور بد گمانی نہیں کرتا کہ یہ کام اکیلا آدمی نہیں کر سکتا۔ اس کی پوری supervision اور سپر وائزر ہوتے ہیں اور ملی بھگت کے ساتھ اس کے اوپر والے افسران شامل ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں یہ بڑے پیمانے پر کارروبار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ چاہتا ہوں کہ جو بھی انکوائری ہوئی اس کی رپورٹ مجھے فراہم کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں یہ انکوائری رپورٹ انہیں دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس انکوائری رپورٹ موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انکوائری رپورٹ میرے پاس موجود ہے میں دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کی fact-finding کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس کی finding وہ ہے جو ہمارے جواب میں آئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ انکوائری رپورٹ ان کو دے دیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر کو انکوائری رپورٹ کی کاپی فراہم کر دی گئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ مجھے اجازت دیں میں یہ رپورٹ پڑھ کر ایک ضمنی سوال بعد میں کر لوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا سوال pending کیا جاتا ہے آپ رپورٹ پڑھ کر ضمنی سوال کر لینا۔ ابھی ہم آگے چلتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9364 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سیف سٹی پروگرام کے لئے فنڈز اور کیمروں سے متعلقہ تفصیلات

*9364: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی سکیورٹی (سیف سٹی پروگرام) کے لئے کن کن سڑکوں پر سکیورٹی کیمرے نصب کر دیئے گئے ہیں اور کن سڑکوں پر ابھی تک کیمرے نہیں لگائے گئے یا کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ب) لاہور میں سیف سٹی پروگرام مکمل کرنے کے لئے کتنا فنڈز موجودہ مالی سال 18-2017 میں رکھا گیا ہے نیز کام مکمل کرنے کی مدت بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جی. ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور پر کیمروں کے پوائنٹ بنا دیئے گئے ہیں لیکن ابھی تک تو کیمرے نہیں لگائے گئے ہیں اور کام بند پڑا ہوا ہے۔ اس کی وجہ بیان فرمائی جائے نیز حکومت کب تک مذکورہ روڈ پر کام مکمل کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب اسمبلی کے ایکٹ نمبر 1-2016 پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 کے تحت بنائی گئی۔ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جدید آلات و ذرائع کی مدد سے امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنایا جائے اور شہریوں کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کے لئے IC3 سنٹر لاہور پر کام شروع کیا گیا انٹیگریٹڈ کمانڈ کنٹرول اور کمیونیکیشن سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی انتظامی ذمہ داری پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے پاس ہے IC3 لاہور پراجیکٹ کے تحت لاہور کی تمام اہم شاہراہوں، حساس مقامات اور اہم عمارتوں پر سکیورٹی کیمرے نصب کرنا شامل ہے۔ اب تک چھ ہزار کیمروں میں سے 4696 کیمرے شہر میں نصب کئے جا چکے ہیں۔ تقریباً تین ہزار کیمرے اس کے علاوہ ہوں

گے جو کہ پولیس کی مختلف گاڑیوں اور دیگر مقامات پر لگائے جائیں گے یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے موبائل سرولینس وین کو بھی سسٹم میں شامل کیا ہے جو کہ اہم مقامات کی سکیورٹی اور جلسے جلوسوں کی نگرانی کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے شہر کے اندر ترقیاتی کاموں کی وجہ سے سکیورٹی کیمروں کا فائبر آپٹک کیبل کے ذریعے IC3 سنٹر سے رابطہ کچھ تعطل کا شکار ہے اور جلدی ہی تمام سکیورٹی کیمروں کو سنٹر سے منسلک کر کے فنکشنل کر دیا جائے گا ڈی ایچ اے اور کینٹ کے متعلقہ علاقوں میں ضروری اجازت نامے حاصل کرنے کا عمل جاری ہے۔لاہور کی مین شاہراہوں پر نصب کیمروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 18-2017 کے لئے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کو IC3 سنٹر کے پراجیکٹ کے لئے 5485.192 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ 31۔ دسمبر 2017 کو پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

(ج) جی ٹی روڈ باغبانپورہ پر کیمروں کی تنصیب کا کام جاری ہے، لیکن دوسرے ترقیاتی کاموں کی وجہ سے زیر زمین بنیادی ڈھانچہ زیر تکمیل ہے جس کی وجہ سے فائبر آپٹک کیبل کو بچھانے کا عمل تکمیل کے مراحل میں ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ روڈ پراجیکٹ کی مدت تکمیل تک کام مکمل کر لیا جائے گا کیمرہ پوائنٹس پر مرحلہ وار کام انجام دیا جاتا ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(الف) میں ان سے پوچھا تھا کہ یہاں پر کتنے کیمرے لگے ہوئے ہیں یہ جو سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ 6 ہزار میں سے 4696 کیمرے شہر میں نصب کئے جا چکے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں سے کتنے کیمرے functional ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف! بڑا simple question ہے لیکن اس کا جواب صحیح آنا چاہئے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کتنے اس میں سے functional ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں گزارش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تمام کے تمام functional ہیں یا کہیں خرابی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں 8 ہزار کیمرے لگے ہیں جس وقت یہ جواب آیا تھا تو اس وقت کم لگے تھے۔ اب میں latest صورتحال بتانے لگا ہوں، اب 8 ہزار کیمرے لگ گئے ہیں، جب یہ figure آئی تھی تو اس وقت 4696 کی تھی، اب تقریباً سارے کیمرے functional ہیں اور صرف چند جگہیں جس میں ڈیفنس اور کینٹ شامل ہیں جہاں سے ہمیں این او سی نہیں مل رہا otherwise تمام کیمرے لگ چکے ہیں اور functional ہیں۔ اب ہمارے پول ڈی ایچ اے اور کینٹ میں بھی لگ چکے ہیں۔ اب صرف این او سی کا انتظار ہے تو اس وقت کیمرے لگ جائیں گے اور functional ہو جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ یہ جو کیمرے لگنے کا عمل شروع ہوا اور کئی ماہ سے انہوں نے لاہور کے ہر چھوٹے اور بڑے چوک چوراہے کو کھود مارا۔ اب اس کو چھ ماہ ہو گئے ہیں لیکن وہاں روڈ کٹ repair نہیں ہوئے اور پورا لاہور تباہ حال ہو گیا ہے۔ آپ محلوں کے اندر چلے جائیں، چھوٹے چوکوں میں چلے جائیں، چوراہوں میں چلے جائیں انہوں نے روڈ کٹ لگا کر پائپ نیچے سے نکالا، اوپر سے مٹی ڈالی اور غائب ہو گئے تو میں آپ کے توسط سے حکومت کو یہ کہنا چاہوں گا کہ لوگ بہت زیادہ disturb ہو رہے ہیں، اس میں سے مزید پتھر نکل رہے ہیں پورے شہر کے اندر گرد و غبار اور آلودگی سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے جو روڈ کٹ لگائے تھے اس جگہ پر روڈز بہت زیادہ خراب ہو گئی ہیں۔ دیکھیں! آپ نے جس کمپنی کو بھی ٹھیکہ دیا ہے وہ فری میں تو نہیں دیا۔ انہوں نے ارب ہا روپیہ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق اگر انہیں دس بارہ ارب روپیہ ملا ہے تو جب یہ روڈ کٹ لگے تو اس کو اسی وقت پر repair ہونا چاہئے تھا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ابھی تک اکثر و پیشتر روڈ کٹ اسی طرح پڑے ہیں لہٰذا ان کو فوری طور repair کروانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! انہوں نے جو بات کی ہے آپ بھی اس کا نوٹس لیں اور پارلیمانی سیکرٹری آپ بھی اس کا تدارک فوری طور پر کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، فوری طور پر تدارک کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ تمام علاقوں میں کیمرے لگ چکے ہیں۔ اسی سوال کے جز (ج) میں جی ٹی روڈ باغبان پورہ پر کیمرے کی تنصیب کے بارے میں پوچھا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں پر تنصیب کا کام جاری ہے مگر مجھے وہاں پر کوئی کیمرہ نظر نہیں آیا تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ وہاں پر کیمرے لگے ہیں یا نہیں اور اگر کیمرے لگے ہیں تو کس جگہ پر لگے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، باغبان پورہ جی ٹی روڈ پر کیمرے لگے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل وہاں کیمرے لگ چکے ہیں۔ وہاں پہلے اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے کام رکا ہوا تھا۔ اب بالکل کیمرے functional ہو چکے ہیں۔ میں اپنی بہن فاضل ممبر کو دعوت دیتا ہوں اور چاہے تو یہ کنٹرول سنٹر قربان لائن تشریف لائیں، ہمارے پارلیمنٹیرین اُدھر تشریف لا سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ میں نے بھی دیکھا ہے، میں نے وہاں visit کیا ہے۔ میڈم! آپ بھی میرے ساتھ تھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! آپ قربان لائن پر بھی جا سکتے ہیں اور موقع پر ان کو visit کرایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں باغبان پورہ میں خود رہتی ہوں جو کہ آپ کو علم ہے۔ مجھے وہ کیمرے نظر نہیں آئے۔۔۔

جناب سپیکر: جو آپ نے نشاندہی کی ہے اس کو آپ دوبارہ پھر لا سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے کیمرے نہیں لگائے تو اس کا فوری نوٹس لیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ان سے اگلا ضمنی سوال ہے کہ یہ جو کیمرے لگے ہیں تو کیا ان کی resolutions اتنی ہے کہ جب ہم دور سے کرائم سین کو دیکھتے ہیں تو کیا وہ ملزم کا چہرہ پہنچانا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، ان کی کوشش تو یہ ہے لیکن اس میں کچھ خامیاں آجاتی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیونکہ کچھ ایسے واقعات ہمارے لاہور شہر میں ہوئے ہیں جہاں پر یہ bomb-blasts وغیرہ ہوئے تھے جس میں خاص طور پر جو ارفع کریم ٹاور کے قریب bomb-blast ہوا تھا تو اس سے ہمیں یہ پتا چلا تھا کہ کیمرے functional نہیں تھے یا ان کی صلاحیت اتنی نہیں تھی کہ وہ چہرہ identify کر سکتے تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان کیمروں کی اتنی صلاحیت ہے کہ اگر کرائم سین کی کوئی فوٹیج ان کے پاس آتی ہے تو وہ چہرے کو identify کر سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، بالکل ان کیمروں میں یہ capacity ہے، یہ بہت اچھے اور ماڈرن کیمرے ہیں۔ اب چونکہ سسٹم مکمل طور پر لگ چکا ہے اس سے پہلے جو شکایات آتی رہی ہیں وہ انشاءاللہ تعالیٰ اب نہیں آئیں گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیمرے تو وہی ہیں، بہر حال۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے جو کہا ہے کہ:

> "جدید آلات و ذرائع کی مدد سے امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنایا جائے اور شہریوں کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر! کیا مجھے یہ لاہور شہر میں کوئی ایک مثال دے سکتے ہیں کہ ان کیمروں کی وجہ سے کوئی کرائم ہونے سے یہ روک سکے ہیں، اس کے اوپر اتنی بڑی انوسٹمنٹ ہوئی ہے، جیسا کہ 18-2017 میں بھی اس کے لئے 5485 ملین روپے مختص کئے گئے تھے تو ہمارے بجٹ کا اتنا بڑا حصہ ان کو جو دیا جا رہا

ہے کیا کوئی ایک واقعہ یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ان کیمروں کی مدد سے انہوں نے کوئی کرائم ہونے سے روکا ہے؟

جناب سپیکر: یقیناً روکے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ابھی چونکہ یہ سسٹم اب مکمل ہوا ہے لیکن میں ایک واقعہ ان کو ضرور بتاؤں گا کہ جس سے پوری قوم بھی واقف ہے کہ جو یہاں مال روڈ پر بم بلاسٹ ہوا تھا جس میں ہمارے ڈی آئی جی شہید ہوئے تھے، ان کیمروں نے ان ملزموں کو آدھے گھنٹے تک وہاں پولیس کو پہنچا دیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا اتنا اچھا پراجیکٹ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ پورا شہر secure ہو گا۔ ہر چیز watch کی جا رہی ہے، ہر جگہ کیمرے active ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے results قوم کے سامنے آئیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کی افادیت سے تو میں انکار نہیں کروں گی، بیشک یہ ایک اچھا پراجیکٹ ہے مگر کیا یہ وہ results ہمیں دے رہا ہے۔ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ کیا کوئی کرائم روکا جا سکا ہے، ہونے کے بعد تو چلیں وہ دوسری بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کافی بہتری آئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا کوئی کرائم روکا جا سکا ہے۔ کوئی مثال دیں گے کہ کیمرے سے یہ چیز روکی گئی ہے۔

جناب سپیکر: روکنے کی بات تو اور ہے لیکن کافی بہتری ہے، جو ہم سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! مال روڈ پر ڈی آئی جی صاحب شہید ہو گئے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ شہید ہو گئے تو یہ کوئی بہتری تو نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: یہ پہلے کی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا، میں سسٹم کو explain کرنے لگا ہوں کہ یہ جو کیمرے ہیں ان میں تیس دنوں تک یہ data جمع رہتا ہے اور جب بھی

جہاں کوئی واردات ہوتی ہے اس کی فوٹیج یہاں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ تمام چیزیں ریکارڈ ہو رہی ہیں۔ جہاں بھی واردات ہوتی ہے وہاں ان سے مدد لی جاتی ہے۔ جہاں بھی کسی کو ضرورت پڑتی ہے، ریکارڈ ان کے پاس موجود ہے، وہ سارا search کیا جاتا ہے اور ملزم trace کر لئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی فاضل ممبر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ جس وقت کی بات کر رہی ہیں اس وقت یہ کیمرے ادھر functional نہیں تھے۔ کافی جگہوں پر اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے کیمرے نہیں تھے کیونکہ وہاں کھدائی ہو رہی تھی۔ بقیہ ڈیفنس، ڈی ایچ اے سے NOC's درکار تھے۔ اب یہ ہمارا سسٹم مکمل ہوا ہے۔ صرف اس میں چند کیمرے رہ گئے ہیں۔ ڈی ایچ اے اور کینٹ ایریا میں پوری طرح سے یہ سسٹم active ہو چکا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے results سب کے سامنے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مہربانی۔ سوال نمبر 9405 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایلیٹ فورس بیدیاں روڈ کے دفاتر اور رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

*9405: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایلیٹ فورس بیدیاں روڈ لاہور میں پنجاب پولیس کے کن کن افسران کے دفاتر ہیں؟

(ب) ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ کتنے رقبہ پر کب قائم ہوا تھا؟

(ج) اس جگہ کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں اور ان میں کون کون سے افسران رہائش پزیر ہیں؟

(د) ایلیٹ فورس کے انچارج کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ایلیٹ فورس کی تعداد کتنی ہے اور اس کے اخراجات کی تفصیل سال 17-2016 اور 18-2017 کی دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ایلیٹ فورس ٹریننگ سکول میں جن پولیس افسران کے دفاتر موجود ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1. ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول کے رقبہ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. (ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول 1997 میں قائم ہوا۔

(ج) ایلیٹ فورس ٹریننگ سکول میں ٹوٹل 17 سرکاری رہائش گاہیں موجود ہیں جن میں سات افسران بالا کی رہائش گاہوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1.	کرنل پرویز اقبال	کمانڈنٹ	EPTS
2.	SSP فیاض احمد سنبل	شہید	
3.	میجر خالد سعید ٹوانہ	EPTS	DD/Training
4.	میجر علی نواز جنجوعہ	EPTS	DD/Training
5.	کرنل ریٹائرڈ سعد سلیم	ڈائریکٹر	SOU,EPF/HQ
6.	رائے بابر سعید	SSP	
7.	سرفراز احمد فلکی	SSP	

مزید براں 10 رہائش گاہیں ایلیٹ پولیس فورس کے ملازمین کو آلاٹ کی گئی ہیں جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایلیٹ فورس کے انچارج کا نام:

افضل محمود بٹ، BPS – 20, DIG

(ہ) ایلیٹ پولیس فورس کی تعداد کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید اخراجات کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں جز (ہ) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں ایک سمری آف ایلیٹ پولیس فورس پنجاب دی ہوئی ہے۔ اس میں جو vacant posts ہیں وہ 4342 ہیں جبکہ ٹوٹل

sanctioned posts جو ہیں وہ 11672 ہیں اور ان کو جو 2016-17 میں allocation ہوئی ہے وہ 315596820 ہے اور جب اس سال ان کو جو allocation ہوئی ہے وہ 210710000 ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ پوسٹیں جو ہیں یہ ان کو fill کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔ یہ ضرور fill ہوں گی، یہ process تقریباً چل رہا ہے تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مالی سال میں اس کے لئے فنڈز بھی مزید ہوں گے اور یہ posts fill کر دی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وجہ ہے کہ بھرتی کیوں روکی ہوئی ہے، کوئی پابندی ہے یا ویسے ہی یہ بھرتی روکی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بھرتی تو ہوتی رہتی ہیں۔ عام پولیس میں بھی اور ایلیٹ فورس میں بھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ process ہو رہا ہے، وہ بھی جلدی ہو جائے گی، کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پابندی نہیں ہے۔ وہ جلد کوشش کر رہے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9416 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو یہ سوال take up کر لیا جائے گا، اگر باری آ گئی۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔ جی، حاجی صاحب!

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9453 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں پولیس ملازمین کی تعداد اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*9453: **حاجی عمران ظفر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں پولیس ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں کس کس گریڈ اور عہدہ کے کتنے پولیس ملازمین کی ضرورت ہے؟

(ج) اس ضلع میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(د) گجرات شہر کے تھانوں کے نام اور چوکیوں کے نام بتائیں؟

(ہ) گجرات شہر میں یکم جنوری 2017 سے آج تک کتنی ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں اور کس کس تھانہ میں درج ہوئے ہیں؟

(و) کیا حکومت اس شہر میں جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے مزید پولیس نفری تعینات کرنے اور سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، ایک ایڈیشنل SP،6ڈی ایس پیز، 1ڈی ایس پی لیگل، 25انسپکٹر، 142 سب انسپکٹر، 246 اے ایس آئی، 466 ہیڈ کانسٹیبل اور 3307 کانسٹیبل تعینات ہیں۔

(ب) ضلع ہذا میں SP=1، 1ڈی ایس پی، 1ڈی ایس پی لیگل، 6 انسپکٹر لیگل، 20 انسپکٹر، 46 سب انسپکٹر، 14 ہیڈ کانسٹیبل اور 496 کانسٹیبل کی کمی نفری ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں کل 23 تھانہ جات اور 26 چوکیاں قائم ہیں۔

(د) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع گجرات میں سال 2017 میں آج تک کل 19 ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ضلع گجرات میں کم نفری کو پورا کرنے کے لئے کانسٹیبلان کی مزید بھرتی کی جارہی ہے جو ماہ دسمبر تک مکمل ہو جائے گی۔ مزید برآں موجودہ حالات میں ضلع گجرات کی آبادی اور جرائم کے پیش نظر مزید پولیس نفری بڑھائے جانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب تسلی بخش ہے؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: جی، کون سے جز پر ضمنی سوال ہے؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! سوال کے جواب جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ "ضلع ہذا میں ایس پی۔1، ڈی ایس پی۔1، ڈی ایس پی (لیگل)1، انسپکٹر (لیگل)6، انسپکٹر20، سب انسپکٹر46، ہیڈ کانسٹیبل14 اور کانسٹیبل496 کی کمی ہے"۔ اب یہ جو ایس پی کی سیٹ خالی ہے یہ کب سے خالی ہے، یہ ذرا بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تو مجھے نہیں علم کہ کب سے خالی ہے۔ میرے فاضل دوست نے جس طرح یہ سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے لیکن یہ fill جلدی ہو جائے گی۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! کافی عرصہ سے یہ سیٹیں خالی ہیں اور یہ آپ خود حساب لگا لیں کہ ایک ایس پی ایک ڈسٹرکٹ میں ذمہ دار آفیسر ہوتا ہے اور اس کی کمی کی وجہ سے وہاں پر کیا حالات ہوں گے۔ وہاں پر گجرات میں انہوں نے لکھا ہے کہ ایک ڈی ایس پی کی سیٹ بھی خالی ہے۔ ڈی ایس پی (ٹریفک) کی پچھلے تقریباً چار ماہ سے زیادہ عرصہ سے سیٹ خالی ہے اور آج ان سے کوئی date لے لیں کہ کب تک یہ fill ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: چلیں، ان سے پوچھتے ہیں۔ بتا دیں کہ کب تک یہ fill ہو جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ابھی shortage ہے اور جس وقت بھی کوئی availability ہوتی ہے تو انشاء اللہ ایس پی صاحب بھی ادھر چلے جائیں گے۔ اسی طرح دوسری جو بھرتیاں ہیں وہ بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے انسپکٹر وغیرہ جو ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت availability ہوتی ہے ضرور ادھر بھیج دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جلدی کروا دیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! جز (ہ) میں انہوں نے ڈکیتیوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ گجرات میں 2017 میں 19 ڈکیتیاں ہوئی ہیں تو یہ ذرا بتا دیں کہ ان میں سے کتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں، ان

ڈکیتیوں میں سے کوئی ڈکیتی trace بھی ہوئی ہے اور خاص طور پر گجرات شہر کی جن تین ڈکیتیوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس کا کچھ بتادیں کہ کیا ان میں سے کوئی ڈکیتی trace ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: گجرات شہر کے کون سے تھانے کی؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! گجرات شہر کا تھانہ سول لائن اور شاہین چوک؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں وہ جو پوچھ رہے ہیں، آپ کے پاس اس کا جواب ہے، کتنی برآمدگیاں ہوئی ہیں، کتنے ملزم پکڑے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ٹوٹل 19 وارداتیں تھیں۔ ان میں 15 ملزمان گرفتار ہوئے، چالان ہوئے، برآمدگیاں ہوئیں۔ ابھی تک دو زیر تفتیش ہیں اور دو عدم موجود ہیں۔

جناب سپیکر: ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، جاری ہے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! گجرات شہر تھانہ سول لائن کا تو بتادیں کہ جو دو ڈکیتیاں ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! سول لائن تھانہ میں مقدمہ نمبر 713 ہے، یہ بھی زیر تفتیش ہے اور مقدمہ نمبر 165 ہے، وہ بھی زیر تفتیش ہے، تفتیش جاری ہے۔

جناب سپیکر: دونوں کی تفتیش جاری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، دونوں کی تفتیش جاری ہے۔

جناب سپیکر: جلد گرفتاری کا امکان ہے۔ تلاش جاری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال چودھری طارق سبحانی!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 9492 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری طارق سبحانی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فرینزک سائنس لیبارٹری ٹھوکر نیاز بیگ پر خرچہ اور ملازمین کی تفصیلات

*9492: **چودھری طارق سبحانی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فرینزک سائنس لیبارٹری ٹھوکر نیاز بیگ لاہور پر کل کتنا خرچہ آیا ہے؟

(ب) لیبارٹری کے کل کتنے ملازمین ہیں اور ان کو کس قواعد و ضوابط کے تحت بھرتی کیا گیا ہے، گریڈ وار بتایا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ملازمین کو کورس پر بیرون ملک بھجوایا گیا اگر درست ہے تو ان پر کیا خرچہ آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) پراجیکٹ فرانزک سائنس لیبارٹری کی تعمیر پر ترقیاتی فنڈز 2549.547 ملین روپے خرچ ہوئے جس میں (i) زمین کی مالیت (ii) عمارت کی تعمیر (iii) مختلف آلات / گاڑیاں (iv) 32 سائنسدانوں کی بیرون ملک ٹریننگ اور تین سال کی ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ وغیرہ 13۔ 2012 سے مالی سال 17۔2016 تک غیر ترقیاتی فنڈز سے 3437.442 ملین روپے تنخواہوں اور operational لاگت پر خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں ملازمین کی بھرتی Policy, Contract Appointment 2004 کے تحت کی گئی ہے

ملازمین کی کل تعداد: 867

مروجہ پالیسی کے تحت بھرتی شدہ	714

بھرتی شدہ ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

فرانزک سائنٹسٹ:	112
جونیئر فرانزک سائنٹسٹ:	192
دیگر سٹاف:	410

(ج) درست ہے۔32 ملازمین کو مالی سال10۔2009 میں کورس پر امریکہ بھجوایا گیا۔ کل خرچہ 86.860 ملین روپے آیا ہے۔ اس حساب سے ایک ملازم پر خرچہ اندازاً2.714 ملین روپے آیا ، سائنسدانوں کو بیرون ملک کورس کروانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اُن کی تربیت کے لئے کوئی بھی ادارہ پاکستان میں موجود نہ ہے اس لئے ان کو جدید تعلیم کے لئے امریکہ بھجوایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ جو ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان میں فرانزک سائنٹسٹ کی تعداد 112 اور جونیئر فرانزک سائنٹسٹ کی تعداد192 ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کی eligibility کے لئے basic qualification کیا ہے؟

جناب سپیکر: کس کی qualification؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! فرانزک سائنٹسٹ کی qualification پوچھی ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر qualification پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس کے لئے تو fresh question بنتا ہے۔ اگر میرے فاضل دوست چاہیں تو میں انہیں personally یہ information provide کر سکتا ہوں لیکن اس وقت میرے پاس اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جی کیا فرمایا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان کی qualification M.Phil. ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! کس سبجیکٹ میں M.Phil. ہے؟

جناب سپیکر: اب یہ دوسرا سوال آ گیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کون سے سبجیکٹ میں M.Phil ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! M.Phil. تو qualification کا نام ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس سبجیکٹ میں M.Phil ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! M.Phil in Criminology.

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9510 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ سوال ان کے آنے تک pending کرتے ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے اور ان کی باری آ گئی تو اس سوال کو take up کیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9605 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9350 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ کیا اس سوال کا جواب آ گیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: ڈولفن پولیس سے متعلق ڈاکٹر صاحب کا چھوٹا سا تو سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ یہ سوال pending فرما دیا۔ میں نے پہلے سوال میں انکوائری رپورٹ مانگی تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس انکوائری رپورٹ ہے۔ میں بہت ہی آدب سے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ کوئی انکوائری رپورٹ نہیں ہے۔ ڈی پی او صاحب نے اسے نوکری سے برخواست کیا یہ اس کا آرڈر ہے۔ یہ کمیٹی تین افراد پر مشتمل تھی اور انکوائری رپورٹ پر تینوں افراد کے دستخط ہونے تھے۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح ٹھیک نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 9350 کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔ جو سوال رہ گئے ہیں میں وہ بولتا ہوں۔ اگلا سوال

نمبر1571 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4474 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9200 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9416 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9510 الحاج الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9605 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: تھانہ گڑھ پی پی۔58 کی اپنی عمارت بنانے کی تفصیلات

*1571: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گڑھ پی پی۔58 فیصل آباد کی اپنی عمارت نہ ہے یہ تھانہ پرانے بنگلہ کی عمارت میں کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس تھانہ کی اپنی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) پنجاب پولیس دویلپمنٹ پلان کے تحت بحوالہ چھٹی نمبری HC/10393 مورخہ 30.12.2011 اور چھٹی نمبری HC/11277 مورخہ 03.10.2013 جناب IGP پنجاب لاہور (Attention:- AIG/Development) کو تھانہ گڑھ کی نئی عمارت بنانے کے لئے لیٹر بھجوائے گئے ہیں جو ہمراہ ایوان میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

بابت تعمیر تھانہ گڑھ جگہ کے حصول کے لئے SP ایڈمن اور SP صدر ڈویژن پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس نے 2/3 جگہوں کا معائنہ کیا ہے لیکن اب تک مناسب جگہ کا تعین نہ ہو سکا ہے۔ جس سے تھانہ کی حدود میں رہنے والی عوام کا آسانی کے ساتھ رابطہ ورسائی ممکن ہو ۔ مناسب جگہ کی تلاش تیزی کے ساتھ کی جارہی ہے جیسے ہی مناسب جگہ مل گئی تو اس پر final approval حاصل کرتے ہوئے فوری طور پر تھانہ گڑھ کی بلڈنگ کی تعمیر عمل میں لائی جائے گی۔

صوبہ بھر میں ٹریفک وارڈن نظام سے متعلقہ تفصیلات

*4474: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ کے کس کس شہر میں ٹریفک وارڈن کا نظام کام کر رہا ہے؟

(ب) ان شہروں میں ٹریفک وارڈن کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، تفصیل شہر وار بتائیں اور ان ٹریفک وارڈنز کو تنخواہ کس سکیل کے مطابق دی جارہی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان شہروں میں ٹریفک کنٹرول کے نظام سے مطمئن ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت صوبہ کے پانچ اضلاع لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، اور گوجرانوالہ میں ٹریفک وارڈن سسٹم کام کر رہا ہے۔

(ب)

ڈسٹرکٹ	تعداد اسامیاں	سکیل
لاہور	3400	BS-14
راولپنڈی	1320	-do-
ملتان	650	-do-
فیصل آباد	1040	-do-
گوجرانوالہ	513	-do-

(ج) ٹریفک پولیس Courtesy, Service & Excellence کے جذبہ سے شرسار عوام کی خدمت پر ہمہ وقت مامور ہے۔ اس کے علاوہ ٹریفک پولیس نے ایک ایجوکیشن یونٹ بھی قائم کیا ہوا ہے، جو کہ نا صرف عوام الناس بلکہ نوجوان، طالب علموں اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والوں میں ٹریفک ایجوکیشن اور ٹریفک قوانین کی آگاہی یقینی بنانا ہے، ٹریفک ایجوکیشن یونٹ، سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور دیگر اداروں میں ٹریفک ورکشاپس، سیمینارز اور لیکچرز کا اہتمام کرتا ہے تاکہ لوگوں میں ٹریفک شعور کو اُجاگر کیا جاسکے۔ مزید یہ ٹریفک پولیس راستہ FM ریڈیو 88.6 کے ذریعے عوام الناس اور road users کو ٹریفک اور روڈز کی اپ ڈیٹس فراہم کرتا ہے مزید بر آں گاڑیوں میں موجود پبلک ایڈریس سسٹم کے ذریعے اور مختلف TV پروگرامز کے ذریعے عوام الناس اور road users کو ایجوکیٹ کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ٹریفک کے بہتر بہاؤ کے لئے ٹریفک پولیس اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہی ہے، عوامی حلقے سیاسی، سماجی اور حکومتی انتظامیہ ٹریفک پولیس کے کام سے مطمئن ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں عمارات سے محروم تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*9200: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع سیالکوٹ میں کتنے تھانے سرکاری عمارات سے محروم ہیں حکومت کب تک ان کی بلڈنگ بنادے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

گزارش ہے کہ ضلع ہذا میں کل 27 تھانہ جات ہیں جن میں سولہ تھانہ جات سرکاری بلڈنگ میں ہیں اور گیارہ تھانہ جات غیر سرکاری بلڈنگ میں ہیں، جن میں سے دو تھانہ جات تھانہ کوٹلی لوہاراں اور تھانہ بڈیانہ کی بلڈنگ تیار ہو رہی ہیں اور پراسس جاری ہے اور چھ تھانہ جات کی چٹھی PC-I کی منظوری کے لے آئی جی پنجاب کو لکھی تھی اور اس ضمن میں چھ تھانہ جات کی تعمیر کے لئے PC-I اور Rough Cost Estimate مقررہ تاریخ کے بعد ہونے کی وجہ سے ADP میں شامل نہ ہو سکے۔

ضلع سیالکوٹ کے تھانہ جات میں ڈکیتی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*9416: **ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2016 سے 31۔ اگست 2017 تک ضلع سیالکوٹ میں ڈکیتی کی کتنی واردات ہوئی ہیں تفصیل تھانہ وار بتائیں کتنے پرچے درج ہوئے ہیں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتاجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات میں مال مسروقہ برآمد ہوا ہے اور کتنے مقدمہ جات کا مال مسروقہ برآمد کردہ واپس مالکان کو کیا گیا ہے؟

(ج) کتنے لوگوں / متاثرہ افراد کو مال مسروقہ واپس کرنے کے لئے متعلقہ تھانہ جات میں پڑا کب سے اور کس بناء پر پڑا ہوا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ ضلع ہذا میں یکم جنوری 2016 سے 31۔ اگست 2017 تک کل 28 وارداتیں ہوئی ہیں، جن کی تفصیل تھانہ وار درج ذیل ہے:

1. تھانہ سٹی ڈسکہ میں کل 4 مقدمات درج ہوئے جن میں 12 کس ملزمان گرفتار ہیں جبکہ ایک کس فیاض احمد اور 6 کس ملزمان تاحال مفرور ہیں۔

2. تھانہ رنگپور میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا ہے جس میں 8 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔
3. تھانہ بیگوالہ میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا ہے جس میں 5 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ 2 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
4. تھانہ سول لائن میں کل 4 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے جن میں 10 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ 14 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
5. تھانہ صدر ڈسکہ میں 2 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے جن میں 10 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
6. تھانہ کینٹ میں 3 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے جن میں 13 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ 4 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
7. تھانہ موترہ میں کل 3 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے جن میں 20 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
8. تھانہ ہیڈ مرالہ میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہے جس میں 5 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔
9. تھانہ کوٹلی سید امیر میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہے جس میں 5 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔
10. تھانہ سبز پیر میں کل 2 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے جن میں 6 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ 7 ملزمان نامعلوم ہیں۔
11. تھانہ ستراہ میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا جس میں 7 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
12. تھانہ سمبڑیال میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا جس میں 8 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔
13. تھانہ کوتوالی میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا جس میں 5 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔
14. تھانہ کوٹلی لوہاران میں کل 2 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے جن میں 10 کس ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔
15. تھانہ اگوکی میں 1 مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا جس میں 6 کس ملزمان نامعلوم ہیں۔

(ب) مقدمات عنوان بالا میں سے کل 17 مقدمات میں مال مسروقہ برآمد ہوا ہے جو کہ 17 مقدمات میں برآمد کردہ مال مسروقہ واپس کر دیا گیا ہے۔

(ج) Nil

چنیوٹ میں پولیس نفری کی تعداد اور ان کی رہائش سے متعلقہ تفصیلات

*9510: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں اس وقت پنجاب پولیس کی کتنی نفری عہدہ، گریڈ وار تعینات ہے؟

(ب) ضلع چنیوٹ کی حدود میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد کتنی ہے یہ کس کس جگہ واقع ہیں، کیا پولیس لائن محکمہ کی ذاتی زمین میں قائم ہے کیا پولیس لائن اور دیگر تھانہ جات میں ملازمین کی سکونت کے لئے رہائشی کمرہ جات ملازمین کی تعداد کے تناسب سے مناسب ہیں، کتنے اسسٹنٹ سب انسپکٹر، سب انسپکٹر اور انسپکٹر سرکاری رہائشوں میں اقامت پذیر ہیں اور کتنے ملازمین پرائیویٹ مکانات میں رہائش کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) تھانہ چناب نگر کے ایس ایچ او، سب انسپکٹر، اسسٹنٹ سب انسپکٹر کن لوگوں کے مکانات میں رہائش پذیر ہیں مکانات کی لوکیشن اور ان کے مالکان کے نام سے بھی آگاہ کیا جائے کیا مکان فراہم کرنے والے لوگ افسران سے غلط مفاد تو نہیں لے رہے؟

(د) اس ضلع میں مزید کتنی نفری کی ضرورت ہے اور مطلوبہ تعداد پوری کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) اس وقت ضلع چنیوٹ کی پولیس کے پاس کتنی گاڑیاں کن کن ماڈلز کی ہیں اور کون کون سی مشینری موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موجودہ نفری ضلع پولیس

انسپکٹر	09	سب انسپکٹر	53
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	80	ہیڈ کانسٹیبل	125
کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل	838		

موجودہ نفری ٹریفک پولیس

انسپکٹر	02	سب انسپکٹر	11
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	16	ہیڈ کانسٹیبل	14
کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل 57			

(ب) ضلع ہذا میں 9 تھانہ جات اور 15 چوکیات ہیں۔ لسٹ معہ جگہ کی وضاحت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پولیس لائن محکمہ کی ذاتی زمین میں قائم نہیں۔

پولیس لائن اور تھانہ جات میں ملازمین کی رہائش کے لئے کمرہ جات نہ ہیں۔

ملازمین پرائیویٹ طور پر خود ہی جزوقتی رہائش کا بندوبست کرتے ہیں۔ کوئی سرکاری رہائشی کوارٹرز نہ ہیں۔

(ج) تھانہ ہذا میں تعینات تمام اسسٹنٹ سب انسپکٹر صاحبان اور سب انسپکٹر صاحب نے تھانہ میں ہی رہائش رکھی ہوئی ہے اور چوکی چناب نگر انچارج نے چوکی پر ہی رہائش رکھی ہوئی ہے جبکہ ایس ایچ او چناب نگر نے بوجہ کمی رہائش محلہ مسلم کالونی چناب نگر میں کرایہ کے مکان جس کا مالک احمد نواز نیازی ولد حق نواز خان نیازی سکنہ محلہ مسلم کالونی چناب نگر میں ماہانہ کرایہ پر حاصل کر کے رہائش پذیر ہیں۔

(د) کمی نفری ضلع پولیس

انسپکٹر لیگل	03	انسپکٹر	07
ہیڈ کانسٹیبل	09	کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل 198	

کمی نفری ٹریفک پولیس

انسپکٹر	03	ہیڈ کانسٹیبل	11	کانسٹیبل	48

مزید کمی نفری کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب ضلع ہذا میں 187 کانسٹیبلان / لیڈی کانسٹیبلان کی نئی بھرتی کر رہی ہے۔

(ہ) ضلع پولیس کے زیر استعمال گاڑیاں / مشینری:

کل 76 گاڑیاں

05	جیپ
02	ڈبل کیبن ڈالا
01	کار
54	ہائی لیکس
03	ہنڈائی
08	پریژن وین
03	بس
03	جنریٹر کل
56	موٹر سائیکل

ٹریفک پولیس کے زیر استعمال گاڑیاں / مشینری:

06	گاڑیاں
15	موٹر سائیکل
کل گاڑیاں	82
کل موٹر سائیکل	71
کل جنریٹر 03	ٹوٹل مشینری 156

لاہور میں موٹر سائیکل حادثات سے متعلقہ تفصیلات

*9605: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2017 سے آج تک کتنے موٹر سائیکل حادثات ہوئے؟

(ب) ان میں کتنے افراد جاں بحق اور زخمی ہوئے؟

(ج) حکومت نے ان حادثات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2017 کے دوران موٹر سائیکل سوار کے 391 حادثات ہوئے۔

(ب) ان حادثات میں تقریباً 70 افراد جاں بحق ہوئے اور 30 افراد زخمی ہوئے۔

(ج) ان حادثات کی روک تھام کے لئے سٹی ٹریفک پولیس، لاہور کی جانب سے سپیشل کمپین کا اہتمام کیا گیا اور عوام الناس کی راہنمائی کے لئے مختلف پبلک مقامات پرCampaign Awareness کا انتظام کیا گیا۔ جاں بحق ہونے والے زیادہ تر افراد تیز رفتاری اور ہیلمٹ کا باقاعدہ استعمال نہ کرنے کی وجہ سے حاثادت کا شکار ہوئے۔ اس بابت سٹی ٹریفک پولیس، لاہور کی ایجوکیشن ٹیم عوام الناس کو حادثات سے بچنے کے لئے آگاہی دے رہی ہے، مزیدIGP کی جانب سے کم عمر موٹر سائیکل سواروں کی حوصلہ شکنی کے لئے بھی سپیشل کمپین جاری ہے اور اس بابت سال2017 کے دوران کم عمر موٹر سائیکل سواروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ضلع لاہور میں تقریباً73476 چالان ٹکٹ جاری کئے اور15336 موٹر سائیکل مختلف تھانہ جات میں بند کئے گئے۔ حادثات کی روک تھام کے لئے کم عمر موٹر سائیکل سوار کے والدین سے شورٹی بانڈ بھی لئے جارہے ہیں تاکہ والدین اپنے 18 سال سے کم عمر بچوں کو موٹر سائیکل چلانے کی اجازت بالکل نہ دیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی جی خان میں تھانہ جات و دیگر تفصیلات

1366: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی خان میں تھانوں کی تعداد کیا ہے، تھانہ کے نام و پتا کیا ہیں؟

(ب) ہر تھانہ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں اور ان کے نام و عہدہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہر تھانہ میں وہیکلز کی تعداد کتنی ہے اور ان کی مینیٹیننس پر تھانہ وار کتنے اخراجات آتے ہیں؟

(د) ہر تھانہ میں گشت کی ٹائمنگ کیا ہے، گشت پر کتنے اہلکار تعینات کئے جاتے ہیں نیز دوران گشت تھانہ میں کتنے اہلکار موجود ہوتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈیرہ غازیخان میں تھانہ جات کی کل تعداد 18 ہے تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پولیس ملازمین جو تھانہ میں تعینات ہیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تھانہ جات میں زیر استعمال سرکاری وہیکلز اور مرمتی اخراجات کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ڈیرہ غازیخان کے ہر تھانہ سے ایک گاڑی صبح 5 بجے تا شام 6 بجے تک گشت کرتی ہے، شام 6 بجے تا صبح 5 بجے تک تھانہ کی جملہ گاڑیاں گشت کرتی ہیں، دوران گشت ہر گاڑی کے ساتھ ایک اپر سب آرڈینیٹ اور چار کانسیٹبل تعینات ہوتے ہیں تھانہ پر ہر وقت کم از کم ایک اپر سب آرڈینیٹ ایک ہیڈ کانسیٹبل اور چار کانسیٹبل موجود رہتے ہیں، تاہم ضلع ہذا میں کم نفری ہے جس وجہ سے گشت اور تھانہ میں موجود ملازمین کی تعداد کم بھی ہو جاتی ہے۔

صوبہ بھر میں اغواء برائے تاوان سے متعلقہ تفصیلات

1565: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں اغواء برائے تاوان کے کیسز 2013 تا 2015 کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سال 2013 تا 2015 اغواء برائے تاوان کے کل 369 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 43 مقدمات بعد از تفتیش جھوٹے ہونے کی بناء پر خارج ہو گئے 311 مقدمات میں ملوث ملزمان کا چالان مرتب کر کے عدالت میں پیش کر دیا گیا جبکہ 15 مقدمات تاحال زیر تفتیش ہیں۔

369 درج شدہ مقدمات میں کل 393 اشخاص کو تاوان لینے کی غرض سے اغواء کیا گیا جن میں سے 351، مغویان کو بر آمد کروالیا گیا 39، مغویان کو ملزمان نے قتل کر دیا، جبکہ تین، مغویان تاحال بازیاب نہ ہو سکے جن کے مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

369 درج شدہ اغواء برائے تاوان کے مقدمات کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گجرات تھانہ دولت نگر مقدمہ نمبر 15/36 کے ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

1693: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجرم D25/406 ٹیلی گراف ایکٹ کا مقدمہ نمبر 15/36 تھانہ دولت نگر ضلع گجرات میں بتاریخ 25-01-2015 کو درج ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقدمہ کا ابھی تک کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا؟

(ج) کیا حکومت اس مقدمہ میں ملوث ملزمان کو گرفتار کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ مدعی خان محمد نواز کی درخواست پر مقدمہ نمبر 36 مورخہ 25.01.15 بجرم D/T-406.25 ت پ بر خلاف نامزد ملزم مظہر اقبال ولد محمد حیات قوم گجر سکنہ فتح پور تھانہ دولت نگر درج رجسٹرڈ ہوا۔

(ب) مقدمہ درج رجسٹرڈ ہونے پر ملزم کی گرفتاری کے لئے اس کے گھر اور تمام ممکنہ ٹھکانوں پر ریڈ کئے گئے لیکن ملزم دیدہ دانستہ طور پر روپوش ہو چکا ہے۔

(ج) مقامی پولیس نے خان محمد نواز مدعی کی درخواست پر ملزم مظہر اقبال کے خلاف مقدمہ نمبر 36 مورخہ 25.01.15 بجرم DGA-406,25 ت پ تھانہ دولت نگر درج کر کے تفتیش عمل میں لائی، تفتیشی آفیسر نے ملزم کے وارنٹ گرفتاری بلاضمانت عدالت مجاز سے حاصل کئے تلاش ملزم کی جو دیدہ دانستہ روپوش ہو گیا بعد ازاں ملزم مذکورہ کے اشتہارات زیر دفعہ 87 ض ف حاصل کئے اور مقدمہ ہذا میں مجرم اشتہاری قرار دلوایا ملزم کے خلاف نامکمل چالان زیر دفعہ 512 ض ف مرتب کر کے عدالت مجاز میں بھجوایا مورخہ 05.12.15 کو مجرم اشتہاری نے اپنی عبوری ضمانت عدالت جناب ASJ صاحب سے کروائی مگر ملزم شامل تفتیش نہ ہوا مورخہ 16.12.2015 کو ریکارڈ بعدالت جناب ASJ صاحب گجرات پیش کر کے ملزم کی

ضمانت خارج کروالی۔ مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ایس ایچ او تھانہ کی زیر نگرانی سپیشل ٹیم تشکیل دے رکھی ہے، ضلع پولیس مجرم اشتہاری کو گرفتار کرنے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لا رہی ہے انشاء اللہ جلد از جلد مجرم اشتہاری کو گرفتار کر کے مقدمہ کو اصل حقائق یکسو کیا جائے گا۔

سیکرٹری داخلہ اور وزیر داخلہ کی گاڑیوں اور مراعات سے متعلقہ تفصیلات

1815: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت اور پروٹوکول کی بلیو بک کے مطابق وزراء اور سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف دی پنجاب کون کون سی مراعات، گاڑیاں اور سکیورٹی رکھنے کے مجاز ہیں؟

(ب) موجودہ سیکرٹری داخلہ اور وزیر داخلہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس ماڈل اور سی سی کی ہیں اور ان کو حکومت کی جانب سے کتنی فورس مہیا کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت کی جانب سے جاری کردہ پروٹوکول ہدایات کے مطابق ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی وزراء اور سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف دی پنجاب، حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق 1300 سی سی کی ایک گاڑی رکھنے کے مجاز ہیں

(ب) امن وامان کی موجودہ صورتحال اور سکیورٹی خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے سیکرٹری داخلہ (موجودہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ امور) کو ایک گاڑی No.LEG-16-2222 (Toyota Bullet Proof) مہیا کی گئی ہے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ کو جو سکیورٹی مہیا کی گئی ہے وہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے عین مطابق ہے نیز وزیر داخلہ کی سیٹ خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس امر کے لئے مجاز اتھارٹی نے سمری پر منظوری دی ہوئی ہے۔

(ج) جی ہاں!

فیصل آباد تھانہ ڈی ٹائپ میں مقدمات اور جرائم سے متعلقہ تفصیلات

1859: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ ڈی ٹائپ ضلع فیصل آباد میں کتنے مقدمہ جات یکم جنوری 2017 سے آج تک کس کس جرم کے درج ہوئے ہیں؟

(ب) کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کس کس مقدمہ کے کون کون سے ملزمان مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ج) ان تھانہ کی حوالات میں بند کتنے ملزمان کی وفات اس عرصہ کے دوران ہوئی ہے ان افراد کے نام پتاجات اور مقدمہ جات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کس کس حوالاتی کی ہلاکت پولیس تشدد سے ہوئی ہے اور اس کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین ٹھہرے ہیں انکوائری رپورٹ کی کاپی فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ ڈی ٹائپ کالونی میں یکم جنوری سے آج تک 729 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 597 مقدمات خارج، 25 مقدمات عدم پتا اور 58 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری سے آج تک 1032 ملزمان گرفتار ہوئے جبکہ 34 ملزمان مفرور ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران حوالات تھانہ میں ملزم محمد اسلم ولد ثناء اللہ قوم گجر سکنہ پیپلز ٹاؤن متعلقہ مقدمہ 17/444 بجرم 149/148/324 ت پ تھانہ ٹائپ کالونی شریان پھٹنے کی وجہ سے ہلاک ہوا تھا۔

(د) سال 2017 میں تھانہ ڈی ٹائپ کالونی میں کوئی ملزم پولیس تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔

سیالکوٹ تھانہ اگوکی میں ڈکیتی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1861: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ اگوکی ضلع سیالکوٹ میں سال 2017 میں ڈکیتی کی کتنی واردات ہوئی ہیں ہر مقدمہ کی تفصیل، ملزمان اور مال مسروقہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) FIR نمبر 17/400 کتنے ملزمان کے خلاف درج ہوئی ہے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے ابھی تک مفرور ہیں؟

(ج) کیا کوئی مال مسروقہ برآمد ہوا ہے اور مالکان کو واپس کیا گیا ہے؟

(د) بقایا ملزمان کب تک گرفتار ہوں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ اگوکی میں سال 2017 میں ڈکیتی کی ایک واردات ہوئی۔ جو مقدمہ نمبر 431، مورخہ 12.09.2017 بجرم 395 ت پ تھانہ اگوکی 06 کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج رجسٹرڈ ہوا۔ جس میں نقدی رقم مبلغ -/7,25,000 روپے، ڈالر 2200 طلائی زیورات 06 تولہ، موبائل فون، لیپ ٹاپ، آئی پیڈ، کیمرہ، DVR، DVD اور کریڈٹ کارڈ چھینا گیا۔

(ب) تھانہ اگوکی میں مقدمہ نمبر 17/400 نامعلوم ملزمان کے خلاف درج رجسٹرڈ ہوا ہے، مقدمہ ہذا میں تاحال کوئی ملزم ٹریس نہ ہوا۔ تاہم تفتیش جاری ہے۔

(ج) Nil

(د) نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کا تحرک جاری ہے۔

سرگودھا سیٹلائٹ ٹاؤن تھانہ میں سال 2015 میں درج ہونے والے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1867: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی حدود میں کتنی ڈکیتیاں سال 2015 میں ہوئیں ان کی مکمل تفصیل مہیا فرمائی جائے؟

(ب) ان میں سے اب تک کتنی ڈکیتیوں کی ریکوری ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہیں؟

(ج) بقایا ڈکیتیوں کی ریکوری نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) محکمہ پولیس نے اس حلقہ / علاقہ میں ڈکیتیوں کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2015 میں تھانہ سیٹلائٹ ٹاون سرگودہا میں ڈکیتی کے کل تین مقدمات درج ہوئے۔ جن کی تفصیل ذیل ہے:

1. مقدمہ نمبر 220 مورخہ 25.03.2015 بجرم 395 ت پ تھانہ ایس ٹاؤن
2. مقدمہ نمبر 663 مورخہ 01.11.2015 بجرم 395 ت پ تھانہ ایس ٹاؤن
3. مقدمہ نمبر 691 مورخہ 11.11.2015 بجرم 395 ت پ تھانہ ایس ٹاؤن

(ب) ان مقدمات میں سے دو میں ریکوری ہو چکی ہے جن کی تفصیل ذیل ہے:

1. مقدمہ نمبر 15 / 663 میں زیورات اور گھریلو سامان کل مالیت -/250000 روپے برآمد ہو چکی ہے۔
2. مقدمہ نمبر 15 / 691 میں سامان کریانہ کل مالیت -/150000 روپے برآمد ہو چکی ہے۔

(ج) مقدمہ نمبر 15 / 220 میں پانچ کس نامعلوم ملزمان نے زیورات نقدی اور موبائل اسلحہ کے زور پر چھین کر فرار ہو گئے تھے۔ نامعلوم ملزمان ٹریس نہ ہو سکے جن کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش جاری ہے، مقدمہ میں عدم پتا رپورٹ مورخہ 17.07.2015 مرتب ہوئی۔

(د) DSP/SDPO سٹی سرکل اور SHO تھانہ ایس ٹاؤن کو اس بار سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ گشت کے نظام کو مؤثر بنایا جائے نیز موٹر سائیکل سکواڈ بھی 24 گھنٹے گشت کناں ہوتے ہیں جن کو خصوصی ہدایات ہیں کہ وہ مؤثر طریقہ سے گشت کریں تاکہ ڈکیتی / راہزنی کی وارداتوں کی روک تھام ہو سکے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 17 جناب آصف محمود کی ہے۔ میں نے کل بھی نام بولا تھا لیکن آپ تشریف نہیں رکھتے تھے لہٰذا آج اس کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں فائل منگوا لیتا ہوں۔ میں سمجھا تھا کہ شاید جناب نے next week تک کے لئے pending کی تھی۔

جناب سپیکر: جی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! کل معزز ممبر جناب آصف محمود موجود نہیں تھے تو آپ نے یہ تحریک استحقاق pending کی تھی تو میں سمجھا کہ شاید آپ نے یہ تحریک استحقاق next week تک کے لئے pending کی تھی۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو کل کے لئے pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھ سے تو آپ نے کوئی بات سنی ہے اور نہ ہی کسی اور نے سنی ہے۔

جناب سپیکر: جواب ان کے پاس آ گیا ہے لیکن اس وقت وہ فائل لے کر نہیں آئے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1198 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1209/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری بھی تحریک التوائے کار تھی۔

جناب سپیکر: وہ تو یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں باہر سے عینک پکڑنے گیا تھا۔

جناب سپیکر: I am sorry یہ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے آپ کا نام پکارا But you were not here. What could I do then?

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک منٹ بھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ رعایت دی جاتی ہے کہ آپ یہ تحریک التوائے کار دوبارہ لکھ کر دے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پڑھی ہوئی ہے آپ اس کا جواب آنے دیں۔

جناب سپیکر: میں کہتا ہوں کہ آپ لکھ کر دیں یہ کل آجائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ پڑھی ہوئی ہے آپ اسے take up کر لیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ اپنی ضد پر قائم ہیں تو پھر میں نے جو بول دیا ہے وہ ٹھیک ہے ۔ آپ دوبارہ دے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ take up کر لیں آدھے منٹ میں یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اب آدھے منٹ میں نہیں ہو گا۔ آپ ابھی لکھ کر دے دیں۔ جب میں ایک بات کہہ چکا ہوں اور آپ کو پکار چکا ہوں تو یہ کون سی بات ہے؟

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: اب آپ نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 47 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 17/1215 میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب آصف محمود! ڈاکٹر مراد راس کو ایوان میں لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مراد راس کو بلانے کے لئے
جناب آصف محمود ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری فقیر حسین ڈوگر مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ۔

The Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 29 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ کی تحریک التوائے کار نمبر 1218 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مراد راس اور جناب آصف محمود ایوان میں داخل ہوئے)

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1198 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

انفارمیشن و کلچر ڈیپارٹمنٹ میں مالی بے ضابطگیوں سے قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 24۔ نومبر 2017 کی خبر کے مطابق انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ میں مالی بے ضابطگیوں کے باعث قومی خزانے کو دو کروڑ روپے سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے مطابق تمام سرکاری ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی سے قبل انکم ٹیکس کاٹ لینا ضروری ہوتا ہے مگر انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو انکم ٹیکس کاٹے بغیر تنخواہوں کی ادائیگی کر دی گئی جس سے ایک سال میں قومی خزانے کو 23 لاکھ 50 ہزار 893 روپے نقصان اٹھانا پڑا۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق لاہور آرٹس کونسل میں 15-2014 میں انکم ٹیکس کی مد میں 19 لاکھ 40 ہزار 491 روپے کی کٹوتی نہ کی گئی۔ لاہور آرٹس کونسل میں 15-2014 میں فائلوں کی سیکروٹنی کے دوران انکشاف ہوا ہے کہ ہالز کے کم کرائے وصول کرنے اور وصول نہ کرنے پر ایک کروڑ 33 لاکھ 3 ہزار 200 روپے کا قومی خزانے کو نقصان پہنچایا گیا۔ لاہور آرٹس کونسل کے 15-2014 کے 29 لاکھ 88 ہزار روپے طارق عزیز شو کے ذمے تاحال واجب الادا ہیں جبکہ ڈرامہ روپ متی باز بہادر کے ذمے

ایک لاکھ 35 ہزار روپے ہیں جو تا حال ادا نہیں کئے گئے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کا جواب ابھی نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو آئندہ ہفتے کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 1232 تھی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کو کل take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔۔۔

a) Extension of Ordinances
b) Laying of Ordinance
c) Introduction of Bills
d) Consideration and Passage of Bill
e) General Discussion

A Minister may move the motion for leave of the Assembly

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسز مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017).
2. The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017).
2. The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017)

Those who are in favor that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 93 members and leave was granted.)

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد یں

(آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع)

آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017

MR SPEAKER: Resolution for Extension of the Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017). A Minister may move the Resolution.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017), promulgated on 10th November 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th February 2018".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017), promulgated on 10th November 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th February 2018".

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017), promulgated on 10th November 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th February 2018".

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017

MR SPEAKER: Resolution for Extension of the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017). A Minister may move the Resolution.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017),

promulgated on 17th November 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th February 2018".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017), promulgated on 17th November 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th February 2018".

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017), promulgated on 17thNovember 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th February 2018".

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Hepatitis Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Hepatitis Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Hepatitis Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House

under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Industries Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Charities Ordinance 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Charities Ordinance 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Charities Ordinance 2018 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018

MR SPEAKER: Minister to introduce the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! Mr Speaker! I introduce the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018.

MR SPEAKER: The Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within two months.

مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering for report within two months.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! Mr Speaker! I introduce the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law for report within two months.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! Mr Speaker! I introduce the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law for report within two months.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017. First reading starts. Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ آپ نے اس میں ترامیم جمع کیوں نہیں کرائیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہمیں تو یہ پتا تھا کہ یہ آج کے ایجنڈے پر نہیں ہے ہمیں آج صبح پتا چلا ہے کہ یہ ایجنڈے پر ہے۔ میں اس کو general principles پر oppose کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!

MR SPEAKER: Dr. Shabia! You have not exercised your own right. You could not exercise that. I am sorry for that.

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کل ہمارے علم میں ایجنڈے کا نہیں تھا ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ سے پتا کیا تھا ہمارے علم میں یہی تھا کہ آج ایجوکیشن کا بل آئے گا۔ اگر ہمیں پہلے inform کیا جاتا کہ یہ ایجنڈے پر ہے تو ہم اپنی ترامیم دیتے۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ 24۔ نومبر 2017 کو ایوان میں پیش ہوئی ہے آج منسٹر صاحب اس بل کو پیش کر رہے ہیں اور آپ نے اس میں کوئی ترامیم نہیں دیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جب یہ 24 hours پہلے ایجنڈا دیں گے تو پھر ہی ہم ترامیم دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل ہمیں ایجنڈا کیوں نہیں دیا گیا؟

جناب سپیکر: آپ کو اسمبلی سیکرٹریٹ سے لینا چاہئے تھا مجھے اس طرح نہ کہیں۔

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب ہمیں 24 hours پہلے inform ہی نہیں کیا گیا تو پھر ہم کیسے ترامیم دیتے؟ بات ہماری وہاں بھی ہوئی تھی کہ یہ دو Bills آئیں گے۔ ہم اب احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں، ایسا نہ کریں۔ It doesn't look nice یہ آپ کی اپنی غلطی ہے اور آپ ان کے پیٹے ڈال رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

CLAUSES 3 to 26

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 26 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذان ظہر)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister may move it.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: اپوزیشن کے بھائیوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ بروز سوموار جو رپورٹس lay ہوئی تھیں ان پر ان کی طرف سے ترامیم آگئی ہیں لیکن جو رپورٹ 24-11-2017 کو lay ہوئی تھی اس پر اپوزیشن نے ترامیم نہیں دیں اس لئے ان کا حق ختم ہو گیا ہے۔ میں اپوزیشن بھائیوں کو کہوں گا کہ:

Ignorance of law is no excuse.

بحث

جناب سپیکر: اب General Discussion شروع کی جاتی ہے اس کا آغاز وزیر خوراک کریں گے۔ جی، وزیر صاحب!

گنّے کے کاشتکاروں کی شکایات پر بحث

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے گنّے کی کاشت پر General Discussion رکھی اور اس وقت sugarcane کا crushing season بھی جاری ہے۔

جناب سپیکر! میں اس وجہ سے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ایوان کے custodian ہیں نیز آپ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کے ساتھ daily basis پر in touch ہیں اور ہم سے performance پوچھتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس چیز کی بہت خوشی ہے کہ چلیں ہمارے سپیکر صاحب کا concern جو پنجاب کی عوام سے related ہے اس کے بارے میں ہم سے daily basis پر share کرتے ہیں اور اس کو اجاگر کرتے ہیں۔ ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ آپ کو ہم اس کی compliance دیں۔

جناب سپیکر! اب میں گنّے کی crushing season کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو اس سال شروع ہوا ہے اس میں ہمیں بہت سے چیلنجز کا سامنا تھا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ شوگر کین کی crop بہت زبردست crop ہے۔ اس میں ہمیں سب سے پہلا چیلنج یہ آیا کہ جو non variety sugarcane ہے اور جو گورنمنٹ کی طرف سے approved Variety تھی اس کی بھی بہت زیادہ growing ہوئی اور جو Millers تھے چونکہ شوگر کا ریٹ پچھلے دو سال سے بہت depress ہے جس پر مختلف ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر working کی تو اس working کے مطابق ان کی جو price ہے وہ اس وقت lowest پر چل رہی ہے جس کی وجہ سے جو شوگر ملیں تھیں وہ willingly اس کو crush نہیں کرنا چاہ رہی تھیں اور جو due date تھی اس پر وہ reluctant تھیں کہ ہم اس کی crushing start نہ کریں۔ مگر گورنمنٹ کی بروقت intervention کے بعد الحمدللہ آج صوبہ پنجاب کی چالیس کی چالیس ملیں چل رہی ہیں اور نہ صرف in full swing چل رہی ہیں بلکہ ان پر باقاعدہ طور پر مانیٹرنگ کا سسٹم موجود ہے اس پر

ایک کیبنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں ہمارے Honourable Minister for Industries, Honourable Minister for Agriculture and Honourable Minister Law شامل ہیں اور میں خود بھی اس کا حصہ ہوں۔ ہماری باقاعدہ طور پر تقریباً daily basis پر meeting ہوتی ہیں اور یہ ہماری meetings رات 12:00 سے 1:00 بجے تک چلتی ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز آرڈر!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جب سے season crushing شروع ہوا ہے، ہمیں پتا ہے کہ یہ بہت بڑا چیلنج ہے جو صوبہ پنجاب کی دس کروڑ عوام اس سے منسلک ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ political side پر یہ لوگ ہیں جو اس کیبنٹ کمیٹی کا حصہ ہیں وہ یہاں پر موجود ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو side پر تمام سیکرٹریز، آئی جی پی، چیف سیکرٹری اور جو مختلف ایجنسیاں ہیں جس میں آئی بی اور سپیشل برانچ ہے ان تمام کے ہیڈ ہمارا حصہ ہیں۔ یہ routine ہے کہ ہماری daily بارہ سے ایک بجے تک meetings چل رہی ہوتی ہیں اور اس کا follow-up لے رہے ہوتے ہیں جو ہمارے اپنے دوست، سیکرٹریز اور منسٹرز فیلڈ میں deploy ہیں۔ ہم نے آپس میں ڈویژن کی ہوئی ہے کہ کئی ڈسٹرکٹ میں خود visit کرتا ہوں، کئی ڈسٹرکٹ اسی طرح منسٹر ایگریکلچر visit کرتے ہیں، کئی ڈسٹرکٹ منسٹر ایکسائز visit کرتے ہیں، اسی طرح ہمارے سیکرٹریز بھی visit کرتے ہیں۔ اگر تمام کے تمام لاہور میں موجود ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم ویڈیو لنک کے ذریعے آپس میں معلومات exchange کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے پوائنٹس کیا ہیں، کون سی مل bad performance دے رہی ہے اور کون سی مل financially sick ہو گئی ہے جن کی payment کے لئے problems آئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اور مجھے پتا ہے کہ جن ملوں میں problem ہے ان کی complaints آپ تک بھی پہنچتی ہیں اور آپ بھی انہی ملوں کے حوالے سے ڈیپارٹمنٹ اور ہمارے ساتھ بڑے close liaison طریقے سے perform کر رہے ہوتے ہیں اور بتا رہے ہوتے ہیں۔ ابھی present situation اس طرح سے ہے کہ چالیس کی چالیس ملوں پر round the clock deployment ہے اس میں پولیس کا ڈی ایس پی رینک کا بندہ، اس میں اے سی level کا بندہ، فوڈ اور ریونیو کے تمام لوگ ہیں وہ round the clock وہاں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے آپ سے پہلے عرض کی ہے کہ daily جو بندے فیلڈ میں ہیں، جب ہم میٹنگ کرتے ہیں اس میں لاء منسٹر صاحب باقاعدہ طور پر تین تین گھنٹے کا سیشن کرتے ہیں ان سے جب بات ہوتی ہے تو وہیں پر ٹیلیفون کے ذریعے پورے ایوان کو سپیکر کے ذریعے سنایا جاتا ہے کہ کون بندہ فیلڈ میں کیا کہہ رہا ہے۔ ہر ڈی سی پابند ہے کہ وہ فیلڈ میں رہے گا اور ہم directly اس سے feedback لیتے ہیں۔ Just یہ نہیں ہوتا کہ دو لوگوں کے درمیان conversation ہے اور just لاء منسٹر صاحب ان سے بات کر رہے ہیں، یہ conversation پوری کی پوری میٹنگز ممبران ڈائریکٹ سن رہے ہوتے ہیں اس میں bad points اور good points بھی discuss ہوتے ہیں۔ ابھی تک کے جو good points ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم یہاں پر اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو CPR ہے اس کو ensure کروایا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ کی واضح ہدایت ہے کہ 180 روپے جو گورنمنٹ کا rate notified ہے اس کی CPR ہر صورت میں کٹے گی۔ Unfortunately پہلے اس طرح نہیں تھا مگر جب سے یہ مانیٹرنگ tight ہوئی اور میں نے آپ بتایا کہ یہ ایسا۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز آرڈر!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ ایک ایسا بزنس ہے کہ جو دونوں طرف سے stakeholders ہیں وہ willingly نہیں کر رہے۔ آپ کے نوٹس میں آیا ہو گا کہ سندھ میں ملیں بند ہو گئی تھیں اور انہوں نے crushing کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مگر یہ بہت بڑی اللہ کی مہربانی سے success ہے کہ صوبہ پنجاب کی چالیس کی چالیس ملیں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے عرض کی ہے اور میں repeat کرتا ہوں کہ ہمارے پاس بہت ساری ملوں کا نام اور پورے کا پورا ڈیٹا موجود ہے جو کہ financially sick ہیں مگر اس کے باوجود بھی ہم ان کو carrot and stick دونوں پالیسی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ جب ہم فیلڈ میں نکلتے ہیں تو یہاں پر یہ بھی ایک تجویز آئی تھی کہ اگر کوئی ملز مالک behave نہیں کرتا تو فوری طور پر اس کی مل کو بند کیا جائے، ہم نے وزیر اعلیٰ کو درخواست دی اور وزیر اعلیٰ تو اس حد تک آئے ہوئے تھے، میں خود اس کا witness ہوں اور لاء منسٹر صاحب کیبنٹ کمیٹی کو چیئر کرتے ہیں انہوں نے ان کو کہا کہ ان کو arrest کیوں نہیں کرواتے، چاہے کوئی بھی مل مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنے جارہا ہوں کہ جو farmers یا grower ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کا گنا کسی صورت میں بکے۔ ہماری سب سے بڑی ڈیوٹی یہ تھی کہ مل کو بند ہونے سے بچائیں، مل کسی صورت بند نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے پاس ریکارڈ ہے کہ ایسے مل مالکان ہیں جن کے ساتھ ہم ہر وقت رابطے میں ہیں جن کو اگر آج کہہ دیا جائے تو وہ within no time اپنی مل بند کرنے کو تیار ہیں مگر میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ یہ کمیٹی ممبران directly ان کے ساتھ رابطے میں ہیں، ایڈمنسٹریشن کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ یہ ہماری پالیسی میں ہے ہم ہر صورت میں آخری حد تک جاتے ہیں کہ مل بند نہ ہو کیونکہ یہ ہمارے growers کا پریشر ہے اور growers کہتا ہے کہ کسی صورت میں مل بند نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اگر مل بند ہو گئی تو ہمارا قبرستان بن جائے گا۔ یہ اس طرح کے الفاظ سامنے آئے۔ پہلے ریٹس کا issue آیا اور ریٹس میں الحمدللہ بڑی improvement آئی ہے پہلے ریٹ بہت depress تھا۔ اس ساری لمبی exercise کے بعد ریٹس میں بہت زیادہ improvement آئی۔ ہمارے پاس پورا ڈیٹا موجود ہے کہ کتنی ملیں ہیں جو ابھی بھی تھوڑا سا کسان کو notified rate دینے میں reluctant ہیں اس میں بھی ہماری پالیسی ہے اور وہ بھی میں آپ کے ساتھ شیئر کروں گا مگر میری درخواست یہ ہو گی کہ ایوان میں دونوں طرف سے جو نمائندے بیٹھے ہیں جو honourable colleagues بیٹھے ہیں وہ ہماری مشاورت کا حصہ بنیں اور ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس کو اب تک ہم نے fulfil نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ کٹوتی پر ملز مالکان اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں consensus create ہوا ہے کہ non Variety کٹوتی 7 فیصد تک ہو گی۔ جب ہم نے یہ exercise start کی تو یہ کٹوتی 20 سے 25 فیصد تک تھی مگر وہ unattended تھی۔ مگر آج وہاں پر جو ان کے کانٹے ہیں جو weigh bridges ہیں وہاں پر اس کی reflection ہے، وہ نظر آرہی ہے اس کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے کہ کتنا ریٹ آتا ہے اور اس پر کتنی کٹوتی لگی ہے۔ اس کے بعد scroll بن رہا ہے اور جتنی CPR cut رہی ہیں وہ مانیٹر ہو رہی ہیں۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: معزز ممبران دیکھیں! منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں اور بہت اہم بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ لوگوں نے گپ شپ لگانی ہے تو بے شک لابی میں چلے جائیں۔ مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے لیکن ان کی بات کو غور سے سننے دیں کیونکہ ان کو آگے جواب بھی دینا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس پر جو کٹوتی ہوتی تھی اس کو کنٹرول کیا گیا اور اس میں صرف ڈپٹی کمشنر کے TA سے مانیٹرنگ نہیں ہو رہی، جیسے میں نے آپ سے پہلے عرض کیا ہے سپیشل برانچ اس کی الگ سے مانیٹرنگ کر رہی ہے، اس کی الگ سے میٹنگ ہوتی ہے وہ لاء منسٹر صاحب کو رپورٹ کرتے ہیں، اس کے بعد ان سے وزیر اعلیٰ پوچھتے ہیں، اس کے بعد آئی بی خود دیکھتی ہے، ہمارے اپنے sources ہیں اور جو مختلف ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ ان کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ دیکھ رہی ہوتی ہے تو جب consensus ہوتا ہے جس مل کے لئے جہاں پر کٹوتی نہیں ہوتی تو اس کی فائنل رپورٹ بنا کر کمیٹی میں پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ ساری exercise آپ سے عرض کی ہے اور آپ کے توسط سے میں ایوان سے عرض کرتا ہوں کہ جو ہمارے honourable colleagues ہیں یہ ان کے پاس ایک چیلنج ہے اور اس سے کوئی انکار نہیں کرتا۔ اس وقت شوگر کی price lowest ہے اور اس بات سے کوئی انکار نہیں کر رہا ہے۔ جو شوگر مل مالکان ہیں ان کا بھی بتا دیا ہے کہ یہ جتنا بزنس کر رہے ہیں وہ willingly نہیں کر رہے وہ کہتے ہیں کہ ہماری شوگر lowest price پر ہے اور ہماری تو cost پوری نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس کے باوجود in full swing پوری کی پوری ملیں چل رہی ہیں خواہ وہ willingly چلا رہا ہے یا نہیں اور خواہ request پر چل رہی ہے۔ میں نے جیسے کہا کہ carrot and stick دونوں کی پالیسی چل رہی ہے اور اس پر مل مالکان، ان کی ایسوسی ایشن اور ایسوسی ایشن کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ان کی ایجنسیوں کے ساتھ ایک series of meetings چلتی ہیں۔ جس کا میں ٹائم بتا چکا ہوں کہ بہت کم ہوتا ہے کہ بارہ بارہ، ایک ایک بجے تک ہماری سی ایم سیکرٹریٹ میں میٹنگ چل رہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میری ایوان سے درخواست ہو گی کہ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں کہ جو ہماری نظر سے ابھی بھی دور ہوں گی وہ ہم مہینہ، ڈیڑھ مہینہ سے اسی کام میں ہیں، ہم ہر ملز کا تقریباً دورہ کر چکے ہیں اور ایک دفعہ سے زیادہ، دو دو دفعہ، یہاں کوئی ایسی ملیں نہیں کہ

جن کا ہم تین تین دفعہ وزٹ نہ کر چکے ہوں اور ہماری وہاں کے جو ڈپٹی کمشنر ہیں اور وہاں کے جو ڈی پی او ہیں ان کے ساتھ دن میں دو دفعہ بات ہو رہی ہوتی ہے اور دن میں دو دفعہ ہم ان سے update لے رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے CPR کا بتایا ہے کہ اس وقت جو انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ہے وہ ہر روز daily کا ملز کا data collect کرتا ہے اور وہاں پر ہمارے پاس آتا ہے اور اس کو ہم share کرتے ہیں اور counter چیک کیا جاتا ہے۔ یہ جو CPR issue ہوئی ہے اس کو third party کے طور پر چیک کیا جاتا ہے کہ یہ CPR جو frontman بنے ہوتے ہیں، unfortunately وہ ہمارے سسٹم کا حصہ ہیں، جن کو آپ آڑھتی یا مڈل مین کہتے ہیں اس طرح کا تو معاملہ نہیں ہے۔ یہاں پر بھی میں districtwise بتا سکتا ہوں کہ کتنے ہم نے ایکشن کئے کہ میں اگر فیصل آباد کا quote کروں کہ وہاں پر ایک سو سے زیادہ FIR's ہوئیں، جھنگ کا quote کروں کہ چار چار دن ہم جھنگ اور ان علاقوں میں بیٹھے رہے۔ یعنی کہ وہاں پر ایک دفعہ نہیں، تین تین مرتبہ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ ہم وہاں پر بیٹھے رہے ہیں اور وہاں پر ملوں میں ہم باقاعدہ طور پر direct monitoring کرتے رہے ہیں۔ ہمارے پاس پورا data موجود ہے کہ کون سے ڈسٹرکٹ میں کتنے ایکشن ہوئے ہیں، پھر جگہ جگہ پر illegal weigh bridges بنے ہوئے تھے جو کسان کا استحصال کر رہے تھے، جن کی ہمیں رپورٹ ہوئی، اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے straightaway order دیا، ایک time limit دی کہ جتنے weigh bridges ہیں جو notified نہیں ہیں ان پر کریک ڈاؤن کرو اور ان کو بند کر دو۔ اب پورے پنجاب میں سارے کے سارے جو illegal weighbridges تھے وہ سارے الحمدللہ close ہیں اور اس میں کسی قسم کا کوئی بزنس اس وقت تک نہیں ہو رہا اور جب تک یہ crushing season جاری رہے گا اس وقت تک اس پر کسی قسم کا کوئی بزنس نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارشات تھیں۔ اس کے باوجود بھی میں اس چیز کو تسلیم کرتا ہوں کہ بہت سارے ایسے weak points ہوں گے، جو grey areas ہوں گے جہاں پر ہم نے ابھی تک focus نہیں کیا ہو گا۔

جناب سپیکر! میری ایوان سے درخواست ہو گی کہ ان کے پاس جتنی بھی قیمتی رائے ہیں وہ اپنی discussion کا حصہ بنائیں تاکہ ہم ان کو note کریں اور ان پر من و عن عمل کر کے جو کسان

کی بہتری ہے، پنجاب کے عوام کی بہتری ہے اس کے لئے اپنا role ادا کر سکیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! میں اس میں ایک دو باتیں add کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو کہ ایوان کے علم میں لانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! ایک تو ملز کو چلانے کے لئے جو ملز آنرز ہیں انہوں نے ایکسپورٹ پر سبسڈی مانگی تھی اور ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اس پر 10 روپے 70 پیسے فی کلو کی سبسڈی دی گئی تا کہ ملز چلتی رہے، اس کے علاوہ تین لاکھ ٹن چینی کا وزیر اعلیٰ نے بڑی محنت سے TCP کے ساتھ اس کا کنٹریکٹ کروایا اور تیسری اہم بات یہ ہے کہ بہت سے ملز آنرز کے خلاف FIR's ہوئیں اور جب ان کے اور ان کے جی ایم کے خلاف ایف آئی آر ہوئی تو اس کے بعد اس موقع پر انہوں نے یہ کہا کہ اچھا ٹھیک ہے ہم ریٹ دیتے ہیں، جہاں تک ریٹ دے سکے ان سے ریٹ لیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ frontman کے ذریعے گنّے کی جو خریداری ہے اس کو گورنمنٹ نے سختی سے discourage کیا ہے اور ہم personally دن رات ہر ملز میں گئے ہیں۔ آج ہمارے پاس جو میرے دوست ساتھی منسٹر ہیں یا میرے پاس ہر ملز کا data موجود ہے کہ وہ data یہ ہے کہ کس طریقے سے اس وقت خریداری ہو رہی ہے اور کیسے کر رہے ہیں۔ ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کہیں نہ کہیں کسان کو جتنا maximum فائدہ ہو سکے ہم اس کو دے سکیں۔ پچھلے سال کی payments پر بھی ہم نے کام کیا ہے اور پچھلے سال کی کچھ payments بھی اب ہو رہی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس میں کوئی شک نہیں، آپ سارے کے سارے ہی بہت محنت کر رہے ہیں لیکن لوگوں کو پریشانی پھر بھی آ رہی ہے اس کا ازالہ ضرور کریں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پہلے تو گزارش کروں گا کہ پچھلا جو بل ابھی آیا جس میں ہماری ایک فاضل ممبر ڈاکٹر نوشین حامد میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب پر بات کرنا چاہ رہی تھیں لیکن آپ نے انہیں snub کیا اور اجازت نہیں دی کہ آپ کی ترامیم نہیں آئی۔

جناب سپیکر! یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ یہاں ہم بیٹھتے ہیں، اگر کوئی legislation کے اوپر بات کرنا چاہتا ہے، یہ آپ کا Rule 98 ہے کہ Discussion of principles of bills اس پر ذرا detail سے اب آپ بھی دیکھ لیں، اگر کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ discuss تو انہوں نے کر لیا ہے جو کہ زبانی بھی کر سکتے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، دیکھیں، اس کے اوپر انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ ان رولز کے مطابق کوئی ممبر اگر بل یہاں آپ نے move کیا ہے تو وہ وہاں پر بات کر سکتا ہے۔ General principles پر کر سکتا ہے، اس کی detail میں نہیں جا سکتا لیکن آپ نے محترمہ کو snub کر کے بٹھا دیا جس پر ہم نے احتجاجاً واک آؤٹ بھی کیا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے snub نہیں کیا۔ میں نے ان کو یہ کہا ہے کہ کوئی طریق کار اختیار کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں جو دو دن پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کہا گیا تھا کہ بدھ کو ان دو بلوں کے اوپر ہم آئیں گے اس کے لئے ہم نے ترامیم submit کر دیں۔ اب یہ اچانک ایک نیا بل آج صبح لا کر یہاں پر پڑھا گیا ہے کہ یہ بل آ گیا ہے

جناب سپیکر: یہ بل اچانک تو نہیں آیا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر اگر کوئی ممبر بات کرنا چاہتا ہے اور اس نے تیاری کی ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ spirit یہ ہونی چاہئے کہ یہاں پر کوئی بات کرے، اگر یہ overwell majority کی بنیاد پر آپ نے بزنس کو bulldoze کرنا ہے تو آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ اب یہ پانچ سال مکمل ہونے کو ہیں، یہ تو آئندہ آنے والے دن ہیں، پہلے ہی تین ماہ بعد یہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ یہاں نہیں آتے، وزراء یہاں نہیں ہوتے، کورم یہاں نہیں ہوتا، اگر کہیں بزنس شروع ہو جاتا ہے اور کوئی ممبر تیاری کر کے اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو آپ کو تو encourage کرنا چاہئے بجائے اس کے کہ آپ discourage کریں تو میری آپ سے یہ submission ہے کہ آئندہ پلیز۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ اس میں کچھ rules بھی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، یہ دیکھیں ناں کہ میں rules کا حوالہ دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آگے بھی rule ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، آگے rule ہے۔ اگر کہیں تو میں سارے پڑھ دیتا ہوں۔ اس میں بالکل یہ اجازت ہے کسی بھی فاضل ممبر کو کہ وہ اس پر بات کر سکتا ہے۔ میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آئندہ پلیز۔۔۔

جناب سپیکر: بات آپ کی ابھی سن لیتے ہیں، اب آپ سنا دیں، یہ کون سی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، میری فاضل بہن نے بات کرنی تھی، اس نے تیاری کی ہوئی تھی، اگر وہ پانچ منٹ اس پر deliberation کر دیتیں تو کیا قیامت آجانی تھی۔

جناب سپیکر: محترم! ایسے نہیں ہے، قاعدے کے مطابق بات کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، قاعدے کے مطابق میں بات کر رہا ہوں۔ یہ قاعدے کے مطابق ہے، general principles پر وہ بات کر سکتی تھیں اور اسی پر ہم نے واک آؤٹ کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، welcome back۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب میں اس طرف آتا ہوں کہ دونوں منسٹر صاحبان نے بہت محنت، کاوش، کوشش، اقدامات کا حوالہ دیا ہے اور اس سے ایسے لگتا ہے کہ گنّے کے جو کاشتکار ہیں شاید زبردست طریقے سے ان کی پذیرائی ہو گئی ہے اور ان کے سارے مسائل ہماری حکومت نے حل کر دیئے ہیں جبکہ حالت یہ ہے کہ لاکھوں کاشتکار، ہزاروں میں نہیں، میں لاکھوں میں بات کر رہا ہوں، لاکھوں کاشتکار being Opposition Leader روزانہ دو چار فون ہمیں ریموٹ ایریاء سے دور دراز کے علاقوں سے آتے ہیں کہ ہم تباہ ہو گئے ہیں کہ پندرہ پندرہ دن سے ہمارا گنّا کٹ کے کھیتوں میں خشک ہو رہا ہے اور فیکٹریوں کے باہر ملوں کے کھڑا ہے، ہمیں payment نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! یا تو حکومت یہ price announce نہ کیا کرے۔ اگر حکومت price support announce کرتی ہے تو اس پر عملدرآمد کروایا کرے۔ 1300 روپے من گندم کا اعلان کر دیا، آپ جا کر سب زمینداروں، کاشتکاروں سے پوچھ لیں، کسی نے ہزار روپے میں بیچی، کسی نے گیارہ سو روپے میں بیچی، کسی نے ساڑھے دس سو روپے میں بیچی۔ اب یہ گنّے کے کاشتکاروں کا بھی یہ معاملہ ہے کہ حکومت کی کاوشیں، کوششیں اپنی جگہ پر 90 فیصد جو ملیں ہیں وہ آج بھی کاشتکار کو 180 روپے فی من کے حساب سے payment نہیں کر رہیں۔ یہ ایک سال کی فصل ہے۔ ایک سال کی محنت کے بعد جب کاشتکار فصل کاٹ کر وہاں لے جاتا ہے تو اسی طرح سے کٹوتی ہو رہی ہے۔ اپنی من مرضی سے کٹوتی کر رہے ہیں۔ کوئی مل والا ٹرالی کے پیچھے 10 من کاٹ رہا ہے، کوئی 20 من کاٹ رہا ہے، کوئی 50 من کاٹ رہا ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ وہاں پر کٹوتی نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! دوسرا اب یہ نئی بات چل گئی کہ مجبور، بے کس، بے بس جو کاشتکار ہے جس کے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے، جس نے پورا سال محنت کر کے اس کی فصل جب پکی تو وہ یہاں تک پہنچا ہے، اس کے اوپر وہ جو CPR ہے 180 روپے من کے اوپر اس سے انگوٹھا لگواتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ اگر نقد پیسے لینے ہیں تو آپ کو 130 روپے من کے حساب سے پیسے ملیں گے۔ یہ پریکٹس عام ہے اور یہ اس سال یا پچھلے سال کی بات چھوڑیں، یہ میرے پاس CPR پڑے ہیں، اگر فاضل منسٹر صاحب کہیں گے تو میں ان کو ان کی کاپی دوں گا۔ برادرز شوگر ملز اور عبد اللہ شوگر ملز نے 14-2013 اور 2015 کی payment ابھی دینی ہے۔ اب ایک کاشتکار جس کا -/91620 روپے ہے وہ کدھر جائے گا؟ اسے آج چار سال ہو گئے ہیں وہ دھکے کھاتا کھاتا اور CPRs گھومتے گھماتے ہم تک پہنچے ہیں، یہ کوئی درجن بھر CPRs ہیں اس طرح کے ہزاروں لوگ یہ کاغذات اٹھائے پھر رہے ہیں، سینہ کوبی کر رہے ہیں اور اب تو نوبت خودکشیوں تک آ پہنچی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مسائل اپنی جگہ ابھی فاضل منسٹر صاحب بتا رہے تھے کہ ہم نے چینی کی قیمت پر انہیں 10.70 روپے فی کلو کے حساب سے سبسڈی دی ہے۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ آپ سبسڈی دیں یا نہ دیں لیکن آپ کاشتکار کو relief دیں، آپ اعلان کر دیتے ہیں لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کین کمشنر، انتظامیہ اور حکومت کی مکمل طور پر ناکامی ہے، ہمیں governance نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ کاشتکار وہ بد قسمت طبقہ ہے جو ہمیشہ (ن) لیگ کو ووٹ دے کر کامیاب کراتا ہے لیکن ان کے ساتھ ان کی وہ شامت آتی ہے جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہو گی کہ ہمارا یہ حال ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ باتیں، محنت، دورے یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن میں real sense میں سمجھتا ہوں کہ کاشتکار آج بھی رو رہا ہے، وہ ترس رہا ہے کہ مجھے میری فصل کے پیسے مل جائیں لہٰذا حکومت اس طرح کا کوئی میکنزم بنائے کہ انہیں پیسے دیں اور شوگر ملز والوں کے ساتھ خود معاملہ کر لے۔ بنکوں کو involve کرے، جو کاشتکار اپنی فصل کاٹ کر لایا ہے اس کی جتنی فصل ہے اسے چیک دے اور اسے فارغ کرے اور بنک شوگر ملز سے لیتا پھرے۔

جناب سپیکر! میں مہینوں نہیں بلکہ سالوں کی بات کر رہا ہوں کہ تین تین، چار چار سال پرانے CPRs ہیں جن کی ابھی تک غریب کسانوں کو payment نہیں ہوئی اس طرح سے یہ بات نہیں بنے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہنگامی بنیادوں پر ایمرجنسی نافذ کرتے ہوئے فوری طور پر کاشتکار جو گنّا پیدا کرتے ہیں ان کے ذمہ داران کے ساتھ میٹنگ کر کے پالیسی وضع کرنی چاہئے کہ کاشتکاروں کا جتنا بھی گنّا ہے حکومت اس سب کی payment خود ادا کرے اور اس کے بعد مل مالکان کے ساتھ جو بھی بات کرنی ہے وہ چلتی رہے۔ شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: میں نے آپ کا نام تو پکارا نہیں لیکن آپ پہلے ہی کھڑے ہو گئے ہیں۔ سردار صاحب کی بات غور سے سنیں۔ گفتگو کا حل بھی ضروری ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز وزیر خوراک اور انڈسٹریز نے بڑی اچھی گفتگو کی ہے، وزیر زراعت بھی بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ ابھی اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ انہوں نے بڑے بلند وبانگ دعوے کئے ہیں، میں سب سے پہلے تو دونوں معزز وزرا صاحبان سے گزارش کروں گا کہ خدارا دونوں منسٹر صاحبان میں سے کوئی ایک اس اسمبلی میں شوگر کین ایکٹ 1954 کی definition کر دیں

تو اس کے بعد میں اپنی بات کو آگے چلاتا ہوں۔ شوگر کین ایکٹ 1954 ریاست کو کیا کہتا ہے، اس پر عملدر آمد کی بات تو بعد میں آئے گی۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! آپ definition کر دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں منسٹر تو نہیں ہوں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! آپ منسٹر بننا چاہتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! نہیں، میں منسٹر نہیں بننا چاہتا بلکہ میں یہیں ٹھیک ہوں۔ شوگر کین ایکٹ 1954 سب سے پہلے یہ کہتا ہے کہ 15۔ نومبر کو شوگر ملز کا start ہونا ضروری ہے اور حکومت وقت کو چاہئے کہ وہ ensure کرائے کہ 15۔ نومبر کو شوگر ملیں چلیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب کی بات note کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ 15۔ نومبر کو پنجاب کی کون سی شوگر مل چلی؟ کوئی شوگر مل نہیں چلی اور کوئی action بھی نہیں ہوا، کوئی وزیر فیلڈ میں نہیں نکلا، کوئی سیکرٹری فیلڈ میں نہیں نکلا۔ کین کمشنر لاہور میں بیٹھ کر باتیں تو کرتے رہے ہیں لیکن فیلڈ میں نہیں نکلے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر کی بات کو second کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ جب اس کا ریٹ مقرر ہو رہا تھا، انٹرنیشنل مارکیٹ کی جو بات ماننے کی ہے وہ میں ماننے کو تیار ہوں، وزیر خوراک نے بڑی اچھی باتیں بھی کی ہیں کہ مارکیٹ میں ریٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ محنت بھی کر رہے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب حکومت نے گنّے کا 180 روپے فی من ریٹ مقرر کیا تو اس غریب کاشتکار کو دلوانا بھی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے جو کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہی۔ میں اس پر کیا کہوں کہ governance کی کمی ہے یا حکومت وقت شوگر ملز مافیا سے ملی ہوئی ہے۔ ابھی شیخ علاؤالدین نے کہا کہ وفاقی حکومت نے 10.70 روپے کی سبسڈی دی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر وفاقی حکومت کاشتکار کے لئے سبسڈی دے رہی ہے تو صوبائی حکومت بھی سبسڈی دیتی تاکہ کاشتکار کو اس کا پورا معاوضہ ملتا۔ شوگر ملز مالکان ابھی تک چلا رہے ہیں کہ صوبائی حکومت انہیں سبسڈی نہیں دے رہی۔

اس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا صوبہ 80 فیصد کاشتکاری پر منحصر ہے لیکن ہماری کوئی زرعی پالیسی ہی نہیں ہے، پانچ سال سے پانچ بجٹ پیش ہوئے اور یہاں ایوان میں اپوزیشن چلا چلا کر کہتی رہی کہ ہماری کوئی زرعی پالیسی نہیں ہے، زراعت پر کوئی بحث نہیں ہوتی، یہاں one man show ہے۔ ہمارے معزز وزیر اعلیٰ پانچ سالوں میں تین یا چار مرتبہ یہاں آئے انہیں تو صرف اور صرف لاہور میٹرو اورنج لائن ٹرین، موٹرویز کی پڑی ہوئی ہے لیکن کاشتکاروں کے متعلق ان پانچ سالوں میں خادم اعلیٰ نے نہیں سوچا۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی سوچ ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایک تو شوگر ملز والے کاشتکار کو ریٹ نہیں دے رہے اور پھر کٹوتی بھی کرتے ہیں۔ ابھی معزز وزیر صاحب کہہ رہے تھے کہ وہ variety basis پر کٹوتی کرتے ہیں۔ میں خود شوگر کین grower ہوں ایک کاشتکار ہوں میں عرض کرتا ہوں کہ شوگر ملز کاشتکار کا استحصال کرنے کے لئے خود کاشتکار کو variety دیتی ہیں۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ گنّے کی فصل ایک سال کی ہے۔ آپ بھی شوگر کین کو جانتے ہیں کہ ستمبر کاشت سولہ ماہ کی کاشت ہے۔ کاشتکار سولہ مہینے محنت کرتا ہے اس کے بعد معاوضہ لیتا ہے۔ شوگر ملز خود variety دیتی ہیں اسے late variety کا نام دیا جاتا ہے تاکہ کاشتکار کا گنّا لیٹ لیں اس کا weightage کم ہو اور ہماری percentage زیادہ بنے لیکن اس پر کوئی check and balance نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی weighbridges پر بات ہوئی میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں ہمارے کتنے منسٹر صاحبان گئے ہیں راجن پور میں کون گیا ہے، مظفر گڑھ میں کون گیا ہے، ڈی جی خان میں کون گیا ہے، لیّہ کون گیا ہے اور بھکر کون گیا ہے؟ یہاں پر پانچ شوگر ملیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ کاشتکار کے ساتھ اتنی بے حسی، اتنا بڑا ظلم؟ ابھی کاوشوں کی بات ہو رہی تھی۔ رہی CPRs کی بات، قائد حزب اختلاف ابھی پچھلے سالوں کی CPRs دکھا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں eye witness ہوں اور میں پانچ دفعہ لیّہ میں احتجاج کر چکا ہوں کہ ایک شوگر مل اپنا نام لکھے بغیر CPRs issue کر رہی ہے اس پر weight لکھا جا رہا ہے اور نہ ہی payment لکھی جا رہی ہے۔ چار مرتبہ احتجاج کے بعد ڈپٹی کمشنر لیّہ کو ہوش آیا، اس نے متعلقہ شوگر ملز کے GM کو طلب کیا اور ان کو بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا کہ آپ اپنی CPRs پر weight and payment لکھیں۔ اگر حکومت اتنی بے بس اور شوگر مافیا اتنا دلیر ہے کہ اس نے کاشتکار کا استحصال کرنا ہے تو پھر آپ کی گڈ گورننس کہاں گئی؟ اس کے بعد حکومتی کاوش کے بغیر اور ہمارے پُرامن احتجاج پر جب 180 فی من روپے کی CPRs جاری ہوئیں تو اس پر بھی ایڈمنسٹریشن نے کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں رکھا۔ اس شوگر ملز کے بااختیار لوگوں نے غریب کاشتکاروں کو بُلوایا، علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر سادہ کاغذات پر ان سے انگوٹھے لگوائے گئے اور پھر انہیں 180 روپے فی من کی بجائے 120 یا 130 روپے فی من کے حساب سے payments کی گئیں۔ ضلعی انتظامیہ یا ڈپٹی کمشنر وہاں پر کیا کر رہا ہے؟ ہمارے ہی ٹیکسوں پر پلنے والی یہ نوکر شاہی یا بیوروکریسی اتنا نہیں کر سکی کہ چار ملازمین شوگر ملز میں بٹھا دیں تاکہ وہ ان پر چیک رکھ سکیں۔ کاشتکار پر یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے اور اس کا استحصال ہو رہا ہے۔ میں آپ کے سامنے حقائق لایا ہوں لیکن حکومت نے ابھی تک اس حوالے سے کوئی mechanism نہیں بنایا۔

جناب سپیکر! اب میں permits کی بات کروں گا۔ اب کاشتکار بہت زیادہ boil ہو چکا ہے۔ میں نے خود احتجاج کو روکا ہے بصورت دیگر وہ لیّہ شوگر ملز کو آگ لگا دیتے۔ وہاں پر permit جس کو indent بھی کہتے ہیں وہ liking and disliking کی بنیاد پر دیئے جا رہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے احتجاج کیا تھا ان کا گنّا کھیتوں میں پڑا ہوا ہے اور جو لوگ حکومت یا ملز مالکان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ان کا گنّا خریدا جا رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے اس بارے میں کوئی mechanism نہیں بنایا گیا اور ان ملز مالکان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ 15۔ نومبر سے شوگر ملیں چلائی جائیں لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ شوگر ملز مافیا already کاشتکاروں کا بہت زیادہ استحصال کر چکا ہے اور ان ملوں کے مالکان خود اربوں روپے کما چکے ہیں لیکن ابھی تک ان کا پیٹ نہیں بھرا۔ حکومتی بنچوں پر بھی میرے کاشتکار

بھائی تشریف فرما ہیں اوو ہ بھی ان حالات سے باخبر ہیں۔ اگر آپ اس بحث کو ایک دن مزید بڑھانا چاہیں تو بڑھا دیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے وزیر خوراک، وزیر قانون اور وزیر صنعت سے گزارش ہے کہ بحث کے بعد اس بارے میں ایک ایوان کی کمیٹی بنائی جائے جو کہ ان تمام چیزیں کا بغور جائزہ لے۔ یہ کمیٹی کٹوتی، کاشتکاروں کو ادائیگی میں تاخیر اور پرمٹ کے حوالے سے ایک پالیسی مرتب کرے تاکہ کسان کو اس کی 16 ماہ کی محنت کا پورا معاوضہ مل سکے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف اور سردار شہاب الدین خان نے جو بات کی ہے وہ سر آنکھوں پر لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ ہماری یہ ساری جدوجہد against market forces ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں چینی کی قیمت 45 یا 46 روپے فی کلو ہے۔ اب اگر اس کی cost analysis کریں، ملز ایسوسی ایشن والوں کا تو ایک اپنا analysis ہے لیکن ہم نے سرکاری سطح پر جو analysis کیا ہے اس میں بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ کاشتکاروں کو ملز مالکان گنّے کا ریٹ اس حد تک دینا afford نہیں کرتے کیونکہ مارکیٹ میں چینی کی قیمت کم ہے۔ اس وقت 38 یا 39 شوگر ملیں چل رہی ہیں کیونکہ ایک آدھ مل کسی technical وجہ سے بند ہو جاتی ہے تو ان میں سے 17 یا 18 ملیں ایسی ہیں کہ جہاں سے کٹوتی یا CPRs کے issue ہونے کے حوالے سے قطعاً کوئی شکایت نہیں آئی۔ باقی جو twenty minus plus ملز ہیں ان کے متعلق مختلف اوقات میں شکایات آتی رہی ہیں۔ اس وقت تینوں منسٹر صاحبان ایوان میں تشریف فرما ہیں وزیر خوراک، وزیر زراعت اور وزیر صنعت بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ کچھ وقت ایسا بھی رہا ہے کہ ان تینوں کے اُوپر یہ پابندی تھی کہ آپ کی جن علاقوں میں ڈیوٹی ہے آپ نے وہیں پر رہنا ہے اور آپ نے واپس لاہور یا اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں نہیں جانا۔ اس issue پر بہت زیادہ محنت ہوئی ہے۔ تقریباً ہر ہفتے وزیر اعلیٰ صاحب خود میٹنگ لیتے رہے ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر یہ تینوں منسٹر صاحبان میرے ساتھ میٹنگ کرتے تھے۔ بعض ملوں کے GMs کو arrest کروایا گیا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ جب متعلقہ مل کے GM کو گرفتار کروانے سے معاملہ درست نہیں ہوا تو اس کے مالک کے گھر پر ریڈ کیا گیا، وہ دوسرے صوبے میں بھاگ گیا اور

وہاں پر بھی اس کا پیچھا کیا گیا۔ ہم نے صرف اس حد تک یا اس point تک جانے سے اجتناب کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ملز ایسوسی ایشن والے بھی کوئی اتحاد کر کے شوگر ملوں کی بندش کی طرف چلے جائیں۔ اس میں حکومت کی طرف سے بھرپور محنت ہوئی ہے۔ وہ تمام حربے اور طریق کار اپنائے گئے ہیں جو کہ اپنائے جاسکتے تھے۔ باقاعدہ شوگر ملز کے اُوپر one window بنائی گئیں جن پر کسانوں کا ایک نمائندہ، ملز ایسوسی ایشن کا عملہ اور حکومت کا نمائندہ موجود رہتا ہے۔ اس طرح سے اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا کہ بروقت permits, CPRs issue ہوں اور کسانوں کو ان کے گنّے کا پورا ریٹ ملے۔ دراصل ہوتا یہ ہے کہ 180 روپے فی من کے حساب سے جو CPR issue ہوتی ہے بنک سے اس کی payment پندرہ دن بعد ہونی ہوتی ہے۔ بعض اوقات زمیندار پندرہ دن والے رسک میں نہیں جاتے اور وہ تھوڑے پیسے یعنی پانچ دس روپے کے فرق سے اپنی رقم لے لیتے ہیں لیکن اس کے اُوپر بھی ہماری پوری نظر ہے۔ اس وقت ایوان میں تینوں منسٹر صاحبان تشریف فرما ہیں جن کی actively ڈیوٹی لگی رہی ہے، سیکرٹری ایگری کلچر، سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر گیلری میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے قائد حزب اختلاف سے پہلے بھی request کی تھی اور آج پھر ان سے کہتا ہوں کہ اجلاس کے بعد ہم مل بیٹھ کر اس بابت کوئی لائحہ عمل طے کر لیں۔ معزز حزب اختلاف کے ممبران نے جو باتیں کرنی ہیں وہ ضرور کریں کیونکہ یہ ان کا حق ہے کہ وہ یہاں پر اپنا point of view بیان کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ بھی ہمیں تھوڑا سا وقت دیں اور اجلاس کے بعد ہم سب کمیٹی روم میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ہم نے اس حوالے سے جو طریق کار طے کیا ہوا ہے اور جس کے مطابق ہم ensure کر رہے ہیں کہ کسانوں کو ان کے گنّے کی پوری قیمت ملے وہ سب آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ میں تو یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے تینوں منسٹر صاحبان کے ساتھ حزب اختلاف کے ایک ایک یا دو دو معزز ممبران کی ڈیوٹی لگائیں کیونکہ یہ ایک common cause ہے۔ کسان کو

اس کی فصل کی پوری قیمت ملنی چاہئے۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران ہمارے ساتھ بیٹھیں، یہ صرف تنقید نہ کریں بلکہ ہمارا ساتھ دیں اور اس معاملے کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوں۔ سردار شہاب الدین خان نے بات کی ہے کہ کسان اس قدر boil ہو چکے تھے کہ وہ وہاں پر ملز کو آگ لگانے کے لئے تیار تھے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ سازش اس حد تک بھی ہوئی ہے کہ 17 تاریخ کو ایک تماشا یہاں پر لگنا تھا، اس تماشے میں پھر 20 تاریخ کو کسی نے اضافہ کرنا تھا، اس کے بعد ایک تماشا یہ بھی arrange ہو چکا تھا کہ یہاں پر کسان آ کر احتجاج کریں گے اور اس کے بعد کچھ کسانوں کو ان کی فصل کے نقد پیسے دے کر آگ لگوائی جائے تاکہ پورے ملک میں حالات خراب ہو جائیں۔ وہ لوگ جو کہ ان چیزوں کو arrange کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے کہ 26 یا 27 تاریخ تک یہ معاملہ over ہو جائے گا ان کی امید پوری نہ ہو سکی اور 27 تاریخ اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے گزر گئی۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ 3 مارچ کی تاریخ بھی آئے گی، اس کے بعد 30۔ مئی اور پھر الیکشن بھی ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں حلفاً یہ کہتا ہوں کہ ہم سیاست کرنا چاہتے ہیں، نہ اس میں سیاست کی کوئی گنجائش ہے۔ زمیندار کو اُس کی خون پسینے کی کمائی ملنی چاہئے۔ جب یہ دوست اپنی بات کر لیں اُس کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس issue کا حل نکالیں لیکن اس پر سیاست نہ کریں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ابھی دو افراد نے اس issue پر بات کی ہے باقی لوگوں نے اس issue کے اوپر ابھی بات کرنی ہے لیکن وزیر قانون نے اُٹھ کر 15 منٹ ضائع کر دیئے ہیں۔ یہ معزز ممبران کی بات سُنیں اُس کے بعد wind up speech میں یہ دو گھنٹے بولتے رہیں کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ اگر وزیر قانون کو یہاں سے جانے کی جلدی ہے تو وہ تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں نے 5 منٹ سے زیادہ بات نہیں کی۔ قائد حزب اختلاف سے میری صرف گزارش ہے کہ اس پر تو کوئی دوسری رائے نہیں ہے حزب اختلاف کے جتنے ممبران اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ اس پر بات کریں ہم اُن کی بات سُنیں گے۔

بزنس ایڈوائزری کمیٹی

جناب سپیکر! میں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی یہ تجویز رکھی تھی اور اب بھی میں نے یہ تجویز قائد حزب اختلاف کی خدمت میں پیش کی ہے اگر وہ اس تجویز کو منظور فرمائیں تو جن معزز ممبران کے ساتھ میٹنگ کرنے کا طے ہوا ہے بلکہ جناب سپیکر سے بھی ہم request کریں گے کہ وہ بھی اس میٹنگ میں تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر! اگر میری یہ تجویز قائد حزب اختلاف کو قابل قبول ہو تو ان تمام معزز ممبران کو اس میٹنگ کے لئے روک لیا جائے اور اگر انہوں نے صرف تقاریر کر کے بعد میں کورم point out کرنا ہے اور بائیکاٹ کر کے چلے جانا ہے تو پھر اُن کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اُس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہی بات طے ہوئی تھی۔ سردار وقاص حسن مؤکل نے بھی یہی تجویز دی تھی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ باری باری سارے منسٹر بول لیں ہم سُنتے ہیں، بعد میں ہم بول لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میاں صاحب! آپ بولیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس معاملے پر اگر آج بحث رکھی ہے تو صبر اور تحمل سے معزز ممبران کی ساری باتیں سُنیں اُس کے بعد wind up speech میں جو بھی بات کرنی ہے وہ آپ کریں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ حزب اختلاف ساتھ مل جائے جی، ہم کر لیں جی۔ وہ ہم آپس میں فیصلہ کریں گے کہ ہم نے اس مسئلے کے حوالے سے حکومت کے ساتھ کس حد تک بیٹھنا ہے اور اس مسئلے کو کیسے حل کرنا ہے۔ وزیر قانون کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے ہم آپس میں مشاورت کے بعد آپ کو بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کی "آنیاں جانیاں تے بڑیاں نیں" لیکن net result یہ ہے کہ حکومت اس معاملے میں مکمل طور پر ناکام ہوئی ہے اور حکومت کو اس بات کو تسلیم کرنا چاہئے۔ وزیر صنعت کی طرف سے ایک پوری briefing آ گئی اور وزیر صنعت کو بھی بعض چیزوں پر

reservations رہتی ہیں لیکن تمام معزز ممبران اس بات کو سمجھتے ہیں اور ایوان کی بائیں جانب حزب اقتدار کے جو معزز ممبران بیٹھے ہیں وہ بھی سب سمجھتے ہیں کہ کسانوں کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے اور میں انتہائی دکھ کے ساتھ یہ بات عرض کرتا ہوں کہ پنجاب کا یہ ایوان جو 11/10 کروڑ کسانوں کی نمائندگی تو کرتا ہے لیکن کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے اندر ناکام ہے اور اس کی بنیادی وجہ حکومت کی اپنی پالیسیاں ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت اگر کہتی ہے کہ market economy یہ ہے اور اُس میں یہ ہے، وہ ہے تو پھر ان کو چوکے چھکے لگانے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔ انہوں نے چوکے چھکے لگائے ہیں اور اب یہ سمجھتے ہیں کہ اگر گنّے کا ریٹ کم کریں گے تو اس سے ہماری پوزیشن خراب ہو جائے گی۔ اس کے نتیجے میں بے ایمانی کا مکمل ایک کلچر جو شوگر ملز مافیا کے ذریعے معاشرے کے اندر جو پنپ رہا ہے اُس کی ذمہ داری بھی براہ راست حکومت کے اوپر عائد ہوتی ہے۔ حکومت کہتی ہے کہ 20 ملوں میں 180 روپے فی من گنّے کا ریٹ مل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ انفارمیشن غلط ہے۔ شوگر ملز والے 180 روپے کی CPR کاٹتے ہیں اور اُس کی ادائیگی تو پندرہ دن بعد ہونی ہوتی ہے پھر اُس دوران کسان کے ساتھ underhand dealing ہوتی ہے۔ وہ کسانوں سے fake رسید لے لیتے ہیں کہ جی ہمیں ادائیگی ہو گئی ہے اور کسان بے چارہ تو مجبور ہوتا ہے کیونکہ ہر طرح کی پریشانی چھوٹے کسان کے لئے ہوتی ہے لہٰذا وہ مک مکا کر لیتا ہے کیونکہ اُس کو پتا ہے کہ حکومت نے اس حوالے سے کچھ نہیں کرنا۔ ساری کی ساری شوگر ملیں بااثر لوگوں کی ہیں اور اُن کی اکثریت حکومت کے اندر بیٹھی ہے۔ ایک شوگر مل کے مینجر کے بارے میں کہا گیا کہ اُسے گرفتار کیا اور ایک شوگر مل کے مالک کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ یہ باقی شوگر ملز مالکوں کے پیچھے کیوں نہیں پڑے ہیں۔ پورے پنجاب کے اندر sugarcane growing areas میں کاشتکار کلپ رہے ہیں۔ کسان بورڈ کے چیئرمین جام حضور بخش بہاولپور میں رہائش پذیر ہیں انہوں نے آج صبح مجھے فون کر کے update کیا کہ بہاولپور کے اندر اس وقت یہ صورتحال ہے کہ مڈل مین 60 روپے فی من گنّا خرید کر رہا ہے۔ بے شک انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے بڑی سختی کی ہے اور اب مڈل مین کا کوئی رول نہیں ہے۔ یہ سب

ہوائی باتیں ہیں جو یہاں پر کی جارہی ہیں۔ اُس مڈل مین نے انہی شوگر ملوں کو گنّا دینا ہے اُن کے ساتھ اس کی ملی بھگت ہے اور مڈل مین انہی ملوں کے چھوڑے ہوئے ہیں جو کسانوں کا استحصال کر رہے ہیں۔ اگر 500 من کی ٹرالی ہے تو 60/50 من گنّے کی کٹوتی تو معمولی بات ہے اور کنڈے کے تول میں جو بے ایمانی ہے وہ اُس کے علاوہ ہے تو بات یہ ہے کہ کس نے ان معاملات کو دیکھنا ہے اور حکومت اتنی بے بس اور اتنی "کوہجی" ہے کہ یہ کٹوتی کے حوالے سے کوئی mechanism نہیں بنا سکتی۔

جناب سپیکر! میں دُکھ کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ اشرف شوگر مل کی crushing capacity 8000 to 9000 metric tons روزانہ کی ہے۔ یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے یہ تو مشینری بتا رہی ہے۔ فیلڈ کے اندر ریونیو سٹاف، محکمہ نہر کا سٹاف، محکمہ زراعت کا سٹاف ہے لوگوں کے لئے ٹائم تقسیم کیوں نہیں کرتے کہ آپ گنّے کو اس وقت کاٹیں۔ کسان اپنے گنّے کو کاٹ کر ٹرک ٹرالیوں اور اُونٹ ٹرالیوں کے اوپر لاکر وہاں کھڑا ہو جاتا ہے۔ ٹرک ٹرالی کا کرایہ بھی بھرتا ہے وہاں چھ چھ، سات سات روز وہاں پر انتظار کرتا ہے۔ وہاں پر ڈرائیور، اُن کے کلینر اور اُن کے اٹنڈنٹ خوار ہو رہے ہوتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب چھ سات روز تک وہاں پر ٹرالی کھڑی رہے گی اُس میں سے پانی نکلے گا، اُس کا وزن کم ہو گا لیکن چینی تو اُس کے اندر موجود رہے گی اور اس دوسرے طریقے سے بھی ان کا استحصال ہو رہا ہے۔ کیا حکومت گنّے کی کٹوتی کا کوئی نظام نہیں بنا سکتی؟ کیوں نہیں بنا سکتی؟ اگر حکومت کٹوتی کا نظام بنانے پر آئے تو یہ بڑا آسان ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بتائیں نا! حکومت کو اس پر کیا کرنا چاہئے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ چُھٹی کریں حکومت چھوڑیں یہ نظام نہیں چلا سکتے۔ آپ کے راجن پور کے اندر بھی یہ کیفیت ہے کیونکہ وہاں پر بھی جماعت اسلامی کے لوگ موجود ہیں اُن سے ہم بھی update لیتے ہیں۔ آپ کے راجن پور کے اندر بھی 80 روپے فی من گنّا فروخت ہو رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کوئی تجویز بھی دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تجویز تو دے دی ہے۔ تجویز یہی ہے کہ یہ سنبھال نہیں سکتے۔ اب دیکھیں کہ انہوں نے rational decisions کیوں نہیں کئے اور یہ کیوں چوکے چھکے مارتے ہیں؟ اب

یہ ڈر کے مارے کہتے ہیں کہ گنّے کا ریٹ کم کریں گے تو بدنامی ہو گی اور یہ اس بدنامی سے بچنے کے لئے شوگر ملز مافیا کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی تجویز یہ ہے کہ یہ حکومت چھوڑیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو یہ تجویز دے دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب wind up کریں، ختم ہو گئی یہ بات۔ ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر ذرا مثبت تجویز دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ باہر کے ممالک جو ترقی یافتہ ہیں وہاں طریق کار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کسان کی فصل خراب ہوتی ہے تو حکومت estimate لگا کر کسان کو پیسے دے دیتی ہے۔ یہ سب کچھ اِنہوں نے کیا ہے، جو گند ڈالا ہے اِنہوں نے ڈالا ہے تو اس کو صاف بھی اِنہوں نے ہی کرنا ہے۔ اِنہوں نے موقع پر صحیح فیصلے نہیں کئے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تجاویز دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ جتنا گنّا کاشت ہوا ہے اس کا estimate لگانا مشکل نہیں ہے۔ اس کا estimate لگا کر -/180 روپے فی من across the board پورے پنجاب میں جہاں جہاں گنّا ہے اس کی ادائیگی پنجاب حکومت اپنے پلے سے کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حکومت اس کے لئے قرض لے یا مانگ تانگ کر کرے لیکن کسان کو ادائیگی کرے۔ یہاں کل یا پرسوں ٹرانسپورٹ سے متعلقہ سوالات آئے ہوئے تھے اور 1.2 بلین ڈالر کی خطیر رقم اگر اورنج لائن ٹرین پر لگ رہی ہے تو کیا پنجاب کا کسان جو کسمپرسی کا شکار ہے کہ اس پر اتنی رقم نہیں لگائی جا سکتی۔ آپ اس پر قرض لے رہے ہیں تو مزید قرض لیں، کسانوں کی ساری فصل کی ادائیگی کریں اور بعد میں ملوں سے لیتے رہیں۔ یہ مل مالکان آپ کے ہی ہیں، آپ کے جاننے والے ہیں، وہ بااثر لوگ ہیں اسمبلی میں وزیر مشیر ان کے ہیں تو یہی اس کا حل ہے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی باتیں ایوان کے اندر ہوں گی اور اِنہوں نے جن اقدامات کا اعلان کیا ہے اُن کا کوئی نتیجہ نہیں نکلنا۔ اسی طرح کسان رُلتا رہے گا اور اس کا نتیجہ یہ اگلے الیکشن میں دیکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہت شکریہ۔ جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! گنّے کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ آج نہیں بلکہ ہر سال یہاں گنّے پر بات ہوتی ہے۔ یہاں ہر سال اپوزیشن اور حکومتی ممبران رونا روتے ہیں کہ ہمارے کسان پِس رہے ہیں، ہمارے کسان exploit ہو رہے ہیں اور کسان کشی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس حکومت اور ایوان کی سنجیدگی گنّے کے حوالے سے ایسے نظر آتی ہے کہ ہمارا Sugarcane Act 1950 میں بنا تھا۔ 1950 سے لے کر آج تک اتنے سال ہو گئے ہیں ہم نے کبھی کسان کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کوشش نہیں کی۔ آپ نے 2015 میں اس Act میں چھوٹی سی ترمیم دے دی اور 50 ہزار کو 5 لاکھ روپے کر دیا۔

جناب سپیکر! آپ سب جانتے ہیں کہ 5 لاکھ روپے کی رقم ایک شوگر مل کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی وہ اس کو مذاق بھی نہیں سمجھتے۔ اس حکومت کی گڈ گورننس کیا اچھی نظر آتی ہے کہ ہمارا کوئی بھی وزیر یا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ یہ سوچ کر نہیں لگایا گیا کہ اس کی qualification کیا ہے۔ اس کی اپنی field کیا ہے۔ ہم ڈاکٹر کو زراعت پر لگا دیتے ہیں، کسان کو انڈسٹری پر لگا دیتے ہیں اور دکاندار کو خوراک پر لگا دیتے ہیں۔ ہم جس طرح دل کرتا ہے وہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ concerned field کا بندہ اس جگہ پر لگائیں تاکہ اس کو اپنے مسئلے کا پتا ہو جو اس کو بہتر طریقے سے حل کرنا چاہے تو وہ کرے۔ ہم لوگ ایسے لوگوں کو عہدے دیتے ہیں جن کا اس field سے کچھ لینا دینا ہی نہیں ہے اور ان کو اس field کا علم ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے بتایا تھا کہ بہت سے منسٹر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان اضلاع میں شوگر ملوں کا چکر لگاتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ جب وہ کسی بھی جگہ پر کسی بھی شوگر مل کو چیک کرنے کے لئے آتے ہیں تو وہاں کے منتخب نمائندوں کو بھی بلا لیں اور ان سے پوچھ لیں کہ آپ کے عوام آپ تک کیا مسائل لے کر آ رہے ہیں۔ یہ جب وہاں پر جا کر چار افسروں اور مل والوں کی باتیں سنتے ہیں اور اُن کے مسائل سن کر واپس آ جاتے ہیں۔ کیا اِن کو اُن مل مالکان نے یہاں پر بھیجا ہے، کیا یہ اُن کی نمائندگی کرتے ہیں اور کیا یہ bureaucrats مل مالکان کے ہیں؟ یہ جا کر عوام کی بات سنتے ہیں اور نہ عوام کے نمائندوں سے اُن کے مسائل سنتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ دورے کر رہے ہیں تو ایسے دوروں کا

کوئی فائدہ نہیں ہے اس سے بہتر ہے کہ یہ اِدھر ہی بیٹھے رہیں۔ ان کو بھی دو دو کیمرے لگوا دیں تا کہ یہ بھی ویڈیو کانفرنس پر دیکھ سکیں اور کہہ دیں کہ ہم نے چیک کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی تھوڑی دیر پہلے منسٹر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اس ایوان کے بھی کئی لوگ ہم نے ان کمیٹیوں کے ممبر بنائے ہیں۔ یہ مجھے اپوزیشن کا ایک بندہ بھی بتا دیں جس کو انہوں نے کمیٹی کا ممبر بنایا ہے۔ کیا اپوزیشن کے حلقوں میں کماد نہیں اُگتا، کیا اپوزیشن کے لوگ کسان نہیں ہیں اور کیا اپوزیشن کے لوگوں کے ووٹرز کسان نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ان کو بھی کمیٹی میں لازمی ڈال لیں اور کل سے ڈیوٹی لگائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سے زیادہ مضائقہ خیز بات کیا ہو گی کہ اس گورنمنٹ نے -/180 روپے فی من سے زیادہ گنّے کا ریٹ کبھی نہیں بڑھایا۔ یہاں fertilizer کا ریٹ بڑھ گیا، بجلی کا ریٹ بڑھ گیا اور ہماری cost of inputs آسمان پر چلی گئی اور اجناس کی قیمتیں وہیں پر ہی کھڑی ہوئی ہیں۔ کیا مہنگائی صرف fertilizer industry کے لئے ہوتی ہے، کیا کسان کے لئے مہنگائی نہیں ہو رہی اور آخر اجناس کی قیمتیں کیوں نہیں بڑھتیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! کیا کرنا چاہئے آپ تجویز دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں تجویز تو دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کمیٹی میں تو شامل ہو جائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے گورنمنٹ سے یہ درخواست کروں گا کہ انہوں نے یہ پانچ سال اور پچھلے پانچ سال بھی گزار دیئے ہیں اگلی دفعہ جو بھی منسٹر بنائیں اور جس ڈیپارٹمنٹ کا بنائیں وہ اس field سے متعلقہ ہو تا کہ اس کو پتا ہو کہ اس نے کیسے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو چلانا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ فیکٹریاں financially sick ہو چکی ہیں۔ اگر ایک فیکٹری financially sick ہے تو پھر گورنمنٹ اس کو bailout یا take over کرے۔ یہ کہتے ہیں کہ مالکان

فیکٹریوں کو چلانا نہیں چاہتے ہم زبردستی چلوا رہے ہیں تو یہ ان کو nationalize کر لیں at least کسان کا تو مسئلہ حل ہو گا اور جو پندرہ بیس خاندانوں کی اجارہ داری ہے وہ تو ختم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! جو ادارے پہلے nationalize ہیں کیا آپ نے ان کی حالت دیکھی ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اگر یہ زبردستی فیکٹریاں چلوا رہے ہیں تو بہتر ہے کہ حکومت خود ان کو چلا لے کم از کم کسان کا تو بھلا ہو گا۔ آپ بیس خاندانوں کی خاطر کروڑوں کسانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ ہمارے حقوق کھا رہے ہیں۔ آپ خود بھی کسان ہیں اور آپ کو بھی پتا ہے کہ ملیں CPRs -/180 روپے کی دے رہی ہیں لیکن ادائیگی کس ریٹ پر ہو رہی ہے یہ آپ بھی بہتر جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر ہم اپنے ضمیر کو ہی جھنجوڑ کر دیکھیں تو ہمیں کوئی مغالطہ رہے گا اور نہ بحث کی ضرورت رہے گی۔ اس وقت پنجاب میں فی من گنّے کی -/130، -/140 یا -/150 روپے سے زیادہ payment نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں خود کسان ہوں اور میں ایک مربع سے زیادہ کماد مل میں -/153 روپے فی من کے حساب سے پھینک چکا ہوں۔

جباب سپیکر! میں ممبر پنجاب اسمبلی ہوں اگر میرے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو باقی عوام کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا؟ ان کو تو یہ ریٹ بھی نہیں مل رہا ہو گا اور یہاں پر آ کر یہ کہتے ہیں کہ -/180 روپے فی من کے حساب سے گنّے کی payment ہو رہی ہے جو cash جلدی لینا چاہتے ہیں وہ -/160 روپے لے لے۔

جناب سپیکر! کتنی آنکھوں میں دھول جھونکی جائے گی۔ ہم سب کسان ہیں اور سب اس مشکل سے گزر رہے ہیں۔ یہاں آ کر all good کہنے سے کیا all good ہو جائے گا؟ تو یہ بالکل نہیں ہو گا۔ آپ کو یہ بھی علم ہو گا کہ اس وقت ملیں permit نہیں دے رہیں۔ اس کے لئے دس ہزار روپے رشوت دینی پڑتی ہے یا کسی آڑھتی کے ساتھ مک مکا کرنے سے permit ملتا ہے۔ یہ کسان کی exploitation نہیں تو پھر کیا ہے؟ ہمارے منسٹرز اور سیکرٹریز کے پنجاب کے اضلاع کے دوروں کے بعد

بھی اگر یہ حالات ہیں تو پھر میرے خیال میں یہ اندھیر نگری ہی ہے۔ یہاں کبھی پولیس اسٹیٹ کی بات ہوتی ہے کہ پولیس بندے خود مار دیتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! بہت شکریہ۔ سردار وقاص حسن مؤکل! آپ نے کل اچھی تجاویز دی تھیں امید ہے کہ آج بھی تجاویز ہی دیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! تجاویز تو end میں آئیں گی۔

جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کو بھی آج 31۔ جنوری 2018 کو اپوزیشن نظر آگئی ہے۔ اگر حکومت سمجھتی تھی کہ ہم کوئی اچھا مشورہ دے سکتے ہیں تو شاید یہ نوٹیفکیشن 15۔ نومبر سے پہلے جاری ہوتا جس میں اپوزیشن کے ممبران بھی شامل ہوتے۔ ہم آج بھی پاکستان یا پنجاب کی فلاح کے لئے بات کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس زیادہ اختیار، زیادہ اہل افسران، زیادہ اہل منسٹرز اور زیادہ knowledge ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کھڑا ہو کر یہ بات کروں گا کہ پچھلے 4½ سال کے اندر اس ایوان میں گنّا، گندم، سبزی اور ہر level پر بات ہوئی اور صرف ایک ہی بات ہوئی ہے کہ کسان پِس رہا ہے لہٰذا اس کے لئے کچھ کیا جائے لیکن صرف باتیں ہی ہوئی ہیں۔ ایک طرف ہم بات مقدس ایوان کی کرتے ہیں اور بشمول میرے کیونکہ شاید میں بھی اس میں شامل ہوں کہ یہاں پر آ کر صرف غلط بیانی ہوتی ہے۔ یہاں پر منسٹر صاحبان، سیکرٹری صاحبان اور کین کمشنر بھی بیٹھے ہیں تو میں چیلنج کرتا ہوں کہ ضلع قصور اور ضلع اوکاڑہ سے صرف ایک کسان کو انتظامیہ لے آئے جو یہاں پر حلفاً یہ کہے کہ جو بات یہ کر رہے ہیں وہ بات درست ہے۔ کیا اپوزیشن کو زیادہ دکھ ہے، کیا گورنمنٹ ممبران کی side پر شوگر ملیں نہیں لگی ہوئیں اور اس وقت تمام ایم پی ایز کہاں ہیں؟ سارے ایم پی ایز صرف اس لئے نہیں آئے کہ وہ آ کر کیا بات کریں گے اور وہ رونا روئیں جس کا سننے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسرا چیلنج یہ کرتا ہوں کہ ہر اُس علاقے کے گورنمنٹ کے ایم پی اے کو بلا کر آپ پوچھ لیں کہ کیا جو ہم بات کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہے اور کیا ہمارے اندر اتنی moral strength ہے کہ آپ اُن کو بلائیں اور اُن سے یہ کہیں؟ اپوزیشن تو سیاست کر رہی ہے۔ رانا صاحب نے سپلائی اور ڈیمانڈ کی بات کی کہ ہمیں اکنامکس بھی آگئی ہے۔ ہم کسان کو صرف خوش کرنے کے لئے 1300 روپے گندم کا ریٹ دیتے ہیں لیکن نہیں ملتا کیونکہ دنیا میں اس کا ریٹ آدھا ہے لہٰذا گندم کا ریٹ بھی exactly وہی رہے۔

جناب سپیکر! میں اور آپ یہ بات کرنے کو تیار ہیں کہ مل مالک مر جائے لیکن کیوں مرے؟ حکومت کا کام ہر کسی کو اپنا جائز طریقے سے منافع کمانے کا حق دینے کے لئے enabling environment دینا ہے۔ میں بالکل اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ مل مالکان جو بات کرتے ہوں گے وہ کسی حد تک ٹھیک ہے۔ مل مالکان رو رہے ہیں، کسان بھی رو رہا ہے، ہر کوئی رو رہا ہے تو پھر خوش کون ہے اور ہنس کون رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں ground realities کی بات بتاتا ہوں، اگر منسٹر صاحب چاہیں تو میں نمبر بھی دینے کو تیار ہوں۔ عبداللہ شوگر میں وزیر زراعت یا شاید وزیر خوراک گئے تھے، مجھے وہاں سے ایک بندے کا فون آیا کہ میرے ٹرالے کھڑے ہیں اور یہاں پر منسٹر صاحب آئے ہیں لہٰذا آپ ایم پی اے ہیں اس لئے آپ منسٹر صاحب سے بات کریں لیکن ہماری کیا پہنچ کہ ہم منسٹر صاحب تک پہنچیں؟ قصہ مختصر یہ کہ میں نے اس بندے سے کہا کہ جو منسٹر آیا ہے تم اُس سے خود جا کر بات کرو۔ اُس کا 15 منٹ بعد دوبارہ فون آیا اور کہا کہ میں نے منسٹر صاحب کے سامنے بات کی ہے جنہوں نے موقع پر فوراً action لیا ہے اور میرا نام اور ٹرالوں کے نمبر note ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پھر کہا کہ 15 منٹ بعد کیا ہوا تو کہتا کہ اُس لسٹ کے اندر جن آدمیوں کے نام اور ٹرالے تھے انہوں نے کہا کہ ان کو اِدھر سے باہر نکال دو، یہ آدمی یہاں پر نظر نہ آئے اور اس کی اتنی ہمت کہ اس نے ہماری شکایت کی ہے، کیا اس data کو سر پر مارنا ہے اور ان کے دوروں کا ہم نے کیا کرنا ہے؟ منسٹر صاحب کے دوروں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ وہاں کے دو کلرک گرفتار ہو گئے لیکن آدھے گھنٹے کے اندر وہ دونوں کلرک واپس اپنی جگہ پر تھے۔ بے چارے کلرکوں کی کیا

جرأت ہے؟ آپ اِن میں سے کسی کو کہیں کہ کھڑا ہو تو اس کی جرأت ہے کہ آپ کو آگے سے نہ کرے؟

جناب سپیکر! میں بالکل نہیں کہہ رہا کہ سارے مل مالکان مر جائیں یا وہ غلط کر رہے ہیں لیکن یہ پالیسی گورنمنٹ نے بنانی ہے۔ اگر input کی بات ہے کہ بجلی مہنگی ہے یا پانی نہیں ہے تو گورنمنٹ کچھ کرے۔ فرٹیلائزر والے اپنی لابی بنا کر منسٹر صاحب کے پاس چلے جاتے ہیں کہ کیا ہمیں گیس نہیں ملے گی تو اُن کو گیس کا کوٹا مل جاتا ہے اور وہ اپنی مرضی سے قیمت لگاتے ہیں۔ یہ آج 30۔ جنوری 2018 تک کسی فرٹیلائزر کے بیگ پر قیمت پرنٹ کی ہوئی دکھا دیں۔

جناب سپیکر! بات صرف یہ ہے کہ قیمت کہنے کے لئے کچھ اور خریدنے کے لئے کچھ اور ہے۔ اگر مرنا ہے تو کسان نے ہی مرنا ہے۔ کیا پالیسی میں نے بنانی ہے کیونکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم مشورہ دیں تو میں کیا مشورہ دوں؟ یہاں پر محکموں کے سیکرٹری صاحبان اور منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں تو کیا اِن کو نہیں پتا؟ بات نیت اور عمل کی ہے۔ یہ کہیں کہ ہم ریٹ 120 روپے کرتے ہیں تو بالکل 120 روپے دیں لیکن یہ کیوں نہیں مانتے؟ یہ اس لئے نہیں مانتے کیونکہ یہ کس منہ سے کہیں کہ بجلی کی یہ قیمت ہے جو کسان ادا نہیں کر سکتا، یہ کس منہ سے کہیں کہ فرٹیلائزر کی قیمت یہ ہے اور کسان ادا نہیں کر سکتا۔ یہ front and middlemen کی بات کرتے ہیں تو exactly گندم والے کے ساتھ وہی ہوتا ہے۔ آپ نے 1300 روپے فی من گندم کی قیمت رکھی ہوئی ہے تو کوئی کسان آ کر بتا دے کہ میں 1300 روپے میں بیچتا ہوں۔ جس کو پتا ہے کہ ہر گھنٹے کے ساتھ میری گنّے کی value کم ہو رہی ہے تو وہ 60 روپے میں بھی بیچے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مؤکل صاحب! بہت شکریہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا مشورہ تو آ لینے دیں۔ کیا آپ نے میرا مشورہ نہیں لینا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ابھی بات رہتی ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میری بات سے یہ تائید یا تردید کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا مشورہ کوئی نہیں ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مشورہ کوئی نہیں ہے لیکن سیدھی سادہ سی request ہے اور کسانوں کے لئے آپ کے سامنے منّت ہے۔ سب سے زیادہ دُکھ والی بات یہ ہے کہ اپوزیشن یہ بات کر رہی ہے جبکہ گورنمنٹ بنچوں کو یہ بات کرنی چاہئے تھی۔ منسٹر صاحبان کی ذمہ داری assure کرنا ہے لیکن اُن کے پاس assurance کے علاوہ اور کیا ہے؟ جب تک یہ گورنمنٹ policy matter پر decide نہیں کرے گی تب تک کچھ نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، علی سلمان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک محمد وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج نہایت اہم موضوع ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ جس حد تک ہمارے وزیر اعلیٰ، منسٹر صاحبان اور گورنمنٹ کی کاوشیں ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ پوری تگ و دو کر رہے ہیں اور ہر ضلع میں جا کر محنت کر رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی بیماری آتی ہے یا بخار ہو جاتا ہے تو اُس کا فوری حل یہ ہوتا ہے کہ Panadol کی گولی دے کر بخار ختم ہو جاتا ہے لیکن کینسر کا دائمی علاج ہوتا ہے۔ مجھے اسی موضوع پر تقریر کرتے ہوئے 14 سال ہو گئے ہیں تو میری سمجھ بوجھ کے مطابق جب بھی کوئی فصل گندم، چاول یا گنّے کی آتی ہے تو اس سلسلے میں and hue cry مچتی ہے اور کسان کا جو استحصال ہے اس میں بالکل کوئی شک نہیں کہ all is not well اس کی وجہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری اپنی کمزوری ہے۔ ہم حکومتی بنچوں کے لوگ اس سلسلے میں اپنا ٹائم نکال سکتے ہیں، گورنمنٹ کے ساتھ باہر بیٹھ کر پوری طرح تیاری کروا سکتے ہیں اور نہ ہی ہم demand کر سکتے ہیں اور تقریریں کر کے یہاں سے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گنّے پر بات کروں گا کہ یہاں پر 1950 کے ایکٹ کی بات کی گئی ہے تو 1950 کے ایکٹ میں یہ ہوا کہ شوگر ملیں آئیں، مل مالکان آئے، سیٹھ آئے اور سیٹھوں نے وہ ایکٹ منظور کروایا۔ ہمارا پرانا سسٹم یہ تھا کہ کسان اپنے بیلنے لگاتے تھے، ہر سیزن میں گڑ بناتے تھے، اپنی شکر بناتے تھے، وہی چینی لوگ کھاتے تھے اور پورے پنجاب میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اُس وقت top کی منڈی ہوا کرتی تھی۔ یہ ایکٹ ایک مفاد کی خاطر بنا جس کے تحت مکمل طور پر دفعہ 144 لگا کر جہاں جہاں بیلنا لگا ہوتا تھا تو اُس کو بند کر کے کسان کو اندر پھینک دیتے تھے کہ تم نے اپنا گنّا مل مالک کو کیوں نہیں دیا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیلنے مکمل طور پر ختم ہو گئے اور کسان بے چارا ڈر گیا تا کہ سارے کسان مجبور ہو کر مل

مالکان کے رحم و کرم پر آ جائیں۔ مل مالکان کی چاندی ہو گئی جنہوں نے بے شمار پیسا کمایا۔ آج وہی مل مالکان کہتے ہیں کہ ہمیں loss ہو رہا ہے۔ منسٹر صاحب کی بات پر میں حیران ہو رہا تھا جو کہتے ہیں کہ ہم مل مالکان کو export پر 10 فیصد subsidy دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے یہ عجیب سی بات ہے کہ ہم مل مالکان کو export کرنے کے لئے 10 فیصد subsidy دیتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ فصلوں کی بجائی میں ہمارا balance خراب ہے اور اسے کنٹرول کرنے والے محکمہ زراعت کی کارکردگی میری نظر میں بالکل zero/zero/zero ہے جو کہ آج سے نہیں اور ہماری حکومت سے نہیں بلکہ بہت عرصے سے ہے۔

جناب سپیکر! آپ بھی زمیندار ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ فیلڈ میں یہ کتنا کام کرتے ہیں۔ یہ دفاتر میں بیٹھ کر گھروں میں چلے جاتے ہیں اس سے فصلوں کا balance نہیں ہوتا۔ کبھی گنا زیادہ ہو جاتا ہے، کبھی گندم زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی چاول زیادہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ suggest کروں گا اور اس کا دائمی حال یہ ہے کہ حکومت کے ادارے اور محکمے ہر سطح پر بیٹھ کر اس چیز کو monitor کریں۔ فرض کریں کہ گندم زیادہ ہو جاتی ہے تو اوپر بیٹھا ہوا بابو اس گندم کو ایکسپورٹ نہیں ہونے دیتا۔ کئی حیلے بہانے بنالیتا ہے اور گندم کی ایکسپورٹ نہیں ہوتی، چینی کی ایکسپورٹ نہیں ہونے دیتا۔ وجہ کیا ہے کہ وہاں بیٹھے ہوئے بابوؤں کی اپنی پوری game نہیں چلتی تو وہ چیز ایکسپورٹ نہیں ہوتی۔ اب آپ ایکسپورٹ کریں گے اور منڈیاں explore کریں گے تو اس سے ایک توزر مبادلہ آئے گا اور دوسرا کسان کو بھی benefit ملے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ تمام محکمہ جات کو اس حوالے سے active کریں۔ ایک دفعہ ملز کا دورہ کرنے سے اور انہیں ایک دفعہ کنٹرول کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا بلکہ overall اس کی سرجری ہونے والی ہے لہٰذا سرجری کر کے اس مسئلے کا مکمل حل نکالا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ کلو صاحب! جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہمارے پنجاب کی ریڑھ کی ہڈی زراعت ہے جس سے 80 فیصد آبادی کی روزی وابستہ ہے لیکن میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ سب سے زیادہ استحصال ہمارے انہی کسانوں کا ہوا ہے کیونکہ وہ خود ان اسمبلیوں میں نہیں ہیں۔ چاول، گندم یا گنّے کی

فصل تیار ہو جاتی ہے تو یہ "رولا" کیوں پڑتا ہے۔ یہ مسئلہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا بلکہ سالہا سال سے کسان بے چارہ رو پیٹ کر اور اپنی فصلوں کو آگ لگا کر گھر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ وہ اس سے زیادہ کچھ کر نہیں سکتا کیونکہ ایک مافیا نے اس نظام کو جکڑا ہوا ہے۔ عام کسان پتا نہیں کیسے قرض لے کر اپنی فصل کو کاشت کرتا ہے اور جونہی فصل تیار ہوتی ہے تو اسے بلیک میل کیا جاتا ہے۔ اس کسان کو اس کی فصل کے پیسے نہیں دیئے جاتے۔ منسٹر صاحبان نے جو تقاریر کی ہیں تو ایسا لگ رہا تھا کہ پورے پنجاب میں بڑا زبردست ماحول ہے اور کسان بڑا خوش ہے کہ اسے فصل کے پیسے بڑے زبردست طریقے سے مل رہے ہیں۔ اس وقت مافیا نے پورا سسٹم collapse کیا ہوا ہے اور پورے پنجاب میں کسان رو رہا ہے۔ اگر اس کی حالت دیکھیں اور اگر کسی میں تھوڑی سی بھی انسانی ہمدردی اور انسان سے محبت ہو تو یہ سمجھے کہ یہ کسان بھی پنجاب کے شہری ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ بڑا آسان ہے۔

جناب سپیکر! دنیا میں کسان کو جتنی سہولیات اور priorities دی جاتی ہیں پاکستان میں اور بالخصوص پنجاب میں ہم نے نہیں دیں۔ ہم نے ان کے لئے کیا پالیسیاں بنائی ہیں؟ آپ کہہ رہے ہیں کہ مشورہ دیں بھئی مشورہ تو اس پر بڑا آسان ہے کہ جو کسان کی فصل تیار ہے اس کی ensure purchase کر لیں۔ اگر آپ 300۔ ارب روپے اورنج لائن ٹرین پر لگا سکتے ہیں تو شعبہ زراعت سے 9 کروڑ سے زائد لوگ وابستہ ہیں تو ان کے اوپر آپ کے کتنے پیسے لگ جائیں گے؟ آپ فی ایکڑ پیداوار ensure کر دیں کہ آپ کی جتنی فصل ہو گی وہ حکومت خرید کر ملوں کو فروخت کرے گی۔ اگر آپ کسانوں کو وقت پر پیسے نہیں دیں گے تو آپ کو پتا ہے کہ ان کے گھر کے حالات کیسے ہوں گے اور اپوزیشن لیڈر نے بتایا ہے کہ تین تین سال سے کسانوں کو پیسے نہیں دیئے جا رہے تو جس کسان کو اس کی فصل کے پیسے تین تین سال نہیں ملیں گے تو اس کا کیا حال ہوا ہو گا؟

جناب سپیکر! آپ پالیسی بنائیں کہ 15 دن سے جتنے دن زیادہ ہوں تو روزانہ کے حساب سے بنکوں سے جو منافع ملتا ہے، اس کے حساب سے ملوں کو پابند کریں کہ وہ جتنے دن payment late کریں تو اس حساب سے اس کسان کی رقم پر منافع ادا کریں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ یہ ملز والے کسانوں کو کیسے پیسے ادا نہیں کرتے۔ حکومت ایسا کر سکتی ہے لیکن "انما الاعمال بالنیات" اگر ان کی نیتیں ٹھیک ہوں۔ اگر وہ مافیا جو مڈل مین ہے اور جو پیسے کمانے والا ہے، وہی ان میں سے ہو اور وہ انہی کی support میں ہو اور

یہ اس کی support میں ہو تو یہ سسٹم ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ مڈل مین کی کیا جرات ہے کہ وہ 180 روپے والا گنّا 100 یا 120 روپے میں خریدے۔

جناب سپیکر! آپ کے ساتھ پڑوسی ملک انڈیا میں ایسے مسائل کیوں نہیں پیدا ہوتے اور باقی دنیا میں یہ مسائل کیوں نہیں پیدا ہوتے؟ صرف پاکستان میں اس وجہ سے یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں کہ یہاں بے ایمانی ہوتی ہے یا منافقت ہوتی ہے کہ یہاں غریب کو پیس دیا جاتا ہے اور غریب کے ساتھ ہر وہ ظلم کیا جاتا ہے کہ وہ بے چارہ بول نہیں سکتا کیونکہ اس کے پاس وسائل نہیں ہوتے۔ اگر یہ سسٹم ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو بڑا آسان ہے کہ دنیا میں رواج ہے اور ہمارے ہاں بھی فروٹ کی فصلوں کے باغ تیار ہونے سے پہلے ہی خرید لئے جاتے ہیں کیونکہ انہیں profit نظر آ رہا ہوتا ہے جبکہ ملز مالکان کو پتا ہے کہ اگر انہوں نے ان کا گنّا نہ خریدا تو یہ ضائع ہو جائے گا اور آدھی قیمت میں چلا جائے گا اس لئے میری ان سے گزارش ہے کہ یہ scientific طریقے سے جہاں جہاں growth ہوتی ہے اور جہاں جہاں گنّا اگتا ہے وہ گنّا حکومت اپنے وسائل سے خرید کر ملز مالکان کو فروخت کرے اور کسانوں کو قیمت ادا کرے۔ باقی حکومت گنّے کے پیسے ملز مالکان سے لے یا نہ لے یا جس طرح بھی لے وہ ان کا مسئلہ ہے۔ اگر کسان کے پیسے 15 دن سے زیادہ کوئی ملز ادا نہیں کرتی تو کسان کی فصل کی رقم پر فی دن کے حساب سے منافع دیا جائے تاکہ کسانوں کا استحصال نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، عباسی صاحب! جی، احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ کہنے کو تو بہت کچھ تھا لیکن جب میں نے اپنے دونوں معزز وزرائے کرام کی باتیں سنیں تو مایوسی اس طرح ہوئی کہ وزرائے کرام نے میرے خیال میں مافیا کے سامنے شکست تسلیم کر لی ہے۔ میں سب سے پہلے انہیں یہ عرض کروں کہ اس وقت 54 ملز پنجاب میں گنّے کی خریداری کر رہی ہیں۔ میں تجاویز بھی دوں گا لیکن ground reality آپ کو ضرور بتاؤں گا جس کے لئے پانچ سات منٹ آپ کو مجھے سننا پڑے گا۔

جناب سپیکر! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ variety اور non variety کی بات معزز وزرائے کرام نے کی ہے تو actual یہ ہوتا ہے کہ ملز مالکان خود variety کاشت کرتے ہیں کیونکہ ایک عام کسان کو نہیں پتا کہ variety کیا ہے؟ جب ملز مالکان اس کو خریدتے ہیں تو اسی variety کو یہ non

variety declare کر دیتے ہیں۔ یہ groundپر ہو رہا ہے اور اس دفعہ ہو رہا ہے۔ وہی non variety کسانوں سے 80 روپے یا 70 روپے فی من کے حساب سے لے رہے ہیں۔ میرے پاس CPR کی WhatsApp موجود ہیں۔ 180 روپے کے حساب سے CPR جاری کر کے 158 روپے pay کر رہے ہیں یا 158.50 روپے کے حساب سے ہمارے areas میں ادائیگی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں ہوتا کیا ہے کہ آپ سے 21 یا 22 روپے فی من کے حساب سے carriage والے لیتے ہیں، 25 روپے فی من مزدور یا لیبر لے رہے ہیں اور ملز والے 180 روپے فی من کے حساب سے گنّا لے رہے ہیں۔ منسٹر صاحب بھی توجہ فرمائیں کہ ملز والے 180 روپے فی من گنّا لے رہے ہیں لیکن ہمیں 10 دن بعد یا 8 دن بعد اگر variety consider ہو تو 158 روپے دیتے ہیں اور non variety کی بات نہیں کر رہا کیونکہ اس کا کوئی mechanism نہیں ہے کیونکہ variety کو determine کرنا صرف شوگر ملز کا ہی کام ہے۔

جناب سپیکر! پہلا دھوکا کسان کے ساتھ اس وقت شروع ہو جاتا ہے جب وہ variety اور non variety کے چکر میں پڑ جاتا ہے کیونکہ اس کا ایک عام کسان کو بھلا کیا پتا۔

جناب سپیکر! آپ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور میرا بھی وہی علاقہ ہے اور میں خود گنّے کا کاشتکار ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت حالات یہ ہیں کہ میں یہ نہیں کہوں گا کہ میں اس مسئلے پر سیاست چمکا رہا ہوں کیونکہ اگر ہم نے سیاست چمکانا ہوتی، کیونکہ ہمارے پاس لوگ آئے ہیں، جیسے سردار شہاب الدین خان نے فرمایا ہے کہ لوگ آئے ہیں اور کہا ہے کہ ہم احتجاج کریں۔

جناب سپیکر! آپ ایک بات بتا دیں کہ اپوزیشن کے کسی حلقے میں پنجاب میں شوگر کین کا احتجاج ہوا ہو اور اس میں ہم شامل ہوئے ہوں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس احتجاج سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچنا تھا کہ ان غریب لوگوں پر دوبارہ سے ایف آئی آر درج ہوتیں۔

جناب سپیکر! ہمارے منسٹر صاحب میرے خیال میں اس معاملے میں اس مافیا کے سامنے اپنی شکست تسلیم کر چکے ہیں۔ اب اگلی جو پوزیشن ہے کہ 15۔ نومبر کو کرشنگ سیزن شروع ہونا تھا، گندم

کاشت ہونی تھی اور کینولا کا سیزن بھی 15۔نومبر سے 5۔دسمبر تک ہوتا ہے۔15۔نومبر سے جب ہمارا گنّا لیٹ ہوا تو automatically گندم اور کینولا کی فصل لیٹ ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہ تجویز دوں گا ان کو یہ determine کرنا چاہئے کہ شوگر ملز سے کرشنگ سیزن کی ایک cut date مقرر کروائیں اور اُس کو announce کروائیں کہ کسان کب تک گنّا دے رہے ہیں۔24 گھنٹے کے اندر اندر مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ مارچ کے mid میں یہ ملیں بند کر دیں گے۔ہماری جو winter کی کاشت ہے اُس میں 65 فیصد گنّے کی کاشت ہے۔ہمارا کاٹن ایریا تو اس وقت ختم ہے کاٹن تو دو چار سال کے بعد revive کرے گی، مونجی کے حالات آپ نے خود دیکھے ہیں پچھلے سال مونجی کی فصل پر سبسڈی ملی تھی اس دفعہ مونجی کے کچھ حالات بہتر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر !اس طرح جان نہیں چھوٹے گی یہ ہمارے ایریا میں بھی گئے ہیں لیکن ہمیں onboard نہیں لیا گیا، ایریا میں جانے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ میں نے معزز منسٹر صاحب کی ایک وڈیو WhatsApp پر دیکھی ہے اُس میں منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ 158 اور 160 سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔انہوں نے subsidies کیا ہے یہ چینی کو بھی export کروا رہے ہیں لیکن کسان کا مسئلہ کس حد تک حل ہوا ہے ؟ اس وقت تک 15۔نومبر کے بعد جو ملیں چلی ہیں میرے خیال میں اُن کو یہ sure کروائیں کہ تمام کسانوں کا گنّا لیں۔

جناب سپیکر!اس وقت اس بات کی ضرورت ہے یہ 24 گھنٹوں کے اندر اندر ہمیں فارغ کر دیں، عام کسان تو مڈل مین کے آگے پِس رہا ہے۔پنجاب کے اندر جو مین مسئلہ بن رہا ہے میں سیاسی بات اس معاملے میں نہیں کروں گا مجھے کسان کے جذبات کا پتا ہے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ absolute majority ہے آٹھ سال سے آپ کی حکومت ہے کسانوں کی 65 فیصد آبادی ہے سب کچھ بحران میں ہے۔ ایک ٹائم تھا کہ جو لفظ زمیندار تھا وہ گالی سمجھی جاتی تھی لوگ کہتے تھے یہ feudal ہیں اب کہاں گیا feudalism، اب کون سا مافیا ادھر آ گیا ہے اور اُس وقت کے حالات دیکھیں جب زمیندار تھے اب شوگر ملز مافیا آ گیا انہوں نے پنجاب کا کیا کیا ہے ؟ اُس وقت گنّے کو آگ نہیں لگتی تھی جس طرح معزز ممبر سردار شہاب الدین خان نے کہا واقعی لوگ اس طرف جا رہے تھے کہ شوگر ملوں کے گرد گھراؤ کریں ہم نے لوگوں کو روکا ہے میں خود اُنہیں روکنے والا ہوں۔

جناب سپیکر !آپ ایک چیز کروادیں، منسٹر صاحب ایک cut date کر دیں۔ پہلے شوگر ملیں 15 سے 20۔ اپریل تک چلتی تھیں۔ منسٹر صاحب !اپریل کا مہینہ کروادیں ایک اور تجویز میں ان کو دوں گا اگر یہ کروادیں تو میرے خیال میں گنّے کے کسان کا 10 سے 20 فیصد مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر !CPR کو چیک کا درجہ دلا دیں automatically کسان کو payments ملتی رہیں گی۔ Check bounce کا Section 489-F وہ CPR پر کروا دیں آپ کے پاس absolute majority ہے ایوان سے legislation کروالیں اس سے میرے خیال میں کسان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ Otherwise میں آپ کو بتادوں اس وقت گنّے کے کسان بُرے حالات میں ہیں۔ میرے پاس وقت بھی ہے، مواد بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں technicalities میں بھی جاؤں تو وہی بات ہے لیکن انہوں نے اپنی مرضی کرنی ہے۔ بے شک یہ دورے بھی کرتے رہیں لیکن اُن کا کوئی رزلٹ نہیں نکل رہا۔ آپ میری ان دو تجاویز کو شامل کر لیں ایک CPR کو چیک کا درجہ دلا دیں بے شک اسی سیزن کے لئے دلا دیں اور دوسرا یہ cut date کا ہمیں ensure کروادیں پورے پنجاب میں پتا ہو کہ شوگر ملیں کب بند ہو رہی ہیں۔ بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ منسٹر صاحب کو تجاویز لکھ کر دے دیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات یکم فروری 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات، یکم فروری2018

(یوم الخمیس،14۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 4

269

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود وبیت المال اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محکمہ جات آبپاشی، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو، دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر محکمہ جات آبپاشی، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو، دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال17-2016

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

270

3۔ حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

271

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات، یکم فروری2018

(یوم الخمیس،14۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ تُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ تَوۡبَةٗ نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمۡ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمۡ سَيِّـَٔاتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ يَوۡمَ لَا يُخۡزِي ٱللَّهُ ٱلنَّبِيَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥۖ نُورُهُمۡ يَسۡعَىٰ بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَبِأَيۡمَٰنِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ٨

سورۃ التّحریم آیت 8

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے(8)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آپ کی جالیوں کے نیچے آپ کی رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے، نہ یہ بات مال و زر سے
وہی جاتا ہے مدینے آقاؐ جسے بلائیں
کیسے وہاں کے دن ہیں کیسی وہاں کی راتیں
انہیں پوچھ لو نبیؐ کا جو مدینہ دیکھ آئے
لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیٰؐ سے کہہ دو
کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

جناب سپیکر کا یوم کشمیر پر خصوصی اجلاس منعقد کرنے کے لئے معزز ممبران سے مشورہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور جیل خانہ جات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ جن صاحب کا سوال ہے اُن کا نام پکاروں، میں آپ سب سے کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور یومِ کشمیر پر پنجاب اسمبلی کے خصوصی اجلاس کے حوالے سے اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ ہر سال 5۔فروری کو یومِ کشمیر منایا جاتا ہے اور 5۔فروری کو عام تعطیل ہوتی ہے لیکن چونکہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس جاری ہے اس لئے میری رائے ہے کہ اس دن اسمبلی کا خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے جس میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں سے اظہارِ یکجہتی کیا جائے اور اس سلسلے میں مجھے آپ کی راہنمائی اور مشورہ درکار ہے۔

آپ کی یاددہانی کے لئے عرض کرتا ہوں کہ فروری 2016 میں پنجاب اسمبلی کا اجلاس جاری تھا اور اسمبلی کا اجلاس خصوصی تعطیل والے دن یعنی 5۔فروری جمعتہ المبارک کو ہوا تھا جس میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی تھی۔ لیڈر آف اپوزیشن تشریف رکھتے ہیں، اگر وہ میری بات سے اتفاق کرتے ہیں تو اس دن ہم خصوصی طور پر اجلاس بلالیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ کشمیری بھائیوں کے ساتھ جو ظلم و بربریت روا رکھی جارہی ہے اور کشمیریوں کی نسل کشی ہو رہی ہے تو بڑی اچھی بات ہے کہ کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے اس ایوان کا خصوصی اجلاس ہونا چاہئے تاکہ بھارت کے مظالم پر بھی یہاں بات ہو سکے اور ہم کشمیری بھائیوں کے حوصلے بلند کرنے والے بنیں۔ ان کی جدوجہد آزادی کو ہم سلام پیش کریں تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے کہ اس دن آپ اجلاس رکھیں جس میں ہم بھرپور طریقے سے شریک ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد ارشد!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے کہا ہے تو بالکل مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے حکومت پاکستان اور بالخصوص صوبہ پنجاب جو کہ ساڑھے گیارہ کروڑ کی آبادی والا سب سے بڑا عوام کا نمائندہ صوبہ ہے تو کشمیری بہن بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ضروری ہے کہ ہم 5۔ فروری کو اسمبلی کا اجلاس بلائیں جس میں حکومتی و اپوزیشن کے تمام معزز ممبران اپنے خیالات کا اظہار کریں تاکہ کشمیری حریت پسندوں کی تحریک کو مزید تقویت مل سکے۔ یہ ایک international issue ہے اور اس پر قرارداد بھی اقوام متحدہ نے پاس کی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا تو جیسے ستمبر 2016 میں حکومت پاکستان اور ہماری جماعت کے قائد میاں محمد نواز شریف نے جا کر اقوام متحدہ میں کشمیریوں کے حق میں پاس ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کروانے کی بات کی تو ہم یہ چاہیں گے کہ مقبوضہ کشمیر کی آزادی سے متعلق اقوام متحدہ کی پاس کی ہوئی قرارداد پر بھی عمل ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے جس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہم 5۔ فروری کو اجلاس کریں لیکن وقت کا آپ بتا دیں کہ کتنے بجے رکھیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبران نے چونکہ دور دراز علاقوں سے آنا ہوتا ہے اور صبح دس گیارہ بجے تک وہ پہنچ نہیں پائیں گے تو جس طرح ہمارا اسمبلی سیشن already 2:00 بجے یا 3:00 بجے شروع ہوتا ہے تو اس کے حساب سے وقت رکھ لیجئے کیونکہ مال روڈ پر بھی صبح کے وقت کافی زیادہ لوگ جلسے، جلوس، ریلی اور احتجاج کرتے ہیں جس کی وجہ سے راستے بھی بند ہوں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے 2:00 بجے دن اجلاس ہو گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تمام سیاسی قائدین سے ملک کے آئینی اور ریاستی اداروں

کی کردار کشی نہ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے توہین عدالت کے سلسلے میں نہال ہاشمی صاحب کو جرمانہ اور قید کی سزا سنائی ہے تو میں اس floor پر کھڑے ہو کر آپ کی توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تمام لوگ اور سیاسی قائدین جو اس ملک کے آئینی اور ریاستی اداروں کے خلاف اس طرح کا لب ولہجہ اختیار کئے ہوئے ہیں جس سے پوری قوم سکتے کی حالت میں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے لئے ایک پیغام ہے کہ وہ ان آئینی اور ریاستی اداروں کی کردار کشی اور ان کے تقدس کی پامالی کو ختم کر دیں۔ خدا کے لئے اس ملک کو آگے بڑھنے دیں کیونکہ جس انداز سے میاں برادران مسلسل عدلیہ کے اوپر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں تو یہ خدا کا خوف کریں۔ یہ ان کے لئے بھی ایک پیغام ہے کہ یہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اور اب لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اگر آپ سب سے اعلیٰ عدلیہ کو اس طرح اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھیں گے تو ملک کیسے چلے گا اور اس ملک کا نظام کیسے آگے بڑھ سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عدلیہ کے خلاف اس طرح کی مہم ختم کریں کیونکہ آگے عام انتخابات ہیں جس کے لئے اپنی انتخابی مہم چلائیں۔ اپنے منشور کی بات کریں، مستقبل کی بات کریں، حال کی بات کریں، عوام کے مسائل اور ان کے دکھوں کی بات کریں۔ عدالتوں کو کوسنا اور لعن طعن کرنا چھوڑ دیں اور فوج و اسٹیبلشمنٹ کو لعن طعن کرنے سے باز آجائیں۔

جناب سپیکر: اس بارے میں تمام ہی کو سوچنا چاہئے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھا گیا کیونکہ وہ ایک سپریم ادارہ ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے 28۔ جولائی 2017 کے فیصلے کو بھی سینے سے لگایا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ کاش وہ لوگ جو سپریم کورٹ کے باہر "ریڈ زون" پر قبضہ کر کے بیٹھ گئے اور انہوں نے پاکستان کے دارالخلافہ میں international level پر message دیا کہ یہاں پر کوئی سٹیٹ نہیں ہے اور وہ یہاں پر lockdown کریں گے تو ان لوگوں کو بھی خدا کا خوف کھانا چاہئے۔ الحمدللہ اس عدلیہ کی بحالی کے لئے ہم نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ریلی نکالی تھی، لانگ مارچ بھی کیا تھا اور آج بھی عدلیہ کی بحالی کے لئے ہمارا ایجنڈا ہے۔ امپائر کی انگلی کا اشارہ کرنے والوں کو خدا کا خوف کھانا چاہئے اور پاکستانی عوام کا احساس کرنا چاہئے۔ خیبر پختونخوا صوبہ کی عاصمہ رانی کے قاتلوں کو گرفتار کرنا چاہئے اور ہمیں اپنا attitude بدلنا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی آپ کی۔ اب ہم سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: I am not permitting you. I am not permitting you, my dear. Not allowed.

مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 7497 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کے سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8859 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو ان کو بھی اسی طرح موقع دیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9288 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کے سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8860 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے تو اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا

سوال نمبر 9314 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9023 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں سینئر سٹیزن کے لئے شیلٹر ہومز سے متعلقہ تفصیلات

*9023: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سینئر سٹیزن کے لئے شیلٹر ہومز کہاں کہاں موجود ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان میں کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ج) کیا ان میں سینئر سٹیزن کو میڈیکل کی سہولت بھی دی جاتی ہے اور ان کی تفریح کے لئے کیا انتظامات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چھ سینئر سٹیزن ہومز لاہور، ملتان، نارووال، راولپنڈی، ساہیوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) سینئر سٹیزن ہومز میں مفت رہائش، خوراک، میڈیکل اور تفریحی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! ان اولڈ ایج ہومز میں فری میڈیکل اور کونسلنگ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان کی تفریح کے لئے مختلف تفریحی مقامات پر اندرون شہر اور بیرون شہر انتظامات کئے جاتے ہیں اور مفت قیام اور طعام کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سوال senior citizens کے شیلٹر ہومز سے متعلق تھا جس کا جواب ہے کہ پانچ اضلاع میں آپ نے چھ شیلٹر ہومز کے سنٹرز بنائے ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ چونکہ یہ تعداد کافی کم ہے تو کیا ان سنٹرز کو باقی اضلاع میں بنانے اور تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس وقت صوبہ پنجاب کے ضلع فیصل آباد میں ایک Senior Citizen Home complete ہو گیا ہے۔ اسی طرح 18-2017 کی ADP میں مزید دو شہروں میں یہ سنٹرز بنانے جا رہے ہیں جس پر حکومت کام کر رہی ہے اور محکمہ بھی کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی نام بھی تو بتا دیں کیونکہ فیصل آباد کا ایک بتا رہے ہیں اس کے علاوہ بھی کوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! فیصل آباد کا سنٹر مکمل ہو گیا ہے جو کہ پچھلے سال کی ADP میں تھا اور مزید پانچ اضلاع میں ہم نئے سنٹرز بنانے جا رہے ہیں جس میں سے دو اگلے سال کی ADP میں final کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پنجاب کے 36 اضلاع ہیں اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے Senior Citizens کے لئے سہولیات فراہم کرنے پر حکومت پنجاب کی کوئی سنجیدگی نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ senior citizens کے لئے بنائے گئے ان چھ سنٹرز میں کتنے لوگ رہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، تعداد پوچھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہر سنٹر میں 40/35 لوگ رہائش پذیر ہیں۔ ملتان میں تقریباً 35 کے قریب لوگ ہیں۔ جو لوگ بھی رجوع کرتے ہیں یا ان کے وارث رجوع کرتے ہیں تو انہیں وہاں پر admit کر لیا جاتا ہے۔ جہاں تک بات سنجیدگی کی ہے تو ان کے لئے رہائش کا بھی بندوبست ہے اور انہیں خوراک دینے کے ساتھ ساتھ ان کا میڈیکل بھی کروایا جاتا ہے جبکہ سیر و تفریح کے لئے بھی انہیں مختلف مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: میرا سوال تھا کہ کل تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے صرف ایک سنٹر کی تعداد 45 بتائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کون سے سنٹر کی تعداد پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جو چھ سنٹرز ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تمام سنٹرز کی تعداد بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے equally کہا تھا کہ تقریباً اتنے کے قریب تعداد ہر سنٹر میں ہے۔ کسی سنٹر میں 35 تعداد ہے، کسی میں 40 کی تعداد ہے، کسی میں 45 کی تعداد ہے، کسی میں 50 کی تعداد ہے اگر محترمہ کسی خاص سنٹر کی تعداد پوچھنا چاہتی ہیں تو اُس کی تعداد کی تفصیل انہیں دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9519 جناب علی سلمان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اگر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9232 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال کی رقم سے مریضوں کے علاج سے متعلقہ تفصیلات

*9232: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال کی کتنی رقم مریضوں کے علاج کے لئے خرچ کی گئی؟

(ب) سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال سے غریب مریضوں کے علاج کا طریق کار کیا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال کی طرف سے کوئی رقم خرچ نہ ہوئی کیونکہ اس عرصہ کے دوران کوئی ضلع بیت المال کمیٹی فعال نہ تھی۔

(ب) سرکاری ہسپتالوں سے علاج کے لئے مالی امداد براہ راست مریض کی بجائے متعلقہ ہسپتال میں قائم انجمن بہبود ی مریضاں یا متعلقہ فلاحی ادارہ کے ہسپتال کی وساطت سے کی جائے گی۔ تاہم ضلعی / تحصیل ہسپتال میں کسی مریض کے لئے علاج کی سہولت نہ ہونے پر ضلعی کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ ایسے مریض کا علاج کسی دوسرے ضلع میں کروا سکے۔ علاج کے لئے مالی امداد کی حد۔/50000 روپے تک ہے۔ ایک مریض یہ امداد صرف ایک دفعہ حاصل کر سکتا ہے پہلی دفعہ مالی امداد۔/50000 سے کم ہونے کی صورت میں مریض دوسری بار درخواست دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر !میرا ضمنی سوال سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال سے غریب مریضوں کے علاج سے متعلقہ ہے میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 16-2015 میں یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی کمیٹی نہیں تھی اس لئے بیت المال سے کوئی رقم خرچ نہ ہو سکی۔ اب میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 2017 میں یہ کمیٹیاں بن چکی ہیں اور فعال ہیں؟ اب تو 2018 آ گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر !نومبر میں پنجاب بھر کی تمام بیت المال کی کمیٹیاں بن چکی ہیں اور وہ active ہیں اُن کے چیئر مین اور ممبران مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اب پورے پنجاب میں کوئی بھی ایسا ضلع نہیں ہے جہاں پر بیت المال کمیٹی نہ ہو۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر !میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ضلعی بیت المال کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان کا ممبرز چننے کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتا تو دیا ہے، لکھ دیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! معیار یہ ہے جو چیئرمین یا ممبر علاقے کے فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہوں گے اچھی شہرت کے مالک ہوں گے، اس کام میں دلچسپی لینا چاہتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے کام کرنے ہیں اور جو لوگوں کی خدمت کرتے ہیں وہی اس میں چیئرمین بنتے ہیں اور وہی ممبرز بنتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ کمیٹیاں فعال ہوئی ہیں تو اب تک کوئی اخراجات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی تک یہ نہیں پتا کہ کس کمیٹی نے پنجاب میں اجلاس کر لیا ہے لیکن اُن تمام کے پاس فنڈز موجود ہیں اور جس طرح ہمارے پاس سالانہ دس کروڑ کے فنڈز ہیں اُنہیں فنڈز 80 فیصد آبادی کے لحاظ سے اور 20 فیصد برابری کی سطح پر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر مولانا رحمت اللہ ایوان میں تشریف لائے ہیں ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔ معزز ممبر کافی عرصہ کے بعد ایوان میں آئے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب علی سلمان کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب علی سلمان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کیمپ جیل میں قیدیوں کی تعداد، بجٹ اور اموات سے متعلقہ تفصیلات

*9520: **جناب علی سلمان:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2017 سے آج تک کیمپ جیل لاہور میں کتنی اموات واقع ہوئیں اموات کی وجہ کیا تھی؟

(ب) کیمپ جیل لاہور میں قیدی کی گنجائش کتنی ہے؟

(ج) جیل میں کتنے قیدی مقید ہیں؟

(د) اس جیل کا بجٹ سالانہ کتنا ہے؟

(ہ) قیدیوں کے لئے مینیو کیا ہوتا ہے؟

(و) کیا اس جیل کا کوئی آڈٹ ہوا ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) جنوری 2017 سے کیمپ جیل میں 22 اسیران کی وفات ہوئی جن میں سے بیشتر جیل سے بیرون مختلف ہسپتال میں بوجہ بیماری فوت ہوئے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو کہ جیل انتظامیہ کی بدسلوکی یا عدم توجہ کی وجہ سے وفات پایا ہو۔ وفات پانے والے تمام اسیران کسی نہ کسی مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے علاج معالجہ کی بھرپور کوششیں ہوتی رہیں تمام تر وفات کی (Judicial Inquest) جناب سیشن جج کے نامزد کردہ مجسٹریٹ صاحبان نے کی اور بعد از پوسٹ مارٹم نعش سب ورثاء کے حوالے ہوئیں۔ تاہم کسی بھی قیدی کی وفات کی وجہ جیل انتظامیہ کی غفلت یا غیر انسانی سلوک سامنے نہ آیا بلکہ بمطابق رپورٹ جناب علاقہ مجسٹریٹ اسیران کی وفات کی وجہ بیماری اور قدرتی ثابت ہوئیں۔

(ب) کیمپ جیل لاہور میں 2000 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) کیمپ جیل میں اس وقت 3307 قیدی/حوالاتی مقید ہیں۔ جس میں 277 قیدی اور 3030 حوالاتی ہیں۔

(د) کیمپ جیل کے سالانہ بجٹ 17-2016 کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ سے منظور شدہ قیدیوں کی خوراک کے ہفتہ وار مینیو کی کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کیمپ جیل میں سال 16-2015 تک آؤٹ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ جیل میں کتنے قیدی مقید ہیں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ کیمپ جیل لاہور میں 2000 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اس وقت کیمپ جیل میں 3307 قیدی موجود ہیں۔ یہ overcrowding کی وجہ سے ہیلتھ کے بہت سارے مسائل ہوتے ہیں جس طرح اسی سوال کے شروع میں کہا گیا ہے کہ وہاں پر 22 قیدیوں کی ڈیتھ ہوئی ہے تو اتنی overcrowding میں کس طرح ممکن ہے اُن کو proper طریقے سے رکھا جائے کیونکہ پھر unhygienic conditions اور ہیلتھ issues بنتے ہیں۔ اس کو address کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر سوال repeat کر دیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ جیل میں 2000 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے لیکن اس وقت 3307 قیدی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! معزز ممبر overcrowding کے بارے میں سوال پوچھنا چاہ رہی ہیں۔ ہمارے پاس کیمپ جیل میں 2000 قیدیوں کی گنجائش ہے اس وقت وہاں تقریباً 3307 قیدی ہیں ڈیپارٹمنٹ نئی جیلیں بنا رہا ہے اس وقت لاہور میں سوئے آصل ایک جگہ ہے وہاں پر ہم نئی جیل بنا رہے ہیں یہ 19-2018 کی اے ڈی پی جو آ رہی ہے اس میں یہ شامل ہے۔ انشاءاللہ یہ overcrowding کا مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہماری جیلوں میں overcrowding بہت حد تک کم ہو گئی ہے کیوں 2008 سے پہلے overcrowding 164 percent تھی لیکن اب یہ کم ہو کر ٹوٹل 64 فیصد رہ گئی ہے اور آنے والے دنوں میں ہماری چار نئی جیلیں فنکشنل ہو جائیں گی جس سے ہماری total overcrowding 33 percent رہ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آپ اور کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ اسovercrowding کی وجہ ہیلتھ issues نہیں ہوتے جب ایک جگہ جہاں2ہزار لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے وہاں آپ تین ہزار لوگوں کو گھوسا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ !وہاں تو3ہزار سے بھی زیادہ قیدی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !وہاں ہیلتھissues نہیںarise ہوتے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر !ہماری تمام جیلوں میں ہسپتال ہیں وہاں پر ڈاکٹرز بھی تعینات ہوتے ہیں اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا مسئلہ ہو جائے جس کے لئے ہمیں باہر سے چیک کروانا ہوتا ہے تو ہم باہر سے بھی ڈاکٹرز کو بلواتے ہیں مریضوں کو چیک کرواتے ہیں ایسا کوئی مسئلہ سامنے نہیں آیا اگر معزز ممبر کے علم میں کوئی ایسا مسئلہ ہے تو یہ ہمیں بتادیں تو ہم اُس کو چیک کروالیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر !سوال نمبر9373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی سماجی بہبود کا بجٹ اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*9373: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی سماجی بہبود کا مالی سال2016-17 اور2017-18 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) سال2016-17 کے دوران کتنی رقم صوبہ میں عوامی فلاح اور سماجی بہبود کے منصوبہ جات پر خرچ ہوئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال2016-17 کے دوران کتنی سرکاری گاڑیوں کے تیل اور مرمت پر خرچ کی گئی نیز کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کی گئی؟

(د) اس سال کے دوران کتنی رقمlapse ہوئی؟

(ہ) اس سال کے دوران کتنی رقم کی خُوردبُرد پکڑی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ڈی جی سماجی بہبود کا مالی سال17-2016 میں غیر ترقیاتی بجٹ115.388 ملین روپے اور ترقیاتی بجٹ433.723 ملین روپے اور18-2017 میں غیر ترقیاتی بجٹ140.684 ملین روپے اور ترقیاتی بجٹ605.000 ملین روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر سماجی محکمہ ہے اور اس کا سارا بجٹ صوبہ میں عوامی فلاح اور سماجی بہبود پر خرچ ہوتا ہے۔

(ج) سال17-2016 کے دوران۔/4471732روپے رقم سرکاری گاڑیوں کے تیل اور ۔/549950روپے مرمت پر خرچ کی گئی اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں ۔/72998266روپے رقم خرچ کی گئی۔

(د) اس سال17-2016 میں۔/15100644روپے رقم lapseہوئی۔

(ہ) ان مالی سال کے دوران کوئی رقم خُوردبُرد نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!سوال کے جز(د)پوچھا تھا کہ17-2016میں کتنے فنڈزlapse ہوئے ؟تو اس کا انہوں نے جواب دیا ہے اس سال17-2016 میں۔/15100644 روپے کے فنڈز lapse ہوئے اور دوسری طرف جوannexureدیا ہے اس میں لکھا ہے کہ سال17-2016میں -/ 36769045روپےlapseہوئے ان میں سے کون سا جواب درست تصور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! -/15100644روپے والی رقم درست ہے دوسری رقم -/36769045روپے والی رقم غلطی سے ٹائپ ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!ان کی کس بات پر اعتماد کر لیا جائے کہ وہ ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: جی، جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں وہ ایوان کے معزز ممبر ہیں وہ جو بات کرتے ہیں اُس کو صحیح تسلیم کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو annexure دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے یہی کہا ہے کہ جو پہلی رقم آپ نے کہی ہے وہ ٹھیک ہے دوسری رقم misprint ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو فنڈز lapse ہوئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے کیا ڈیپارٹمنٹ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ فنڈز غریبوں مسکینوں کے لئے ہیں، کیا یہ فنڈز صحیح طریقے سے تقسیم نہیں ہوئے، انہیں ٹائم پر خرچ کرنا چاہئے تھا، اب ہسپتالوں میں کوئی مریض نہیں ہیں یا مریض رہے ہی نہیں اس لئے یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2016-17 میں بیت المال کمیٹی اُس ضلع میں نہیں بن سکی تھی تو اس لئے یہ فنڈز lapse ہوئے تھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو پیسا خرچ نہیں ہوا اس پر انہوں نے پھر کوئی کارروائی کی ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیسا خرچ کرنے یہ زکوٰۃ کا پیسا مستحق لوگوں تک پہنچنا چاہئے۔ اس کی وجہ کیا ہے اس پر یہ نوٹس لینے کے لئے تیار ہیں کہ جن لوگوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کہہ رہے ہیں اُس وقت کمیٹیاں قائم نہیں تھیں جس کی وجہ سے یہ فنڈز خرچ نہیں کر پائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کمیٹیاں ڈیپارٹمنٹ نے بنانی تھیں۔

جناب سپیکر: ڈیپارٹمنٹ کے پاس اُن فنڈز کو تقسیم کرنے کا اختیار نہیں تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو غریب مریض ہیں دوائی کی وجہ سے رہ جاتے ہیں کسی کی بیٹی کی شادی رہ جاتی ہے اس کا کوئی ذمہ دار تو مقرر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر کوشش کی تھی کہ وہاں پر بیت المال کمیٹی بن سکے لیکن وہاں پر جو reports آئیں اُس کے مطابق وہ کمیٹیاں نہیں بن سکیں تھیں اب وہاں پر کمیٹی فعال ہو چکی ہیں تو جن بھی لوگوں کی requirements ہوں گی اگر مالی امداد کے لحاظ سے یا patient کے لحاظ سے تو اُن کو انشاءاللہ رقم مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9387 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9430 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اگر آگئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9432 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے ان کی طرف سے application آئی ہے کہ میں نہیں آسکوں گا لہٰذا ان کے تمام سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9443 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کو میں ان کے behalf پر up take کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو اب گزر گیا ہے جب ہم دوبارہ pending کئے ہوئے سوالات کو take up کریں گے اگر وہ اس وقت موجود نہیں ہوں گے تو پھر آپ ان کے behalf پر take up کر لینا۔ اگلا سوال نمبر 9444 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔جی،

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9587 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں معذور افراد کی تعداد اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9587: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) معذروی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے کون کون سے افراد معذور قرار دیئے جاتے ہیں کیا ان میں چھوٹے قد والے افراد شامل ہیں؟

(ب) صوبہ میں معذور افراد کی رجسٹرڈ تعداد کتنی ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے معذوروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع کی سطح پر معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے اسیسمنٹ بورڈ بنے ہوئے ہیں جہاں ہر طرح کے معذور افراد پیش ہوتے ہیں اور متعلقہ ڈاکٹروں کی ٹیم معذور افراد کا معائنہ کرتی ہے جس کی رپورٹ پر اسیسمنٹ بورڈ معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ چھوٹے قد والے افراد کو سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جاتا۔

(ب) صوبہ میں رجسٹرڈ معذور افراد کی تعداد۔ 1,66,202/ ہے یہ تعداد جون 2017 تک کی ہے۔

(ج)

1. معذور افراد کے لئے ملازمتوں کا کوٹا 2 فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد مختص کر دیا گیا ہے۔
2. 3 فیصد کوٹا کے تحت مجموعی طور پر 4848 معذور افراد کو سرکاری ملازمتوں کی فراہمی جس میں مجموعی طور پر 1550 نابینا افراد کو سرکاری ملازمتوں کی فراہمی۔
3. معذور افراد کی بھرتی کے لئے 5 تا 15 سکیل کی ملازمتوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔
4. سرکاری ملازمتوں کے لئے عمر کی بالائی حد میں 10 سال کی رعایت۔
5. پنجاب بیت المال کے زیر سایہ معذور افراد کی مالی معاونت کے لئے 10 فیصد فنڈز مختص۔
6. 1300 سے زائد نابینا افراد کے لئے سوشل ویلفیئر کے توسط سے خدمت کارڈز کا اجراء اور 88000 معذور افراد کو پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی سے خدمت کارڈ کا اجراء۔
7. معذور افراد کے لئے مفت علاج معالجے کی سہولت۔
8. سفری سہولت میں 50 فیصد تک کرایوں میں رعائیت۔
9. گورنمنٹ اور اخوت کے اشتراک سے مائیکرو فنانسنگ کی سہولیات۔
10. سرکاری اداروں میں مفت تعلیمی سہولیات۔
11. اعلیٰ تعلیم جیسے پی ایچ ڈی اور ایم فل میں معذور افراد کے لئے ایک سیٹ مختص۔

12. سرکاری یونیورسٹی میں داخلے پر ایک لیپ ٹاپ اور ڈگری ملنے پر ایک وہیل چیئر کی فراہمی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ معذوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے، کون کون سے افراد معذور قرار دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں بنیادی طور پر یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ پنجاب میں کچھ افراد کی ایک آرگنائزیشن ہے وہ پچھلے دنوں مجھ سے ملی کہ ان کی height بہت چھوٹی ہے لیکن ان کو معذوری کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جاتا اور ان کو کسی جگہ accommodate بھی نہیں کیا جاتا۔ اس بارے میں محکمے کی کوئی پالیسی ہے تو مجھے kindly بتادیں؟

جناب سپیکر: کتنے فٹ تک چھوٹے قد والے ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو معیار بنا ہوا ہے چھوٹے قد والے افراد معذوری کی لسٹ میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر: چھوٹے قد والے میں تو جناب آصف محمود بھی شامل ہیں اور میں بھی شامل ہوں۔ (قہقہہ) اس کے لئے کچھ اور لفظ استعمال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میری مراد دو تا تین فٹ کے افراد ہیں آپ ماشاءاللہ چار فٹ سے اوپر ہی ہیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! میں ان دو تین فٹ کے آدمیوں کو جانتا ہوں جو 17 اور 18 گریڈ کے آفیسر ہیں لیکن disability کا ایک علیحدہ chapter ہے۔ اگر کوئی بندہ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور ہو یہ اس کے لئے ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری request ہے کہ چھوٹے قد والوں کو بھی معاشرے میں disable کی طرح ہی treat کیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر اس کے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہیں اور وہ چل پھر بھی سکتا ہے تو وہ معذور نہیں ہو سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! چھوٹے قد والے تو پاکستان کے چیف جسٹس سپریم کورٹ بھی رہے ہیں اس طرح مسئلہ خراب ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ ایسی بات نہ کریں وہ بڑے قابل احترام تھے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر exceptional cases بیان کئے جائیں پھر تو definitely بہت ہوں گے لیکن میں ایسے اشخاص سے ملا ہوں جو بے چارے بہت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جو تجویز دے رہے ہیں اس کو وہ دیکھ لیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! گورنمنٹ اس بارے میں کچھ کرے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو ضرور دیکھئے گا اگر ایسا کیس آئے تو اس کا ضرور خیال کیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو زیر غور لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9614 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں سماجی بہبود کے دفاتر اور این جی او کی تعداد اور امداد کی تفصیل

*9614: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) اس ضلع میں رجسٹر این جی او کی تعداد کتنی ہے کتنی این جی او کو حکومت مالی امداد کس کس مقصد کے لئے فراہم کرتی ہے کون کون سی این جی او غیر ممالک سے مالی امداد وصول کر رہی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ادارے کس کس جگہ محکمہ کے تحت چل رہے ہیں ان کے نام اور ان میں کون کون سی تعلیم یا ہنر دیا جاتا ہے؟

(د) اس ضلع کے کس کس ہسپتال میں محکمہ کے دفاتر قائم ہیں ان دفاتر میں تعینات ملازمین، مریضوں کو کیا کیا سہولیات یا guide line فراہم کرتے ہیں؟

(ہ) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا سال 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے مدوار بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے زیر انتظام گیارہ دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ڈپٹی ڈائریکٹر، لیبر کمپلیکس نزد ضلع کچہری گجرات
2. CD پراجیکٹ کھاریاں نزد بنک الحبیب جی ٹی روڈ کھاریاں
3. CD پراجیکٹ لالہ موسیٰ نزد ریلوے پھاٹک
4. CD پراجیکٹ جلالپور جٹاں مین بازار
5. CD پراجیکٹ لیبر کمپلیکس نزد ضلع کچہری گجرات
6. جیل پراجیکٹ: ڈسٹرکٹ گجرات
7. میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، عزیر بھٹی شہید ہسپتال، گجرات
8. میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، سول ہسپتال THQ کھاریاں
9. دار الامان، گجرات
10. ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، گجرات
11. ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی گجرات

(ب) اس ضلع میں محکمہ سے رجسٹرڈ کل این جی اوز کی تعداد 165 ہے۔ تمام این جی اوز اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہی ہیں جبکہ مندرجہ ذیل پانچ این جی اوز غیر ملکی امداد وصول کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. ڈیسنٹ ویلفیئر سوسائٹی گجرات۔

2. پاکستان کلفٹ اینڈ لیپ پیلٹ ایسوسی ایشن گجرات۔
3. المدثر فاؤنڈیشن باہروال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔
4. ہاشم ویلفیئر سوسائٹی پنڈی ہاشم کھاریاں۔
5. الپوراں ویلفیئر سوسائٹی تحصیل سرائے عالمگیر۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے جبکہ ان اداروں میں دی جانے والی تعلیم یا ہنر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. صنعت زار گجرات: سلائی کڑھائی، کوکنگ بیکنگ، بیوٹی پارلر، کمپیوٹر کورسز کروائے جاتے ہیں۔
2. دارالامان گجرات: مذہبی تعلیم اور سلائی کڑھائی۔

(د) اس ضلع میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین عزیز بھٹی شہید ہسپتال، گجرات، سول ہسپتال ٹی ایچ کیو کھاریاں میں تعینات ہیں جو وہاں پر موجود مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتے ہیں، اس کے علاوہ مریضوں کی کونسلنگ، ان کی کیس ہسٹری کی تیاری اور ہیلتھ ویلفیئر کونسل / زکوٰۃ کے ذریعے مریضوں کی امداد۔

(ہ) ضلع گجرات میں 18-2017 میں کل۔/1,25,27,800 بجٹ فراہم کیا گیا جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس ضلع میں محکمہ سے رجسٹرڈ NGOs کی کل کتنی تعداد ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ 165 ہیں۔ تمام NGOs اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہی ہیں جبکہ مندرجہ ذیل پانچ NGOs غیر ملکی امداد وصول کر رہی ہیں۔ مجھے جو تفصیل دی ہے اس میں انہوں نے NGOs کے نام نہیں دیئے ہیں کیا منسٹر صاحب کے پاس ان کے نام ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو "ڈیسنٹ ویلفیئر سوسائٹی گجرات" ہے اس کو UK سے فنڈنگ ہوتی ہے اور وہ لوگ کرتے ہیں جو یہاں

سے گئے ہوئے ہیں۔ "پاکستان کلفٹ اینڈ لیپ پیلٹ ایسوسی ایشن گجرات" کے لئے USA سے فنڈنگ ہوتی ہے۔ ان کو گجرات کے donors بھی funding کرتے ہیں اور گجرات سے بیرون ملک گئے ہوئے overseas بھی funding کرتے ہیں۔ اسی طرح "المدثر فاؤنڈیشن باہر وال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات" بھی وہ لوگ جو ناروے اور فرانس گئے ہوئے ہیں فنڈنگ کرتے ہیں۔ اسی طرح "ہاشم ویلفیئر سوسائٹی پنڈی ہاشم کھاریاں" کو بھی UK سے فنڈنگ ہوتی ہے اور وہاں سے وہی لوگ فنڈنگ کرتے ہیں جو یہاں سے گئے ہوئے ہیں اس کو کوئی این جی اوز فنڈنگ نہیں کرتی۔ اس طرح "الپوراں ویلفیئر سوسائٹی تحصیل سرائے عالمگیر" کو اٹلی اور امریکہ سے وہ لوگ فنڈنگ کرتے ہیں جو یہاں سے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے بنک اکاؤنٹس اور بنکوں کے نام بھی ہیں جن کے ذریعے سے ان کو رقم deliver کی جاتی ہے جس کی تفصیل بھی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال دوسرا کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس ضلع میں محکمہ سے رجسٹرڈ کل این جی اوز 165 ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے annexure میں ان این جی اوز کے نام اور پتے نہیں دیئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! انہوں نے فنڈنگ کا پوچھا تھا تو میں نے ان کو بتا دیا کہ ان این جی اوز کو فنڈنگ کہاں سے ہوتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف ان کے نام پوچھے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم ان کو 165 کی detail دے دیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو لوگ این جی اوز بنا رہے ہیں، ضلع گجرات میں اچھی این جی اوز بھی ہیں جو لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں لیکن کچھ ایسی این جی اوز بھی ہیں جو لوگوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں اور اس دھندے کو بھی چلا رہی ہیں۔ کیا ان کے نوٹس میں ہے اور انہوں نے گجرات میں ان کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کے پاس کسی بھی این جی اوز کے خلاف کوئی complaint ہے تو یہ ہمیں اس کی انفارمیشن دیں ہم انشاء اللہ اس کی انکوائری کرائیں گے اگر اس میں کوئی غلط عناصر شامل ہیں یا ان کے عزائم غلط ہیں تو ان کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کو خود نوٹس لینا چاہئے اگر کوئی این جی او جعلسازی کر رہی ہے یا کام ٹھیک نہیں کر رہی ہے تو اس کو آپ کو دیکھنا چاہئے۔ آپ کا وہاں دفتر ہے کیا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے؟ آپ ان کو ہدایت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان کی سالانہ آڈٹ رپورٹس ہوتی ہیں ان کے خلاف انکوائری بھی ہوتی ہے یہ نہیں ہے کہ ان کو کھلا چھوڑا ہوا ہے بلکہ ہر سال وہ محکمہ کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے پاس complaint ہے۔ ایک "انجمن ترقی تعلیم جنڈ" ہے۔ انہوں نے بڑے بڑے اعلیٰ نام رکھے ہوتے ہیں اور جب ان کے کام دیکھے جائیں تو وہ بڑے عجیب قسم کے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں نے گاؤں سے آٹھ کنال زمین لی اور اس وقت گاؤں والوں نے اس زمین پر سکول بنانے کے لئے جو کچھ کسی سے ہو سکتا تھا انہوں نے کیا، پیسے دیئے اور سکول بن گیا۔ جب سکول نیشنلائزڈ ہوئے تو وہ سکول بھی نیشنلائزڈ ہو گیا۔ پھر اسی این جی اوز نے جا کر وہ سکول واپس لے لیا اور وہ بندہ اس سکول کو پرائیویٹ چلا رہا ہے جبکہ آٹھ کنال زمین محکمہ تعلیم کے نام پر ہے۔ کیا یہ ان کے نوٹس میں ہے؟ گاؤں والے بے چارے ذلیل ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں دو دفعہ فنڈز منظور کروا کر دیئے ہیں اور کوئی نہ کوئی این جی او stay لے کر بیٹھ جاتی ہے۔ کیا یہ بات ان کے نوٹس میں ہے اگر نہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے پھر انہوں نے کون سی نظر رکھی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو "انجمن ترقی تعلیم جنڈ" کا بتا رہے ہیں میں معزز ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے باقاعدہ اس کی complaint محکمے کو کی ہے یا اسمبلی میں آ کر یاد آ گیا ہے؟

MR SPEAKER: No, No, don't be personal. Don't be personal.

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا اپنے ذہن میں رکھیں کہ ہم ان سے ہمیشہ اچھے طریقے سے بات کرتے ہیں۔ اگر ہمیں یاد نہیں آیا تو آپ کو یاد آنا چاہئے تھا اور یہ ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ گاؤں والے اس کو رجسٹرڈ کرنے والوں کے پاس گئے ہیں وہاں جا کر complaint کی اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو پورا ریکارڈ دے دوں گا۔ یہ بات بالکل غلط ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کیا ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے نہیں کہ ایسی جو تنظیمیں ہیں ان کا خیال رکھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آڈٹ کرتے ہیں پھر آڈٹ کس چیز کا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے وہ land acquire کر لی تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے وہاں پر فنڈز بھی رکھے ہیں تو وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے بھی consult کریں کہ اس معاملے کو کیسے حل کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ میں نے انہیں پہلے بتایا ہے کہ NGOs کے نام کے اوپر بڑا خوبصورت نام رکھ کر نیچے دھندے کچھ اور ہیں۔ اسے ان کا آڈٹ کرنا چاہئے، اس بات کو دیکھنا چاہئے اور ایوان میں انہیں تسلیم کرنا چاہئے کہ یہ بات ہو رہی ہے۔ جس نام کے اوپر یہ NGO بنی ہوئی ہے۔ آٹھ کنال زمین جو محکمہ تعلیم کی ہے یہ اس پر serious notice لیں اور سب کو دیکھیں جو لوگ اس دھندے میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے نشاندہی کر دی ہے۔ آپ اس کا نوٹس خود لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ سے چھوٹی سی request کرنی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے گجرات سے صدر پریس کلب اور تمام پریس کے لوگ اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہیں تو میں ان کو welcome کہتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے، اچھی بات ہے۔ آپ کی مہربانی۔ جی، جو سوال pending تھے ان کو دوبارہ take up کرتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کا سوال نمبر 7497 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 8859 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سوشل ویلفیئر کے ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8859: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ساہیوال کے تحت کتنے آفس اور ادارہ جات چل رہے ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان ادارہ جات کے سال 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان ادارہ جات کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ بتائیں اور ان ادارہ جات کے کام کی نوعیت کیا ہے مکمل تفصیل مع عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

(د) ضلع ساہیوال میں کتنے ڈے کیئر سنٹر کہاں کہاں ہیں ان میں بچوں اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور ان ڈے کیئر سنٹرز میں کتنے بچے رکھے جاسکتے ہیں اور ان بچوں کو وہاں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ضلع ساہیوال کے دیہاتی علاقوں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کے سال 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ادارہ جات کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ اور کام کی نوعیت کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کے زیر انتظام ضلع ساہیوال میں کوئی ڈے کیئر سنٹر کام نہ کر رہا ہے 2012 میں محکمہ ترقی خواتین کے قیام کے بعد ڈے کیئر سنٹرز کا قیام اور انتظام مذکورہ محکمہ کی ذمہ داری ہے۔

(ہ) ایضًا

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (الف) سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو ادارا جات کی تفصیل دی ہے تو کیا یہ ساہیوال کی population کے حساب سے سارے ڈسٹرکٹ کو cater کرتے ہیں یا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع کے حساب سے تو سبھی ڈسٹرکٹ اس طرح اور بہت سارے ڈسٹرکٹ ہیں۔ اگر ان کی کوئی ڈیمانڈ ہے کہ وہاں پر کوئی اور ادارہ developed ہونا چاہئے تو بتا دیں لیکن ہمارا ڈیپارٹمنٹ بیت المال میں فنڈنگ کی تقسیم آبادی کے لحاظ سے ہوتی ہے، اگر ان کی ڈیمانڈ ہے کہ وہاں پر فلاں ادارہ ہونا چاہئے تو انشاءاللہ اس کو consider کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کا شکریہ۔ انہوں نے offer دی اور میں ان کا مشکور ہوں۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ 2014 میں ساہیوال تحصیل میں میونسپل کمیٹی کمیر establish ہوئی اور اس کی ایک لاکھ سے زیادہ کی population ہے۔ یہاں پر انہوں نے قصبہ جات میں اپنے ویلفیئر کے آفس بنائے ہوئے ہیں جس طرح سوشل ویلفیئر آفس یو ڈی سی پر اجیکٹ ہے، سوشل ویلفیئر آفس ہڑپہ ہے اور سوشل ویلفیئر آفس سی ڈی پر اجیکٹ چیچہ وطنی ہے تو میری گزارش ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر جس کی ایک لاکھ سے زیادہ کی population ہے اس کو بھی اس میں include کیا جائے تاکہ پبلک کو facilitate کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کمیر کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر: یہ میونسپل کمیٹی تو ہو گی لیکن ایک لاکھ سے زیادہ آبادی اس کی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب آبادی بڑھ گئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب آپ ساہیوال گئے تھے اس وقت آبادی کم تھی لیکن اب آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، غلط ہے۔ جی، بتائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو میونسپل کمیٹی کمیر کا کہہ رہے ہیں تو اب 19-2018 کی ADP بننے جا رہی ہے اگر کوئی proposal ان کے پاس ہے وہ دے دیں انشاء اللہ اس کو اس میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وہ proposal دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ وہاں آفس بنائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بجٹ کی تفصیل دی ہے تو یہ اس کے اخراجات بھی بتا دیں کہ کتنے کتنے اخراجات ہیں؟ ایک اور concern ہے جس میں آپ کی

توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال کے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے لئے 638500 روپے رکھے گئے ہیں جبکہ ہڑپہ کے لئے 1274000 روپے اور چیچہ وطنی کے لئے 149000 روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال جہاں پر main ضرورت ہے اور patients کا flow بھی زیادہ ہے تو انہوں نے فنڈز کیوں کم رکھے ہیں، کیا یہ اسے population اور پبلک ڈیمانڈ کے حساب سے فنڈز بڑھائیں گے اور اس پر ڈیپارٹمنٹ کیا کرنا چاہتا ہے یہ بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ آبادی کے تناسب سے فنڈنگ 80 فیصد ہے اور باقی پنجاب کے تمام اضلاع میں 20 فیصد equal ہے۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ میں ڈی ایچ کیو یا اور ان کے جو ٹی ایچ کیو ہیں یا جو ٹیچنگ ہسپتال کا ابھی بتا رہے ہیں، ہمارے ساہیوال کے ڈویژنل ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر بھی وہاں پر ہیں وہ اجلاس کرتے رہتے ہیں اور مشاورت سے اس رقم کو divide کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ وہ اس کے اخراجات بتا دیں اور وہاں پر جو deficiency ہے اور جو پبلک ڈیمانڈ کر رہی ہے تو وہ اسے کیسے cater کریں گے؟ مزید ان کے 17-2016 میں اخراجات کتنے ہیں؟ یہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ایک کا بتا دیں؟ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ وہ لوگ جن کو ضرورت ہے یہ وہاں پر فنڈز نہیں provide کر رہے اس کا کیا حل کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2016-17 میں وہاں پر salaries وغیرہ تو utilize ہوئی ہوں گی لیکن چونکہ وہاں پر بھی بیت المال کی کمیٹی نہیں تھی جس کی وجہ سے کسی بھی ہسپتال میں یا کسی بھی ادارے کو اس کی فنڈنگ نہیں کی جا سکی۔ اب کمیٹیز فعال ہو گئی ہیں تو ان شاءاللہ جو ڈسٹرکٹ کی کمیٹی بنی ہے تو معزز ممبر اس سے مشاورت کر کے وہاں پر فنڈنگ کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! انہوں نے کہہ دیا ہے۔ آپ سے مشاورت ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے ان کا جواب سنا نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے ساتھ کمیٹی کا تعلق نہیں ہے۔ یہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں independent ہے اور ان کی ایک ٹیم بیٹھتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے جو بھی grievances ہیں وہ دور کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میرا اگلا ضمنی سوال جز(ج) سے ہے کہ یہ جتنی خالی اسامیاں ہیں تو ان پر کب تک تعیناتی کرنے جا رہے ہیں؟ ساہیوال میں deficiency ہے، کیونکہ میں ایوان کا وقت کم لینا چاہتا ہوں تو ایک اور بتا دیں کہ ڈے کیئر سنٹر پنجاب میں ان کے زیر انتظام کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، اسی سوال کے جز(د) میں ہے، میں نے نیا سوال تو کیا نہیں۔

جناب سپیکر: ضلع ساہیوال میں ڈے کیئر سنٹر کتنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! کلاس فور تک کی جو اسامیاں ہیں وہ under process ہیں میرے خیال میں اسی مہینے میں وہ complete کر لی جائیں گی اور یہ پانچ سے لے کر 15 سکیل تک کی اسامیاں ہیں جب گورنمنٹ کی approval آئے گی تو ان کو complete کیا جائے گا۔ دوسرا جہاں تک ڈے کیئر سنٹر کی بات ہے وہ پانچ سے چھ جگہ پر کام کر رہے ہیں، definitely لاہور، راولپنڈی اور اسی طرح سرگودھا میں بھی شاید مجھے کنفرم نہیں ہے وہ میں ان کو کنفرم کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہی آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بس کریں، مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ میرا آخری سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اسی طرف دلانا چاہتا تھا، یہ ایک آخری پوائنٹ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آگے ان کی بھی سننی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک پوائنٹ آخری، آپ کی مہربانی، جس مقصد کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے کتنے سوال ہو گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تیسرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر related بات ہو گی تو جواب پوچھوں گا ورنہ نہیں پوچھوں گا۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سے related ہے۔ میں نے جز (ہ) میں simple ایک بات کی تھی کہ کیا حکومت ضلع ساہیوال کے دیہاتی علاقوں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کا جواب دیکھ لیں کہ محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کے زیر انتظام ضلع ساہیوال میں کوئی ڈے کیئر سنٹر موجود نہ ہے۔ یہ پنجاب میں تو چھ ڈے کیئر سنٹر چلا رہے تو کیا ڈیپارٹمنٹ والے ساہیوال کی عوام کو پنجاب کا حصہ نہیں سمجھتے؟ وہاں پر کتنی ضرورت ہے، وہاں پر کتنے ایسے official ہیں، کتنی ایسی بیبیاں اور خواتین ہیں جنہوں نے بچے سنبھالنے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تو یہ کب تک دے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس کے اندر جواب دیا ہے کہ ابھی تو cities میں بن رہے ہیں۔ انہوں نے جو کہا ہے کہ:

"کیا حکومت ضلع ساہیوال کے دیہاتی علاقوں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟"

جناب سپیکر! جب شہروں میں مکمل ہوں گے تو اس کے بعد دیہاتی علاقوں میں بھی انشاء اللہ جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے، مہربانی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9288 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال جو pending ہوا تھا وہ لے لیں، آپ revise پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ جی، یہ آگے پھر آپ کا سوال آگیا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8860 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں سماجی بہبود کے دفاتر و منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8860: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال سال 16-2015 کے دوران محکمہ سماجی بہبود نے ضلع ساہیوال میں کوئی منصوبہ شروع کیا تھا تو اس منصوبہ کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کیا مالی سال 17-2016 میں بھی ضلع ساہیوال میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں مزید برآں ساہیوال میں آبادی کے تناسب سے سماجی بہبود کے ادارہ جات کافی ہیں اگر ناکافی ہیں تو مزید کب تک بنائے جائیں گے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 16-2015 کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر کا کوئی منصوبہ شروع نہ کیا گیا تھا لہٰذا اس کا نام اور تخمینہ بتانا ممکن نہ ہے۔

(ب) فی الحال مالی سال 17-2016 میں محکمہ سوشل ویلفیئر ضلع ساہیوال میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے کیونکہ ضلع میں آبادی کے تناسب سے کافی ادارہ جات کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز نہ (الف) میں کوئی فائدہ ہے پڑھنے کا اور نہ ہی جز (ب) میں ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے سیدھا سیدھا صاف جواب دیا ہے۔ جس طرح ڈے کیئر سنٹر بنانے کے لئے وہ توجہ نہیں دے رہے، اسی طرح وہ سوشل ویلفیئر میں نہ ہی پبلک کو مانتے ہیں اور نہ ہی ضلع ساہیوال کو مانتے ہیں۔ ہمیں consider کریں۔

جناب سپیکر: net area پر پورا اترتا ہو گا تو ضرور کریں گے، اگر پورا نہیں اترتا ہو گا تو نہیں کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پورا اترتا ہے۔ ہمارے میں کون سی کمی ہے۔ ناک، کان، آنکھیں ضلع ساہیوال کے لوگوں کی ساری پوری ہیں۔

جناب سپیکر: عادتیں بھی پوری ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں ابھی ہم چلڈرن ہوم بنانے جا رہے ہیں۔ 10 کنال 13 مرلے جگہ کی نشاندہی کر دی گئی ہے، کمشنر اور ڈی سی صاحب نے ہمیں بھجوا بھی دیا ہے تو انشاء اللہ 18-2017 میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں پر چلڈرن ہوم بن جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ ڈے کیئر سنٹر کا بھی انہوں نے وعدہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں جیلوں اور قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9314: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کون کون سی جیل کہاں کہاں ہے؟

(ب) ان میں حوالاتی اور قیدی رکھنے کی گنجائش کتنی ہے؟

(ج) لاہور میں کتنی خواتین قیدی کس کس جیل میں قیدی / حوالاتی ہیں؟

(د) ان میں سے کتنی خواتین معمولی جرائم میں بند ہیں کتنی جرمانہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے اور کتنی خواتین قابل ضمانت جرم میں ضمانتی نہ ملنے کی وجہ سے بند ہیں؟

(ہ) کتنی خواتین کے ساتھ بچے بند ہیں نیز یہ خواتین کس جرم میں بند ہیں؟

(و) کیا حکومت معمولی جرائم اور قابل ضمانت جرم میں قید / حوالاتی خواتین کو release کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور مین فیروز پور روڈ پر واقع ہے جبکہ سنٹرل جیل لاہور کوٹ لکھپت میں واقع ہے۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں 2360 حوالاتیان، قیدیان رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 2000 حوالاتیان، قیدیان رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) سنٹرل جیل لاہور میں 82 حوالاتی اور 36 قیدی عورتیں ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین کے لئے کوئی بیرک نہ ہے تمام خواتین کو سنٹرل جیل لاہور میں بند کیا جاتا ہے۔

(د) کوئی بھی معمولی جرائم میں مقید نہ ہے نہ ہی کوئی عورت عدم ادائیگی جرمانہ کی وجہ سے بند ہے۔ قابل ضمانت جرائم میں ملوث خواتین کو پندرہ روزہ دورہ کے موقع پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب لاہور ذاتی مچلکہ پر رہا کرتے ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل لاہور میں 11 خواتین کے ساتھ 11 بچے بھی مقید ہیں ان خواتین کے جرائم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) معمولی اور قابل ضمانت جرائم میں ملوث خواتین کو پندرہ روزہ دورہ کے موقع پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب لاہور ذاتی مچلکہ پر رہا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ جز (ب) میں انہوں نے تعداد بتائی ہے کہ 2360 حوالاتیان، قیدیان رکھنے کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جب کبھی یہ تعداد دو ہزار یا اڑھائی ہزار سے زیادہ ہو جاتی ہے تو پھر قیدیوں کو رکھنے کے لئے کیا انتظام کرتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! جیسا کہ پہلے بھی تقریباً اسی طرح کا ایک سوال تھا۔ پہلے بھی بتایا گیا کہ پنجاب کی تمام جیلوں میں بڑی overcrowding ہے۔ اگر قیدی تعداد سے زیادہ آ جاتے ہیں تو وہاں پر ان کو رکھ لیا جاتا ہے۔ ابھی ہماری لاہور میں ہی ایک نئی جیل بن رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی بتایا ہے کہ سوئے آصل ایک مقام ہے وہاں پر ہم نے 600 کنال زمین لے لی ہے اور next ADP میں وہ ہماری جو جیل ہے وہ شامل ہو گی اور اسی سال ہم اس کو مکمل کریں گے تو یہ جو over crowding کا مسئلہ ہے یہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جن قیدیوں کو سزا ہو جاتی ہے جب یہ جیل میں ہوتے ہیں تو کیا جیل میں کوئی ایسا نظام ہے کہ جیسے یہ مجھے لسٹ دی گئی ہے کہ کچھ خواتین ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہیں تو وہ جو بچے ساتھ ہوتے ہیں ان کی کوئی تربیت کا یا ان کی تعلیم کا جیلوں میں کوئی انتظام ہے؟ یہ جو لسٹ مجھے دی گئی ہے اس میں بچوں کی عمریں نہیں لکھی ہوئیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہماری تمام جیلیں جہاں پر خواتین قیدی ہیں اور ان کے ساتھ بچے رہ رہے ہیں تو وہاں پر ان کی تعلیم و تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو بھی بچے کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے کھیل کا بھی، ان کے خوراک کا بھی، ان کو تمام سہولیات دی جاتی ہیں اور ایوان کی میز پر بھی ہم نے یہ تمام رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ادھر بچے کو کتنی عمر تک رکھ سکتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! یہ تقریباً دس سال یا بارہ سال تک کے بچے اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہیں، اس کے بعد ان کی مرضی پر ہوتا ہے اگر وہ رکھنا چاہیں تو ہم رکھ لیتے ہیں ورنہ وہ اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی ایجوکیشن کا کوئی سلسلہ ہوتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! تمام جیلوں میں ایجوکیشن کی تمام سہولیات پڑی ہیں۔ اگر کہیں تو میں یہ سارا ان کو پڑھ کر بتا دیتا ہوں بلکہ ان کے پاس یہ کاپی پڑی ہوئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ جو لسٹ میں بچے اور بچیاں بتائے ہیں، ان کی عمریں کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! exact عمریں تو اس وقت مجھے نہیں پتا لیکن اگر میرے معزز ممبر کو اس کی ضرورت ہے یا یہ چاہتی ہیں کہ مجھے بتا دیں تو میں ان کو بعد میں یہ بتا دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کروں گی، آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ لسٹ کے مطابق جن خواتین کے اوپر کیس بتائے گئے ہیں اس میں کچھ قیدی ہیں اور کچھ حوالاتی

ہیں۔ یہ جو CNSA/C-9 ہے، یہ کون سی دفعہ ہے، اس کی مجھے سمجھ نہیں آئی، کس جرم کے تحت یہ حوالاتی وہاں رکھے جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! آپ کون سے جز پر سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جو آپ نے محکمے کی طرف سے detail مجھے دی ہے کہ یہ قیدی خواتین جیل میں ہیں، ان خواتین کا میں پوچھ رہی ہوں۔ اس میں جو جرم لکھا ہوا ہے کہ اس کے اوپر یہ دفعہ لگائی گئی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! یہ نارکوٹکس کی دفعہ ہے۔ منشیات کے متعلق ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ان کے ابھی کیس چل رہے ہیں، ان کو سزا نہیں ہوئی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگر حوالاتی ہیں تو ان کے کیس چل رہے ہیں، اگر وہ قیدی ہیں تو ان کو سزا ہو چکی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9519 جناب علی سلمان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا بھی سوال نمبر 9520 جناب علی سلمان کا ہے۔۔۔ یہ سوال on his behalf ہو چکا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9387 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں این جی اوز کی تعداد اور امداد سے متعلقہ تفصیلات

*9387: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں رجسٹر این جی اوز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی این جی او کے تحت عوامی فلاح کے ادارے کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(د) ان میں سے کتنی این جی از کو غیر ملکی امداد ملتی ہے ان کے نام اور غیر ملکی امداد کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کس کس این جی او میں مالی بے ضابطگیوں کی انکوائری محکمہ ہذا میں چل رہی ہیں؟

(و) ان این جی اوز کی چیکنگ آڈٹ کا اختیار محکمہ کے کس کس آفیسر کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سماجی بہبود کے زیر انتظام کل 22 دفاتر ہیں۔

کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد:	162
حاضر ملازمین کی تعداد:	108
خالی اسامیوں کی تعداد:	54

(ب) ضلع فیصل آباد میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 313 ہے۔

(ج) فہرست بابت رفاہی ادارہ جات تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں کوئی این جی او غیر ملکی امداد نہ لے رہی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کسی این جی او کے خلاف کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(و) این جی اوز کی چیکنگ و سپرویژن کا اختیار محکمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور سوشل ویلفیئر آفیسر کے پاس ہے اور آڈٹ کا اختیار ڈپٹی ڈائریکٹر این جی او کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں تو اس میں جو انہوں نے detail بتائی ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ 54 اسامیاں خالی ہیں۔ میں نے یہ پوچھنا تھا کہ یہ کب سے خالی ہیں اور ان کو ابھی تک fill کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، جو اسامیاں خالی ہیں ان کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ایک سے چار تک کی دس اسامیاں خالی ہیں۔ وہ انشاء اللہ اسی مہینے میں مکمل ہو جائیں گی۔ ان کے انٹرویو ابھی ہو رہے ہیں۔ گریڈ 5 سے اڑتیس ہیں اس کے لئے گورنمنٹ کی منظوری چاہئے۔ وہ بھی انشاء اللہ fill کر دی جائیں گی۔ کب سے خالی ہیں، جو ریٹائرڈ ہوئے ہیں وہ خالی ہیں، یہ last میرے پاس جو انفارمیشن ہے وہ ابھی تک یہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہ سوال پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ کب سے خالی ہیں اس لئے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کب سے یہ fill نہیں ہوئی ہیں تاکہ ہمیں اندازہ ہو کہ کب سے یہ سیٹیں خالی ہیں اور یہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ گریڈ 5 سے اوپر کی ہیں۔ جب سے گورنمنٹ نے پابندی نہیں اٹھائی۔ تقریباً ڈیڑھ سال قبل سے یہ خالی آ رہی ہیں۔ یہ گریڈ 5 سے اوپر کی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ اسامیاں خالی ہوتی ہیں، ان کے حصے کا جو کام ہوتا ہے، جو کام ان کو سونپا گیا ہوتا ہے تو پھر اس طرح یہ سارا لوڈ کس پر پڑتا ہے، جب ان اسامیوں پر لوگ کام نہیں کر رہے ہوتے تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہوتا ہے، ان اسامیوں پر ذمہ داری کون پوری کرتا ہے؟

جناب سپیکر: کسی اور کو additional ذمہ داری دے دیتے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح پورے پنجاب میں یہ seats خالی ہیں تو ظاہری بات ہے کہ additional charge کسی اور افسر کے پاس یا جو کلرک وغیرہ ہیں ان کے پاس چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں تاخیر کی کیا وجوہات ہیں، کیوں اتنی تاخیر کی جاتی ہے، چلیں چند ماہ ہوں تو وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو سال سے یہ اسامیاں خالی ہیں تو کیا اس کو کوئی اتنا اہم سمجھا نہیں جاتا، یہ کیا وجہ ہے کہ اتنے عرصہ سے اسامیاں خالی ہوتی ہیں اور اس پر کوئی غور نہیں کر رہا ہوتا، اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم ابھی class four تک بھرتیاں کر رہے ہیں۔ بھرتیوں پر پابندی اکیلے اسی ڈیپارٹمنٹ پر نہیں، جب پنجاب بھر کے ڈیپارٹمنٹس سے بھرتیوں پر پابندی اٹھالی جائے گی تو ظاہر ہے اس محکمے کی بھرتی بھی complete کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9430 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9432 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر: سوال نمبر 9443 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں رجسٹرڈ این جی اوکی تعداد اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*9443: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی رجسٹرڈ NGOs کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان NGOs کو سال 16-2015 میں کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں بیت المال کو سال 16-2015 کے دوران کتنی رقم ملی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم غرباء میں کس کس سکیم کے تحت تقسیم کی گئی؟

(ہ) اس وقت ضلع میں بیت المال کی کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہے اور یہ کب تک غرباء میں تقسیم کی جائے گی؟

(و) ضلع ساہیوال میں رجسٹرڈ این جی اوز کتنی ہیں؟

(ز) ان این جی اوز کو حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ یا دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تو ساہیوال میں سال 17-2016 کے دوران جن این جی اوز کو گرانٹ دی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ح) ساہیوال میں کون کون سی این جی اوز کو فارن کنٹری سے گرانٹ ملتی ہے ان کے نام بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 63 ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر این جی اوز کی رجسٹریشن کا کام کرتا ہے، جبکہ محکمہ کی طرف سے ان این جی اوز کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے جاتے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں بیت المال کو سال 16-2015 میں کل -/18,87,301 رقم موصول ہوئی۔

(د) سال 16-2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم غرباء میں تقسیم نہ ہوئی۔

(ہ) اس وقت ضلع ساہیوال میں بیت المال کمیٹی کے اکاؤنٹ میں کل -/9470298 رقم جمع ہے اور بیت المال کمیٹی کے فعال ہونے کے بعد تقسیم کی جائے گی۔

(و) ضلع ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 63 ہے۔

(ز) ان این جی اوز کو حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں دی گئی ہے۔

(ح) سال 16-2015 اور 17-2016 میں محکمہ سماجی بہبود، ساہیوال کی صرف ایک این جی او کو جس کا نام انسان دوست ایسوسی ایشن ہے بیرونی امداد ملی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں جواب کا جز (د) پڑھنا چاہوں گی چونکہ دال میں کچھ کالا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سال 16-2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم غرباء میں تقسیم نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب انہوں نے اس حوالے سے بات کی اس وقت آپ نہیں تھے اس لئے آپ نے نہیں سنی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جب میں آئی ہوں تو میں نے اسی وقت ہی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کو جز (د) کے حوالے سے بتادیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: ایسا کیوں ہوا ہے؟ اگر ہمارے پاس فنڈز آئے لیکن وہ غرباء میں تقسیم نہیں کئے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب وجوہات تو بتا چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بتا چکا ہوں کہ دال ابھی سفید ہو گئی ہے، کمیٹیاں فعال ہو گئی ہیں اور جن لوگوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں انہیں فنڈز مل جائیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کمیٹیاں کب تک فعال ہوں گی کیونکہ اب پانچ سال گزرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: کمیٹیاں فعال ہو چکی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ کب فعال ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ اسی نومبر میں فعال ہوئی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ابھی اس سال کا نومبر تو نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ابھی تک اس سال کا نومبر تو نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! نومبر 2017 میں یہ کمیٹیاں complete ہو گئی تھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر یہ کمیٹیاں نومبر 2017 میں فعال ہو گئی ہیں تو مجھے یہ جواب ملا ہے کہ اس وقت ضلع ساہیوال میں بیت المال کمیٹی کے اکاؤنٹ میں کل -/94,70,298 روپے کی رقم موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ رقم نومبر 2017 میں کمیٹیاں فعال ہونے کے بعد کب تک تقسیم کر دی جائے گی اور کیا اس کے لئے درخواستیں لینا شروع ہو گئے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر وہاں کی کمیٹی صبح ہی اجلاس کر لے اور ممبران چاہیں تو کل ہی وہ فنڈز استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا بڑا precise question ہے کہ ابھی تک درخواستیں آنا شروع ہو گئی ہیں یا نہیں؟ یا اس کے لئے کوئی time period ہے کہ یہ کون سی تاریخ تک درخواستیں لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی time period نہیں ہے۔ ظاہر ہے لوگوں کی درخواستیں ایک سال سے آئی ہوں گی لہٰذا first come first served کی بنیاد پر امداد دی جائے گی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوشل ویلفیئر کے حوالے سے میرے ضلع کی بات ہو رہی ہے اس لئے میں جاننا چاہوں گی کہ کمیٹیز میں کون کون ممبر ہیں ان کے نام ہی بتا دیں۔

جناب سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کمیٹی کے ممبران کے بارے میں بتا دیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ اس سوال کے جز کتنے ہیں تو اگر میں ایک ایک جز پر ایک ایک ضمنی سوال لوں تو میرے آٹھ سوال بنتے ہیں۔With due respect.

جناب سپیکر: نہیں۔sorry یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! آپ میرے سوال کے جز دیکھ لیں کہ کتنے ہیں۔

جناب سپیکر: sorry یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال میں دس سوال پوچھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پنجاب کے 39 اضلاع کے چیئرمین بنے ہیں۔

جناب سپیکر: بھائی! 36 اضلاع ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں محترمہ کو لسٹیں بھجوا دیتا ہوں جن میں ممبران اور چیئرمین کا نام بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جواب کے آخری جز (ح) میں لکھا گیا ہے کہ سال 16-2015 اور 17-2016 میں محکمہ سماجی بہبود، ساہیوال کی طرف سے صرف ایک این جی او کو جس کا نام انسان دوست ایسوسی ایشن ہے بیرونی امداد ملی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو امداد ملی اس میں ساہیوال میں کیا کام کیا گیا ہے اور یہ امداد ان کو کہاں سے ملی اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تو متعلقہ این جی او ہی بتا سکتی ہے۔ جی! پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے بیرونی امداد کے حوالے سے تفصیل بتائی ہے کہ جو پانچ این جی اوز تھیں انہی میں سے ایک یہ بھی ہے۔ ان کے بنک اکاؤنٹس بھی ہیں اور تمام تفصیل موجود ہے میں محترمہ کو دے دیتا ہوں۔ میں پہلے ایک سوال میں بتا بھی چکا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں بہت شکریہ کے ساتھ یہ کہوں گی کہ اگر پہلے بتایا ہے تو اب بتانے میں کیا حرج ہے؟ میں نے تو چھوٹی سی انفارمیشن پوچھی ہے۔ اگر اسے بھی ایسے گول کیا جائے گا تو پھر اس طرح تو discussion نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: ایوان کے ٹائم کا آپ بھی خیال کریں اور وہ بھی کریں۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 9444 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ضلعی چیئرمین بیت المال کے اعزازیہ اور غرباء میں تقسیم کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9444: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلعی چیئرمین بیت المال کے لئے کیا کوالیفکیشن اور طریق کار ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں پچھلے دو سال میں کتنے ضلعی چیئرمین بیت المال رہے ان کو کتنا اعزازیہ دیا گیا؟

(ج) ضلع ساہیوال میں ان دو سالوں میں کتنی رقم بیت المال کو ملی اور کتنی ان دو سالوں کے دوران غرباء میں تقسیم کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلعی چیئرمین بیت المال کے لئے درج ذیل خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

1. اس ضلع کا مستقل رہائشی اور پاکستانی شہرت کی حامل صحت مند، جواں ہمت اور معاملہ فہم شخصیت ہو۔
2. پختہ کردار کا مالک ہو اور اپنے علاقہ میں ایک معزز شہری کے طور پر مشہور ہو۔
3. سماجی بہبود کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس حوالہ سے اپنے سکونتی ضلع / علاقہ میں ممکنہ حد تک بطور فعال سماجی کارکن معروف ہو۔
4. ایسے سماجی و سیاسی کارکن جو پارٹی بازی اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے صرف خوشنودی خدا کے لئے کار خیر کرنے کے متمنی ہوں اور بیت المال فنڈز کو پوری نیک نیتی سے حق داروں تک پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ تعلیم صحت یا سماجی بہبود کے کاموں میں نمایاں مقام و کارکردگی کے حامل ہوں۔

(ب) پچھلے دو سالوں میں ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی چیئرمین مقرر نہ ہوا اور کسی بھی چیئرمین کو اعزازیہ نہیں دیا جاتا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں بیت المال کو سال 16-2015 میں کل۔/18,87,301 رقم موصول ہوئی اور سال 16-2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم غرباء میں تقسیم نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں سوال کا جز (ب) پڑھ رہی ہوں ساہیوال ضلع میں پچھلے دو سال میں کتنے ضلعی چیئرمین بیت المال رہے ان کو کتنا اعزازیہ دیا گیا؟ لیکن اس کا جواب نہ میں ہے۔ میں یہی سوال کروں گی کہ مجھے چیئرمین کا نام ہی بتا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو چیئرمین کی qualification بھی بتادی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ساری تفصیل میرے پاس ہے میں ابھی محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: ابھی دے دیں۔ میرا دوسرا سوال ہے اگر نام بتایا تو پھر تیسرا سوال آرہا ہے ۔لہٰذا نام ہی بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب چیئرمین کا نام ہی بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): اس کے چیئرمین حسن نواز وڑائچ ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! انہوں نے نام بتایا ہے میں تھوڑا سا جاننا چاہوں گی کہ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے اس میں اس چیئرمین کا معیار لکھا گیا ہے کہ مستقل رہائشی ہو گا، پاکستانی شہریت کا حامل ہو گا، جواں ہمت اور معاملہ فہم شخصیت ہو گی۔ یہ تو عجیب سی definition دی گئی ہے۔ یہ کون سا معیار ہے؟ اس کی تھوڑی سی تشریح کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ law اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا اور اسی میں یہ معیار تھا اس لئے ہم اس law کے مطابق ہی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے چیئرمین وہاں کے قانون دان ہیں اور وائس چیئرمین محمد امجد ہیں۔ باقی ممبران بھی ہیں میں ساری تفصیل محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ کا سوال تو ہو چکا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دوبارہ کر لوں؟

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے دو سوال آج تک کے لئے pending کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! جناب محمد عارف عباسی کا سوال نمبر 9270 آج کے لئے pending ہوا تھا آپ نے جواب دینا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس دن اس پر کافی بحث بھی ہوئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ اسے آنے والے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں تاکہ میں مکمل طور پر اس کا جواب دے سکوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اسے اگلے tenure کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ چوہان صاحب! میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ جمعرات کو اس کا جواب لے کر آئیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جواب مجھے ملے ہیں لیکن میں اس پر تھوڑا سا confuse ہوں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ایک ٹرین کا معاملہ ہے، اس کے ساتھ ان کا راولپنڈی میٹرو کے حوالے سے بھی سوال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں مکمل طور پر انہیں جواب دے دوں تاکہ روزانہ کی بحث ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کو کتنا ٹائم چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! آنے والے اجلاس میں پہلے دن ہی رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! آئندہ اجلاس میں سب سے پہلے یعنی پہلے دن ہی رکھ لیں۔ اورنج لائن ٹرین ایک فلاحی اور عوامی منصوبہ ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں اس کا مکمل جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ میری بات سنیں۔ آپ کی بے بسی کی وجہ سے میں آپ کو اس کا ٹائم دیتا ہوں لیکن مہربانی فرما کر اس میں آپ کو جواب دینا پڑے گا۔ اگر آپ جواب لے کر نہیں آئیں گے تو پھر آپ ایوان میں آنے کے متعلق سوچ سمجھ کر آئیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب یہ سوال سوموار کو اسمبلی میں پیش ہوا تو آپ نے حکم دیا تھا اور میں نے تعمیل کی تھی لیکن اگر یہ آپ کی بات بھی نہیں مانتے، اگر یہ حکومت اس ایوان کی بات نہیں مانتی تو پھر ہم کیا سمجھیں کہ یہ کس کی بات مانیں گے؟ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ آپ Custodian of the House ہیں اگر انہوں نے آپ کی بات پر عمل نہیں کیا اور اس سوال کا جواب نہیں دیا تو ہم اس ایوان سے کیا توقع رکھیں؟

MR SPEAKER: Very sad, very sad.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ یہ بھی بتا دیں کہ آپ نے کب تک جواب دینے کے لئے انہیں حکم دیا ہے؟

جناب سپیکر: next session میں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! Next Saturday?

جناب سپیکر: next session تک ٹائم دیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پھر تو نہ ہوا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بڑی مہربانی، آپ کی بڑی نوازش۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ننکانہ میں جیل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9288: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ننکانہ صاحب کو معرض وجود میں آئے تقریباً 14 سال ہو گئے ابھی تک وہاں جیل نہیں بنائی جا سکی حکومت کب تک اس ضلع میں جیل قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

ضلع ننکانہ صاحب میں ابھی تک کوئی جیل نہ ہے۔ محکمہ ہذا جیل بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مزید برآں جیل کی تعمیر کے لئے زمین تلاش کر لی گئی ہے اور اس سکیم کو دوبارہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل کیا جائے گا جبکہ جیل کی تعمیر کے لئے زمین کا گزٹ نوٹیفکیشن سیکشن 4 کے تحت بھی ہو چکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: کیمپ جیل میں وارڈنز اور افسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9519: **جناب علی سلمان:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں جیل وارڈنز اور افسران کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) جیل میں جیل وارڈر گارڈ اور افسران کی تعیناتی کا دورانیہ کتنا ہے؟

(ج) کیا اس جیل کے کسی افسر کے خلاف کوئی شکایت یا انکوائری زیر التواء ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس جیل میں 20 سے زائد قیدی جیل انتظامیہ کی عدم توجہ اور غیر انسانی سلوک کے باعث وفات پا گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) کیمپ جیل میں جیل وارڈنز کی تعداد 574 ہے اور جیل افسران کی تعداد 20 ہے۔ افسران کے عہدہ کے لحاظ سے لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیل وارڈنز کی تعیناتی کا عرصہ دو سال ہے جبکہ جیل افسران کی تعیناتی کا عرصہ تین سال ہے۔ تاہم بعض حالات میں انتظامی طور پر بھی تعیناتی کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ /کیمپ جیل کے ایک آفیسر محمود احمد فخری ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (جوڈیشل) کے خلاف ایک انکوائری ڈیوٹی میں غفلت برتنے کے ضمن میں جاری ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ 20 سے زائد اسیران انتظامیہ کی عدم توجہ / غیر انسانی سلوک کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں بلکہ جیل ریکارڈ کے مطابق جنوری 2017 سے کیمپ جیل میں 22 اسیران کی وفات ہوئی جن میں سے 13 اسیران بیرون جیل مختلف ہسپتالوں میں بوجہ بیماری فوت ہوئے اور 09 اسیران بوجہ بیماری ڈسٹرکٹ جیل ہسپتال میں فوت ہوئے۔ وفات پانے والے تمام اسیران کسی نہ کسی مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے علاج معالجہ کی بھرپور کوششیں ہوتی رہیں ان تمام ترdeaths کی (Judicial Inquest) جناب سیشن جج کے نامزد کردہ مجسٹریٹ صاحبان نے کی اور بعد از پوسٹ مارٹم نعش سب ورثاء کے حوالے ہوئیں۔ تاہم کسی بھی قیدی کی وفات کی وجہ جیل انتظامیہ کی غفلت یا غیر انسانی سلوک سامنے نہ آیا بلکہ بمطابق رپورٹ علاقہ مجسٹریٹ اسیران کی اموات بوجہ بیماری تھیں اور قدرتی تھیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سماجی بہبود کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*9430: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے ہیں اور ان میں کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور ان کی کارکردگی کیسی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام درج ذیل تین دفاتر کام کر رہے ہیں

1. ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال آفس
2. سوشل ویلفیئر آفیسر آفس
3. میڈیکل سوشل ویلفیئر آفس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ننکانہ صاحب

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام دو ادارے صنعت زار اور دار الامان کام کر رہے ہیں اور صنعت زار میں مندرجہ ذیل ہنر آرٹ اینڈ کرافٹ، بیوٹیشن کورس، سلائی کٹائی، مشین اینڈ ہینڈ ایمبرائڈری، کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) ضلع ننکانہ صاحب میں 44 این جی اوز کام کر رہی ہیں اور ان کی کارکردگی اچھی ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

موجودہ آئی جی جیل خانہ جات کی تعیناتی اور ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات

1870: **ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آئی جی جیل خانہ جات میاں فاروق نذیر کتنا عرصہ سے آئی جی تعینات ہیں؟

(ب) قواعد کے مطابق آئی جی کی تعیناتی کا عرصہ کتنا ہے؟

(ج) میاں فاروق نذیر آئی جی جیل خانہ جات میں کیا ایکسٹر اصلاحیت ہے کہ جس کی وجہ سے ان کو ٹرانسفر نہیں کیا جاتا۔ مذکورہ آئی جی صوبہ میں کس کس جگہ تعینات رہے اور اب تک ان کے خلاف کرپشن کے کتنے کیسز سامنے آئے، کیا وجوہات ہیں کہ آئی جی جیل کو آؤٹ آف ٹرن پر موشن دی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ آئی جی کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) میاں فاروق نذیر مورخہ 2011-12-31 تا 2017-10-27 آئی جی جیل خانہ جات تعینات رہے ہیں اوراب مذکورہ آئی جی جیل خانہ جات کو بذریعہ گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 1-2017/2-2(S-II)SO مورخہ 27-11-2017 کے تحت ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔(Flag-A)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) بمطابق ٹرانسفر پالیسی جاری شدہ لیٹر نمبر 1-13/79(Coord)SO مورخہ 16-مارچ 1980 کے تحت تمام گورنمنٹ آفیسرز کی تعیناتی کا عرصہ تین سال مقرر ہے۔

(ج) میاں فاروق نذیر آئی جی جیل خانہ جات کو بذریعہ گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 1-2017/2-2(S-II)SO مورخہ 2017-11-27 کے تحت ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

ii) مذکورہ آفیسر دوران سروس جن جگہوں پر تعینات رہے اس کی تفصیل(Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

iii) مذکورہ آفیسر کے خلاف کرپشن کے کیس کی تفصیل صدر دفتر کے متعلقہ نہ ہے۔

iv) مذکورہ آفیسر کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن نہ دی گئی ہے۔البتہ آئی جی جیل خانہ جات کی اسامی کو سکیل نمبر20سے21میں اپ گریڈ ہونے کی وجہ سے مذکورہ آفیسر کو گریڈ21میں قوانین کے مطابق پروموشن دی گئی۔نوٹیفکیشن کی کاپی(Flag-C)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) میاں فاروق نذیر آئی جی جیل خانہ جات کو بذریعہ گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 1-2017/2-2(S-II)SO مورخہ 2017-11-27 کے تحت ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے اس میں اتنے گھپلے کئے ہیں کہ یہ جواب دے ہی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: جی،

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمارے ضلع کی ڈویلپمنٹ کا سارا پیسا ادھر خرچ کیا جا رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے آپ کے کہنے کے باوجود جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے اور direction دے دی ہے کہ اس کا جواب اگلے اجلاس میں دیا جائے۔ اب مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر یہ ان سوالوں کا جواب اگلے ہفتے میں نہیں دیتے تو پھر میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ ایسا نہ کریں۔ قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کوئی اتنا complicated معاملہ نہیں ہے۔ یہ سوال پہلے سے دیا ہوا ہے اس لئے آپ ان کو ایک ہفتہ یا دس دن کا وقت دے دیں۔ انہیں دس دن کے اندر ایوان میں ان سوالات کا جواب دینا چاہئے۔ ضلع راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے حزب اختلاف کے معزز ممبران آپ سے درخواست کر رہے ہیں کہ ایک ہفتہ یا دس دن تک ان سوالوں کا جواب محکمہ سے لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دس دن تک سوال نمبر 9270 اور 9271 کا جواب ایوان میں دیا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ انہیں ایک ہفتہ یا دس دن کے اندر جواب دینے کا حکم نہیں دیتے تو پھر میں ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! ایسے نہ کیا کریں۔ آپ مہربانی کر کے واپس آجائیں ورنہ میں پھر پرانا آرڈر چلاؤں گا۔ ڈاکٹر مراد راس! آپ عارف عباسی صاحب کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پبلک سیکٹر انٹر پرائزز حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Public Sector Enterprises حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 25۔ جنوری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Public Sector Enterprises حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 25۔ جنوری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Public Sector Enterprises حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 25۔ جنوری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لیناچاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب وحید اصغر ڈوگر: میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی2018تک توسیع کردی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی2018تک توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014 کے

بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی2018تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب ذوالفقار غوری مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ذوالفقار غوری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No.31 of 2017) moved by Mr Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No.31 of 2017) moved by Mr Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No.31 of 2017) moved by Mr Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زیرو آر نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب ذوالفقار غوری مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ذوالفقار غوری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلام اسلم مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9340 اور 9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question Nos. 8531, 8960, 9340 and 9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question Nos. 8531, 8960, 9340 and 9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question Nos. 8531, 8960, 9340 and 9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس وقت ایوان میں قائد حزب اختلاف موجود ہیں۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ سوموار کو اجلاس بُلانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اگر کشمیر ڈے پر اسمبلی meet کرتی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ یہاں پر قرار داد پاس کرنے کے ساتھ ساتھ معزز ممبران کو اظہار خیال کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ایک اور تجویز بھی discuss ہوئی تھی اگر اس پر بھی آپ ایوان کی sense لے لیں تو بہتر ہو گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ next week سے اسمبلی three days in a week meet کرے اور اس اجلاس کو ہم سینیٹ الیکشن تک prolong کریں تاکہ ہمارے days کی requirement پوری ہو جائے اور اسمبلی کا اجلاس بھی مارچ کے پہلے ہفتے تک چلتا رہے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہماری بات ہوئی تھی۔ میرے خیال میں three days in a week اجلاس کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس طرح ہمارے دن بھی پورے ہو جائیں گے۔ جی، میاں صاحب! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقی پارلیمانی لیڈروں کی موجودگی میں یہ discussion ہوئی تھی کہ consecutive two weeks کا ایجنڈا تو آپ نے دیا ہوا ہے۔ یہ مکمل ہو جائے تو اس کے بعد next جو بھی اجلاس کریں اس میں آپ یہ طریق کار adopt کر لیں کہ three days in a week اجلاس کر لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایسے بھی ٹھیک ہے کہ اگلے ہفتے اجلاس Monday to Friday کر لیا جائے۔ اس کے بعد Monday, Tuesday and Friday کو اجلاس کر لیا جائے اور پھر دوبارہ Monday کو اجلاس ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1437 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

لاہور: جوہر ٹاؤن کے رہائشی کو بھتہ وصولی کی پرچی اور قتل کی دھمکی سے متعلقہ تفصیلات

1437: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق جوہر ٹاؤن لاہور کے رہائشی ارشد چودھری نامی شہری کو 10 لاکھ روپے بھتہ کی پرچی وصول ہوئی ہے۔ بھتہ خوروں نے بھتہ کی ادائیگی نہ کرنے پر اس کو اور اس کے بچوں کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی ہے؟

(ب) اس ضمن میں اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) اس واقعہ کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ اس میں بھتہ پرچی والی بات درست نہ ہے۔ مدعی نے اس کی تفصیل اس طرح سے بیان کی ہے کہ میں مسمی ارشد چودھری گزشتہ 35 سال سے شوبز سے منسلک ہوں۔ الفلاح تھیٹر میں کام کر رہا ہوں اور اس کے ساتھ ایک ٹرسٹ بھی قائم کیا ہوا ہے جس کا نام اصعاب میڈیکل کمپلیکس ٹرسٹ ہے۔ کچھ عرصہ سے مجھے وٹس ایپ پر سنگین نتائج کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ مورخہ 11-01-2018 کو ایک شخص کی کال آئی۔ اس کے بعد وٹس ایپ پر message آیا کہ میں افتخار عرف بھولا ہوں اور آپ سے ملنے کو دل کر رہا ہے۔ اس کے بعد اس کا دوبارہ وٹس ایپ آیا کہ آپ کے ساتھ سختی سے پیش آنا پڑے گا

کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے ساتھ علی رضا جیسا سلوک کرنا پڑ جائے۔ مورخہ 24-01-2018 کو جب میں الفلاح تھیٹر سے فارغ ہو کر اپنے گھر جوہر ٹاؤن جا رہا تھا تو میرے ہمراہ ممتاز حسین ولد اللہ دتہ، جہاں زیب ولد سکندر خان بھی تھے۔ جب ہم نہر سے وفاقی کالونی کی طرف مڑے تو دیکھا کہ ایک سفید رنگ کی گاڑی ہمارے ساتھ ساتھ آ رہی تھی جو تھوڑا دُور جا کر رُک گئی اور گاڑی کے رُکتے ہی دو آدمی مسلح پسٹل ہماری طرف آئے اسی اثناء میں سفید گاڑی میں سے ایک شخص اُتر کر ہمارے پاس آیا اُس نے پسٹل تان کر مجھے کہا کہ میر انام افتخار بھولا ہے تمہیں میری بات کی سمجھ نہیں آ رہی اگر تم اپنی اور اپنے بچوں کی خیریت چاہتے ہو تو کل شام 10 لاکھ روپیہ، جو جگہ میں تمہیں بتاؤں گا، وہاں پہنچا دینا ورنہ جہاں تمہارے بچے پڑھتے ہیں وہ بھی مجھے پتا ہے اور تم جس وقت الفلاح تھیٹر سے نکلتے ہو وہ بھی مجھے پتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی سنگین نوعیت کی شکایت ہے اس کے اوپر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور جب افتخار عرف بھولا پر raid ہوا تو یہ bail before arrest میں چلا گیا۔ بعد الت جناب محمد حفیظ الرحمٰن خان ASJ سے اپنی عبوری ضمانت مورخہ 09-02-2018 تک کروائی ہے تو پولیس اپنی بھرپور کوشش کرے گی اس کی عبوری ضمانت خارج کروائی جائے گی اور اس آدمی کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے پچھلے دنوں اسمبلی سیکرٹریٹ میں توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1406 جمع کروایا تھا۔ میرے علاقے کے 22 سالہ ایک نوجوان کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔ مجھے پتا چلا ہے کہ اُس توجہ دلاؤ نوٹس کو آپ کی طرف سے reject کیا گیا کہ یہ امن عامہ کا issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس نوجوان کا تعلق انتہائی غریب گھرانے سے ہے اور پولیس نے ملی بھگت سے اُس کا کیس انتہائی کمزور بنا دیا ہے۔ اُس کی ماں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب آصف محمود! آپ اجلاس کے بعد مجھے مل لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت مہربانی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یاددہانی کرانے کی کوشش کر رہی تھی کہ پچھلے اجلاس میں میرے کچھ سوالات کے جوابات نہیں آئے تھے تو آپ نے میرے سوالات pending کر دیئے تھے لیکن اس اجلاس میں بھی اُن کے جوابات نہیں آئے، اس کے علاوہ کچھ تحاریک التوائے کار اور کچھ زیرو آرز نوٹس کے جواب بھی نہیں آئے۔

جناب سپیکر: جی محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں check کر الیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

2017 میں ہونے والی قومی مردم شماری کے حوالے سے اقلیتوں کی تعداد بتانے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ پچھلے سال 2017 میں پورے پاکستان میں census ہوا اور اُس کے provisional results بھی آ گئے ہیں۔ پورے پاکستان میں اور خصوصی طور پر پنجاب میں اقلیتیں بے حد بے چینی کا شکار ہیں کیونکہ اقلیتوں کے census results ابھی تک نہیں آئے۔ مسیحیوں، ہندو بھائیوں اور نہ ہی سکھ بھائیوں کی تعداد بتائی گئی ہے جبکہ خواتین، مردوں اور خواجہ سراؤں کا بھی اس میں ذکر ہے۔ اس census result میں اقلیتوں کا ذکر ہے اور نہ handicapped کا ذکر ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اقلیتوں کو اس طرح سے نظر انداز کیا گیا ہے کہ اُن کی تعداد نہیں بتائی جا رہی کیا ہماری ماؤں اور بہنوں نے بچے جننے بند کر

دیئے ہیں کہ ہماری تعداد ہی نہیں بڑھتی اور ہمیں بتائیں تو سہی کہ اقلیتوں کی تعداد کم ہوئی ہے یا بڑھی ہے اور پاکستان کو بنانے اور اس کو سنوارنے میں اقلیتوں کا ایک بہت کلیدی کردار رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کا روّیہ بہت ہی نازیبا ہے اور اس سے اقلیتیں بہت پریشان ہیں۔ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ اس بارے ہمیں آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے وہ بات بالکل درست ہے۔ 1973 میں ہماری اقلیتوں کی جتنی سیٹیں تھیں آج بھی اتنی ہی سیٹیں ہیں اور وفاقی حکومت میں ہمارے اپنے بھائی جناب کامران مائیکل وزیر شماریات ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بھی اور باقی اقلیتی ممبران نے بھی جناب کامران مائیکل سے بات کی ہے۔ جناب شہزاد منشی نے بھی ایک تحریک التوائے کار دی ہے جو ہم قومی اسمبلی میں بھیجیں گے۔ یہ بات درست ہے کہ ابھی تک اقلیتوں کی تعداد نہیں بتائی جا رہی۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان سے گزارش کروں گا کہ ہمارا بڑا deep concern ہے ہمیں اس تعداد کے بارے میں بتایا جائے اور اس مردم شماری کی بنیاد پر اگلے الیکشن میں ہماری سیٹیں بڑھنی ہیں یا کم ہونی ہیں اُس بارے میں بھی بتایا جائے اور ہماری اس بات کو اوپر تک بھی پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پاکستان کی ساری آبادی کا چونکہ count ہوا ہے تو یقیناً جتنی بھی minorities ہیں اُن کی آبادی count ہوئی ہو گی۔ اُن کی minority wise الگ سے figure الیکشن کمیشن announce کرے گا یا اُس بارے میں بات کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک آبادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے سینیٹ، قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلیوں میں سیٹوں کا تعلق ہے تو ان سیٹوں میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ بے شک آبادی میں اضافہ ہو گیا ہے اس وقت پاکستان کی آبادی 21 کروڑ کے قریب

ہے لیکن قومی اسمبلی کی سیٹیں پہلے جتنی ہیں اُن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ پنجاب اسمبلی کی سیٹیں 297 ہی رہیں گی اور پنجاب کی قومی اسمبلی کی سیٹیں 147 تھیں وہ اب 141 ہو گئی ہیں۔ اسی طرح پورے ملک میں قومی اسمبلی کی جنرل سیٹیں غالباً 172 ہیں اُن کی تعداد میں بھی اضافہ نہیں ہو رہا تو یہ بات اُس حساب سے relevant نہیں بنتی کیونکہ آبادی کی وجہ سے سیٹوں میں اضافہ نہیں ہو رہا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے قرارداد آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل حکومت نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ میں نے out of turn ایک resolution جمع کروائی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ عوام سے اب جینے کا حق بھی چھینا جا رہا ہے یہ بڑی زیادتی ہے کہ بین الاقوامی منڈی میں تو پٹرولیم کی قیمتیں نہیں بڑھیں لیکن ہم اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہر دو مہینے بعد پٹرولیم کی قیمتیں بڑھا لیتے ہیں جس سے ٹرانسپورٹر حضرات نے کرائے ڈبل کر دیئے ہیں۔ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے consumer goods کے transportation کے اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے تمام چیزوں کی قیمتیں بڑھ جائیں گی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم صوبہ پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں تو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف ہمارا احتجاج ریکارڈ ہونا چاہئے اور آپ suspend rules کر کے میری اس قرارداد کو take up کریں اور اس Resolution کو پاس کر کے ہم وفاقی حکومت سے مطالبہ کریں کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کو واپس لیا جائے تاکہ عوام سُکھ کا سانس لے سکیں کیونکہ اُن کی زندگی بہت مشکل ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! قرارداد کی کاپی دے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے قرارداد کی کاپی جمع کرائی ہوئی ہے اور ایک کاپی سیکرٹری صاحب کو بھی دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وفاق سے متعلقہ معاملہ ہے اور پارلیمنٹ میں حزب اختلاف موجود ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ معاملہ وہاں پر اُٹھایا جانا چاہئے کیونکہ اس معاملے کا صوبائی حکومت سے تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ معاملہ یہاں پر اُٹھانا چاہتے ہیں تو یہ اپنا قرارداد جمع کرا دیں تاکہ اُس سے متعلق جو requisite انفارمیشن ہے میں وہ انفارمیشن حاصل کر لوں تو اس کو کل up take کر لیں یا پھر Monday کو take up کر لیں تاکہ اُس کا مؤثر جواب دیا جا سکے۔ جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ عوام کو سُکھ کا سانس آ سکے تو 17۔ جنوری کو حزب اختلاف پارٹیوں کے جلسے کا جو failure ہوا ہے اُس کے بعد قادری صاحب واپس جا چکے ہیں اور عوام نے تو سُکھ کا سانس لے لیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"میاں کے نعرے وجن گے" کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ معزز ممبران حزب اقتدار حوصلہ پیدا کریں اور چُپ کر کے میری بات سُنیں کیونکہ میں نے ان کی بات سُنی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان اور ان کی جماعت نے جمہوریت، عوام، سکون اور مینڈیٹ کا حوالہ دے کر لوگوں کو زندہ در گور کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت ہر مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد 2 روپے فی لٹر اور 5 روپے فی لٹر پٹرول کی قیمت بڑھا رہی ہے۔ مجھے رانا صاحب کی یہ منطق سمجھ نہیں آئی کہ یہ معاملہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر! ہم عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر یہاں آئے ہیں۔ آپ اس طرح بار بار ناجائز پٹرول کی قیمتیں بڑھا رہے ہیں تو اس سے ہر چیز کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس ایوان کے اندر سے آواز جانی چاہئے کہ عوام کے منتخب نمائندے ان کی مشکلات کو جانتے ہیں اور اس پر آوازِ احتجاج بلند بھی کرتے ہیں۔ یہ پیغام یہاں سے مرکزی حکومت تک جانا چاہئے کہ فوری طور پر تیل کی قیمتوں میں اضافے کو بند

کیا جائے۔ یہ ساری رقم عوام کے خون پسینے کو نچوڑ کر حاصل کی جارہی ہے اور یہ رقم اپنے لالے تللوں پر لگارہے ہیں۔ یہ اربوں روپیہ آئندہ الیکشن کو rigged کرنے کے لئے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو ڈویلپمنٹ کی مد میں دے رہے ہیں۔ یہ غریب عوام سے پیسے لے رہے ہیں اس لئے آپ میری اس قرارداد کو take up کریں اور اس کو ابھی پاس کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"غریبوں کو جینے دو اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ نامنظور" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے

"وزیر اعظم نواز شریف" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2۔ فروری 2018 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،2۔فروری2018

(یوم الجمع،15۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 5

337

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محکمہ جات آبپاشی، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو، دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر محکمہ جات آبپاشی، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو، دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال-2015 16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

339

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،2۔فروری2018

(یوم الجمع،15۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر53منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا
الرَّحۡمٰنِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ
الۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَـقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۚ يَوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ
يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

سُوۡرَةُ النَّبَاٍ آیات37 تا40

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو اُن دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارانہ ہو گا(37) جس دن روح(الامین)اور(اور) فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو(خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اُس نے بات بھی درست کہی ہو(38) یہ دن برحق ہے پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنالے(39) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے۔ جس

دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا(40)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے
مصطفیٰؐ اُٹھا کے خوش ہوئے
خانہ خدا سے مصطفیٰؐ
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ نبیؐ کہ دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفیٰؐ حسین کو
کاندھوں پہ بٹھا کے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خوش ہوئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج وقفہ سوالات کا یہ hour تھا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ منسٹر سید ہارون احمد سلطان بخاری کی صبح ساڑھے آٹھ بجے طبیعت اچانک خراب ہو گئی جس کی وجہ سے وہ آج اسمبلی اجلاس attend نہیں کر سکیں گے۔ یہ request بھی ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعے آئی ہے کہ میری طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے مہربانی کر کے میرے ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کو adjourn کر دیا جائے لہٰذا میں ان کے محکمہ کے تمام سوالات کو pending کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ منسٹر کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات adjourn ہوا)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No, please، دیکھیں! انسانی ہمدردی بھی کوئی چیز ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا یہ سوالات پھر سوموار کو take up ہوں گے؟

سرکارروائی

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کو بتا دیں گے۔ وہ اس اجلاس میں آجائیں گے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں جو کہ Laying of Reports ہیں۔

محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، دانش سکولز، سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

MR SPEAKER: A Minister may lay the Audit Reports.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of C&W, HUD&PHE, Irrigation Department, Daanish Schools & Centres of Excellence Authority and

Cholistan Development Authority, Government of the Punjab for the audit year 2015-16.

MR SPEAKER: Audit Report on the Accounts of C&W, HUD&PHE, Irrigation Department, Daanish Schools & Centres of Excellence Authority and Cholistan Development Authority, Government of the Punjab for the Audit year 2015-16 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report up to 31st May 2018.

حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال17-2016

MR SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, for the year 2016-17. A Minister may lay the Audit Report.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, for the Audit year 2016-17.

MR SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, for the Audit year 2016-17 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 1 for examination and report up to 31st May 2018.

حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ

برائے آڈٹ سال16-2015

MR SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab, for the audit year 2015-16. A Minister may lay the Audit Report.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab, for the audit year 2015-16.

MR SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab, for the audit year 2015-16 has been laid and

referred to the Public Accounts Committee II for examination and report up to 31st May 2018.

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، یہ کیا وجہ ہے کہ آپ اتنی لمبی لمبی توسیع لیتے ہیں اور کام کچھ کر نہیں رہے، یہ معاملہ کیا ہے؟ دوسروں پر تو آپ بہت کچھ کرتے ہیں لیکن آپ خود کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کا concern بالکل ٹھیک ہے اور جب concerned departments تعاون نہیں کریں گے تو ہم میٹنگ میں کیا کریں گے اور آپ کو کس طرح رپورٹ پیش کریں گے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھے یہ بات لکھ کر دیتے۔ آپ جو کہہ رہے ہیں یہ مجھے لکھ کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں لکھ کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ آئندہ اس میں ٹائم نہیں ملے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں، ڈیپارٹمنٹس کو بھی ہدایت فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں یقیناً کہوں گا۔

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: حاجی ملک عمر فارق مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

1. The Prison (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353).
2. Starred Questions No. 8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Prison (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353).
2. Starred Questions No. 8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Prison (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353).
2. Starred Questions No. 8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1219/17 میاں محمود الرشد کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کا تھوڑا انتظار کر لیتے ہیں۔ اگر آ گئے تو لے لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1223/17 محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کا بھی تھوڑا انتظار کر لیتے ہیں۔ اگر آ گئیں تو take up کر لیں گے ورنہ یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1226/17 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

لاہور کے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں عرصہ دراز سے

70فیصد خالی اسامیوں کی وجہ سے علاج معالجہ متاثر

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "نیوز چینلرز "مورخہ 11۔دسمبر2017 کی خبر کے مطابق لاہور پاکستان میں ذہنی امراض کے لئے قائم سب سے بڑا ہسپتال پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اس وقت افرادی قوت کی شدید قلت سے دوچار ہے۔ حکومت کی طرف سے منظور کردہ سیٹوں میں سے70فیصد سیٹیں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں۔ اتنے بڑے ہسپتال میں صرف74ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ ہسپتال میں کل244ڈاکٹرز کی اسامیاں ہیں ان میں سے 170 پوسٹوں پر تعیناتی ہی نہیں کی جارہی۔ ڈاکٹرز کی شدید قلت کے باعث 1400 بستروں پر مشتمل ہسپتال کا روز مرہ کا کام متاثر اور علاج معالجہ میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ذہنی امراض کے حوالے سے بڑا ہسپتال ہونے کے باوجود اس کے حالات ابتر ہوگئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے اتنے بڑے ہسپتال کے لئے 244اسامیاں منظور کی گئی ہیں لیکن ان میں سے 170 سیٹیں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں۔ ان میں اے ایم ایس اور ڈی ایم ایس کی کل 10 سیٹوں میں سے 6 خالی ہیں اور صرف 4ڈاکٹرز ان اہم انتظامی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں۔ میڈیکل سپیشلسٹ کی دو سیٹیں خالی ہیں۔ ہسپتال میں ایک بھے انستھیزیا، پتھالوجی اور ریڈیالوجی کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود نہیں۔ ہسپتال میں کیڈر مرد ڈاکٹرز کی 165 سیٹیں منظور ہیں۔ حیران کن طور پر صرف 46 سیٹیوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ 119 پوسٹیں اس کیڈر میں مختلف گریڈ کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اسی طرح جنرل کیڈر خواتین کی مختلف گریڈ کی 62 سیٹیں ہیں جن میں سے 39 پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور 23ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ڈینٹل سرجن کی دو میں سے ایک سیٹ خالی ہے۔ مریضوں اور ان کے لواحقین نے حکومت پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کے لئے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1230 سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں یا پھر انتظار کر لیں۔

جناب سپیکر: کتنا انتظار کروں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وقفہ سوالات جو نہیں ہوا ایک گھنٹہ۔ جو پڑھ لی گئی ہوئی ہیں ان کے جوابات کے لئے بھی کوئی مہربانی فرمائیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے ایک سال سے تحاریک التوائے کار pending ہیں، ان کے جواب اگر آجائیں تو بہتر ہے، اگر نہیں آنے تو بتادیں کہ نہیں دینے۔

جناب سپیکر: کچھ آرہے ہیں، کچھ آتے جائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک سال پہلے کی میری ایک تحریک التوائے کار ہے، اس پر جواب نہیں آیا۔ اس کے علاوہ اسمبلی کو جو سوال گئے تھے ان پر بھی اسی طرح ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! اس پر expedite کروائیں۔ میں نے جو طریقہ آپ کو کہا تھا اس پر کچھ کریں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1245 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے، جی، محترمہ!

صوبائی دارالحکومت میں بچوں کے لئے خشک دودھ کے ڈبے سمگل شدہ اور مقامی سطح پر تیار ہونے کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 17-12-13 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں بچوں کی خوراک کے طور پر استعمال ہونے والے خشک دودھ کے ڈبے سمگل شدہ اور مقامی سطح پر تیار ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ مختلف برانڈز کے خشک دودھ کے ڈبوں کے لئے چیک اینڈ بیلنس سسٹم نہ بن سکا۔ اصل قیمت کا تعین اور نہ ہی معیار کا پتا لگایا جا سکتا ہے۔ غیر معیاری دودھ بچوں کی ابتدائی نشو و نما میں مہلک ہو سکتا ہے۔ نیوٹریشن اور چائلڈ سپیشلسٹ کی جانب سے ماں کا دودھ پلانے کو ہی لازمی قرار دیئے جانے کے باوجود خشک دودھ کا بے تحاشا استعمال کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق دارالحکومت میں مختلف

ڈیپارٹمنٹل سٹورز اور میڈیکل سٹورز پر نومولود سے لے کر تین سال تک کے بچوں کی خوراک کے لئے استعمال ہونے والے خشک دودھ کے ڈبے بے تحاشا فروخت کئے جا رہے ہیں۔ جاپان، یو کے، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، بیلجیئم، ارجنٹائن سمیت مختلف ملکوں کے ڈبے پاکستان میں درآمد کئے جاتے ہیں کیونکہ پاکستان کے مختلف شہروں میں فروخت کئے جانے والے ان دودھ کے ڈبوں کی قیمتوں کے تعین کے لئے چیک اینڈ بیلنس کا کوئی سسٹم موجود ہے اور نہ ہی ان کے معیار اور المیعاد کا جائزہ لینے کے لئے کوئی انتظامات کئے گئے ہیں جبکہ کوالٹی چیکنگ نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں مقامی سطح پر بھی جعلی ڈبوں کی تیاری کا انکشاف ہوا ہے۔ یہاں پر کمپنیاں خشک دودھ کی تیاری کے بعد انہیں جعلی ڈبے اوور ٹیگنگ کر کے مارکیٹ میں بڑے پیمانے پر فروخت کر رہی ہیں۔ مختلف کمپنیوں کے برانڈز کے ان خشک دودھ کے ڈبوں کی قیمتیں مختلف ہیں جن میں سے مے 650، کاوکیٹ 730، پیڈیاشوئر 1090، نن730، اینفومل 1100، سمی لیک890، ایل پینی785، گلوسرینا 1230، ایڈئونس715، باؤمل 830، نیولیک 780، اے ایل110، 850اور میلو960روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ خشک دودھ کے چیک اینڈ بیلنس کو سخت کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، یہ محکمہ خوراک کو جائے گی۔ ان کو پابند کریں کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب week next میں لے کر آئیں۔ اگلی تحریک التوائے کار سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1263 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں واقع ہسپتالوں میں صاف پانی نایاب

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کی اشاعت مورخہ 20۔ دسمبر2017 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں واقع ہسپتالوں میں صاف پانی نایاب ہو گیا ہے۔ ہسپتالوں میں زیر علاج مریض ہسپتالوں

میں آلودہ پانی پینے سے پیٹ کے امراض لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں تو دوسری طرف پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے بنائی گئی بوسیدہ ٹینکیوں سے زنگ آلود پانی وارڈز میں مریضوں کو پینے کے لئے ملتا ہے جس سے ہسپتالوں میں زیر علاج پچاس فیصد سے زائد مریض پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان بیماریوں سے بچنے والے مریض بازار سے بوتل کا پانی استعمال کر کے اپنی صحت محفوظ کر رہے ہیں۔ جنرل، میاں منشی، گنگا رام، گلاب دیوی، لیڈی ولنگڈن، لیڈی ایچی سن، مزنگ ہسپتال، یکی گیٹ سمیت دیگر ہسپتالوں میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے ٹینکیاں تو بنائی گئی ہیں مگر انہیں سالہا سال سے استعمال نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! دوسری طرف جنرل، میو اور میاں منشی ہسپتالوں میں زیر زمین واٹر سپلائی کے پائپ ناکارہ ہو چکے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، next week تک اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/39 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

الائیڈ ہسپتال راولپنڈی میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل "جاگ" کی رپورٹنگ کے تحت راولپنڈی کے تمام الائیڈ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ مریضوں کے لئے ڈاکٹرز خاص کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور بیڈز کی شدید کمی ہے۔ یہ صورتحال راولپنڈی شہر کے تمام ہسپتالوں کی ہے۔ مریضوں کو دینے کے لئے ادویات یہاں تک کہ درد اور بخار کی ادویات میسر نہ ہیں۔ خاص کر بچوں کے

ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے۔ بچوں کا بروقت علاج معالجہ نہ ہونے پر والدین شدید پریشان ہیں۔ راولپنڈی میں نمونیا کے مریضوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ راولپنڈی شہر کے الائیڈ ہسپتالوں میں بچوں کے وارڈز بھی نہ ہونے کے برابر ہیں اور بیڈز کی بھی شدید کمی ہے۔ گزشتہ چار دنوں میں نمونیا کے کافی تعداد میں بچے علاج معالجہ کے لئے ان سرکاری ہسپتالوں میں آئے ہیں۔ ان کا مناسب علاج ناکافی سہولیات کی وجہ سے نہ ہو سکا ہے جس کی وجہ سے مریض بچوں کے والدین میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، باقی تحاریک التوائے کو pending کرتے ہیں۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: اب زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 17/225 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ یہ پڑھا ہوا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ اس کا جواب دیں گی۔ جی، محترمہ! جواب کے لئے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا تھا۔ محترمہ نگہت شیخ آئی ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں، بہر حال ایوان کو بتائیں۔

بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد وضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! یہ بنک آف پنجاب کے متعلق سوال اٹھایا گیا ہے۔ اس میں معزز ممبر نے دو باتیں پوچھی ہیں۔ ایک تو ہماری 50 ہزار کی "اپنا روزگار سکیم" کے تحت فیصل آباد میں جو گاڑیوں کی ڈسٹری بیوشن ہوئی ہے اس کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر!دوسرا بنک آف پنجاب کی اپنی procurement کے بارے میں ہے۔میں ایوان کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ "اپنا روزگار سکیم" کے تحت جو 50 ہزار سوزوکی گاڑیاں روزگار فراہم کرنے کے لئے ہمارے جو نوجوان ہیں ان لوگوں کو دی گئی تھیں تاکہ ان کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں۔ اس کو بڑا transparent criteria base انداز میں regionally distribute کیا گیا تھا اور سارے اضلاع کو ان کا share دیا گیا تھا۔ اس میں فیصل آباد کا share 5718 وہیکلز کا نکلا تھا۔یہ کام بنک آف پنجاب کو allocate کیا گیا، بنک آف پنجاب نے اپنے طور پر بھی بہت transparency سامنے رکھتے ہوئے ان گاڑیوں کی disbursement کی ہے۔ انہیں پہلے بھی تجربہ تھا چونکہ انہوں نے یسلو کیب سکیم کے تحت بیس ہزار گاڑیاں دی تھیں،Customer Services کے کیس کی طرح اس سکیم کو بہت اچھی طرح smoothly کس طرح run کیا جا سکتا ہے۔انہوں نے اپنے ڈیلرز کا معیار بنایا تھا، معیار یہ تھا کہ ڈیلر کے پاس پارکنگ کی capacity ہو تاکہ جب گاڑیاں بلک میں آئیں تو انہیں وہاں park کیا جائے اور ادھر ادھر نہ رکھا جائے۔ایک تو یہ معیار تھا کہ ڈیلر کے پاس covered area ہو warehousing facility ہو۔

جناب سپیکر!دوسرا ہم یہ چاہتے تھے کہ ٹریکر لگے تاکہ پتا چلے کہ گاڑی کی movement کدھر ہے اس لئے ان کے پاس وہ space بھی ہو جہاں پر وہ اتنی بہت ساری گاڑیوں کو ٹریکر لگا سکیں۔ پھر ان کے پاس یہ بھی اچھا تجربہ ہو کہ لوگوں کو timely delivery ہو اور service timely after sale بھی ہو۔ان تین معیار کی basis پر فیصل آباد میں تین بڑے کار ڈیلرز کو کوٹا دیا گیا۔ معزز ممبر نے Suzuki Burj کے بارے میں پوچھا ہے اسے 2840 vehicles دی گئی ہیں اس کے علاوہ فیصل آباد میں سوزوکی فیصل آباد موٹرز کو 1005 vehicles دی گئی ہیں، سوزوکی چناب موٹرز کو 467 vehicles دی گئی ہیں یعنی سارے ڈیلرز کو cater کیا گیا ہے لیکن اگر کسی ایک ڈیلر کو زیادہ کوٹا دیا گیا تو وہ اس criterion basis پر دیا گیا ہے ۔ یہاں بڑا transparently کام ہوا ہے ،efficiently کام ہوا، تیز رفتاری سے کام ہوا ۔ یہ ensure کرنا ان کی ذمہ داری تھی۔ میں نے ایوان میں جو distribution کے نمبر بتائے ہیں یہ گاڑیاں بنک آف پنجاب نے disburse کرائی ہیں۔

جناب سپیکر!معزز ممبر کا دوسرا سوال یہ تھا کہ بنک آف پنجاب نے بھی ان سے سوزوکی کلٹس گاڑیاں خریدی ہیں۔ میں ایک بات درست کرتی چلوں کہ انہوں نے پانچ سو گاڑیوں کی بات کی حالانکہ پانچ سو گاڑیاں نہیں لی گئی تھیں ان کی یہ انفارمیشن غلط ہے بلکہ 105 گاڑیاں لی گئی تھیں اور وہ بھی سوزوکی مینوفیکچرر سے negotiate کر کے بغیر کوئی premium دیئے ہوئے fixed price basis پر ہی لی گئی تھیں۔وہ ان کے اپنے فنڈز تھے ، ان کی اپنی گاڑیاں تھیں انہوں نے directly مینوفیکچرر سے negotiate کیا اور مینو فیکچرر کو ہی payment ہوئی ۔ اس میں ڈیلر شپ کا role نہیں ہے کہ پیسے اسے دیئے گئے بلکہ directly سوزوکی والوں کو payment ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کر رہی ہوں کہ اس میں بھی ہمیں ایسی کوئی غیر شفاف بات نظر نہیں آ رہی ۔ بغیر کسی premium کے جو price تھی اور timely delivery بھی بہت ضروری تھی کہ timely delivery مل جائے لہٰذا timely delivery پر بغیر کوئی extra پیسے دیئے directly سوزوکی کو payment کر کے بنک آف پنجاب نے 105 گاڑیاں لیں۔ جو گاڑیاں لی گئیں ہمیں اس میں بھی کوئی ایسی بات نظر نہیں آ رہی جو ہم indicate کریں کہ یہ process شفاف نہیں تھا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا لہٰذا زیرو آر نوٹس کو of dispose کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں ذرا رپورٹیں lay کرا لوں۔ سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوالات

نمبر7350،8556اور8872کے بارے میں مجلس قائمہ
برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار بہادر خان میکن: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) and
2. Starred Questions No. 7350, 8556 & 8872.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) and
2. Starred Questions No. 7350, 8556 & 8872.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) and
2. Starred Questions No. 7350, 8556 & 8872.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ جاوید مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لیناچاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔جی ، محترمہ!

مسودہ قانون ریگولیشن آف پبلک انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب2017اور نشان زدہ سوال نمبر8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017(Bill No.30 of 2017) moved by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (PP-151).
2. Starred Question No.8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017(Bill No.30 of 2017) moved by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (PP-151).
2. Starred Question No.8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017(Bill No.30 of 2017) moved by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (PP-151).
2. Starred Question No.8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر7108،7109،7122اور7124کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
3. Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
3. Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
3. Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال: نہیں۔

جناب سپیکر: توسیع کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی انتظار کر رہی تھی کہ شاید توسیع میں میرا جو بنک آف پنجاب کا سوال تھا جو آپ نے کمیٹی کے سپرد کیا تھا اس کا نام بھی آئے گا۔ تین ماہ گزر گئے لیکن کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی اور نہ ہی میرے سوال کا کوئی اتا پتا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر رکھے سوموار کو اسے کریں گے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 5۔فروری2018 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،5۔فروری2018

(یوم الاثنین،18۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 6

359

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

GOVERNMENT BUSINESS

RESOLUTION

A MINISTER to move the following Resolution:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری2018 کو یوم کشمیر کے موقع پر مقبوضہ جموں وکشمیر میں جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کیا جائے اور مقبوضہ ریاست جموں وکشمیر کے شہریوں کو حق خودارادیت دیا جائے نیز وہاں سے بھارت کی قابض فوجوں کا انخلا کیا جائے اور کشمیری عوام پر جاری مظالم کو بند کیا جائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھی جائے۔

یہ ایوان عالمی برادری سے بھی اپیل کرتا ہے کہ کشمیریوں کو ان کا جائز حق دلوانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

یہ ایوان اپنے کشمیری بھائیوں کو ایک بار پھر یقین دلاتا ہے کہ پوری پاکستانی قوم حق خودارادیت کے حصول تک ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔"

361

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار،5۔فروری2018

(یوم الاثنین،18۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن
ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا
مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ
تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾

سورۃ آل عِمرَان آیات 195 تا 196

توان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لئے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کئے گئے میں ان کے گناہ دور کردوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے(195)(اے پیغمبرؐ) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے(196)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

عظمتیں بے شمار پاتے ہیں
خوش نصیب ان کے گیت گاتے ہیں
دل کو بھاتا نہیں کوئی منظر
جب مدینے سے لوٹ آتے ہیں
جن کا کوئی نہ ہو زمانے میں
اُن کو سینے سے وہ لگاتے ہیں
باندھ رکھا ہے میں نے رخت سفر
دیکھیں سرکار کب بلاتے ہیں
آپ کی یاد ہے سکوں دل کا
غم زمانے کے بھول جاتے ہیں

سرکاری کارروائی

قرارداد

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ میں آپ تمام ممبران کا شکر گزار ہوں کیونکہ میں نے 2۔ تاریخ کو کشمیری بھائیوں کی یکجہتی کے لئے خصوصی اجلاس کی گزارش کی تھی۔ دونوں طرف سے اس معزز ایوان کے تمام ارکان کی طرف سے جو بھی طریق کار ہے اُس کے مطابق قرارداد آئے گی اور میرے پاس کچھ نام آچکے ہیں لہٰذا پہلے قرارداد پیش کی جائے اور پھر میں اسے دہراتا ہوں۔

مقبوضہ کشمیر میں جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت اور اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کا مطالبہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری 2018 کو یومِ کشمیر کے موقع پر مقبوضہ جموں و کشمیر میں گزشتہ 70 سال سے جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔
>
> یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کیا جائے اور مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے شہریوں کو حق خودارادیت دیا جائے نیز وہاں سے بھارت کی قابض فوجوں کا انخلا کیا جائے اور کشمیری عوام پر جاری مظالم کو بند کیا جائے۔
>
> یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھی جائے۔

یہ ایوان عالمی برادری سے بھی اپیل کرتا ہے کہ کشمیریوں کو ان کا جائز حق دلوانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

یہ ایوان اپنے کشمیری بھائیوں کو ایک بار پھر یقین دلاتا ہے کہ پوری پاکستانی قوم حق خودارادیت کے حصول تک ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری 2018 کو یومِ کشمیر کے موقع پر مقبوضہ جموں و کشمیر میں گزشتہ 70 سال سے جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کیا جائے اور مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے شہریوں کو حق خودارادیت دیا جائے نیز وہاں سے بھارت کی قابض فوجوں کا انخلا کیا جائے اور کشمیری عوام پر جاری مظالم کو بند کیا جائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھی جائے۔

یہ ایوان عالمی برادری سے بھی اپیل کرتا ہے کہ کشمیریوں کو ان کا جائز حق دلوانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

یہ ایوان اپنے کشمیری بھائیوں کو ایک بار پھر یقین دلاتا ہے کہ پوری پاکستانی قوم حق خودارادیت کے حصول تک ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔"

یہ قرارداد متفقہ طور پر میرے پاس آئی ہے جسے جناب خلیل طاہر سندھو نے پڑھ دیا ہے۔ یہ منجانب جناب محمد سبطین خان، محترمہ خدیجہ عمر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، پارلیمانی لیڈر اور جتنے بھی ممبران ایوان میں موجود ہیں اُن سب نے کہا ہے کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کرنے کے لئے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے کشمیر سے پہلے لفظ مقبوضہ کا جو اضافہ کیا ہے یہ بہت درست ہے کیونکہ انڈیا ہمارے آزاد کشمیر کے بارے میں باتیں کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے اور اس کو درست کر لیتے ہیں۔ جناب محمد سبطین خان آغاز کریں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ تہہ دل سے اس چیز کو پورا پاکستان اور پورا پنجاب appreciate کر رہا ہے اور ہم اپوزیشن کی طرف سے نہایت خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ آپ نے کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے آج پنجاب اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا جو کہ ہمارا فرض بھی بنتا ہے۔ ہم برملا یہ بات بہت کرتے ہیں کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ جب ہم کشمیر کو اپنی شہ رگ کہتے ہیں تو common sense کی بات ہے کہ اللہ نہ کرے کہ اگر کسی کی شہ رگ کٹ جائے تو اس کا زندہ رہنا impossible ہو جاتا ہے اور ناممکن ہو جاتا ہے لیکن جب ہم کشمیر کو شہ رگ کہتے ہیں تو کیا اس شہ رگ کے لئے ہم وہ کچھ کر رہے ہیں جو ہمیں کرنا چاہئے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی ہم سے کوتاہیاں ہو رہی ہیں۔ مثال کے طور پر کشمیر کمیٹی ہے تو ہم یہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کشمیر کمیٹی پر نظر ثانی کی جائے، اس کا ریکارڈ چیک کیا جائے کہ اس کمیٹی نے کشمیر کاز کے لئے آج تک کتنی meetings کیں اور کتنے غیر ملکی دورے کئے جس میں کشمیر کاز کو اُجاگر کیا گیا۔ جب ہم کشمیر کمیٹی کی کارکردگی دیکھیں گے تو شاید وہ اتنی پر اثر نہ ہو جس طرح ہم شہ رگ والا دعویٰ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کو ایک proposal دینا چاہوں گا کہ ہماری کشمیر کاز کو right forum پہلی جماعت سے تعلیمی سلیبس میں شامل کیا جائے۔ صرف ریلیاں نکالنا، یہ بہت اچھی بات ہے لیکن ہماری نوجوان نسل کے علم میں ہونا چاہئے کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے جس کے لئے ہم کس حد تک sensitive ہیں اور بھارتی حکومت جو کچھ مقبوضہ کشمیر میں کر رہی ہے وہ international forum کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی نصاب میں بھی شامل کیا جائے اور ہماری کشمیر کمیٹی کو بھی تیز کیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا واقعہ ہوا جس پر ہندوستان نے فلم بنائی "بجرنگی بھائی جان" یا کوئی اس قسم کا نام تھا جو آج کل بہت زیادہ ٹی وی پر بھی آ رہا ہے۔ انہوں نے تو فلم بنائی اور ہم نے "گیتا بچی"

والےissueجو کہ کراچی میں ایدھی ٹرسٹ کے پاس کئی سال رہی اس کوpracticallyبھارتی حکام کے حوالے کیا جبکہ انہوں نے فلم کی حد تک اپنے آپ کو محدود رکھا۔ بہر حال ہم نے توpracticallyوہ کام کیا اور ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملا کہ روزانہ ہمارے بزرگوں، بچوں اور بچیوں پر بھارتی فوج کی فائرنگ ہو رہی ہے جس سے کنٹرول لائن پر بہت سے گھر تباہ ہو رہے ہیں، کتنے بچے جسمانی طور پر معذور ہو رہے ہیں اور بہت سی انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہماری حکومت صرف اس حد تک کہ ہم نے "کشمیر ڈے" منایا اور 5۔ فروری کو چھٹی تک نہ رہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کی وساطت سے وفاقی حکومت سے ہم یہ پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس شہ رگ کو بچایا جائے کیونکہ یہ واقعی ہماری شہ رگ ہے۔ جب تک کشمیر کو ہمownنہیں کریں گے، ان پر تھوڑا سا ظلم ہوتا ہے تو مقبوضہ کشمیر والے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے تو وہ پاکستان کے جھنڈے اٹھا لیتے ہیں۔ جب ہم ٹی وی پر پاکستانی جھنڈا ان کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں تو یقین کریں کہ ہمارا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ بندے کے بس میں کچھ نہیں ہوتا اور دل چاہتا ہے کہ ہم بھی ان مقبوضہ کشمیر کے مظلوموں کے ساتھ پاکستان کا جھنڈا اٹھا کر ان کے ساتھ پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگائیں اس لئے کہ یہ واقعی پاکستان کی شہ رگ ہے۔70 سال سے ہم پر مظالم ہو رہے ہیں اور ہمارے مقبوضہ کشمیر کے مسلمان بھائیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ وائسرائے کی ملی بھگت اور اس وقت کے مہاراجہ کی ملی بھگت کے ساتھ اڑھائی تین لاکھ بندوں کو تو اس وقت شہید کیا گیا جو کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد میرا خیال ہے کہ یہ بہت ہی بڑا figure تھا اور آج تک دیکھیں "برہان مظفر وانی" اور برھان وانی جیسے ہمارے کئی بچے، ہماری بچیاں، ہماری مائیں اور ہماری بہنیں شہید ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس اس کے علاوہ بھارتی مظالم کا اور کیا واضح ثبوت ہو سکتا ہے تو اب وقت آ گیا ہے کہ جتنے مظالم ہو رہے ہیں تو یہ کام صرف قراردادوں کے ساتھ نہیں چلے گا بلکہ آج ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم سارے ممبران اسمبلی بارڈر پر کھڑے ہوتے چاہے ہمیں وہیں پر رات ہو جاتی اور مقبوضہ کشمیریوں کو پتا چلتا کہ ہمارے پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران آئے ہوئے ہیں۔ جب بھی حکومت پروگرام بنائے ہمleaving asideکہ یہ پی ٹی آئی ہے، یہ (ن) لیگ ہے، یہ جماعت اسلامی ہے، یہ

(ق)لیگ ہے اور یہ پیپلز پارٹی ہے، ہمیں ایک ایسا یادگار قدم اٹھانا چاہئے کہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران اچھے اور ذی شعور لوگ تھے جو اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ رہے۔ میں آخر میں پھر یہی کہوں گا اور میں قرارداد اس لئے نہیں پڑھ رہا کہ ابھی آپ کی اور ہماری میٹنگ میں۔۔۔

جناب سپیکر: سبطین صاحب! قرارداد تو وزیر موصوف نے پڑھ دی ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! نہیں۔ ہمارا جو موقف ہے وہ قرارداد کے اندر آ گیا ہے اس لئے میرا موقف یہ ہے کہ خدارا ہم اپنی شہ رگ مقبوضہ کشمیر کو بچائیں جس طرح اپنی ذاتی شہ رگ کو بچانے کے لئے ہم تدابیر کرتے ہیں۔ کشمیر کمیٹی کے ساتھ ساتھ تعلیمی سلیبس میں ان چیزوں کو شامل کیا جائے۔ کشمیر کمیٹی کو forcefully کہا جائے کہ وہ اپنا ریکارڈ دیں اور ہر دو ماہ بعد کشمیر کے لئے International toursہوں جس میں کشمیر کے issue کو اجاگر کیا جائے کیونکہ اس وقت ہمارے لئے یہ sensitive نہیں ہے بلکہ یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے تو ہمیں اس issue کو اس طریقے سے لینا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہر سال کی طرح میں صبح 10:00 بجے سے 200 ڈاکٹروں کے ساتھ ریلی میں تھی۔ چونکہ کشمیر میری روح ہے اور ہم سب کی روح ہے تو آپ سے اجازت چاہ رہی تھی کہ اگر مجھے کچھ زیادہ وقت دے دیں تاکہ میں تفصیل سے بات کر لوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ بات کریں ناں۔ دیکھیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ کی میں شکر گزار ہوں اور آپ کے لئے دعا گو بھی ہوں کیونکہ آج کشمیریوں کی جدوجہد آزادی نازک موڑ پر پہنچ چکی ہے اور وادی میں ہر طرف خون ہی خون بکھرا پڑا ہے اور کچھ نظر نہیں آ رہا۔ جلتے ہوئے کشمیر کی پکار پر آپ نے پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلا کر ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے دل اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ان کے آنسوؤں کے ساتھ ہمارے آنسو بہتے ہیں۔ انہیں گولی لگتی ہے تو زخم ادھر ہوتے ہیں۔ ان کی جدوجہد آزادی میں ہر فرد شانہ بشانہ کھڑا ہے۔

آج یوم یکجہتی کشمیر منایا جارہا ہے جس میں پاکستانی قوم اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ تجدید عہد کرتی ہے کہ جب تک کشمیر آزاد نہیں ہو گا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے اور خون کا آخری قطرہ بھی کشمیر کی آزادی کے لئے بہے گا۔ "کشمیری کی آزادی سے بھارت کی بربادی تک جنگ رہے گی جنگ رہے گی"، "کشمیر ہمارا ہے اور سارے کا سارا ہے" کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کو بھی معلوم ہے کہ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے مگر اس کے باوجود اس کی آنکھیں اور کان بند ہیں۔ کشمیر جنت نظیر ہے اور میرا کشمیر آپ سب کا کشمیر ہے۔ برصغیر پاک وہند کے شمال مغرب میں واقع ریاست کا تقریباً83 ہزار مربع میل ہے جس میں گلگت بلتستان، آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر شامل ہے۔ عظیم قائد محمد علی جناح نے جب1946 میں سری نگر کا دورہ کیا تو وہاں ایک ماہ قیام کیا جس دوران کشمیریوں کے ساتھ ملاقات کی اور انہوں نے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے مگر بے غیرت انڈیا نے 1947 میں ہمارے ساتھ دھوکا کیا۔ تقسیم ہند کے فارمولے کے تحت جس ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت تھی وہ پاکستان کو ملنا تھی اور یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے مگر نہرو نے اپنی فوجیں induct کر کے اُس وقت سے اس کا نام مقبوضہ کشمیر رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! عظیم لیڈر برہان وانی کی شہادت نے کشمیر کی وادی کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کہہ رہی تھیں کہ میں نے ترانہ پڑھنا ہے وہ پڑھ دیں، وہ کیا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ آخر میں پڑھوں گی۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں دوسروں کو بھی ٹائم دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میری کچھ گزارشات تو سن لیں کہ حکومت کو ان حالات کو دیکھ کر ایک جامع پالیسی بنانی پڑے گی جس میں سفارتی محاذ پر انقلابی اقدامات کئے جائیں اور اُس میں کشمیریوں کو نمائندگی دی جائے۔ کشمیریوں کی قسمت کا فیصلہ کشمیری کریں گے۔ میاں محمد نواز شریف کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے UNO میں کشمیر کا زبردست مقدمہ پیش کیا مگر اس کے باوجود مزید ضرورت ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں کشمیر کے مسئلے پر ایک ایجنڈے پر اتفاق کریں اور اپنے منشور میں اسے بنیادی اہمیت

دیں۔ مظلوم کشمیریوں کو بربریت اور غلامی سے نجات دلانے کے لئے پاکستان کو سیاسی اور معاشی لحاظ سے مستحکم ہونا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میری تمام اپوزیشن کے بھائیوں اور بہنوں سے اپیل ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر سب ایک ہوں۔ آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ حکومت پاکستان مقامی اور بین الاقوامی میڈیا میں پرائم ٹائم خریدیں اور وہاں پر بھارت کی سفاکانہ مکاریوں اور چلاکیوں کو ہائی لائٹ کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے توجہ دلادی ہے اب آپ نے جو ترانہ پڑھنا ہے پڑھ دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ وہ ترانہ ہے جو ہر کشمیری گا رہا ہے۔

خدا سے منت ہے میری خدا سے منت ہے میری
لٹا دو جنت وہ میری لٹا دو جنت وہ میری
وہ امن وہ چمن کا نظارہ او خدایا لٹا دے کشمیر ہمارا
میرا کشمیر سنوارا کیوں میرا کشمیر سنوارا کیوں جب اس کو یوں اُجڑنا تھا
خوش نما منظر تھے خوش نما منظر تھے
خنجر کیوں چلایا اوخدایا لٹا دے کشمیر دوبارہ
میری روح کی تصویر میری تھول کی تصویر

میرا کشمیر میرا کشمیر میرا کشمیر او خدایا لٹا دے میرا کشمیر
کشمیر ہے پاکستان کھولے گی اک زنجیر کشمیر ہمارا ہے سارے کا سارا ہے
مکارو سن لو دغا بازو سن لو کشمیر بنے گا پاکستان
کشمیر اور پاکستان بنے گی اک زنجیر

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ
يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

"اور تم کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔"

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے الحمدللہ آج 5۔فروری کا دن ہے جس دن پورے پاکستان کے طول و عرض کے اندر تمام تر سیاسی و دینی تنظیمیں قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر اپنے اپنے انداز کے اندر کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے اجلاس کے بارے آپ نے بھی تحرک کیا جو اس وقت جاری و ساری ہے اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج اس ایوان کے توسط سے مقبوضہ کشمیر کے بزرگوں کو، وہاں کے جوانوں کو، وہاں کی بیٹیوں، بیٹوں اور ماؤں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ گزشتہ 70 سال سے 8 لاکھ ہندو فوج ظلم استبداد کے تمام تر حربے استعمال کر رہی ہے اور حالیہ دنوں کے اندر جو ظلم پائلٹ گنوں کے ذریعے سے کیا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں سینکڑوں بچیاں، بچے، جوان اور بوڑھے اپنی بینائی سے مستقل طور پر محروم ہو گئے ہیں۔ ان تمام تر ظلم کے باوجود کشمیر کے لوگ آزادی کی جدوجہد کو جاری

رکھے ہوئے ہیں اور ہندو سرکار کا خیال تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں فوج کے ذریعے سے ظلم کرنے کے نتیجے کے اندر کشمیری اپنی آزادی کے مطالبے سے دستبردار ہو جائیں گے ایسا ممکن نہیں ہو سکا اور الحمدللہ یہ جدوجہد جاری ہے۔ یہ بات بھی بہت خوش آئند ہے کہ پوری قوم قائداعظم کے اس وژن کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے کو اچھی طرح سمجھتی ہے بعض حکومتی کلابازیوں کے الرغم قوم دامے درمے سخنے کشمیریوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ماضی کے اندر یہ نعرہ بھی لگایا گیا کہ پہلے Building Confidence Measures(CBM) انڈیا کے ساتھ کر لی جائیں۔اُس کے ذریعے سے پھر آلو پیاز اور ٹماٹر کی تجارت ہندوستان کے ساتھ شروع کی گئی اور کہا کہ پہلے ہم باقی avenues کے اوپر معاملات کو بہتر کر لیں پھر ہم کشمیر کی طرف آئیں گے تو اُس کا بھی فائدہ ہندوستان کو ہوا، جو اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں۔ جب ہم ہندوستان کے ساتھ تجارت کرتے ہیں تو ہندوستان سے 20 روپے کی چیز منگواتے ہیں اور ہندوستان ہم سے ایک روپے کی چیز لیتا ہے۔ ہندوستان میں زراعت کے میدان کے اندر زرعی inputs کے ریٹس ذرا کم ہیں اُس کے نتیجے کے اندر اُن کی فصلیں سستی ہوتی ہیں اور پاکستان کے اندر زرعیinputs کا ریٹس زیادہ ہیں نتیجتاً یہاں پر فصلات کی قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں تو اُس تجارت کو کرنے کے نتیجے کے اندر ہمارے کسان بھائی مشکل کے اندر آتے ہیں۔ یہ کام ہماری حکومت تھوڑے فائدے کے لئے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر ایک صاحب بہادر بندوق کے زور پر حکومت میں آگئے اور انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ پالیسی ہے ہمیں صرف مقبوضہ کشمیر پر بات کرنی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر !میں یہ عرض کروں گا ایک صاحب بہادر حکومت میں تشریف لے آئے انہوں نے آٹھ آپشن پیش کر دیئے لیکن الحمدللہ اُن کے جانے کے ساتھ اُن کے سارے آپشن بھی دفن ہو گئے۔ ہمارے ایک سابق وزیراعظم نے وہاں جا کر تقریر کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی کہ دونوں طرف تو ایک جیسے لوگ ہیں، لباس ایک ہے، کھانا پینا ایک ہے، شکلیں ایک جیسی ہیں، اٹھنا بیٹھنا ایک جیسا ہے، رسم ورواج ایک جیسے ہیں پھر کس ظالم نے یہاں پر لکیر کھینچ دی ہے، خونی لکیر، میں آج اس ایوان کے توسط سے انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ پاک سرزمین نہ ہوتی تو وہ وزارت عظمیٰ کے منصب پر نہ پہنچتے[**********]

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ پنجاب (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟ آپ بات کو اُلٹی سائڈ پر نہ لے کر جائیں۔I not allowed you. ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ پنجاب (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج کشمیر ڈے ہے یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں آپ سے یہ توقع نہیں رکھتا ہوں۔ آپ پوری قوم کی نمائندگی کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی بات مان لی ہے۔

جناب سپیکر: Don't be personal to any body میں آپ کو یہ allow نہیں کروں گا۔ جی، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایوان کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان نے ہمارے ملک کے اوپر ایک ثقافتی یلغار کی ہوئی ہے۔۔۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! یہ وہ جماعت ہے جس نے کشمیر کاز کو ضرب لگائی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس پر بات نہ کریں۔۔۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ان کو یہ بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی ثقافتی یلغار کو روکا جائے اور ہندوستان کی فلموں کی نمائش جو پاکستان میں ہوتی ہے ان پر پابندی لگائی جائے۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کشمیریوں کے لئے بتائیں کہ کیا کیا جائے، آپ ہندوستان کی تجارت کو لے کر بیٹھ گئے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہندوستان سے ہر قسم کی تجارت کو بند کیا جائے تاوقتیکہ وہ اقوام متحدہ کی 1948 کی قراردادوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے اقدامات نہیں کرتا۔ وہاں سے ثقافتی یلغار کو بند کیا جائے، ثقافتی تحائف کے آنے جانے کو بند کیا جائے۔ ہمیں بھرپور سفارتی، اخلاقی اور سیاسی مہم چلانی چاہئے۔ وہاں پر 70 سال سے یہ جدوجہد جاری ہے اور ہم بھی احتجاج کر رہے ہیں اس کے لئے کوئی روڈ میپ بنانا چاہئے، کوئی ٹائم لائن مقرر کرنی چاہئے ورنہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان بڑے طریقے کے ساتھ پاکستان کے حصے کے دریاؤں پر بند باندھ کر ان کو divert کر رہا ہے جو کشمیر میں بہتے ہیں اور اس کے پانی کو استعمال کر رہا ہے۔ اس پنجاب جس کی representation یہ اسمبلی کرتی ہے اس کو بھی وہ بنجر بنانے کے درپہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہر محاذ پر ہمیں policy aggressive ترتیب دینی چاہئے، جرأت کے ساتھ اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس کے نتیجے کے اندر کشمیر آزاد ہو جائے اور پاکستان کا حصہ بن جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ شاہ صاحب! بڑی مہربانی لیکن جو الفاظ آپ نے کہے ہیں میں نے ان کو کارروائی کا حصہ نہیں بننے دیا۔ جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی۔ میں بڑے دکھ سے کہتا ہوں کہ ہمارے اتنے سمجھدار فاضل ممبر۔۔۔

جناب سپیکر: بس، اب اس کو چھوڑ دیں۔ وہ بزرگ ہیں بہرحال ہمیں بولنے سے پہلے سوچنا چاہئے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! چھوڑ دیا، چھوڑ تو دیا ہے لیکن آج اس قسم کی بات نہیں ہونی چاہئے تھی۔ میں صرف اتنی مختصر سی عرض کروں گا کہ وہ عالمی نمبردار، وہ سپر پاور جو human rights کی بڑی باتیں کرتے ہیں، بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے اندر امن قائم کریں گے اور دہشت

گردی کو ختم کردیں گے۔ اس مقبوضہ کشمیر میں جو ہو رہا ہے کیا انہیں نظر نہیں آرہا ہے یا ان کا ضمیر سویا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ وفاقی حکومت سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ہماری سفارت کاری کو ذرا بہتر کر کے یہ پیغام پوری دنیا میں پہنچایا جائے کہ جو ظلم و ستم مقبوضہ کشمیر کے اندر ہو رہا ہے ہماری بہنوں، بھائیوں، بیٹیوں کے ساتھ جو وحشت ناک اور دردناک سلوک ہو رہا ہے اس کا کوئی ازالہ کیا جائے۔ اس کی روک تھام ہونی چاہئے جب تک یہ روک تھام نہیں ہو گی تو پھر دنیا میں کیسے امن قائم ہو گا اور کیسے دہشت گردی ختم ہو گی؟ ہمیں اپنی سفارت کاری کو بہتر کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہوں گا کہ UNO نے جو Resolutions پاس کی تھیں وہ ردی کی ٹوکری میں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کا ضمیر کبھی نہیں جاگا کہ ہم نے ان پر عملدرآمد کرانا ہے اور اس خطے کو آزاد کرانا ہے جس طرح پاکستان آزاد ہوا تھا۔ اگر قائداعظم کی قابل قیادت نہ ہوتی اور مسلم لیگ کی جماعت نہ ہوتی تو شاید پاکستان بھی آزاد نہ ہوتا بلکہ وہ بھی قبضے میں ہی جکڑا ہوتا۔ اس ساری آزادی کی نعمت کی ہمیں بڑی قدر ہے۔ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں نے پاکستان کے لئے جتنی قربانیاں دی تھیں یہ قربانیاں کشمیری قوم بھی دے رہی ہے اور وہ جاگی ہوئی ہے۔ ہمیں بھی قدم سے قدم ملا کر ان کا ساتھ دینا چاہئے کیونکہ ہم سے زیادہ آزادی کی قدر کسی کو نہیں ہو گی۔ ہمارے آباؤاجداد نے دیکھا ہے کہ ہمیں آزادی کس قیمت پر ملی ہے۔ اس لئے عالمی طاقتوں کا ضمیر جھنجھوڑنا چاہئے، سفارت کاری کو بھی بہتر کرنا چاہئے۔ پاکستان کے ہر بچے کا ہر لفظ ان کے ساتھ ہے، پاکستان پوری قوت سے ان کے ساتھ کھڑا ہے، پاکستان کی عوام کھڑی ہے، پاکستان کی قیادت کھڑی ہے اور مسلم لیگی قیادت کھڑی ہے کیونکہ مسلم لیگ پاکستان کی mother party ہے اس سے زیادہ آزادی کی قدر کسی کو نہیں ہو سکتی۔ پاکستان کے لئے جیسے مسلم لیگ نے جدوجہد کی ہے اسی طرح آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے لئے بھی کی جائے گی۔ کشمیر کا جو بھی decision ہو وہ کشمیر کی عوام کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہونا چاہئے کہ کشمیری عوام کیا چاہتی ہے اس کے لئے پاکستان پورے درد دل کے ساتھ ان کے ساتھ کھڑا ہے اور مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہے۔ جو بھی ان کے لئے کرنا پڑے وہ پاکستان کو کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ پنجاب اسمبلی میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے جو روایت قائم کی گئی ہے یہ بڑی خوش آئند ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح میں ذکر کر رہی تھی کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ آج ہم نے اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے اجلاس بلایا ہے۔ بے شک ہماری سیاسی مخالفتیں اپنی جگہ ہیں لیکن ہم بحیثیت قوم اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جس طرح میرے بھائی نے ابھی کہا کہ ہم یہاں تقاریر کر رہے ہیں، اس پر قراردادیں بھی آتی ہیں لیکن 70 سال ہو گئے ہیں لگاتار کشمیریوں پر ظلم ہو رہا ہے حالانکہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں ایسی aggressive قسم کی کوشش کرنی چاہئے جس سے کوئی نتیجہ نکلے۔ یہاں باتیں کرنے سے، تقاریر کرنے سے، ٹھیک ہے اُن کو حوصلہ تو ہو گا کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن جو ظلم وہ برداشت کر رہے ہیں اس کا ابھی تک کوئی ازالہ ہو پا رہا ہے اور نہ ہی کوئی حل نکل رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کروانے کی بے حد ضرورت ہے اور عالمی برادری کو بڑا strong message دینے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کا حل اس لئے نہیں ہو پا رہا ہے کہ شاید یہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ اسی وجہ سے وہ اس کو resolve نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک message دوں گی کہ یہ مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے اس کے لئے عالمی برادری کو سوچنا چاہئے اور اس پر کوئی ایسا فیصلہ ہونا چاہئے کہ ہماری مائیں، بہنیں اور بھائی جو اتنا اتنا ظلم برداشت کر رہے ہیں وہ نہ ہو۔

جناب سپیکر! آپ خود سوچیں کہ جب یہاں پر کوئی درندگی والا واقعہ ہوتا ہے تو ہمارے دل ہل جاتے ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں 70 سال ہو گئے ہیں ہمارے بھائی، بہنیں، بیٹیاں یہ ظلم برداشت کر رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم لوگ ان کے لئے کچھ نہیں کر پا رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم سے اس کی بھی پوچھ گچھ ہو گی کیونکہ وہ ہمارا حصہ ہے اور ہم سب نے اس کا جواب دینا ہے کہ پاکستان دشمنی میں بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کو بھی نشانہ بنایا ہوا ہے، کشمیریوں پر ظلم کر رہے ہیں لیکن یہاں سے ان کو یہ بڑا message strong جانا چاہئے کہ ہم لوگ ایک ہیں اور ہم لوگ کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے، یہ کشمیر ہمارا ہے اور انشاءاللہ ہمارا ہی رہے گا وہ جو مرضی کوشش کر لیں، عالمی برادری کو بھی ایک message strong جانا چاہئے اور میرا مطالبہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ fact finding کے لئے وہاں پر ایک ٹیم بھیجے جو وہاں پر جا کر دیکھے کہ جو ظلم اور کرب وہ ہمارے بہن بھائی اٹھا رہے ہیں تاکہ پوری عالمی برادری کو اس کا اندازہ ہو اور جو وہ ظلم اٹھا رہے ہیں اگر ان کے دل اور ضمیر مر گئے ہیں تو ان کے ضمیر جاگیں اور اس کا کوئی فیصلہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور ان تمام کو سلام پیش کرتی ہوں کہ وہ ستر سال سے ظلم برداشت کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے مؤقف پر کھڑے ہیں اور ہماری پوری قوم ان کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور پنجاب اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس عاجز کا تعلق بھی جموویلی سے ہے اور ہم 1947 میں وہاں سے مہاجر ہو کر یہاں آئے جو ہم نے اس وقت ہندوؤں کا ظلم و ستم دیکھا ہے پورا خاندان، پورا قبیلہ شہید ہو گیا تھا، ہم پاکستانیوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس وقت سے لے کر آج تک جموں کشمیر کے مہاجرین کو اپنا مسلمان بھائی سمجھ کر خدمت کرنا

ایک فرض سمجھا ہے۔ کشمیری مسلمانوں پر ہندو70سال سے قبضہ جمائے ہوئے ہیں اور انہوں نے 70سال سے اپنی افواج کے ذریعے سے کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد کی آواز کو دبانا چاہا ہے لیکن کشمیریوں کی آزادی کی آواز کو وہاں کوئی نہ کوئی کشمیری مسلمان زندہ کئے ہوئے ہے۔8۔جولائی2016کو ایک سکول ٹیچر کے پندرہ سال کے نوجوان بیٹے مظفر وانی نے اپنے بھائی کی کشمیر کی آزادی کی شہادت پر ایک تحریک چلائی تھی اس بناء پر پندرہ سال کے مظفر وانی پر ظلم وستم کر کے شہید کیا گیا۔ بنیے کی افواج نے کشمیر پر اس نیت سے قبضہ کیا تھا کہ ہم کشمیری مسلمانوں پر قبضہ کر کے پاکستان کا جینا محال کر دیں گے اور دو دریا جہلم اور چناب جو کشمیر سے نکلتے ہیں ان پر قبضہ کر کے ہم پاکستان کو ریگستان میں تبدیل کر دیں گے۔ اس نوجوان نے اپنی شہادت پیش کر کے یہ ثابت کر دیا تھا کہ زندگی اتنی غنیمت بھی نہیں جس کے لئے عہد کم ظرف کی ہر بات کو گوارہ کر لیں۔ اس نوجوان نے کشمیریوں کے اندر آزادی کا اس طرح کا پیغام دے دیا ہے کہ ہندوستان کی افواج اب خود تنگ ہو کر خودکشی پر خودکشیاں کر رہی ہیں اس لئے کہ کشمیری مسلمانوں کا جذبہ دیکھ کر انہوں نے جو ظلم وستم کا بازار گرم کیا ہے، جو وعدہ کیا تھا کہ ہم کشمیر کے اندر استصواب رائے کرائیں گے اور کشمیریوں کی رائے کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ 1948 میں جبکہ مسلمان فوجیں، پاکستان کی فوجیں کشمیریوں کی آزادی کے لئے سری نگر تک پہنچ چکی تھیں تو اس وقت انہوں نے اقوام متحدہ میں جا کر واویلہ کیا تھا کہ ہم کشمیریوں کو حق رائے دہی دیں گے۔ اس وقت تین شرطیں طے ہوئی ہیں، لڑائی بند کر دی جائے، فوج کو وہاں سے نکال دیا جائے، کشمیریوں کو اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرنے دیا جائے۔ اس وقت یہ قابو ہو چکے تھے، پتا نہیں اس وقت، میں یہ سمجھتا ہوں کہ الکفر ملت الواحدہ، کفر ایک دین ہے، ایک ملت ہے وہ مسلمانوں کی ترقی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کشمیریوں کی آواز کو دبانے کے لئے اس وقت لڑائی تو بند ہو گئی لیکن دو وعدے جو کئے تھے ایک یہ کہ فوجیں وہاں سے نکال لی جائیں گی، فوجیں ہندوستان نے نکالی ہیں اور اقوام متحدہ نے اس وقت جو وعدہ کیا تھا کہ کشمیریوں کی رائے کے مطابق فیصلہ ہو گا نہ وہ پورا کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ امن کے پجاری جو یہ کہتے ہیں کہ ایک گدھا مر جائے تو ہمیں نیند نہیں آتی، فلسطین کے اندر یا کشمیر کے اندر جو مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے تو کدھر گئی اقوام متحدہ، کدھر گئی سلامتی کونسل اور کدھر گئے وہ گدھوں کا دکھ اٹھانے والے؟ انسانوں کا خون بہایا جا رہا

ہے اور انہیں کوئی فکر نہیں ہے۔ پاکستان کا ایک ایک بچہ، پاکستان کا ہر فرد کشمیریوں کے ساتھ ہے، ہمارا ایمان کا تعلق ہے اور اسلام کا تعلق ہے۔ ہمارا ایمان اور تعلق یہ کہتا ہے کہ ہم کشمیریوں پر ظلم برداشت نہیں کریں گے۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے، ہمارے وزیر اعظم اور (ن) لیگ کے سربراہ نے اقوام متحدہ میں آواز بلند کر کے یہ کہہ دیا تھا کہ جب تک کشمیریوں پر ظلم بند نہیں ہو گا اور آزادی نہیں دی جائے گی تو اس وقت تک پاکستان کا کوئی بچہ بھی چین سے نہیں بیٹھے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں، تم ہندوستان والو! کشمیر پر قبضہ کرنے کے لئے، تم اپنی قوم کو بھوکا رکھ کر ایٹم بم بنا کر ہمیں دبانا چاہتے تھے، کشمیر کے سلسلے میں تین جنگیں ہو چکی ہیں اور تینوں جنگوں کے اندر پاکستان اور پاکستان کی فوج نے شامل ہو کر بتا دیا ہے کہ قائد اعظم نے جو کہا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، پاکستان کی افواج نے تین جنگیں لڑ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم اپنی شہ رگ کی حفاظت کریں گے۔ آج پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے آواز اٹھا رہا ہے، کشمیریوں! تمھاری آزادی کے ساتھ پاکستانی شامل ہیں اور انشاءاللہ یہ کشمیر ان کو آزاد کرنا پڑے گا۔ یہ پانی بند کرنا چاہتے ہیں اور یہ پاکستان کو خشک کرنا چاہتے ہیں۔ کشمیریوں کی آزادی یہ بتا رہی ہے، کشمیریوں کی تحریک آزادی بتا رہی ہے کہ وقت آنے والا ہے جب پاکستان کے حصے بکھرے ہوں گے۔ میں ایک بار پھر آپ کا اور پنجاب اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مولانا صاحب اپنی تقریر میں الفاظ کی تصحیح کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! مولانا صاحب! جلدی میں بول گئے ہیں اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، الفاظ کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں جلدی میں پاکستان کہہ گیا ہوں، بھارت کے حصے بکھرے ہوں گے اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آج کا اجلاس بلایا اور آج کا اجلاس بلانے سے ایک بہت اچھا اور positive gesture گیا ہے کہ آج ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں، ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے آج ہم سب یہاں اکٹھے بیٹھے ہیں اور کشمیر پر بات کر رہے ہیں۔ اس پر میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں، میں خود کشمیر کی بیٹی ہوں، میری رگوں میں کشمیری خون دوڑ رہا ہے، مقبوضہ کشمیر سے میرا تعلق ہے اور میری دادی، میرے والد اور میرے پورے خاندان نے بہت قربانیاں دیں جب پاکستان بنا۔ جب ہم وہاں سے ہجرت کر کے ادھر آئے تو بہت ساری جانیں بھی دیں، اپنی زمین و جائیداد اور ہمارے آباؤ جداد کی قبریں بھی ادھر ہیں اس لئے کشمیر سے تعلق تو ویسے بھی ہے لیکن اس طرح بہت زیادہ ایک محبت کا اور ایک لگاؤ کا ذریعہ ہے۔ آج ظلم یہ ہے کہ 5۔فروری کو ہم کشمیر کو یاد بھی کرتے ہیں، کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار بھی کرتے ہیں لیکن ہم ایسے کیا اقدامات کریں کہ جس سے ہم بہتر طور پر اس آواز کو مضبوطی کے ساتھ اٹھا سکیں۔ کشمیر جو کہ ہماری شہ رگ ہے، قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے اور شہ رگ جیسے سبطین صاحب نے بھی کہا، جسم کا وہ حصہ ہوتی ہے کہ اگر اس کو جسم سے الگ کر دیا جائے یا کاٹ دیا جائے، جدا کر دیا جائے تو انسانی زندگی ممکن نہیں ہوتی تو پاکستان آج ایسے ہی جسم کی مانند ہے کہ جس کی شہ رگ پر چھری ہے اور انڈیا اسے تن سے جدا کرنا چاہتا ہے لیکن پاکستان کی جدوجہد اسی جذبے اور اسی طور کے ساتھ ہونی چاہئے کہ جو ایک جسم کی اپنی شہ رگ کے ساتھ ہوتی ہے۔ آج جب کشمیر میں، میں ایک ماں ہوں، ایک بیٹی ہوں، بہن ہوں، جب میں کشمیر میں اپنی بہنوں کو بے حرمت ہوتا دیکھتی ہوں، نوانی جیسے بیٹوں کو قربان ہوتا دیکھتی ہوں، جب اپنی آنے والی نسلوں کو نابینا ہوتا دیکھتی ہوں تو یقین مانیں، بس نہیں چلتا کہ انڈیا کو آگ لگا دیں۔ 10 لاکھ فوج ان جاہلوں نے، ان بزدلوں نے ان چند ایک مٹھی بھر کشمیریوں کے لئے بٹھا رکھی ہے۔ آج ہمیں صرف یہاں کھڑے ہو کر تقاریر نہیں کرنی بلکہ ہر پاکستانی نے اپنے ساتھ یہ عہد کرنا ہے کہ کشمیر کی جنگ صرف کشمیریوں کے لئے نہیں ہے، ہم سب کی جنگ ہے، وہ ہماری شہ رگ ہے، وہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے۔ اس کو ہم نے لے کر رہنا ہے اور اس کے لئے ہمیں اپنی policies کو بھی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ہماری ایک کشمیر کمیٹی ہے جس کی کارکردگی آپ سب کے سامنے ہے۔ اس میں کوئی پولیٹیکل ایجنڈا نہیں ہے۔ کیوں نہیں یہ کمیٹی ریاست کے اندر ہوتی؟ کیوں نہیں وزیراعظم اور پریذیڈنٹ اس کے patron in chief ہوتے؟

جناب سپیکر: دیکھیں! ان الفاظ کو آپ نہ چھیڑیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: یہ بات بہتر نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی، آپ ادھر تک رہیں ورنہ میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آج ہمیں اس امر کی ضرورت ہے کہ کشمیر کے لئے ہم صرف 5۔فروری کو ہی واویلا نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اچھی تجاویز دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کشمیر کے لئے ہمیں اپنی خارجہ پالیسی کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ کشمیر کمیٹی کا head خود ان کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ ریاست کو کشمیر کمیٹی کو own کرنے کی ضرورت ہے۔ کشمیر کے لئے ہم سب کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہ لوگ روز مرتے ہیں۔ گولیاں اپنے سینوں پر کھاتے ہیں اور پاکستان کا پرچم ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے مر رہے ہیں اور ہم کیا کر رہے ہیں؟ پاکستان زندہ باد۔ کشمیر بنے گا پاکستان۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، زندہ باد۔ شاباش۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)۔۔۔ تھوڑا ٹائم short ہے، مہربانی کریں کیونکہ میں نے پھر یہ question put بھی کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت مہربانی لیکن جناب! ساری پابندیاں میرے تے ای آجاندیاں نیں آخر تے۔

جناب سپیکر: جی، میں بند کر دوں گا۔ آپ2منٹ لیں، بس2منٹ میں کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب! آپ حکم کریں تو ہم2سیکنڈ میں کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں سیکنڈ کی بات نہیں کرتا۔2منٹ میں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):

سنا ہے بہت سستا ہے خون وہاں کا
اک بستی جسے لوگ کشمیر کہتے ہیں

جناب سپیکر! آج 5۔ فروری کا جو دن ہم نے یوم کشمیر، آزادی کشمیر، یکجہتی کشمیر کے لئے منایا اور پنجاب اسمبلی کا آج آپ نے اجلاس بلایا۔

جناب سپیکر: یہ سستا جو ہے ان کے لئے ہو گا ہمارے لئے تو بہت قیمتی ہے وہ۔ تھوڑی سی مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں، اس ایوان کا شکر گزار ہوں، سارے بھائیوں کا شکر گزار ہوں۔ ایک ہمارے ایمان میں بھی ہے، ہماری الہامی کتاب میں بھی لکھا ہے، ہمارے قرآن پاک میں بھی لکھا ہے کہ:

یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
اور جنت نہ کسی کافر کو ملی ہے، نہ ملے
گی

جناب سپیکر! ہمارا ایمان ہے کہ کافر کسی جنت کے حقدار نہیں ہو سکتے تو انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح ہمارے بہن بھائیوں نے آج یہ گفتگو فرمائی کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، اس میں کوئی شک نہیں، اس میں دو رائے نہیں کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور ہماری گورنمنٹ، ہماری قوم کو کشمیر کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے، اتنا ہی اس کے ساتھ لگاؤ ہے جتنا ہمیں اپنی سانس سے پیار ہے، ہمیں اپنی شہ رگ سے پیار ہے، ہمیں اپنے جسم سے پیار ہے۔ میں اس ایوان کے توسط سے اقوام متحدہ کے ان

ذمہ داروں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس انڈیا کو، مودی سرکار کو اور اس کے شر پسندوں کو اس سے باز کرایا جائے کہ انہوں نے پاکستان کی ایل او سی کی چار سالوں میں کوئی2900 مرتبہ خلاف ورزی کی اور مقبوضہ کشمیر کے نہتے کشمیریوں کی پائلٹ گنوں سے آنکھیں خراب کر دیں، ان کے جسم خراب کر دیے، تباہی کا ایک ہولناک منظر انہوں نے بنایا۔ ہم آج اس ایوان کے توسط سے انہیں پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم پاکستانی، ہم مسلم، ہم سارے اکٹھے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ انڈیا، مودی سرکاری سے ہم مقبوضہ کشمیر واپس لے کر رہیں گے۔

ہم خون کی قسطیں تو بہت دے چکے لیکن
اے خاک وطن قرض ادا کیوں نہیں ہوتا

جناب سپیکر! اب ہمیں واقعی اس کو task بنانا چاہئے اور ہمیں اس کو اب task taking to the کرنا ہے۔ ہمیں اپنا وہ اٹوٹ انگ جو مقبوضہ کشمیر ہے ہمیں اس کی واپسی کے لئے ہر وہ حربہ اختیار کرنا ہے جس کے بغیر ہم رہ نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: یہ اٹوٹ انگ کا لفظ تو وہ استعمال کرتے ہیں، آپ شہ رگ کا لفظ استعمال کریں۔ جی، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ سے آخری سیکنڈ لیتے ہوئے یہاں پر صرف ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ میں آج کے اس ایوان کے حوالے سے ایک گزارش کروں گا کہ کسی کو ذاتیات پر بات نہیں کرنی چاہئے، جو معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بات کی اس کو ہم condemn کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ چھوڑ دیں۔ چھوڑ دیں، ایسا نہ کریں۔ ان الفاظ کو میں نے حذف کروا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا یہ ایمان ہے کہ اگر یہ پاکستان نہ ہوتا تو وہ جو کشمیر کمیٹی کا چیئرمین ہے اور یہ ہے ان کو وہاں پر کوئی چپڑاسی بھی نہ رکھتا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بڑی مہربانی۔ میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: میں نے جو قرار داد پڑھی ہے اس کی support میں بات کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ادھر سے باری ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناں، آپ تھوڑی سی ratio دیکھیں۔ مجھے وہ بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ آج میں خصوصی طور پر یہ دو terms جو گزری ہیں ان کا ذکر کروں گا کہ ان میں ظاہر ہے کہ دو دفعہ تو 5۔ فروری آیا ہو گا، آج آپ نے یہ موقع فراہم کر کے اس قرار داد کو پیش کرنے اور دیگر معزز ممبران اسمبلی کو اظہار کا موقع فراہم کیا ہے۔ اس کے لئے میں خصوصی طور پر یہ آپ کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: آپ نے ایک ایسا اچھا موقع فراہم کیا ہے کہ جس سے ایک اچھا message جائے گا۔ یہ message جانا چاہئے تھا، آج ایک message جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے شکریہ کے بعد یہ انیقہ بانو جس نے کشمیری ترانہ گایا، اس ترانے کو سن کر انسانی رگوں میں خون جم جاتا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اے وطن تیری جنت میں آئیں گے اک دن۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گا کہ میرے پاس وہ لہجہ اور ترنم تو ہے نہیں، صرف لفظوں کا اظہار ہے اور وہ اس طرح سے ہے۔ اگر یہ اس لہجے اور ترنم سے گا سکیں تو مشکور فرمائیں، اس ایوان کو مسنون فرمائیں۔ کشمیری ترانہ انیقہ بانو نے جو گایا، کشمیری الفاظ ہیں، کشمیری زبان میں ہیں۔

گریو من سے جگرس جائے
جائے شمن و مائیں مشامی
میرے وطن تیری جنت میں آئیں گے اک دن
ستم شاروں سے تجھ کو چھڑائیں گے اک دن

جناب سپیکر: جی، ٹھیک۔اب آگے چلیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر اقبال کا بھی ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

توڑ اس دست جفاکش کو یا رب
جس نے روح آزادی کشمیر کو پامال کیا

جناب سپیکر! میں کوئی لچھے دار، دھواں دھار تقریر تو نہیں کروں گا۔میری بہن نے جو اظہار کیا، مولانا غیاث الدین نے جو اظہار کیا یہ میرے اپنے دل کی آواز ہے جو باقی دوست اظہار کر رہے ہیں وہ بھی میرے دل کی آواز ہے، وطن کی آواز ہے اور پاکستان کی آواز ہے کہ کشمیر بنے پاکستان۔اس کا ایک تاریخی پس منظر بھی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے تھوڑی سی تاریخ رکھوں کہ چھ سات صدیاں مسلمانوں کا عروج رہا جس وقت زوال شروع ہوا تو یورپ جس کے پاس ایک ہفتے کی بھی خوراک کافی نہیں ہوتی تھی اور یہ لوگ بحری قذاق تھے۔ انہوں نے برصغیر ہندوستان پاکستان پر اور خلافت عثمانیہ کو توڑ کر چھوٹے چھوٹے ممالک بنا کر وہاں اپنے رکھوالے بٹھا دیئے۔ آپ مجھے وقت عنایت فرمائیں تو میں ہندوستان اور پاکستان کی آزادی کی مختصر تاریخ پیش کرتا ہوں کہ جب انڈیا چھوڑدو کی تحریک اپنے منطقی انجام کو پہنچی۔ میں کوئی ذکر نہیں کروں گا کہ اس کا کمیشن پلان کیا تھا یا کیا نہیں تھا؟ بہر حال دو قومی نظریہ مان لیا اور اس کے مطابق یہ plebiscite ہوا اور رائے حق ارادی کے لئے یہ موقع فراہم کیا گیا۔ اب یہاں پر افسوسناک بات ہے کہ ریڈ کلف کو کہاں سے ٹپکایا گیا، کہاں سے ڈالا گیا جس کے لئے Subhas Chandra Bose نے یہ بات کہی تھی کہ جیتی ہوئی آزادی کو میز پر مت ہار دینا اس نے یہ خطوط قائد اعظم، گاندھی اور نہرو کو بھی لکھے۔ جہاں پر مسلمانوں کی زیادہ اکثریت ہے اور آبادی ہے اس نے پاکستان بننا تھا لیکن ریڈ کلف نے آ کر پنجاب کو تقسیم کر دیا، گورداس پور ہندوستان کو دے دیا کشمیر کے راستے بند کر دیئے، بنگال کو تقسیم کر دیا۔ ریڈ کلف ایک سازشی عنصر تھا، ہندوستان اور پاکستان کی آزادی کے پیچھے یہ سامراج جس کا Subhas Chandra Bose نے اشارہ دیا تھا کہ یہ لندن سے

travel کرے گا اور واشنگٹن چلا جائے گا۔ آج آپ دیکھ لیں کہ اقوام متحدہ بھی امریکہ کی رکھیل بنی ہوئی ہے۔وہ قرارداد کہاں گئی؟

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہوں گا کہ اس قرارداد پر کچھ تو روشنی ڈالی جائے کہ قرارداد کا تاریخی حوالہ کیا ہے اور جو کہتے ہیں کہ قرارداد کو منظور کرایا جائے ہمیں تو یہ بھی پتا نہیں کہ قرارداد ہے کیا اور میں چاہوں گا کہ ہمارے علم میں بات آئے کہ وہ قرارداد ہے کیا جس کا ہم مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!11۔فروری کو مقبول بٹ شہید ہوا تو قوم نے 11۔فروری منانا شروع کر دیا اور 1990 میں جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے 5۔فروری کو تجویز دی کہ کشمیر بنے گا پاکستان تاکہ مقبول بٹ شہید کا نام نہ آئے اور ایک متحدہ کشمیر کی آواز نہ بنے، "کشمیر بنے گا پاکستان" منانے کے لئے 5۔فروری کی تجویز دی اس لئے یہ دن 5۔فروری کو منایا جا رہا ہے اور ہم کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے، کشمیریوں کی آزادی کے لئے اور ان کی حق خود ارادیت کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کشمیریوں کی حق خود ارادیت اقوام متحدہ کے چارٹر پر ہے وہ خود ارادیت کیوں نہیں دیتا پوچھا جائے کہ کشمیری پاکستان میں آئیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر سے کہوں گا کہ وہ اس کشمیری ترانے کو گا کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ جا رہی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر اگر ڈاکٹر صاحبہ یہ ترانہ سنائیں گی تو سارا ایوان مسحور ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ان کو نہیں آتا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے وطن تیری جنت میں آئیں گے۔

جناب سپیکر: ان کو بھی اور آپ کو بھی بس اتنا ہی آتا ہے چونکہ باقی تو کشمیری زبان میں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! انیقہ بانو نے کہا تھا:۔

گریو من سے جگرس جائے
جائے شمن و مائیں مشامی
میرے وطن تیری جنت میں آئیں گے ایک دن
ستم شاروں سے تجھ کو چھڑائیں گے اک دن

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیلہ اسلم!

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج 5۔فروری کو اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح کشمیری عوام پر بھارتی جارحیت کے خلاف درندگی اور ظلم کی انتہا پر پر زور مذمت کرتی ہوں اور کشمیریوں کی لازوال قربانیوں اور بہادری پر انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آزادی کی نعمت وہی جان سکتا ہے جس نے پاکستان بننے کا زمانہ دیکھا ہے۔ میں نے وہ زمانہ تو نہیں دیکھا لیکن اپنی دادی ماں کو جب کشمیر کی کہانیاں سناتے دیکھتی ہوں تو ان کی آنکھوں میں آنے والے آنسو اس بات کو واضح کر دیتے تھے کہ قربانی کتنی بڑی چیز ہے۔ آج انڈیا کشمیر پر اور اسرائیل فلسطین پر حملے کر رہا ہے اور انہیں تباہ کرنے کے درپر ہے۔ یہ ہم مسلمانوں کے لئے سوچنے کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ آج وقت ہے کہ ہم سب مل کر ان طاقتوں کو، ان دشمنوں کو منہ توڑ جواب دیں تاکہ کسی کو مسلمانوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔ کشمیر کا فیصلہ کشمیریوں کے مطابق ہونا چاہئے۔ یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی سب سے خوبصورت تخلیق ہے جو لوگ یہاں محبتوں کے بیج بوتے ہیں وہ اسے جنت کا نمونہ بنا دیتے ہیں اور جو نفرتوں کا بیج بوتے ہیں وہ اسے دوزخ کا نمونہ بناتے ہیں۔ جنگ تلوار سے ہی نہیں لڑی جاتی بلکہ مناسب فیصلے بھی کسی ملک کی سلامتی کا باعث بنتے ہیں۔ آج کشمیر جسے جنت کا نمونہ کہا جاتا ہے وہاں پر ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے۔ لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے، لوگوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں، خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے جس کی ہم سب مسلمان بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں اور میری اقوام متحدہ سے بھی اپیل ہے کہ سلامتی کونسل کی جن قراردادوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ اس قرارداد کو support کریں۔ بہت شکریہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں آخر میں چند اشعار پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اشعار کے ذریعے ایک message دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اگر کشمیر کے بارے میں ہیں تو سنا دیں لیکن ان کے علاوہ کچھ ہو گا تو نہیں سنوں گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جی، ٹھیک ہے۔

آنکھوں میں جاگتی ہوئی تصویر سے الگ
کیسے رہیں گے اپنی ہی تقدیر سے الگ
آخر ملے گی جنت ارضی ہمیں ضرور
ہو گا نہ اب یہ خواب بھی تعبیر سے الگ

تم ساری کائنات ہی قدموں میں پھینک دو
یہ دل نہ ہو گا خطہ کشمیر سے الگ
بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔5۔ فروری کا دن یوم کشمیر کے طور پر منانے سے میں سمجھتی ہوں کہ پوری دنیا میں ایک message جاتا ہے کہ پاکستان کشمیری عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔ ہم human rights کی جتنی violation کشمیر میں دیکھتے ہیں شاید ہی فلسطین کے بعد دنیا میں ہمیں کہیں اور دیکھنے کو ملے۔ یہاں پر ہر وقت بڑے پیمانے پر قتل و غارت، enforced disappearances, torture, sexual abuse, freedom of speech اور movement پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ بار بار LOC کی خلاف ورزی ہوتی ہے جس کی وجہ سے آئے دن ہمارے کئی سویلین اور ہمارے فوجی جوان جام شہادت نوش کرتے ہیں۔ اس کے لئے انڈین آرمی، ان کی Central Reserve Police Force، ان کی بارڈر سکیورٹی فورسز اس وقت یہ ساری کی ساری قوتیں کشمیری مسلمانوں کے خلاف سرگرم ہیں۔

جناب سپیکر!میں مختصراً دو تین reportsکی طرف توجہ دلانا چاہوں گی،Human Rights Watchنے یہ بتایاہے کہ انڈین سکیورٹی فورسزsearch operationکے ذریعے گھروں میں گُھس کر وہاں کےcivilians کے اُوپر نہ صرف تشدد کرتی ہیں بلکہ ان کو قتل بھی کیا جاتا ہے۔United States Department of Stateکی اپنی ایک رپورٹ کے مطابق مقبوضہ جموں وکشمیر میں موجود انڈین آرمیextrajudicial killing کرتی ہے۔اسی طرحStates Unitedکی ایک دوسری رپورٹ کے مطابق مقبوضہ جموں وکشمیر میںmilitantsکے ہاتھوں قتل ہونے والوں کی نسبت انڈین فورسز کے ہاتھوں قتل ہونے والےcivilians کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔وہاں پر انڈین فورسز کے ہاتھوں1989سے لے کر آج تک ایک لاکھ لوگ قتل ہو چکے ہیں۔اس کے لئے انڈین آرمی نےArmed Forces Special Powers Actکوenforceکروایاہوا ہے جس کی وجہ سے یہ وہاں پر قتل کرتے ہیں لیکن اسActکی وجہ سے اپنے آپ کو ذمہ دار بھی نہیں ٹھہراتے۔

جناب سپیکر!میں نے تو چند ایکreportsکا ذکر کیا ہے۔ہمارے پاسUnited Nationsاور United States Department of Stateکی بے شمارreportsموجود ہیں۔میرا سوال صرف یہ ہے کہ ہماری حکومت ان reportsکی روشنی میں کیا اقدامات کر رہی ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ اب بھی پاکستان کے پاس کوئی ایسیproper policy نہیں ہے کہ جس کے تحت ہمInternational Platformپر مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام پر ہونے والے مظالم کو highlightکر سکیں۔ہم کشمیر کاز کے لئے دنیا میں کوئیlobby نہیں کر رہے۔جس وقت ٹرمپ اور امریکہ نے یروشلم کو چھیڑا تو مذہب کو پیچھے رکھ کرHuman Rightsکے اسissueپر پوری دنیا نے کھڑے ہو کر ٹرمپ اور امریکہ کے خلاف ووٹ دے دیا۔اگر ہم کشمیر کاز کو صحیح طریقے سے دنیا میں portlyکریں اوراگر ہم اس کیawarenessدنیا میں createکریں تو اس کے نتائج بہت مثبت ہوں گے۔کشمیر ہماری شہ رَگ ہے اور ہمارے لئے بہت اہم ہے اگر ہماری حکومت دنیا میں اس حوالے سے awareness createکرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو پھر دنیا کشمیر کاز کے لئے ضرور کھڑی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اب جناب شہزاد منشی بات کریں گے۔ وقت کافی ہو گیا ہے لہذا مختصر بات کریں کیونکہ میں نے ابھی قرارداد کے لئےquestion بھیput کرنا ہے۔

جناب شہزاد منشی:

اُٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کشمیریوں پر ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف
بھارتی ظلم کے دَر و دیوار ہلا دو

جناب سپیکر! آج 5۔فروری یعنی کشمیر ڈے پر آپ نے اس مقدس ایوان کا اجلاس بُلا کر کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان کی جارحیت اور ظلم و ستم کے خلاف تمام اراکین اسمبلی نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور ان کی آزادی کے لئے آواز بلند کی ہے۔ اس موقع پر ہم اقلیتی اراکین اسمبلی بھی اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں اور ان کی آزادی کے لئے اقوام متحدہ میں جو قراردادیں پیش کی گئی ہیں ان پر فوراً عملدرآمد کرانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! کشمیریوں پر ظلم و ستم ہو رہے ہیں اور ان کا ناحق خون بہایا جا رہا ہے۔ دنیا میں تو پرندوں اور چرندوں کو بھی آزادی حاصل ہے جبکہ کشمیری تو انسان ہیں لہٰذا ان انسانوں کی آزادی کے لئے پوری اقوام عالم کو آواز بلند کرنا ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان میں تمام ممبران اسمبلی کے ساتھ مل کر اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہوں اور ایک مرتبہ پھر اقوام متحدہ سے ان کی آزادی کے لئے اپیل کرتا ہوں۔ میں حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ کشمیریوں کی آزادی کی مہم کو جاری رکھے تاکہ ہمارے ان بھائیوں کو جلد از جلد آزادی مل سکے۔

پانی آنکھ میں بھر کر لایا جا سکتا ہے
اب بھی جلتا شہر بُجھایا جا سکتا ہے
اگر جسم کے چھپن حصے ہوں یکجا
تو کشمیر کو آزاد کروایا جا سکتا ہے

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔اب محترمہ لبنیٰ فیصل بات کریں گی۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے آج کے دن کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کا موقع دیا۔ آج کا اجلاس کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کا ثبوت ہے۔پارٹی وابستگی سے بالاتر ہو کر ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سابق امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد(مرحوم) کی کاوشوں سے 5۔فروری یومِ اظہار یکجہتی کشمیر بنا۔کشمیر پر 1886 سے 1947 تک سکّھوں کا راج رہا۔1947 میں مجاہدین جب سری نگر پہنچے تو انہوں نے وہاں سے سکھ راجا کو بھاگنے پر مجبور کر دیا لیکن اس سکھ راجا نے ہندوستان سے مداخلت کی اپیل کی کہ ہماری مدد کے لئے فوج بھیجی جائے۔بھارتی فوج نے کشمیری مجاہدین کو پیچھے دھکیل دیا۔اس طرح موجودہ آزاد کشمیر آزاد رہا اور کشمیر کا جو حصہ بھارتی قبضہ میں چلا گیا وہ مقبوضہ کشمیر کہلاتا ہے۔بھارت اقوام متحدہ میں چلا گیا اور اقوام متحدہ نے 1947 سے لے کر آج تک مقبوضہ کشمیر کے بارے میں جتنی بھی قراردادیں منظور کیں ان پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا فیصلہ بھارتی ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔5۔فروری ہمیں کہتا ہے کہ پاکستان کی حکومت عالمی طاقتوں سے اپیل کرے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر من و عن عملدرآمد کروایا جائے۔کشمیر کے لئے میری دُعا ہے کہ:

دُعا ہے کہ رہے کشمیر ہمیشہ سرسبز
گل لالہ سے مزیّن رہے اس کے کوہ و دمن

خُدا کرے کہ نظر بد سے بچا رہے یہ
رہے قائم ہمیشہ اس میں فضائے امن

بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔اب رانا محمد ارشد صاحب بات کریں گے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

جناب سپیکر! آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان کی سب سے بڑی صوبائی اسمبلی کے ایوان میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی طرف سے مشترکہ طور پر جس طرح کشمیری دُکھی بھائیوں کے حق خود ارادیت کے لئے قرار داد پیش کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت مثبت اور bold step ہے۔ یہ اس چیز کی continuity ہے کہ جب ستمبر 2016 میں اس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کشمیریوں کے حق میں بات کی تھی کہ اقوام متحدہ کی اپنی ہی پاس کردہ قرار داد پر پچھلے 70 سال سے عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! وہی بات آج اس مقدس ایوان کے تمام معزز ممبران کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کو اپنا آئینی کردار ادا کرنا چاہئے کیونکہ جموں کشمیر پاکستان کی شہ رَگ ہے۔ جب مقبوضہ کشمیر کی آزادی کی بات کی جاتی ہے تو انٹرنیشنل جمہوریت کا علم بردار امریکہ اور اس کا بغل گیر بچہ اکٹھے ہو کر پاکستان پر بہت سے الزامات لگاتے ہیں لیکن مقبوضہ کشمیر میں انڈین فورسز جو غنڈی گردی کر رہی ہیں اس سے پوری دنیا آگاہ ہے۔ وہاں پر آٹھ لاکھ کے قریب انڈین فوجی کشمیری بھائیوں پر ظلم و تشدد کرتے ہیں اور ان کو شہید کرتے ہیں۔ وہاں پر بُرہان مظفر وانی جیسے نوجوان کو شہید کیا گیا لیکن اس کے باوجود وہ اس آزادی کی تحریک کو روک نہیں سکے۔ الحمدللہ یہ تحریک آزادی آگے کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتوں کو مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے اپنا role play کرنا چاہئے۔ انشاءاللہ ہماری یہ کوششیں جاری و ساری رہیں گی۔ کشمیر پاکستان کی شہ رَگ ہے اور اس کی آزادی کے لئے ہم اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب محترمہ شُنیلا رُوت بات کریں گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک شعر پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

یارانے جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
جنت کسی کافر کو ملی ہے، نہ ملے گی
بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے کشمیر کے حوالے سے یکجہتی پر بولنے کا موقع دیا۔ جب پاکستان بن رہا تھا تو اُس وقت اقلیتوں کے ایک بہت بڑے لیڈر ایس پی سنگھا نے پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر کہا تھا۔ "سینے پر گولی کھائیں گے، پاکستان بنائیں گے۔"

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم نے کشمیریوں کو آزاد کرانا ہے تو ہمیں اسی مصمم ارادے کے ساتھ آگے بڑھنا ہو گا۔ میں اپنی تمام اقلیتی برادری کی طرف سے اور چرچ پاکستان کی طرف سے اس ایوان کو اور پورے پاکستانیوں کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ہم کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کے حوالے سے آپ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ جیسے ایس پی سنگھا نے نعرہ لگایا تھا آج ہم بھی یہ نعرہ لگاتے ہیں "سینے پر گولی کھائیں گے، کشمیر پاکستان بنائیں گے۔"

جناب سپیکر! انگریز جب یہاں سے گئے تو انہوں نے ایک سازش کے تحت مسئلہ کشمیر چھوڑ دیا اور میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں اس وقت قائد اعظم محمد علی جناحؒ جیسا لیڈر چاہئے جو کشمیر کو آزاد کرا سکے۔ ہم 70 سال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں لیکن کوئی بھی ایسی کوششیں نظر نہیں آتیں کہ ہم اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کو ہندوستان کے چُنگل سے آزاد کرا سکیں۔ کشمیر کا issue صرف مسلمانوں کا issue نہیں ہے یہ پاکستانیوں کا issue ہے، یہ ہیومن رائٹس کا issue ہے اور پاکستان میں رہنے والی تمام اقلیتوں کا issue ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں اس issue کو اس طریقے سے present کرنا چاہئے جیسا کہ ابھی میری بہن ڈاکٹر نوشین حامد نے کہا کہ ہم جب بین الاقوامی سطح پر کشمیر کے issue کو ایک مؤثر طریقے سے present کریں گے تو اس issue کے اوپر ضرور غور کیا جائے گا۔ یہاں پر میں بڑی معذرت کے ساتھ ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ اس ایوان میں جب میرے بھائی یہ کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کا

issue ہے تو ہمیں بڑی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ہم پاکستانی ہیں اور کشمیر پر ہمارا بھی اُتنا ہی حق ہے جتنا آپ کا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بے شک۔ میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کشمیر میں انڈیا کی طرف سے کشمیریوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اُن کو دیکھ کر دنیا کا ہر شخص انڈیا کو condemn کرتا ہے۔ پاکستان کے اوپر فرض ہے کہ وہ کشمیریوں کی مدد کرے، ہر قسم کی support کرے اور پاکستان نے کشمیریوں کے کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اس وجہ سے کسی کی جرأت نہیں کہ وہ پیچھے ہٹے۔ انڈیا پوری دنیا کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے کہ ہم جمہوریت پسند ہیں اور ہمارے ملک سے سب سے اچھی جمہوریت ہے لیکن جب کشمیر کو دیکھتے ہیں کہ پوری دنیا میں انڈیا جیسا ظالم کوئی نہیں۔ انڈیا کی طرف سے کشمیریوں پر ایک ایک ظلم انڈیا کی تاریخ کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ پاک کے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ میرے مولا! میں اور یہ ایوان آج کے دن آپ سے التجا کرتے ہیں کہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ ہمارے کشمیری بھائیوں کو آزادی دے۔ اے میرے مولا! اُن کو آزاد کر دے۔ 70 سال ایک تاریخ ہے اور تب سے وہ پس رہے ہیں۔ میں اُنہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آج بھی وہ "اللہ اکبر" کا نعرہ لگاتے ہوئے کھڑے ہیں۔ خدا کرے کہ اُنہیں مزید ایک دن بھی مظلومیت برداشت نہ کرنی پڑے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اُنہیں کامیابی دے اور وہ سرخرُو ہوں۔ ہماری محبتیں اور دعائیں اُن کے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اشرف!

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ آج کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کا دن ہے تو اللہ کے فضل و کرم سے ہماری پوری قوم اور تمام اقلیتیں یکجا ہیں اور ایک ولولے و طاقت کے ساتھ کشمیری بھائیوں کے پوری طرح ساتھ ہیں۔ انڈیا کشمیریوں کے ساتھ جو ظلم و زیادتی کر رہا ہے پاکستانی قوم اُس کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب پاکستان بناء اُس

وقت سقم رکھے اُن وجوہات کی بناء پر یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ تمام پاکستانی بھائی مل کر کشمیریوں کا پورا پورا ساتھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ راحیلہ انور!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہر سال 5۔فروری کو کشمیر ڈے منا کر ہم کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ ہم سب کو پتا ہے کہ اس وقت کشمیری سب سے مظلوم لوگ ہیں کیونکہ اُن کے اوپر جتنا ظلم اور بربریت ہو رہی ہے یہ ہم سے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ہر پاکستانی چاہتا ہے کہ کشمیری جلد سے جلد ظلم و ستم سے آزاد ہوں۔ ہم کہتے ہیں کہ "کشمیر بنے گا پاکستان"، انشاء اللہ کشمیر پاکستان بنے گا لیکن میں صرف دو لفظوں میں ایک بات کروں گی کہ کشمیر کو اگر آزاد کروانا ہے تو کشمیر کو صرف مذمت سے آزاد نہیں کرایا جا سکتا۔ ہمیں انڈیا کی مرمت کرنی پڑے گی جب تک یہ نہیں ہو گا تب تک کشمیریوں کے اوپر ہونے والی ظلم کی انتہا کم نہیں ہو گی تو حکومت سے میری بڑی humble request ہے کہ میرے ان دو لفظوں پر غور کرتے ہوئے کشمیریوں پر ہونے والے ظلم کی انتہا کو کم کریں اور انشاء اللہ یہ جو نعرہ ہے کہ "کشمیر بنے گا پاکستان" یہ نعرہ پورا بھی ہو گا اور ایک وقت آئے گا ہم صرف یہ کہیں گے کہ "پاکستان زندہ باد۔"

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ حاجی عمران ظفر!

حاجی عمران ظفر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلاۃ والسلام علیک یا سیدي یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ۔ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آج کے دن کے حوالے سے آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ مجھے کشمیر پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آج کا دن کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کا دن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زندہ قومیں ہمیشہ اپنے شہیدوں کو یاد رکھتی ہیں اور جس طرح مقبوضہ کشمیر میں کشمیری دن رات اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ آج کے دن کشمیری بھائیوں کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے

وہ کم ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں انڈیا کی فوج ہمارے بھائیوں پر ظلم کر رہی ہے اور انہیں شہید کیا جا رہا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل و کرم سے میرے کریم آقاؐ کے صدقے وہ دن دور نہیں کہ ہمارے ان شہیدوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی اور کشمیر جلد آزاد ہو گا۔ پاکستان زندہ باد۔ کشمیر بنے گا پاکستان۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب طارق گل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! شروع کرتا ہوں اس نام سے جس نے کہا کہ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان کو آزاد ہوئے 70 سال گزر چکے ہیں اور کشمیریوں پر 70 سال سے انڈیا ظلم کر رہا ہے۔ میں آج صرف تھوڑے اور کم وقت میں ان امن کے ٹھیکیداروں سے یہ بات پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ہم پوری دنیا کے امن کے ٹھیکیدار ہیں وہ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے لوگ ہیں۔ کشمیری ماں، کشمیری بہن اور کشمیری بیٹی جب جنم لیتی ہے تو اس کی آنکھ خون کی ندی کو دیکھتی ہے، جب جوانی کے ایام میں آگے بڑھتی ہے تو اس وقت بھی انڈیا کے ظلم و ستم کا شکار ہوتی ہے۔ میں آج آپ کی وساطت سے کہتا ہوں کہ ہم کشمیر کی آزادی کے لئے آواز بلند کریں گے۔ پاکستان کے عوام کشمیر کی آزادی چاہتے ہیں۔ میں ایک شعر کے بعد اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

کچھ نہ کہنے سے بھی چھن جاتا ہے اعزاز سخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ 5۔فروری پاکستان کے نامکمل ایجنڈے کو مکمل کرنے کے لئے یوم کشمیر کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ کینسر برصغیر کے لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھول رہا ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کی سب سے بڑی نام نہاد جمہوریت بھارت لیکن اصل میں اس کی پالیسی چلانے والی وہاں کی فوج ہے۔ وہ انڈیا کی فوج جس نے بندوق کی نوک پر کشمیر کے لوگوں کو یرغمال بنا کر رکھا ہے۔ وہ فوج دنیا کی کرپٹ ترین اور دہشتگرد ترین فوج ہے۔ اس فوج نے اپنے ہی ملک کے لاکھوں لوگوں کو قتل کیا ہے۔

جناب سپیکر! مسئلہ کشمیر صرف مسلمانوں کی آزادی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ کشمیر اس عظیم فلسفے اور سوچ کی تکمیل کا نام ہے جسے ہم دو قومی نظریہ کہتے ہیں۔ یہ انڈین یونین غیر فطری ہے جس کو انڈین فوج نے طاقت اور بندوق کے زور پر اکٹھا رکھا ہوا ہے۔ اس وقت بھارت کے اندر 30 سے زائد آزادی کی تحاریک چل رہی ہیں۔ یہ مصنوعی setup ہے اور مصنوعی طریقے سے لوگوں کو زیادہ دیر غلام نہیں رکھا جا سکتا۔ مسئلہ کشمیر جلد حل ہو گا بلکہ برصغیر کے وہ لوگ جو انڈیا کی فوج کی غلامی میں ہیں انشاء اللہ وہ ساری قومیں بھی آزاد ہوں گی جو اپنی غلامی کی جنگ لڑ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گا کہ:

کشمیر کے گلشن میں کیا کام ہے تمہارا
اے کافروں ہٹ جاؤ کشمیر ہے ہمارا

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

کہاں ہے ارض و سما کا مالک کہ چاہتوں کی رگیں کریدے
کوئی مسیحا اِدھر بھی دیکھے، کوئی تو چارہ گری کو اُترے
ہوس کی سُرخی رُخ بشر کا حسین غازہ بنی ہوئی ہے

اُفق کا چہرہ لہو سے تر ہے، زمین جنازہ بنی ہوئی ہے

جناب سپیکر!70 سال سے کشمیر کی بیٹیوں کی بے حُرمتی کی جارہی ہے، کشمیر کے نوجوان اپنے لہو سے آزادی کی داستان رقم کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود ہم ہندوؤں کے پنجہ استبداد سے اپنی شہ رگ آزاد نہیں کروا سکے کیا وجہ ہے کہ مہینوں کے اندر دار فر کو سوڈان سے الگ کر دیا جاتا ہے، کیا وجہ ہے کہ انڈونیشیا کے اندر مشرقی تیمور کی تقسیم کر دی جاتی ہے اور کشمیر کی آزادی 70 سال سے سُلگ رہی ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ہمیں اس پر بھی غور کرنا ہو گا۔ انور مقصود کا ایک قطع ہے جو انہوں نے 1971 میں مشرقی پاکستان کے سانحہ کے بعد کہا تھا کہ:

اِک احساس زیاں تھا جو ہم سے ہوا گم
اِک احساس زیاں ہے باقی جو بچا ہے
ملک آدھا گیا ہاتھ سے اِک چُپ سی لگی ہے
اِک لونگ گوا چا ہے تو کیا شور مچا ہے

جناب سپیکر!وجہ یہ ہے کہ تقسیم پاکستان کے وقت قائداعظم سے ایک صحافی نے سوال کیا تھا کہ آپ اتنے مسلمانوں کو ہندوستان کے اندر بے سہارا چھوڑ کر جا رہے ہیں ان کا کون والی وارث ہو گا تو اس وقت قائداعظم نے فرمایا تھا کہ ایک مضبوط پاکستان ان کے تحفظ کا ضامن ہو گا۔ یہ ساری کلید ہے جو اس مسئلے کا حل بھی ہے اس لئے آج ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ کیا بات ہے کہ ہم کن ادوار میں آدھا ملک کھو دیتے ہیں، کس دور میں ہم تین دریا بیچ دیتے ہیں اور کس دور میں ہم سیاچن سے محروم ہو جاتے ہیں آخر وہ کیا غلطیاں ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ ہمیں بحیثیت ایک قوم یکسو ہونا ہے پوری مسلمان اُمت بھی کشمیر کے issue پر ہمارے ساتھ کھڑی نظر نہیں آتی۔ ہمیں پہلے اپنی صفیں درست کرنی ہیں۔ اس ملک کے اندر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی بجائے ہمیں کم از کم کشمیر کے issue پر اکٹھے ہو کر، ایک مٹھی بن کر اور پوری اُمت مسلمہ کو ساتھ لے کر پھر سے وہی جذبہ پیدا کرنا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو آزادی نصیب ہو سکے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ساری قوم کشمیر کے issue پر ایک page پر ہے۔ شکریہ۔جی، محترمہ نگہت شیخ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ

شہیدوں نے بنائی جو لہو سے میں وہ تصویر
جسے لکھا گیا ہے آنسوؤں سے میں وہ تحریر
میں دھرتی ہوں شہیدوں کی مجھے کہتے ہیں کشمیر
ہوئی رسوا یہاں حوّا کی بیٹی سرِ بازار
میں نے لاشوں کو بیٹوں کی اٹھایا ہے کئی بار

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اُن 80 ہزار شہداء کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے شہادت نوش کی، بھارتی مظالم کے آگے ڈٹے رہے، جن کے اوپر مظالم ڈھائے گئے اور اُن کی زبان کاٹ دی گئی کہ پاکستان کے خلاف بات کریں لیکن اُس بہتے لہو سے انہوں نے دیوارِ زنداں پہ لکھا "پاکستان زندہ باد"۔ اس خراج تحسین کے ساتھ ساتھ میں سوال کرتی ہوں انہی شہیدوں کا لہو کہ کیا آج بھی یومِ یکجہتی گزشتہ 27 سالوں کی طرح گزر جائے گا اور کیلنڈر کا صفحہ پلٹتے ہی ہم بھول جائیں گے کہ کشمیر جل رہا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔ بہت شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ہماری کشمیر کے ساتھ یکجہتی صرف تقاریر تک محدود نہ رہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آج آپ نے مجھے اس اہم issue پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر: بہت short time ہے اس لئے ایک منٹ سے زیادہ نہیں ملے گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ 70 decades سے کس طرح کشمیری بہن بھائیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور US یورپین ممالک Champion of Human Rights ہیں لیکن sadly اس issue پر they are not taking any action وہ خاموش ہیں۔

جناب سپیکر!مثال کے طور پر دنیا میں اگر کہیں بھی اقلیتوں پر کچھ ہوتا ہے تو ایک دم آواز اٹھتی ہے اور شور مچتا ہے لیکن یہ بالکل افسوس کی بات ہے کہ کشمیر کےissue پر UN یا یورپین ممالک کوئی شور نہیں مچا رہے حالانکہ جبpartition ہوئی تھی تو ان کوright of self determination دیا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں تو ہیں لیکن میں اپنیbasically suggestions دینا چاہتی ہوں کیونکہ ٹائم بہت کم ہے۔

جناب سپیکر:جی، کوئیsuggestion نہیں۔ محترمہ ثریا نسیم!

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب سپیکر!ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر:جی، مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!سب سے پہلے ہمیں چاہئے کہ ہم قومی اسمبلی، سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کےdelegations بھیجیں جوinternational media پر جا کر انڈیا میں جو ظلم ہو رہا ہے وہhighlight کریں۔

جناب سپیکر:جی، یہlive جا رہا ہے۔بڑی مہربانی۔ محترمہ ثریا نسیم!

محترمہ ثریا نسیم:اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!بہت شکریہ کہ آج آپ نے اس اہمissue پر لب کشائی کا موقع دیا۔ پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں مختلف پارٹیوں کی مختلف حکومتیں آئیں، آمریت آئی لیکن مسئلہ کشمیر پر سب متفق ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ٹینک آگے بڑھیں یا پیچھے ہٹیں، کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے۔ ہم نے تین جنگیں لڑی ہیں لیکن اب بھارت میں جو جنگی جنون سوار ہے، جس طرح بندوقوں سے کشمیریوں کی آنکھیں چھلنی کی جا رہی ہیں اور جس طرح بہنوں، بیٹیوں کی عزتوں کو تاتار کیا جا رہا ہے تو اب ہندوستان کی عوام میں۔۔۔

جناب سپیکر:بہت شکریہ۔ کشمیر بنے گا پاکستان۔جی، ڈاکٹر نجمہ افضل!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج 5۔ فروری کے دن کشمیر سے اظہارِ یکجہتی کے حوالے سے ہم سب یہاں پر اکٹھے ہوئے ہیں اور خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا ہے اس کے لئے میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ آج ضرورت اس عزم کی ہے کہ "کشمیر بنے گا پاکستان" کا جو نعرہ ہے اس کے لئے ہم عملی طور اقدامات کریں اور ایسی پالیسی بنائی جائے جس سے واقعی ہم کچھ حاصل کر سکیں۔ انشاءاللہ کشمیر ہمارا ہے اور کشمیر بنے گا پاکستان۔ ہندوستان کشمیری بھائیوں پر جو ظلم کر رہا ہے، ہمارے اس forum سے اقوام متحدہ تک جو آواز جائے گی انشاءاللہ اس کا ضرور result نکلے گا اور کشمیر پاکستان کا حصہ بنے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ انشاءاللہ کشمیر بنے گا پاکستان۔ آج ہم کشمیریوں کا عالمی دن منانے جا رہے ہیں، جہاں جہاں پاکستانی موجود ہیں وہ اس جذبے سے سرشار ہیں کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مسلمان کا دل ہر کشمیری کے ساتھ دھڑکتا ہے لیکن عرصہ دراز سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ history میں ابھی تک کشمیریوں کا جس طرح سے لہو بہایا گیا ہے اُس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کے باوجود میں یہاں پر حکومت کو blame نہیں کروں گی اور کسی حکمران کے بارے میں یہ بات نہیں کروں گی کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ہمارے لئے بہت sensitive issue ہے اور اس میں کوئی بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہے۔ اس حوالے سے کسی کا جذبہ کسی سے الگ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی نیت میں اس طرح کی بات ہو سکتی ہے لیکن آج ہم جو قرارداد اسمبلی میں لے کر آئے ہیں اور وفاقی حکومت سے جو مطالبہ کر رہے ہیں، اس میں ہم سب کو مل کر تمام صوبائی اسمبلیوں سے یہ آواز آنی چاہئے۔ اسی طرح کشمیر کو حاصل کرنے کے لئے اپنے اس حق کی آواز کو کشمیریوں کی آواز کے ساتھ ملا کر انشاءاللہ تعالیٰ پوری دنیا میں ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ دن ضرور آئے گا جب کشمیر پاکستان آزاد ہو گا۔

جناب سپیکر: کشمیر بنے گا پاکستان۔جی، جناب وحید گل!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کشمیریوں کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اور اُن کی حمایت کے لئے جس طرح سے آپ نے اجلاس کا انعقاد کیا اور جس طرح اپوزیشن اور حکومتی بنچ ایک ہوئے، میں اس کے بارے میں یہ کہوں گا کہ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہی جذبہ ہے۔ میں برہان مظفر وانی کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا جس نے شہادت دے کر کشمیریوں کے کیس کو پوری دنیا کے اندر زندہ کیا اور ہم اُن کی حمایت کیوں نہ کریں کیونکہ یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ٹھیک کہا کہ یہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔ ہم ہندوستان کا سیاہ چہرہ پوری دنیا کے سامنے لے کر آئیں گے اور اُس وقت تک ہم اُن کی جدوجہد کا ساتھ دیں گے جب تک کشمیر آزاد نہیں ہوتا۔ ہندوستان آج خون کی ہولی کھیل رہا ہے، اس نے Cops کے ذریعے سے اور جمنا سے fire کر کے معصوم بچوں کے ساتھ جو درندگی کا کھیل کھیلا ہے اس پر میں اقوام متحدہ، سلامتی کونسل اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے کہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب میں سوال put کرنے لگا ہوں۔

جناب محمد وحید گل: کشمیر بنے گا پاکستان، کشمیر بنے گا پاکستان۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری 2018 کو یومِ کشمیر کے موقع پر مقبوضہ جموں و کشمیر میں گزشتہ 70 سال سے جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کیا جائے اور مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے شہریوں کو حق خودارادیت دیا جائے نیز وہاں سے بھارت کی قابض فوجوں کا انخلا کیا جائے اور کشمیری عوام پر جاری مظالم کو بند کیا جائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھی جائے۔ یہ ایوان عالمی برادری سے بھی اپیل کرتا ہے کہ کشمیریوں کو ان کا جائز حق دلوانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

یہ ایوان اپنے مقبوضہ کشمیری بھائیوں کو ایک بار پھر یقین دلاتا ہے کہ پوری پاکستانی قوم حق خودارادیت کے حصول تک ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز منگل مورخہ 6۔ فروری 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING-

-Cases registered in Police Station Satellite Town Sargodha in 2015 *(Question No. 1867)* 219
-Establishment of "Model Lorry Adda" and renovation of General Bus Stand Sargodha *(Question No. 8551*)* 36
-Shifting of poultry shed farms outside residential areas *(Question No. 4505*)* 32

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 375

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

question REGARDING-

-Number of students and teachers in Government Mian Rehmat Ali Home Economics College Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9437*)* 123

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure of smuggling and preparation of dry milk at local level 348
-Embezzlement of millions of rupees in Livestock and Dairy Development Department according to report of Accountant General of Pakistan 137
-Failure of government in getting act upon laws by sugar mills mafia 135
-Illegal parking at both sides of Nila Gumbad, Lahore 136
-Loss of millions of rupees due to irregularities in Information and Education Department 224
-Non availability of clean drinking water in Hospitals of Lahore 349
-Over charging of parking fee at Government Hospitals in Lahore 138
-Problems faced by patients in Allied Hospital Rawalpindi 350
-Seventy percent vacant posts in Punjab Institute of Mental Health Lahore since long 346
-Theft of canal water of tehsil Alipur and Jatoi with connivance of XEN Kot Addu, SE Muzaffargarh and Chief Engineer 134

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-29th January, 2018 3
-30th January, 2018 71
-31st January, 2018 165
-1st February, 2018 269

PAGE NO.

-2th February, 2018 337
-5th February, 2018 359

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

question REGARDING- 215
-Details about Police Stations of Dera Ghazi Khan *(Question No. 1366)*

AHMED KHAN BHACHER. MR

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Over charging of parking fee at Government Hospitals in Lahore 138

DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 262

AHMED YAR HUNJRA, MALIK *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about budget, number of prisoners and deaths in Camp Jail Lahore *(Question No. 9520*)* 281, 316
-Establishment of prison in district Nankana *(Question No. 9288*)* 302
-Number of prisons and prisoners in Lahore *(Question No. 9314*)*
-Number of wardens and officers in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 9519*)* 317, 319
-Reasons for not to transfer IG Prisons *(Question No. 1870)*

ALA-UD-DIN, SHEIKH *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 240

ALI SALMAN, MR.

questions REGARDING-
-Details about budget, number of prisoners and deaths in Camp Jail Lahore *(Question No. 9520*)* 281
-Number of wardens and officers in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 9519*)* 316

AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR. *(Minister for Irrigation)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Theft of canal water of tehsil Alipur and Jatoi with connivance of XEN Kot Addu, SE Muzaffargarh and Chief Engineer 134

AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*

Resolution REGARDING-
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 393

ASIF MEHMOOD, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

PAGE NO.

-ZERO HOUR NOTICE NO. 175 MOVED BY MIAN MUHAMMAD KAZIM ALI PIRZADA, MPA 324

144

point of order REGARDING-

-Increase in incidents of dacoities at medical stores in Rawalpindi 55

questions REGARDING- 56

-Details about projects of Environment Protection Department in Rawalpindi *(Question No. 9588*)* 286

-Laboratories and monitoring stations of Environment Protection Department in district Rawalpindi *(Question No. 9589*)*

-Number of handicapped persons and issuance of disability certificates *(Question No. 9587*)*

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 341

342

-AUDIT OF ACCOUNTS OF C&W, HUD & PHE, IRRIGATION 342

-AUDIT ON THE ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2016-17 341

341

-AUDIT ON THE ACCOUNTS OF REVENUE RECEIPTS GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16 351

-CHOLISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-DANISH SCHOOLS AND CENTRE OF EXCELLENCE AUTHORITY

zero hour NOTICE REGARDING-

-Disclosure of irregularities in distribution of vehicles under "Apna Rozgar Scheme" through the Bank of Punjab

AYESHA JAVED, MRS.

-Leave of absence 133

PAGE NO.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA (PP-113) 354
-The Punjab Regulation of Public Infrastructure Project Bill 2017 (Bill No. 30 of 2017) moved by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) (PP-151) 354

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Questions No. 7350, 8556 and 8872 353
-The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) 353
BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*
DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 234
BILLS-
-The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 230
-The Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018 *(Introduced in the House)* 229
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 230
-The Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 230
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 *(Introduced in the House)* 154
-The Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 231-234

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

Call attention Notices REGARDING
-Action against responsible Police employees who entered in House of MPA without warrant 62
-Demand of "Bhatta" and murder threat to a resident of Johar Town Lahore 328
-Details about kidnap, rape and murder of young girl Zainab in Kasur 63
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-*See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian*
COUNSELLING-
-By Mr. Speaker with the House for summing special session on

PAGE NO.

the eve of Kashmir Day 273

D

DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 234, 265

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
DISCUSSION On-
-COMPLAINTS OF SUGARCANE FARMERS 254

questions REGARDING- 121
-Budget, number of students and calss rooms of PST Collge Kamalia *(Question No. 9372*)* 208
-Construction of building of Police Station Garrah Faisalabad *(Question No. 1571*)* 218
-Details about crimes and rgistered cases in Police Station D-type Faisalabad *(Question No. 1859)* 217
-Details about motor vehicles and facilities given to Home Secretary and Home Minister *(Question No. 1815)* 208
-Details about traffic warden system *(Question No. 4474*)* 305
-Number of NGOs in Faisalabad and financial aid thereof *(Question No. 9387*)* 123
-Posts of Principals, Directors and DPI Colleges *(Question No. 9419*)*

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 50
-Details about control over air pollution in Jhelum *(Question No. 8945*)* 48
-Details about control over air pollution in Lahore *(Question No. 8893*)* 38
-Details about factories in Northern Lahore PP-144 *(Question No. 8594*)*
-Details about projects of Environment Protection Department in Rawalpindi *(Question No. 9588*)* 55

-Fine recovered and action taken in respect of violation of protection of environmental pollution *(Question No. 8866*)* 44
-Laboratories and monitoring stations of Environment Protection Department in district Rawalpindi *(Question No. 9589*)* 56
-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Sialkot *(Question No. 9625*)* 57
-Offices and employees of Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 9527*)* 54
32
56

	PAGE NO.
-Shifting of poultry shed farms outside residential areas *(Question No. 4505*)*	
-Smog condition and plantation in Lahore *(Question No. 9606*)*	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS of-	
-Accountant General of Pakistan about Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2015-16	321
-Accountant General of Pakistan on Accounts of Government of Punjab for the year 2012-13	322
-Accountat General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab for the year 2013-14	158
-Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	156
-Privilege Motions of 2013 to 2017	61
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111)	156
-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)	343
-Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262)	156
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)	324
-Starred Question No. 3539 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)	156
-Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)	156
-Starred Questions No. 2588 and 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	156, 355
-Starred Questions No. 7122 and 7183 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357)	344, 355
-Starred Questions No. 7350, 8025, 8058, 8531, 8556, 8872, 8960, 9282 and9340	326, 345, 353
-Starred Questions No. 7108, 7109, 7677, 8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	156, 354, 355
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)	345
-The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No. 31 of 2017) moved by Mr. Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)	323
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 8 of 2017) moved by Mrs. Gulnaz Shahzadi, MPA (PP-329)	156
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	325
-The Punjab Regulation of Public Infrastructure Project Bill 2017 (Bill No. 30 of 2017) moved by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) (PP-151)	354
-The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)	

PAGE NO.

-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA 353

324

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Problems faced by patients in Allied Hospital Rawalpindi 350

Call attention Notice REGARDING

-Action against responsible Police employees who entered in House of MPA without warrant 62

301

question REGARDING-

-Number of prisons and prisoners in Lahore *(Question No. 9314*)* 160

zero hour NOTICE REGARDING-

-Romoval from service of 60 employees of Benevolent Fund Board Punjab

FAQEER HUSSAIN DOGAR, CH.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 223

-THE PROVINCIAL MOTOR VEHICLES (AMENDMENT) BILL 2017 (BILL NO. 29 OF 2017)

FARZANA NAZIR, DR.

point of order REGARDING- 142

-Request to MPAs of Opposition to participate in Solidarity Kashmir Rally

Resolution REGARDING- 367

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 17

-On sad demise of Chaudhary Tahir Ahmed Sindhu, Advocate, MPA

h

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 103

-Areas of Universities, colleges and students in distict Gujrat

PAGE NO.

(Question No. 9452)*
-BS Programme and classes thereof in Colleges of Gujrat 116
(Question No. 9548)*
-Budget, number of students and calss rooms of PST Collge Kamalia 121
(Question No. 9372)*
-Building of and recruitments in Post Graduate Girls College Chiniot 89
(Question No. 8956)* 129
-Buildings and students of colleges in Sahiwal *(Question No. 9602*)*
-Colleges for Boys and Girls and number of students in Gujrat 102
(Question No. 9383)*
-Construction of Sports Complex in Harbanspura PP-145 Lahore 126
(Question No. 9555)*
-Corruption and out of turn promotion of VC Lahore Education University 82
(Question No. 8882)* 120
-Distribution of laptops in universities of Lahore *(Question No. 9158*)*
-Employees and area of Engineering University Lahore 128
(Question No. 9593)* 87
-Establishment of Government University in Chiniot *(Question No. 8930*)* 76
-Fee and fine to students in Islamia University *(Question No. 8900*)* 118
-Government and private universities in Lahore *(Question No. 9044*)* 124
-Not to promote teachers of Commerce Colleges *(Question No. 9518*)*
-Number of colleges and recruitments in colleges of Faisalabad 125
(Question No. 9543)*
-Number of posts and buses in Government College for Women Sargodha 91
(Question No. 9159)*
-Number of students and class rooms of Government Post Graduate College 113
Toba Tek Singh *(Question No. 9547*)*
-Number of students and teachers in Government Mian Rehmat Ali Home 123
Economics College Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9437*)* 123
-Posts of Principals, Directors and DPI Colleges *(Question No. 9419*)* 110
-Registration and fee of academies of ECAT and MCAT *(Question No. 9531*)*
-Shortage of teachers in Government Degree College for Boys and Girls 97
Dinga, Gujrat *(Question No. 9376*)* 127
-Steps for prevention of dengue mosquitoes in UET Lahore *(Question No. 9592*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 120
-Distribution of laptops in universities of Lahore *(Question No. 9158*)*
-Number of posts and buses in Government College for Women Sargodha 91
(Question No. 9159)*

Resolution REGARDING- 395
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand
for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

PAGE NO.

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action against fake driving license makers in district Khushab *(Question No. 9350*)* 190
-Cases of kidnapping *(Question No. 1565)* 216
-Cases registered in Police Station Satellite Town Sargodha in 2015 *(Question No. 1867)* 219
-Construction of building of Police Station Garrah Faisalabad *(Question No. 1571*)* 208
-Cost of establishment of Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 9492*)* 204
-Details about arrest of accused persons of case No. 36/15 Police Station Dolat Nagar Gujrat *(Question No. 1693)* 216
-Details about crimes and rgistered cases in Police Station D-type Faisalabad *(Question No. 1859)* 218
-Details about funds and cameras of Safe City Project Lahore *(Question No. 9364*)* 193
-Details about incidents of explosion of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 181
-Details about motor vehicles and facilities given to Home Secretary and Home Minister *(Question No. 1815)* 217
-Details about offices and residences in Elite Force Centre Bedian Road Lahore *(Question No. 9405*)* 199
-Details about Police Stations and Police Welfare Fund in Bahawalpur *(Question No. 7890*)* 171
-Details about Police Stations of Dera Ghazi Khan *(Question No. 1366)* 215
-Details about Police Stations without their own building in district Sialkot *(Question No. 9200*)* 209
-Details about theft incidents in Sialkot city *(Question No. 8234*)* 179
-Details about traffic warden system *(Question No. 4474*)* 208
-Incidents of torture to women *(Question No. 9169*)* 186
-Motorcycle accidents in Lahore in 2017 *(Question No. 9605)* 214
-Number of cases of dacoity in district Sialkot *(Question No. 9416*)* 210
-Number of police constabulary in distirct Chiniot and residences thereof *(Question No. 9510*)* 212
-Number of Police employees and registered cases in district Gujrat *(Question No. 9453*)* 201
-Registered cases of dacoity in Police Station Agoki Sialkot *(Question No. 1861)* 219

PAGE NO.

I

IMRAN ZAFAR, HAJI

questions REGARDING-

-Areas of Universities, colleges and students in distict Gujrat *(Question No. 9452*)* 103

-Number of Police employees and registered cases in district Gujrat *(Question No. 9453*)* 201

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 60

-The Punjab Zakat Fund and Ushr Bill 2017 (Bill No. 28 of 2017) 391

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

K

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of smuggling and preparation of dry milk at local level 348

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 373

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 230

BILLS *(Discussed upon)*- 229
-The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 230
-The Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018 230
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 231
-The Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018
-The Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017

MOTION regarding- 225
-To move the resolution under article 128 (2)(a) of constitution 226, 227

FOR EXTENSION OF THE ORDINANCE 227, 228

ORDINANCES *(Laid on the table of the House)*- 229
-The Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017) *(Extension)*
-The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017) *(Extension)* 331

-THE PUNJAB CHARITIES ORDINANCE 2018

149

point of order REGARDING- 148
-Demand for apprising about census of minorities according to National Census of Pakistan 2017 363

Resolutions REGARDING-
-Demand for increasing number of Zakat and Ushr Committees according to ratio of increase of population in Lahore
-Demand for starting campaign of awareness of Swine Flu
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Ayesha Javed, Mrs. 133
-Mansab Ali Khan, Rai 134
-Mary Gill, Ms. 132
-Raza Nasrullah Ghumman, Ch. 132
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 132
-Sultana Shaheen, Mrs. 133
-Tahia Noon, Mrs. 132

PAGE NO.

-Zeb-un-Nisa Awan, Mrs. 133
LUBNA FAISAL, MRS.

Resolution REGARDING-
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 387
LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-
-Offices and employees of Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 9527*)* 54
-Registration and fee of academies of ECAT and MCAT *(Question No. 9531*)* 110

M

MADIHA RANA, MRS.
QUESTION regarding-
-Number of colleges and recruitments in colleges of Faisalabad *(Question No. 9543*)* 125
MANSAB ALI KHAN, RAI
-Leave of absence 134
MARY GILL, MS.
-Leave of absence 132
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education)*

Resolution REGARDING-
-Demand for making training of "First-Aid" compulsory in all educational institutions of the province 152
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

Call attention Notice REGARDING 63
-Details about kidnap, rape and murder of young girl Zainab in Kasur
DISCUSSION On- 241
-Complaints of sugarcane farmers

points of order REGARDING- 274 332
-Demand from all political leaders for not to defame the constitutional state institutions
-Demand to take up a resolution out of turn about petroleum prices
MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Areas of Universities, colleges and students in distict Gujrat 104

PAGE NO.

(Question No. 9452)*
-BS Programme and classes thereof in Colleges of Gujrat 116
(Question No. 9548)*
-Building of and recruitments in Post Graduate Girls College Chiniot 89
(Question No. 8956)*
-Colleges for Boys and Girls and number of students in Gujrat 102
(Question No. 9383)*
-Corruption and out of turn promotion of VC Lahore Education University 83
(Question No. 8882)* 87
-Establishment of Government University in Chiniot *(Question No. 8930*)* 76
-Fee and fine to students in Islamia University *(Question No. 8900*)*
-Number of posts and buses in Government College for Women Sargodha 92
(Question No. 9159)*
-Number of students and class rooms of Government Post Graduate College 113
Toba Tek Singh *(Question No. 9547*)* 111
-Registration and fee of academies of ECAT and MCAT *(Question No. 9531*)*
-Shortage of teachers in Government Degree College for Boys and Girls 97
Dinga, Gujrat *(Question No. 9376*)*

MINISTER FOR FINANCE

-SEE UNDER AYESHA GHAUS PASHA, DR.

MINISTER FOR FOOD

*-See under Bilal Yasin, Mr***.**

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION

-See under Raza Ali Gillani, Syed

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-SEE UNDER ALA-UD-DIN, SHEIKH

MINISTER FOR IRRIGATION

-SEE UNDER AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR POPULATION WELFARE ADDITIONAL CHARGE OF ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Zakia Shahnawaz Khan, Mrs.

MINISTER FOR PRISONS

-See under Ahmed Yar Hunjra, Malik

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION

PAGE NO.

-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MOTIONS regarding-
-Suspension of rules for presentation of bill 146
-To move the resolution under article 128 (2)(a) of constitution for extension of the Ordinance 225
MUHAMMAD AFZAL, RANA (*Parliamentary Secretary for Home)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action against fake driving license makers in district Khushab *(Question No. 9350*)* 190
-Cost of establishment of Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 9492*)* 205
-Details about funds and cameras of Safe City Project Lahore *(Question No. 9364*)* 193
-Details about incidents of explosion of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 181
-Details about offices and residences in Elite Force Centre Bedian Road Lahore *(Question No. 9405*)* 199
-Details about Police Stations and Police Welfare Fund in Bahawalpur *(Question No. 7890*)* 172
-Details about theft incidents in Sialkot city *(Question No. 8234*)* 179
-Incidents of torture to women *(Question No. 9169*)* 187
-Number of Police employees and registered cases in district Gujrat *(Question No. 9453*)* 202
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

questions REGARDING-
-Details about Police Stations without their own building in district Sialkot *(Question No. 9200*)* 209
-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Sialkot *(Question No. 9625*)* 57
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 7183 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 344
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-COMPLAINTS OF SUGARCANE FARMERS 261

questions REGARDING- 26
-Cost of construction of track and purchase of Metro Bus in Rawalpindi *(Question No. 9271*)* 21
-Details about funds and completed work of Orange Line Train in Lahore

PAGE NO.

(Question No. 9270)* 68

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 29th January, 2018 392

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Special Assistant to C.M)*

Resolution REGARDING- 376

-FAVOUR OF EFFORTS FOR FREEDOM OF OCCUPIED KASHIMR AND DEMAND FOR ACTING UPON RESOLUTIONS PASSED BY U.N.O IN THIS REGARD

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) 343

questions REGARDING- 116

-BS Programme and classes thereof in Colleges of Gujrat *(Question No. 9548*)* 40

-Details about fitness certificates and routes of vehicles in district Sahiwal *(Question No. 9425*)* 294

-Employees and budget of Social Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 8859*)* 44

-Fine recovered and action taken in respect of violation of protection of environmental pollution *(Question No. 8866*)* 300

-Offices and projects of Social Welfare Department in Sahiwal *(Question No. 8860*)*

Resolution REGARDING- 388

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

MUHAMMAD ASHRAF, CH.

Resolution REGARDING- 390

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 210

PAGE NO.

-Number of cases of dacoity in district Sialkot *(Question No. 9416*)* 219
-Registered cases of dacoity in Police Station Agoki Sialkot *(Question No. 1861)*
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

Call attention Notice REGARDING 328
-Demand of "Bhatta" and murder threat to a resident of Johar Town Lahore 216

question REGARDING-
-Cases of kidnapping *(Question No. 1565)* 388

Resolution REGARDING-
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard
MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING- 284
-Budget and projects of DG Social Welfare *(Question No. 9373*)* 312
-Emoluments of Chairman District Bait-ul-Maal and funds distributed amongst the poor in Sahiwal *(Question No. 9444*)* 295
-Employees and budget of Social Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 8859*)* 286
-Number of handicapped persons and issuance of disability certificates *(Question No. 9587*)* 305
-Number of NGOs in Faisalabad and financial aid thereof *(Question No. 9387*)* 289
-Number of offices of Social Welfare Department and NGOs in district Gujrat and financial aid *(Question No. 9614*)* 308
-Number of registered NGOs in district Sahiwal *(Question No. 9443*)* 300
-Offices and projects of Social Welfare Department in Sahiwal *(Question No. 8860*)* 277
-Shelter homes for senior citizens *(Question No. 9023*)* 279
-Treatment of patients in Government Hospitals from Bait-ul-Maal funds *(Question No. 9232*)*
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING-
-Building of and recruitments in Post Graduate Girls College Chiniot *(Question No. 8956*)* 89 87
-Establishment of Government University in Chiniot *(Question No. 8930*)*
-Number of police constabulary in distirct Chiniot and residences thereof *(Question No. 9510*)* 212
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

PAGE NO.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-PRIVILEGE MOTIONS OF 2013 TO 2017 61

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 60

-PRIVILIGE MOTIONS NO. 20 OF 2014, 14 OF 2015 AND 8,10,12,14 OF 2017 372

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 8531, 8960, 9340 and 9282 326

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Transport)*

Answers to the questions REGARDING-

-Cost of construction of track and purchase of Metro Bus in Rawalpindi *(Question No. 9271*)* 27

-Details about fitness certificates and routes of vehicles in district Sahiwal *(Question No. 9425*)* 40

-Details about funds and completed work of Orange Line Train in Lahore *(Question No. 9270*)* 22

-Establishment of "Model Lorry Adda" and renovation of General Bus Stand Sargodha *(Question No. 8551*)* 36

-Offices, employees and income of Transport Department in Sargodha division *(Question No. 9074*)* 19

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

QUESTION regarding-

-Number of students and class rooms of Government Post Graduate College Toba Tek Singh *(Question No. 9547*)* 113

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 381

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 216

-Cases of kidnapping *(Question No. 1565)*

PAGE NO.

-Cases registered in Police Station Satellite Town Sargodha in 2015 *(Question No. 1867)* 220
-Construction of building of Police Station Garrah Faisalabad *(Question No. 1571*)* 208
-Details about arrest of accused persons of case No. 36/15 Police Station Dolat Nagar Gujrat *(Question No. 1693)* 216
-Details about crimes and rgistered cases in Police Station D-type Faisalabad *(Question No. 1859)* 218
-Details about fare and number of passengers in Metro Bus Lahore *(Question No. 9428*)* 53
-Details about motor vehicles and facilities given to Home Secretary and Home Minister *(Question No. 1815)* 217
-Details about Police Stations of Dera Ghazi Khan *(Question No. 1366)* 215
-Details about Police Stations without their own building in district Sialkot *(Question No. 9200*)* 210
-Details about starting of Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9552*)* 54
-Details about traffic warden system *(Question No. 4474*)* 209
-Motorcycle accidents in Lahore in 2017 *(Question No. 9605)* 214
-Number of cases of dacoity in district Sialkot *(Question No. 9416*)* 210
-Number of police constabulary in distirct Chiniot and residences thereof *(Question No. 9510*)* 212
-Offices of Social Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 9430*)* 318
-Registered cases of dacoity in Police Station Agoki Sialkot *(Question No. 1861)* 219
-Suggestion for starting Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9553*)* 55

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 364

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction of Sports Complex in Harbanspura PP-145 Lahore *(Question No. 9555*)* 126
-Details about starting of Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9552*)* 53
-Suggestion for starting Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9553*)* 55

Resolutions REGARDING-

-Demand for increasing number of Zakat and Ushr Committees according to ratio of increase of population in Lahore 149
397

PAGE NO.

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 259

MURAD RAAS, DR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Illegal parking at both sides of Nila Gumbad, Lahore 136
-Loss of millions of rupees due to irregularities in Information and Education Department 224
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 324
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 31st January, 2018 222

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-29th January, 2018 14
-30th January, 2018 74
-31st January, 2018 170
-1st February, 2018 272
-2th February, 2018 340
-5th February, 2018 362

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Seventy percent vacant posts in Punjab Institute of Mental Health Lahore since long 346
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No. 7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356) 355
-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 355
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 355

questions REGARDING- 129
-Buildings and students of colleges in Sahiwal *(Question No. 9602*)* 312
-Emoluments of Chairman District Bait-ul-Maal and funds distributed amongst the poor in Sahiwal *(Question No. 9444*)* 214
-Motorcycle accidents in Lahore in 2017 *(Question No. 9605)* 307
-Number of registered NGOs in district Sahiwal *(Question No. 9443*)* 56
-Smog condition and plantation in Lahore *(Question No. 9606*)*

PAGE NO.

Resolution REGARDING- 396
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard
NAJMA AFZAL KHAN, DR.

Resolution REGARDING- 396
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard
NAUSHEEN HAMID, DR.

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017 231

question REGARDING- 193
-Details about funds and cameras of Safe City Project Lahore *(Question No. 9364*)*

Resolution REGARDING- 374
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard
NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING- 48
-Details about control over air pollution in Lahore *(Question No. 8893*)* 38
-Details about factories in Northern Lahore PP-144 *(Question No. 8594*)* 128
-Employees and area of Engineering University Lahore *(Question No. 9593*)* 118
-Government and private universities in Lahore *(Question No. 9044*)*
-Steps for prevention of dengue mosquitoes in UET Lahore *(Question No. 9592*)* 127

Resolutions REGARDING- 152
-Demand for making training of "First-Aid" compulsory in all educational institutions of the province 394

-FAVOUR OF EFFORTS FOR FREEDOM OF OCCUPIED KASHIMR AND DEMAND FOR ACTING UPON RESOLUTIONS PASSED BY U.N.O IN THIS REGARD 351

zero hour NOTICE REGARDING-
-Disclosure of irregularities in distribution of vehicles under "Apna Rozgar Scheme" through the Bank of Punjab

PAGE NO.

NOTIFICATION of-
-Summoning of 34th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2018 **1**

O

OATH OF OFFICE by-
-Sultan Haider Ali Khan, Mr. (PP-20) 15
OFFICERS-
-Of the House 11
ORDINANCES *(Laid on the table of the House)-*
-The Punjab Hepatitis Ordinance 2017 (XV of 2017) *(Extension)* 226, 227
-The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Ordinance 2017 (XVI of 2017) *(Extension)* 227, 228
-The Punjab Charities Ordinance 2018 229

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 34th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2018 15

Parliamentary Secretaries- 9
-Of the Punjab
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-*See under Mehwish Sultana, Ms.*
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME
-*See under Muhammad Afzal, Rana*

Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities Affairs
-*See under Tariq Masih Gill, Mr.*
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE
-*See under Amjad Ali Javaid, Mr.*
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-*See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji*
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR TRANSPORT
-*See under Muhammad Nawaz Chohan, Mr.*

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Demand for apprising about census of minorities according to National Census of Pakistan 2017 330
-Demand for arrest of accused persons of murder of a girl in Sialkot in January 2017 143
-Demand from all political leaders for not to defame the constitutional state institutions 274, 332
-Demand to take up a resolution out of turn about petroleum prices 144
-Increase in incidents of dacoities at medical stores in Rawalpindi 142
-Request to MPAs of Opposition to participate in Solidarity Kashmir Rally

Prisons Department-

questions REGARDING- 281
-Details about budget, number of prisoners and deaths in Camp Jail Lahore *(Question No. 9520*)* 316
-Establishment of prison in district Nankana *(Question No. 9288*)* 301
-Number of prisons and prisoners in Lahore *(Question No. 9314*)* 316
-Number of wardens and officers in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 9519*)* 318
-Reasons for not to transfer IG Prisons *(Question No. 1870)*

Q

questions REGARDING-
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT- 50
-Details about control over air pollution in Jhelum *(Question No. 8945*)* 48
-Details about control over air pollution in Lahore *(Question No. 8893*)* 38
-Details about factories in Northern Lahore PP-144 *(Question No. 8594*)* 55
-Details about projects of Environment Protection Department in Rawalpindi *(Question No. 9588*)* 44
-Fine recovered and action taken in respect of violation of protection of environmental pollution *(Question No. 8866*)* 56
-Laboratories and monitoring stations of Environment Protection Department in district Rawalpindi *(Question No. 9589*)* 57
-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Sialkot *(Question No. 9625*)* 54
-Offices and employees of Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 9527*)* 32
-Shifting of poultry shed farms outside residential areas *(Question No. 4505*)* 56
-Smog condition and plantation in Lahore *(Question No. 9606*)*
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

PAGE NO.

-Areas of Universities, colleges and students in distict Gujrat *(Question No. 9452*)* 103
-BS Programme and classes thereof in Colleges of Gujrat *(Question No. 9548*)* 116
-Budget, number of students and calss rooms of PST Collge Kamalia *(Question No. 9372*)* 121
-Building of and recruitments in Post Graduate Girls College Chiniot *(Question No. 8956*)* 89
-Buildings and students of colleges in Sahiwal *(Question No. 9602*)* 129
-Colleges for Boys and Girls and number of students in Gujrat *(Question No. 9383*)* 102
-Construction of Sports Complex in Harbanspura PP-145 Lahore *(Question No. 9555*)* 126
-Corruption and out of turn promotion of VC Lahore Education University *(Question No. 8882*)* 82
-Distribution of laptops in universities of Lahore *(Question No. 9158*)* 120
-Employees and area of Engineering University Lahore *(Question No. 9593*)* 128
-Establishment of Government University in Chiniot *(Question No. 8930*)* 87
-Fee and fine to students in Islamia University *(Question No. 8900*)* 76
-Government and private universities in Lahore *(Question No. 9044*)* 118
-Not to promote teachers of Commerce Colleges *(Question No. 9518*)* 124
-Number of colleges and recruitments in colleges of Faisalabad *(Question No. 9543*)* 125
-Number of posts and buses in Government College for Women Sargodha *(Question No. 9159*)* 91
-Number of students and class rooms of Government Post Graduate College Toba Tek Singh *(Question No. 9547*)* 113
-Number of students and teachers in Government Mian Rehmat Ali Home Economics College Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9437*)* 123
-Posts of Principals, Directors and DPI Colleges *(Question No. 9419*)* 123
-Registration and fee of academies of ECAT and MCAT *(Question No. 9531*)* 110
-Shortage of teachers in Government Degree College for Boys and Girls Dinga, Gujrat *(Question No. 9376*)* 97
-Steps for prevention of dengue mosquitoes in UET Lahore *(Question No. 9592*)* 127

HOME DEPARTMENT-

-Action against fake driving license makers in district Khushab *(Question No. 9350*)* 190
-Cases of kidnapping *(Question No. 1565)* 216
-Cases registered in Police Station Satellite Town Sargodha in 2015 *(Question No. 1867)* 219
-Construction of building of Police Station Garrah Faisalabad *(Question No. 1571*)* 208

PAGE NO.

-Cost of establishment of Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 9492*)* 204
-Details about arrest of accused persons of case No. 36/15 Police Station Dolat Nagar Gujrat *(Question No. 1693)* 216
-Details about crimes and rgistered cases in Police Station D-type Faisalabad *(Question No. 1859)* 218
-Details about funds and cameras of Safe City Project Lahore *(Question No. 9364*)* 193
-Details about incidents of explosion of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 181
-Details about motor vehicles and facilities given to Home Secretary and Home Minister *(Question No. 1815)* 217
-Details about offices and residences in Elite Force Centre Bedian Road Lahore *(Question No. 9405*)* 199
-Details about Police Stations and Police Welfare Fund in Bahawalpur *(Question No. 7890*)* 171
-Details about Police Stations of Dera Ghazi Khan *(Question No. 1366)* 215
-Details about Police Stations without their own building in district Sialkot *(Question No. 9200*)* 209
-Details about theft incidents in Sialkot city *(Question No. 8234*)* 179
-Details about traffic warden system *(Question No. 4474*)* 208
-Incidents of torture to women *(Question No. 9169*)* 186
-Motorcycle accidents in Lahore in 2017 *(Question No. 9605)* 214
-Number of cases of dacoity in district Sialkot *(Question No. 9416*)* 210
-Number of police constabulary in distirct Chiniot and residences thereof *(Question No. 9510*)* 212
-Number of police employees and registered cases in district Gujrat *(Question No. 9453*)* 201
-Registered cases of dacoity in Police Station Agoki Sialkot *(Question No. 1861)* 219

Prisons Department- 281
-Details about budget, number of prisoners and deaths in Camp Jail Lahore *(Question No. 9520*)* 316
-Establishment of prison in district Nankana *(Question No. 9288*)* 301
-Number of prisons and prisoners in Lahore *(Question No. 9314*)* 316
-Number of wardens and officers in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 9519*)* 318
-Reasons for not to transfer IG Prisons *(Question No. 1870)* 283

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-
-Budget and projects of DG Social Welfare *(Question No. 9373*)* 312
-Emoluments of Chairman District Bait-ul-Maal and funds distributed amongst the poor in Sahiwal *(Question No. 9444*)* 294

PAGE NO.

-Employees and budget of Social Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 8859*)* 286
-Number of handicapped persons and issuance of disability certificates *(Question No. 9587*)* 305
-Number of NGOs in Faisalabad and financial aid thereof *(Question No. 9387*)* 289
-Number of offices of Social Welfare Department and NGOs in district Gujrat and financial aid *(Question No. 9614*)* 307
-Number of registered NGOs in district Sahiwal *(Question No. 9443*)* 300
-Offices and projects of Social Welfare Department in Sahiwal *(Question No. 8860*)* 317
-Offices of Social Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 9430*)* 276
-Shelter homes for senior citizens *(Question No. 9023*)* 279
-Treatment of patients in Government Hospitals from Bait-ul-Maal funds *(Question No. 9232*)*

TRANSPORT DEPARTMENT- 26
-Cost of construction of track and purchase of Metro Bus in Rawalpindi *(Question No. 9271*)* 53
-Details about fare and number of passengers in Metro Bus Lahore *(Question No. 9428*)* 40
-Details about fitness certificates and routes of vehicles in district Sahiwal *(Question No. 9425*)* 21
-Details about funds and completed work of Orange Line Train in Lahore *(Question No. 9270*)* 53
-Details about starting of Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9552*)* 36
-Establishment of "Model Lorry Adda" and renovation of General Bus Stand Sargodha *(Question No. 8551*)* 18
-Offices, employees and income of Transport Department in Sargodha division *(Question No. 9074*)* 55

-SUGGESTION FOR STARTING SPEEDO BUS SERVICE IN PP-145 LAHORE *(QUESTION NO. 9553*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-29th January, 2018 68
-31st January, 2018 222

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

PAGE NO.

50

question REGARDING-

-Details about control over air pollution in Jhelum *(Question No. 8945*)* 391

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

RAZA ALI GILLANI, SYED *(Minister for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Budget, number of students and calss rooms of PST Collge Kamalia *(Question No. 9372*)* 121

-Buildings and students of colleges in Sahiwal *(Question No. 9602*)* 129

-Construction of Sports Complex in Harbanspura PP-145 Lahore *(Question No. 9555*)* 126

-Distribution of laptops in universities of Lahore *(Question No. 9158*)* 120

-Employees and area of Engineering University Lahore *(Question No. 9593*)* 129

-Government and private universities in Lahore *(Question No. 9044*)* 118

-Not to promote teachers of Commerce Colleges *(Question No. 9518*)* 125

-Number of colleges and recruitments in colleges of Faisalabad *(Question No. 9543*)* 126

-Number of students and teachers in Government Mian Rehmat Ali Home Economics College Satellite Town Gujranwala *(Question No. 9437*)* 124

-Posts of Principals, Directors and DPI Colleges *(Question No. 9419*)* 123

-Steps for prevention of dengue mosquitoes in UET Lahore *(Question No. 9592*)* 127

RAZA NASRULLAH GHUMMAN, CH.

-Leave of absence 132

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	
-29th January, 2018	13
-30th January, 2018	73
-31st January, 2018	169
-1st February, 2018	271
-2th February, 2018	339
-5th February, 2018	361
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** OF-	
-AUDIT OF ACCOUNTS OF C&W, HUD & PHE, IRRIGATION	341 342 342
-AUDIT ON THE ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2016-17	341 341 60 223
-AUDIT ON THE ACCOUNTS OF REVENUE RECEIPTS GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16	59 60
-CHOLISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16	
-DANISH SCHOOLS AND CENTRE OF EXCELLENCE AUTHORITY	
-PRIVILIGE MOTIONS NO. 20 OF 2014, 14 OF 2015 AND 8,10,12,14 OF 2017	
-THE PROVINCIAL MOTOR VEHICLES (AMENDMENT) BILL 2017 (BILL NO. 29 OF 2017)	
-THE PUNJAB EDUCATION INITIATIVES MANAGEMENT AUTHORITY BILL 2017 (BILL NO. 24 OF 2017)	
-The Punjab Zakat Fund and Ushr Bill 2017 (Bill No. 28 of 2017)	
Resolutions REGARDING-	
-Demand for increasing number of Zakat and Ushr Committees according to ratio of increase of population in Lahore	149
-Demand for making training of "First-Aid" compulsory in all educational	152

PAGE NO.

institutions of the province
-Demand for starting awareness campaign about Helpline installed in Public Transport 150
-Demand for starting campaign of awareness of Swine Flu 148
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 363

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Embezzlement of millions of rupees in Livestock and Dairy Development Department according to report of Accountant General of Pakistan 137
-Non availability of clean drinking water in Hospitals of Lahore 349

Resolutions REGARDING-
-Demand for starting awareness campaign about Helpline installed in Public Transport 150
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard 377

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

question REGARDING-
-Offices, employees and income of Transport Department in Sargodha division *(Question No. 9074*)* 18

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

Call attention Notices REGARDING
-Action against responsible Police employees who entered in House of MPA without warrant 62
-Demand of "Bhatta" and murder threat to a resident of Johar Town Lahore 329
-Details about kidnap, rape and murder of young girl Zainab in Kasur 64
DISCUSSION On- 247
-Complaints of sugarcane farmers 333

point of order REGARDING-
-Demand to take up a resolution out of turn about petroleum prices

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 132

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Failure of government in getting act upon laws by sugar mills mafia 135
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Complaints of sugarcane farmers 244

SHAMEELA ASLAM, MRS.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 156

-Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 156

-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111) 156

-Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 156

-Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262) 156

-Starred Question No. 3539 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 156

-Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 156

-THE PUNJAB PRIVATE EDUCATIONAL INSTITUTIONS (PROMOTION AND REGULATION) (AMENDMENT) BILL 2017 (BILL NO. 8 OF 2017) MOVED BY MRS. GULNAZ SHAHZADI, MPA (PP-329) 156

82

question REGARDING-

-Corruption and out of turn promotion of VC Lahore Education University *(Question No. 8882*)* 59

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 383

-The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017 (Bill No. 24 of 2017)

Resolution REGARDING-

-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

SHUNILA RUTH, MS.

points of order REGARDING-

-Demand for apprising about census of minorities according to National Census of Pakistan 2017 330

-Demand for arrest of accused persons of murder of a girl in Sialkot in January 2017 143

questions REGARDING- 181

-Details about incidents of explosion of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 186 276

PAGE NO.

-Incidents of torture to women *(Question No. 9169*)* 279
-Shelter homes for senior citizens *(Question No. 9023*)*
-Treatment of patients in Government Hospitals from Bait-ul-Maal funds *(Question No. 9232*)* 389

Resolution REGARDING-
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING- 283
-Budget and projects of DG Social Welfare *(Question No. 9373*)* 312
-Emoluments of Chairman District Bait-ul-Maal and funds distributed amongst the poor in Sahiwal *(Question No. 9444*)* 294
-Employees and budget of Social Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 8859*)* 286
-Number of handicapped persons and issuance of disability certificates *(Question No. 9587*)* 305
-Number of NGOs in Faisalabad and financial aid thereof *(Question No. 9387*)* 289
-Number of offices of Social Welfare Department and NGOs in district Gujrat and financial aid *(Question No. 9614*)* 307
-Number of registered NGOs in district Sahiwal *(Question No. 9443*)* 300
-Offices and projects of Social Welfare Department in Sahiwal *(Question No. 8860*)*

-Offices of Social Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 9430*)* 317 276
-Shelter homes for senior citizens *(Question No. 9023*)*
-Treatment of patients in Government Hospitals from Bait-ul-Maal funds *(Question No. 9232*)* 279

SULTANA SHAHEEN, MRS.
-Leave of absence 133

SURRIYA NASEEM, MS.

Resolution REGARDING- 396
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

SULTAN HAIDER ALI KHAN, MR.
-Oath of office

15

SUMMONING-

PAGE NO.

-Notification of summoning of 34th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2018 1

T

TAHIA NOON, MRS.
-Leave of absence 132
TAIMOOR MASOOD, MALIK

question REGARDING- 318
-Reasons for not to transfer IG Prisons *(Question No. 1870)*

Tariq Masih Gill, Mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)***

Resolution REGARDING- 392
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard
TARIQ MEHMOOD, MIAN
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS of-
-Accountant General of Pakistan about Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2015-16 321
-Accountat General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab for the year 2013-14 158

questions REGARDING- 283
-Budget and projects of DG Social Welfare *(Question No. 9373*)* 102
-Colleges for Boys and Girls and number of students in Gujrat *(Question No. 9383*)* 216
-Details about arrest of accused persons of case No. 36/15 Police Station Dolat Nagar Gujrat *(Question No. 1693)* 199
-Details about offices and residences in Elite Force Centre Bedian Road Lahore *(Question No. 9405*)*

-Number of offices of Social Welfare Department and NGOs in district Gujrat and financial aid *(Question No. 9614*)* 289
-Shortage of teachers in Government Degree College for Boys and Girls Dinga, Gujrat *(Question No. 9376*)* 97

Resolution REGARDING- 390
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand

PAGE NO.

for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING-

-Details about fare and number of passengers in Metro Bus Lahore *(Question No. 9428*)* 53, 316

-Establishment of prison in district Nankana *(Question No. 9288*)* 317

-Offices of Social Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 9430*)*

TARIQ SUBHANI, CH.

question REGARDING-

-Cost of establishment of Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 9492*)* 204

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Cost of construction of track and purchase of Metro Bus in Rawalpindi *(Question No. 9271*)* 26

-Details about fare and number of passengers in Metro Bus Lahore *(Question No. 9428*)* 53

-Details about fitness certificates and routes of vehicles in district Sahiwal *(Question No. 9425*)* 40

-Details about funds and completed work of Orange Line Train in Lahore *(Question No. 9270*)* 21

-Details about starting of Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9552*)* 53

-Establishment of "Model Lorry Adda" and renovation of General Bus Stand Sargodha *(Question No. 8551*)* 36

-Offices, employees and income of Transport Department in Sargodha division *(Question No. 9074*)* 18

-Suggestion for starting Speedo Bus Service in PP-145 Lahore *(Question No. 9553*)* 55

U

UMAR FAROOQ, MALIK, HAJI

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Questions No. 8025 and 8058 345

-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353) 345

PAGE NO.

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 257

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-
-Accountant General of Pakistan on Accounts of Government of Punjab for the year 2012-13 322
WASEEM AKHTAR, DR SYED
BILL *(Discussed upon)*- 154
-THE PUNJAB COMPULSORY TEACHING OF THE HOLY QURAN BILL 2017 251
DISCUSSION On-
-Complaints of sugarcane farmers 146
MOTION regarding-
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF BILL 190
171
179
questions REGARDING- 76
-Action against fake driving license makers in district Khushab *(Question No. 9350*)*
-Details about Police Stations and Police Welfare Fund in Bahawalpur *(Question No. 7890*)* 369
-Details about theft incidents in Sialkot city *(Question No. 8234*)*
-Fee and fine to students in Islamia University *(Question No. 8900*)*

Resolution REGARDING-
-Favour of efforts for freedom of occupied Kashimr and demand for acting upon resolutions passed by U.N.O in this regard

Z

ZAKIA SHAHNAWAZ KHAN, MRS. *(Minister for Population Welfare Additional Charge of Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING- 51

PAGE NO.

-Details about control over air pollution in Jhelum *(Question No. 8945*)* 48
-Details about control over air pollution in Lahore *(Question No. 8893*)* 38
-Details about factories in Northern Lahore PP-144 *(Question No. 8594*)*
-Details about projects of Environment Protection Department in Rawalpindi *(Question No. 9588*)* 56
-Fine recovered and action taken in respect of violation of protection of environmental pollution *(Question No. 8866*)* 44
-Laboratories and monitoring stations of Environment Protection Department in district Rawalpindi *(Question No. 9589*)* 56

-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Sialkot *(Question No. 9625*)* 58
-Offices and employees of Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 9527*)* 54
-Shifting of poultry shed farms outside residential areas *(Question No. 4505*)* 33
-Smog condition and plantation in Lahore *(Question No. 9606*)* 57

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

-LEAVE OF ABSENCE 133

question REGARDING- 124

-Not to promote teachers of Commerce Colleges *(Question No. 9518*)*

zero hour NOTICES REGARDING-

-Disclosure of irregularities in distribution of vehicles under "Apna Rozgar Scheme" through the Bank of Punjab 351
-Romoval from service of 60 employees of Benevolent Fund Board Punjab 160

ZULFIQAR GHORI, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No. 31 of 2017) moved by Mr. Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368) 323
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 206 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 325

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(منگل6، بدھ 7، جمعرات8، جمعتہ المبارک9، سوموار12، منگل13،
جمعتہ المبارک16، سوموار19۔فروری2018)
(یوم الثلاثہ19، یوم الاربعاء20، یوم الخمیس21، یوم الجمع22، یوم الاثنین25، یوم الثلاثہ26،
یوم الجمع29 جمادی الاوّل، یوم الاثنین2۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد34(حصہ دوئم):شمارہ جات : 7تا14

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

منگل،6۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 7

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

1۔	ایجنڈا	399
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	401
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	402
	سوالات (محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور بہبود آبادی)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	404
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	446
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
7۔	ایم کیٹ اور ای کیٹ کے مسئلے پر تحریک التوائے کار نمبر17/943 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	451
8۔	نشان زدہ سوال نمبر8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	453
9۔	مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ2014، میڈکل / سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے قاعدگیوں کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر618، نشان زدہ سوالات نمبر3020، 3559، 7148، 8037 اور زیرو آر نوٹس نمبر176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	454
	تحاریک التوائے کار	
10۔	پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین کو ریگولرنہ کرنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا	459
11۔	فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان سے کے خلاف	

	مہم چلانے کی ضرورت	460
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں(مفادعامہ سے متعلق)	
12۔	بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کے لئے طویل المدتی اقدامات کا مطالبہ	462
13۔	شادی کی تقریب میں آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	465
14۔	سپیڈوبس میں بزرگوں اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ	466

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
15۔	موسمی انفلوئنزہ کے وائرس کے بارے میں آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ	467
	بدھ،7۔فروری2018	
	جلد 34:شمارہ 8	
16۔	ایجنڈا	473
17۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	475
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ	476
	سوالات(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
19۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(کوئی سوال پیش نہ ہوا)	477
20۔	کورم کی نشاندہی	477
	تحاریک التوائے کار	
21۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	479
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	

22۔	مسودہ قانون صدقات وخیرات پنجاب2018کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	----------	480
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)		
23۔	مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب2017	----------	480
24۔	مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں2017	----------	483
25۔	مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب2017	----------	487
	زیرو آر نوٹس		
26۔	(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)	----------	490

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،8۔فروری2018		
	جلد 34:شمارہ 9		
27۔	ایجنڈا	----------	493
28۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	495
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	496
	سوالات(محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
30۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	497
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	525
32۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	529
	پوائنٹ آف آرڈر		

33۔	گنّے کے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا	538
	توجہ دلاؤ نوٹس	
34۔	گجرات: موضع کھوہار خورد کے رہائشی محنت کش کے جواں سال بیٹے کا قتل اور ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات	548
	تحاریک استحقاق	
35۔	سیکرٹری ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز پنجاب کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ	549
36۔	حلقہ پی پی۔9راولپنڈی میں ہارے ہوئے شخص کا ترقیاتی سکیموں پر بطور ایم پی اے کی تختیاں لگانا(۔۔۔جاری)	550
	تحاریک التوائے کار	
37۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	556
38۔	کورم کی نشاندہی	556

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،9۔فروری2018	
	جلد 34:شمارہ 10	
39۔	ایجنڈا	561
40۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	563
41۔	نعت رسول مقبول ﷺ	564
	سوالات (محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن)	
42۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	565
43۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	601

44۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	620
	پوائنٹ آف آرڈر		
45۔	مال روڈ پر احتجاج کرنے والے سرکاری ملازمین سے رابطہ کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ	----------	628
	تحاریک التوائے کار		
46۔	دودھ بڑھانے کے لئے بھینسوں کو لگائے جانے والے انجکشن پر پابندی کا مطالبہ	----------	630
47۔	پنجاب کے چار اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف	----------	631
48۔	حکومت پنجاب کی طرف سے چیئرمین نیب کو بدعنوانی کے مقدمات سے متعلقہ ریکارڈ فراہم نہ کرنے کا انکشاف	----------	633
	سوموار،12۔فروری2018		
	جلد 34:شمارہ 11		
49۔	ایجنڈا	----------	639
50۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	641
نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	642
	سوالات (محکمہ خوراک)		
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	643
53۔	ممبران اسمبلی کی حاضری کے متعلق جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان	----------	650
	منگل،13۔فروری2018		

جلد 34:شمارہ 12

54۔	ایجنڈا	653
55۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	655
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ	656
	سوالات (محکمہ جات امور نوجوناں وکھیلیں اورزکوٰۃ وعشر)	
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	657
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	666
	پوائنٹ آف آرڈر	
59۔	وہیل ایکسل اینڈ لوڈ مینجمنٹ کے حوالے سے جاری نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کا مطالبہ	672
60۔	جی ٹی روڈ لاہور پر اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کے لئے کھودائی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا	674
	تحاریک التوائے کار	
61۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	674
	پوائنٹ آف آرڈر	
62۔	معزز ممبر کو علاج کے حوالے سے پریشانی کا سامنا	675
63۔	نشان زدہ سوالات نمبر 9352 اور 9353 کو پینڈنگ کرنے کا مطالبہ	676

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
64۔	گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کے حوالے سے مشکلات کا سامنا	677
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	

65۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ	----------	678
	زیرو آر نوٹس		
66۔	(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)	----------	681
	جمعتہ المبارک،16۔فروری2018		
	جلد 34:شمارہ 13		
67۔	ایجنڈا	----------	685
68۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	687
69۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	688
70۔	جناب سپیکر کے چچا حاجی رانا نثار احمد خان کی وفات پر دعائے مغفرت	----------	689
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	689
72۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	729
73۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	743
	پوائنٹ آف آرڈر		
74۔	انسپکٹر عابد باکسر کو پنجاب پولیس کے حوالے کرنا اور ماورائے عدالت قتل کی تحقیقات کا مطالبہ	----------	755

تعزیت

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	

75۔	مسودہ قانون میعاد سماعت (پنجاب ترمیم)2018 کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	---------- 757
76۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	---------- 757
	قرارداد	
77۔	ممتاز قانون دان محترمہ عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار	---------- 758
	تحاریک التوائے کار	
78۔	آلودگی کی مقدار کو چیک کرنے کے لئے ائر پوائنٹرز کی خریداری میں بے ضابطگیوں پر انکوائری کے لئے ٹیکنیکل کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ	---------- 761
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
79۔	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018	---------- 762
80۔	مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018	---------- 762
81۔	کورم کی نشاندہی	---------- 763

سوموار،19۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 14

82۔	ایجنڈا	---------- 767
83۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	---------- 769
84۔	نعت رسول مقبول ﷺ	---------- 770
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
85۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	---------- 771
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	---------- 808

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
87۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	846
	توجہ دلاؤ نوٹس	
88۔	لاہور: کلمہ چوک میں پروفیسر ڈاکٹر تنظیم اکبر چیمہ کا دوران ڈکیتی قتل و دیگر تفصیلات	852
	تحاریک التوائے کار	
89۔	چلڈرن ہسپتال لاہور کے نرسری وارڈ میں وینٹی لیٹرز کی عدم دستیابی کے باعث 200 بچے جاں بحق	854
90۔	لاہور میں 200 سکول کرائے کی عمارتوں میں چلنے کا انکشاف	855
91۔	کورم کی نشاندہی	855
92۔	انڈکس	

399

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق 45 فیصد پاکستانی بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما غیر متوازن غذا کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے طویل المدتی اقدامات کئے جائیں۔

2۔ جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ٹولہ بانگی خیل اور اس سے ملحقہ علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

3۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔

4۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔

5۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے

میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔

401

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،6۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،19۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤۡذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابٗا مُّهِينٗا ﴿٥٧﴾ وَٱلَّذِينَ يُؤۡذُونَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ بِغَيۡرِ مَا ٱكۡتَسَبُواْ فَقَدِ ٱحۡتَمَلُواْ بُهۡتَٰنٗا وَإِثۡمٗا مُّبِينٗا ﴿٥٨﴾

سورة الأحزاب آیات 56 تا 58

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو(56) جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا(58)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں کے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
درود اُن پر سلام اُن پر، سلام اُن پر درود اُن پر
میری نعتیں سجاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری مواصلات و تعمیرات ایوان میں موجود نہیں ہیں جبکہ آپ کی ruling کے مطابق ایوان کے اندر انہیں موجود ہونا چاہئے تھا۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری مواصلات و تعمیرات گیلری میں موجود ہیں جبکہ سیکرٹری صاحب راستے میں ہیں اور وہ جلد ہی آجاتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے تو آپ کی ruling کی طرف توجہ دلائی ہے کہ سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتائیں کہ اب کیا کریں؟ سیکرٹری صاحب کو بلوایا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو آپ کی ruling کے مطابق وقفہ سوالات کے دوران ایوان میں موجود ہونا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے وزیر مواصلات و تعمیرات سے request کی ہے کہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو بلایا جائے تو وہ پانچ سات منٹ میں آ رہے ہیں اور اس وقت تک انتظار کر لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب تک سیکرٹری صاحب نہیں آجاتے تو اجلاس کو adjourn کر دیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب نے جو بات کی ہے وہ خوش آئند ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اب وقت دیکھیں ناں کہ اجلاس 10:00 بجے شروع ہونا تھا لیکن اب 12:00 بجنے والے ہیں اور ابھی بھی سیکرٹری صاحب کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کے انتظار کے لئے ہم 10 منٹ کے لئے اجلاس کو adjourn کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی اسمبلی اجلاس
میں آمد کے لئے دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12:30 پر
دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ آپ کدھر ہیں؟ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کے تحت روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9095: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبری 135323 مورخہ 15۔مارچ 2017 کے تحت گجرات ڈنگہ روڈ appearing at GS No. 2815 کی تعمیر کے لئے ترمیم

شدہfeasibilityاورrevisedاسٹیمیٹ متعلقہ اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈائریکٹو کے تحت ایڈیشنل فنڈز ترمیم شدہADP سکیم کے تحت جاری کرنے کا حکم بھی جاری کیا تھا؟

(ج) محکمہ پی اینڈ ڈی نے اس بابت کیا ایکشن لیا ہے اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ کی ہدایات کی روشنی میں تخمینہ مع فزیبلٹی رپورٹ کی کاپی مئی2017 میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائی گئی جس کے بعد یہ سکیم ترمیم شدہ لاگت کے مطابق ADP 2017-18 میں شامل کی گئیADP میں چھپنے اور مطلوبہ لوازمات پورے کرنے کے بعد تخمینہ لاگت مبلغ 675 ملین روپے کے ساتھ یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں پیش کی گئی لیکن پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اپنی چٹھی نمبر1/112 PO(R&B)/P&DD/2007 مورخہ 20.12.2017 کے تحت اس سکیم کو ختم کر دیا اور اس کی جگہ ایک نئی سکیم جو کہ ADP نمبر6621 پر شامل ہے اس کو کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ یہ نئی سکیم کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ چٹھی نمبری1/112PO(R&B)/P&DD/2007مورخہ20.12.2017 کے تحت مبلغ 149.963 ملین انتظامی طور پر منظور ہو چکی ہے۔ ٹھیکیداروں کیpre-qualification کے لئے درخواستیں موصول ہو چکی ہیں اور تمام لوازمات پورے کرنے کے بعد 15.02.2018 تک اس سکیم کے ٹینڈرز وصول کر لئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) میں یہ تھا کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبری135323 مورخہ 15۔مارچ2017 کے تحت گجرات ڈنگہ روڈ.2815 Appearing at GS No کی تعمیر کے لئے ترمیم شدہfeasibility اور revised estimate متعلقہ اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟"

اب اس میں جو جواب آیا ہے وہ یہ ہے کہ:

"وزیراعلیٰ کی ہدایات کی روشنی میں تخمینہ مع فزیبلٹی رپورٹ کی کاپی مئی2017 میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائی گئی جس کے بعد یہ سکیم ترمیم شدہ لاگت کے مطابق ADP 2017-18 میں شامل کی گئی۔ADP میں چھپنے اور مطلوبہ لوازمات پورے کرنے کے بعد تخمینہ لاگت مبلغ675 ملین روپے کے ساتھ یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں پیش کی گئی۔"

جناب سپیکر! پھر کہتے ہیں کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اسے ختم کر دیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ہم جو۔۔۔

جناب سپیکر: میری ایک چھوٹی سی گزارش سن لیں۔

میاں طارق محمود: جی، جناب!

جناب سپیکر: آپ تمام سے میں یہ اپیل کر رہا ہوں کہ سوالات کی تعداد تقریباً 33 ہوتی ہے، بعض اوقات16 ہوتے ہیں، بعض اوقات 18 ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس سے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ دوسروں کا خیال کیجئے۔ ضمنی سوال آپ کر لیں لیکن اس پر یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ دوسروں کا بھی ٹائم ہوتا ہے۔ ایک سوال پر زیادہ ٹائم نہیں ہونا چاہئے۔ بڑی مہربانی۔ اگر ایک سوال کا جواب ٹھیک آجائے تو آپ کو دوسروں کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ جی، ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اس سوال کے آخر میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ میری سکیم جو ہے یہ اے ڈی پی کی سکیم ہے،اس کا نمبر GS6621 ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ 15-02-2018 تک اس سکیم کے ٹینڈر وصول کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اے ڈی پی کی سکیمیں اب جو فروری میں شروع ہوں گی وہ ہمارے کس کام آئیں گی،اس کی وجہ کیا ہے،کیوں اس کو لیٹ کیا گیا ہے،اگر کمشنر نے اس کی منظوری دینی تھی اور یہ district level پر ہونی تھی تو پھر اس کو کیوں لیٹ کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!شکریہ۔ بنیادی طور پر تو ویسے یہ سوال directly related P&D سے تھا۔ چونکہ یہ جتنا کام بھی ہوا ہے یہ سارا پی اینڈ ڈی نے کیا ہے۔ عام طور پر گورنمنٹ کا جو procedure ہے، جولائی میں سال شروع ہوتا ہے، پھر اس بار کی اے ڈی پی میں، یہ بھی جو سکیم ہے یہ دو بار اے ڈی پی میں مختلف angle سے reflect ہوئی تھی، estimates کو بنانا، procedures کو complete کرنا تو یہ 15-02-2018 کو انشاء اللہ اس کے ٹینڈر ہو جائیں گے اور یہ کوئی اتنی بڑی سکیم نہیں ہے، hopefully اگر 30۔جون تک اس کے پورے فنڈز دے دیئے گئے تو یہ اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!یہ دو سکیمیں ہیں۔ جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ جو directive والی سکیم ہے، وہ صرف nomenclature change تھا، اس کے فنڈز کا مسئلہ نہیں تھا۔ یہ بات جو اس سوال میں کی گئی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اس کا جو directive ہے وہ nomenclature کا تھا، انہوں نے جواب کچھ اور دے دیا ہے۔ انہوں نے جو بھی جواب دیا ہے، میں صرف یہ کہتا ہوں کہ آج یہ کہتے ہیں کہ مکمل ہو جائے گی، مکمل کیسے ہو جائے گی جو فروری میں شروع ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ابھی کافی دن ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!اس کی reality یہ ہے کہ معزز ممبر میاں طارق محمود نے پی اینڈ ڈی میں کوشش اچھی کی تھی لیکن وہ ان کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

2016-17 کی اے ڈی پی میں ساڑھے چار کلو میٹر روڈ یہ start ہوئی ہے۔ ٹوٹل روڈ 30.9 کلو میٹر تھی، اگلے بجٹ میں ڈائریکٹو ہو گیا ہے، پی اینڈ ڈی میں آ گیا ہے تو پی اینڈ ڈی نے اس بات پر اس کو reject کر دیا ہے کہ اتنی بڑی revision چونکہ وہ سکیم close ہو چکی تھی، اتنی بڑی revision allow نہیں ہے۔ اس کے against ایک اور سکیم اسی nomenclature کی 150 ملین کی reflect ہوئی ہوئی تھی جو کہ کمشنر نے منظور کر دی ہے، اس کا ٹینڈر process ہو رہا ہے اور انشاء اللہ فنڈز کی availability کے مطابق 30۔جون تک یہ مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ مواصلات و تعمرات میں جو اے ڈی پی میں سکیمیں پاس ہو جاتی ہیں، میرا صرف ان سے یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا اس کو پی اینڈ ڈی reject کر سکتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پی اینڈ ڈی کو چیزیں بھیجنا محکمے کا کام ہے، پی اینڈ ڈی کو اختیار ہے کہ وہ کسی چیز کو کٹ وڈ لگا کر بجٹ کو دیکھتے ہوئے پھر واپس کرے۔ فیصلہ پی اینڈ ڈی کے فورم پر ہوتا ہے۔ مواصلات و تعمیرات کا کام اس ٹائم شروع ہوتا ہے جب پی اینڈ ڈی نے approve کرنا ہے، فنانس نے فنڈز ریلیز کرنے ہیں، C&W is an executing agency، پھر اس کا executing role شروع ہو جانا ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ بھی اس کو expedite کروا دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر ہم یہ بجٹ پاس کرتے ہیں اور ہم یہ اپنی سکیمیں اس floor سے پاس کرتے ہیں تو پھر محکمہ پی اینڈ ڈی کس طرح اسے reject کرتا ہے۔ یہ تو بہت بڑا سوال ہے، چھوٹا سا سوال نہیں ہے کہ ہم یہ بکیں چھاپیں، ہم اس ایوان سے اپنی سکیمیں منظور کریں اور اس کے بعد محکمہ پی اینڈ ڈی کہے کہ اسے میں reject کرتا ہوں۔ اس کا جواب مجھے ضرور دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے اسی لئے آغاز میں ہی بڑا clear کر دیا تھا کہ یہ سوال پی اینڈ ڈی سے related ہے۔ اگر میرے معزز دوست اس کا جواب چاہتے ہیں تو یہ سوال پی اینڈ ڈی سے کریں۔ مواصلات و تعمیرات کا جو role ہے وہ ہم نے بتا دیا ہے کہ دو سکیمیں گئیں۔ ایک سکیم کا یہ پورا لیٹر میرے پاس موجود ہے کہ کس وجہ سے انہوں نے reject کی، دوسری

منظور کر لی۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا ٹینڈر کر دیا ہے اور 30۔ جون تک انشاء اللہ اس کی execution ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چار ضمنی سوال آپ نے کر لئے ہیں، اب مہربانی فرمائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے جواب نہیں ملا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ دیکھیں! ہم جو بجٹ پاس کرتے ہیں، اس کو مہربانی کر کے pending کر لیں، اس کا جواب ضرور لیں کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کس طرح ہماری سکیموں کو بند کر دیتا ہے۔ اس طرح تو سارے کا سارا کام ہی ختم ہو جائے گا۔ محکمے کے پاس فنڈز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: فزیبلٹی بن کر ان کے پاس جاتی ہے۔ ادھر فزیبلٹی بناتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جتنے ان کے پاس فنڈز موجود ہیں اتنا تو کام کر دیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، فزیبلٹی میں آ کر کوئی کام کہیں خراب بھی ہو سکتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سکیم ہی اور ہے، انہوں نے جو سکیم منظور کی تھی وہ اور ہے۔ میری تو آپ سے request ہے کہ اس کو pending کریں اور اس کا جواب ضرور لیں۔ اس طرح end پر آ کر ابھی الیکشن دو ماہ بعد آنے والا ہے اور ہماری سکیموں کے ساتھ اس طرح حشر کیا جائے۔ یہ پی اینڈ ڈی کا فیصلہ ڈیپارٹمنٹ کے through ہمیں نہ کریں۔ ڈیپارٹمنٹ نے کام شروع نہیں کروایا، ہم نے تو اپنا مطالبہ ان سے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ چاہتے ہیں کہ اس کو pending کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے بڑی وضاحت سے بتا دیا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ کا role تھا وہ کر دیا ہے، اگر آپ نے یہ academic discussion کرنی ہے تو پھر پی اینڈ ڈی کے Question Hour Day پر ان سے سوال کریں کہ انہوں نے کیوں کیا ہے؟ ہمیں جس دن یہ approval ملی ہے ہم نے ٹینڈر float کر دیا ہے اور 30۔ جون کو اس کو execute کر دیں گے۔ اب ان

کا جو سوال ہے، میں نے پہلے آپ کو جو بنیادی بات بتائی ہے کہ پچھلے سال میں ساڑھے چار کلو میٹر روڈ30.9 کلو میٹر میں سے approval ہوئی، اب میاں صاحب کی کوشش یہ تھی کہ ساڑھے چار کلو میٹر کی approve ہوئی ہے اس کو revise کر کے میں 675 ملین تک 30.9 کلو میٹر لے جاؤں۔ وہ جب پی اینڈ ڈی کے فورم پر گئی ہے تو پی اینڈ ڈی نے اس بات پر reject کر دی ہے کہ اتنی بڑی revision مطلب 73 ملین پر ایک سکیم cape ہو رہی ہے اس کو revise کر کے ہم 675 ملین پر نہیں لے جا سکتے تو پی اینڈ ڈی نے اس کو reject کر کے 150 ملین والی سکیم approve کر کے ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دی ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس کو execute کرنے کے لئے تیار ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو 150 ملین والی سکیم ہے یہ تو پی اینڈ ڈی میں جانی نہیں تھی، یہ تو district level پر ہونی تھی، یہ تو کمشنر نے approval دی اور یہ کام تو مکمل ہو جانا چاہئے تھا۔ اس پر ذرا غور کریں۔ منسٹر صاحب کو سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: بس اس کا جواب لے کر بات کو ختم کرتے ہیں۔ جی، ان کو بتا دیں کہ اب کتنی رقم آپ اس پر خرچ کریں گے، وہ جو دوسری سکیم بتا رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ district کی سکیم ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں کہ کمشنر کے پاس نہیں جانی چاہئے تھی تو معزز ممبر کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ کمشنر کے پاس وہ سکیم جاتی ہے جو administrative approval کے حوالے سے ہو۔ کمشنر کی جو power ہے وہ 50 سے 200 ملین کی ہے تو وہ انہی کے پاس جانی تھی، 675 ملین کی جو سکیم تھی وہ پی اینڈ ڈی کا فورم ہے اور 400 million سے above کی جو بھی سکیم ہوتی ہے وہ پی اینڈ ڈی کے پاس جاتی ہے۔ پی اینڈ ڈی نے reject کر دی، کمشنر کے پاس گئی، اس نے approve کر دی ہے اور ڈیپارٹمنٹ انشاء اللہ given time میں اس کو execute کر دے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سکیم جو آپ کے سامنے ہے اس کا تو تعلق ہی کوئی نہیں تھا۔۔۔

جناب سپیکر: باقی صاحبان جو ہیں وہ آپ کے انتظار میں ہیں۔ آج صرف آپ اکیلے ہی کا سوال چلے گا اور کسی کو آپ باری نہیں دیں گے۔ اس کا پی اینڈ ڈی سے جواب لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کوئی جواب تو ہمیں چاہئے ناں۔ یہ سوال pending کرنے والا ہے۔ اس کے اوپر جواب لیں۔

جناب سپیکر: اس کا پی اینڈ ڈی کی طرف سے جواب آئے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں دوبارہ وضاحت کر دوں کہ کمشنر گوجرانولہ نے اس سکیم کی administrative approval مورخہ 18-01-2018 کو دی ہے۔ یہ 18-01-2018 کو approve ہوئی ہے اور 15 کو مواصلات و تعمیرات اس کا ٹینڈر بھی final کر رہا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو جب چیز آنی ہے اس نے اسی ٹائم اس کا آغاز کرنا ہے۔ Department is on time. باقی ان کا جو academic question ہے کہ پی اینڈ ڈی نے کیوں کی ہے تو وہ پی اینڈ ڈی کے question answer day پر یہ اپنا سوال دوبارہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو پی اینڈ ڈی کی کمیٹی کو refer کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے، شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب اگلا سوال بھی آپ کا ہے لیکن اس پر آپ کو صرف ایک ضمنی سوال کی اجازت ہو گی۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب وحید اصغر ڈوگر صاحب اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7519 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: غازی آباد تا عارف والا ترکنی روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7519: **جناب وحید اصغر ڈوگر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد تا عارف والا ترکنی روڈ ضلع ساہیوال30کلو میٹر کے قریب ڈبل ہو چکی ہے جبکہ بقایا ساڑھے تین کلو میٹر سڑک اڈا بوڈھ تا L۔9/163 ڈبل نہ ہے سات سال سے سڑک پر کام نہیں ہوا جس کی وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) کیا مالی سال16۔2015 کے اے ڈی پی میں اس سڑک کے بقایا حصہ کی ڈبل تعمیر کے لئے رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی، اگر رقم مختص نہ کی گئی ہے تو کیا حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ سڑک پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہ ہے۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس سڑک کا 1.6 کلومیٹر کا کام مالی سال 17۔2016 میں مکمل کر لیا ہے جبکہ 1.4 کلومیٹر کا ٹینڈر مورخہ 2017۔11۔25 کو ہو چکا ہے لیکن سڑک کا بقیہ 0.5 کلومیٹر کا حصہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے رہتا ہے جس کے متعلق محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو کوئی علم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میرے دو چھوٹے چھوٹے ضمنی سوال ہیں۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! پلیز ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میاں طارق محمود sorry آپ کا سوال take up کرنا تھا لیکن آپ نے اس پر صرف ایک ضمنی سوال کرنا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9108 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں پراونشل ہائی وے کی سڑکات اور ان کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9108: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں پراونشل ہائی وے کی کتنی سڑکیں ہیں، کیا حکومت نے انکی مرمت کے لئے مالی سال17۔2016میں فنڈ رکھے ہوئے ہیں؟

(ب) حکومت کب تک ان سڑکوں کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، کیا حکومت نے انکی مرمت کے لئے کوئی طریق کار بنایا ہے اگر نہیں تو کب تک حکومت ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع گجرات میں ہائی وے کی کل754سڑکات ہیں جن کی کل لمبائی3532کلو میٹر ہے۔ ان میں سے پراونشل ہائی وے کی سڑکات 12عدد لمبائی976کلو میٹر ہے۔ اسی طرح ضلعی گورنمنٹ کی سڑکات 742عدد اور لمبائی2556کلو میٹر ہے۔ ہائی وے کیyardstickکے مطابق سالانہ مرمت ضلع گجرات کی سڑکات کے لئے17۔2016میں مبلغ618ملین درکار تھے مگر فنڈز صرف201ملین موصول ہوئے۔

(ب) ضلع گجرات کی تمام سڑکات کی سالانہ مرمت کے لئےyardstickکے مطابق 618ملین درکار ہوتے ہیں مگر17۔2016 میں فنڈ صرف 201ملین موصول ہوئے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے پراونشل ہائی وے کی سڑکات کو ترجیح دی گئی جس کے لئے ضلع گجرات کی پراونشل ہائی وے کی سڑکات کی مرمت کے لئے35سکیمیں لاگت322.95ملین کے کام17۔2016میں الاٹ کئے گئے۔17۔2016میں ان مذکورہ سکیموں پر 201ملین روپے فنڈ خرچ کیا گیا۔18۔2017 میں بقیہ فنڈ 122.95ملین روپے ان مذکورہ سڑکات کے لئے موصول ہوا۔18۔2017 میں27.80ملین روپے فنڈ اس وقت خرچ ہو چکا ہے۔ 35سکیموں میں سے 12 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔بقیہ23سکیموں پر کام جاری ہے۔تمام سکیمیں 18۔2017کے مالی سال کے اختتام سے پہلے مکمل ہو جائیں گی۔فنڈ کی کمی کی وجہ سے تمام سڑکات کی مرمت ناممکن ہے۔ موصول شدہ فنڈ کے حساب سے سڑکات کی مرمت ترجیحاتی بنیادوں پر کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو 201 ملین روپے موصول ہوئے تھے اس سے 12 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ 201 ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کیا 201 ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!ابھی تک پورے 201 ملین روپے خرچ نہیں ہوئے۔ اگر ان کو تفصیل چاہئے تو میں انہیں 35 سکیموں کی پوری تفصیل دے سکتا ہوں۔ ان 35 سکیموں کا ٹوٹل تخمینہ 201 ملین روپے ہے اور 30۔جون تک یہ پورا خرچ ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اسی ایوان میں منسٹر صاحب نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ہم فوری طور پر ڈنگہ کھاریاں روڈ کا patchwork کروادیں گے اور اس کی rehabilitation کروادیں گے لیکن آج تک نہیں ہوا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس میں شامل ہے یا نہیں؟ کیا ابھی بھی اس پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اگر آپ نے patchwork کا کوئی وعدہ کیا تھا تو وہ پورا کر دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!کھاریاں ڈنگہ روڈ کلومیٹر نمبر 35 پر special repair of Kharian Road پر patchwork اور special repair کا کچھ کام ہوا ہے اور اس پر 1.273 ملین روپے صرف ہوئے ہیں۔ شاید ان میں کوئی اور بھی سکیم ہو۔ یہ 35 سکیمیں ہیں، repair کی چھوٹی چھوٹی سکیمیں ہوتی ہیں لیکن مجھے ایک سکیم تو نظر آ رہی ہے کہ اس پر patchwork کا کام ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!وہ main road ہے۔dual carriage way ہے منسٹر صاحب اس کی حالت دیکھ لیں اور اسے ٹھیک کرائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اسے چیک کروا کر ٹھیک کرا دیں۔جی، سردار صاحب!

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر!سوال نمبر 7519 ہے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے سن لیا ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! جواب کے end پر لکھا ہوا ہے کہ 5. کلو میٹر کے حصہ کے لئے فنڈ کی کوئی اطلاع نہ ہے۔ میں latest بتا رہا ہوں کہ علاقے میں افواہ ہے یا صحیح خبر ہے کہ کیا اس کے لئے مزید 80 لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سوال لوکل ڈویلپمنٹ سے related تھا۔ معزز ممبر کا concern ٹھیک ہے ۔جو third phase ہے اسے بھی launch کر دیا گیا ہے اور آج کے دن ہی اس کا ٹینڈر لوکل گورنمنٹ میں receive ہونا ہے۔ 5 کلو میٹر کا تخمینہ 8 ملین روپے کا ٹینڈر آج کھل جائے گا۔ یہ C & W five km is not the responsibility of Department لیکن لوکل گورنمنٹ اسے execute کر دے گا۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ یہ سڑک تین اضلاع کو پاکپتن کے ساتھ ملاتی ہے اور یہ shortest route ہے۔ کیا آپ کا محکمہ اسے handover کرنے کا اقدام کر رہا ہے یا خیال رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک تین اضلاع کو ملاتی ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! یہ shortest route ہے اور یہ سارا روڈ double ہو گیا ہے یا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس میں کچھ ہمت کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سڑک مواصلات و تعمیرات سے ہی related ہے لیکن ابھی جو یہ کام ہو رہا ہے اس کی executing agency لوکل گورنمنٹ ہے۔ لوکل گورنمنٹ اسے مکمل کر لے گی تو یہ asset پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کا ہی ہے اور اس کے بعد اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری مواصلات و تعیرات کی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8896 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8582 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9629

میاں محمد رفیق کا ہے ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آصف محمود کا ہے۔ جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8720 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: ڈومیلی تا بڑا گواہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8720: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم ڈومیلی تا بڑا گواہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا گزشتہ پانچ سال میں سڑک کی مرمت کا کام ہوا اگر ہوا تو کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی، ہاں!

(ب) یہ سڑک 01.01.2017 سے پہلے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ملکیت تھی اور اس پر پچھلے 5 سال سے کوئی کام نہیں ہوا۔

(ج) سڑک ڈومیلی تا بڑا گواہ کل 16 کلومیٹر ہے اس کا سیکشن ڈومیلی تا شاہ جھنڈا چوک 7 کلومیٹر ہائی وے ڈویژن جہلم کے تحت خادم اعلیٰ پنجاب پراجیکٹ میں تعمیر ہو رہی ہے جس کا تخمینہ لاگت 74.496 ملین روپے ہے۔ بقیہ سڑک شاہ جھنڈا چوک تا بڑا گواہ 9 کلومیٹر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی مرمت کا تخمینہ لاگت 43.561 ملین روپے ہے۔ اگر مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے تو اسی سال اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں پہلے تو محکمے کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ بات admit کی کہ یہ سڑک انتہائی خستہ حال ہے۔ انہوں نے اس سڑک کے لئے 74 ملین روپے رکھے اور سات کلومیٹر کے patch کو repair کر رہے ہیں اور باقی 9 کلومیٹر کے لئے انہوں نے 43 ملین روپے کا بولا ہے اور اس

میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر مطلوبہ فنڈز مہیا کئے گئے تو وہ بنائیں گے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی latest positionبتادیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں کہ اگر کی جگہ پر کیا لکھا جائے ؟ جی، منسٹر صاحب! مہربانی کر دیں کوئی بات نہیں ہے فراخدلی کا ثبوت دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں پہلے اس کی وضاحت کر دوں کہ یہ ٹوٹل 16 کلومیٹر روڈ تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے ایک بہت بڑا initiative خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت اس کے 7 کلومیٹر پر کام شروع ہے اور انشاء اللہ اگلے چند دنوں میں یہ مکمل ہو جائے گی ۔ باقی ان کا سوال valid ہے کہ 9 کلومیٹر کی روڈ باقی بچ جاتی ہے ، محکمے نے اس کا estimate تیار کر لیا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ اگر ہمیں M&R کے فنڈز جتنے ہم نے مانگے ہوئے ہیں۔ دراصل محکمے نے پی اینڈ ڈی سے 22 بلین روپے demand کئے ہیں لیکن اس کے against ابھی تک ہمیں around 4 billion rupees receive ہوئے ہیں ۔ اگر ہمیں فنڈز مل گئے تو اس سڑک کو repair کرنا چاہئے اور ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم اسے مکمل کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جو سوال جمع کرایا تھا وہ ڈومیلی تا بڑا گواہ نہیں تھا بلکہ ڈومیلی موڑ تا بڑا گواہ تھا۔ پیچھے بھی اس کا کوئی 30/25 کلومیٹر کا patch ہے۔ یہ انتہائی ٹوٹی پھوٹی سڑک ہے آپ اندازہ لگالیں کہ خود ڈیپارٹمنٹ اسے admit کر رہا ہے۔ یہاں پر سینکڑوں دیہات ہیں لیکن ایسے لگتا ہے کہ کسی صحرا میں آ گئے ہیں چونکہ وہاں سڑک کا نام و نشان بھی موجود نہیں ہے۔ میرا آگے بھی ایک سوال ہے ، یہ دو شاہراہیں ہیں جو ان دیہاتوں کو آپس میں ملاتی ہیں ، چلو میں اس سوال کی باری پر بات کروں گا۔ یہ میرا حلقہ نہیں ہے لیکن یہ ہمارے صوبے کے ایک اہم ضلع کی انتہائی خستہ حال سڑک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر sympathetic consideration کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!اس میںimportant چیز یہ ہے کہ آئے روز کوئی موٹر سائیکل سوار یا دوسرے گرتے ہیں جس سے کسی کی جان جاتی ہے اور کوئی زخمی ہوتا ہے۔ وہاں پر ہسپتال موجود نہیں اور باقی بنیادی ضرورت کی چیزیں بھی موجود نہیں ہیں اور یہ اس علاقے کی جی ٹی روڈ اور شہر تک لے جانے والی واحد سڑک ہے جس پر سینکڑوں دیہاتوں کے مکینوں کوtravel کرنا پڑتا ہے۔ میری استدعا ہے کہ منسٹر صاحب ذاتی دلچسپی لے کر اس سڑک کا بقیہ حصہ مکمل کرائیں۔

جناب سپیکر: ان کا پرانا ضلع بھی ہے۔

جناب آصف محمود: جی،exactly

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اس پرsympathetic consideration کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!معزز ممبر کی یہ بات ٹھیک ہے لیکن اس کاbackground یہ ہے کہ جب تک یہ سڑکیں devolution سے پہلے ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھیں اس ٹائم تک سڑکوں کی ایسی حالت نہیں تھی۔ مسئلہ یہ ہوا ہے کہ پچھلے سال میں جب یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس گئی ہیں تو انہوں نے ان کیmaintenance and repair پر کوئی invest نہیں کیا۔ اب یہ روڈز 01-01-2017 سے ڈیپارٹمنٹ کے پاس واپس آئی ہیں اور جب سے واپس آئیں تو اس کے بعد ان پر improvement شروع ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر!میں نےaccept کیا ہے کہ یہ بالکلvalid بات ہے، اس پر بہت عرصہ پہلے کام نہیں ہوا لیکن reliefتوملناشروع ہو گیا ہے اور16 کلو میٹر میں سے 7 کلومیٹر کارپٹ روڈ بن رہی ہے اور باقی 9 کلومیٹر جو رہ گئی ہے ہماری پوری کوشش ہو گی کہ یہ بھی مکمل ہو۔ ان کا اگلا سوال بھی اسی سےrelated ہے اور دونوں کاend result یہی ہے کہ ہم combine کوشش کریں گے کہ ہم اسے ٹھیک کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ منسٹر صاحب بتادیں کہ جس7 کلومیٹر پر کام کر رہے ہیں اس کی چوڑائی کیا ہے؟

جناب سپیکر: کہیں سے کتنی ہے اور کہیں سے کتنی ہے۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت وہ روڈز take up کی گئی ہیں جو دس فٹ ہیں۔ یہ جو 7 کلومیٹر بن رہی ہے ہم اسے دس سے بارہ فٹ چوڑا کر رہے ہیں تو first 7 km is twelve feet wide. اور آگے ہم نے جو repair کا estimate بنایا ہے وہ پرانا 10 فٹ ہی ہے۔ دو options ہیں ویسے تو اس کا بہتر option یہی ہو گا کہ جب گورنمنٹ کے پاس فنڈز آ جائیں تو KPRRP کے تحت ہی کارپٹ روڈ بنائی جائے ورنہ آدھی کارپٹ ہو جائے گی اور آدھی repair ہو جائے گی۔ ڈیپارٹمنٹ بیٹھ کر اسے assess کر لے گا اور آپ بھی دیکھ لیجئے گا، ابھی اس کی چوڑائی 12 فٹ ہے اور repairing 10 feet ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!روڈ پر جو کنسٹرکشن کا کام ہو رہا ہے اس حوالے سے میں نے personally observe کیا ہے لہٰذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس کی کوالٹی کو sure make کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ اس کا check and balance دیکھ لے چونکہ وہاں پر انتہائی ناقص کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: قومی پیسے کا ناجائز زیاں نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!معزز ممبر نے بات point out کی ہے اس پر ہمارا ویسے ہی mechanism بڑا strict ہے concerned department بھی یہاں بیٹھا ہے اگر اس میں کوالٹی کی کوئی شکایت ہے اور وہ verify ہوتی ہے تو assurance I give you کہ جو اس کا ذمہ دار ہو گا اسے sack کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر 9630 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ میں منظور کردہ فیملی ویلفیئر کی تفصیل

*9630: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی اینڈ ڈی کے منظور کردہ منصوبے کے تحت صوبہ میں کتنے نئے فیملی ویلفیئر سنٹر کھولے جانے تھے؟

(ب) منظور کردہ منصوبے کے تحت کل کتنے سنٹر کھولے گئے اور کتنے سنٹر نہیں کھولے گئے، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی اینڈ ڈی میں ہونے والی ریسرچ کے مطابق ان سنٹر کے قیام کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے تھے؟

(د) نتائج مثبت ہونے اور پی اینڈ ڈی کی منظوری کے باوجود بقیہ سنٹر کیوں نہیں کھولے گئے عوامی اور ملکی فلاح کے اس منصوبے کی راہ میں کون سی بڑی شخصیت رکاوٹ ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ملکی فلاح کے اس منصوبے کو منظور شدہ تعداد کے مطابق مکمل کرنے اور بقیہ سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) پی اینڈ ڈی کے منظور کردہ اس منصوبے کے تحت ایک ہزار فلاحی مراکز 22اضلاع میں کھولے جانے تھے۔

(ب) اس وقت تک اس منصوبے کے تحت600فلاحی مراکز22اضلاع میں قائم ہو چکے ہیں جبکہ باقی400سنٹرز نہیں کھولے گئے۔

(ج) Punjab Economic Research Institute کی رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ عوام کو خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات پہنچانے میں مثبت کردار ادا کر رہا ہے لیکن یہ اثرات محدود ہیں کیونکہ یہ منصوبہ اپنے مقررہ وقت پر شروع نہیں ہوا بلکہ تاخیر سے شروع ہوا ہے اور اس کے مکمل نتائج / اثرات کا جائزہ اس کے مکمل ہونے کے بعد لگایا جائے گا۔

(د) اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے16۔مارچ2017 کی پی اینڈ ڈی میں ریویو میٹنگ کی روشنی میں محکمہ بہبودِ آبادی نے 29۔مئی2017 کو پی اینڈ ڈی کو آگاہ کیا کہ18۔2017 میں کوئی نیا فلاحی مرکز نہیں کھولا جائے گا اور نہ ہی کوئی مزید کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر بھرتی کی جائے گی تاہم پہلے سے قائم شدہ600 فلاحی مراکز اور پہلے سے بھرتی کردہ900 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز18۔2017 میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔

(ہ) اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ فی الحال اس منصوبے کو600 فلاحی مراکز تک محدود کر دیا گیا ہے اور محکمہ بقیہ سنٹر کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ ان600 قائم کردہ فلاحی مراکز کی کارکردگی کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پی اینڈ ڈی کے منظور کردہ اس منصوبے کے تحت ایک ہزار فلاحی مراکز بائیس اضلاع میں کھولے جانے تھے۔ ظاہر ہے کہ پنجاب اسمبلی سے یہ منصوبہ منظور ہوا اور اب تک600 فلاحی مراکز قائم ہو چکے ہیں جبکہ باقی400 سنٹرزcurtail off کر دیئے گئے ہیں۔ جب ایک منصوبہ بنتا ہے تو پہلے اس کیfeasibility بنتی ہے اور پھر اسی کے مطابق یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 400 سنٹرز کیوں cut down کئے گئے ہیں اس کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ وہ سنٹرز معیار پر پورے نہیں اُترتے ہوں گے۔ بہرحال اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! last session میں اس حوالے سے بڑیdetailed discussion ہوئی تھی۔ یہ ایک ہزار سنٹرز کیExpansion of Family Welfare Centres کی سکیم تھی جو کہ 2015 کے اندر پی اینڈ ڈی نے منظور کی تھی۔ جب600 سنٹرز بن گئے تو اس کیmidterm assessment Punjab Economic Research Institute کے ذریعے کروائی گئی جس کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس منصوبے کے تحت جوgoals

achieve کرنے تھے وہ نہیں ہو رہے۔اس کے ساتھ ساتھ پی اینڈ ڈی نے اس منصوبے کی impact assessment study بھی کروائی اور اس study کے اندر کوئی positive چیزیں نہیں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بہتری ضرور آئی ہے لیکن ہم نے اس سے جو goals achieve کرنے تھے وہ نہیں ہو سکے۔ اس رپورٹ میں monitoring and evaluation کی shortage، اس کے سٹاف کی proper training نہ ہونا اور کچھ دوسری چیزیں بھی point out کی گئی تھیں۔ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبے کو revive کیا جا رہا ہے اور PC-I کے تحت یہ سب چیزیں محکمہ کے پاس under discussion ہیں۔PSDP کے تحت ہماری 9 بلین روپے کی funding pending ہے۔ہم consider کر رہے ہیں کہ اس سکیم کو revise کر کے PSDP کے اندر لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم قلعہ روہتاس تا بڑا گواہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8724: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم قلعہ رہتاس دینہ سے بڑا گواہ تک کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا اس سڑک کی مرمت کا کوئی کام گزشتہ 5 سالوں میں ہوا تو تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی، ہاں!

(ب) یہ سڑک 01.01.2017 سے پہلے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ملکیت تھی اور اس پر پچھلے پانچ سال سے کوئی کام نہیں ہوا۔

(ج) جی ہاں! سڑک قلعہ روہتاس سے بڑا گواہ (براستہ گترچوک) کل 25 کلومیٹر ہے۔ اس سڑک کا سیکشن قلعہ روہتاس تا گترچوک 20 کلومیٹر ہائی وے ڈویژن جہلم کے زیر انتظام سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 کی سیریل نمبر 6740 کے تحت زیر تعمیر ہے اور اس سڑک کے لئے 25 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سڑک کا تخمینہ لاگت 210.231 ملین روپے ہے جبکہ سیکشن گترچوک سے بڑا گواہ (5 کلومیٹر) سڑک کی خصوصی مرمت کا تخمینہ لاگت 43.561 ملین روپے ہے۔ اگر مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے تو اسی سال اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال almost پچھلے سوال سے ملتا جلتا ہے۔ محکمہ بتا رہا ہے کہ اس سڑک پر کام شروع ہے اور اس سڑک کے لئے 25 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سڑک کا کل تخمینہ لاگت 210 ملین روپے ہے جبکہ ابھی تک صرف 25 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں تو منسٹر صاحب مجھے بتا دیں کہ باقی کی رقم کب ملے گی اور یہ سڑک کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کے پہلے سوال کا جواب دیتے ہوئے یہی وضاحت کی تھی کہ رقم کی allocation محکمہ پی اینڈ ڈی کرتا ہے۔ ہمارا کام اس کو execute کرنا ہوتا ہے۔ یہ 210 ملین روپے کا ایک بڑا پراجیکٹ ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی نے ابھی تک اس منصوبے کے لئے 25 ملین روپے allocate کئے ہیں۔ ہم پی اینڈ ڈی کو یہ proposal بھیجتے رہتے ہیں کہ ایسے پراجیکٹس کی allocation کو بڑھایا جائے تاکہ ان کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے لیکن اس کی allocation محکمہ پی اینڈ ڈی نے کرنی ہوتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 25 ملین روپے میں یہ سڑک کہاں سے لے کر کہاں تک تعمیر ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سڑک تو پوری تعمیر ہونی ہے اور اس کا کل تخمینہ لاگت 210 ملین روپے ہے لیکن ابھی تک اس کے لئے 25 ملین روپے allocate ہوئے

ہیں۔اب میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ 25ملین روپے میں سڑک کہاں سے کہاں تک بنے گی۔جیسے جیسے پیسے allocateہوتے جائیں گے یہ سڑک تعمیر ہوتی رہے گی اور آخر کار یہ سڑک مکمل ہو گی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! قلعہ روہتاس ہمارا ایک تاریخی مقام ہے اور پورے پاکستان سے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔یہاں پر تو سڑک کا کوئی نام ونشان موجود نہیں۔ہم 2018کے اندر رہ رہے ہیں اور ضلع جہلم کوئی دُور دراز علاقہ نہیں ہے۔آپ GT roadسے کوئی تین چار کلومیٹر اندر جائیں تو یہ سڑک شروع ہو جاتی ہے۔میری ان سے درخواست ہے کہ اس سڑک کو خصوصی شفقت کرتے ہوئے مکمل کیا جائے تا کہ لوگوں کا یہ issue resolveہو سکے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر کو خوش ہونا چاہئے کہ 25کلومیٹر لمبائی کی وہ سڑک جو کہ بہت بُری حالت میں تھی اس میں سے 20کلومیٹر سڑک کی تعمیر کا منصوبہ ADPمیں reflectہو گیا ہے اور اس سڑک پر کام شروع بھی ہو چکا ہے۔انشاءاللہ اس کی allocationساتھ ساتھ بڑھتی رہے گی، جلد ہی یہ سڑک مکمل ہو جائے گی اور لوگوں کو reliefمل جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ کب تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا؟

MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS (Mr Tanveer Aslam Malik): Mr Speaker! It's depending upon the availability of the funds. If P & D allocates 100 percent funds then we will complete it within six months.

جناب سپیکر: وہ اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کہ جلد از جلد اس سڑک کو مکمل کر دیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر 9099جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take upکر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال disposeof ہو جائے گا۔اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 9124ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9124: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر (ایکسیئن)، سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) اور اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر) کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی کب سے خالی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) محکمہ کے موجودہ حجم اور ضرورت کے مطابق مندرجہ بالا افسران کی کل کتنی اسامیوں کی ضرورت ہے؟

(ج) محکمہ میں مذکورہ بالا اسامیوں پر آخری مرتبہ بھرتی کس سال میں کی گئی تھی؟

(د) کیا محکمہ ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے لئے مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر (ایکسیئن) کی کل سیٹوں کی تعداد 153 ہے جن میں سے 27 سیٹیں 2 ماہ سے خالی ہیں، سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) کی سیٹوں کی کل تعداد 326 ہے جن میں سے 40 سیٹیں ایک ماہ سے خالی ہیں اور اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر) کی سیٹوں کی کل تعداد 1105 ہے جن میں سے 41 سیٹیں خالی ہیں۔

(ب) مزید اسامیوں کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

(ج) ایس ڈی اوز کی آخری دفعہ بھرتی 2017 میں کی گئی تھی۔

(د) محکمہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے جلد پنجاب پبلک سروس کمیشن کو سفارش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"محکمہ مواصلات وتعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر(ایکسیئن)،سب ڈویژنل آفیسر(ایس ڈی او)اوراسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر)کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی کب سے خالی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟"اس کے جواب میں بتایا گیاہے کہ:

"محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر(ایکسیئن)کی کل سیٹوں کی تعداد153ہے جن میں سے27 سیٹیں2 ماہ سے خالی ہیں ، سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او)کی سیٹوں کی کل تعداد 326ہے جن میں سے 40 سیٹیں ایک ماہ سے خالی ہیں اور اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر(اوور سیئر)کی سیٹوں کی کل تعداد 1105ہے جن میں سے41 سیٹیں خالی ہیں۔"

جناب سپیکر! یہ سوال تقریباً10ماہ پہلے کیا گیا تھا تو کیا ابھی تک یہ سیٹیں خالی ہیں،اتنی اہم پوسٹیں کیوں خالی رکھی گئی ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر!یہ freshجواب ہے۔پچھلے دو ماہ سے یہ سیٹیں خالی ہیں اور انشاءاللہ جلد ہی یہ اسامیاں fillکر لی جائیں گی۔

محترمہ شمیلہ اسلم:جناب سپیکر!سوال کے جز(ج)میں پوچھا گیا تھا کہ:

"محکمہ میں مذکورہ بالا اسامیوں پر آخری مرتبہ بھرتی کس سال میں کی گئی تھی؟"

جناب سپیکر!اس کا جواب نامکمل دیا گیاہے۔اس میں صرف ایس ڈی او کی بھرتی کے بارے میں بتایا گیاہے جبکہ میں نے اوور سیئر اور ایکسیئن کے بارے میں بھی پوچھا تھا۔مجھے بتایا جائے کہ ان کی بھرتی آخری دفعہ کب کی گئی یا سرے سے کی ہی نہیں گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر!جواب بڑا واضح ہے کہ ایس ڈی اوز کی بھرتی 2017میں کی گئی تھی اور یہ بھرتیاں پبلک سروس کمیشن کے تحت کی جاتی ہیں۔2017میں 30ایس ڈی اوز کا اضافہ ہوااور انہوں نے محکمہ کوjoinکر لیاہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"کیا محکمہ ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کو دُور کرنے کے لئے مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟"

اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ:

"محکمہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے جلد پنجاب پبلک سروس کمیشن کو سفارش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا دس ماہ سے سفارش ہی ہو رہی ہے اور بھرتی کا یہ عمل کب تک پورا کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ایک ongoing process ہے اور محکمہ کی طرف سے final requisition تیار ہو کر پنجاب پبلک سروس کمیشن کو چلی گئی ہے، انشاءاللہ اس کا جلد از جلد اشتہار بھی آ جائے گا اور پھر ان بھرتیوں کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9226 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: ٹوبہ تا احمد آباد، بگا سیال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9370: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم ٹوبہ تا احمد آباد، بگا سیال تک روڈ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال14۔2013 تا حال کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت اس وقت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع جہلم ٹوبہ تا احمد آباد بگا سیال روڈ تک سڑک86۔1985 میں بنائی گئی اس سڑک کی لمبائی31.75 کلومیٹر اور چوڑائیft۔10 تا ft۔12 ہے۔(8.85 کلومیٹر کی چوڑائیft۔12 ہے اور 22.90 کلومیٹر کی چوڑائیft۔10 ہے)

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال14۔2013 سے تاحال کلومیٹر17.85 سے 24.85 کلومیٹر(7 کلومیٹر) پر سال15۔2014 میںRFD کی مد میں25.040 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس وقت سڑک کی حالت 17.85 کلومیٹر سے 24.85 کلومیٹر کے علاوہ ناگفتہ بہ ہے اور بہر حال گاڑیاں رواں دواں ہیں۔

(د) اس سڑک کی بحالی/تعمیر'0' کلومیٹر سے17.85 کلومیٹر اور24.85 کلومیٹر سے 31.75 کلومیٹر (کل24.75 کلومیٹر) کا تخمینہ 173.070 ملین روپے ہے۔اگر یہ سڑک سالانہ ترقیاتی پروگرام19۔2018 میں شامل ہو گئی تو اس کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ضلع جہلم میں ایک علاقہ ٹوبہ ہے اس کی سڑک سے متعلق میں نے یہ سوال کیا تھا۔اس سڑک کی لمبائی31.75 کلومیٹر ہے۔یہ سڑک86-1985 میں بنی تھی اور اس کے بعد آج تک اس سڑک کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔اس سڑک کے بیچ کے صرف7 کلومیٹر حصے کی14-2013 میں مرمت کی گئی۔یہ سڑک32 کلومیٹر ہے اس سڑک کے دونوں طرف بے شمار دیہات

ہیں کیونکہ یہ سڑک للہ انٹر چینج کے بالکل نزدیک ہے اس لئے اس سڑک پر آبادی بھی بہت زیادہ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 1985 کی بنی ہوئی سڑک کو دیکھا کیوں نہیں گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی وضاحت کی تھی کہ جب یہ سڑکیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس گئیں تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان سڑکوں کی M&R پر کوئی توجہ نہیں دی جس وجہ سے ڈسٹرکٹ روڈز کی حالت بڑی خراب ہے۔ یہ سڑکیں یکم جنوری 2017 کو مواصلات و تعمیرات کو دوبارہ ملی ہیں تو ان تمام روڈز کو take up کرنے کے حوالے سے ہماری requirement almost 23 billions ہے لیکن ہمیں اس سال بھی پی اینڈ ڈی کی طرف سے around 4 billions allocation ملی ہے اگر ہمیں پی اینڈ ڈی 23 billions پورا دے دے تو یہ سڑک اور اس جیسی بہت ساری سڑکوں کو مرمت کیا جا سکتا ہے۔ محکمہ نے اس کا estimate بھی تیار کر دیا ہے اس کے لئے 173 millions required ہیں اور ہماری کوشش ہو گی کہ اس کو ADP 2018-19 میں شامل کرنے کی P&D proposal کو بھیجی جائے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے اتنا innocently جواب دے دیا ہے کہ جی-2018 19 میں اگر ہمیں فنڈز مل جاتے ہیں تو ہم اس سڑک کی مرمت کر دیں گے تو میں کیا اُمید رکھوں اور یہ تو کہہ رہے ہیں کہ پھر بھی ٹریفک چل رہی ہے لیکن یہاں سے کوئی جا کر دیکھے کہ وہاں کیسے ٹریفک چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! اس سڑک کو ضرور motorable بنائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے تو admit کیا ہے اسی لئے محکمہ نے اپنی preparation کر کے رکھی ہوئی ہے۔ محترمہ کی بات valid ہے لیکن میرے پاس بھی کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے محکمہ کی ذمہ داری کی assurance دے سکتا ہوں کہ ہمارا محکمہ اس سڑک کی مرمت کے کیس کو ADP 2018-19 میں بھرپور سفارش کے ساتھ پی اینڈ ڈی کو بھیجے گا۔ یہاں پر ہمارے محکمہ کا role ختم ہو جاتا ہے اس سے آگے پی اینڈ ڈی کا کام ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی ہو گی۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9461 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈنگہ کھاریاں روڈ کی غیر معیاری تعمیر کی تحقیقات سے متعلقہ تفصیلات

* 9461: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ کھاریاں روڈ ضلع گجرات کی تعمیر و مرمت پر حال ہی میں 3 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ کام کس ٹھیکیدار / فرم سے کروایا گیا ہے؟

(ج) اس کام کے معیاری / غیر معیاری ہونے کی تصدیق کس کس سرکاری ملازم نے کی ہے کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر و مرمت میں ناقص اور غیر معیاری میٹریل استعمال ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے روڈ پر گڑھے پڑ گئے ہیں اور گاڑیوں کے لئے سفر مشکل ہو گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس روڈ کی ناقص تعمیر کی تحقیقات CMIT کی ٹیکنیکل برانچ سے کروائے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست نہ ہے۔ اس سڑک کی resurfacing کے لئے اب تک مبلغ 10.645 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) مذکورہ کام لاگت 39.835 ملین Actual Length 25 kilometer دو رویہ میسرز اتحاد برادرز شیخوپورہ کو مورخہ 18.05.2017 کو الاٹ ہوا تھا۔

(ج) اس کام کے معیاری ہونے کی تصدیق محکمہ ہذا کی field formation نے کی۔ اس سڑک کی سالانہ مرمت کا تخمینہ مبلغ39.835 ملین روپے ہے جس میں سے مبلغ10.645 ملین روپے ادا کر دیئے گئے ہیں اور مبلغ29.190 ملین روپے بقایا ہیں۔

(د) سڑک کی مرمت(Resurfacing)میں کسی قسم کا ناقص مٹیریل استعمال نہیں ہوا۔ سڑک کی مرمت کا کام محکمہ کے ایسٹیمیٹ اور standard specifications کے مطابق کیا گیا ہے۔ سڑک کے جس حصے کی مرمت کی گئی ہے اس حصے میں کسی قسم کا کوئی گڑھا نہیں ہے۔ باقی سڑک پر بھی routine patchwork ہو رہا ہے۔ بقیہ الاٹ شدہ resurfacing کا کام tarring season میں شروع ہونے پر مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) حکومت اس روڈ کی تحقیقات CMIT کی ٹیکنیکل برانچ سے کروانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ سڑک کی مرمت کا کام محکمہ کے ایسٹیمیٹ اور specifications کے مطابق ہوا ہے اور مرمت شدہ حصہ میں کسی قسم کا نقص نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف)کا جواب ہے کہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کی resurfacing کے لئے اب تک مبلغ10.645 ملین روپے خرچ ہوئے۔ جز(ب)میں کہتے ہیں کہ مذکورہ کام کی لاگت39.835 ملین روپے آئی ہے۔ اس کی actual length 25 kilometer دورویہ ہے اور یہ میسرز اتحاد برادرز شیخوپورہ کو مورخہ 18-05-2017 کو الاٹ ہوا تھا۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کام کب مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ کام17-05-2017 کو allocate ہوا اور پھر وہ financial year close ہو گیا اُس مالی سال میں10.6 ملین روپے خرچ ہو گئے باقی 30-06-2018 تک سڑک کی repair پر انشاء اللہ لگ جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سڑک کی حالت یہ ہے کہ میں نے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ حکومت اس روڈ کی تحقیقات CMIT کی ٹیکینکل برانچ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ سڑک کی مرمت کا کام estimate specification کے مطابق ہوا ہے۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات خود جا کر دیکھ لیں یا اپنے چیف انجینئر کو وہاں پر بھیج کر اس سڑک کو چیک کرائیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ وہاں گڑھے نہیں پڑے ہوئے بلکہ وہاں گڑھے پڑے ہوئے ہیں، پوری کی پوری سڑک خراب ہے اور محکمہ کی بدنامی یہ ہو رہی ہے کہ سڑک کا پیسا ٹھیکیدار کھا کر چلا گیا ہے اور یہاں کے ایم پی اے اور ایم این اے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس حوالے سے آپ کو بہت ساری اخباریں لا کر دکھا سکتا ہوں۔ وزیر موصوف اس پر کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ٹائم میں TST کا کام شروع نہیں ہو سکتا کیونکہ PST کا کام 15۔مارچ کے بعد شروع ہوتا ہے اس وجہ سے balance کام ابھی شروع نہیں ہو رہا۔ معزز ممبر کی یہ بات ٹھیک ہے کہ patchwork کی وہاں پر ضرورت ہے اور محکمہ اُس پر کام کر رہا ہے۔ محکمہ نے مجھے بھی میٹنگ میں بتایا ہے کہ وہاں patches ہیں اور انشاء اللہ maximum patches کو اگلے دس سے پندرہ دن میں دُور کر دیا جائے گا اور جونہی tarring season 15th March کے بعد شروع ہو گا اس سڑک کی resurfacing کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! باقی معزز ممبر نے quality کے حوالے سے جو چیزیں point out کی ہیں ہم departmental level پر پہلے ایک کمیٹی بنا کر اس معاملے کو inquire کرتے ہیں اس میں اگر کسی قسم کی کوتاہی پائی گئی تو پھر اُس پر لازمی ایکشن لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی مہربانی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہم 2018 میں کھڑے ہیں تو آج بھی ہم مارچ کا انتظار کر رہے ہیں کہ سڑکوں کی مرمت کے لئے گرمی کا ٹائم دیکھ رہے ہیں اس کے اوپر وزیر موصوف کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ آج تو وہ دور ہے کہ pre-mix لے کر کھڈوں کو

fill کیا جا سکتا ہے۔ اگر آج بھی ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ مارچ آئے گا اور ہم سڑکوں کی مرمت کریں گے اور patchwork کریں گے تو پھر ہمارا future کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بالکل اس کے اوپر کام جاری ہے۔ محکمہ TST سے asphalt کی طرف shift ہو رہا ہے لیکن اس کا ultimate objective تو یہی ہے کہ پورا پنجاب asphalt کی طرف چلا جائے۔ محکمہ نے اُس کی M&R کے لئے P&D proposal میں بھیجی ہوئی ہے اُس کی annual repair کے لئے اگر ہم asphalt road کی طرف جاتے ہیں تو per kilometer ہمیں یہ amount required ہو گی لیکن ابھی یہ سڑک چونکہ TST ہے اس کے اوپر resurfacing کا کام ہونا ہے۔ Resurfacing گرمیوں کے آغاز میں ہی ہو سکتی ہے اُس سے پہلے نہیں ہو سکتی لیکن جس وقت ہم 100 percent asphalt کی طرف چلے گئے اُس کے بعد ہمیں موسم کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9471 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا چک نمبر 85 شمالی جھال تا جھنگ روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 9471: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں چک نمبر 85 شمالی جھال تا جھنگ روڈ چک نمبر 88 شمالی ریلوے پھاٹک تک کارپٹ روڈ بنی ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بالکل صحیح سڑک پر دوبارہ مرمت کر دی گئی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں کیا اس کی انکوائری کرائی جائے گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کراسنگ چک نمبر88 شمالی سے فیصل آباد بائی پاس جھنگ سڑک کو درست نہیں کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

(د) کیا سڑک کا بقایا حصہ بھی درست کر دیا جائے گا تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سڑک 2006 کے city package کے تحت محکمہ پراونشل ہائی وے نے بنائی تھی۔ اس سڑک کی لمبائی 7.04 کلو میٹر ہے۔

(ب) سڑک اپنی ڈیزائن لائف مکمل کر چکی تھی اور اس سڑک پر کرشر پلانٹ کے ڈمپرز کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ ہیوی لوڈنگ کی وجہ سے بہت زیادہ کریکس نمودار ہو گئے تھے۔ لہٰذا اس سڑک کو محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ری سرفیسنگ پلان کے تحت 2017 میں سنگل کوٹ کر کے مرمت کیا گیا ہے تا کہ یہ سڑک مزید چار سال کریکس اور ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رہے لہٰذا اس کی انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) یہ سڑک محکمہ پراونشل ہائی وے نے سال 2007 میں مکمل کی۔ یہ سڑک ٹی ایس ٹی ہے اور اس پر بہت زیادہ ہیوی لوڈنگ ہے۔ یہ سڑک عرصہ دراز سے مرمت نہ ہونے کی وجہ سے شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی اور سنگل کوٹ کے قابل نہ تھی۔ اس سڑک کی کل لمبائی 14.60 کلو میٹر ہے جس میں سے فنڈز کی کمی اور حالت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے صرف 2.20 کلو میٹر کے حصے کی سپیشل مرمت کا ٹینڈر لگا دیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! بقیہ 12.40 کلو میٹر کی مرمت جس کا تخمینہ 120.07 ملین بنا ہے جو فنڈز کے دستیاب ہونے پر اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں ایک carpeted road کے حوالے سے بات کی تھی کہ اس روڈ کی مرمت کر دی گئی ہے جب کہ یہ سڑک اچھی تھی تو انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ TST سڑک ہے جبکہ یہ سڑک سکنہ 85 جھال سے لے کر سکنہ 88 شمالی تک یہ carpeted road ہے اس carpeted road کو مرمت کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اس پر single

coat کر کے اس کو مرمت کر دیا گیا اور اس کا اگلا حصہ جو TST ہے وہاں سے traffic heavy گزرتی ہے جس کی وجہ سے وہ سڑک تباہی کا باعث بنی ہوئی ہے لیکن اس TST سڑک کو چھیڑا ہی نہیں گیا۔ اب محکمہ اس سڑک کا 2.20 کلومیٹر حصہ مرمت کرنا چاہ رہا ہے تو وزیر موصوف مجھے بتائیں کہ کیا وجوہات ہیں کہ carpeted road کو TST سڑک کہہ کر مرمت کر دیا گیا جبکہ TST سڑک والے حصے کو ابھی تک مرمت نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہی M&R والی بات ہو گئی۔ معزز ممبر نے بات کی ہے کہ asphalt road کو TST کیوں کر رہے ہیں؟ ہم اُس روڈ کو TST نہیں کر رہے اُس کے اوپر کے layer کو cover کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معزز ممبر کی بات شاید technically ٹھیک ہو اور محکمہ سے میرا ابھی یہ سوال تھا لیکن باقی 2.2 کلومیٹر کا جو انتخاب کیا جا رہا ہے چونکہ وہ چوک ہے اور وہ 2.2 کلومیٹر زیادہ dangerous area اُس کا estimate بھی 21.874 ملین روپے ہے۔ اگر ہم اس سڑک کو as a whole take up کرنے جائیں گے تو وہ بہت بڑی cost بن جائے گی اس لئے 2.2 کلومیٹر زیادہ خراب سڑک کی special repair کا ٹینڈر لگا دیا گیا ہے لیکن اس کو پورا کرنے کے لئے 120 ملین روپے required ہیں اُس کے لئے بھی محکمہ نے proposal بنائی ہوئی ہے اور جب فنڈز میسر ہو گئے تو اُس area کو بھی cover کر دیا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! محکمہ کو سالانہ کتنا M&R fund مہیا کیا جاتا ہے؟ حکومت per kilometer کے حساب سے دیتی ہے یا محکمہ کو lump sum پیسے ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محکمہ کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹس سے 01-01-2017 کو 60 ہزار کلومیٹر روڈز inherit ہوئے ہیں اس کے علاوہ roughly around 10 thousand provincial roads ہیں تو roads total 72 thousands kilometer کا custodian C&W Department ہے۔ معزز ممبر ایوان میں نہیں تھے میں نے اس سے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم نے

اس سال بھی P&D سے yardstick کے مطابق 176ہزار فی کلومیٹر کی demand around 23 millions rupees بنی تھی جو ہم نے پی اینڈ ڈی کو بھیجی تھی کہ اگر ہمیں یہ پیسا دے دیا جائے تو ہم اس72 thousand kilometer کی 100 فیصد دیکھ بھال کر سکتے ہیں لیکن ہمیں پی اینڈ ڈی کی طرف سے اس مالی سال میں 23 بلین کے against صرف 4 بلین روپے کے فنڈز ملے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ان 4 بلین میں سے کیا یہ سڑک بہتر نہیں کی جاسکتی تھی، یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ پراونشل ہائی وے کی سڑک ہے۔ یہ خود یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس سڑک پر بہت heavy load ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں اور in the public interest اس سڑک کے لئے کچھ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! in the public interest ہی میں نے یہ وضاحت کی ہے کہ 2.2 کلومیٹر کی cost بھی 21.8 ملین ہے۔ ہمیں اس سال جو 4 بلین allocate ہوا ہے اس میں بھی پچھلے سال کی throw forward amount بہت زیادہ تھی لیکن چیمہ صاحب ہمارے معزز ممبر اسمبلی ہیں انہوں نے جس بات کی نشاندہی کی ہے اور آپ نے بھی اشارہ کیا ہے تو ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اس کو as early as possible take up کر لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ان کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9489 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں محکمہ تعمیرات وشاہرات کے تحت سڑکات کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9489: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر (کارپوریشن کی حدود میں) کون کون سی سڑکیں محکمہ تعمیرات وشاہرات کے تحت ہیں ان سڑکوں کی مرمت وتوسیع کے لئے مالی سال 18-2017 میں کس کس سڑک کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے نیز کہ مختص رقم میں سے متعلقہ سڑکوں پر سال اکتوبر 2017 تک کتنے کتنے اخراجات ہو چکے ہیں ؟

(ب) چولستان ضلع بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے مالی سال 18-2017 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے چولستان میں نہر سالاری ڈسٹری بیوٹری کے ساتھ سڑک کے شولڈرز پر بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں جس سے سڑک کی شکست وریخت کو شدید خطرہ ہے کیا محکمہ اس کو مرمت کرنے کا کوئی پروگرام رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بہاولپور شہر (کارپوریشن کی حدود) میں درج ذیل سڑکات محکمہ تعمیرات وشاہرات میں آتی ہیں۔

1۔	فرید گیٹ تا اولڈ پریس کلب	لمبائی 0.56 کلومیٹر
2۔	بہاولپور ریزمان روڈ بمہ ایمپرس برج براستہ جنرل بس سٹینڈ بہاولپور	لمبائی 11.00 کلومیٹر
3۔	فرید گیٹ تا حاصلپور روڈ	لمبائی 7.46 کلومیٹر
4۔	نادرن بائی پاس روڈ بہاولپور	لمبائی 10.00 کلومیٹر
5۔	سدرن بائی پاس روڈ بہاولپور	لمبائی 25.00 کلومیٹر
6۔	سر صادق محمد خان روڈ بہاولپور	لمبائی 3.00 کلومیٹر
7۔	فرید گیٹ تا ریلوے سٹیشن روڈ بہاولپور	لمبائی 4.50 کلومیٹر

ان سڑکات کی مرمت کے لئے مالی سال 18-2017 میں درج ذیل رقم مختص اور خرچ کی گئی۔

فرید گیٹ تا اولڈ پریس کلب	مختص رقم Nil خرچہ Nil
بہاولپور ریزمان روڈ بمہ ایمپرس برج براستہ جنرل بس سٹینڈ بہاولپور	مختص رقم Nil خرچہ Nil
فرید گیٹ تا حاصلپور روڈ	مختص رقم 27.540 خرچہ 27.540
نادرن بائی پاس روڈ بہاولپور	مختص رقم 0.300 خرچہ 0.300
سدرن بائی پاس روڈ بہاولپور	مختص رقم 2.600 خرچہ 2.600

سر صادق محمد خان روڈ بہاولپور	مختص رقم0.250 خرچہ0.250
فرید گیٹ تاریلوے سٹیشن روڈ بہاولپور	مختص رقم0.800 خرچہ0.800

(ب) سوال کے جز(ب) کا تعلق محکمہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور سے ہے۔ محکمہ تعمیرات و شاہرات سے اس کا کوئی تعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس سوال کے توسط سے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کا بڑا اچھا فیصلہ تھا جس کے نتیجے میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ لودھراں سے خانیوال سیکشن بہت خراب حالت میں تھا اور سنگل روڈ تھی جس کی وجہ سے بڑے حادثات ہوتے تھے۔ پنجاب گورنمنٹ نے اس کو NHA سے takeover کر لیا۔ پنجاب کے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سیکرٹری صاحب assertive ہیں اور منسٹر صاحب بھی competent ہیں۔ اس سڑک کی تعمیر چار حصوں میں بڑی تیزی سے جاری ہے۔ میں اس پر محکمہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!اسی طرح گزارش یہ ہے کہ جو سڑک ملتان سے بہاولپور آ رہی ہے وہ لودھراں تک تو ٹھیک ہے اس کے بعد بہت خراب حالت ہے۔ میں آئے روز اس سڑک پر سفر کرتا ہوں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے out of box گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے لودھراں خانیوال سیکشن لیا ہے اسی طرح اس سڑک کو بھی اگر آپ take up کر کے بنوا دیں تو بڑا خیر والا کام ہو جائے گا۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو کم از کم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے level پر NHA سے بات کی جائے کہ اس سڑک کی حالت بہت دگرگوں ہے اس کو مہربانی کر کے وہ take up کریں۔ یہ اس سلسلہ میں ہماری مدد فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحب نے جو بات point out کی ہے تو میں اس فورم پر یہ بھی تسلیم کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اچھی نشاندہی کرتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس کو explore کر لیں گے کہ محکمہ اس میں کیا کردار ادا کر سکتا ہے اور NHA جس کی بنیادی ذمہ داری ہے وہ کیا کر سکتا ہے۔ لودھراں خانیوال روڈ بھی NHA کی property تھی جسے پنجاب حکومت

بنارہی ہے۔ہم اس کو دونوں forums پر analyze کر لیتے ہیں کہ پنجاب حکومت اس میں کیا کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ NHA کو بھی ہم لکھتے ہیں کہ اس روڈ کو take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس معاملہ پر محکمہ جو کچھ کرے مہربانی کر کے مجھے بتا بھی دیں۔

جناب سپیکر: یہ اچھا ہی کریں گے اور آپ کو اطلاع بھی کریں گے۔ محترمہ نگہت شیخ کا سوال ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*8896: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے تمام عملہ کی گریڈ وار سکیل وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے کل کتنے مراکز کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز ان میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے مراکز میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے تمام عملہ کی گریڈ وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع لاہور میں درج ذیل دفاتر واقع ہیں:

- ایک ضلعی پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15 اولڈ F.C.C. لاہور

❖ دوعدد تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15 اولڈ F.C.C.لاہور

ضلعی آفس لاہور میں ضلع کی سطح پر ایک انفارمیشن ڈیسک قائم کیا گیا ہے جہاں پر آنے والے سائلین کو فیملی پلاننگ سے متعلق معلومات باہم پہنچائی جاتی ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی میں ایک ضلعی آفس اور دو تحصیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(i) ضلع آفس میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
24	19	5

(ii) تحصیل آفس میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
6	6	0

اِن دفاتر میں تعینات عملہ کی گریڈ وار، سکیل وار تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں قائم آٹھ فیملی ہیلتھ کلینکس اور 101 فلاحی مرکز کی مکمل تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فیملی ہیلتھ کلینکس میں ڈاکٹرز کے ذریعے مرد و خواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- امپلانٹس (Implants)
- مستقل طریقے (نسل بندی، نل بندی)
- عام بیماریوں کا علاج
- ڈاکٹرز، پیرا میڈکس، CMWs اور NGOs کے service providers کو بھی ان طریقوں کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)اور پیدائش کے بعد(care Postnatal)

4۔ سکول اور کالج کے طالبعلموں کو تولیدی صحت سے متعلق بنیادی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں فیملی ویلفیئرورکرز کے ذریعے مرد وخواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے(کنڈوم،انجکشن،گولیاں اور IUCD)
- عام بیماریوں کا علاج

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل اور فی میل)اپنے مقرر کردہ علاقوں میں (eligible couple)کو رجسٹر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔

4۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)اور پیدائش کے بعد(Postnatalcare)

مزید سہولیات کی فراہمی کے لئےFHC کی طرف راہنمائی کی جاتی ہے۔

(د) بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں منظور شدہ تعداد کے مطابق ہر مرکز میں ایک فیلڈ ٹیکنیکل آفیسر یا فیملی ویلفیئر کونسلر یا فیملی ویلفیئرورکر کو بطور سنٹر اِنچارج تعینات کیا جاتا ہے۔اِن کے ساتھ ہر مرکز میں ایک فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (عورت)،ایک فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد)،

ایک فیمیل ہیلپر اور ایک چوکیدار تعینات کیا جاتا ہے۔ ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
507	443	64

حاضر عملہ کی گریڈ وار الگ الگ تفصیل درج ذیل ہے:

نام اسامی	گریڈ	تعداد
(I) فیلڈ ٹیکنیکل آفیسر	16	02
(II) فیملی ویلفیئر کونسلر	11	15
(III) فیملی ویلفیئر ورکر	09	68
(IV) فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (عورت)	05	88
(V) فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد)	05	95
(VI) فی میل ہیلپر	02	86
(VII) چوکیدار	02	86

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں ڈیڑھ صفحے کا جواب دیا گیا ہے جس میں محکمہ نے اپنی کارکردگی کا اظہار کیا ہے۔ میرا بڑا سادہ سا ضمنی سوال ہے کہ جب آپ اتنے ڈھیر سارے کام کر رہے ہیں اور efficiently کام کر رہے ہیں تو پھر آبادی میں اتنا زیادہ اور مسلسل اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کی کوشش تو یہی ہے کہ لوگوں کو educate کیا جائے کہ جو آبادی بڑھ رہی ہے اس حوالے سے کیا خطرات اور پریشانیاں درپیش ہو سکتی ہیں باقی یہ لوگوں کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہوں نے آبادی پر کنٹرول کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس کے اندر بہت سے factors ہیں جس میں ایجوکیشن ہے، counseling ہے اور وہ ساری چیزیں ہیں جن پر ڈیپارٹمنٹ اپنی حد تک تو پورا کام کر رہا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آبادی پر کنٹرول کرنا family کا اپنا ذاتی فیصلہ ہوتا ہے۔ محکمہ بہبود آبادی کا کام صرف لوگوں کی counseling کرنا اور ان کو facilitate کرنا ہے۔ اگر کوئی family وہ طریقے adopt کرنا چاہتی ہے تو محکمہ اس family کو facilitate ضرور کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک particular سوچ یا کسی فرد کی family کے لئے محکمہ اپنا فیصلہ impose نہیں کر سکتا اس کے لئے یہ ایوان، ہمارا قانون، ہمارا آئین اور نہ ہی ہمارا دین یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم کسی پر بھی اپنا فیصلہ impose کریں کہ آپ نے دو بچے ہی پیدا کرنے ہیں یا اپنی family short رکھنی ہے۔ آپ legislators ہیں، آپ بھی سامنے آئیں اور باقی لوگ بھی سامنے آئیں اور لوگوں کو educate کریں کہ population growth rate بہت زیادہ ہے۔ اس ملک میں water reserves 2030 کے بعد اس قابل نہیں ہوں گے کہ اتنی بڑی آبادی کو feed کر سکیں۔ ہمارے fields بھی اس قابل نہیں ہوں گے کہ اتنی فصل پیدا کریں جو کہ اس آبادی کو feed کر سکیں۔ اس میں خالی ایک ڈیپارٹمنٹ پر ساری ذمہ داری ڈال دینا مناسب نہیں ہے بلکہ ہر طبقہ کے ہر شعبہ کے لوگوں کو آگے آنا پڑے گا اور اپنا کردار ادا کرنا پڑے گا تاکہ اس قوم کے اندر یہ سوچ پیدا کی جائے کہ آبادی کنٹرول کرنے سے اس ملک کے کافی سارے معاملات ختم ہو سکتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم legislators ہیں لیکن یہ تو گورنمنٹ ہیں تمام فنڈز، resources اور اختیارات وغیرہ ان کے پاس ہیں۔ یہ اتنے بے بس ہیں تو پھر ایک عام آدمی کیا کر سکتا ہے جس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب سے یہ ڈیپارٹمنٹ بنا ہے اس وقت سے آبادی میں اضافہ زیادہ ہو رہا ہے۔ اگر اس ڈیپارٹمنٹ کو بند کر کے دیکھ لیں تو شاید آبادی کنٹرول ہو جائے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کی یہ بات ماننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہو گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ایک fact اور حقیقت ہے کہ ہمارے وسائل محدود ہیں اور آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اگر اس کو کنٹرول نہ کیا گیا تو جتنے مرضی ہسپتال یا سکول بنا لیں اور جو چاہے کر لیں ٹریفک کا دباؤ کم نہیں ہونے والا جب تک اس مسئلے کو حل نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے اپنی پالیسی بتا دی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ لوگوں پر یہ impose نہیں کر سکتا لیکن لوگوں میں awareness کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اس کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! TV چینلز پر بھی آتا ہے۔ آپ خود سمجھدار ہیں۔ میرے خیال میں اس پر آپ نے سوال کر لیا ہے اور محکمہ کی طرف سے جواب بھی آ گیا ہے۔ مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: بھاگٹانوالہ تا 33 شمالی پھاٹک کی سڑک کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8582: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تعمیر سڑک از بھاگٹانوالہ تا 33 شمالی پھاٹک کے لئے فنڈز جاری فرمائیں ہیں اگر ہاں تو کتنے فنڈز جاری ہوئے ہیں اور سڑک کی کتنی لمبائی ہے؟

(ب) اب تک اس سڑک پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی سڑک تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً 3 کلو میٹر کا مذکورہ سڑک کا حصہ نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

(د) کیا حکومت سڑک کے بقایا حصہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے تعمیر سڑک از بھاگٹانوالہ تا33شمالی پھاٹک کے لئے فنڈز جاری کئے ہیں۔ محکمہ ہائی وے(M&R)میں اس سکیم کا الگ کوئی بھی فنڈ نہ آیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکیم جس کی کل لمبائی15.40کلو میٹر ہے اس کی ایڈمنسٹریٹو اپروول مورخہ 04.03.2014کو(M)105.223کی ہوئی تھی اور خان برادرز کو مورخہ 08.04.2014 کو(M)106.668میں کام الاٹ ہوا تھا۔

15۔2014 میں(M)103.883سے13کلو میٹر کا حصہ مکمل ہو سکا جبکہ2.40کلو میٹر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے آج تک مکمل نہ ہو سکا۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی لمبائی3کلو میٹر کی بجائے2.40کلو میٹر ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سڑک کا یہ حصہ نامکمل رہ گیا۔

(د) محکمہ ہائی وے M&Rڈویژن سرگودھا نے مذکورہ سڑک کا2.40کلو میٹر کا تخمینہ(M) 20.00لگایا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس سڑک کو مرمت کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس سڑک کی کل لمبائی15.40کلو میٹر ہے اس سکیم کے لئے106.668ملین الاٹ کئے گئے تھے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو فنڈز الاٹ کئے گئے یہ M&Rکی مد میں دیئے گئے تھے یا از سر نو نئی سڑک بنانے کے لئے دیئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ڈسٹرکٹpackage تھا اور tight grant تھی جس کے اندر جتنی سڑک بن سکتی تھی وہی بنانی تھی۔ ڈسٹرکٹpackage سے یہ فنڈز الاٹ ہوئے تھے جس میں صرف13کلو میٹر روڈ ہی بن سکتی تھی جو کہ محکمہ نے بنادی۔2.4کلو میٹر روڈ بچ گیا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹpackage کی یہ سکیم تھی اور tight grantسے ہم باہر نہیں جاسکتے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!منسٹر صاحب سے یہی گزارش ہے کہ ایک سڑک 15کلومیٹر تھی جس میں سے 2.40کلومیٹر کو چھوڑ دیا گیا ہے۔13کلومیٹر سڑک بنانے کے بعد جو آخر والا حصہ نہیں بنایا، کیا اس کی افادیت پر وہ اثر انداز نہیں ہو گا؟ اس پر میں بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنی گزارش ہے کہ 2.40کلومیٹر سڑک جو رہ گئی ہے اُس پر بھی مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ فراخدلی کا ثبوت دیں اور بقیہ سڑک بھی بنا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ معزز ممبر ہیں۔ ہمارے چیف M&R بھی یہاں بیٹھے ہیں تو 2.4کلومیٹر justified بات ہے لہٰذا 30۔جون سے پہلے ہم کوشش کریں گے کہ اس سڑک کو انشاءاللہ مکمل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order yet. اگلا سوال نمبر 9099جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9226ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے، موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بننے والی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*9099: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بننے والی سڑکوں کے منصوبہ جات میں ضروری ہے کہ مجوزہ سڑک کی لمبائی پانچ کلومیٹر سے کم نہ ہو اور سڑک فارم ٹو مارکیٹ یا گاؤں سے مین روڈ تک مکمل ہونا ضروری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بننے والی چک نمبر398 ج ب تا اکال والا روڈ کی تجویز کردہ منصوبہ کے مطابق کل لمبائی کتنی تھی اس کے کتنے حصے کی تعمیر کی جارہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا سڑک کو تجویز کردہ منصوبہ اور خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کی بنیادی روح (گاؤں سے شہر تک) کے مطابق مکمل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس منصوبہ کو ادھورہ رکھنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مجوزہ سڑک کی لمبائی پانچ کلو میٹر سے کم نہ ہو اور فارم ٹو مارکیٹ روڈ کو مین روڈ تک مکمل ہونا ضروری نہ ہے۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 10.75 کلو میٹر تھی ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن کمیٹی نے ضلع کے حصے کے مطابق 7.00 کلو میٹر تک کی منظوری دی تھی اس لئے 7.00 کلو میٹر لمبائی تک سڑک تعمیر کی گئی۔

(ج) ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن کمیٹی جس کی میٹنگ (ڈپٹی کمشنر آفس میں ہوتی ہے) اور فنڈز اور ضلع کے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے سڑک کی باقی ماندہ لمبائی متعلقہ فورم کی منظوری کے بعد بنادی جاتی ہے۔

میانوالی: سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9226: **ڈاکٹر صلاح الدین خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کتنے دفاتر اور ملازمین عہدہ و گریڈ کہاں کہاں تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کو سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کون کون سی سڑکیں تعمیر یا مرمت کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ان سڑکوں میں سے کس کس سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل اور غیر معیاری تعمیر کی شکایات موصول ہوئیں؟

(ہ) اس ضلع کی اس وقت کس کس سڑک پر تعمیرات کا کام ہو رہا ہے ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی بتائیں؟

(و) حکومت اس ضلع کی تمام ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر کنٹرول ضلع میانوالی میں مندرجہ ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں، جن کے ملازمین کی عہدہ و گریڈوار تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

i) ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن میانوالی
ii) ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگز ڈویژن میانوالی
iii) سب ڈویژنل آفیسر ہائی وے سب ڈویژن میانوالی
iv) سب ڈویژنل آفیسر ہائی وے سب ڈویژن عیسیٰ خیل
v) سب ڈویژنل آفیسر بلڈنگز سب ڈویژن میانوالی
vi) سب ڈویژنل آفیسر بلڈنگز سب ڈویژن عیسیٰ خیل
vii) سب ڈویژنل آفیسر M&R ہائی وے میانوالی
viii) سب ڈویژنل آفیسر M&R بلڈنگز میانوالی

(ب) مالی سال16۔2015 میں ہائی وے ڈویژن میانوالی کو2147.650 ملین روپے تعمیر و توسیع کے لئے اور146.495 ملین روپے مرمت کے لئے مہیاکئے گئے تھے جبکہ مالی سال 17۔2016 میں ہائی وے ڈویژن میانوالی کو 2632.294 ملین روپے تعمیرات کے لئے اور 75.545 ملین روپے برائے مرمت مہیاکئے گئے تھے۔

مالی سال16۔2015میں بلڈنگز ڈویژن میانوالی کو تعمیر کی مد میں1207.939ملین روپے اور مرمت کی مد میں36.830ملین روپے مہیا کئے گئے تھے جبکہ مالی سال17۔2016 میں تعمیر کی مد میں1184.486ملین روپے اور مرمت کی مد میں46.595ملین روپے مہیا کئے گئے تھے۔

(ج)

i) مالی سال16۔2015 اور17۔2016 کے دوران تعمیر و مرمت کی گئی سڑکات کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii) مالی سال17۔2016 کے دوران تعمیر و مرمت کی گئی سڑکات کی تفصیل (Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) i۔ سوہاوہ چکوال تلہ کنگ میانوالی روڈ۔

اس سڑک کی تعمیر و توسیع کا کام سال07۔2006 میں ٹھیکیدار ان میسرز ہدایت اللہ خان اینڈ کمپنی اور میسرز عزیز اللہ خان اینڈ کمپنی کو الاٹ ہوا تھا۔ دوران تعمیر ٹھیکیداران کے خلاف ناقص مٹیریل استعمال ہونے کی شکایات موصول ہوئی تھیں جس پر محکمہ انٹی کرپشن نے کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج کیا جو جج انٹی کرپشن سرگودھا کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مزید برآں محکمہ ہذا نے ٹھیکداران کو بلیک لسٹ کر دیا اور کام ان کے رسک اینڈ کاسٹ پر دوسرے ٹھیکیدار میسرز محمد رمضان اینڈ کمپنی کو دے دیا گیا۔ اب موقع پر کام جاری ہے۔

ii۔لاہور سرگودھا میانوالی بنوں روڈ۔

اس سڑک کے متعلق شکایت موصول ہوئی تھی۔ اس کام کو موقع پر visit کر کے درست کروا دیا تھا اب سڑک کی تعمیر تسلی بخش ہے۔

(ہ) ضلع میانوالی میں سڑکوں کی تعمیر و توسیع کے جاری کاموں کی تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ہاں حکومت ضلع میانوالی کی تمام سڑکات کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوئے مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حلقہ پی پی130 میں نہر بی آر بی سٹیل چینل نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

504:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ بمبانوالہ سے ایک نہربی آربی لنک ڈسکہ شہر کے وسط میں سے گزرتی ہے جس کے دونوں اطراف سڑکات بن چکی ہیں لیکن نہر کے دونوں اطراف کسی بھی قسم کی سٹیل چینل نہ ہے جس کی وجہ سے کئی دفعہ حادثات ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ انہار ڈسکہ شہر میں گزرنے والی مذکورہ نہر کے دونوں اطراف سٹیل چینل لگانے کا ارادہ رکھتاہے اگرہاں توکب تک؟

وزیر مواصلات وتعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ بمبانوالہ سے ایک نہربی آر بی لنک ڈسکہ شہر کے وسط سے گزرتی ہے۔ نہر کے دونوں اطراف سڑکات موجود ہیں اور دونوں اطراف کسی قسم کا سٹیل جنگلہ نہ ہے۔

(ب) سٹیل جنگلہ لگانے کا تخمینہ لاگت 22.97 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سٹیل جنگلہ لگادیا جائے گا۔

گجرات:کنجاہ مٹوانوالہ سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

1318:میاں طارق محمود:کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پراونشل ہائی وے روڈ کنجاہ مٹوانوالہ (گجرات) کی حالت بہت خراب ہے کیاحکومت اس کی مرمت کاارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس سڑک کا تخمینہ لاگت کیاہے موجودہ مالی سال16-2015 میں سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پراونشل ہائی وے روڈ کنجاہ مٹوانوالہ کی کل لمبائی18.23 کلومیٹر ہے۔ مالی سال 16-2015میں تخمینہ لاگت لگایا گیا جس میں 7.80کلومیٹر پرOverlay اور5.20 کلومیٹر

پرDST اور 0.23 کلومیٹرraising سڑک تھی۔ تمام کام کی لمبائی13.23 کلومیٹر تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے بقیہ 5.00 کلومیٹر سڑک ابھی مرمت نہیں ہوئی۔

(ب) باقی ماندہ5.00 کلومیٹر سڑک کا تخمینہ لاگت مالی سال18-2017 کے ریٹوں کے مطابق تقریباً3.50 کروڑ روپے ہے۔ جونہی فنڈز دستیاب ہوں گے بقیہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر، عملہ اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

1874: **ڈاکٹر نجمہ افضل خان:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) بہبود آبادی کے ان دفاتر میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ج) فیصل آباد ڈویژن میں فیملی ویلفیئر کے کتنے دفاتر موجود ہیں؟

(د) محکمہ بہبود آبادی کی طرف سےmale vasectomy کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے فیملی پلاننگ کے فروغ کے لئے ضلع فیصل آباد اور ڈویژن فیصل آباد میں تشہیر کے لئے کتنا بجٹ سالانہ رکھا گیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبود آبادی میں ڈویژن سطح پر کوئی انتظامی ڈھانچہ موجود نہیں ہے۔ تاہم صوبہ پنجاب میں فیصل آباد ڈویژن میں ضلعی سطح پر ہر ضلع میں ایک ضلعی آفس اور ہر تحصیل میں ایک تحصیل پاپولیشن آفس قائم ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔

1. فیصل آباد
2. جھنگ
3. ٹوبہ ٹیک سنگھ
4. چنیوٹ

ان ڈسٹرکٹ اور تحصیل دفاتر کے پتےAnnex-I ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

یہ انتظامی دفاتر ہیں اور یہاں پر سائلین کو براہ راست منصوبہ بندی کی سہولیات فراہم نہیں کی جاتیں لیکن ان دفاتر سے متعلقہ فلاحی مراکز اور کلینکس میں صحت سے متعلقہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ دفاتر ان مراکز کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کے لئے کام کرتے ہیں۔

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں بہبودِ آبادی کے ضلعی اور تحصیل دفاتر میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل ضلع کے اعتبار سے Annex-Ii ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویژن فیصل آباد میں پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے۔ کل 234 دفاتر ہیں جن میں 208 فیملی ویلفیئر سنٹرز اور 14 فیملی ہیلتھ کلینک اور 12 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ضلعی اعتبار سے Annex-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. فیصل آباد میں Male Vasectomy کو فروغ دینے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں ایک Vasectomy یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
2. سوشل موبلائزرز کو یونین کونسل لیول پر بھرتی کیا گیا ہے جو کہ اِس سلسلہ میں مرد حضرات کی رہنمائی کر کے Vasectomy Centre میں کیسز ریفر کرتے ہیں۔
3. فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) اِس سلسلہ میں مرد حضرات کی راہنمائی کر کے Vasectomy Centre میں کیسز ریفر کرتے ہیں۔

(ہ) ڈویژن فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے فیملی پلاننگ کے فروغ / تشہیر کے لئے مالی سال 18-2017 کے لئے کل -/3017500 روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کُل مختص کئے گئے روپوں کی تفصیل ضلعی اعتبار سے مندرجہ ذیل ہے:

ضلع فیصل آباد میں تقریباً -/1635000 روپے
ضلع جھنگ میں -/740000 روپے
ضلع چنیوٹ میں -/112500 روپے
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں -/530000 روپے

چنیوٹ میں بہبود آبادی کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1876: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) بہبود آبادی کے ان دفاتر میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے ان میں کس کس عہدوں کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان خالی اسامیوں پر عملہ بھرتی کرنے کا ارادہ ہے کہ نہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) ضلعی دفتر چنیوٹ کا قیام 11۔جنوری 2017 کو عمل میں آیا۔اس سے پہلے یہ ایک تحصیل کے طور پر کام کر رہا تھا۔ تحصیل لالیاں اور تحصیل بھوآنہ میں تحصیل آفیسرز بہبودِ آبادی کے دفاتر بھی قائم ہیں۔تفصیل(Annex-I)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یہ انتظامی دفاتر ہیں اور یہاں پر سائلین کو براہ راست منصوبہ بندی کی سہولیات فراہم نہیں کی جاتیں لیکن ان دفاتر سے متعلقہ فلاحی مراکز اور کلینکس میں صحت سے متعلقہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ دفاتر ان مراکز کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کے لئے کام کرتے ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں بہبودِ آبادی کے ان دفاتر میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل ضلع کے اعتبار سے Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع چنیوٹ میں مختلف اسامیاں خالی ہیں۔مختلف اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جاچکا ہے اور 2018-01-20 تک یہ عمل پورا کر لیا جائے گا۔

لاہور حلقہ پی پی۔145 میں سال 14۔2013 تا 17۔2016 میں مکمل ہونے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1882: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔145 لاہور میں محکمہ مواصلات و تعمیرات مالی سال 14-2013 تا 17-2016 میں کون کون سے منصوبہ جات منظور کئے سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں مذکورہ سالوں میں کون کون سے منصوبہ جات مکمل ہوئے اور کتنے ابھی نامکمل ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) حکومت مذکورہ حلقہ میں نامکمل منصوبہ جات کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔145 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے مالی سال 14-2013 تا17-2016 میں جن منصوبہ جات پر کام کروایا ان کی سال وار تفصیل جو ایکسیئن ہائی وے M&R ڈویژن نے فراہم کی وہ مندرجہ ذیل ہے:

سال14-2013

1	امپرووومنٹ آف مین واڑہ ستار روڈ سے قائداعظم انٹر چینج رنگ روڈ تا سلامت پورہ۔140این اے145،لاہور	مکمل
2	کنسٹرکشن آف مومن پورہ روڈ (سیوریج بچھانے کے بعد بحالی وامپرووومنٹ مین مومن پورہ روڈ)	مکمل

سال15-2014

1	کنسٹرکشن احمد ٹاؤن مین روڈ این اے145,لاہور.	مکمل
2	کنسٹرکشن آف پی سی سی ندیم سٹریٹس، کینال بنک سکیم، وقار سٹریٹ، ہربنس پورہ، الرفیع فلور مل والی گلی، ماشااللہ سٹریٹ نواب پورہ لاہور۔	مکمل
3	کنسٹرکشن آف پی سی سی لنک سٹریٹس، قلندر پورہ ہربنس پورہ نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول UC-41 لاہور۔	مکمل
4	کنسٹرکشن آف پی سی سی لنک سٹریٹس، گلبہار ٹاؤن، لنک نعیم پیر، فرید نگر، پنج پیر، جامع مسجد جی ٹی روڈ UC-42 لاہور۔	مکمل
5	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس گورنمنٹ ہائی سکول دربار مقصوداں، شہزاد ایڈووکیٹ شالیمار سکیم، صابر ایس ڈی او سٹریٹ لنک سٹریٹ غوثیہ کالونی اور کینال پوائنٹ UC-44 لاہور۔	مکمل
6	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس کنگرے سکول سسٹم عثمان بلاک، کینال بنک ہاؤسنگ سکیم فتح گڑھ لاہور۔	مکمل
7	کنسٹرکشن آف واڑہ ستار روڈ عقب پاکستان منٹ۔	مکمل
8	کنسٹرکشن آف پی سی سی/ڈرین مین روڈ اور لنک سٹریٹس کوٹلی غیاثی لاہور۔	مکمل

سال16-2015

1	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس گلبہار کالونی، مومن پورہ راجباہ روڈ۔	مکمل
2	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس احمد ٹاؤن، داروغہ والا، عامر ٹاؤن اور شالیمار سکیم گلشن پارک۔	مکمل
3	کنسٹرکشن آف مین روڈ دھوبی گھاٹ UC-42 لاہور۔	مکمل
4	کنسٹرکشن آف پی سی سی ڈوگر سٹریٹس مین اعجاز روڈ اور لنک سٹریٹ، نوید پارک، گلشن پارک روڈ۔	مکمل
5	کنسٹرکشن آف پی سی سی گلی نزد جامع مسجد عثمانیہ۔	مکمل
6	کنسٹرکشن آف پی سی سی مین سٹریٹ سلیم اختر افضل پارک بقایا حصہ مومن پورہ اور گوالا کالونی۔	مکمل
7	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹ صدر سکول۔	مکمل

سال2016-17

1	بحالی لنک سٹریٹس چمن پارک، ولی پارک، رشید پورہ، توحید پارک، گلشن حیدر کینال بنک لاہور۔	مکمل
2	بحالی لنک سٹریٹس راجباہ روڈ، بستی محمد حسین، واڑہ ستار، کوٹلی غیاثی، قلندر پورہ، ہربنس پورہ، دبئی پارک لاہور۔	مکمل
3	بحالی لنک سٹریٹس ولی پارک، رشید پورہ، مسکین پورہ لاہور۔	کام جاری ہے
4	4بحالی لنک سٹریٹس مہر فیض کالونی، کینال پوائنٹ، افشاں پارک اور افضل پارک لاہور۔	مکمل

(ب) مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق کل 21 منصوبہ جات میں سے صرف ایک منصوبہ پر کام جاری ہے جبکہ باقی سب مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) حکومت مذکورہ بالا ایک منصوبہ کو جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: مجھے ذرا رپورٹیں پڑھ لینے دیں پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ محترمہ عائشہ جاوید مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایم کیٹ اور ای کیٹ کے مسئلے پر تحریک التوائے کار نمبر17 / 943 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The issue of MCAT and ECAT entry test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) as well as Adjournment Motion No.943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The issue of MCAT and ECAT entry test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) as well as Adjournment Motion No.943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The issue of MCAT and ECAT entry test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) as well as Adjournment Motion No.943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: حاجی ملک محمد وحید مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ملک صاحب!

نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ2014، میڈیکل / سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے قاعدگیوں کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر618، نشان زدہ سوالات نمبر3020، 3559، 7148، 8037 اور زیرو آر نوٹس نمبر176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA/Leader of Opposition on a point of order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.
3. Adjournment Motion No. 618
4. Starred Question Nos. 3020, 7148, 3559, 8037 and
5. Zero Hour Notice No. 176

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA/Leader of Opposition on a point of order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.
3. Adjournment Motion No. 618
4. Starred Question Nos. 3020, 7148, 3559, 8037 and
5. Zero Hour Notice No. 176

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA/Leader of Opposition on a point of order

regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.

3. Adjournment Motion No. 618
4. Starred Question Nos. 3020, 7148, 3559, 8037 and
5. Zero Hour Notice No. 176

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Ladies first

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی خصوصی توجہ چاہوں گی۔ ایک محکمہ خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم کا ہے جس کا issue یہ ہے کہ 2002 میں یہ محکمہ قیام میں آیا تھا اور آج 15 سال گزرنے کے باوجود اس محکمہ کے اساتذہ کو regular نہیں کیا گیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کو جو تنخواہ مل رہی ہے وہ صرف پانچ ہزار روپے ہے جبکہ ایک مزدور کے لئے بھی پنجاب حکومت نے 15 ہزار روپے تنخواہ مقرر کی ہوئی ہے۔ اساتذہ نے اب دھمکی بھی دی ہے کہ کل اسمبلی کے باہر وہ احتجاج کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تحریک لائیں یا زیرو آر نوٹس لے آئیں تو میں اس پر کچھ کروں گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر اس لئے raise کر رہا ہوں کیونکہ پنجاب اسمبلی کا نام آتا ہے۔ کئی دنوں سے اخبار میں وقتاً فوقتاً ایک خبر بازگشت کرتی ہے کہ ایک سابق

ممبر پنجاب اسمبلی سیمل راجہ ہیں جنہوں نے بشارت راجہ کو allegate کیا اور وہ بھی اس اسمبلی کے ممبر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کس کو؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بشارت راجہ جو یہاں ایم پی اے تھے اور سابق منسٹر بھی رہے ہیں اُن کو allegate کیا ہے کہ میں اُن کی بیوی ہوں لیکن وہ رہتے کسی اور کے ساتھ ہیں۔ اس طرح عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں اس معاملے کو نہ چھیڑا جائے تو بہتر رہے گا۔ بس آپ کی بات سن لی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ ایوان کے Custodian ہیں لہٰذا اس کا نوٹس لیا جائے۔

MR SPEAKER: Doesn't make a noise!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گنے پر بڑی بحث ہوئی، ہم نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی میٹنگ کی اور آپ خود اس ساری gravity کو سمجھتے ہیں۔ میں نے ایوان کے اندر اس بارے میں بات کی تھی کہ بہاولپور کے اندر حالت یہ ہے کہ وہاں چونکہ ایک شوگر مل شفٹ ہو گئی تھی جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے حکم سے ban ہو گئی، لوگوں نے گنا کاشت کیا ہوا تھا جن کو کافی پریشانی آئی۔ اب 180 روپے ریٹ تو دُور کی بات ہے لیکن فیکٹریوں نے ہی جو middlemen چھوڑے ہوئے ہیں وہ 60/60 روپے فی من گنا خریدتے ہیں اور مل کو ہی دیتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ گنا دکانوں پر تو بیچا نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے گنے پر سارا دن بحث کروائی لیکن کوئی feedback اسمبلی کو دوبارہ نہیں دیا گیا جبکہ فیلڈ میں بالکل اسی طرح کی ہی صورتحال ہے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کیونکہ اسمبلی کے ساتھ اس طرح مذاق نہیں کیا جانا چاہئے۔ میں بالکل دیانتداری سے یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ جو سب کچھ کسانوں کے ساتھ ہو رہا ہے یہ بالکل حکومت کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس روّیے پر ابھی ایوان سے ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: I disagree with you.ڈاکٹر صاحب! یہ کیا طریقہ ہے، یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے؟ آپ تشریف لے آئیں میں آپ کی بات سن رہا ہوں اور اس کا جواب لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب سے کہیں کہ تشریف رکھیں۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا ابھی جواب لیتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو پہلے بات کی ہے وہ مسئلہ sub-judice نہیں ہے بلکہ یہ خواتین کے بنیادی حقوق کا مسئلہ ہے۔ کل بھی انہوں نے چودھری پرویز الٰہی کے گھر کے سامنے دھرنا دیا ہوا تھا۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی اور اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ Ministry of Human Rights نے اس کا نوٹس لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آپ جا کر اخبار میں یا ٹی وی پر بات کریں لیکن یہاں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ وہ دونوں اس معزز ایوان کے ممبر رہے ہیں لہٰذا کچھ خیال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل راولپنڈی تھانہ گائے منڈی میں ایک بچے کو پکڑا جو تشدد سے ہلاک ہو گیا جس کی وجہ سے کافی ہنگامہ ہوا اور لوگوں نے تھانے کا گھیراؤ کیا۔ میں نے اس بارے میں توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہے جس پر آپ نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: جی، آج نہیں ہو گا کیونکہ توجہ دلاؤ نوٹس کا day ہوتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!اُدھر حالات بڑے خراب ہیں کیونکہ کل بھی رات تک لوگ تھانے کا گھیراؤ کرتے رہے۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔جب آپ پیش کریں گے تو اُس پر نوٹس لیا جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر1219/17 میاں محمود الرشید کی ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر!اُن کے مہمان آئے ہیں اور وہ تھوڑی دیر کے لئے نیچے گئے ہیں اس لئے مہربانی کر کے اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: This, I tell you یہ معزز ایوان ہے اور مہمان بعد کی بات ہے۔وہ قائد حزب اختلاف ہیں اس لئے احتراماً اگر وہ within half an hour آ گئے تو اُن کی تحریک التوائے کار take up کر لیں گے ورنہ پھر کچھ اور ہو گا۔

جناب محمد سبطین خان: جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ باسمہ چودھری کی تحریک التوائے کار نمبر1223/17 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1230 سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1231 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1233 جناب منان خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1252 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، محترمہ!

پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین کو ریگولر نہ کرنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 23۔اگست2017 کی خبر کے مطابق پنجاب ریونیو اتھارٹی کے مظلوم کنٹریکٹ ملازمین کو تا حال ریگولر نہیں کیا گیا۔ تفصیل یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2013 کے انتخابات میں کامیابی کے بعد گزشتہ برسوں مختلف محکمہ جات میں کنٹریکٹ ملازمین کو مرحلہ وار ریگولر کر دیا جس کی وجہ سے یہ ملازمین معاشی تنگ دستی اور ذہنی پریشانی کا شکار ہیں۔ چار برس قبل ریونیو اتھارٹی کا محکمہ قائم کیا گیا تھا تا کہ پنجاب میں ٹیکسوں کی وصولی کو بہتر بنایا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق اس محکمہ کے ملازمین کو ریگولر نہیں کیا گیا اور کم از کم تنخواہ 15 ہزار روپے دی جا رہی ہے۔ کئی ملازمین کو صرف 12 ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی ہے جبکہ ملازمین پڑھے لکھے بھی ہیں۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین نے ٹیکس وصولی کی مد میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چار سال قبل 37۔ارب روپے کی ٹیکس وصولیاں جو اب 82۔ارب روپے تک جا پہنچی ہیں جو کہ اس محکمہ کی شاندار کارکردگی کو عیاں کرتی ہے لیکن ان ملازمین سے تنخواہوں اور مراعات کے ضمن میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اب چار برس گزرنے کے باوجود تا حال ریگولر بھی نہیں کیا جا رہا۔ ان میں سے کئی over age ہو چکے ہیں اور ان کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ انہیں ریگولر کیا جائے اور اس مہنگائی کے دور میں ان کی خدمات کے پیش نظر ان کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا جائے تا کہ وہ اپنی خدمات مزید تندہی سے سر انجام دے سکیں۔ اس حوالے سے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1255 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ اس دوران آ گئیں تو اس تحریک التوائے کار کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1258 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ!

فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف مہم چلانے کی ضرورت

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک اخبار کی خبر کے مطابق نوجوان نسل میں فاسٹ فوڈ کا بڑھتا رجحان، صحت کو شدید خطرات لاحق، سکولز اور کالجز کے باہر فاسٹ فوڈز کی دکانیں، ناقص خوراک کی فروخت، لوگ موٹاپے اور پیٹ کے امراض میں مبتلا ہونے لگے۔ تفصیل کے مطابق نوجوان نسل میں فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان اور روایتی صحت مند کھانوں سے دوری کے باعث نوجوان نسل کی صحت متاثر ہو رہی ہے۔ فاسٹ فوڈ کی دکانوں اور پوائنٹس کی تعداد میں بے تحاشا اضافہ ہو چکا ہے۔ جہاں ناقص اشیاء سے تیار کردہ کھانوں کی فروخت جاری ہے۔ روایتی صحت مند کھانا کھانے والے نوجوان بھی اب شوارما، برگر اور پیزا وغیرہ کی جانب راغب ہو چکے ہیں۔ بڑے شہروں میں رات کے اوقات میں فاسٹ فوڈز کا پورا بازار سجایا جاتا ہے اور اب یہ کام عام گلی محلوں اور ریڑھیوں پر بھی شروع ہو گیا ہے۔ بالخصوص سکولز، کالجز اور اکیڈمیوں کے باہر ان کی کینٹینز میں فاسٹ فوڈ پوائنٹس موجود ہیں۔ شہر کے بیشتر علاقوں میں فاسٹ فوڈز کی ہوم ڈلیوری کی سہولت بھی موجود ہے جس کے نتیجے میں گھروں میں موجود بچے اور بڑی عمر کے افراد بھی شوارما، پیزا اور فاسٹ فوڈ وغیرہ منگوا کر کھاتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے باعث دیگر صحت مند چیزیں کھانے کے رجحان میں کمی دیکھی گئی ہے۔ مختلف شہروں میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی اور آگہی مہم بھی شروع کی گئی۔ متعدد بار مردہ مرغیوں کا گوشت پکڑا گیا جنہیں فاسٹ فوڈز کی تیاری کے لئے لے جایا جا رہا تھا۔ بڑی تعداد میں فاسٹ فوڈ پوائنٹس صفائی کے ناقص انتظامات کے باعث seal ہوئے۔ سینکڑوں دکانیں ایسی ہیں جہاں شوارما اور برگر صرف 30 روپے تک میں دستیاب ہیں۔ ان میں استعمال ہونے والی بیشتر اشیاء مضر صحت ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر افضال خاں نے کہا کہ فاسٹ فوڈز کے زیادہ استعمال سے جہاں موٹاپا پیدا ہوتا ہے وہاں ہیپاٹائٹس، معدے اور پیٹ کی بیماریوں کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر ان فاسٹ فوڈز میں استعمال ہونے والی دیگر اشیاء ناقص کیچ اپ، مردہ مرغیوں کا گوشت۔

جناب سپیکر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ ایک ہی تیل میں چیزوں کو تلا جائے تو وہ زیادہ مضر صحت ہو جاتی ہیں۔ پنجاب میں فوڈ اتھارٹی کے ترجمان نے بتایا کہ فاسٹ فوڈ میں ناقص اشیاء کے استعمال

کی شکایات بہت زیادہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ناقص اشیاء کے استعمال کے خلاف بھرپور کارروائی کی جا رہی ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کو ایسے کھانوں کی طرف لانے کی ضرورت ہے جو غذائیت سے بھرپور اور صحت مند ہوں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی جواب کے لئے اگلے ہفتے تک pending کیا جاتا ہے۔ ابھی تک قائد حزب اختلاف تشریف نہیں لائے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران کی تعداد اسمبلی کے اندر ویسے بھی دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جیسے معزز ممبران تحاریک التوائے کار پڑھ رہے ہیں تو اس سے تاثر یہ مل رہا ہے کہ پوری ایک تحریک پڑھی جاتی ہے اور پوری کہانی لکھی جاتی ہے تو اس حوالے سے حکومت سے میری ایک تجویز ہے کہ کوئی منسٹر جو بیٹھے ہوں وہ تحریک التوائے کار پڑھنے کے بعد آخر میں کھڑے ہو کر کہہ دیا کریں کہ وزیر اعلیٰ نے نوٹس لے لیا ہے اور سب ہنسی خوشی رہنے لگیں تاکہ کہانی تو complete ہو جایا کرے (قہقہے)

جناب سپیکر! ان تحریک التوائے کار کے جواب کا بھی کوئی بندوبست کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف ابھی تک تشریف نہیں لائے تو اب ہم آگے بڑھتے ہیں لہٰذا مجبوراً۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس سے پھر دونوں طرف اچھا سلوک نہیں ہو گا کیونکہ کسی کی dispose of ہو گئی اور کسی کی pending تو جو معزز ممبران موجود نہیں ہیں ان کی تحاریک التوائے کار جس میں محترمہ شنیلا روت کی بھی ہے تو انہیں dispose of کر دیا جائے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ممبران کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق پہلی قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ صاحبہ!

بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کے لئے طویل المدتی اقدامات کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری یہ قرارداد ہے کہ:

"ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق 45 فیصد پاکستانی بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما غیر متوازن غذا کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے طویل المدتی اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق 45 فیصد پاکستانی بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما غیر متوازن غذا کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے طویل المدتی اقدامات کئے جائیں"۔

MS NIGHAT SHEIKH: Mr Speaker! I oppose.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ رپورٹ پتا نہیں کون سے عالمی ادارے کی ہے؟ یہ رپورٹ suspicious لگتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا محترمہ نے خود ہی لکھا ہے کہ یہ matter فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ pertain کرتا ہے اُن کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ آپ کی discretion ہے اس قرارداد کو pending کر دیں یا جواب کا انتظار کر لیں پھر ہم اس کا جواب دیں گے لیکن محترمہ کو چاہئے جو رپورٹ کہہ رہی ہیں اُس کا کیا نام ہے، پتا نہیں وہ کون سا عالمی ادارہ ہے، کس طرح سے اُس نے یہ رپورٹ بنائی ہے؟ یہ رپورٹ fictitious بھی ہے، concocted بھی ہے اور غلط بھی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میری مودبانہ گزارش ہو گی کہ اگر آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی facts and figures ہیں تو وہ ایوان میں شیئر کر لئے جائیں اس کے بعد ہمیں بھی علم ہو کہ ہمارے ملک میں کیا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ پہلے وہ رپورٹ لے آئیں جو انہوں نے کہا ہے اُس ادارے کا نام اور رپورٹ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ رپورٹ منگوالیں۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مہربانی! میں اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے کہہ دیا ہے اس قرارداد کو pending کر دیا گیا ہے اب آپ اس پر کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے اس سے متعلق صرف ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اب تو آرڈر ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے آیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم issue ہے standard growth کی overall تمام اداروں کی رپورٹس اس کے اوپر ہیں۔

جناب سپیکر: رپورٹ منگوا لیتے ہیں اُس کو دیکھ کر پھر اس کو کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر !اگر ان کے پاس رپورٹ ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!انتہائی اہم issue ہے یہ حکومت کی seriousness کی حالت ہے اس resolution کو پاس کرنے میں ان کا کیا نقصان ہے ؟

جناب سپیکر: آپ اس پر جواب لے لیں اگر آپ جواب سے مطمئن نہ ہوئے تو پھر آپ کی بات سنیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!معزز ممبر کو طریق کار کا نہیں پتا فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔دوسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

جناب محمد سبطین خاں: جناب سپیکر!احمد خان بھچر میانوالی سے چلے ہوئے ہیں ابھی پہنچنے والے ہیں۔ آپ مہربانی کر دیں اس قرارداد کو pending کر دیں۔

MR SPEAKER: Should I wait till 9 o'clock.

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر !maybe راستے میں گاڑی پنکچر ہو سکتی ہے، کچھ ہو سکتا ہے۔ سڑکوں کی حالت بُری ہے۔ آج خوش قسمتی سے اجلاس بھی جلدی شروع ہو گیا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!یکم جنوری سے میری تحریک استحقاق ہے براہ مہربانی یہ بڑی اہم ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے کل پڑھ لیں۔ آپ کی مہربانی۔اب ہم اس سے آگے کارروائی پر جا چکے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!میری بھی تحریک ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ہم اسے take up کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔ آپ بڑے دنوں سے اگلے دنوں پر ڈال رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آج پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو کہہ دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم سیکرٹری صاحب کے گھر جائیں؟ ہم اپنے حلقوں کو چھوڑ کر یہاں ایوان میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ آپ کی مہربانی میں نے آپ کو کہہ دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جب ہمیں یہاں جواب نہیں ملنا تو ہم کیا کریں؟ اسمبلی کے حالات آپ دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی، سبطین صاحب آپ نے اس کی ذمہ داری اُٹھائی ہے احمد خان بھچر کی قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ جی، اسے پڑھ دیں۔

شادی کی تقریب میں آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! already penal section کے تحت پہلے بھی کارروائی کی جارہی ہے اس کو منظور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد سبطین خاں: جناب سپیکر! میری گزارش ہے میں نے دو قرار دادیں2016 میں جمع کروائیں تھیں اور متفقہ طور پر وہ منظور ہوئی تھیں ایک قرار داد تھی کہ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر کے ہسپتال میں انجیو گرافی کی مشین ہونی چاہئے تاکہ جو غریب مریض ہیں اُن کا لاہور کے اوپر burden نہ پڑے وہ اپنے اپنے علاقوں میں علاج معالجہ کروا سکیں یہ متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ ایک اور قرار داد بھی2016 میں صاف پانی کی ہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہئے۔ پنجاب میں بالخصوص لاہور اور پنجاب میں عوام کو صاف پانی مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ دو قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئی تھیں لیکن اس پر آج تک مجھے کوئی update نہیں ملیں، انفارمیشن نہیں ملیں، مجھے نہیں پتا کہ انجیو گرافی مشینوں کا کیا ہوا، صاف پانی کا کیا ہوا ؟کچھ بھی نہیں ہوا ابھی تک لوگ ٹی وی چینلز پر daily پانی کی بوتلیں City 42 اور لاہور چینل والے دکھاتے ہیں کہ پانی میں کیڑے تیر رہے ہیں پھر ان قرار دادوں کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: قرارداد کے متعلق میں اسمبلی سٹاف کو کہہ رہا ہوں کہ یہ چیک کریں پھر اس کے بارے میں مجھے بتائیں تاکہ ایوان میں بات کی جا سکے۔ چوتھی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں تشریف لے آئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد کو پڑھ دیں۔

سپیڈو بس میں بزرگوں اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔"

جناب سپیکر:جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!مجھے قرارداد پر کوئی objection نہیں ہے میں اس میں صرف اس بات کا اضافہ کروانا چاہتا ہوں کہ alreadyحکومت پنجاب جو بزرگ افراد اور معزور افراد ہیں اُن کو سپیشل کارڈ بنا کر دے رہی ہے کافی کارڈ تقسیم بھی کئے جا چکے ہیں تا کہ اُن افراد کا سفر فری ہو سکے۔

جناب سپیکر:پھر یہ قرارداد منظور کر لی جائے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر:جی، پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ محترمہ اسے پڑھیں۔

موسمی انفلوئنزہ کے وائرس کے بارے میں آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

محترمہ حناء پرویز بٹ:جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر !اس پر already آگہی مہم چلائی جارہی ہے معزز وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اس کی نگرانی خود فرمارہے ہیں لیکن ہمیں قرارداد پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے بالکل آگہی مہم چلانی چاہئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر !بہت اچھی قرارداد ہے اس پر آگہی مہم بھی چلانی چاہئے لیکن اُس کے علاج معالجے کے لئے بھی کچھ اگر محترمہ add کر دیتیں تو وہ زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر: کیا علاج معالجے کے لئے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر !علاج کے لئے بھی اقدامات کر لئے جاتے یہ تو صرف آگہی مہم ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ اُس وقت نہیں کہا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر !اگر آپ اجازت دیں تو میں اس حوالے سے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کر دوں کیونکہ یہ بڑا ہاٹ issue ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر !شکریہ ۔ میرے معزز دوست نے جو بات کی میں بالکل چاہوں گا کہ اس کی ایوان میں تمام تفصیل پیش کی جائے محترمہ حنا پرویز بٹ نے جو قرارداد پیش کی ہمیں بالکل اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے محکمہ already ان دونوں issues پر کام کر رہا ہے 23۔اگست کو پہلا کیس رپورٹ ہوا تھا اور گرمیوں میں سوائن فلو کا کیس ہونا بڑے اچھنبے کی بات تھی اُس کے بعد فوراً ہم نے اس کی تمام تر جو احتیاطی تدابیر ہیں تمام issues کے اوپر کام شروع کر دیا تھا پہلا کام ہم نے یہ کیا ۔جو ابھی تک صرف پنجاب نے کیا باقی کسی صوبے نے نہیں کیا تو اس disease کو فوری طور پر notifiable disease قرار دے دیا گیا۔ جب کوئی disease

notifiable disease بیماری قرار دے دی جاتی ہے تو اس کی تمام چیزوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ستمبر کے مہینے میں اس کی بڑی بھاری مقدار میں حفاظتی ویکسین procure کر لی تھی۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ اس کی جو ویکسین ہوتی ہے یہ WHO کی guidelines کے مطابق ہر سال نئی بنتی ہے۔ ایک سال پرانی ویکسین استعمال نہیں ہو سکتی جو وائرس آتا ہے اس وائرس کی type کے حوالے سے ویکسین تیار ہوتی ہے پھر وہ پوری دنیا میں پھیلائی جاتی ہے اور تمام دنیا کا trend بھی یہی ہے۔ وہ ویکسین ستمبر میں محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے نہ صرف available کر دی تھی بلکہ آج بھی ہمارے پاس اس کا کافی سٹاک موجود ہے۔ وہ ویکسین mass level پر recommend نہیں کی جاتی۔ جو suspected patients ہوتے ہیں یا ان کے immediate contacts ہوتے ہیں انہی کو وہ ویکسین دی جاتی ہے۔ 14۔ دسمبر کو جب اس کا دوبارہ کیس آیا تو اس وقت تک ہم نہ صرف یہ ویکسین منگوا چکے تھے بلکہ تمام ہسپتالوں میں سپلائی بھی کر چکے تھے اور ہیلتھ کے basic stakeholders کو اس ویکسین کو لگایا بھی جا چکا تھا۔

جناب سپیکر! محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ایک لاکھ سے زائد ڈاکٹروں کو اپنے ساتھ ایک SMS portal پر engage کر رکھا ہے اور ان کو تمام تر guidelines جو اس مرض کے علاج کے لئے ضروری ہیں وہ روزانہ کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔ یہاں کسی دوست نے اس کو سوائن فلو کہا تھا لیکن یہ basically H-1, N-1 ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے میں روزانہ کی بنیاد پر ویڈیو لنکس پر اس کی میٹنگ خود چیئر کرتا ہوں۔ تمام تر ادویات کا وافر سٹاک موجود ہے اور تمام SOPs کو follow کیا جا رہا ہے۔ اگر میں awareness campaign کی بات کروں تو دو، اڑھائی ماہ پہلے ہمارے اشتہارات جاری تھے کہ کون سی ایسی احتیاطی تدابیر ہیں جن پر عمل کر کے اس مہلک بیماری سے بچ سکتے ہیں۔ ہاتھ دھونے کی عادت کو اپنانا چاہئے، چھینکتے ہوئے رومال منہ پر رکھنا چاہئے اور کھانستے ہوئے بھی ایسا کرنا چاہئے۔ یہ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ ہم نے اپنے تمام تر ہسپتالوں میں establish Flu counters کر رکھے ہیں جس مریض کو دو یا دو سے زیادہ دن بخار رہے، نزلہ زکام کی علامات ہوں تو وہ فوری طور پر کسی مستند ڈاکٹر سے رابطہ کرے اور ہمارے Flu counter پر رپورٹ کرے وہاں ان کو تمام تر علاج الحمدللہ مہیا کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے ایک منٹ کا مزید وقت دے دیں میں ایک چیز اور کہنا چاہوں گا کیونکہ یہاں میڈیا بھی سن رہا ہے اس سے لوگوں کا بھلا ہو گا۔ وہ بات یہ ہے کہ اس میں جو deaths ہوئی ہیں جب ہم نے ان کا mortality audit کرایا تو ہمارے سامنے دو وجوہات آئیں۔ ایک death اس وجہ سے ہوئی کہ لوگوں کو مختلف قسم کی بیماریاں تھیں مثلاً اگر کسی شخص کو H-1 N-1 ہوا ہے تو اس کو already ہیپاٹائٹس سی اور دیگر بیماریاں بھی تھیں جس کی وجہ سے قوت مدافعت کم ہو کر موت واقع ہو گئی۔ دوسری وجہ ہمارے لوگوں کا تاخیر سے ہسپتال آنا تھا۔ جب میں ملتان کے دورے پر گیا تو میں نے مریض کے لواحقین سے پوچھا کہ آپ اپنے مریض کو کب لے کر آئے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ڈیڑھ ہفتے کے بعد آئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ پہلے کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے کہا کہ ہم خود ہی دوائی دیتے رہے۔ خود ساختہ ڈاکٹر بننا اور خود سے دوائیاں لے لینا بھی اس بیماری میں خطرناک trend پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔ ایک مریض راولپنڈی میں رپورٹ ہوا۔ اس مریض کا تعلق غالباً بنوں سے تھا چونکہ ہم سب اکٹھے ہیں چاروں صوبے مل کر کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آج سے بیس پچیس دن پہلے ڈی جی ہیلتھ (خیبر پختونخوا) اور وہاں کے منسٹر ہیلتھ کو اپنی طرف سے لیٹر بھی لکھا تھا کہ اس کا کیس response کر دیا جائے۔ وہ شاید ابھی تک نہیں ہوا میں اپنے یہاں بیٹھے دوستوں سے کہوں گا کیونکہ ان کا بھی وہاں تعلق ہے کہ یہ ان کو ضرور کہیں کہ اس کیس کو kindly ضرور response کر دیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا وائرس ہے جو رکتا نہیں ہے۔ جب ہم مل کر collective efforts کریں گے تو اپنے لوگوں کو بچا سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان اور پنجاب کی عوام کو یہ ensure کر رہا ہوں کہ تمام تر arrangements war footing پر کئے گئے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جوں جوں اس کی آگاہی campaign بہتر ہوتی جائے گی تو لوگوں کو پتا چلتا جائے گا اور ہمیں ان تمام چیزوں پر کنٹرول کرنے میں مزید مدد ملے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 7۔ فروری 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،7۔فروری2018

(یوم الاربعاء،20۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 8

473

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب2017(مسودہ قانون نمبر24بابت2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب2017،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب2017منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں2017(مسودہ قانون نمبر29بابت2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں 2017،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبکاری ومحصولات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں2017منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب2017(مسودہ قانون نمبر28بابت2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب 2017،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زکوٰۃ وعشر نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب2017منظور کیا جائے۔

475

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ، 7۔فروری2018

(یوم الاربعاء، 20۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر36منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ ٱسۡمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلۡ
تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا ﴿١٦﴾ وَٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓ ﴿١٧﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَفِي ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

سُوْرَۃُ الأعلی آیات14تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے(18) (یعنی) ابرعلیہ السلام اور محمد علیہ السلام کے صحیفوں میں(19)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسبت میرا تو اِک آسرا یہی ہے

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نظر نہیں آرہے اور میرے خیال میں سیکرٹری ہیلتھ بھی نہیں ہیں۔ یہ دوبارہ کل والا معاملہ ہی ہے۔

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ان کیrequest آئی تھی۔ رانا صاحب!اس بارے میں ایوان کو آگاہ کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!آج ملتان میں چارinaugurations ہیں۔ وہاں پر برن یونٹ کی بھیinauguration ہے۔ وزیر اعلیٰ وہاں گئے ہوئے ہیں اس لئے وزیر صحت اور سیکرٹری صحت وہاں پر ہیں لیکن سپیشل سیکرٹری ہیلتھ گیلری میں اور پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں موجود ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد 1:59 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے، لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ رولز میں تو یہ بات نہیں ہے رولز میں منسٹر کی عدم موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری سوالات کے جوابات دے سکتا ہے لیکن Chair کی طرف سے حکم ہے سیکرٹری اس موقع پر موجود ہو۔ آج وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا ایک انتہائی اہمیت کا حامل ملتان کا visit ہے اُن کا health related facilities سے متعلق فوکس ہے تو اس لئے سیکرٹری صاحبان اور منسٹر صاحب بھی وہاں پر وزیراعلیٰ کے وزٹ کے حوالے سے ملتان گئے ہوئے ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے آج کا وقفہ سوالات کو کسی اور دن پر adjourn فرمادیں چونکہ یہ چیز اب rule کی صورت اختیار کر گئی ہے اس لئے آئندہ اس بات کا اہتمام اور خیال رکھا جائے گا کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے answers ہوں گے اس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایگزیکٹو سیکرٹری بھی موجود ہو گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج اسمبلی کے اجلاس کا وقت 10:00 بجے تھا اور آپ اس وقت ٹائم دیکھ لیں کہ چار گھنٹے سے گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ آپ کی ruling کے باوجود سیکرٹری صاحبان یہاں نہیں آتے۔ اس موجودہ اجلاس میں آج تیسری دفعہ ایسا ہوا ہے۔ جو سوالات ہم پچھلے ایک ایک اور دو دو سال

سے جمع کرواتے ہیں جب ان کے جواب کا ٹائم آتا ہے تو پھر اس طرح ہو جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا اس ایوان سے زیادہ کوئی important چیزیں ہیں، اگر وزیر اعلیٰ نے visit رکھا ہوا تھا تو کیا منسٹر صاحب کو اسمبلی سیکرٹریٹ نے اطلاع نہیں دی تھی کہ آج ان کے سوالات کا دن ہے اور انہوں نے یہاں آکر ایوان کے ممبران کو جواب دینا ہے؟ آج یہ تیسری دفعہ ایسا ہوا ہے۔ یہ تو روایت ہی بنتی چلی جا رہی ہے۔ اس ایوان کے اندر تو روایتوں کا بڑا ذکر ہوتا ہے کہ یہ مسلمہ روایات ہیں۔ یہاں لوگوں کے ٹیکس کے پیسے لگتے ہیں اور ان سے کورم پورا ہوتا نہیں ہے۔ یہاں چار گھنٹے سے ممبران بیٹھ کر انتظار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کورم پورا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کھانا رکھنے کے باوجود ان کا یہ عالم ہے۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کی جائے۔ آج کے سوالات کو آئندہ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ وزیر اور سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر ہوا)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے custodian ہیں آپ اصولی بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ یہ جو کچھ ہوا ہے غلط ہوا ہے ہم اس پر بائیکاٹ کر کے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بائیکاٹ نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ان کی سنجیدگی کا اندازہ لگا لیں کہ اپوزیشن لیڈر سمیت یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ یہ قوم کو دکھاوا کرتے ہیں۔ یہ تنخواہیں لیتے ہیں، ٹی اے / ڈی اے بھی لیتے ہیں اور اسمبلی سے بھاگ جاتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1259/17 ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں

ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر6/18 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔اگر وہ سن رہی ہیں تو اندر تشریف لے آئیں۔ان میں سے کوئی ممبر بھی یہاں موجود نہیں ہے لہٰذا ان سب تحاریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: حاجی ملک عمر فاروق مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون صدقات وخیرات پنجاب2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر!شکریہ۔میں

The Punjab Charities Bill 2018 (Bill No.4 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood ur Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak,

Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

میں معزز ممبران سے کہوں گا کہ اگر وہ میری بات سن رہے ہیں اور اپنی ترامیم move کرنا چاہتے ہیں تو اندر تشریف لے آئیں۔

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

وزیر قانون وپارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس بل میں جو ترامیم propose کی گئی ہیں۔وہ ساری delayed ہیں اور time barred ہیں۔

MR SPEAKER: There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza

Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

As this is time barred, it is disposed of.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila

Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana.

As this is time barred, it is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 27

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 27 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST & SECOND SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, First and Second Schedule of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Schedules, the question is:

"That First and Second Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Zakat and Ushr Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس میاں محمود الرشید کا ہے۔ اس کا جواب محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دینا ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کا جواب نہیں آیا اس زیرو آر نوٹس کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے ۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا۔ جی، چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) موجود نہیں ہیں۔ اس زیرو آر نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا

ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 8۔فروری2018 صبح10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،8۔فروری2018

(یوم الخمیس،21۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 9

493

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

495

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات،8۔فروری2018

(یوم الخمیس،21۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر38منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

سورۃ الشّمس آیات1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1)اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے(3) اور رات کی جب اُسے چھپالے(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6) اور انسان کی جس نے اس(کے اعضاء) کو برابر کیا(7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے)اور پرہیز گاری کرنے کی سمجھ دی (8) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عبدالرؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جہاں بھی ہو وہیں سے دو صدا سرکارؐ سُنتے ہیں
سرِ آئینہ سُنتے ہیں پسِ دیوار سُنتے ہیں
میری ہر سانس اُن کی آہٹوں کے ساتھ چلتی ہے
میرے دل کے دھڑکنے کی بھی وہ رفتار سُنتے ہیں
میں صدقے جاؤں اُن کی رحمت اللعالمینی کے
پُکارو چاہے جتنی بار وہ ہر بار سُنتے ہیں
مظفر جب کسی محفل میں اُن کی نعت پڑھتا ہوں
میرا ایمان ہے وہ بھی میرے اشعار سُنتے ہیں

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! میری بات سُنیں، آپ ماشاء اللہ سمجھدار ہیں تو جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی کر کے تھوڑا سا گزارہ کیجئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر بنیادی مراکز صحت پر تعینات ہوئے ان کو 10 سال سروس کے باوجود ریگولر نہیں کیا گیا۔ 2009 میں پنجاب حکومت کے گریڈ۔19 تک کے تمام ملازمین ریگولر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ لوگ پنجاب اسمبلی کے سامنے مال روڈ پر بیٹھے ہیں جس کی وجہ سے روڈ بند ہے اُن کا کہنا ہے کہ جب تک اُن کے مطالبات نہیں مانے جائیں گے وہ بیٹھے رہیں گے۔ میری طرف سے گزارش یہ ہے کہ آپ کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے کوئی بندہ اُن کے پاس باہر جائے کیونکہ وہ روڈ بلاک کر کے بیٹھے ہیں۔ ایک طرف ویسے کنسٹرکشن ہو رہی ہے دوسری طرف یہ لوگ بیٹھے ہیں اور ان کے مطالبات بھی جائز ہیں یہ پڑھے لکھے پی ایچ ڈی لوگ ہیں اس مسئلے پر اگر آپ تھوڑی سی توجہ دیں تاکہ ان کا یہ مسئلہ حل ہو جائے اور ان کا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ جیسے باقی ملازمین ریگولر ہوئے ہیں ان کو بھی ریگولر کیا جائے تاکہ ان کی دادرسی بھی ہو جائے اور روڈ بھی کھل جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جناب محمد عارف عباسی نے توجہ دلائی ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ روزانہ کا معمول ہے کہ اسمبلی کا گھیراؤ ہے۔ باہر چوک میں احتجاج ہو رہا ہے، کبھی نابینا افراد کا احتجاج ہو رہا ہے، کبھی ڈاکٹرز کا احتجاج، کبھی نرسز کا احتجاج، کبھی ٹیچرز کا احتجاج ہو رہا ہے تو یہاں اسمبلی میں آنا محال ہو جاتا ہے۔ آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ حکمران جماعت کو پابند کریں کہ اسمبلی میں پہنچنے کے لئے کم از کم کوئی ایک رُوٹ مقرر کر دیں۔ حکومت بے بس ہو گئی ہے اور حکومتی رٹ ختم ہو چکی ہے کہ سارے طبقات ہی سڑکوں کے اوپر ہیں۔ جلسہ، جلوس، احتجاج وغیرہ یعنی ہر چیز کا گھیراؤ ہو رہا ہے تو حکمران جماعت کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے آپ کم از کم اس طرح کی کوئی ruling دیں کہ کوئی ایک سڑک متعین کر دی جائے جو بالکل clear ہو جس سے معزز ممبران اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے آ بھی سکیں اور واپس جا بھی سکیں۔ آج بھی ہم ڈیڑھ گھنٹے تک ٹریفک میں پھنسے رہے ہیں اور اکثر معزز ممبران اب بھی چاروں طرف سے گھوم گھما کر یہاں تک پہنچ رہے ہیں اور نکلتے وقت بھی یہی حال ہو گا۔ یہ روزانہ کا معمول ہے اگر مہینے میں کبھی ایک آدھ دفعہ ہو جائے تو بندہ برداشت کر لیتا ہے لیکن اگر روزانہ یہی حالات ہوں تو ہمیں ensure کرنا چاہئے۔ اگر حکومت بے بس ہو گئی ہے تو یہاں سے گورنر ہاؤس تک ایک سرنگ بنالیں کیونکہ وہاں پر تو کوئی نہیں ہوتا اور معزز ممبران گورنر ہاؤس سے سُرنگ کے ذریعے یہاں اسمبلی میں آجایا کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وزیر قانون صاحب آتے ہیں تو میں اور آپ دونوں بیٹھ کر اُن کے ساتھ بات بھی کرتے ہیں اور اس کا حل بھی نکالتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی طرح قرآن ٹیچرز 1970 میں بھرتی کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے ایک معاملہ تو حل ہو جانے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ بھی دھرنے کے لئے آرہے ہیں۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کو بھی address کریں۔ وہ بھی عرصہ سے ساتویں سکیل میں بیٹھے ہیں، وہ جب بھرتی ہوئے تھے تو ان کے

ساتھ بھرتی ہونے والے پی ٹی سی ٹیچرز 14ویں سکیل میں پہنچ گئے ہیں اور وہ وہیں کے وہیں ساتویں سکیل میں ہیں۔ وہ چیخ وپکار کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو across the board اس کا حل نکالنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے بات کر دی ہے۔ یہ بات بھی رانا صاحب کے نوٹس میں لائی جائے گی۔ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا سوال ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8688 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جھنگ میں گورنمنٹ کے سکولوں کی چار دیواری سے متعلقہ تفصیلات

*8688: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کل کتنے گورنمنٹ کے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں ان میں سے کتنے شہری اور کتنے دیہاتی علاقہ جات میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا کے سکولوں کی چار دیواری اور چھتیں نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ کے بہت سے دیہاتی سکولوں میں ابھی تک بچے کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولز میں بھینس، گائے اور گدھے باندھے جاتے ہیں؟

(ہ) حکومت کب تک مذکورہ سکولوں کی چار دیواری اور دیگر مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) ضلع جھنگ میں اس وقت 159 سرکاری ہائی اور 16 ہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔ جن میں بیس ہائی اور تین ہائر سیکنڈری سکولز شہری اور 139 ہائی اور 13 ہائر سیکنڈری سکولز دیہاتی علاقہ جات میں ہیں۔

(ب) ضلع جھنگ میں 102 گرلز اور 99 بوائز پرائمری و ایلیمنٹری مدارس بغیر چار دیواری کے ہیں۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے مالی سال 18-2017 کے دوران ضلع جھنگ کے لئے بنیادی

سہولیات کی فراہمی کے لئے150.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے 61 سکولوں کی چار دیواریاں منظور ہو چکی ہیں اور جن کے ٹینڈرز مورخہ 31.01.2018 کو ہو چکے ہیں ۔منظور شدہ چار دیواریاں رواں مالی سال18۔2017 میں مکمل ہو جائیں گی۔

(ج) ضلع جھنگ میں کل سات مدارس ایسے تھے جن کی عمارت نہ تھی۔ محکمہ نے موجودہ مالی سال 18۔2017 میں اِن کی عمارت کی تعمیر کے لئے42.858 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ جس سے چار سکولوں کی عمارات کی تعمیرات کا کام جاری ہے جبکہ تین سکولوں کی اپنی زمین دستیاب نہ ہے اور یہ کرایہ کی عمارتوں میں چل رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے۔ ضلع جھنگ کے کسی بھی سکول میں جانور نہیں باندھے جاتے۔

(ہ) ضلع جھنگ کے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے سالانہ ترقیاتی منصوبہ 18۔2017 میں150 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ مالی سال19۔2018 میں ضلع جھنگ کو missing facilities کی مد میں مزید150 ملین روپے دینے کی تجویز زیر غور ہے۔ خادمِ پنجاب سکول پروگرام کے فیز۔I کے تحت تحصیل جھنگ میں513 اضافی کمرہ جات تعمیر کئے جائیں گے۔اس سکیم کا PC-I PDWP میں منظور ہو چکا ہے اور Administrative Approval جاری ہو چکی ہے ضلع جھنگ کی باقی تحصیلوں کو اس پروگرام کے فیز۔II میں اضافی کمرہ جات کے حوالے سے شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ضلع جھنگ میں 102 گرلز اور 99 بوائز پرائمری و ایلیمنٹری مدارس بغیر چار دیواری کے ہیں۔ ہمارے معزز وزیر ہر فورم پر بار بار یہ بتاتے ہیں کہ ہم لوگوں نے70 سے 80 فیصد تک missing facilities پنجاب میں cover کر لی ہیں۔ وہ اگر اس طرح کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں تو اس جواب میں خود تسلیم کیا گیا ہے کہ 201 میں سے صرف 61 سکولوں کی چار دیواریاں منظور ہوئی ہیں جو ابھی بنی بھی شروع نہیں ہوئیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو باقی140 سکول ہیں ان کے بارے میں ان کا کیا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: انشاءاللہ اچھا ارادہ ہی ہو گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!ان کے سوال کے مطابق 61 سکولوں کی چار دیواریاں منظور ہو چکی ہیں جن کے ٹینڈرز مورخہ 31.01.2018 کو ہو چکے ہیں اور یہ اسی مالی سال 18۔2017 میں مکمل ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میرا سوال یہ ہے کہ 61 سکولوں کے ٹینڈر تو ہو گئے ہیں باقی 140 سکولوں کے بارے میں ان کا کیا ارادہ ہے؟ یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ ان سکولوں کے بچے بغیر چھتوں اور بغیر دیواروں کے کھلی جگہ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!پنجاب کے سکولوں میں وزیر اعلیٰ پروگرام کے تحت پانچ ہزار نئے کمرے بنے ہیں تو ان کے سامنے یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ 61 سکولوں کی چار دیواریوں اور دوسری missing facilities جون 2018 تک مکمل ہو جائیں گی۔ ان کے ٹینڈر ہو گئے ہیں۔ جب ٹینڈر ہو جاتے ہیں تو پھر باقی کام بہت آسان ہوتا ہے۔ اس کی feasibility بنانی، اس کی DDC کرنی، اس میں منظور کرنا اور administrative approval دینا یعنی process پر زیادہ وقت لگتا ہے۔ ان کا کافی کام ہو گیا ہے تو یہ رواں سال میں مکمل ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میری درخواست ہے کہ باقی 140 سکولوں پر بھی توجہ دی جائے اور ان کے لئے بھی کچھ کیا جائے۔ انہوں نے جز(ج) میں بتایا ہے کہ ضلع جھنگ میں کل سات مدارس ایسے تھے جن کی عمارت نہیں ہیں۔ ان میں سے چار سکولوں کی عمارات کی تعمیرات کا کام جاری ہے لیکن تین سکولوں کے لئے زمین دستیاب نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ کہتی ہوں کہ گورنمنٹ بااختیار ہوتی ہے تو کیا گورنمنٹ کے پاس تین سکولوں کے لئے ضلع جھنگ میں زمین دستیاب نہیں ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!اتنے بڑے ضلع میں سات سکول ہیں جن میں سے چار سکولوں کی عمارات کی تعمیرات کا کام جاری ہے۔ ان کے علاوہ تین سکول کرائے کی عمارات میں ہیں۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ populated area میں وہ سکول چل رہے ہیں جہاں سے لوگ اپنے بچوں کو کسی دوسری جگہ shift ہی نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری جانب سے

جب کوشش کی جائے گی کہ اس سکول کو کسی دوسری جگہ لے جائیں تو ارد گرد اتنی عمارتیں بن گئی ہوتی ہیں کہ دو فرلانگ دور سکول جانے پر بھی لوگ وہاں جانا پسند نہیں کرتے۔ آئندہ ADP میں گورنمنٹ کوشش کرے گی کہ ان سکولوں کے لئے زمین بھی acquire کی جائے۔ شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح گورنمنٹ نے روایت شروع کر دی ہے اور اپنی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے تسلیم بھی کیا تھا کہ ہم 4125 سکولوں کو نہیں چلا سکے۔ اس لئے ان سکولوں کو ہم نے معروف فلاحی اداروں کے سپرد کر دیا تھا اور جب سے ان سکولوں کو پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کے تحت فلاحی اداروں کے سپرد کیا گیا ہے تو وہ سکول excellence کا نمونہ بن گئے ہیں۔ اس طرح گورنمنٹ نے اپنی نااہلی تسلیم کی کہ وہ یہ سکول نہیں چلا سکے اور ان کو پرائیویٹ لوگوں کی ضرورت پڑ گئی کہ وہ آ کر ان سکولوں کو چلائیں حالانکہ وہ پرائیویٹ لوگ بھی اسی سسٹم کا حصہ ہیں اور یہیں کے لوگ ہیں۔ اگر وہ ان کو چلا سکتے ہیں تو گورنمنٹ کیوں نہیں چلا سکتی؟ اسی ضمن میں میرا سوال یہ ہے کہ کیا ضلع جھنگ میں بھی پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کے تحت سکول فلاحی اداروں کو دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ویسے تو ان کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ نئے سوال کے زمرے میں آتا ہے۔ ہمارے دو تین ممبران نے آگے PEF اور پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ پر سوالات کئے ہوئے ہیں۔ اگر یہ تھوڑی دیر انتظار کریں تو میں ان کے ساتھ ہی انہیں جواب دے دوں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 5859 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات میں آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8916 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور سنٹرل ماڈل سکول میں مرد اور خواتین اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8916:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بوائز سکولز میں خواتین اساتذہ کو تعینات کرنے کی پالیسی کب بنی، کس اتھارٹی نے کس میٹنگ میں منظوری دی، اس میٹنگ میں کون کون ماہرین وافسران اور غیر ملکی ماہرین شریک تھے، سب کے نام بھی بیان فرمائیں؟ متعلقہ نوٹیفکیشن کی نقل بھی فراہم کی جائے؟

(ب) سنٹرل ماڈل سکول ضلع کچہری لاہور میں کل کتنے مرد اساتذہ ہیں اور کتنی خواتین اساتذہ ہیں، یہ خواتین اساتذہ کب سے تعینات ہیں اوراس سے سکول کے ماحول پر کیا خوشگوار اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) بوائز سکولوں میں خواتین اساتذہ کی تعیناتی حکومتِ پنجاب، سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکروٹمنٹ پالیسی نمبری SO(SE-IV)2-43/2011 مورخہ 2011-10-25 میں منظور کی گئی ہے۔ جس کے جُز آٹھ کے تحت تمام خواتین اُمیدوار ESE اور SESE کی اسامی پر بوائز سکولوں میں بھی درخواست دینے کی اہل ہیں۔ پالیسی کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مذکورہ پالیسی کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت صوبائی کابینہ کے منعقدہ اجلاس مورخہ 08.09.2011 کو دی گئی۔ منٹس کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ مذکورہ اجلاس میں شرکت کرنے والے افسران کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول، لوئر مال، لاہور ایک تاریخی ادارہ ہے جو کہ تقسیم ہند کے وقت ایک ملکی اثاثہ کی صورت میں پاکستان کے حصہ میں آیا تھا۔ یہ ادارہ پنجاب کے دیگر تمام سرکاری اداروں میں ایک منفرد و ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ اس ادارہ کو پنجاب گورنمنٹ ایجوکیشن اور ٹریننگ انسٹیٹیوشن آرڈیننس 1960 ترمیم شدہ 1984 نمبر Legis:3(3)/84 مورخہ 31۔جولائی 1984 کے تحت مورخہ یکم ستمبر 1990 سے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SO(BOARDS)2-23/90 مورخہ 21۔جولائی 1990 خود مختار ادارہ کی

حیثیت حاصل ہے ۔ادارہ ہذا میں جونیئر ونگ اور سینئر ونگ کام کر رہے ہیں جہاں طلباء وطالبات الگ الگ کیمپس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس ادارہ میں اس وقت 35 خواتین اور 67 مرد اساتذہ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ قیام پاکستان سے پہلے 1944 میں جونیئر ونگ کے قیام کے بعد خواتین اساتذہ جونیئر ونگ اور 2009 میں بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد سینئر ونگ میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ جس کی بناء پر ادارہ کے نظم وضبط میں بہتری آئی ہے۔ چھوٹے بچوں کو خواتین اساتذہ بہتر انداز سے تعلیم دے سکتی ہیں اور بچے بھی قدرتی طور پر ان سے سیکھنے میں زیادہ آسانی محسوس کرتے ہیں جس سے ان کے اعتماد اور سیکھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا ہے اور سکول کے تعلیمی ماحول میں خوشگوار اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے بنیادی اعتراض یہ ہے کہ بتدریج ملک کے اندر مردوں اور خواتین کا mix culture develop کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے شاخسانے نچلی سطح پر تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ آئے روز ملک میں چھوٹی بچیوں سے زیادتی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ یہ اسی mix culture کو پروان چڑھانے کا نتیجہ ہے۔ میں اور آپ جس دین سے تعلق رکھتے ہیں، جس قرآن کے ہم ماننے والے ہیں، حضرت محمد مصطفیٰؐ کی سنت کے مطابق عمل کرنے والے ہیں جن سے ہم عشق رکھتے ہیں اور ان کا اتباہ ہمارے اوپر ضروری ہے۔ انہوں نے جو culture ہمیں دیا تھا وہ یہ mix culture نہیں تھا۔ آپ دیکھیں کہ خواتین کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں یہ حکم ہوا کہ وہ گھروں میں نماز کو پڑھ لیا کریں کیونکہ عورتوں کے مسجد میں آنے کے حوالے سے خرابیاں رونما ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ضمنی سوال کیا ہوا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہائی سکولوں کے اندر بھی اب یہ پوزیشن ہے کہ خواتین اساتذہ گھسا دی گئی ہیں اس کے پیچھے کیا حکمت ہے، ایسا کیوں کیا گیا ہے اور ماضی کی پالیسی سے کیوں روگردانی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے عرض ہے کہ یہ requirement policy 2011 میں آئی تھی حالانکہ یہ بہت پرانا سکول ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی statements اخباروں میں یا ٹی وی چینلز پر آئیں تو انہیں میں ہمیشہ appreciate کرتی ہوں۔ آپ کو اب بھی میں اور ہماری گورنمنٹ appreciate کرتی ہے۔ اس سکول میں 1944 میں جونیئر ونگ بنا تھا۔ 2009 میں اس سکول کا انتظام بورڈ آف گورنرز کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے 2011 میں یہ منظوری دی تھی کہ اس ادارے میں بوائز ونگ کے لئے خواتین اساتذہ بھرتی کی جائیں۔ میرے پاس ان کا سارا ریکارڈ ہے۔ اس کے بعد پانچ خواتین کو رکھا گیا تھا۔ 18-2017 میں یہ پالیسی ختم کر دی گئی ہے۔ اس لئے اب خواتین اساتذہ بوائز ونگ میں کام نہیں کریں گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی بات تو مان لی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر اسی طرح ہے جیسا میں نے جواب پڑھا ہے تو اس میں لکھا ہے کہ قیام پاکستان سے پہلے 1944 میں جونیئر ونگ کے قیام کے بعد خواتین اساتذہ جونیئر ونگ میں لگی ہوئی تھیں یعنی ظاہر ہے کہ پہلی سے پانچویں جماعت تک جونیئر ونگ تھا جہاں خواتین پڑھاتی ہوں گی تو ٹھیک ہے چھوٹے بچے ہیں خواتین پڑھائیں۔ 2009 میں بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد سینئر ونگ میں بھی خواتین کو گھسا دیا گیا۔ اب یہ بتا رہی ہیں کہ یہ پالیسی review کر لی گئی ہے۔ اگر ان کے جواب کا مطلب یہی ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس کی detail میرے پاس ہے اور آپ کو خود بھی سارا پتا ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے بارے میں وضاحت کر دی جائے کیونکہ میں اس حوالے سے بات نہیں سمجھ سکا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہماری پانچ خواتین اساتذہ وہاں پر چھٹی کلاس کو پڑھا رہی ہیں۔ 2011 کی پالیسی یہی تھی کہ خواتین پرائمری سیکشن میں آئیں گی تو وہ بچوں کو motherly پڑھا سکتی ہیں اور بنیاد رکھ سکتی ہیں بلکہ سکول کے بہت اچھے results ہیں جو ظاہر کرتے ہیں۔ اس سال کی پالیسی میں یہ درج نہیں ہے لیکن 18-2017 کے بعد خواتین اس میں نہیں آئیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ as a policy یہ بات adopt کر لی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ بات adopt کر لی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا ان کے کہنے کا یہی مطلب ہے کہ بوائز ونگ میں ہائر کلاسوں کے اندر خواتین اساتذہ نہیں ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جی، ایسا ہی ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر یہ پالیسی ہے تو میں اس کی تحسین کرتا ہوں۔ جہاں پر بچے ہیں تو وہاں پر خواتین اساتذہ کو صرف پرائمری سکول کی سطح پر رکھا جائے، ہائر ونگ یعنی چھٹی سے لے کر دسویں کلاس تک بوائز سکولوں میں مرد اساتذہ ہوں اور گرلز سکولوں میں خواتین اساتذہ ہوں پھر یہ پالیسی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جی، اسی طرح ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر اسی طرح پالیسی ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اگر اس کے الرغم پالیسی ہوئی تو میں اسمبلی کے اندر قواعد کے مطابق احتجاج کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ احتجاج نہ کریں کیونکہ اِن کی تجویز زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر وسیم اختر کا ہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8955 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور شہر کے کارپوریشن ایریا کے سرکاری سکولوں میں طلباء کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8955: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر (کارپوریشن ایریا) میں حکومت کے کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول برائے طلباء وطالبات ہیں 31۔ جنوری 2016 کو ان سکولوں میں فی کلاس کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم تھے ہر سکول کے حوالہ سے علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں نیز کتنی کلاسز کمروں میں اور کتنی باہر گراؤنڈ یا برآمدوں میں لگائی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت نے سرکاری سکولوں کے لئے پرائمری، مڈل ہائی، ہائر سیکنڈری سکولز کے لئے کم از کم کتنا رقبہ کا ہونا طے کیا ہوا ہے کیا دیہات اور شہر کے حوالہ سے معیار ایک ہی ہے یا مختلف ہے؟

(ج) کیا حکومت بہاولپور شہر کے بوائز اور گرلز سکولوں کو مالی سال 2017-18 میں اپ گریڈ کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) بہاولپور شہر (کارپوریشن ایریا) میں واقع سرکاری سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

لیول	سکولوں کی تعداد (بوائز و گرلز)	طلباء و طالبات کی تعداد زیر تعلیم
پرائمری	بوائز۔۔27	بوائز۔۔3203
	گرلز۔۔23	گرلز۔۔2604
مڈل	بوائز۔۔08	بوائز۔۔2227
	گرلز۔۔04	گرلز۔۔1746
ہائی	بوائز۔۔14	بوائز۔۔9809
	گرلز۔۔15	گرلز۔۔12418
ہائر سیکنڈری	بوائز۔۔01	بوائز۔۔2999
	گرلز۔۔02	گرلز۔۔2790

گورنمنٹ میونسپل کارپوریشن پرائمری سکول میڈیکل کالونی بہاولپور میں تین نئے کمرے بنے ہیں۔31۔جنوری2016میں سکول وار زیر تعلیم فی کلاس طلبہ و طالبات کی تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان سکولوں میں کمروں میں لگنے والی کلاسز کی تعداد254ہے جبکہ برآمدوں میں لگنے والی کلاسز کی تعداد 113اور گراؤنڈز میں لگنے والی کلاسز کی تعداد 14ہے۔محکمہ سکول ایجوکیشن اگلے مالی سال 19۔2018 کے دوران ضلع بہاولپور میں اضافی کمرہ جات کی تعمیر کے لئے بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔جس سے بہاولپور شہر کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی پوری ہو جائے گی۔

(ب) سرکاری سکولوں کا براہ راست قیام حکومت کی جاری پالیسی کا حصہ نہ ہے۔تاہم نئے پرائمری سکول (گرلز و بوائز) کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے جس کے لئے دو کنال زمین درکار ہوتی ہے۔

مزید برآں پہلے سے موجود مختلف درجات کے حامل سرکاری سکولوں کو اگلے درجہ میں اپ گریڈ کیا جاتا ہے جس کے معیار کی کاپی(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ماسوائے رقبہ کے شہر اور دیہات کا معیار ایک ہی ہوتا ہے۔

(ج) بہاولپور شہر میں مالی سال18-2017کے دوران کسی بوائز و گرلز سکول کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!جز (الف)میں انہوں نے annexureلگایا ہے اور بتایا ہے کہ کمروں میں لگنے والی کلاسوں کی تعداد254ہے،برآمدوں میں لگنے والی کلاسوں کی تعداد113اور گراؤنڈ میں لگنے والی کلاسوں کی تعداد14ہے۔

جناب سپیکر!میرے ایک دوست نے کہا کہ فلاں سکول میں آپ تشریف لائیں جو شہر کے درمیان واقع ہے۔میں وہاں گیا تو کلاس روم بالکل packتھی،وہاں چھوٹا سا لکڑی کا پلیٹ فارم بنا ہوا تھا جس پر ٹیچر کھڑا ہو کر بلیک بورڈ پر لکھتا ہے بلکہ اس پلیٹ فارم پر بھی بچے چوکڑی مار کر نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔وہاں کوئی تین چار مربع فٹ کی جگہ تھی جس میں ٹیچر لکھ رہا تھااور کچھ بچے برآمدے میں کھڑکیوں پر بیٹھ کر بلیک بورڈ کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! میرے دوست نے مجھے کہا کہ یہی آپ کو دکھانا تھا کیونکہ آپ ہمارے نمائندے ہیں لہٰذا یہ دیکھ لیں کہ کیسے بھیڑ بکریوں کی طرح بچے بیٹھے ہیں اور کیسے یہ تعلیم حاصل کریں گے؟برآمدے میں بیٹھنے والا بچہ کیسے پڑھ سکتا ہے اور جو گراؤنڈ میں بیٹھے ہیں وہ موسم کی کسمپرسی اور شدت کے سپرد ہیں۔محکمہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ 19-2018کے دوران ضلع بہاولپور میں اضافی کمرہ جات کی تعمیر کے لئے بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر!میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال کا بجٹ جب وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے پیش فرمایا تو انہوں نے بڑے بلند بانگ اور زوردار طریقے سے تقریر میں کہا کہ ہم ایجوکیشن میں150فیصد increaseدے رہے ہیں لیکن میں نے ان کے سرکاری ادارے کی figure کے ساتھ تقریر کے دوران بتایا کہ پچھلے سال اسمبلی نے آپ کو100روپیہ دیا تھا مگر31۔مئی2017 تک ان میں سے صرف40روپے خرچ کئے۔میں نے کہا کہ اب ایک مہینہ رہ گیا ہے لہٰذا آپ پورا زور بھی لگا لیں گے تو50روپے خرچہ کر لیں گے یعنی پچھلے بجٹ میں50روپے lapseہو گئے اور اب آپ 150روپے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ بجٹ مختصر کیا جاتا ہے،اس کے بعد re-appropriate کر کے دوسرے منصوبوں میں لگایا جاتا ہے۔اب اس گورننس کو دسواں سال جارہا ہے اور بہاولپور میں ہمارے بچوں کے ساتھ یہ سلوک ہے۔ ظاہر ہے کہ جب اس طرح کی کیفیت ہمارے ساتھ ہو گی تو میں یہ کہنے پر بار بار مجبور ہوتا ہوں کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے"اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارا صوبہ علیحدہ کیا جائے اور ہم خود اپنے نظام کو چلائیں۔میں نے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی رپورٹ پڑھی جس کے سیمینار میں شریک تھا۔اگر100روپے ڈویلپمنٹ گرانٹ پنجاب کے پاس آتی ہے تو اُن میں سے69روپے صرف لاہور پر خرچ ہو جاتے ہیں۔۔

جناب سپیکر:شاہ صاحب!آپ ضمنی سوال کریں۔کیا کر رہے ہیں آپ؟مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ہمارے بچے برآمدے اور گراؤنڈ میں بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں،ان کے لئے یہ کب تک کمرے بنا کر دیں گے؟

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(محترمہ جوئس روفن جولیس):جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحب نے جو سوال کیا ہے اس حوالے سے enrolment کی وجہ سے یہ اثر پڑا ہے۔ ہماری سب سے بڑی کوشش یہ تھی کہ بچے سکول کے اندر آئیں۔اب بچوں کی سالانہ enrolment 15 ملین بڑھنا ایک موجزہ ہے کہ اتنے بچوں نے سرکاری سکولوں کا رُخ کیا ہے۔اب جب بچوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے تو پھر کلاس رومز کی ضرورت بڑھی ہے۔اس سال کے آخر تک ہم کلاس رومز بنا دیں گے جبکہ خاص طور پر برآمدے والی کلاسیں ختم کر دی جائیں گی۔اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کسی سیمینار کی بات کر رہے تھے جو میرے ذہن سے نکل گیا ہے۔ ہمارے ملک کے اندر اس وقت پنجاب کے سکول ایک رول ماڈل ہیں اور اس کو عالمی سطح پر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ ہم اس کے لئے کافی بڑا بجٹ رکھتے ہیں جو کہ 53 بلین ہے حالانکہ اس سے پہلے سکولز ایجوکیشن کا اتنا بجٹ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ پندرہ ملین enrolment ہوئی ہے، بچوں کو Tab ملے ہیں اور NADRA پر click کریں تو آپ کو enrolment کا پتا چل جائے گا۔اب بچوں کی enrolment بڑھے گی تو automatically کلاسوں کی تعداد بھی بڑھے گی لیکن اس کا فائدہ

یہ ہے کہ بچے سکول آکر اساتذہ کو سنتے تو ہیں۔ یہ کوئی ایسا سکول نہیں ہے کہ 10 بچے پڑھیں گے تو ٹیچر کی زیادہ توجہ ہو گی بلکہ سرکاری سکولوں میں ایک اچھا سماجی ماحول ہوتا ہے، وہ گراؤنڈ میں کھیلتے ہیں اور ٹیچر کے پاس آتے ہیں لہٰذا ان چیزوں کو بھی آپ لوگ مدنظر رکھیں کہ کس طریقے سے ہمارے بچے اب سرکاری سکولوں میں آنے کے لئے متوجہ ہوئے ہیں۔ پہلے بھٹہ مزدوروں کے بچے کبھی سکولوں میں نہیں گئے لیکن اب وہ بھی آرہے ہیں اور انہیں stipends بھی مل رہے ہیں۔ یہ چیز admirable ہے البتہ کلاس رومز بنا دیئے جائیں گے اور برآمدوں میں کلاسیں ختم ہو جائیں گی۔ سکولوں کے اندر ترقی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ بہت زیادہ ہو گی۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! عین ممکن ہے کہ اگلے مالی سال کا بجٹ بھی یہی اسمبلی بنا کر جائے کیونکہ 31۔ مئی cut date ہے۔ میں اِن سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ بہاولپور میں جو کیفیت ہے، بچے گراؤنڈ اور برآمدوں میں بیٹھتے ہیں تو اگلے مالی سال میں یہاں کمرے بنانے کے لئے یہ بجٹ مختص کرنے کا وعدہ کرتی ہیں؟ یہ مجھے وعدہ دے دیں تو بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ ارادہ رکھتی ہیں لیکن وعدہ نہیں کرتیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر یہ وعدہ ہی نہیں کر سکتیں کہ ہم کمرے بنا دیں گے تو پھر یہ اسمبلی کس لئے ہے؟

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ یہ پورا ہو گا۔ اللہ خیر رکھے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں گزارش یہ ہے کہ سکولوں کے رقبہ کے لئے انہوں نے معیار مختص کر دیا کہ اتنا رقبہ ہو گا لیکن شہروں کی پوزیشن یہ ہوتی ہے کہ شہروں میں ارد گرد آبادیاں ہوتی ہیں اس لئے رقبے میں توسیع نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا ہے کہ شہر اور دیہات کا معیار ایک ہی ہوتا ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ معیار rational نہیں ہے۔ جس طرح ہمارا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے کہ مری کے اندر بلڈنگ کی جو specification ہوتی ہے وہی بہاولپور جنوبی پنجاب میں بھی ہوتی ہے حالانکہ وہاں کا موسم اور ہے اور بہاولپور کا موسم اور ہے بہرحال بزرجمہر اس کا جواب سوچیں۔ گزارش یہ ہے کہ شہروں میں ممکن نہیں ہوتا جس طرح میں نے آپ کے سامنے یہ بات

رکھی ہے کہ بچے گراؤنڈ میں بیٹھے ہیں تو کیا محکمہ یہ معیار review کرنے کے لئے تیار ہے کہ شہروں میں اس بلڈنگ کو چار پانچ منزلہ بنالیں جس میں زیادہ بچے بیٹھ سکتے ہیں؟ ہم جو پرائیویٹ ادارے دیکھتے ہیں وہ multi stories بلڈنگ بناتے ہیں جس میں زیادہ بچے accommodate ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ شہروں میں اس معیار کو review کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں دو کنال زمین ہو تو کیا کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس کو revise کیا جارہا ہے۔ جواب میں واضح لکھا ہے کہ ماسوائے رقبہ کے شہر اور دیہات کا معیار ایک ہی ہے یعنی کتنے بچے اور کتنی teachers ہونی چاہئیں جبکہ رقبہ کے حوالے سے شہروں اور دیہاتوں میں فرق ہے کیونکہ جیسے آپ شہروں کی بات کر رہے ہیں تو کم رقبہ لے کر اوپر نیچے بلڈنگ بنالیں گے۔ اسے محکمہ revise کر رہا ہے، یہ تجویز زیر غور ہے اور محکمہ نے اس حوالے سے ساری assessment کر لی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) کے حوالے سے ہے کہ بہاولپور شہر میں مالی سال 18-2017 کے دوران کسی بوائز اور گرلز سکول کو اپ گریڈ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ ایک طرف تو یہ بات ہے اور دوسری طرف انہوں نے خود admit کیا ہے کہ بچے برآمدوں میں بیٹھے ہیں اور گراؤنڈز کے اندر بیٹھے ہیں۔ جب آپ دونوں چیزوں کو ملا کر دیکھیں تو یہ attitude اس حوالے سے تعلیم کے حق میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اب بچے برآمدوں اور گراؤنڈز میں بیٹھے ہیں تو کچھ سکولوں کو اپ گریڈ کر دیں، بہاولپور شہر میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ بچوں کی تعداد کے مطابق کرتے ہیں ناں۔ اس کو بھی دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، بہاولپور شہر کی میں آپ کو جس طرح condition بتا رہا ہوں تو گزارش یہ ہے کہ پچھلے 10 سال سے کوئی سکول اپ گریڈ نہیں کیا اور نہ کوئی سکول نیا بنایا حالانکہ گنجائش موجود ہے کیونکہ یہ خود ہی admit کر رہے ہیں کہ بچے گراؤنڈ میں بیٹھے ہیں۔ وہ گراؤنڈ میں کیوں بیٹھے ہیں

کیونکہ اور کوئی سکول نہیں ہے جہاں پر وہ جا کر پڑھ سکیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ بہاولپور میں، میں ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جو بات آپ کر رہے ہیں زیادہ تر پرائمری حصے کے لئے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہائی سکولز بھی ہیں، مڈل سکولز بھی ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں اور شفقت کر کے انہیں direction دیں تو بہاولپور میں جہاں جہاں سکولوں کی اپ گریڈیشن کی گنجائش ہے میں ان کے ساتھ اور محکمہ کے ساتھ بیٹھتا ہوں تو میری اس بات کو زیر غور تو لائیں۔ اس حوالے سے آپ انہیں direction دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! بہاولپور شہر میں 26 سکولز پہلے ہی اپ گریڈ کئے ہیں اور اگر ڈاکٹر صاحب کی کسی سکول کو اپ گریڈ کروانے کی تجویز ہے یا کروانا چاہتے ہیں تو یہ بتائیں اسے 19-2018 کے مالی سال میں اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر کوئی نیا سکول کھولنے کی ضرورت ہے تو معیار کے مطابق اس کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! وہ بھی کر دیا جائے گا کیونکہ حکومت سکولوں کے لئے فنڈز بہت زیادہ مختص کر رہی ہے اور یہ کام لگاتار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! فکر نہ کریں یہ اگلے مالی سال میں ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8965 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9339 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذ اس سوال کو وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جائے اور اگر وہ اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9404 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات کے سکولوں میں رقم کی فراہمی اور مسنگ فسیلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*9404: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 17-2016 کے بجٹ میں ضلع گجرات کے سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے کتنی رقم کن کن سکولوں کے لئے رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اس سال کے دوران ہر سکول کو کتنی رقم missing facilities کے لئے فراہم کی گئی، کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی lapse ہوئی؟

(ج) رقم کے lapse ہونے اور بروقت استعمال میں نہ لانے کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کے ذمہ داران کون سے افسران اور ملازمین ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

(د) مالی سال 18-2017 کے دوران ضلع گجرات کے سکولوں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کتنی اب تک release کر دی گئی ہے اور ہر سکول میں missing facilities کی فراہمی کے لئے رقم بروقت استعمال میں لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) مالی سال 17-2016 میں ضلع گجرات کے 77 سکولوں کو مبلغ 129.580 ملین کی رقم missing facility کی مد میں فراہم کی گئی۔ لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 17-2016 میں 77 مختلف سکولوں کو missing facility کی مد میں مختلف رقوم فراہم کی گئی ہیں۔ خرچ کی گئی رقم مع سکولوں کے نام کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کوئی رقم lapse نہ ہوئی ہے۔

(ج) Missing facility کی مد میں فراہم کردہ رقم میں سے ضلع گجرات کے سکولوں کے لئے کوئی رقم lapse نہ ہوئی ہے۔

(د) مالی سال18-2017میں محکمہ کی طرف سے 20ملین کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 10ملین ریلیز ہو چکے ہیں اور رقم کے بروقت استعمال کے لئے تمام سکولوں میں تعمیراتی کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جی، جناب سپیکر! جز(د) میں کہا گیا ہے کہ مالی سال18-2017میں محکمہ کی طرف سے20ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے10ملین روپےreleaseہو چکے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پورے پنجاب میں ضلع گجرات میںmissing facilitiesکی مد میں سب سے کم فنڈز دیئے گئے ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! 20ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے تومissing facilitiesکے لئے جتنی ضرورت تھی اتنا فنڈ فراہم کر دیا گیا ہے۔10ملین روپے پہلے دے دیا گیا جس سے تعمیراتی کام ہو رہا ہے اور باقیmissing facilitiesکا کام جون تک ختم ہو جائے گا۔ میں یہ بات معزز ممبر کو بتا دوں کہ انہیں ضرورت سے زیادہ فنڈ ملا ہے اور کمرے بھی اتنے ملے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ 10ملین روپے تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے گرلز ہائی سکول چکوڑی، بھیلووال، گرلز ہائی سکول سیکریالی و بوائز ہائی سکول سیکریالی اور پرائمری گرلز سکول بیکناں والا کاvisitکیا ہے جہاں پر بچوں کے لحاظ سے کمروں کی تعداد بہت کم ہے تو کیا ان سکولوں میں بچوں کی ضرورت کے مطابق کمروں میں اضافے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ارادوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جو باقی کمرے رہ گئے ہیں وہ2018-19کے مالی سال میں ہونے ہیں جو کہ اگلے بجٹ میں ہونے ہیں اور حکومت کے پاس زیر غور ہیں۔(قہقہہ)

میں وعدہ نہیں کرتی لیکن یہ زیر غور ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایمرجنسی ہے کیونکہ وہاں پر بچے اور بچیاں کمروں سے باہر بیٹھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ بچوں کی انرولمنٹ زیادہ ہونے سے کمرے کم ہو گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں محترمہ کے پاس ان سکولوں کی لسٹ بھجوا دیتا ہوں تاکہ وہ ان سکولوں کو شامل کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ چلیں، ویسے آپ لسٹ دے دیں۔ (قہقہہ)

اگلے مالی سال کے بجٹ میں کر دیں گے۔

جناب سپیکر: طارق صاحب! جو بھی کر سکتے ہیں وہ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر میاں طارق محمود نے سکولوں کی لسٹ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کو بھجوائی)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9440 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9442 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس سوال کو بھی pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9525 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*9525: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت جہلم میں کتنے سکول چل رہے ہیں؟

(ب) پرائیویٹ سکول ، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے رجسٹرڈ کروانے کا کیاطریق کارہے وضاحت بیان فرمائی جائے؟

(ج) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سالانہ ایک سکول کو کتنافنڈ دیتاہے تفصیل بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت ضلع جہلم میں59 پارٹنر سکول چل رہے ہیں جن کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نجی(پرائیویٹ)سکول سے تعلیمی شراکت کے لئے بوقت ضرورت اخبار میں اشتہار کے ذریعے درخواستیں طلب کرتی ہے۔

مزید یہ کہ اشتہار میں وہ طریق کار اور دیگر تمام شرائط درج ہوتی ہیں جن کی بناء پر سکولوں کا تعلیمی شراکت کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ مختلف مرحلہ وار پروگراموں کے اشتہارات کی کاپی(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اپنے پارٹنر سکول کو ماہانہ بنیادوں پر داخل شدہ طالب علموں کی ٹیوشن فیس کی مد میں مالی معاونت فراہم کرتی ہے جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کلاس لیول	فیس فی طالب علم
1	پرائمری	550
2	مڈل	600
3	سیکنڈری آرٹس	700
4	سیکنڈری سائنس	900

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!جز(ب)میں جواب ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نجی پرائیویٹ سکول سے تعلیمی شراکت کے لئے بوقت ضرورت اخبار میں اشتہار کے ذریعے درخواستیں طلب کرتی ہے۔ مزید یہ کہ اشتہار میں وہ طریق کار اور دیگر تمام شرائط درج ہوتی ہیں جس کی تفصیل مجھے دے دی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے دی گئی تفصیل میں شرائط بڑی سخت ہیں۔ اگر آپ نے

پارٹنر شپ کے لئے apply کرنا ہے تو اس کے لئے بڑی سخت شرائط ہیں۔ اگر میں وہ پڑھ کر سنادوں تو وہ بڑی لمبی چوڑی تفصیل ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ایک۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کو پڑھنے کے لئے نہیں کہا۔ ویسے آپ ان سے سوال پوچھ لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہی سوال پوچھنا ہے۔ سکول کی عمارت کے ملکیتی کاغذات، کرایہ نامہ، فرد ملکیت، سکول کا نقشہ، یونین کونسل کا سرٹیفکیٹ، سکول رجسٹریشن کاپی یا رجسٹریشن کے چالان کی کاپی وغیرہ مانگی ہیں۔ آگے 17 نمبر پر کہا گیا ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کسی ایک یا تمام درخواستوں کو رد یا قبول کرنے کا حق رکھتی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جن شرائط کا یہاں ذکر کیا گیا ہے تو کیا ان تمام شرائط کو follow کیا جاتا ہے کیونکہ دی گئی تفصیل میں میرے بھی گاؤں شامل ہیں اور میرے بھی علم میں ہے کہ وہاں پر کیا کیا ہوا؟ مجھے kindly بتادیں کہ یہ ساری باتیں follow کی جاتی ہیں جو کہ اخبار کے اشتہار میں دیا گیا ہے اور کیا اس کو make sure کیا جاتا ہے کہ ایسے ہی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جو معیار آپ نے بنایا ہوا ہے اس پر اگر کوئی پورا نہیں اترتا تو اس حوالے سے بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر:! مکمل طور پر اسے follow کیا جاتا ہے اور اگر آپ کے گاؤں میں کہیں پر کوئی ایسا سکول ہے جہاں پر یہ شرائط پوری نہیں ہوئیں تو آپ اس کی نشاندہی کر دیں جس پر محکمہ نوٹس لے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سرسید ماڈل سکول شادمیر کے متعلق پوچھنا چاہوں گی کہ کبھی کسی نے اس سکول کا visit کیا اور کیا ان شرائط پر یہ سکول پورا اترتا ہے؟ مجھے kindly صرف یہ بتادیں کہ کیا یہ سکول چل رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والے سکولوں کو پوری ٹیم monitoring کرتی ہے اور CEO بھی ان

کے ساتھ ہوتے ہیں جو جا کر سکولوں کا visit کرتے ہیں۔ اگر محترمہ کوئی fresh visit اس سکول کا کروانا چلاہتی ہیں اور ساتھ خود بھی جاناچاہتی ہیں تو ہم کروادیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں وہاں پر کیا جاؤں گی کیونکہ وہ گاؤں ہی میرا اپنا ہے۔ میں یہ ضرور request کروں گی کہ عملہ وہاں پر جا کر دیکھے اور محکمہ جائے کیونکہ انہوں نے جتنی شرائط لکھی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے کہہ دیا ہے تو وہ وہاں جانے کے bound ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جتنی شرائط کا ذکر کیا ہے کہ ان کو پوری کرنے پر سکول کو allow کرتے ہیں تو kindly وہاں پر جا کر یہ ضرور چیک کریں کہ بچے کہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں پر عمارت ہے یا نہیں، کرایہ نامہ دیا جارہا ہے یا نہیں ہے، ملکیت ہے یا نہیں اور سکول ہے کہ نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے میں نے ایوان میں یہ بات commit کی ہے کہ ہم اس کا دوبارہ وزٹ کروادیتے محترمہ اس بات سے مطمئن رہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ایک اور ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔ جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اپنے پارٹنر سکول کو ماہانہ بنیادوں پر داخل شدہ طالب علموں کی ٹیوشن فیس کی مد میں مالی معاونت فراہم کرتی ہے جس طرح انہوں نے مجھے پوری تفصیل دی ہوئی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی جو طالب علم ہوتے ہیں اُن تک یہ فیسیں پہنچتی ہیں یا نہیں، اس کے بارے میں کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے؟ کیوں کہ دیہاتوں میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا اس کے بارے میں بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! وزٹ کئے جاتے ہیں۔ PEF اپنے قوانین پر بڑی سختی سے عمل کرتا ہے اگر ہم ایم پی اے ہوتے ہوئے بھی سفارش کریں تو وہ ہماری نہیں مانتے۔ PEF کے اپنے رولز ریگولیشنز ہیں، اپنی monitoring teams ہیں۔ یہ بتادیا گیا ہے کہ 550 فیس ہے اگر کہیں تھوڑی سی بھی غلطی ہے تو آپ اُس کی نشاندہی کر دیں۔ آپ اگر کہتے ہیں تو ہم دوبارہ وزٹ کرتے ہیں۔ PEF اس کی monitoring کرتی ہے ان کو گاہے بگاہے چیک کرتی رہتی ہے اور وہ بغیر اطلاع کے جاتے ہیں اور دیکھتے کہ آیا اگر یہ 30 سٹوڈنٹس کی فیس لے رہے ہیں تو کیا وہاں

30سٹوڈنٹس ہی بیٹھے ہیں یا اگر20 کی فیس لے رہے ہیں تو20ہی بیٹھے ہیں۔ان سکولوں کو اپنا پورا ڈیٹا دینا پڑتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے اب یہ سارا ڈیٹا کمپیوٹر پر موجود ہوتا ہے وہ ایک click کرتے ہیں ان کا سارا ڈیٹا پڑھ لیتے ہیں اُس کے حساب سے فیس ہوتی ہے پھر monitoring ٹیمیں جاتی ہیں دیکھتی ہیں اگر اس میں کمی پیشی ہو گی تو وہ سکول بند کر دیتے ہیں وہ ان کا لحاظ نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! on her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مانگا منڈی میں طالبات اور کمروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9564: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مانگا منڈی لاہور میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے، سکول کتنے کمروں پر مشتمل ہے، کتنے میں کلاسز جا رہی ہیں؟

(ب) منظور شدہ ٹیچرز کی اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی اور کتنی پُر ہیں، نان ٹیچنگ کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس سکول میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) حکومت اس سکول کی missing facilities کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مانگا منڈی لاہور میں زیر تعلیم طالبات کی کل تعداد 2041 ہے۔ کمروں کی تعداد 33 ہے جس میں سے 25 کمروں میں کلاسز پڑھائی جارہی ہیں۔ جبکہ تین کمروں میں لیبارٹریز اور باقی ماندہ کمروں میں پرنسپل ، کلرک آفس اور سٹاف رومز ہیں۔

(ب) سکول ہذا میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 40 ہے۔اس وقت 35 اساتذہ تعینات ہیں جبکہ پانچ اسامیاں خالی ہیں۔مذکورہ سکول میں نان ٹیچنگ سٹاف کی جملہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

نان ٹیچنگ تعیناتی عملہ

عہدہ	گریڈ	تعداد
جونیئر کلرک	BS.11	1
چوکیدار	BS.02	1
سکیورٹی	BS.02	1
مالی	BS.02	1
خاکروب	BS.02	1
بیلدار	BS.02	1
میزان		06

نان ٹیچنگ خالی اسامیاں

عہدہ	گریڈ	تعداد
جونیئر کلرک	BS.11	1
لیب اٹینڈنٹ	BS.02	1
نائب قاصد	BS.02	1
میزان		03

(ج) مذکورہ سکول میں پینے کا پانی، چار دیواری، بجلی کا کنکشن اور ٹوائلٹ بلاک کی سہولیات موجود ہیں۔

(د) جواب جُز(ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر !میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ب) میں خالی اسامیاں بتائی ہیں اس میں ٹیچرز کی پانچ خالی اسامیاں اور نان ٹیچرز کی خالی اسامیاں شاید چار ہیں یہ ٹیچرز کی اسامیاں کب سے خالی ہیں ؟اس میں بچوں کی تعداد 2041 ہے اور کمروں کی تعداد 33 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر !ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں 40 ہیں، 35 ٹیچرز تعینات ہیں، پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ جو اسامیاں خالی ہوتی ہیں وہ ایک دن میں سارے ٹیچرز نہیں چلے جاتے کوئی ریٹائر ہو جاتا ہے، کوئی casualty بھی ہو جاتی ہے، کوئی رخصت پر چلے جاتا ہے یا کوئی چھوڑ بھی جاتا ہے کئی دفعہ ایسے حالات ہوتے ہیں۔ اب یکم مارچ تک یہ تمام اسامیاں fill کر دی جائیں گی اس کی advertisement ہو گئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر !میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو پانچ اسامیاں ہیں یہ کب سے خالی ہیں fill تو کر دی جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر !میں نے بتایا ہے اس کا کوئی وقت متعین نہیں ہے کوئی ایک ماہ پہلے چلا گیا، کوئی بعد میں، یہ ایک سال کے دوران پانچ اسامیاں خالی ہوئی ہیں۔ ان پانچ اسامیوں کو یکم مارچ کو ہم fill کر دیں گے، اس کے لئے ad دینا ہوتا ہے پھر اُس کے بعد interviews کرنے ہوتے ہیں یہ سارا process چلتا ہے۔ ایسے نہیں ہوتا کہ ایک ٹیچر چلا گیا تو اُس کا ad دے دیا اگر دو ٹیچر گئے ہیں تو دو ٹیچرز کا ad دے دیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ اکٹھی رپورٹ لیتا ہے پھر ٹیچرز کو بھرتی کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر !لیب اٹینڈنٹ کی بھی اسامی خالی ہے اور جونیئر کلرک کی بھی خالی ہے ٹیچرز کی بات ہو گئی لیب اٹینڈنٹ تو بہت ضروری ہیں۔ یہ نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر !اگر محترمہ exact date پوچھنا چاہتی ہیں تو میں اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ سے لے کر دے دوں گی یہ fresh

question بنتا ہے ۔میں محترمہ کو اس کی date لے کر بتا دوں گی لیکن میں یہ کہتی ہوں ان کی بھرتی یکم مارچ تک ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: پھر تو بات ختم ہو گئی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر: میں نے اس وجہ سے یہ سوال کیا ہے کہ میں نے پہلے بھی ایک سوال کیا تھا تو وہ اسامیاں چار سال سے خالی تھیں اب یہ پانچواں سال ہے اگلا سال تو election year ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سکرٹری صاحبہ آپ کو کہہ رہی ہیں یکم مارچ تک یہ اسامیاں مکمل کر دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ جاتے ہوئے ہی کیوں اسامیاں پُر کرنی ہیں پچھلے پانچ سال میں کیوں پُر نہیں کی گئیں؟ جیسے میں نے پہلے سوال کیا تھا تو کہا گیا چار سال سے اسامیاں خالی ہیں ابھی تک ban نہیں کھلا۔اس سے اتنا عرصہ سٹوڈنٹس کا حرج ہوتا ہے اب آپ تعداد دیکھ لیں 2041 سٹوڈنٹس کی تعداد ہے یہ کوئی تھوڑی تعداد نہیں ہے ٹیچرز نے کوئی فرضی کارروائی نہیں کرنی ہوتی ایک ایک ٹیچرز کو عارضی responsibilities دے دی جاتی ہے تاکہ جو ٹیچرز available نہیں ہیں اُس کی responsibility وہ دیں جو کہ humanly possible نہیں ہوتا پھر وہ اپنا فرض صحیح طریقے سے ادا نہیں کر پاتے اتنا لمبا لمبا ban۔ آپ کی priority ایجوکیشن اور ہیلتھ ہونی چاہئے اس میں کوئی اسامیاں خالی نہیں ہونی چاہئیں کیوں کہ ہر وقت ڈھیروں میریض اکھٹے ہوئے ہوتے ہیں اور ہسپتال بھرے پڑے ہوتے ہیں اور اگر priority ایجوکیشن ہے تو ایجوکیشن۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے کیا پوچھوں مجھے یہ بتائیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں آپ کو اس کی اہمیت بتا رہی ہوں۔اب تو ٹائم ختم ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہہ رہی ہیں ان اسامیوں کو یکم مارچ تک پُر کر دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر آپ بالکل درست فرما رہے ہیں لیکن ہم لوگ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ priority priority اگر priority ہو تو میرے خیال میں اس کو ایک دن بھی نہیں لگنا چاہئے ان کو فوراً fill کر دینا چاہئے کیوں کہ اتنے زیادہ بچوں کو handle کرنا یہاں پر تو چار چار سال سے ban لگا ہوا

ہے اور اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔میری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے گزارش ہے کہ وہ بالکل کوشش تو کر رہی ہیں اس پر کوشش کرنا بہت ضروری ہے لیکن یکم مارچ کو تو جاتا ہوا سال ختم ہو رہا ہے اگلا tenure شروع ہونے والا ہے آگے کسی کو کیا پتا کیا ہونا ہے، کیا نہیں ہونا؟اس لئے اس کو priority رکھا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو کیا ہوا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!اسی سوال پر۔

جناب سپیکر: جی، سوال کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میر سوال سٹوڈنٹس کی تعداد کے حوالے سے ہے 2041 طالبات ہیں، 25 کمروں میں کلاسز ہوتی ہیں یہ تقریباً 75 سٹوڈنٹس ایک کلاس روم میں بیٹھتے ہیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اساتذہ کو کیا کوئی ایسی سپیشل ٹریننگ کروائی جاتی ہے کہ ایک پریڈ 30 سے 45 منٹ کا ہوتا ہے اُس میں طالبات کی اتنی بڑی تعداد کو ٹیچرز manage کر لیں، handle کر لیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی عرض کی ہے enrolments زیادہ ہونے کی وجہ سے بچوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے جہاں تک ایجوکیشن کا تعلق ہے تو سٹوڈنٹس کی ideal تعداد 40 ہونی چاہئے لیکن کئی ٹیچرز ایسے ہوتے ہیں وہ 40 سٹوڈنٹس کو بھی کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں یہ ٹیچرز کا اپنا aptitude ہوتا ہے کئی پیدائشی ٹیچرز ہوتے ہیں جو اپنا نالج بھی impart کر سکتے ہیں، کلاس کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں لیکن جس طرح کا ہمارے گورنمنٹ سکول کا ایجوکیشن کا سسٹم جا رہا ہے، ان کا لیول ہائی ہوا ہے ہم میرٹ پر بھرتیاں کر رہے ہیں اور ٹیچرز کو

ساتھ ساتھ ہی ٹریننگ دی جارہی ہے یہ بغیر ٹریننگ کے نہیں آتے سب بچے کنٹرول ہوتے ہیں گورنمنٹ سکولز میں زیادہ تر غریب لوگوں کے بچے ہوتے ہیں وہ اتنے بدتمیز نہیں ہوتے،وہ ٹیچرز کی عزت کرتے ہیں۔شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!امیروں کے بچوں کو بدتمیز بنادیا گیا۔بچہ تو امیر کا ہو یا غریب کا وہ تو تربیت پر depend کرتا ہے۔انہوں نے کہا کچھ استاتذہ پیدائشی استاتذہ ہوتے ہیں۔میں نے ان سے یہ سوال پوچھا تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں کوئی ٹیچر کیسے بچوں کو manage کر سکتا ہے؟ہمارے منسٹر صاحب یہاں پر کبھی کبھی آتے ہیں لیکن جب اُن کی speech سنتے ہیں تو ہمیں یوں لگتا ہے کہ پنجاب کے اندر اس قدر تعلیمی معیار بہتر ہو چکا ہے کہ ہمارے سوائے ایک آدھ ممبر کے کسی ممبر کے بچے سرکاری سکول میں پڑھتے ہوں۔اتنی تجربہ کار ٹیم کے ہوتے ہوئے چھ چھ دفعہ وزیراعلیٰ شپ ان کے پاس رہی ہے آج بھی ہم یہی سنتے ہیں کہ کر دیں گے،مارچ میں ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میری آپ سے درخواست ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے جواب پوچھوں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!انہوں نے خود کہا ہے کہ 40 کی تعداد آئیڈیل ہوتی ہے اس کے لئے حکومت پنجاب کیا اقدامات لے رہی ہے کہ ان بچوں کی تعداد ایک کلاس میں چالیس تک ہو جائے؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!ہم نے اس کی ratio نکالی ہے تقریباً ہر ٹیچر کے حصے میں 51,51 بچے آرہے ہیں۔اگر زیادہ بچے آجائیں تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے ہر ٹیچر بچوں کو بڑے رعب سے بھی پڑھا سکتا ہے۔بچوں نے اس کی آواز ہی سننی ہوتی ہے اگر تعداد چالیس ہو گی تو پیچھے کی سیٹیں خالی ہوتی ہیں وہاں تک بھی آواز جاتی ہیں اور برآمدے میں بھی جاتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ان کی دوسری بات سے اختلاف کروں گا بچوں کو رعب سے نہیں پڑھانا چاہئے بلکہ پیار محبت سے پڑھانا چاہئے۔

جناب سپیکر: کسی زمانے میں رعب ہوتا تھا اب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! آپ ان سکولوں کے results دیکھیں، اسی سے ہی آپ اندازہ لگائیں گے کہ بچوں کی تعلیم کیسی ہے۔ ان سکولوں کے رزلٹ 62 سے 84 فیصد تک پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت سرکاری سکولوں میں toppers ہیں ان کو ٹیچرز پڑھاتے ہیں تو یہ یہاں تک پہنچے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ گڈ گورننس کیا ہوتی ہے؟ اگر ان کی enrolment زیادہ ہو رہی ہے تو وہ تب ہوتی ہے جب پلاننگ بھی اچھی ہو۔ اگر انہوں نے گورننس کو اچھے طریقے سے چلانا ہے تو اس سے پہلے ان کی پلاننگ اچھی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ تشریف رکھیں وہ گڈ گورننس کا جواب دے رہی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پہلے یہ مجھے گڈ گورننس کا مطلب بتا دیں کیونکہ بڑے بڑے اشتہارات، بورڈ پر لکھا ہوتا ہے کہ پورا پنجاب پڑھ لکھ کر ٹاپ کر رہا ہے اور پتا نہیں کہاں پر چلا گیا ہے نیز بچوں کو دھڑا دھڑ نوکریاں مل رہی ہیں لیکن یہاں تو 2 ہزار 41 سٹوڈنٹس پر پانچ ٹیچرز کی اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں جو کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ گڈ گورننس کیا ہوتی ہے؟ ہم مانتے ہیں کہ اگر ان کی پالیسی کی وجہ سے enrolment زیادہ ہو رہی ہے تو وہ ایک پالیسی ہے۔۔

جناب سپیکر: پالیسی کی بات دوسری ہے آپ سوال کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ان کے جواب کی بات کر رہی ہوں۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں ہم ان سے جواب لیتے ہیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گی کہ یہاں گڈ گورننس ہے۔ ہماری انرولمنٹ100 فیصد ہے، retention rate بھی100 فیصد ہے، transparency بھی100 فیصد ہے اور accountability بھی100 فیصد ہے۔اسی کو گڈ گورننس کہتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 100 فیصد تو وہ ہوتا ہے جو آپ کا سب کچھ ٹھیک ہو اور وہ excellent ہو یہاں تو آپ کی اسامیاں ہی پوری نہیں ہیں تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا کام100 فیصد ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں. Let me proceed further.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! پانچ اسامیاں یکم مارچ تک مکمل کرلی جائیں گی۔ یہ دیکھیں کہ خادم اعلیٰ نے ایجوکیشن کے لئے جو اقدام اٹھائے ہیں ان کو تو پتا ہی نہیں ہے۔ جو بچے بورڈز میں first آئے ہیں انہیں باہر کے ٹوورز کرائے گئے ہیں۔ تندور والوں کے بچے فسٹ آرہے ہیں، غریبوں کے بچے بورڈز میں پوزیشن لے رہے ہیں۔ ان باتوں کا انہیں پتا نہیں ہے اور یہ پانچ اسامیوں کی بات کر رہی ہیں وہ پانچ اسامیاں یکم مارچ تک مکمل ہو جائیں گی ان کو پُر کرلیا جائے گا یہ فکر نہ کریں۔جو 35 اسامیاں پُر ہوئی ہیں وہ ان کے مشورے سے نہیں ہوئی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔بڑی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر9624 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5859 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8965 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9339 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: انڈوومنٹ فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5859: **محترمہ نگہت شیخ:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے باصلاحیت طالب علموں کے تعلیمی اخراجات کے لئے انڈوومنٹ فنڈ قائم کیاہے جس میں 8۔ارب روپے جمع ہو چکے ہیں؟

(ب) سال2014 کے دوران اس فنڈ سے ضلع لاہور کے کتنے طالب علموں کو فائدہ پہنچا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال2014 میں صوبہ پنجاب کے کتنے طالب علموں نے انڈوومنٹ میں موجود رکھی گئی رقم سے استفادہ کیا، طالب علموں کے نام، کلاس اور سکول و ضلع کے نام کے الگ الگ اور مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔حکومت پنجاب نے باصلاحیت طالب علموں کے تعلیمی اخراجات کے لئے انڈوومنٹ فنڈ قائم کیاہے جس میں اب تک 17۔ارب روپے سے زائد کی رقم جمع ہو چکی ہے۔

(ب) سال15۔2014 کے دوران اس فنڈ سے ضلع لاہور کے کل 1424 طلباء وطالبات کو فائدہ پہنچا۔تفصیل درج ذیل ہے:

تعلیمی درجہ	تعداد
سیکنڈری لیول	165
انٹرمیڈیٹ لیول	277
گریجویشن لیول	468
ماسٹر لیول	514
ٹوٹل	1424

(ج) سال2014 کے دوران اس فنڈ سے صوبہ پنجاب کے کل43106 طلباء وطالبات نے استفادہ کیا۔تفصیل درج ذیل ہے:

تعلیمی درجہ	تعداد
سیکنڈری لیول	5388

انٹرمیڈیٹ لیول	23862
گریجویشن لیول	10584
ماسٹر لیول	3272
ٹوٹل	43106

طالب علموں کے نام، کلاس اور سکول و ضلع کے ناموں کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔133 میں پرائمری سکولوں اور ٹیچرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8965:**جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں پرائمری سکولوں کی تعداد کیا ہے کیا ان میں سکولوں کی بلڈنگز مکمل ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ سکولوں میں دیگر سہولتیں بھی پوری ہیں؟

(ج) مذکورہ سکولوں میں طلباء وطالبات کی تعداد کیا ہے؟

(د) کیا مذکورہ سکولوں میں ٹیچرز کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں پرائمری سکولوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز پرائمری سکولز52 گرلز پرائمری سکولز99 کل تعداد=151

ان تمام سکولوں کی عمارات مکمل ہیں۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں دیگر تمام سہولتیں موجود ہیں۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں طلباء کی تعداد10839 اور طالبات کی تعداد10177 ہے۔

(د) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد اُن کی منظور شدہ اسامیوں کی نسبت کم ہے تاہم ضلع نارووال میں اساتذہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے جو28۔فروری2018تک مکمل کرلی جائے گی۔

لاہور ڈویژن میں اریٹک ہیڈ مسٹریس کی پوسٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9339: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں کتنے گرلز سکولزمیں اریئک ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔سکولز اور ہیڈ مسٹریس کانام اور موجودہ گریڈ بتائیں؟

(ب) کتنی ہیڈ مسٹریس ایسی ہیں جنہوں نے اریئک پوسٹنگ پر stay لیا ہوا ہے۔ اوروہ کب سے stay پر ہیں۔

(ج) سال 16-2015 میں کتنے گرلز سکولز کی ہیڈ مسٹریس کی پوسٹیں اپ گریڈ یاڈاؤن گریڈ کن وجوہات کی بناء پر کی گئی ہیں؟

(د) ارٹیک پوسٹنگ پر تعیناتی کادورانیہ کتناہوتا ہے اوراریئک پوسٹنگ کرنے کی وجوہات بتائیں؟

(ہ) لاہور میں کتنے گرلز مڈل سکول/جونیئر ماڈل سکول جہاں گریڈ18 کی سینئر ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں ان سکولوں کے نام اور ہیڈ مسٹریس کانام بتائیں؟

(و) کتنے گرلزہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ایسے ہیں جہاں گریڈ17،18یا19 کی ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں سکول اور ہیڈ مسٹریس مع گریڈ کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) لاہور ڈویژن کے اضلاع(لاہور، شیخوپورہ، قصور، ننکانہ صاحب)میں کل 56 گرلز سکولوں میں اریئک ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور ڈویژن میں کوئی بھی ہیڈ مسٹریس ایسی نہ ہے جس نے اریئک پوسٹنگ پر stay لیا ہوا ہو۔

(ج) لاہور ڈویژن میں سال 2015اور سال 2016میں کسی بھی گرلز سکول کی ہیڈ مسٹریس کی پوسٹ کو اپ گریڈیاڈاؤن گریڈ نہ کیا گیا ہے۔

(د) اریئک پوسٹنگ پر تعیناتی کا کوئی مخصوص دورانیہ نہ ہے۔ہیڈ مسٹریس کی پوسٹ خالی ہونے کی صورت میں اریئک پوسٹنگ کی جاتی ہے تاکہ سکول کے نظام کو منظم انداز میں چلایا جاسکے۔

(ہ) ضلع لاہور میں133 گرلز مڈل سکولز ہیں اور 13 گرلز جونیئر ماڈل سکولز ہیں لیکن ان میں سے کسی بھی سکول میں گریڈ18 کی ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہے۔

(و) لاہور ڈویژن میں گرلز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں تعینات ہیڈ مسٹریس کی تعداد درج ذیل ہے:

تعداد ہیڈ مسٹریس گریڈ19	104
تعداد ہیڈ مسٹریس گریڈ 18	70
تعداد ہیڈ مسٹریس گریڈ17	128

گریڈ17,18اور 19 کی ہیڈ مسٹریس کے نام اور سکولوں کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ شہر اور تحصیل سیالکوٹ کے سکولوں کی بلڈنگز کی خستہ حالت کی تفصیل

*9624: **چودھری محمد اکرام:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر اور تحصیل سیالکوٹ کی حدود میں کس کس سکول (بوائز و گرلز) کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے اور کس کس سکول (بوائز و گرلز) کی عمارت ناکافی ہے؟

(ب) سال17-2016 کے دوران کتنی رقم اس شہر اور تحصیل کے سکولوں کی عمارات کی تعمیر اور مرمت پر خرچ کی گئی ہے، ان سکولوں کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ج) سال18-2017 کے دوران اس شہر اور تحصیل کے کس کس سکول (بوائز و گرلز) کی عمارت کی تعمیر اور مرمت کے لئے رقم مختص کی گئی ہے، ان کے نام مع مختص کردہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سیالکوٹ شہر اور تحصیل سیالکوٹ کی حدود میں16 بوائز و گرلز سکولوں کی عمارات خستہ حالت میں ہیں جبکہ 68 بوائز و گرلز سکولوں کی عمارات ناکافی ہیں۔ تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال17-2016 کے دوران52.527 ملین روپے کی رقم سیالکوٹ شہر و تحصیل کے سکولوں کی عمارات کی تعمیر اور مرمت پر خرچ کی گئی ہے۔ ان سکولوں کے نام اور رقم خرچ کردہ کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال18۔2017کے دوران سیالکوٹ شہر و تحصیل کے 23 بوائز و گرلز سکولوں کی عمارات کی تعمیر اور مرمت کے لئے 147.587 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ان سکولوں کے نام مع مختص کردہ رقم کی تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مہر آباد میں کمروں اور واش روم کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1855: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مہر آباد پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کل اراضی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول میں صرف دو کمرے ہیں جہاں طالبات بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں اور باقی تمام کلاسز باہر دھوپ میں بیٹھتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول میں بچیوں کے لئے پینے کے پانی کا بندوبست نہیں ہے اور واش روم کی چھت انتہائیdangerous ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سسٹم ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے گٹروں کا گندا پانی سکول کی دیواروں سے رس کر اندر آنا شروع ہو جاتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سکول میں بچیوں کے تناسب سے مزید کمرے بنانے اور درج بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مہر آباد نمبر 3 پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کل اراضی دو کنال 17 مرلہ ہے۔

(ب) سکول ہذا میں دو کمرے ہیں جہاں طالبات بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں۔موسم سرما میں ایک کمرے میں دو، دو کلاسز بیٹھتی ہیں اور ایک کلاس کے بیٹھنے کا برآمدے میں انتظام کیا گیا ہے

البتہ طالبات کو سردی سے بچانے کے لئے برآمدے کو پردے سے ڈھانپا گیا ہے۔ موسم گرما میں دو کلاسز کمرے میں بیٹھتی ہیں اور تین کلاسز کو سایہ دار درختوں کے نیچے بٹھا کر تدریسی فرائض سرانجام دے دیئے جاتے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔مذکورہ سکول میں بچیوں کے پینے کے لئے واٹر سپلائی کا صاف پانی میسر ہے جبکہ واش روم کی خطرناک چھت گرا کر دوبارہ تعمیر کر دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔میونسپل ایڈمنسٹریشن پیر محل نے گندے پانی کی نالی کو مرمت کروا دیا ہے۔گٹروں کا گندا پانی رِس کر سکول میں داخل نہیں ہوتا۔

(ہ) سکول ہذا میں تعداد طالبات کی تعداد 262 ہے۔ حکومت پنجاب کے مجوزہ معیار کے مطابق چھ مزید کمروں کی ضرورت ہے۔ حکومت پنجاب نے پرائمری سکولوں میں اضافی کمرے تعمیر کرنے کے لئے "خادم پنجاب سکول پروگرام"(KPSP)شروع کر رکھا ہے۔ موجودہ مالی سال2017-18میں مذکورہ پروگرام میں سکول ہذا شامل نہ ہے۔ تاہم آئندہ مالی سال 2018-19میں سکول ہذا کو اضافی کمرہ جات کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔

ساہیوال: حلقہ پی پی۔220 کے گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد اور مسنگ فسیلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

1862: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔220 ساہیوال میں کتنے ایسے گرلز پرائمری/مڈل/ہائی سکولز ہیں جن کی بلڈنگز زیر تعمیر ہیں ان میں کتنا عرصہ missing facilities کو پورا کرنے میں لگے گا؟

(ب) حلقہ پی پی۔220 ساہیوال میں کل کتنے گرلز پرائمری سکولز ہیں نیز مزید کتنے گرلز پرائمری سکولز بنانے کی ضرورت ہے تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔220ساہیوال میں کسی بھی گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر نہ ہے البتہ missing facilities کے تحت مندرجہ ذیل سکیمز کے مطابق کام کا اجراء کیا گیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطرناک عمارتوں کی تعمیر نو:

	پرائمری	مڈل	ہائی	میزان
گرلز سکولز	04	02	01	7
بوائز سکولز	02	01	0	3

مزید برآں مذکورہ حلقہ کے مندرجہ ذیل سرکاری سکولوں میں چار دیواری کا کام جاری ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	میزان
گرلز سکولز	05	03	02	10
بوائز سکولز	01	0	0	01

خادم پنجاب سکول پروگرام کے تحت حلقہ پی پی۔220کے 43 گرلز پرائمری سکولوں میں 101 اضافی کمرہ جات بنائے جارہے ہیں۔ خطرناک عمارتوں کی تعمیر اور چار دیواری کا کام جون 2018تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) حلقہ پی پی۔220ساہیوال میں گرلز پرائمری سکولوں کی کل تعداد72ہے۔مزید گرلز پرائمری سکول بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع گجرات گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوڑی میں بچوں کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1863: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسی بھی بوائز و گرلز مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول میں درجہ چہارم کی اسامیوں کی منظوری کا معیار کیا ہے اور وہاں پر بچوں کی تعداد کتنی ہونی چاہئے؟

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوڑی بھیلوال ضلع گجرات میں طالبات کی تعداد کتنی ہے اس سکول میں درجہ چہارم کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور یہاں پر کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی مزید اسامیوں کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں تمام missing facilities فراہم کرنے اور درجہ چہارم کی اسامیاں طالبات کی تعداد کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) بوائز و گرلز مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں درجہ چہارم کی اسامیوں کی منظوری کا معیار درج ذیل ہے۔

برائے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز)

بچوں کی تعداد	تعداد ضرورت اسامی برائے درجہ چہارم
500	5
1000	6
1500	7
2000	9
2500	11
3000	13
3000 سے زائد	15

برائے مڈل سکول (بوائز و گرلز)

بچوں کی تعداد	تعداد ضرورت اسامی برائے درجہ چہارم
400	03
400 سے زائد	04

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوڑی بھیلوال گجرات میں طالبات کی تعداد 480 ہے اگر تعداد 500 تک ہو تو معیار کے مطابق درجہ چہارم کی اسامیوں کی تعداد پانچ ہونی چاہئے جبکہ سکول میں پہلے سے ملازمین کی سات منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ جن میں سے تین پر درجہ چہارم کے ملازمین تعینات ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں لہٰذا معیار کے مطابق مزید اسامیوں کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سکول میں تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں۔ سکول میں درجہ چہارم کی سات منظور شدہ اسامیاں ہیں جو کہ بچیوں کی تعداد 480 کے مطابق درست ہیں۔ سکول میں درجہ چہارم کی مزید اسامیوں کی ضرورت نہ ہے۔ تین ملازمین سکول میں تعینات ہیں جبکہ باقی چار خالی اسامیاں نئی بھرتی میں پُر کر دی جائیں گی۔

گجرات: پی پی۔113 کے سکولوں میں ٹیچرز اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1864: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول فتہ بھنڈ اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رندھیر پی پی۔113 ضلع گجرات میں ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کرام کے نام، عہدہ و گریڈ بتائیں کتنے مستقل ہیں اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں کون کون سے اساتذہ عارضی ڈیوٹی اصل جگہ کی بجائے دوسرے سکول میں سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت عارضی ڈیوٹی دینے والے اساتذہ کو مستقل طور پر ان ہی سکول میں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں وہ عارضی ڈیوٹی دے رہے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول فتہ بھنڈ میں کل اسامیوں کی تعداد 10 جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹگری	مضمون	تعداد
ایس ایس ای BS-16	آرٹس	1
ایس ای ایس ای BS-14	سائنس	3
ایس ای ایس ای BS-14	ریاضی	1
ایس ای ایس ای BS-14	آرٹس	1
ای ایس ای BS-09	سائنس ریاضی	2
ای ایس ای BS-09	آرٹس	2

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رندھیر میں کل اسامیوں کی تعداد 4 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹگری	مضمون	تعداد
ای ایس ای BS-09	سائنس ریاضی	2
ای ایس ای BS-09	آرٹس	2

(ب) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول فتہ بھنڈ میں تعینات اساتذہ کرام کی تفصیل مع عہدہ و گریڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اساتذہ کرام	عہدہ	گریڈ	تقرری نوعیت
1	رخسانہ کوثر	SSE(Arts)	BS-16	کنٹریکٹ
2	شمائلہ اقبال	SESE(Arts)	BS-14	کنٹریکٹ
3	سدرہ منور	SESE(Math)	BS-14	کنٹریکٹ
4	عائشہ بتول	SESE(Sci)	BS-14	مستقل
5	راحیلہ پروین	SESE(Sci)	BS-14	مستقل
6	اقراجاوید	SESE(Sci)	BS-14	کنٹریکٹ
7	رخسانہ اصغر	ESE(Arts)	BS-09	کنٹریکٹ
8	تنزیلہ انور	ESE (Arts)	BS-09	کنٹریکٹ
9	نجمہ ناصر	ESE (Sci)	BS-09	کنٹریکٹ

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رندھیر میں تعینات اساتذہ کرام کی تفصیل مع عہدہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اساتذہ کرام	عہدہ	تقرری نوعیت
1	مصباح تنویر	ESE BS-09	کنٹریکٹ
2	بشریٰ کوثر	ESE BS-09	کنٹریکٹ
3	اقراعاصم	ESE BS-09	کنٹریکٹ
4	کنزہ طارق	ESE BS-09	کنٹریکٹ

مندرجہ بالا اساتذہ کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں ۔ مذکورہ دونوں سکولوں میں کوئی بھی ٹیچر عارضی ڈیوٹی پر دوسرے سکول میں کام نہیں کر رہی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق کسی بھی استاد کی عارضی ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی اور نہ ہی انہیں مستقل کیا جاتا ہے۔

گجرات: پی پی۔113 میں گورنمنٹ پرائمری سکول ملو اور ایلیمنٹری سکول خوجہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

1865: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول خوجہ اور گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ملو پی پی 113 گجرات کی عمارات dangerous حالت میں ہیں پھر بھی ان سکولوں کی dangerous عمارات میں بچے زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے خصوصی فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول خوجہ پی پی۔113 کی عمارت آٹھ کمرہ جات پر مشتمل ہے جن میں سے دو کمرہ جات قابل مرمت تھے جو کہ نان سیلری بجٹ (NSB) فنڈ سے مرمت کروالئے گئے ہیں اب تمام کمرہ جات قابل استعمال ہیں اور خطرناک حالت میں نہ ہیں جبکہ گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول ملو کی عمارت چار کمرہ جات پر مشتمل ہے جن میں سے ایک کمرہ خطرناک حالت میں ہے جو کہ زیر استعمال نہ ہے۔ سکول میں طلبہ کی تعداد 93 ہے اور تعداد کے لحاظ سے تین کمرہ جات سکول ہذا کے لئے کافی ہیں۔

(ب) چونکہ مندرجہ بالا سکولوں کی عمارات خطرناک نہ ہیں لہٰذا فنڈز جاری کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور پی پی۔145 میں سکولوں کی تعداد اور اساتذہ سے متعلقہ تفصیلات

1884: **جناب محمد وحید گل:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔145 لاہور میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) متذکرہ سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) متذکرہ کن کن سکولوں میں کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت کب تک خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔145 میں چار بوائز ہائی اور پانچ گرلز ہائی سکولز، سات بوائز پرائمری اور چھ گرلز پرائمری جبکہ دو بوائز مڈل اور چار گرلز مڈل سکولز موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 604 ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں 80 اسامیاں بوجہ ریٹائرمنٹ اور دیگر وجوہات کی بناء پر گزشتہ چند ماہ سے خالی پڑی ہیں۔

(د) محکمہ سکول ایجوکیشن کی ہدایت کے مطابق ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے روزنامہ خبریں لاہور مورخہ 02.01.2018 کو ایجوکیٹرز کی بھرتی کے لئے اشتہار دیا گیا تھا۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 21.01.2018 تھی جس کے لئے درخواستیں جمع ہو چکی ہیں۔ درخواستوں کی چھان بین کا کام جاری ہے توقع ہے کہ بھرتی کا عمل مکمل ہونے پر مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں خالی اسامیوں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

لیّہ: گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول میں طالبات کی تعداد اور عمارت سے متعلقہ تفصیلات

1887: **چودھری اشفاق احمد:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول (نزد صدر بازار) لیّہ میں اس وقت کلاس وار طالبات کی تعداد کتنی ہے اور کتنی ٹیچرز تعینات ہیں؟

(ب) اس سکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے۔ کتنے کمروں کی حالت مخدوش یا خطرناک حالت میں ہے؟

(ج) اس سکول میں مزید کتنے کمرے بنانے کی ضرورت ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کی زیادہ عمارت خطرناک حالت میں ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سکول کی عمارت کی تعمیر از سر نو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول (نزد صدر بازار) لیہ میں طالبات کی کلاس وار موجودہ تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی کُل تعداد 40 ہے۔ جس کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کلاس	تعداد
ششم	158
ہفتم	156
ہشتم	135
نہم	379
دہم	250
میزان	1078

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت 24 کمروں پر مشتمل ہے۔10 کمرے اور ایک ہال خطرناک حالت میں ہے۔

(ج) سکول ہذا میں مزید 10 کمرے بنانے کی ضرورت ہے۔

(د) درست ہے۔ مذکورہ سکول کی عمارت کا زیادہ حصہ خطرناک حالت میں ہے۔

(ہ) حکومت مذکورہ سکول کی عمارت کی از سر نو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اور اس حوالے سے مذکورہ سکول کو آئندہ مالی سال 19-2018 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کر دیا گیا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 میں سکولوں کی اپ گریڈیشن اور تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1888: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔145لاہور میں قائم پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنے سکولوں کو پانچ سالوں میں اپ گریڈ کرنے کی منظوری دی گئی ان میں سے کتنے اپ گریڈ ہوئے اور کتنے باقی ہیں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں حکومت نے 2013 سے تاحال مزید کتنے نئے سکول تعمیر کئے ہیں ان کی تعداد بتائی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں قائم سکولوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقہ پی پی۔145 لاہور میں مزید سکول تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) اس حلقہ میں چار بوائز ہائی اور پانچ گرلز ہائی سکولز، سات بوائز پرائمری اور چھ گرلز پرائمری، دو بوائز مڈل اور چار گرلز مڈل سکولز ہیں جبکہ اس حلقہ میں کوئی بوائز و گرلز ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں گذشتہ پانچ سالوں میں کسی بھی سکول کو اپ گریڈ کرنے کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں 2013 سے تاحال کوئی نیا سکول تعمیر نہیں ہوا۔

(د) درست ہے۔

(ہ) مذکورہ حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 کے دوران حلقہ پی پی۔145لاہور میں علاقے کی ضروریات کے مطابق نئے سکولز کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سلسلہ میں متعلقہ فیلڈ افسران کو ہدایات کی جاچکی ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

گنّے کے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پرسوں میں نے ایک issue raise کیا تھا۔ آپ کی صدارت میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں تمام ممبران نے اظہار خیال کیا کہ گنے کے کاشتکار بالخصوص چھوٹا کاشتکار بڑی مشکل کے اندر ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بات کی تھی کہ بہاولپور میں کیفیت یہ ہے کہ وہاں ایک ہی شوگر مل ہے، گنّا زیادہ کاشت ہوا ہے اور کاشتکار 60,60 روپے فی من فروخت کرنے پر مجبور ہے۔ وہ کاشتکار Mills کے چھوڑے ہوئے middlemen کے ذریعے exploit ہوتے ہیں اور گنّا فروخت کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ گنّا ایسی فصل ہے جو گھر میں سٹور نہیں ہو سکتا۔ کاشتکار نے مجبوراً دینا ہے کیونکہ اس نے اگلی فصل کاشت کرنی ہے اور اپنے گھر کی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ جو exploitation ہو رہی ہے میں نے کل بھی معلومات لی ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب تک چھوٹا کسان چِٹ نہیں دیتا کہ میں نے واجبات وصول کر لئے ہیں اس وقت تک وہ اس کو پرمٹ ہی جاری نہیں کرتے۔ جب وہ بے چارہ لکھ کر دے دیتا ہے پھر اس کو payment ملتی ہے اور وہ بھی وقت پر نہیں ملتی۔ جب کہیں میٹنگ کے اندر کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو وہ بے چارہ مجبور ہوتا ہے اس نے لکھ کر دیا ہوا ہوتا ہے کہ میں payment لے چکا ہوں۔ مل والے اس چٹ کو انتظامیہ کے سامنے دکھا کر سرخرو ہو جاتے ہیں۔ اس بُرے طریقے سے کسان کا استحصال ہو رہا ہے۔ آپ نے بڑی شفقت فرمائی، یہاں ایک دن کے لئے بحث ہوئی جس میں ہم سب نے کسان کی آواز پر رونا رویا اور شور مچایا لیکن تین چار دن گزر گئے ہیں فیلڈ کے اندر کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ سارا معاملہ اسی طرح سے رُل رہا ہے، کاشتکار پریشان ہے اور کوئی شنوائی نہیں ہے۔ وہاں پر ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کین کمشنر، کین کمشنر اور جو انہوں نے الا بلا بنایا ہوا ہے ان سب کی کارکردگی کسانوں کو ان کا حق دلوانے میں ناکام ہے۔ آنیاں جانیاں بڑی ہیں لیکن گزارش ہے کہ عملاً کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کے اندر حکومت کی بڑی کسمپرسی ہے۔ میں حکومت کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں طاقتور کرے تاکہ ان کی بات کی نیچے تک شنوائی ہونے والی بن جائے۔ میں اس معاملے پر آج ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں اور اس کے اوپر شدید ترین احتجاج کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بات سننے کی ہمت رکھیں، یہ کیا بات ہوئی؟ یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ آئیں اور وزیر قانون کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری ڈاکٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ وہ اپنی بات کا جواب سن لیں اس کے بعد بائیکاٹ کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اندر تشریف لائیں، ایوان میں آئیں۔ اپنی بات کا جواب سنیں۔ آپ نے جو بات کی ہے اس کا جواب سن لیجئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر نے بات کی ہے، مناسب تقاضا یہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں اور وہ اس بارے میں جواب سنیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جتنی گفتگو کی ہے یہ in isolation ہے، ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہی نہیں کہ اس معاملے پر کیا کوششیں ہوئی ہیں اور اس معاملے کی اس وقت on ground کیا پوزیشن ہے؟ یہ جب crushing season شروع ہوا تو وہ تھوڑا لیٹ ہو رہا تھا، باقاعدہ وزیر اعلیٰ نے اس بارے میں دو meetings کیں۔ تمام ملز ایسوسی ایشن کے عہدیداران کو بلایا گیا، crushing season شروع ہوا۔ اس کے بعد ریٹ کا معاملہ تھا کیونکہ اس وقت چینی کی قیمت مارکیٹ میں تقریباً 45 سے 48 روپے تک ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ اگر 180 روپے فی من گنا خریدیں تو چینی کا ریٹ 63 سے 64 روپے بنتا ہے۔

جناب سپیکر!اس بارے میں بیٹھ کر کسانوں کے نمائندوں اور ملز ایسوسی ایشن کے نمائندوں سے بات ہوئی،وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کو میں convene کر رہا ہوں،ہم دو یا تین مرتبہ every week ہر alternate day پر اس کی میٹنگ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر!اس بارے میں یہ طے پایا کہ مگر 180 روپے کے حساب سے CPR جاری کریں گی،ہوتا یہ تھا کہ CPR تو 180 روپے کی جاری ہوتی تھی،یہ میں ڈاکٹر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ کسی بھی مل پر جا کر دیکھیں تو جو CPR ہے وہ 180 روپے کی جاری ہوئی تھی لیکن اس کے بعد پیسے کم دیئے جاتے تھے۔ اس بہانے کہ CPR کے اوپر بنک سے جا کر 15 دن بعد payment ہوتی ہے۔ زمیندار کو ضرورت ہوتی ہے،زمیندار کو مڈل مین بھی یا مل کا ہی کوئی بندہ کہتا ہے کہ جناب آپ نے 15 دن کہاں انتظار کرنا ہے۔ آپ مجھ سے 140 یا 150 روپے کے حساب سے پیسے لے لیں۔اس پر بھی ہم نے قدغن لگائی کہ اگر کسی مل نے فوری بھی payment کرنی ہے تو وہ 160 یا 165 روپے سے نیچے نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد تمام ملز پر منسٹرز،ڈپٹی کمشنرز اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے عملے کی باقاعدہ ڈیوٹیاں لگائی گئیں،جو ملز 160 روپے سے نیچے ،140 روپے سے نیچے payments کر رہی تھیں تو ان کے جی ایم کو گرفتار کیا گیا ،باقاعدہ ان پر مقدمات درج کئے گئے کیونکہ first time جی ایم کو گرفتار کرنے کے آرڈر تھے،اگر اس کے باوجود بھی وہ مل ریٹس نہ دے تو پھر اس کے مالک کو گرفتار کیا جائے۔ ایک مل کے مالک کو گرفتار کرنے کے لئے سندھ تک پیچھا کیا گیا،وہ وہاں ٹھٹھ میں چلا گیا تو وہاں تک اس کا پیچھا کیا گیا تو پھر انہوں نے اپنے ریٹس کو درست کیا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ جماعت اسلامی کی جو کاشتکاروں کی تنظیم ہے اس کا نام کسان بورڈ ہے۔ اس کے سربراہ سرفراز خان ہیں جو کہ ایک ریٹائرڈ آفیسر ہیں۔ اسی طرح ایک انجمن کاشتکاراں ہے اس کے سربراہ رانا افتخار ہیں،اس کے علاوہ کسان اتحاد ہے۔ اس کے سربراہ خالد کھوکھر اور چودھری انور صاحب ہیں۔ رابعہ سلطان صاحبہ ترقی پسند کاشتکاروں کو represent کرتی ہیں۔ مگر جو صورتحال ڈاکٹر صاحب بتا رہے ہیں،اگر یہ صورتحال ہو تو پھر ان لوگوں کو گورنمنٹ اور گورنمنٹ کی میٹنگز کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ یہ ہر میٹنگ میں،ہر تیسرے دن میرے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے کسان بورڈ کے سربراہ سرفراز خان بھی ہر میٹنگ میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جو جماعت اسلامی پنجاب کے صدر ہیں انہوں نے ایک رٹ کر دی تو میں نے سرفرار خان سے کہا کہ آپ ہمارے

ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں، آپ کے سامنے روز ایکشن ہوتا ہے، ہم روز ریٹس کا جائزہ لیتے ہیں اور جو ملز ریٹس کم دے رہی ہیں ہم ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور اس میں بتدریج بہتری آرہی ہے تو آپ نے رٹ کیوں کی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ نہیں وہ ہم نے نہیں وہ ہمارے پنجاب کے صدر نے رٹ کی ہے تو اس کے ساتھ بھی پھر انہوں نے معاملہ take up کیا یہ باقاعدہ جو last date تھی، کورٹ سے اجازت لی اور آج پانچ بجے شوگر کین بورڈ کی میٹنگ ہے اس میٹنگ میں کاشتکاروں کے تمام نمائندے بشمول جناب سرفراز خان وہاں پر موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں نے condition یہ لگائی ہے کہ تمام ملز کے مالکان آئیں گے اور ہم کسی جی ایم کے ساتھ بات نہیں کریں گے۔ آج ان کے ساتھ یہ دو ٹوک بات ہونے جارہی ہے جو cost analysis کے بعد موجودہ شوگر کی قیمت کے مطابق جو گنے کی قیمت طے ہوئی ہے وہ figures میں اس وقت show نہیں کرتا کیونکہ یہ بات پھر پبلک ہو جائے گی۔ یہ بات پانچ بجے میٹنگ میں طے ہونی ہے، یہ کسانوں کے تمام کاشتکاروں کی تمام نمائندہ تنظیموں نے کہا ہے کہ جو مارکیٹ میں چینی کا ریٹ ہے ہم اس کا بھی خیال رکھتے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملز والے بھی اپنا بزنس کریں اور کسان کا بھی استحصال نہ ہو۔ ہم ان کے ساتھ وہ قیمت طے کرتے ہیں جو ان کو بھی برداشت ہو اور ہمارا بھی اس میں استحصال نہ ہو۔ اس مقصد کے لئے آج پانچ بجے وہ میٹنگ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس بارے میں تو ہر دن گورنمنٹ نے بہتری لانے کے لئے کام کیا ہے اور meantime یہ جو احتجاج کا سلسلہ چل رہا تھا، اس event میں ایک نے 17 تاریخ کو، اس کے بعد پھر کسی نے 19 تاریخ کو اور پھر اس کے بعد کسی نے 20 تاریخ کو آنا تھا تو اس میں بھی ان کاشتکار تنظیموں کو engage کیا گیا اور ایک بہت بھاری رقم ان کے ساتھ commit کی گئی اور ان کو یہ کہا گیا کہ جب یہاں پر لاہور میں تماشا لگ جائے گا تو پھر آپ نے بھی آجانا ہے۔ ہم آپ کو اتنے کروڑ روپے کی فراہمی یقینی بنائیں گے اور آپ نے کرنا یہ ہے کہ آپ جا کر کسانوں سے پوچھیں کہ ہاں جی آپ کی کتنی فصل ہے، دس ایکڑ ہے جی، کتنی قیمت ہے اتنی ہے جی، یہ لیں اور اس کو آگ لگا دیں۔ ادھر احتجاج ہو رہا ہو گا، ادھر کھیتوں کو آگ لگ رہی ہو گی اور ہم 30۔ جنوری تک یہ سارا کام سمیٹ دیں گے لیکن بہر حال وہ تو پھر

کامیاب نہ ہو سکا۔ ہمارے پاس evidence موجود ہے، ان کاشتکاروں کے نمائندوں کی جن کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کی گئی بلکہ بیانہ تک دیا گیا اور اس میں وہ جماعتیں جو اس احتجاجی پروگرام میں آلہ کار تھیں ان کے لیڈروں کی ہمارے پاس گفتگو ہے لیکن بہر حال ہم اس طرف نہیں گئے۔۔۔

جناب سپیکر: Please be careful. بہتری کی طرف جائیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر in isolation بات کر رہے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ یہ آج پانچ بجے تشریف لائیں، سردار شہاب الدین خان بھی آئیں اور ہمارے ساتھ میٹنگ attend کریں، وہاں پر تمام شوگر مل ایسوسی ایشن اور مالکان بھی موجود ہوں گے۔ یہ تمام کسانوں کی تنظیموں کے نمائندے بھی موجود ہوں گے اور ہم نے کسی قیمت پر کاشتکار کا استحصال پہلے ہونے دیا ہے اور انشااللہ تعالیٰ نہ اب ہونے دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب انہوں نے پانچ بجے کا ٹائم بتایا ہے۔ یہی بہتر رہے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خدارا گزارش یہ ہے کہ رانا ثناءاللہ خان میرے لئے معزز ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ انہوں نے یہاں on the floor of the House بات کی، کہ اس discussion کے بعد بتدریج اضافہ ہوا ہے جو حکومت پنجاب نے decision لئے ہیں کہ 160 یا 165 روپے کم payment جو بھی شوگر مل کرے گی۔ اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے بڑے غور سے معزز منسٹر صاحب کی گفتگو سنی۔ یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ لیّہ شوگر ملز نے 156,158 روپے کی payment کل کی ہے اور میں agree کرتا ہوں کہ جو سی پی آر کا مسئلہ ہے، سی پی آر 180 روپے پر جاری ہو رہی ہے۔ یہ بات رانا صاحب کی بالکل درست ہے لیکن میں نے اس دن بھی تجاویز میں کہا تھا کہ کوئی ایسا میکنزم بنائیں، خدارا کہ وہاں شوگر ملز مافیا کیا کرتا ہے کہ وہ 180 روپے کی سی پی آر پہ اس کاشتکار جس کو ضرورت ہوتی ہے اس کو بند کمرے میں بلاتا ہے اور وہاں

اس کا thumb لیا جاتا ہے اور 158 روپے payment کل تک ہو رہی ہے۔ یہ میں ثبوت سے کہہ سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم اپوزیشن والوں نے جو تجاویز دی تھیں، یہ حکومت کا کام ہوتا ہے کہ جو ریٹ وہ طے کرے ان شوگر ملز مافیا سے وہ ensure کروائے، اپنی writ کو منوائے کہ 180 روپے کاشتکار کو ملیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں on the floor of the House یہ admit کیا ہے کہ وہ شوگر ملز مافیا 180 روپے نہیں دے سکتا۔ کاشتکاروں کے نمائندوں، مختلف نمائندوں اور ہم نے یہ بات طے کرنی ہے، میں صرف اپنی تجویز دیتا ہوں، ناکامی تو حکومت نے تسلیم کر لی، اتنی گزارش کروں گا۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ناکامی تو انہوں نے تسلیم نہیں کی۔ ایسی بات تو نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہی ensure کروا دیں کہ 30۔اپریل تک یہ شوگر ملیں چلوا دیں اور غریب کاشتکار کا تمام گنّا وہاں چلا جائے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب بات کر رہے تھے تو سردار شہاب الدین خان میرا خیال ہے کہ باہر تھے۔ ڈاکٹر صاحب تو یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ 160 روپے کے حساب سے کاشتکار سے گنّا لیا جا رہا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ 158 روپے کے حساب سے یعنی 2 روپے جو ہیں وہ 160 سے کم دیئے۔

جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ بالکل یہ صورتحال پہلے تھی کہ hundred plus کے اوپر کاشتکاروں کو payment کر کے گنّا لیا جا رہا تھا اور یہ واقعی استحصال تھا، گورنمنٹ نے جب سے اس پر اقدامات کئے ہیں اس سے بتدریج بہتری آئی اور اب اس وقت صورتحال یہ ہے کہ یہ روپے، دو روپے کی بات کر رہے ہیں، دیکھیں! معاملہ یہ ہے کہ سی پی آر جب جاری ہوتی ہے تو اس کے اوپر 15 دن بعد payment ہونی ہے۔ اگر مجھے 180 روپے کی سی پی آر جاری ہو گئی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ نہیں، میں نے 15 دن انتظار نہیں کرنا اور اس کے لئے میں net cash حاصل کرنے کے لئے اس میں کچھ کمی کرتا ہوں تو بہر حال یہ بات کاشتکاروں کے جو نمائندے ہیں ان کو میں نے ہر میٹنگ میں یہ guaranteed کیا ہے کہ آپ اپنے لوگوں کو سمجھائیں، وہ اس خطرے سے کہ جی 15 دن کے بعد پتا نہیں کیا بنے گا کم payment نہ لیں، 15 دن کے بعد بنک سے جو payment ہونی ہے ہم اس کو ensure کریں گے اور

گورنمنٹ اس بات کی ذمہ دار ہے کہ 15 دن کے بعد payment ہو گی لیکن اس کے باوجود بھی اگر کوئی آدمی اپنا رسک cover کرتا ہے، وہ کسی بات پر رضامند ہو جاتا ہے، 180 روپے پر انگوٹھا لگا دیتا ہے اور پیسے اس سے کم لے لیتا ہے کہ میں نے 15 دن یا 20 دن انتظار نہیں کرنا تو بہر حال اس کا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے کہ ہم ہر طرح کی گارنٹی دینے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ سی پی آر کا شتکار اپنے پاس رکھیں، 15 دن بعد ان کو اگر بنک سے payment نہ ہو تو گورنمنٹ آف پنجاب ذمہ دار ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! رانا صاحب نے کہا ہے کہ آج 5 بجے میٹنگ ہے۔ ہمیں بتا دیں کہ کہاں پر میٹنگ ہے، میں اور سردار شہاب الدین خان ہم انشاء اللہ میٹنگ میں آئیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 90 شاہراہ قائداعظم پر 5:00 بجے میٹنگ ہے۔ آپ دونوں صاحبان تشریف لائیں۔ میں آپ کو most welcome کروں گا۔ وہاں پر اشتکاروں کے نمائندے بھی موجود ہوں گے، ملزمالکان بھی موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ہماری کوشش یہی ہے کہ جو بہتری آئی ہے اس بہتری کو اور زیادہ بہتر کریں، اس کو مزید improve کریں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میرے پاس ایک سی پی آر موجود ہے جس پر 150 روپے کے حساب سے payment ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ جب آپ سے بات کر رہے ہیں یہ اس کے بعد کی بات ہے یا پہلے کی بات ہے؟

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ میں latest بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو بات کی ہے کہ اگر کسی نے جلدی payment لینی ہو، کسی نے آپس میں اس طرح کی بات کر لی ہو۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ میں سی پی آر کی بات کر رہا ہوں۔ سی پی آر میں انہوں نے 150 روپے payment کی ہے۔ یہ حمزہ شوگر ملز جٹھا، پٹھان خان کوٹ ہے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! حمزہ شہباز۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! نہیں۔ حمزہ شہباز نہیں۔ غلط کر رہے ہیں۔ یہ سارا جہانگیر ترین کا کیا دھرا ہے کاشتکار جو ذلیل ہو رہے ہیں وہ جہانگیر ترین صاحب کے کئے دھرے پہ ہو رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم جو بات فرما رہے ہیں یہ بات درست نہیں ہے۔

MR SPEAKER: No cross talk please. No cross talk from both sides.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر کسی ملز نے سی پی آر 180 روپے سے کم کی جاری کی ہے یہ جرم ہے، یہ مجھے وہ دیں، کین کمشنر کو کہیں کہ ان کے خلاف مقدمہ درج کریں۔ ہوتا یہ ہے کہ سی پی آر 180 روپے کی ہوتی ہے لیکن اس کے پیچھے وہ انگوٹھا لگوا کر payment کم کرتے ہیں۔ یہ پہلے 130,135,140 کی بھی شکایت تھی، یہ پھر جیسے جیسے اقدامات ہوئے ہیں تو پھر یہ معاملہ اوپر کی طرف آیا ہے۔ اس میں یہی ہے کہ اگر کاشتکار تھوڑا سا اس میں حوصلہ دکھائے یا پنجاب گورنمنٹ کے اوپر اعتماد کرے اور وہ اپنا net cash نہ لے تو 15 دن کے بعد سی پی آر کے اوپر اسے بنک سے payment ہو گی۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں سی پی آر کی بات کر رہا ہوں۔ میں اس payment کی بات نہیں کر رہا۔ یہ میرے پاس ثبوت ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ان کی اگلی بات بھی تو سنیں ناں، انہوں نے جو کہا ہے کہ سی پی آر اگر انہوں نے 180 روپے سے کم جاری کی ہے، جب سے انہوں نے ان سے بات کی ہے تو پھر یہ اس کا نوٹس لیں گے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! RYK جو ہے وہ payment نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: ان کو کاپی دے دیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔ بہت ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ تین سال ہو گئے ہیں، 2015 میں یوحنا آباد میں لنچنگ کیس کے جو مجرم ہیں وہ آج بھی سنٹرل جیل میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ وہاں پر ایک ایک، دو دو کر کے مر رہے ہیں، ان کو کوئی طبی امداد دی جاتی ہے اور نہ ہی ان کا کوئی ٹرائل ہو رہا ہے۔ رانا ثناء اللہ خان ہمارے بڑے محترم ہیں۔ انہوں نے پشاور خیبر پختونخوا میں جو مشال کیس تھا اس پر بہت شور مچایا، انہوں نے ایک سال کے اندر اندر اس کیس کا فیصلہ کر دیا۔ انہوں نے وہاں پر جو مجرم تھے ان کو سزائیں دیں اور جن کو عدالت نے چھوڑا ہے ان پر حکومت نے مقدمے کئے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ بڑی مہربانی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بات کرنے دیا کریں۔ وہ لاء منسٹر پنجاب کے ہیں یا کے پی کے ہیں۔ بات کرنے دیا کریں۔ یہ دیکھیں ناں کہ پنجاب میں کیا ہو رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, order please, order please. I say order please.

بڑی مہربانی۔ توجہ دلاؤ نوٹس۔ اس کا جواب نہیں آیا۔ آپ خود جواب دینا چاہتے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بڑا اہم ہے۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، بات سنیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی، بہت شکریہ، جو میری بہن محترمہ شُنیلا رُوت نے فرمایا ہے۔ ان سب کا کیس subjudice ہے اور انسداد دہشت گردی کی عدالت میں چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ چاہتی ہیں تو کل میں ان کو سارا ریکارڈ لا کر دکھا دیتا ہوں کہ کتنے پراسیکیوشن witness ہوئے ہیں اور ایک organization ہے، ملزمان کے جو وکیل ہیں وہ بھی پیش ہو رہے ہیں اور ان پر cross examine بھی ہو رہا ہے۔ جہاں تک انہوں نے دوسری بات فرمائی ہے، اگر آپ کے پاس کوئی ایسی evidence ہے کیونکہ میں نے دونوں جیلوں میں اور باقی بھی جیلوں میں ان کو وزٹ کیا ہے وہاں پر میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی، وہاں پر میں نے سارا ماحول بھی دیکھا ہے اور جو لوگ یوحنا آباد والے تھے ان سے بھی ملا ہوں بلکہ میں ان کے سپرنٹنڈنٹ سے علیحدہ ملا ہوں، ان کو میں نے کہا کہ میں نے ان سے بات کرنی ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ کے پاس کوئی evidence ہے تو مجھے دیں، اگر کوئی ایسی بات ہے، اگر ان کو طبی سہولت نہیں دی گئی اور باقی کوئی تفریق کی گئی ہے تو مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: تو کیا آپ میٹنگ نہیں کر سکتے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل نہیں سکتے، بیٹھ نہیں سکتے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بالکل میٹنگ کر سکتی ہوں۔ ان کے ساتھ بیٹھ سکتی ہوں۔ کوٹ رادھا کشن والوں کو سزائیں نہیں ہوئیں۔۔۔

MR SPEAKER: The matter is subjudice.

محترمہ شُنیلا رُوت: دو لوگ وہاں مر گئے ہیں، ان کو پتا نہیں ہے کہ وہ کیوں مرے ہیں؟ ان کو طبی امداد نہیں ملی تو وہ مرے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میڈم کو legal background کا پتا نہیں ہے، جو معاملہ کورٹ میں pending ہوتا ہے وہ subjudice ہوتا ہے، جس طرح کوٹ رادھا کشن کی انہوں نے بات کی ہے، مجھے یاد ہے کہ جس دن وہ واقعہ ہوا تھا اسی رات stake مدعی بنی اور اس میں جو اعلان کرنے والا آدمی تھا اس کو بھی سزائے موت دی گئی، جو شمع اور

سجاد کا واقعہ ہے لیکن اس وقت بہت سارے ہمارے لوگ ہیں کہ جب ایسے واقعات ہوتے ہیں اور گورنمنٹ ان کو سزائیں دیتی ہے، جو وہ دونوں میاں بیوی ہوئے تھے تو کوئی کسی بات کی appreciation بھی نہیں ہوتی ۔وہاں پر جتنا کسی کا جرم تھا انہیں چار چار،پانچ پانچ سال سزائیں ہوئیں۔ جس طرح مثال کیس کی بات کی گئی۔

جناب سپیکر!میںon the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ کل جو فیصلہ ہوا ہے میں ذاتی طور پر اس پر agree نہیں چونکہcommon attention سے ایک نوجوان مارا اور ابھی تک پی ٹی آئی کا کونسلر پکڑا نہیں گیا۔ وہ برمنگھم بھاگ گئے ہیں اس کے والد نے پریس کانفرنس کی ہے کہ یہ میرے سارے ملزمان ہیں۔ جب ان کی نیت ایک تھی، مشترکہ تھی تو ان کو پکڑا جائے، جہاں تک یوحنا آباد کا تعلق ہے۔۔۔

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میڈم ایک منٹ میری بات سنیں۔ جہاں تک یوحنا آباد کا تعلق ہے۔ میں آپ کو assure کراتا ہوں کہ اگر کسی قسم کی کوئی evidence ہے تو آپ مجھے دیں میں آپ کو ساتھ لے کر جیل میں جاؤں گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: دونوں کا شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر1441 میاں طارق محمود کا ہے۔جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

گجرات:موضع کھوہار خورد کے رہائشی محنت کش کے جواں سال بیٹے کا قتل اور ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1441: **میاں طارق محمود:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 29۔ جنوری 2018 کو تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات کے نواحی موضع کھوہار خورد کے رہائشی محنت کش کے جواں سال بیٹے محمد اسلم بعمر22/21سال کو اپنے گھر جاتے ہوئے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول بوائز کے قریب دن دہاڑے فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا؟

(ب) مقدمہ ہذا سے متعلقہ اب تک ہونے والی پیش رفت کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ قتل ہوا ہے اور یہ blind murder ہے اس میں مدعی مقدمہ نے کسی کو بھی نامزد نہیں کیا بلکہ ابھی تک کسی پر کوئی شک کا اظہار بھی نہیں کیا۔ اس بارے میں موقع سے جو evidence collect کی گئی اور اس کی جو geofencing کرائی گئی ہے اس پر کام ہو رہا ہے اور امید ہے کہ پولیس انوسٹی گیشن ان قاتلوں تک پہنچے گی اور انشاء اللہ ان کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے کتنا time چاہئے چونکہ ایسے واقعات ایسی نوعیت کے ہوتے ہیں کہ کوئی بے چارہ گھر سے نکلے اور اسے گولیاں مار کر قتل کر دیا جائے۔ آپ خود سوچیں کہ ان کا جواں سال بیٹا ہے ان کا کیا حال ہو گا لہٰذا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی اندازہ ہے کہ کب تک اس کیس کی انوسٹی گیشن ہو جائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر geofencing اور وہاں سے جو دوسری scientific evidence ملی ہے اس کے متعلق analysis کرایا جا رہا ہے اور کوشش ہے کہ جلد سے جلد اس کیس کو trace out کیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر1444 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر1 جناب شہزاد منشی کی ہے۔جی، شہزاد منشی اسے پیش کریں۔

سیکرٹری ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز
پنجاب کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

جناب شہزاد منشی : جناب سپیکر!شکریہ۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ بروز بدھ 17۔ جنوری2018سہ پہر3.09 پر میں نے اپنے موبائل فون نمبر 0321-9452254 سے سیکرٹری ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز پنجاب عاصم اقبال کو ان کے موبائل فون نمبر0304-0920012 پر مینارٹی رائٹس کمیشن بل 2016 کے حوالہ سے بات کرناچاہی۔ اس لمحہ میرے پاس سیموئیل پیارا صاحب Minority Implementation Chairman Rights Forumاور چودھری طارق (ایڈووکیٹ)موجود تھے۔ جیسے ہی عاصم اقبال نے کال موصول کی میں نے انہیں عاصم بھائی مخاطب کیا اور جناب نے مجھے جی شہزاد، جی شہزاد کہہ کر بات کا آغاز کیا۔ میں نے ان کے اس انداز کو فراموش کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس چند دوست آئے ہیں اور وہ مینارٹی رائٹس کمیشن بل 2016 کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ عاصم اقبال نے میری بات کو نہ سنتے ہوئے ایک ہی سانس میں کہا کہ تم انتہائی گھٹیا سوچ اور cheap mind کے بندے ہو۔ تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے ۔تمہارا میرے ساتھ کیا واسطہ کہ تم مجھے عاصم کہہ کر پکارو اور انتہائی برے انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر!میں نے موصوف سے کہا کہ عاصم بھائی میں نے آپ کو عاصم نہیں کہا بلکہ عاصم بھائی ہی پکارا ہے اور آپ کا یہ کیا انداز ہے کہ آپ مجھے گھٹیا سوچ اور cheap mind کہہ کر باتیں کر رہے ہیں، ذرا ہوش کے ناخن لیں ۔ باوجود میری تردید کے موصوف غصے سے اور غلط انداز سے میری تحقیر کرتے چلے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے پھر کہا کہ جناب میں نے آپ کو عاصم بھائی ہی پکارا ہے اور آپ اپنے رویہ پر غور کریں۔ فرمانے لگے کہ تم میرے کوئی رشتہ دار ہو یا دوست ہو جو میں آپ کا لحاظ کروں

اور میری تحقیر کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس time اور نہ ہی میں آپ کی کسی بات کا جواب دینے کا پابند ہوں آپ ایم پی اے اسمبلی میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو کچھ نہیں سمجھتا اور فون بند کر دیا۔ سیکرٹری ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز کے اس گستاخانہ روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق آج ہی پڑھی گئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ اس کا جواب منگوانے کے لئے مہلت دے دیں تو اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق اگلے ہفتے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا؟

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ نے تحریک استحقاق نمبر 17 کا جواب دینا تھا؟

حلقہ پی پی۔9 راولپنڈی میں ہارے ہوئے شخص کا ترقیاتی سکیموں پر بطور ایم پی اے کی تختیاں لگانا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس کا جواب ایگزیکٹو آفیسر چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ نے بھجوا دیا ہے کہ چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ تحقیق کے بعد مکمل طور پر اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ دفتر ہذا نے کوئی بورڈ یا تختی سرکاری فنڈ سے یا گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے مہیا کئے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آواز نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ نے یہ جواب بھجوایا ہے کہ دفتر نے کوئی بورڈ یا تختی سرکاری فنڈ سے یا گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے مہیا کئے گئے کسی بھی ترقیاتی فنڈ سے لگائی ہے اور نہ ہی اس مد میں کوئی خرچہ کیا گیا۔ اگر کوئی حرکت بابت تختی اتارنے یا لگانے کی کی گئی ہو تو کسی کا انفرادی عمل ہو سکتا ہے اس میں کنٹونمنٹ بورڈ کا کوئی عمل دخل نہیں۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں کہ اس تحریک استحقاق کے دو حصے ہیں جن کے تحت privilege breech ہونے کی بات کی گئی ہے۔ ان کی تحریک کی لائن نمبر چھ میں کہا گیا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ میرے حلقے میں 17-2016 میں جو ترقیاتی کام کئے گئے ہیں اور جاری ہیں ان پر جعل سازی کرتے ہوئے چودھری محمد ایاز اپنے نام کی تختیاں بطور ایم پی اے لگوا رہا ہے۔ ان کے مطابق جو یہ کہہ رہے ہیں کہ تختیاں لگ رہی ہیں انہوں نے کسی ادارے کی طرف اشارہ کیا، کسی سرکاری ملازم کا نام لکھا ہے اور نہ ہی کسی محکمے کا لکھا ہے کہ پبلک ہیلتھ لگوا رہا ہے، پراونشل بلڈنگ لگوا رہی ہے، ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، لوکل گورنمنٹ ہے، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ہے، کسی ڈیپارٹمنٹ کا کسی سرکاری افسر کا نام نہیں ہے بلکہ صرف ایک individual کا نام لکھا ہے کہ وہ لگوا رہا ہے۔ تحریک استحقاق کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اس فرد کو ترقیاتی فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں۔ کسی بھی ایم پی اے کو کوئی بھی ترقیاتی فنڈز by name جاری ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی کام کو مکمل کرنے کے لئے کسی کو بھی فنڈ جاری ہوتے ہیں۔ صرف ایک identification کا process ہے کہ اگر کوئی اپنے حلقے میں کوئی سکیم کرانا چاہتا ہے تو وہ متعلقہ محکمے میں نشاندہی کرتا ہے اور محکمے کا اپنا ایک طریق کار ہے۔ اس کے مطابق اگر وہ سکیم feasible ہو تو اس کے لئے پیسے جاری کر کے کام مکمل کرتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق ایک پرائیویٹ آدمی کے خلاف ہے۔ یہ تحریک کسی سرکاری ملازم یا ادارے کے خلاف نہیں ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی تحریک استحقاق جواب کے لئے pending کی گئی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!میری اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہو سکتا پہلے اس کا جواب آنے دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اُس دن بھی آپ سے درخواست کی تھی اور ایوان کے اندر احتجاج بھی کیا تھا۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے میری تحریک کا جو جواب دیا ہے مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی۔ میرے پاس اس کی ویڈیوز اور دوسرے ثبوت ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی تحریک میں تو کسی سرکاری آدمی یا ادارے کا نام نہیں لکھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا ورنہ میں یہ سارے ثبوت مہیا کر دیتا۔ اگر کوئی مجھے سُنے گا، مجھ سے پوچھے گا اور ثبوت مانگے گا تو پھر ہی یہ کسی نتیجے پر پہنچ سکیں گے۔ انہوں نے تو یکطرفہ جواب لے کر یہاں پر پیش کر دیا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ میرے پاس اس کی باقاعدہ ویڈیوز اور تصویریں ہیں۔ میں نے کسی کلرک یا تختی لگانے والے مزدور کا نام تو نہیں لینا۔ یہ تو محکمہ نے بتانا ہے کہ یہ تختیاں کس نے لگائی ہیں۔ میرا کام ان کو ثبوت مہیا کرنا ہے اور میں وہ دینے

کے لئے تیار ہوں۔ میرے موبائل فون میں یہ سارے ثبوت موجود ہیں جو کہ میں نے ابھی اپنے ہاتھ میں اُٹھایا ہوا ہے۔ آپ حکم کریں تو میں یہ ویڈیوز اور تصویریں ابھی دکھا دیتا ہوں لیکن میرے ساتھ یہ انتہا کی زیادتی نہ کریں اور اس ایوان کی اس طرح سے بے توقیری نہ کریں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے ایوان پر لعن تعن کر دی حالانکہ اس ایوان کے اُوپر اصل میں تو لعن تعن یہاں اندر سے آپ لوگ practically کر رہے ہیں۔ میں نے ایک شکایت آپ کے سامنے رکھی ہے لہذا مجھے اس کو ثابت کرنے کا موقع تو دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس موقع تھا کہ آپ اپنی تحریک میں کسی آفیسر یا ادارے کی نشاندہی کرتے جبکہ آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ میری یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور جب کمیٹی مجھے بُلوائے گی تو میں یہ سب کچھ ثابت کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اب ایسا نہیں ہو سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک استحقاق کسی سرکاری اہلکار یا ادارے کے خلاف ہوتی ہے جبکہ معزز ممبر نے اپنی تحریک میں کسی سرکاری افسر یا ادارے کا نام نہیں لکھا تو پھر کمیٹی میں کس شخص یا ادارے کو طلب کیا جائے گا؟ ایسے ہوا میں بات نہیں ہوتی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحریک دینے کا مقصد یہی ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ اس کے پیچھے کون ہے؟ معزز پارلیمانی سیکرٹری میرے ساتھ ابھی چلیں تو میں ان کو یہ ساری لگی ہوئی تختیاں دکھا دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ حکومت کے کسی ادارے نے ایسی کوئی تختی نہیں لگائی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہاں پر تختیاں لگی ہوئی ہیں اور ان پر سرکاری سکیموں کے نمبر بھی لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ مہربانی کر کے اب تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور مجھے اس پر بات کرنے کا موقع ضرور دیں۔ میری آپ سے بڑی humble request ہے کہ میری اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! میں آپ کی اس تحریک کو already dispose of کر چکا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ روّیہ مناسب نہیں اور میں اس کی مذمت کرتا ہوں کہ all of sudden ہمارا مائیک بند ہو جاتا ہے۔ بغیر مائیک کے بول بول کر ہمارے گلے بند ہو جاتے ہیں اور ہم ادویات کھا کھا کر تھک چکے ہیں۔ یہ روش ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے ایک شکایت آپ کے سامنے رکھی ہے تو آپ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کریں۔ میں وہاں پر ہر چیز ثابت کروں گا اور اگر میں ثابت نہ کر سکا تو یہ تحریک وہاں پر dispose of ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب!میں اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیسے کر دوں اور کس کے خلاف کروں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ ڈی سی راولپنڈی کو بُلوائیں اور وہ بتائیں گے کہ یہ تختیاں کس نے لگائی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ اپنی تحریک میں کسی کا نام لکھتے تو پھر ہم اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ تو ان کا کام ہے کہ معلوم کریں کہ یہ تختیاں کون لگوا رہا ہے؟ یہ ایسے ہی روٹی کو چوچی کہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! ان کو پارلیمانی آداب سکھائیں۔

جناب سپیکر: ان کو سکھانے کی ضرورت نہیں، ان کو سب آداب کا پتا ہے اور وہ سب کچھ جانتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انہوں نے اپنی تحریک میں ڈی۔ سی راولپنڈی کا نام نہیں لکھا۔

جناب آصف محمود: میاں طاہر صاحب! آداب آپ سیکھ لیں۔ میں سپیکر صاحب سے بات کر رہا ہوں۔ میں آپ سے بات نہیں کر رہا۔ میں نے پچھلے چار سالوں میں بڑے پارلیمانی آداب سیکھے ہیں۔ آپ مجھے پارلیمانی آداب نہ سکھائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پھر عرض کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ آپ ڈی سی راولپنڈی کو بُلوائیں اور ان سے پوچھیں کہ یہ تختیاں کس نے لگائیں ہیں؟

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ اور پارلیمانی سیکرٹری آپس میں مل بیٹھ کر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم آپس میں مل بیٹھ کر کیا بات کریں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کی تحریک استحقاق کا جواب دے دیا ہے اور rules کے مطابق یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی اس لئے میں نے اس کو dispose of کر دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ rules ہمیں لے ڈوبے ہیں۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، آصف محمود صاحب! آپ نے مزید کچھ کہنا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میری اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیں اور کمیٹی ڈی سی راولپنڈی کو بُلوا لیں میں کمیٹی میں یہ سب کچھ prove کر دوں گا۔ میرے پاس اس حوالے سے سارے ثبوت موجود ہیں۔ میرے پاس ویڈیوز اور تصویریں ہیں اور میں یہ ثبوت کسی فورم پر ہی مہیا کروں گا۔ اب میں یہاں پر تو یہ ویڈیوز نہیں دکھا سکتا۔ آپ مجھے موقع تو دیں۔ آپ بے شک مجھے اپنے پاس بُلا کر سُن لیں۔ آپ اس تحریک کو اپنے پاس رکھ لیں یا کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک کو پڑھ لیں۔ میں اسے کمیٹی کے سپرد کیسے کر دوں؟ محکمہ نے اس کا جواب دے دیا ہے اور اس کے بعد کس کے خلاف یہ تحریک کمیٹی کے سپرد کی جائے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک کے ذریعے حکومت سے گزارش کی تھی کہ وہ بتائے کہ یہ تختیاں کون لگوا رہا ہے اور چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ کے CA کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ مہربانی کر کے میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: شہزاد منشی صاحب! ایسا نہیں ہو سکتا۔ پہلے اس تحریک کا جواب آئے گا پھر دیکھیں گے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جناب آصف محمود کی تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ معزز ممبر جناب آصف محمود کو اپنی تحریک amend کرنے کی اجازت دے دیں یا وہ اس تحریک کو amend کر کے دوبارہ submit کروا دیتے ہیں کیونکہ یہ معاملہ بہت تشویشناک ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ ٹھیک ہے وہ اپنی تحریک کو amend کر کے دوبارہ submit کر دیں تو ہم اس کو دیکھ لیں گے۔ جب یہ اپنی تحریک دوبارہ جمع کروائیں گے تو پھر اس کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا میں اپنی تحریک کو amend کر کے دے دوں؟

جناب سپیکر: اس کے لئے جو طریق کار ہے وہ اختیار کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں نے اس سال تین تحاریک دی ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہیں آئی۔ کیا وہ تینوں تحاریک Rule-74 کی نذر ہو گئی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں ابھی آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا اس کو بعد میں دیکھ لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر1239 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1250 سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1259 ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ابھی ہمارے بھائی جناب محمد عارف عباسی نے گزارش کی تھی کہ پنجاب اسمبلی کے سامنے مال روڈ پر ایک ہزار ٹیچرز کا احتجاج ہے جس وجہ سے مال روڈ بلاک ہے تو آپ نے کہا تھا کہ وزیر قانون آجائیں تو اُن سے بات کریں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں نے دو دن پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر یہی بات کی تھی کہ خواندگی اور غیر رسمی تعلیم کے ادارے کو قائم ہوئے 15 سال ہو گئے ہیں اور جن اساتذہ کو کنٹریکٹ پر

بھرتی کیا گیا تھا اُن کو ریگولر نہیں کیا گیا اور تشویشناک بات ہے کہ ابھی تک اُن کی تنخواہ بھی صرف 5ہزار ہے اور وہ بہت زیادہ پریشان ہیں جس پر آج اُن کا احتجاج ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات کریں گے، اِدھر یہ بات مناسب نہیں لگے گی۔ میں، وزیر قانون اور قائد حزب اختلاف صاحب بیٹھ کر یہ بات کریں گے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 9۔فروری صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،9۔فروری2018

(یوم الجمع،22۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 10

561

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

563

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9۔فروری2018

(یوم الجمع،22۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر48منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ
ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن
كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ۝٩ فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ
وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرٗا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ۝١٠
وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيۡهَا وَتَرَكُوكَ
قَآئِمٗاۚ قُلۡ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٞ مِّنَ ٱللَّهۡوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِۚ
وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ۝١١

سُوۡرَةُ الجُمُعَة آیات9 تا11

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ(10) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے(11)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ جو چاہیں چاند کو توڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
وہ پھر اس کے ٹکڑوں کو جوڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
جو علیؓ کی عصر قضا ہوئی تو وہ وقت پر ہی ادا ہوئی
چُھپے آفتاب کو موڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
لکھوں نازشؔ ان کا یہ معجزہ کہ کسی کی آنکھ نکل گئی
وہ اپنے لعاب پاک سے جوڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر8935الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر6311ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:ہسپتالوں میں تشنج کے علاج سے متعلقہ تفصیلات

*6311:**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تشنج سے بچاؤ کے لئے لاہور کے کس کس سرکاری ہسپتال میں وارڈ موجود ہے؟

(ب) کیا حکومت ان وارڈز کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) سال2014 میں ان وارڈز میں کتنے کیسز آئے اور کتنے مریض صحت یاب ہوئے، تفصیل ہسپتال وار بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں تشنج کی بیماری کے علاج کے لئے ایک الگ سے شعبہ/وارڈ مختص نہیں ہے۔البتہ جو مریض ایمرجنسی میں مختص حادثات سے آتے ہیں انہیں تشنج سے

بچاؤ کے انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی مریض تشنج کی بیماری کے علاج کے لئے ہسپتالوں میں لایا جاتا ہے تو اس کے مرض کی شدت کے حساب سے اس کا علاج ایمرجنسی میں کیا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مختص کر دیا جاتا ہے تاہم ضرورت پڑنے پر اس کا علاج ICU میں بھی کیا جاتا ہے۔

مزید برآں ان مریضوں کا علاج میڈیکل سپیشلسٹ حضرات کی نگرانی میں کیا جاتا ہے جو اس مرض کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتے ہیں۔

(ب) چونکہ ہسپتالوں میں علیحدہ سے تشنج کا باقاعدہ وارڈ موجود نہیں ہے البتہ ضرورت کے پیش نظر میڈیکل وارڈ میں بیڈ کی تعداد میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

مزید برآں حفاظتی ٹیکوں کی وجہ سے ان مریضوں کی تعداد برائے نام ہوتی ہے اس لئے ایک علیحدہ وارڈ مختص کرنا مناسب نہیں، البتہ ضرورت پڑنے پر مرض کی شدت کے حساب سے اس کا علاج ایمرجنسی اور ICU میں بھی کیا جاتا ہے۔

(ج) سال2014 میں میو ہسپتال میں تشنج کے کل58 مریض رپورٹ ہوئے جن میں 33 مریض صحت یاب ہوئے۔ لاہور جنرل ہسپتال میں سال2014 میں کل8 مریض رپورٹ ہوئے جن میں6 صحت یاب ہوئے۔ اس کے علاوہ لاہور کے کسی دوسرے ہسپتال میں تشنج کا مریض رپورٹ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں تشنج کے مریضوں کی بابت لاہور کے حوالے سے پوچھا تھا تو کیا پارلیمانی سیکرٹری مجھے کوئی data دے سکتے ہیں کہ پورے پنجاب میں اس حوالے سے کیا صورتحال رہی ہے اور پورے پنجاب میں تشنج کے کتنے مریض رپورٹ ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے اپنے سوال میں لاہور کے حوالے سے پوچھا ہے اور اگر آپ پورے پنجاب کا data لینا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے fresh question دینا ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں اگلا ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں۔ جواب کے جز(ج) میں لکھا گیا ہے کہ 2014 میں تشنج کے 58 مریض رپورٹ ہوئے تھے جن میں سے 33 مریض صحت یاب ہو گئے تو کیا باقی مریض فوت ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! تشنج ایک مہلک بیماری ہے اگر اس کا بروقت علاج ہو جائے تو مریض بچ جاتا ہے اور تاخیر ہو جائے تو پھر اس کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ 33 مریض صحت یاب ہوئے ہیں۔ جن مریضوں کا یہاں جواب میں ذکر نہیں کیا گیا وہ یقیناً وفات پا گئے ہیں۔ اگر مریض stage latest پر ہسپتال پہنچے اور مریض کی حالت زیادہ critical ہو جائے تو پھر اس پر vaccination بھی اثر نہیں کرتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ باقی مریضوں کے بارے میں بتائیں کہ کیا وہ فوت ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جو مریض صحت یاب نہیں ہوئے اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ وفات پا گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں خود بھی میڈیکل ڈاکٹر ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مہلک بیماری ہے۔ Urbanization ہو رہی ہے اور ہمارے پورے ملک کے اندر موٹر سائیکل کی خریداری boom پر ہے۔ اگر آپ شعبہ حادثات میں چلے جائیں تو وہاں پر ایکسیڈنٹ کے maximum cases یعنی 90 فیصد مریض موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ کے آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس مرض کے حوالے سے ایک ٹیکہ لگوانا بہت ضروری ہوتا ہے اگر وہ لگ جاتا ہے تو prevention ہو جاتی ہے ورنہ مریض کو یہ بیماری کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ محکمہ صحت اس مرض کے حوالے سے عوامی آگہی مہم شروع کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!جب بچہ پیدا ہوتا ہے تبھی اس بیماری کیvaccination کر دی جاتی ہے۔اُس کے بعد زندگی میں اگر کسی کو ضرورت پڑے یعنی کسی کو چوٹ لگے تو اُس پر اُس کو booster دیا جاتا ہے جو اُس کے bloodstream میں موجودہ vaccination کو دوبارہ active کر دیتا ہے تو جیسا کہ اس سوال کے جواب میں یہ بات موجود ہے کہ vaccination کے حوالے سے آگہی بہت زیادہ ہے اور حکومت بھی تمام سرکاری ہسپتالوں میں بچوں کیvaccination مفت کر رہی ہے جس میں تشنج کیvaccination بھی شامل ہوتی ہے لہٰذا اس میں اب تو بالکلnominal cases ہیں اگر ہم پورے لاہور کی بات کریں تو جس طرح جواب میں بتایا گیا ہے کہ 2014 میں میو ہسپتال میں صرف 58 مریض رپورٹ ہوئے جن میں سے 33 مریض صحت یاب ہو گئے تھے باقی100 percent perfection تو کہیں پر بھی نہیں ہے۔اس میںcasualty rate بہت nominal ہے اور حکومت اس پر مزید کوشش کر رہی ہے کہ اس بیماری کو eradicate کر دیا جائے تو اس حوالے سے گاہے بگاہے مہم چلا کر تمام یونین کونسلوں، تمام BHUs اور تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں اور والدین کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا اور آپ نے بھی سُنا ہو گا کہ ہمارے دیہاتی کلچر میں عام لوگوں کو بھی پتا ہے کہ اگر چوٹ لگے تو چاندنی کا ٹیکہ لگوانا ہے تو اس حوالے سے مزید آگہی کے لئے حکومت گاہے بگاہے مہم چلاتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تشنج سے بچاؤ کے لئے الیکٹرانک میڈیا پر کوئی بڑی مہم ہمیں نظر نہیں آتی اگر حکومت ایسا کرے گی تو اس سے فائدہ ہو گا۔58 مریضوں میں سے 33 مریض صحت یاب ہوئے اور باقی فوت ہو گئے تو فوت ہونے والوں کی یہ کوئی اتنی تھوڑی تعداد نہیں ہے۔ایک ایک بندے کی جان بڑی قیمتی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر سید وسیم اختر اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر6968 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیل

*6968:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں تین سو بستر پر مشتمل بچوں کی بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کا منصوبہ کس مرحلہ میں ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے لئے کتنی زمین کہاں پر لی گئی ہے؟

(ج) کیا اس منصوبہ میں ہر قسم کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی بھی شامل کی گئی ہے اور جواب اثبات میں ہے تو ہر کیٹیگری کے سٹاف کے لئے علیحدہ علیحدہ کتنی رہائش گاہیں تعمیر ہوں گی؟

(د) کیا مالی سال16-2015 میں اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) چلڈرن ہسپتال بہاولپور کا495 بستروں پر مشتمل منصوبہ کے لئے اکنامک کمیٹی آف نیشنل کونسل نے اپنی میٹنگ 10-07-2017 کو5008.576 ملین روپے کی لاگت سے اس سکیم کی منظوری دے دی ہے ۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کی گئی ہے جس میں feasibility study اور کوریا کے اشتراک سے ہسپتال بنانے کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبے کے لئے زمین تقریباً28 ایکڑ جھانگی والا روڈ نزد سول ہسپتال جو کہ محکمہ صحت کے نام ہے مختص کر دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل رہائش گاہیں فیزII میں اس منصوبہ کے لئے شامل ہیں:

سکیل نمبر20	06
03بیڈ فیملی فلیٹس16 فلیٹس گراؤنڈ فلور2بلاک	
02بیڈ فیملی فلیٹس گراؤنڈ فلور تا سیکنڈ فلور	4بلاک

سکیل نمبر1تا10(4منزلہ) 2بلاک

(د) مالی سال16۔2015میں اس منصوبہ کے لئے80ملین(برائے تعمیر عمارت)رقم مختص کی گئی تھی۔17۔2016میں19ملین کی رقم مختص کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!پہلی بات تو یہ ہے کہ میں وزیر اعلیٰ، سیکرٹری صحت اور محکمہ صحت کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بہاولپور کے اندر ایک ہسپتال منظور کیا لیکن گزارش یہ ہے کہ جگہ بھی مختص ہو گئی ہے اور جز(د)میں انہوں نے لکھا ہے کہ مالی سال 16-2015 میں اس منصوبے کے لئے 80 ملین روپے برائے تعمیر عمارت رکھے گئے، 17-2016 میں 19 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رقم کہاں گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!یہ منصوبہ نیشنل کونسل آف اکنامک کمیٹی سے منظور ہوا ہے لیکن اس کی حالیہ صورتحال یہ ہے کہ اس کی feasibility report وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی ہے اور اُن کی طرف سے منظوری due ہے۔ پچھلے ADP میں اس سکیم کی reflection ہے لیکن جب وہ کام شروع ہو گا تو اُس کے مطابق پیسے خرچ ہوں گے اور جب تک وہ پیسے خرچ نہیں ہوتے تو وہ فنڈز reallocate ہو جاتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ جب اس سکیم کی منظوری دے دیں گے تو اس پر انشاءاللہ جلد کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری !وزیر اعلیٰ سے اس feasibility report کی منظوری لینے کے لئے آپ نے کب summary بھیجی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو یہ summary recently بھیجی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس وقت مالی سال2017-18 چل رہا ہے لیکن انہوں نے مالی سال 2015-16 میں 80 ملین روپے مختص کئے تھے تو اس طرح کے گول مول جواب پر میں احتجاج کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ احتجاج نہ کیا کریں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں احتجاج نہیں کرتا بلکہ میں خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ ایسے منصوبے ہوا میں چھوڑتے رہتے ہیں اور اُس کے بعد اُس پر پیسے خرچ نہیں کرتے وہ سارے پیسے reappropriate کر کے اورنج لائن ٹرین پر لگا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر:

پیوستہ رہ شجر سے، اُمیدِ بہار رکھ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!مجھے آپ کے توسط سے ان سے یہ یقین دہانی مطلوب ہے کہ یہ ہسپتال کب شروع کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!اس منصوبے پر کوریا کے اشتراک سے کام شروع ہونا ہے کیونکہ اس منصوبے کے لئے صرف پنجاب حکومت نے پیسے نہیں دینے۔ جیسے ہی کوریا سے معاہدہ ہو جائے گا تو اس منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری کوئی specific بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ 2015-16 میں 80 ملین روپے مختص کئے، 2016-17 میں 19 ملین روپے مختص کئے یہ پیسے وہاں بہاولپور میں کسی head میں محفوظ ہیں تاکہ مجھے تسلی ہو کہ اس process کو expedite کرائیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ میرا اندازہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کو یہ سمری بھیجے ہوئے کوئی ایک دو سال ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، وزیر اعلیٰ صاحب تو خود کسی کو اتنا انتظار نہیں کراتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ایک دو مہینے کے اندر ذاتی طور پر اس معاملے کو pursue کریں، منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں، سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں وہ اس کے اوپر pain لیں وگرنہ میری زبان سے اسی لئے یہ بات نکلتی ہے کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے"۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ کو اتنے بڑے بڑے منصوبے دیئے جا رہے ہیں پھر بھی آپ لاہور کے خلاف ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ منصوبے صرف کاغذوں میں دیئے جاتے ہیں، عملی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اللہ کے فضل و کرم سے اس پر عمل بھی ہو گا۔ یہ ہسپتال آپ کی امانت ہے تو چیف منسٹر صاحب اس امانت کو خیانت میں نہیں بدلنے دیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس منصوبے پر عمل ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی طرف سے یہ direction ہو جائے کہ ایک مہینے کے بعد جو latest position ہو گی وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ کیا position ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے ایک مہینے بعد تفصیل بتانی ہے کہ یہ معاملہ کہاں تک پہنچا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب فرما رہے تھے کہ یہ سمری شاید دو تین سال سے pending ہے لیکن اس سوال کے جواب میں واضح لکھا ہوا ہے کہ 10-07-2017 کو اس منصوبے کی ECNEC نے منظوری دی تھی اُس کے بعد یہ سمری وزیر اعلیٰ کو بھیجی گئی ہے اور ابھی 2018 کا آغاز ہے تو اس معاملے کو ابھی تین چار ماہ سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اس منصوبے کی جو بھی latest صورتحال ہو گی وہ میں ممبر موصوف کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر4161 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو ان کے سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر8672 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر8672 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے کورس سے متعلقہ تفصیلات

*8672: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے لئے کتنے ادارے ہیں ان کی تفصیلی فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ اداروں میں کیا کیا تعلیم /ٹریننگ دی جاتی ہے مکمل کورس کے حوالے سے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ اداروں میں داخل کرانے کے لئے محکمہ کیا تحرک کرتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) مذکورہ اداروں میں لانے اور واپس چھوڑنے کے لئے محکمہ نے کیا انتظامات کئے ہیں؟

(ہ) اگر مذکورہ اداروں میں اگر کسی قسم کی سہولیات کی کمی ہے تو اسے کب تک فراہم کر دیا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق)

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیرِ انتظام کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، ساہیوال۔

2. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے سلولر نرز ساہیوال۔
3. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینا، ساہیوال۔
4. گورنمنٹ السا ہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر برائے ذہنی معذوراں ساہیوال۔
5. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے تعلیمی اداروں میں حکومت پنجاب کے منظور شدہ کورس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سلائی کڑھائی، کمپیوٹر ٹریننگ، آرٹس اینڈ کرافٹس کی ٹریننگ بھی طلباء و طالبات کو دی جاتی ہے جس سے اُن کی فنی مہارت بہتر ہوتی ہے۔

(ج) سپیشل بچوں کو ان اداروں میں داخل کرانے کے لئے محکمہ مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کر کے بچوں کے والدین کو ترغیب دیتا ہے:۔

1. مفت تعلیمی سہولیات
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں دو مرتبہ)
4. -/800 روپے ماہانہ وظیفہ
5. بریل کتب کی مفت فراہمی
6. خوراک کی مفت فراہمی۔(ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کے لئے)

اس کے علاوہ بچوں کے داخلے کے لئے محکمہ مقامی ٹی وی چینلز، اخبارات، بروشرز، فلیکسز کے ذریعے عوام الناس کی توجہ مرکوز کرواتا ہے اس کے علاوہ محکمہ خصوصی تعلیم کا سٹاف ہر وہ ذریعہ استعمال کرتا ہے جس سے خصوصی بچوں کا داخلہ ممکن بنایا جا سکے۔ خصوصی بچوں کے داخلہ کے لئے افسران و اساتذہ لوگوں کے گھروں، محکمہ تعلیم کے سکولوں اور دیگر اعداد و شمار رکھنے والے اداروں کا دورہ بھی کرتے ہیں۔

(د) تمام اداروں میں گورنمنٹ کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی ہے جو بچوں کو فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

(ہ) مذکورہ اداروں میں بچوں کو تمام تر سہولیات میسر ہیں اور اداروں میں کسی بھی سہولت کی کمی نہ ہے۔ البتہ کسی بھی ضرورت کی نشاندہی کی صورت میں محکمہ فوری طور پر مطلوبہ سہولت فراہم کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے ہیں، ان میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں اور ان میں کتنا سٹاف ہے، کتنی deficiency ہے اور جو بچے ان اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں کیا یہ سٹاف ان کی تعداد اور SNE کے مطابق ٹھیک ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سپیشل ایجوکیشن میں کل 55 اسامیاں ہیں ان میں سے 48 پُر ہیں اور سات خالی ہیں اور اسی طرح دوسرے ادارے میں چند اسامیاں خالی ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ جہاں جہاں ہمارے ادارے ہیں وہاں جو اسامیاں خالی ہیں ان کو جلد پُر کریں۔ اس سلسلہ میں ہماری 155 اسامیاں ہیں جنہیں پبلک سروس کمیشن نے clear کر دیا ہے۔ ہم نے ان کے آرڈر کر دیئے ہیں باقی 288 کے قریب اسامیوں کی requisition گئی ہے جس کے انٹرویو اس وقت شروع ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ جہاں جہاں سٹاف کی کمی ہے وہ پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: محرک نے پوچھا ہے کہ ان اداروں میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ ہمارے سوالوں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ میں آپ کا ذاتی طور پر اور ایوان کی طرف سے مشکور ہوں۔ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ ان پانچ اداروں میں کل کتنے بچے زیر تعلیم ہیں، یہ deficiency کب سے ہے؟ انہوں نے ایک ادارے کے متعلق بتایا ہے کہ سات کی کمی ہے، دوسرے ادارے کے متعلق فرمایا ہے کہ کچھ کمی ہے تو یہ کچھ کو clear کر دیں کہ کتنی کمی ہے، اس کے علاوہ باقی اداروں میں کتنی کمی ہے، کب تک یہ

deficiency ختم کر دی جائے گی اور وہاں کے بچے متاثر ہو رہے ہیں تو ان کے لئے سٹاف کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سپیشل ایجوکیشن کی کل اسامیاں 55 ہیں جن میں سے 48 پُر اور خالی سات ہیں جو پبلک سروس کمیشن میں چلی گئی ہیں اور ان کے انٹرویو شروع ہیں۔ اسی طرح انسٹیٹیوٹ فار بلائینڈ میں کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ پُر ہیں اور چھ خالی ہیں ان کے بھی انٹرویو شروع ہو گئے ہیں انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر جونہی پبلک سروس کمیشن کا رزلٹ آئے گا تو یہ اسامیاں بھی پُر ہو جائیں گی۔ ایجوکیشن سنٹر ساہیوال میں کل 21 اسامیاں ہیں جن میں سے 20 پُر اور صرف ایک خالی ہے۔ اسی طرح سپیشل ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی میں کل اسامیاں 25 ہیں جن میں سے 21 پُر ہیں اور چار خالی ہیں۔ ملازمین کے ریٹائرڈ ہونے، وفات پانے اور بعض اسامیاں مضمون کی وجہ سے خالی رہتی ہیں۔ اگر کسی مضمون کا استاد ہمیں available نہیں ہے تو اس اسامی کے لئے بذریعہ پبلک سروس کمیشن تقرری میں وقت لگتا ہے کیونکہ محکمہ پورے پنجاب کے حساب سے اشتہار دیتا ہے اور process کیا جاتا ہے۔ اگر دو تین اسامیاں کسی بھی ادارے میں خالی ہوں تو اس سے تعلیم میں ایسا فرق نہیں پڑتا۔ جہاں تک انہوں نے بچوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا ہے تو ان پانچ اداروں میں 676 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے جس طرح فرمایا ہے کہ اتنا فرق نہیں ہوتا، ساہیوال کے نابینا بچوں کے سکول میں کل اسامیاں گیارہ ہیں، پانچ پُر ہیں اور چھ اسامیاں خالی ہیں اس طرح 60 فیصد اسامیاں خالی ہیں تو ان بچوں کا کون پُرسان حال ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! بلائینڈ بچوں کی تعداد بھی کچھ کم ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری کوشش ہے کہ اس مضمون کے استاد جن کی بلائینڈ بچوں کو پڑھانے کے لئے ضرورت ہوتی ہے تو ہم جب advertise کرتے ہیں تو اس میں دیکھتے ہیں کہ کتنے لوگوں نے اس مضمون

کے لئےapply کیا ہے اور ان میں سے جو منتخب ہوتے ہیں انہیں اداروں میں تعینات کیا جاتا ہے۔ ہمارا بلائینڈ بچوں کے لئے صرف ساہیوال میں ہی ادارہ نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب میں جہاں بھی بلائینڈ سکول ہیں وہاں اساتذہ کوadjust کرنا ہوتا ہے لہٰذا تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اساتذہ متعلقہ اداروں میں تعینات ہوں۔ محرک نے جس کمی کا اظہار کیا ہے تو اس کو ہم چیک کر لیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ اگر آپ کو وقتی طور پر ضرورت ہے تو ہم دوسری جگہ سے کسی اور استاد کو وہاں سے ٹرانسفر کر سکتے ہیں۔ اس کی مکمل رپورٹ ہم لے لیں گے کہ کتنے بلائینڈ بچے وہاں پڑھ رہے ہیں اور کتنے اساتذہ کی وہاں ضرورت ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں کوئی وقت مقرر کر دیں تو مہربانی ہو گی۔ اس کے علاوہ میرا آخری سوال ہے کہ 676 بچے ساہیوال میں ان کے پانچ اداروں میں ہیں تو یہاں پر کتنی ٹرانسپورٹ available ہے۔ انہوں نے اپنے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ یہاں پر ان کے لئے ہر سہولت وافر ہے تو 676 بچوں کے لئے ان کی کتنی ٹرانسپورٹ ہے اور کیا بچوں کی تعداد کے مطابق وہ ٹرانسپورٹ sufficient ہے؟ اگر نہیں ہے تو یہ کس طرح اس کو re-coup کرنا چاہتے ہیں اور کب تک کر دیں گے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمیں اندازہ تھا کہ آپ کا ضمنی سوال یہ آئے گا تو میں اس کی تیاری کر کے آیا ہوں۔ ہمارے پانچ اداروں میں کل دس بسیں ہیں۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول میں چار بسیں ہیں جن میں سے تین بسیں چل رہی ہیں اور ایک repairable ہے جس کے لئے ہم نے فنڈز جاری کر دیئے ہیں وہ repair ہو کر آ جائے گی۔ اسی طرح school slow learner ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ بتا دیں کہ ٹرانسپورٹ بچوں کے لئے sufficient ہے اور اگر ضرورت پڑے گی تو زیادہ کر دیں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس وقت آٹھ بسیں on road ہیں ایک repairable ہے اور ایک کنڈم ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ sufficient نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے direction تو فرمادیں۔

جناب سپیکر: وہ دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اللہ کے فضل سے ہم سوال دیکھ بھال کر دیتے ہیں اور جس کی ضرورت ہوتی ہے وہ دیتے ہیں۔ آپ خود دیکھ لیں کہ دس میں سے دو بسیں خراب ہیں یعنی بیس فیصد بسیں تو خراب ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارا جو نیا ADP آرہا ہے اس میں ہم نے نئی بسوں کے لئے باقاعدہ گنجائش رکھی ہے جہاں جہاں بسوں کی ضرورت ہوگی ہم دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ensure کر دیں تو ٹھیک ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمارے ممبران کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ ان کو گورنمنٹ آف پنجاب فنڈز دیتی ہے بعض جگہوں پر وہ خود بھی اپنے اداروں کی بہتری کے لئے فنڈز لگوا سکتے ہیں اور وزیر اعلیٰ سے بھی فنڈز کے لئے request کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4869 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*4869: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سپیشلائز ڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی منظور شدہ کتنی تعداد ہے، کتنی اسامیوں پر اور کتنی خالی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں خواتین ڈاکٹرز کی منظور شدہ تعداد 77 ہے جن میں 37 تعینات ہیں اور 40 اسامیاں خالی ہیں۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں سٹاف نرسز کی منظور شدہ تعداد 200 ہے 164 تعینات ہیں اور 36 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اسی ماہ میں 11 خواتین ڈاکٹرز کی تعیناتی کے احکامات بذریعہ آرڈر نمبر SO(GC-II)10-23/18 بتاریخ 2۔ فروری 2018 کو جناب سیکرٹری ایس ایچ سی اور ایم ای ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور نے صادر فرمادیئے ہیں۔ مزید برآں ہر جمعرات کو واک ان انٹرویوز ہو رہے ہیں جس میں ان خالی اسامیوں کو بہت جلد پُر کر دیا جائے گا۔ چارج نرسز BS-16 کی 4753 ریگولر اسامیوں پر بھرتی کے لئے مورخہ 2017-08-09 کو پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی تھی جس کے لئے انٹرویو کا سلسلہ 2017-12-14 سے شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب دیا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں خواتین ڈاکٹرز کی منظور شدہ تعداد 77 ہے جن میں 37 تعینات ہیں اور 40 اسامیاں خالی ہیں اسی طرح سٹاف نرسز کی بھی 36 اسامیاں خالی ہیں تو میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب سے خالی ہیں اور کب تک ان کو پُر کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ تعداد تبدیل ہوتی رہتی ہے کیونکہ ڈاکٹر join کرتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہ

کسی بہتر posting کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ فی الوقت وہاں77میں سے37اسامیوں پر لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں اور باقی جو 40اسامیاں خالی ہیں ان پرwalk-in interviewsہورہے ہیں۔ ان اسامیوں کا اشتہار بھی اخبار میں آیا تھا۔ حالیہ سیکرٹری ہیلتھ کے آرڈر پر گیارہ لیڈی ڈاکٹرز رکھ لی گئی ہیں اور مزیدinterviews بھی جاری ہیں جیسے جیسے لوگ آتے جائیں گے انشاءاللہ ان اسامیوں کو بھیfill کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں آپ کے یہ بات گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے 37میں سے 24 لیڈی ڈاکٹرز وہاں پر appoint تھیں۔ میں یہاں پر خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان کی جو ہیلتھ ٹیم ہے جس میں سیکرٹری ہیلتھ نجم شاہ اورڈاکٹر صادر چوہان شامل ہیں۔

جناب سپیکر:ملک صاحب!یہ باتیں آپ باہر جا کر اخبار اور ٹی وی پر بیان کریں۔ یہاں پر آپ سوال کا جواب سنیں اور دیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں آپ سے بس ایک گزارش کر دوں کہ یہ 24لیڈی ڈاکٹرز ہیں اور میں یہاں پر کوئی اخبار والی بات نہیں کر رہا بلکہ میں حقائق پر مبنی بات کر رہا ہوں کہ 77 میں سے صرف 24لیڈی ڈاکٹرز پورے ہسپتال میں کام کر رہی تھیں۔ ابھی جو انہوں نے مزید گیارہ لیڈی ڈاکٹرز تعینات کی ہیں اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ابھی بھیdeficiency ہے۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہdeficiency کب سے ہے لیکن یہ اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکے لہٰذا یہ بتادیں کہ یہwalk-in interview کب تک مکمل ہو جائیں گے ؟ آپ دیکھیں کہ 77 میں 24لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز کام کر رہی تھیں۔

جناب سپیکر:ملک صاحب!آپ میری بات سنیں کہ صرفto the point بات کریں اور جو آپ نے پوچھنا ہے وہ پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں نے دو باتیں پوچھی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ پہلے ایک بات کرتے ہیں اس کے بعد آپ دوسری بات پر چلے جاتے ہیں تو باقی سوالات پھر کدھر جائیں گے ؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے دو گزارشات کی ہیں کہ ایک تو کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! جب سے یہ اسامیاں خالی ہیں محکمے کے پاس اس کا ریکارڈ ہو گا۔ آپ مستقبل کی بات کریں اس بات کو چھوڑ دیں کہ کب سے خالی تھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اس بات کو آپ پر چھوڑ دیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بس آپ ان سے assurance لے دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں assurance کیوں دوں آپ پارلیمانی سیکرٹری سے لیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بتائیں کہ آپ یہ deficiency کب تک ختم کر دیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میری ملک صاحب سے پہلے ہی private meeting میں بات ہو چکی ہے جس میں، میں نے ان کو یقین دہانی کروائی تھی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ پہلے ہی آپس میں meetings کر کے پھر بعد میں میرے ساتھ کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! نہیں، یہ پچھلے سیشن میں بھی ان کے سوالات تھے اور اس وقت بھی ان کے تحفظات تھے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! دوبارہ پھر یہ سوال کس طرح آ گیا ہے، کیا یہ سوال پہلے بھی ہو چکا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ان کے ہر مرتبہ ساہیوال ہسپتال کے حوالے سے سوالات آتے ہیں۔ یہ سوال غالباً اس وقت ان کی ایوان میں غیر حاضری کی وجہ سے pending ہو گیا تھا۔ اشتہار آنے کے بعد walk-in interviews اسی وقت شروع ہو گئے تھے۔ ڈاکٹرز ہمارے ملک کی ایک skilled class ہے اور وہ تعداد میں بہت کم ہیں۔ ہمیں ویسے تو ہر جگہ پر بہت زیادہ ڈاکٹرز چاہئیں ہوتے ہیں لیکن کہیں پر ان کی seats پوری کرنے کے لئے ڈاکٹرز کی بھی ماننا پڑتی ہیں۔ ہم ان کو incentives اور benefits extra hard بھی دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے دور دراز علاقوں میں travel کر کے جانا ہے تاکہ وہاں جا کر وہ ٹھیک طرح سے اپنے فرائض سرانجام دیں۔ محکمہ صحت کی اس میں ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کیونکہ انہوں نے وہاں پر patient influx کو بھی دیکھنا ہے اور اپنے ڈاکٹرز بھی وہاں پر فراہم کرنے ہیں۔ ابھی تک وہاں پر گیارہ لیڈی ڈاکٹرز رکھ لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان کو مزید کہا تھا کہ اگر آپ کے عزیز و اقارب میں کوئی ڈاکٹرز ہیں تو بے شک ان کا بھی انٹرویو کروالیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ نے تو نہیں ایم بی بی ایس کیا ہوا، اگر کیا ہوا ہے تو آپ کی سفارش کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایم بی بی ایس کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! voluntarily ایسے نہیں کہ آپ کو job دے دی جائے۔ Voluntarily اگر آپ ڈاکٹر ہیں اور آپ کر سکتے ہیں تو کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے پورا جواب سن لیا ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ٹھیک ہے میں مطمئن ہوں۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر دو باتیں ہوئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے فضل سے میں غیر حاضر نہیں ہوتا یہ آپ کو بھی پتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ نیا سوال ہے اور یہ پرانا سوال نہیں ہے میں صرف ان کا ریکارڈ درست کروانا چاہتا ہوں۔ یہ صرف ایک مہربانی فرمادیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بہت مہربانی.Let me proceed further

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پارلیمانی سیکرٹری صرف ایک ماہ کا وقت دے دیں کیونکہ یہ بہت ضروری کام ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، پارلیمانی سیکرٹری کروائیں گے یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ جو کام ملک و قوم کے مفاد میں ہو گا وہ کام یہ کیوں نہیں کریں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں آپ کو اور کیا بات کرنے کا موقع دوں؟ آپ یہ بات سوچیں کہ دوسرے لوگوں کے سوالات بھی ابھی باقی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے صرف آخری گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میں ساہیوال کے لئے پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر نہیں مانگ رہا۔ میں تو WMO / MO کی بات کر رہا ہوں جو کہ ساہیوال میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل ہو کر وہاں فارغ پھر رہے ہیں جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ساہیوال جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے اور incentive دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جو ان کے معیار پر پورا اترے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ سوال کا جواب کیا دینا ہے؟ میں سیکرٹری ہیلتھ کا شکر گزار ہوں کہ پہلے 77 میں سے 24 لیڈی ڈاکٹرز وہاں پر تعینات تھیں انہوں نے مزید گیارہ لیڈی ڈاکٹرز تعینات کی ہیں تو باقی تعیناتی کے لئے پارلیمانی سیکرٹری

مجھے ایک مہینے کا وقت دے دیں کیونکہ وہاں پر سارا ہسپتال ہی خالی پڑا ہے جبکہ ضلع ساہیوال کی آبادی 26لاکھ ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پارلیمانی سیکرٹری خود بتا دیں گے کہ وہ کتنے عرصے میں یہ اسامیاں پوری کر دیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے ایک ماہ کا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو expedite کروائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چاہیں تو یہ ٹائم ایک ماہ سے بڑھا کر دو ماہ کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، اس میں time limit نہیں ہو گی۔ بڑی مہربانی۔ وہ کریں گے کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چلیں، یہ کوئی direction ہی دیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 6653 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8140 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ کیا یہ آپ کا سوال pending ہوا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، یہ سوال پہلے pending ہوا تھا۔ میرا سوال نمبر 8233 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلہ کے مسئلہ سے متعلقہ تفصیلات

*8233: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سپیشلائز ڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے قیام کی منظوری 18ویں آئینی ترمیم کے بعد پنجاب حکومت دیتی ہے اور متعلقہ دیگر معاملات کو دیکھنے کی ذمہ دار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج فی طالب علم لاکھوں روپے داخلہ فیس وصول کرتے ہیں اور آف دی ریکارڈ donation کے نام پر بھی فی طالب علم لاکھوں روپے وصول کرتے ہیں جس کی کوئی رسید بھی نہیں دیتے؟

(ج) ان معاملات کو حکومت ریگولیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں کوئی پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے قیام کی منظوری کا طریق کار PMDC نے وضع کر رکھا ہے۔ ان ضوابط کے مطابق کوئی بھی پرائیویٹ میڈیکل کالج رجسٹریشن کے لئے وفاقی حکومت کو درخواست دیتا ہے ۔ وفاقی حکومت PMDC کو درخواست بھجواتی ہے ۔ PMDC اپنی ٹیم کے ذریعے میڈیکل کالج کا معائنہ کراتی ہے اگر پرائیویٹ میڈیکل کالج معیار پر پورا اترتا ہے تو اس کی رجسٹریشن کی سفارش کی جاتی ہے۔

(ب) پرائیویٹ میڈیکل کالج PMDC کے ضوابط کے مطابق ہر MBBS طالب علم سے 642000/- روپے ٹیوشن فیس وصول کر سکتے ہیں تاہم پریس میں اس قسم کی خبریں آتی ہیں کہ طالب علموں سے اضافی فیس اور donation بھی وصول کی جاتی ہیں۔ سپریم کورٹ نے ان خبروں کا suo motu نوٹس لیا ہوا ہے اور تمام پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو پابند کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے ان ضوابط پر عملدرآمد کے لئے اشتہار دیا اور درخواستیں موصول کیں تاہم ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق اس پر عملدرآمد روک دیا گیا۔

(ج) 27۔اکتوبر2016 کو پی ایم ڈی سی نے ایم بی بی ایس /بی ڈی ایس کے داخلوں کے لئے نئے ضوابط2016 جاری کئے جن کے تحت پرائیویٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالجز کے داخلے centralized کر دیئے گئے اس مقصد کے لئے صوبائی سطح پر ایڈمیشن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا

گیا جس کا سربراہ صوبائی سیکرٹری صحت ہے تاہم پرائیویٹ میڈیکل کالجز یہ معاملہ لاہور ہائی کورٹ میں لے کر گئے۔ معزز عدالت نے نئے ضوابط2016 پر عملدرآمد روک دیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(الف) کا جواب دے دیا ہے کہ PMDC اس کی منظوری دیتا ہے۔ ایڈمیشن کے حوالے سے یہ بات بالکل town talk of the ہے کہ 15 سے 25 لاکھ underhand فی بچہ پرائیویٹ میڈیکل کالج Donation لیتے ہیں اور اس کی کوئی رسید نہیں دیتے اور کسی ریکارڈ میں وہ amount نہیں آتی۔ یہ کالجز 15 سے 25 لاکھ روپے لیتے ہیں اگر lower step 15 لاکھ ہی رکھیں تو PMDC شروع میں بالعموم 100 بچے allow کرتا ہے تو at a single go 15 کروڑ روپے کی خطیر رقم owner کو مل جاتی ہے اور اس طرح پہلے سال میں ہی اس بلڈنگ کے پیسے پورے ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے سمیت اس ایوان کے بہت سارے ممبرز اس بات کو second and justify کریں گے۔ میں خود جب admissions کا وقت ہوتا ہے کئی میڈیکل کالجز میں فون کر کے ان سے گزارش کر رہا ہوتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس رقم کو 25 لاکھ سے کم کر کے 18 یا 20 لاکھ روپے کر دیں۔ یہ تمام چیزیں حکومت کی ناک کے نیچے ہو رہی ہوتی ہیں اور سب کو نظر آ رہا ہوتا ہے۔ جب اس طرح کا دھندہ ہو رہا ہوتا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ جو سپروائزری ادارے ہیں ان کی اس میں ملی بھگت نہ ہوتی ہو لہٰذا میں اس بحث میں نہیں جاتا لیکن میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس practice کو بند کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں اور ابھی یہ مجھے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کا حوالہ نہ دیں کیونکہ انہوں نے اپنے سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے کیونکہ پہلے تو انہوں نے پیسے لے کر ڈکار لئے اور supervisory body میں جس جس نے حصہ لینا ہو گا وہ بھی اس نے لے لیا ہو گا اور PMDC میں بھی یہی کاروبار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ مجھے بتائیں کہ next year میں جو admissions ہوں گے اس میں یہ جو underhand donation کا سلسلہ ہے اس پر بے شک یہ ایک کمیٹی بنا دیں۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہتر تو یہ بات ہے کہ آپ پہلے میری بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، فرمائیں!

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! گزارش یہ ہے کہ اگر اس پر سپریم کورٹ نے suo motu لیا ہوا ہے تو پھر جو فیصلہ سپریم کورٹ کرے گی اس پر فیصلے کے مطابق ہم عملدرآمد کروادیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جو گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ سب کو اس چیز کی تکلیف ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری بات سماعت فرمالیں۔ گزارش یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی بھی اس حوالے سے ایک ذمہ داری بنتی ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کبھی بھی یہ نہیں کہے گی کہ بچوں سے 15 سے 25 لاکھ روپے underhand donation لیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آئندہ ہونے والے داخلوں میں اس چیز کو روکنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے لہٰذا اس بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ اور UHS نے دو بار کوشش کی اور دو سال میں دونوں دفعہ ہائی کورٹ نے روک دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے جس پر ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا ہے۔ چونکہ یہ ادارہ PMDC وفاق سے منسلک ہے اور اس کی پالیسی وفاق سے آنی ہوتی ہے اس لئے حکومتِ پنجاب کا اس سے direct کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جب بھی ہم نے کوشش کی ہے تو ہمیں ہائی کورٹ نے روک دیا ہے۔ اس پر فی الحال سپریم کورٹ نے suo motu ایکشن لیا ہوا ہے تو جو بھی direction آئے گی اُس پر ہی عملدرآمد ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، شاہ صاحب! آپ کے اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر8532 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال اُن کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر8797 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال اور بہاولپور شہر میں Incinerator کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8797: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی وی ایچ بہاولپور میں اور ایک دوسرا incinerator شہر میں لگائے جانے کا منصوبہ کب منظور ہوا اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں،یہ منصوبے کیوں زیر التواء ہیں کب تک یہ operative ہو سکیں گے؟

(ب) گزشتہ چار مالی سالوں میں محکمہ کو کس کس مد میں کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، تفصیل مالی سال وار فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) BVH بہاولپور میں (scheme)ADP کے تحت2009-10 میں قائم کردہ Cardiology & Cardiac Surgery Block میں incinerator کا منصوبہ منظور ہوا۔اس کے لئے چار کروڑ کا فنڈز مختص کیا گیا۔اس ہسپتال میں incinerator نے کام شروع کر دیا ہے۔ADP سکیم کے تحت cardiac centre اگلے دو ماہ میں فنکشنل ہو جائے گا۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!Incinerator وہ مشینری یا gadget ہے جس کے ذریعے سے ہسپتال کا infected material جلایا جاتا ہے اور جراثیم وغیرہ کو ختم کیا جاتا ہے۔ یہ بہت ہی اہم چیز ہے جو اس طرح کے مقامات پر لگنی چاہئے۔BVH کے لئے 2009-10 میں ADP سکیم منظور ہوئی جس کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ 40 کروڑ روپے مختص کئے۔

جناب سپیکر!میں بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں۔ گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بھی notify کی جس کا مجھے نہیں پتا کہ کس نے notify کی بہرحال وہ کمیٹی بہاولپور آئی اور مجھے بھی intimation آئی کہ incinerator کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے لہٰذا آپ بھی اس کے ممبر ہیں۔ وہاں کے محکمہ تحفظ ماحول کے ڈسٹرکٹ آفیسر بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ میں نے اُن سے اور ایم ایس سے بھی رابطہ کیا کہ یہ کمیٹی بنی ہوئی ہے تو incinerator کو لگانا چاہئے۔ وہ مجھے آئیں بائیں شائیں کرتے رہے کہ یہ ہو گیا، وہ ہو گیا لیکن ہم میٹنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2009-10 کے اندر incinerator کا یہ پراجیکٹ آیا لیکن یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں تھی جس کو یہ تعمیر کر رہے تھے؟ ابھی پچھلے دنوں سیکرٹری صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے، وہاں جا کر ناراض بھی ہوئے اور اچھا ہوا کہ یہ وہاں پر خود گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2009-10 میں یہ منظور ہوا تو اب تک کن وجوہات کی بنیاد پر یہ منصوبہ چالو نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ incinerator ایک مشین ہے جس میں ہسپتال کے فضلہ کو dispose کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ منصوبہ کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بلاک کا ایک حصہ تھا جس کے ساتھ ہی اس نے مکمل ہونا تھا۔ درمیان میں اس کو نصب کر لیا گیا تھا لیکن کچھ انتظامی وجوہات کی بنیاد پر---

جناب سپیکر: کیاوجوہات تھیں جس کی وجہ سے یہ lateہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! انتظامی وجوہات تھیں۔ اگر وہاں پر ساری بلڈنگ تعمیر ہو رہی ہو اور باقی سارا کام operationalنہ ہو تو وہاں پر صرف incineratorکا functionalرہنا مشکل تھا۔ تقریباً دو ماہ تک کارڈیک بلاک مکمل operational ہو رہا ہے جس کا دو ماہ بعد افتتاح ہے تو میں چاہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب بھی ہمارے ساتھ ضرور شامل ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں انشاءاللہ ضرور شامل ہوں گا اور اگر بلائیں گے تو میں ضرور آؤں گا۔ میں خود بھی چونکہ ڈاکٹر ہوں اور اسی ادارے کا پڑھا ہوا ہوں لیکن پارلیمانی سیکرٹری ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ آپ وہ مشین ضرور لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ چونکہ ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے کارڈیک وارڈ کے ساتھ relate کر دیا ہے۔ اصل میں فضلہ وغیرہ کارڈیک کمپلیکس میں سے نہیں نکلنا بلکہ پورے ہسپتال کا یہ معاملہ ہے اور ایک عرصے سے یہ چیز تھی۔ ابھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ پوری طرح وہ operative نہیں ہو سکا لہٰذا میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر چیز لاہور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پھر وہی بات۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سچی بات کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ہم دُور بیٹھے ہیں اور نظر نہیں آتے اس لئے ہم چیختے ہیں کہ ہمارا صوبہ علیحدہ کر دیں تاکہ ہم اپنا نظام علیحدہ چلائیں۔ ہمارا بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس کا طریق کار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بار بار قرارداد دیتا ہوں جسے آپ اسمبلی کے اندر آنے نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جو اس کا طریق کار ہے وہ آپ اختیار کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! طریقہ یہی ہے کہ اگر ہمارا صوبہ بحال ہو جائے گا تو نظام بہتر ہو جائے گا۔ اتنا بڑا صوبہ تختِ لاہور سے نہیں سنبھلتا۔ پہلے یہ چیزیں دے دیتے ہیں لیکن اس کے بعد ان کو سنبھال نہیں پاتے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بس آخری بات یہ عرض کروں گا کہ کیا یہ اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ اب یہ incinerator بالکل operative ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! صوبہ اگر بڑا ہو گیا تو پھر کیا ہوا لیکن ڈاکٹر صاحب کو صوبے سے پیار کرنا چاہئے۔ باقی وہ incinerator fully functional ہے۔ سیکرٹری صاحب نے وہاں خود جا کر visit بھی کیا تھا۔ وہاں پر کوئی problem آ رہی تھی اس حوالے سے پولیس میں رپورٹ بھی کروائی گئی تھی۔ اب اس کا follow up کر رہے ہیں لہٰذا اب وہ مشین fully functional ہے۔ مزید کارڈیک بلاک بھی دو ماہ تک مکمل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9019 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

DR FARZANA NAZIR: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، On her behalf سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9040 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: قائداعظم میڈیکل کالج میں پروفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9040: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ بہاولپور قائداعظم میڈیکل کالج میں سرجری، میڈیسن، ای این ٹی فارما کالوجی اور کمری میڈیسن کے پروفیسرز موجود نہیں ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس میڈیکل کالج میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی بھی کمی ہے حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں سرجری کے شعبہ میں پانچ منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے تین پروفیسرز آف سرجری اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔علاوہ ازیں سرجری کے ایک پروفیسر کو کالج ہذا میں بطور پرنسپل تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیسن کے شعبہ میں چار منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر چار پروفیسرز آف میڈیسن اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔علاوہ ازیں، ای این ٹی اور کمیونٹی میڈیسن کی ایک ایک منظور شدہ اسامی ہے جس پر پروفیسرز تعینات ہیں۔

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں فارماکالوجی کی دو منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک پروفیسر آف فارماکالوجی تعینات ہے اور اپنی خدمات انجام دے رہاہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ عدالت میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب صوبہ کے تمام میڈیکل کالجز بشمول قائداعظم میڈیکل کالج میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی خالی اسامیاں اسسٹنٹ پروفیسرز کو ترقیاں دے کر پر کر رہی ہے اور علاوہ ازیں ایڈہاک کی بنیاد پر بھی خالی اسامیاں پر کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ Pharmacology subject is very important کیونکہ یہ third year کا subject ہے جس میں ساری میڈیسن

وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔ ان کا کب تک ارادہ ہے کہ وہاں پر پروفیسر کو تعینات کیا جائے گا اور تعینات کیوں نہیں کیا جارہا؟ پروفیسر کے نہ ہونے سے students کیسے پڑھیں گے اور اگر پڑھیں گے نہیں تو trained ڈاکٹر کیسے نکلیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ ایک specialist field ہے جس میں ڈاکٹروں کی قلت ہے۔ اس حوالے سے سیکرٹری صاحب نے خصوصی طور پر initiative لیا تھا جس کو fill کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔ ہم ڈاکٹروں کو extra incentive بھی offer کر رہے ہیں کہ وہاں پر جا کر join کریں تو ہم آپ کو مختلف الاؤنسز بھی دیں گے جو تنخواہ سے الگ ہوں گے۔ یہ تو کسی کے پسند کی بات ہے کہ وہاں پر کون ڈاکٹر جا کر join کرنا چاہے۔ حکومت کا کام یہ ہے کہ جو ڈاکٹر وہاں پر join کرنا چاہے تو اُس کو extra incentives دیئے جائیں لیکن مزید میں انشاءاللہ امید کرتا ہوں کہ جس طریقے سے ہمارے ڈاکٹروں کا رجحان بڑھ رہا ہے اور جونہی specialist ڈاکٹر مزید تیار ہوں گے تو future میں یہ خامیاں جلد ہی ختم ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ Pharmacology کا پروفیسر کب تعینات ہونا ہے؟ حکومت نے ایک incentive دیا ہوا ہے کہ Pharmacology or Urology کا پروفیسر ریٹائر ہو تو انہیں تین سال کے کنٹریکٹ پر رکھا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کوئی اشتہار آیا ہے اور نہ ہی کوئی دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود بارہا سیکرٹری ہیلتھ کو request کی ہے لیکن کچھ بھی اثر نہیں ہوا اور اصل میں کام کیا ہو رہا ہے؟ یہ تو کہانی ہے کہ ڈاکٹروں کو incentive دے دیا لیکن جب اخبار میں اشتہار ہی نہیں دینا تو آنا کس نے ہے؟ ڈاکٹر تیار ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کوئی ad دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کو ad دکھا دوں گا لیکن ابھی تو میرے پاس موجود نہیں ہے۔ یقیناً اس پر

incentives بھی دیئے گئے ہیں کیونکہ ڈاکٹر صاحبہ بالکل جانتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد تین سال کے لئے کنٹریکٹ پر رکھا جا سکتا ہے تو 65 سال کی عمر تک ہم پروفیسر حضرات سے services لے رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے کہا ہے کہ اگر کوئی آنا چاہے تو ہم اُن کو رکھیں گے لیکن کوئی نہ آئے تو گھر جا کر اسے زبردستی لانا بہت مشکل ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اخبار میں ad ہی نہیں دی گئی اور میں بار بار کہہ رہی ہوں کہ کئی بار میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں بھی خود چکر لگا چکی ہوں۔ جب بھی جاتی ہوں تو بات کر کے آتی ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو پتا ہونا چاہئے کہ کوئی ad نہیں آئی۔ ہر ڈاکٹر جانے کو تیار ہے کیونکہ 60 سال کی عمر کا کون سا ڈاکٹر ہے جو وہاں نہیں جائے گا۔ لا محالہ یہاں job نہیں ملتی تو وہ پرائیویٹ میڈیکل کالج میں چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب تک ad آجائے گی اس حوالے سے ان کو ذرا بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ان کی جو بھی reservations ہوں گی انہیں انشاءاللہ تعالیٰ clear کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9308 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں برن یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9308: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں برن یونٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت شمالی لاہور کی عوام کی مشکلات کے پیش نظر کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں برن یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) یہ درست ہے کہ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں برن یونٹ نہ ہے۔ تاہم 20 فیصد تک جلے ہوئے مریضوں کے ابتدائی علاج معالجہ کی سہولت دستیاب ہے تاہم 20 فیصد سے زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو ابتدائی علاج کے بعد میو ہسپتال اور جناح ہسپتال میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔ جہاں پر جدید برن یونٹ علاج کے لئے موجود ہے۔

(ب) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں علیحدہ سے برن یونٹ بنانے کا منصوبہ نہیں ہے تاہم لاہور میں میو ہسپتال، جناح ہسپتال، چلڈرن ہسپتال میں سہولیات میسر ہیں مزید بر آں جدید سہولیات سے مزین ایک برن ہونٹ یونٹ جناح ہسپتال کام کر رہا ہے زیادہ سیریس کیسز کو ضرورت پڑنے پر وہاں علاج کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے کوٹ خواجہ سعید ہسپتال واقع شمالی لاہور کے حوالے سے سوال کیا تھا کہ وہاں پر کوئی برن یونٹ نہیں ہے تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ برن یونٹ نہیں ہے اور نہ ہی بنانے کا یہ کوئی منصوبہ رکھتے ہیں۔ آپ کے علم ہے کہ شمالی لاہور بہت بڑی گنجان آبادی ہے اور اکثر ہم ٹی وی پر سنتے ہیں کہ وہاں پر آئے دن جلنے کے واقعات کی رپورٹنگ ہو رہی ہوتی ہے۔ میرا ایک simple سا سوال ہے کہ پورا شمالی لاہور اس وقت اورنج لائن ٹرین کے لئے اکھیڑا ہوا ہے جس پر اربوں روپے کے فنڈز لگائے جا رہے ہیں تو کیا اورنج لائن ٹرین وہاں کے لئے زیادہ ضروری ہے یا اس علاقے کے لئے برن یونٹ زیادہ ضروری ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ لاہور میں پہلے ہی جناح ہسپتال میں، میو ہسپتال میں ابھی recently سرجیکل ٹاور میں برن یونٹ شروع کیا گیا تھا جو کہ پہلے 12 بیڈز پر تھا جس کے بیڈز increase کئے گئے ہیں۔ اسی طرح چلڈرن ہسپتال میں بھی ہے اور شیخ زید ہسپتال میں بھی برن یونٹ کے حوالے سے سہولیات میسر

ہیں جبکہ جناح ہسپتال کے برن یونٹ سنٹر میں بہت بہترین سہولیات میسر ہیں۔ بات یہ ہے کہ بے شک پورے پنجاب سے 20 فیصد تک جلے ہوئے مریضوں کو ہر جگہ پر ہر ہسپتال میں طبی امداد ملتی ہے لیکن 20 فیصد سے زیادہ متاثرہ مریض کے لئے سپیشل برن سنٹرز ہیں جہاں پر انہیں علاج کے لئے رکھا جاتا ہے اور اس میں chances بہت کم ہوتے ہیں کہ وہاں سے مریض recover کر پائے۔ اس حوالے سے برن یونٹ بنانے کے لئے ایک بڑی huge amount چاہئے ہوتی ہے اور یہ ایسے ہی باتوں سے نہیں برن یونٹ بن جاتا بلکہ اس پر خزانے سے بہت بڑی رقم صرف ہوتی ہے۔ چونکہ already لاہور میں چار، پانچ ہسپتالوں میں چلنے والے برن یونٹس ہماری demand کو cater کر رہے ہیں۔ برن یونٹ میں پلاسٹک سرجنز بھی required ہوتے ہیں، وہاں پر بڑی hi-fi قسم کی High-Tec machines چاہئیں اور وہاں پر skilled بڑا specialist عملہ چاہئے ہوتا ہے۔ جیسے جیسے پیچھے سے عملہ بھی تیار ہو رہا ہے تو اس حوالے سے ہم برن یونٹ increase کرتے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگر خدانخواستہ at a time کوئی حادثہ ہو جائے تو جہاں جہاں پر برن یونٹس ہیں وہاں اتنی گنجائش ہے اور وہاں زیادہ سے زیادہ کتنے مریض آپ رکھ سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میو ہسپتال میں 91 بیڈز کا برن یونٹ ابھی بنا ہے تو اس طرح مل جل کر ایک time پر جلے ہوئے کوئی چار پانچ سو مریض لاہور شہر میں accommodate ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس کو بھی زیر غور رکھیں۔ اگر مستقبل میں کوئی آپ کے پاس فنڈز آ جائیں تو بنوا دیں کوئی حرج نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے huge amount کا کہا ہے تو اس وقت اورنج ٹرین کا ایک pillar ہے ناں، میں سمجھتی ہوں کہ اگر دو تین pillars جتنا خرچ کر دیا جائے تو بہترین برن یونٹ بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ہسپتال کی بات کریں اس کی بات نہ کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ہسپتال کی بات ہی کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جو اورنج لائن ٹرین بنا رہے ہیں وہ آپ کے فائدے کے لئے ہے اور آپ کے عوام کے فائدے کے لئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے خود ہی یہ بات کی ہے کہ اس کے لئے بہت زیادہ خرچہ چاہئے ہوتا ہے جس کے لئے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو میں نے اس سوال کا جواب ان کو دیا ہے۔ برن یونٹ کے لئے کوئی شک نہیں کہ ایک specialized equipment چاہئے ہوتی ہے اور specialized team چاہئے ہوتی ہے۔ ایک ideal standard کا برن یونٹ بنانے کے لئے 400 square feet کی جگہ پر 6 بیڈز کا ideal برن یونٹ بنتا ہے جس کے لئے جو ٹیم چاہئے ہوتی ہے اس میں ظاہر ہے کہ ایک پلاسٹک سرجن ہوتا ہے، ایک جنرل سرجن ہوتا ہے، ایک chest specialist ہوتا ہے، pediatricians ہوتے ہیں اور دو چار specialized training والی نرسیں ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی بھی ایسی requirement نہیں ہے جو پنجاب حکومت اپنے resources رکھتے ہوئے پوری نہیں کر سکتی؟

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں نے پارلیمانی سیکرٹری کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس منصوبے کو زیر غور رکھیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جب اس علاقے کے اوپر اربوں روپیہ اورنج لائن ٹرین بنانے پر خرچ ہو رہا ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ وہ آپ ہی کے لئے خرچ ہو رہا ہے کسی کی ذات کے لئے نہیں ہو رہا۔ بلکہ تمام غریب عوام کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہاں پر بھی غریب عوام نے ہی علاج کے لئے آنا ہے کیونکہ جو لوگ afford کر سکتے ہیں وہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ جز(ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا برن یونٹ بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے تو میری ان سے صرف request ہے کہ اس کو کم از کم اپنے منصوبے میں رکھ تو لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو اپنے منصوبے میں ضرور رکھیں کیونکہ خدانخواستہ اگر ضرورت پیش آئے تو اس کے لئے رکھ لینا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! برن سنٹرز overburden نہیں ہیں جبکہ سڑکیں overburdened ہیں اور اورنج لائن ٹرین کی افادیت اپنی جگہ ہے جیسے انہیں میٹرو کی افادیت کا پتا چل گیا ہے تو یہ اور جگہوں پر بھی بنانے لگے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ انہیں اورنج لائن ٹرین کی بھی افادیت کا احساس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9321 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 9321: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے کتنے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں بھی برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں پہلے سے برن یونٹ قائم نہیں ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) اس وقت جناح ہسپتال لاہور، میو ہسپتال لاہور، چلڈرن ہسپتال لاہور اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں برن کے مریضوں کے لئے سہولیات میسر ہیں۔ ضلع لاہور میں جدید سہولیات سے مزین برن یونٹ جناح ہسپتال لاہور میں قائم کیا گیا ہے جو 6 ماڈولر آپریشن تھیٹرز اور 78 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس میں مریضوں کو مفت خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں برن کے کے مریضوں کا علاج نئے تعمیر شدہ سرجیکل ٹاور میں کیا جارہا ہے جو 33 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس سے پہلے برن کے مریضوں کا علاج 12 بیڈز پر مشتمل میو ہسپتال کے ایمرجنسی برن یونٹ میں کیا جاتا تھا۔ چلڈرن ہسپتال میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے۔ تاہم مریضوں کا ابتدائی

علاج ایمرجنسی میں کرنے کے بعد میو یا جناح ہسپتال کو ریفر کر دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ 20 بیڈز پر مشتمل پلاسٹک اور ریکنسٹرکٹو سرجری یونٹ بھی موجود ہے۔ شیخ زید ہسپتال میں 15 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ مریضوں کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) حکومت ضلع کے مزید ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم ADP 2017-18 میں برن یونٹ قائم کرنے کی مزید کوئی سکیم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ کی تعداد سے متعلق میں نے تفصیلات پوچھی تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: برن یونٹ کا تو انہوں نے پہلے جواب دے دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ لاہور سے متعلق ہے جبکہ انہوں نے اپنے علاقے کا پوچھا تھا۔ میں اس میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، لاہور علاقہ ان کا بھی ہے اور آپ بھی لاہور سے متعلقہ ہی پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے ایک مخصوص علاقے سے متعلق بات کی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو جواب سارا ہی دے دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جی، جناب سپیکر! جواب انہوں نے دے دیا ہے جس کے اوپر میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ چلڈرن ہسپتال میں برن یونٹ موجود ہے اور وہاں پر سہولیات میسر ہیں لیکن اسی کے جواب میں وہ آگے چل کر کہتے ہیں کہ چلڈرن ہسپتال میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کے جواب میں تضاد ہے اور دونوں میں بہت زیادہ contradiction ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیوں اس طرح ہے؟ میرا سوال یہ ہے کہ کیا چلڈرن ہسپتال میں برن یونٹ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!جواب میں لکھا ہوا ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں سہولیات میسر ہیں۔برن یونٹ specificallyایک برن یونٹ کے نام سے وہاں پر کوئی اس طرح نہیں ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے بھی آپ نے بتایا کہ20 فیصد متاثرہ مریضوں کو سہولت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!اگر کوئی جلا ہوا مریض جائے تو اسے وہاں پر سہولیات میسر ہیں اور ایسے مریضوں کو وہاں پر dealکر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ پہلے بھی برن یونٹ کی ہی بات ہو رہی ہے۔ شمالی اور جنوبی لاہور اتنا زیادہ دور تو نہیں ہے کیونکہ آپ لاہور میں کہیں بھی ہوں ایک گھنٹے کے اندر اندر پورے لاہور میں جاسکتے ہیں۔اس حوالے سے یہ کوئی اتنی سستی چیز نہیں ہوتی کہ ہر جگہ بنادی جائے۔ محکمہ صحت میں اور بہت ضروری کام ہو رہے ہیں۔یہ جلا ہوا معاملہ ابھی اتناoverburdened نہیں ہے اور اگر کبھی کہیں پر کوئی ایسا ناگہانی واقعہ ہو جائے تو اس وقت cater کرنے کے لئے ہسپتالوں میں ہمارے پاس سہولیات موجود ہیں لیکن ان کا سوال بھی جائز ہے۔ یہ ایکideal situation کی بات کر رہی ہیں تو میری بھی خواہش ہے، آپ کی بھی خواہش ہے اور ہر پاکستانی کی بھی خواہش ہے کہideal situation ہو تا کہ ہر علاقے میں ہر سڑک کے اوپر برن سنٹر بھی ہو اور وہاں پرfully equipped ہسپتال بھی ہو۔ انشاء اللہ جس رفتار سے ہم نے ترقی کے اس راستے پر سفر شروع کیا ہے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے پانچ سالوں میں عوام دیکھیں گے کہ پاکستان مسلم لیگ(ن)اسی طرح کام کرے گی۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!لاہور شہر جس کی آبادی دس سے گیارہ کروڑ ہے تو ہمارے پاس برن یونٹ کے126 بیڈز ہیں تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کافی ہیں۔ہم آئے روز سنتے ہیں کہ یہاں پر آگ لگ گئی اور اتنے لوگ جل گئے، کیا آپ سمجھتے ہیں لاہور کے لئے126 بیڈز کافی ہیں؟میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جناح ہسپتال اور میو ہسپتال میں جو برن یونٹس کی completion ہوئی ہے اُس کاcompletion certificate آگیا ہے؟اُس میں کتنے برن کیسز اب تک treat کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!ابھی جیسے محترمہ فرمارہی ہیں کہ کیا اتنے بیڈز کافی ہیں؟ میں نے عرض کیا ہے کہ ideal situation تو یہ ہے کہ ہر جگہ پر برن سنٹر موجود ہونے چاہئے لیکن ہماری پہلے سے ترقی کی رفتار تیز ہے ہم نے recently میو ہسپتال میں 91 بیڈ کا سرجیکل ٹارور برن سنٹر بنایا ہے۔ میں چاہوں گا وہاں پر محترمہ اُس کو دیکھ کر آئیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!میں دیکھ رہی ہوں انہوں نے لکھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!جناح ہسپتال میں 72 بیڈز fully functional ہیں اور 91 بیڈ میو ہسپتال میں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!لاہور کی کتنی آبادی ہو گئی ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!10 کروڑ تو ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!محترمہ کو آبادی کا ہی صحیح پتا نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!میں نے کہا 10 سے 11 کروڑ ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!محترمہ اپنی انفارمیشن update کر لیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!11 اور 12 کروڑ میں کوئی اتنا فرق نہیں ہے لیکن پورے لاہور برن یونٹ کے حوالے سے 126 بیڈز ہیں میں سمجھتی ہوں بہت ناکافی ہیں یہ آپ کی ترجیحات میں نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!محترمہ کو کروڑوں کا فرق فرق ہی نظر نہیں آتا۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!یہ چونکہ کروڑوں میں زیادہ deal کرتے ہیں اس لئے ہمیں نہیں پتا۔میرا دوسرا سوال جز(ب)سے ہے۔انہوں نے جواب دیا ہے کہ حکومت ضلع کے مزید ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن آگے چل کر یہ کہتے ہیں تاہم18-2017 کے اے ڈی پی میں برن یونٹ قائم کرنے کی مزید کوئی سکیم نہیں ہے۔آپ کیسے ارادہ رکھ سکتے ہیں جب آپ کے پاس کوئی سکیم ہی نہیں ہے، آپ کا کوئی پلان ہی نہیں ہے، آپ کے پاس کوئی پراجیکٹ ہی نہیں ہے؟آپ نے اس کو بجٹ میں شامل ہی نہیں کیا تو آپ نے ارادہ کیسے کر لیا؟

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!محترمہ فرزانہ نذیر صاحبہ !آپ پارلیمانی سیکرٹری کو بات کرنے دیں آپ کیا کر رہی ہیں؟ایسے نہ کیا کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!وہ جواب ہی دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر:وہ جواب دے رہے ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض):جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ alreadyسارے ہسپتال جن کا میں نے نام لیا ہے اُن میں برن مریضوں کو دیکھا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر:جو20فیصد تک ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(جناب محمد حسّان ریاض):جناب سپیکر!20فیصد سے زیادہ والوں کے لئے بھی ہے جیسے میں میو ہسپتال کا بار بار بتا رہا ہوں کہ وہاں پر 91بیڈز کا نیا ٹاور بنا دیا گیا ہے۔انشاءاللہ جو کام اے ڈی پی میں نہیں آئے وہ feasibilityکی سٹیج پر ہوتے ہیں اُس پر researchہو رہی ہے،کام ہو رہا ہے ایسے نہیں ہے جیسے محترمہ کروڑوں کا فرق ڈالتے جا رہی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!میرا سوال بڑا simpleسا تھا،میرا یہ سوال تھا کہ آپ نے کہا ہم ارادہ رکھتے ہیں جبکہ بجٹ نہیں دیا ہے۔

جناب سپیکر:محترمہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو لاہور میں پہلے برن یونٹ بنے ہوئے ہیں وہ کافی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں! آپ محترمہ کو ڈسٹرب نہ کریں۔ آپ اپنی سیٹ پر چلی جائیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہم ارادہ رکھتے ہیں تو یہ بتا دیں کہ ہسپتالوں میں برن یونٹ بنانے کا کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! عرض ہے کہ معیار میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہسپتالوں میں already کتنے مریض آ رہے ہیں، کیا وہ وارڈیں کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں اور اُن کو علاج نہیں دیا جا رہا اور وہاں پر روزانہ کئی اموات ہو رہی ہیں جب ایسا کوئی معاملہ نہ ہو تو پھر اُس کی جگہ اُس حساب کی ہوتی ہے اگر بہت زیادہ ایمرجنسی نافذ ہو تو اُس کی feasibility report اور طرح کی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں کہوں گا محترمہ کو جو ہسپتال میں نے mention کئے ہیں وہ بیڈ گن کر اور دیکھ کر آئیں کہ وہاں پر مریض کتنے ہیں؟ اگر یہ اُن سے غیر مطمئن ہوئیں تو پھر ہم ان کو اگلی feasibility بھی show کروا دیں گے اور اُس کا سارا معیار بھی میں share کر دوں گا۔ اس حوالے سے محترمہ اپنی کوئی رائے دینا چاہتی ہیں تو یہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کی سیکرٹری سے بھی ملاقات کروا دیتے ہیں۔

MR SPEAKER: Sorry, Question Hour is over now. Thank you.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: سپیشل بچوں کے سکولوں میں تدریسی عملہ کی کمی اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8935: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ کے سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی بہت کمی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ کمی پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) سپیشل ایجوکیشن سکول چنیوٹ کے لئے کون کون سی اسامیاں منظور کی گئی ہیں ان میں سے کتنی اسامیوں پر تاحال بھرتی نہیں کی گئی اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں! ضلع چنیوٹ میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی کمی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ و دیگر اضلاع میں محکمہ خصوصی تعلیم کے اداروں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ نے عملی اقدامات اُٹھائے ہیں اور محکمہ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں 255 اساتذہ کی بھرتی کے لئے requisition مورخہ 13۔ اپریل 2017 کو بھیجی۔ جس پر پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اہل امیدواروں کے انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات وصول ہونے کے بعد جلد ہی بھرتی کا عمل مکمل کیا جائے گا۔

مزید برآں، غیر تدریسی عملہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ڈائریکٹوریٹ آف سپیشل ایجوکیشن پنجاب میں بھی بھرتی کا عمل جاری ہے اور جلد ہی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ خصوصی تعلیم کے اداروں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	50
	تدریسی عملہ کی کل پُر شدہ اسامیوں کی تعداد	25
	تدریسی عملہ کی کل خالی اسامیوں کی تعداد	25
2۔	غیر تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	44
	غیر تدریسی عملہ کی کل خالی اسامیوں کی تعداد	20
	غیر تدریسی عملہ کی پُر شدہ اسامیوں کی تعداد	24

ادارہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں محکمہ خصوصی تعلیم کے چار ادارے قائم ہیں جن میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 94 ہے جن میں سے 45 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ نے تدریسی عملہ کی 255 اسامیوں کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی ہے اور انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات وصول ہونے کے بعد جلد ہی بھرتی کا عمل شروع ہو جائے گا۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*4161: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کتنے وارڈز پر مشتمل ہے اور ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں بچوں کی کس کس بیماری کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ج) اس ہسپتال کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) اس ہسپتال میں ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ایل پی پر خرچ ہوئی اور ایل پی میں کون کون سی ادویات کس کس سٹور، فرم سے خرید کی گئیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور35 وارڈ پر مشتمل ہے اور اس میں کل بستروں کی تعداد 1107 ہے تفصیل(Annexure A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات سے متعلق بچوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

General Paediatrics, Neonatology Cardiology, Gastroenterology, Intensive Care, Nephrology, Neurology Hematology Oncology, Developmental Paediatrics, Emergency Paediatrics, Endocrinology, Dermatology, Preventive Paediatrics, Child and Adolescent Psychiatry, Physical Medicine and Rehabilitation, General Paediatrics Surgery Orthopedics, Cardiovascular Surgery, Neurosurgery, Urology, ENT, Ophthalmology, Dentistry Orthodontics, Plastic & Reconstructive Surgery and Gynecology.

(ج) چلڈرن ہسپتال میں12۔2011میں کل اخراجات۔-/508559069روپے جبکہ 13۔2012میں-/588722226روپے ہیں۔

(د) 12۔2011میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں LPپر خرچ ہوئی رقم۔/20244492روپے ہے جبکہ 13۔2012میں۔/20818339روپے ہے۔

چلڈرن ہسپتال میں موجود ماڈل فارمیسی بہترین کمپنیوں کی ادویات کم قیمتوں پر فروخت کرتی ہے لہٰذا بیشتر ادویات ماڈل فارمیسی سے LP کر کے فراہم کی گئی ہیں۔

لاہور: شیخ زید ہسپتال میں سرکاری ملازمین کو مفت سہولت دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6653: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب حکومت کے سرکاری ملازمین کو شیخ زید ہسپتال میں مفت علاج معالجہ کی سہولت ہے؟

(ب) لاہور شیخ زید ہسپتال کی ایمرجنسی میں کل کتنے بیڈز ہیں، کیا اس میں خواتین و حضرات کو یکساں داخل کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ایمرجنسی میں مرد و خواتین کے لئے بیڈز الگ الگ پارٹیشنز کر کے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) شیخ زید ہسپتال، لاہور میں فی الحال وفاقی ملازمین کو مفت علاج معالجہ کی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) شیخ زید ہسپتال، لاہور کی ایمرجنسی میں کل 45 بیڈز ہیں ایمرجنسی میں مرد و خواتین کو الگ الگ ان کے لئے مختص کردہ بیڈز پر داخل کیا جاتا ہے۔

(ج) شیخ زید ہسپتال، لاہور کی ایمرجنسی میں پہلے ہی سے مرد و خواتین مریضوں کے لئے الگ الگ کمروں میں بیڈز مختص ہیں۔

لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں دل کے مرض کے علاوہ دیگر امراض کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*8140: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائز ڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں صرف دل کے مرض میں مبتلا خواتین و حضرات کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مریض خواتین و حضرات میں کئی دوسری بیماریوں جیسے شوگر، گردوں وغیرہ میں بھی مبتلا ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بیماریوں کے علاج کے لئے ان کو دوسرے ہسپتالوں سے رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں دل کے سوا کوئی دوسرے مرض کے معالج کی اسامی موجود نہیں؟

(د) کیا حکومت PIC، لاہور میں دل کے ساتھ دوسرے بیماریوں جیسے شوگر، گردوں وغیرہ کے ڈاکٹرز کی اسامیاں تخلیق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) کسی بھی مریض کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

(ج) دل کے مرض میں مبتلا مریضوں کا علاج پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کیا جاتا ہے جبکہ باقی بیماریوں کے لئے حکومت پنجاب کے قائم کردہ دیگر کئی ہسپتال موجود ہیں۔

(د) جیسا کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ ادارہ دل کے مریضوں کے علاج کے لئے ہے اور دیگر بیماریوں کے لئے لاہور میں حکومت پنجاب کے قائم کردہ کئی ہسپتال موجود ہیں جہاں پر ان امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں گاڑیاں اور ایمبولینس سے متعلقہ تفصیلات

*8532: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی گاڑیاں اور ایمبولینس کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 15-2014 اور 16-2015 کے پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) 15۔2014اور16۔2015اس ہسپتال میں کون کون ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسرز نے سال15۔2014اور16۔2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے/ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت/پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے دو سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس وقت سروسز ہسپتال لاہور میں ٹوٹل بارہ گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Honda City ماڈل2007 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ(BS-20) کے لئے
2. Suzuki Cultus ماڈل2001 چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ(BS-20) کے لئے
3. Suzuki Cultus ماڈل2005 ڈائریکٹر فنانس(BS-19) کے لئے
4. کیری ڈبہ Suzuki Bolan ماڈل 1999 جنرل ڈیوٹی،Advisor AMS/DMS/Legal اور دیگر سٹاف مختلف میٹنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
5. ایک عدد جیپ Suzuki Potohar ماڈل1989 سکائٹری کے مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
6. ایک عدد لوڈر Master ماڈل 2008 ڈالا جو آکسیجن کے سلنڈر لانے اور لے جانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
7. چھ ایمبولینس ہیں ایک ایمبولینس شٹل ڈیوٹی ایمرجنسی سے نیو او پی ڈی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
8. باقی پانچ ایمبولینس صرف مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ سال15۔2014 میں ہسپتال کے پاس آٹھ اضافی گاڑیاں تھیں جن میں سے تین ایمبولینس سنٹرل پول ریسکیو1122 میں جا چکی ہیں اور پانچ گاڑیاں ناکارہ ہو چکی ہیں۔

(ب) آخری مرتبہ 2008 میں تین گاڑیاں خریدی گئیں جو بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری سے خریدی گئیں اور 2008 سے آج تک کوئی بھی گاڑی نہیں خریدی گئی۔ باقی ماندہ 9 گاڑیاں 2008 سے

پہلے کی ہیں جو قانون کے مطابق جملہ ضابطہ کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد خرید کی گئیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان گاڑیوں کے پٹرول /ڈیزل کے لئے سال15۔2014میں مبلغ 4200500روپے خرچ ہوئے اور سال16۔2015 میں مبلغ۔/3746000 روپے خرچ ہوئے ۔ ان گاڑیوں کی مرمت کی مد میں سال15۔2014میں779639 روپے اور سال16۔2015میں 649025 روپے خرچ ہوئے۔

(د) سال15۔2014 اور16۔2015 میں ڈاکٹر محمد معظم، ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈ نٹ ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے۔

(ہ) جیسا کہ جز(ج) میں بیان کیا گیاہے مزید یہ کہ اس دوران کسی بھی آفیسر نے کوئی ٹی اے / ڈی اے وصول نہیں کیا۔

(و) ہاں! اس دورانیہ کا آڈٹ ہو چکاہے۔ گاڑیوں کے متعلقہ کوئی بھی آڈٹ پیرا نہیں ہے۔

ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں میں سی ٹی سکین مشین اور ایکسرے مشین سے متعلقہ تفصیلات

*9019: **محترمہ نگہت شیخ:** کیاوزیر سپیشلائز ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتالوں میں موجودtrauma center میں سٹی سکین مشین، ایکسرے مشین موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتال میں متذکرہ مشینیں موجود ہونے کے باوجود مریضوں کو ملتان ریفر کر دیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتالوں میں سٹی سکین مشین اور ایکسرے مشین کو چلانے والا ٹیکنیشن موجود نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں موجود سٹی سکین اور ایکسرے مشینیں خراب ہونے کی صورت میں ٹیکنیشن لاہور سے منگوائے جاتے ہیں حکومت اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتال میں موجود centre trauma میں سٹی سکین اور ایکسرے مشین موجود ہیں۔ اس کے علاوہ تین الٹراساؤنڈ اور دو ایکسرے کی مشینیں ہسپتال میں موجود ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے سی ٹی سکین مشین کا جنریٹر سے کنکشن ہے جو کہ بجلی جانے کی صورت میں مشین کا عمل جاری رہتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مریضوں کو سٹی سکین اور ایکسرے کے لئے ملتان ریفر کیا جاتا ہے۔ بلکہ مریض کی حالت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ، بلکہ ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں Round the Clock سٹی سکین اور ایکسرے مشین چلانے والا ٹیکنیشن موجود ہوتا ہے اور ایکسرے مشین اور سی ٹی سکین والے ٹیکنیشنز کے ڈیوٹی روسٹر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے، بلکہ سٹی سکین اور ایکسرے مشین خراب ہونے کی صورت میں ٹیکنیشن ملتان سے بلوائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بائیو میڈیکل انجینئر کے مشورے پر لاہور سے بھی انجینئر بلوائے جاتے ہیں۔ سالانہ کارکردگی رپورٹ ٹراما سنٹر ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نشتر ہسپتال ملتان میں بیڈز اور ڈاکٹروں کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*9431: بیگم خولہ امجد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کے ایمرجنسی وارڈز میں 36 بیڈز کی سہولت جبکہ مریضوں کی تعداد روزانہ 80 سے زیادہ ہوتی ہے اور ڈاکٹروں کی تعداد بھی کم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایمر جنسی کا سامان مکمل نہیں اور سٹریچر کی بھی کمی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان کے وارڈز میں موسم گرما میں AC خراب رہنے کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا رہتا ہے اور ہسپتال میں وارڈز بوائے صرف 6 موجود ہیں؟

(د) کیا حکومت نشتر ہسپتال ملتان کے درج بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) نشتر ہسپتال ملتان کو سالانہ کتنا فنڈ مہیا کیا جاتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ایکسیڈنٹ اینڈ ایمر جنسی وارڈ میں روزانہ اوسطاً 1200 سے 1300 مریض آتے ہیں۔ ایمر جنسی میں 123 بیڈز ہیں جبکہ ڈاکٹرز کی تعداد گورنمنٹ کی دی ہوئی Strength Sanctioned کے مطابق ہے۔

(ب) نشتر ہسپتال ملتان کی ایکسیڈنٹ و ایمر جنسی وارڈ میں تمام سامان مکمل اور کارآمد ہے اور ایمر جنسی میں 72 سٹریچرز اور 65 ویل چیئرز ہیں۔

(ج) نشتر ہسپتال ملتان کے تمام وارڈوں میں 234 فلور سٹینڈنگ کیبنٹ ACs نصب کئے گئے ہیں جو کہ مکمل طور پر کار آمد ہیں۔ اس کے علاوہ 1045 Split ACs نصب ہیں جو کار آمد ہیں اور وارڈ بوائے کی تعداد نشتر ہسپتال کی Sanctioned Strength کے مطابق ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان میں اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو اس کو حکومت پنجاب فوری حل کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

(ہ) نشتر ہسپتال ملتان کو مالی سال 18-2017 میں 4,164,959,000 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے۔

ساہیوال ڈی ایچ کیو 17-2016 کا بجٹ اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9445: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں 17-2016 میں کتنا ڈویلپمنٹ بجٹ خرچ کیا گیا اور کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کچھ بجٹ equipment کے لئے بھی خرچ کیا گیا یا نہیں، اگر ہاں تو خریدے گئے تفصیل خریداری equipment کے بارے میں بتایا جائے؟

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں رحمت اللہ وارڈ جو دل کے مریضوں کے لئے ہے میں ہارٹ سے متعلقہ تمام سہولیات موجود ہیں اگر ہیں تو تفصیلات بتائی جائیں مزید جس equipment کی ضرورت ہے ان کے بارے میں بھی بتایا جائے؟

(د) حکومت کب تک اس ہسپتال کی مسنگ فیسلیٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں نیز کتنی خالی پڑی ہیں اور حکومت ان اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں 17-2016 کا ڈویلپمنٹ بجٹ 564.19 ملین خرچ کیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! Equipment خریدنے کے لئے 564.19(M) خرچ کیا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام سہولیات موجود ہیں۔ کیتھ لیب نہ ہے جو کہ PC-1 میں شامل ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ صحت ہسپتال ہذا میں missing facilities مہیا کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس مالی سال 18-2017 کے اختتام تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کل تعداد 27 ہے۔ جن میں سے 16 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور 11 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی بھرپور کوشش ہے کہ ان اسامیوں کو جلد از جلد پر کیا جائے جس کے لئے کارروائی جاری ہے۔

گجرات: عزیز بھٹی ہسپتال میں بیڈز اور مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

*9450: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں روزانہ کتنے مریض out door میں آتے ہیں اور کتنے in door علاج کرواتے ہیں؟

(ج) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں اور کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں مزید بیڈز اور بلاک کی تعمیر کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال کی مسنگ فیسیلٹیز کب تک حکومت فراہم کرے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات 492 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) آؤٹ ڈور میں روزانہ اوسطاً 1800 مریض آتے ہیں اور ان ڈور میں اوسطاً 80 مریض آتے ہیں۔

(ج) ایمرجنسی 55 بیڈز پر مشتمل ہے جو کہ 492 بیڈز کے علاوہ ہیں۔ اس میں ایکسرے، الٹراساؤنڈ، سی ٹی سکین، ای سی جی، پیتھالوجی لیب، میڈیسن سٹور، آپریشن تھیٹر، آئی سی یو اور ڈائیلسز کی سہولیات میسر ہیں اور 31 ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

(د) مزید دو بلاک زیر تعمیر ہیں جن کا تعمیراتی کام تقریباً 90 فیصد تک مکمل ہو گیا ہے۔ جہاں پر میڈیسن، سرجری، گائنی اور آئی کے وارڈز میں کام شروع ہو جائے گا۔

(ہ) ابھی تک ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کوئی demand موصول نہیں ہوئی۔ اس اثناء میں تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے کہ اگلے مالی سال کی ضروریات فراہم کریں۔

گجرات: سرکاری ہسپتالوں کے بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9451: حاجی عمران ظفر: کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر میں کتنے سرکاری ہسپتال کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان ہسپتال میں کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) ہسپتالوں میں کون سی مشینری موجود ہے اور کتنی خراب ہے اور مزید کس کس مشینری کی ضرورت ہے؟

(ہ) ان ہسپتال میں کون کون سی مسنگ فیسلیٹیز ہیں اور یہ مسنگ فیسلیٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ضلع گجرات میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت گورنمنٹ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کام کر رہا ہے جس میں وارڈز اور ایمرجنسی میں بیڈ کی تعداد 547 ہے۔

(ب) بجٹ کی تفصیل بطور جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل بطور جز (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل بطور جز (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مسنگ فیسیلٹیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ابھی تک ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کوئی demand موصول نہیں ہوئی۔ اس اثناء میں تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے کہ اگلے مالی سال کی ضروریات فراہم کریں۔

فیصل آباد میں ہسپتالوں کے لئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9475: ڈاکٹر نجمہ افضل خان: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع فصیل آباد میں موجودہ حکومت کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پینے کے لئے صاف پانی کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیاان ہسپتالوں میں پینے کا پانی باقاعدگی سے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! ضلع فیصل آباد کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پینے کے لئے صاف پانی کا انتظام ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں!ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں مختلف جگہوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل یوں ہے دو عدد RO Plants جن کی کیپسٹی 2 ٹن ہے اور ان کے ساتھ دو چلرز پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں اور 01 عدد RO Plant ایک ٹن کیپسٹی کا ہے جس کے ساتھ تین چلرز لگے ہوئے ہیں جو کہ پانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ تمام RO پلانٹ کے ساتھ پانی کی TDS دیکھنے کے لئے میٹر لگائے گئے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں پینے کے لئے صاف پانی کی سہولت موجود ہے اور ایک RO پلانٹ جس کی کیپسٹی دو ہزار لیٹر فی گھنٹہ ہے اور اس کے ساتھ دو چلرز لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ واسا کی لیبارٹری سے ہر ماہ کروایا جاتا ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! الائیڈ ہسپستال فیصل آباد میں مریضوں کے پینے کے لئے پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ہسپتال میں دو عدد ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے ہیں جن کی کیپسٹی ایک ہزار لیٹر فی گھنٹہ ہے اور اس کے ساتھ دو عدد چلرز پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں جس سے مریضوں کو اوران کے لواحقین کو میٹھے پانی کی سہولت مہیا کی جارہی ہے۔

(ب) جی ہاں! پینے کے پانی کا باقاعدہ ٹیسٹ کیا جاتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! واٹر فلٹریشن پلانٹس ہسپتال میں لگائے گئے ہیں۔جن کی(Total dissolved solids)TDS ہر ماہ کروائی جاتی ہے تاکہ مریضوں کو صاف اور معیاری پانی میسر ہوتا رہے۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد فیصل آباد کی تفصیل:

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں پینے کا صاف پانی واسا فراہم کرتا ہے جو باقاعدگی سے واسا ریسرچ لیبارٹری فیصل آباد سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مریضوں کے پینے کے پانی کا باقاعدگی سے لیبارٹری ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے ہسپتالوں میں بیڈز اور مریضوں کے لئے سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9476:**ڈاکٹر نجمہ افضل خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فصیل آباد کے ہسپتالوں میں میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں بستروں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مریضوں کے Overflow کی وجہ ان کو بیڈ حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اوقات مریض اسٹریچر پر ڈال کر یا ایک بیڈ پر دو مریض ڈال کر علاج شروع کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے بستروں میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(د) مریضوں کی accident کیسز جو دوسری جگہوں سے بھی refer ہو کر آتے ہیں اور سرجیکل ایمرجنسی میں ہی لائے جاتے ہیں بہت بڑی تعداد refer ہونے کے باعث کیا فیصل آباد میں "trauma center" بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایمرجنسی بلاک ،COD28 بیڈز، میڈیکل ایمرجنسی55 بیڈز، سرجیکل ایمرجنسی40 بیڈز اور آرتھوپیڈک ایمرجنسی50 بیڈز پر مشتمل ہے۔ٹوٹل ایمرجنسی بلاک میں بیڈز کی تعداد173 ہے۔

الائیڈ ہسپستال فیصل آباد کی تفصیل:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں بستروں کی تعداد درج ذیل ہے۔

میڈیکل ایمرجنسی50 بیڈز

سرجیکل ایمرجنسی55 بیڈز

ٹوٹل105 بیڈز

جس سے میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں علاج معالجہ کی سہولت24 گھنٹے فری سہولت موجود ہے۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی تفصیل:

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں بستروں کی تعداد پچاس ہے۔

(ب) ناگہانی صورتحال میں مریض کی جان بچانے کے لئے اور اسے فوری طبی امداد مہیا کرنے کے لئے مریض کو سٹریچر پر ہی طبی امداد مہیا کرنی شروع کر دی جاتی ہے۔اس کے علاوہ خالی بیڈ نہ ہونے پر کسی کو انکار نہیں کیا جاتا اور بیڈ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے فولڈنگ بیڈ اور ایکسٹرا بیڈ مہیا کئے جاتے ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد جو کہ فیصل آباد کے درمیان میں واقع ہے، یہاں مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی ہدایات کے مطابق فولڈنگ بیڈز / ایکسٹرا بیڈز لگائے گئے ہیں۔ جن پر ایکسٹرا مریضوں کو ڈالا جاتا ہے۔ کسی کو بیڈ کی وجہ سے کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں زیادہ مریض آنے کی صورت میں الگ الگ Overflow Bay بنائی ہوئی ہیں۔ موجودہ حالات میں مریضوں کو الگ الگ بیڈ پر بہترین طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں لیکن بعض اوقات کسی ناگہانی حادثے کی صورت میں مریضوں کے زیادہ رش اور فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لئے ایکسٹرا اور فولڈنگ بیڈز لگائے جاتے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی تفصیل:

مریضوں کو بستر حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ ہر مریض کو علیحٰدہ بستر فراہم کیا جاتا ہے۔ البتہ ناگہانی صورت حال میں مریض کی جان بچانے کے لئے اور فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لئے اس کا علاج سٹریچر پر ہی شروع کر دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اسے علیٰحدہ بستر پر شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب بستروں کی تعداد بڑھانے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایک ڈویلپمنٹ سکیم پر کام ہو رہا ہے۔ اس سکیم میں مختلف وارڈوں کے لئے نئے یونٹس شامل ہیں۔ جن میں بیڈز کی تعداد 120 ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مریضوں کو یہاں ایڈجسٹ کیا جائے۔

االائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! مریضوں کے رش کی وجہ سے حکومت مستقبل میں نئی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل

فیصل آباد میں جو مریض ایکسیڈنٹ ہونے کے بعد ریفر کئے جاتے ہیں ان کو سرکاری سطح پر Treatment دی جاتی ہے اور اس سلسلے میں سرجیکل ایمرجنسی وارڈ میں ٹراما سنٹر بنانے پر غور کیا جارہا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایک ایمرجنسی بلاک ہے جس میں سرجیکل ایمرجنسی ، میڈیکل ایمرجنسی اور آرتھوپیڈک ایمرجنسی اورCOD وارڈز شامل ہیں۔جو مریض ان شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں ان کا علاج یہاں ہی کیا جاتا ہے۔

الائیڈ ہسپستال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں!الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی سرجیکل ایمرجنسی وارڈ میں ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ/معاملہ زیر غور ہے۔

راولپنڈی:ڈی ایچ کیو ہسپتال میں وارڈ،بیڈز اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9528:**محترمہ لبنیٰ ریحان**:کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی کتنے وارڈاور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) مالی سال 16-2015اور17-2016میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سے طبی مشینری اور آلات خریدے گئے؟

(د) اس وقت اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کب سے خراب ہے اور یہ کب تک ٹھیک کروادی جائے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال راولپنڈی18وارڈاور453بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مالی سال16۔2015اور17۔2016میں اس ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی:

مالی سال16۔2015برائے تنخواہ376,568,764برائے دیگر اخراجات281,184,916

مالی سال17۔2016برائے تنخواہ421,499,000برائے دیگر اخراجات450,554,425

(ج) مالی سال16۔2015اور17۔2016میں مندرجہ ذیل رقم طبی مشینری اور آلات خریدے گئے:

مالی سال16۔2015رقم مختص2,500,000رقم خرچ2,484,030

مالی سال17۔2016رقم مختص4,820,000رقم خرچ4,805,231

(د) تمام مشینری ٹھیک کام کر رہی ہے۔ جو بھی وقتاً فوقتاً خراب ہوتی ہے ٹھیک کروالی جاتی ہے۔

ملتان: نشتر ہسپتال کے آئی سی یو میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9561: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائز ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کا میڈیکل آئی سی یو اور نیورو وارڈ نمبر 14 کا آئی سی یو کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے وینٹی لیٹر اور کون کون سی طبی مشینری موجود ہے کتنی چالو حالت میں ہے؟

(ج) ان کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے اخراجات کتنے ہیں اور کس کس مد میں ہیں؟

(د) ان میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں کتنے کا علاج کیا جاتا ہے اور کتنے مریضوں کو بیڈز کی کمی یا مشینری یا ناکافی سہولیات کی بناء پر واپس پرائیویٹ ہسپتالوں میں داخل ہونا پڑتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کا آئی سی یو وارڈ 26 بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ نیورسرجری وارڈ نمبر 14 کا آئی سی یو 17 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) نشتر ہسپتال میں 40 وینٹی لیٹرز موجود ہیں جن میں سے 26 مکمل طور پر کار آمد ہیں جبکہ 14 وینٹی لیٹرز کی repair کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ انستھیزیا مشینیں، کارڈیک مانیٹر، ای سی جی مشینیں، ڈی فبریلیٹر اور سکر مشینیں ہیں جو کہ مکمل طور پر کارآمد ہیں۔

(ج) گزشتہ مالی سال 17-2016 میں نشتر ہسپتال ملتان کے میڈیکل آلات کی مرمت کی مد میں 16.893 ملین روپے خرچہ کیا جبکہ موجودہ مالی سال 18-2017 میں اسی مد میں 16 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں لہٰذا رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نشتر ہسپتال کے آئی سی یو وارڈز میں بیڈز کی تعداد کے مطابق مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔ نشتر ہسپتال سے کسی بھی مریض کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں نہیں بھیجا جاتا۔

سیالکوٹ شہر کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشین کی تعداد

اوران کی مرمت کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9570: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر کے کس کس ہسپتال میں ایم آئی آر اور سی ٹی سیکن مشین کتنی تعداد میں ہیں؟

(ب) یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ج) ان میں سے کتنی خراب ہیں؟

(د) ان سے کتنے مریض روزانہ مستفید ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مزید سی ٹی سکین مشین اورایم آئی آر مشین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(و) ان مشینوں کے سال2016-17اور2017-18کے اخراجات مرمت/Maintenance کتنے کتنے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سیالکوٹ میں دو سرکاری ہسپتال گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال اور علامہ اقبال میموریل ہسپتال موجود ہیں۔ ایک عدد ایم آئی آر اور ایک عدد سی سٹی سکین مشین پرائیویٹ طور پر Citizen Community Boardنے علامہ اقبال میموریل ہسپتال کےcentre traumaمیں لگائی ہیں۔

(ب) یہ مشین گورنمنٹ نے خرید نہیں کی ہے۔

(ج) جز(الف) میں درج مشینیں درست طور پر کام کر رہی ہیں۔

(د) Citizen Community Board (CCB) کی طرف سے لگائی گئی مشینوں سے روزانہ تقریباً50 سے زیادہ مریض ایم آئی آر اور سی سٹی سکین، کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب نے قیمتی اور جدید مشینوں کی فراہمی کے لئےPlacement-Modelکے تحت پرائیویٹ سیکٹر سے خدمات / سروس کے حصول کے لئے ٹینڈر طلب کر رکھے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت سات عدد سی سٹی سکین اور سات عدد ایم آئی آر مشینیں ہسپتالوں بشمول علامہ اقبال میموریل میں لگائے جانے کا منصوبہ ہے۔

(و) کیونکہ یہ مشینیں سرکاری طور پر نہیں لگائی گئی ہیں اس لئے ان کی مرمت اور maintenanceکا کوئی بجٹ مختص نہیں ہے۔

پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن کے ملازمین کو کنفرم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9590:**جناب محمد وحید گل**:کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن میں عرصہ 25 سال سے ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو لیبر کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کے باوجود ریگولر نہیں کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ لیبر کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کے باوجود ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر نہیں کیا گیا۔

(ب) پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر رکھی ہے جس کی تاریخ آنا اور فیصلہ ہونا باقی ہے جس کے مطابق ڈیلی ویجز ملازمین کی بابت کارروائی کی جائے گی۔

گجرات:عزیز بھٹی ہسپتال میں ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*9616:**میاں طارق محمود**:کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ہسپتال ڈی ایچ کیو گجرات میں اس وقت کتنی لیڈی ڈاکٹر کس کس عہدہ اور گریڈ میں کس کس وارڈ میں فرائض سرانجام دے رہی ہیں؟

(ب) کون کون سی لیڈی ڈاکٹر رخصت پر کب سے ہیں اور کتنی اسامیاں لیڈی ڈاکٹرز کی عہدہ اور گریڈ وار خالی ہیں؟

(ج) کون کون سی لیڈی ڈاکٹرز کس کس پرائیویٹ ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کرتی ہیں ان کے نام اور عہدہ بتائیں کیا انہوں نے باقاعدہ پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت حکومت سے لی ہے؟

(د) کون کون سی لیڈی ڈاکٹر غیر قانونی طور پر پرائیویٹ پریکٹس کرتی ہیں؟

(ہ) گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں تعینات ڈاکٹرز اور نرسز کی تفصیل دی جائے نیز کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) عزیز بھٹی ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں اس وقت جو لیڈی ڈاکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی لیڈی ڈاکٹر رخصت پر نہ ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی لیڈی ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرتی۔

(د) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی نہ ہے۔

(ہ) گائنی وارڈ 36 بیڈ پر مشتمل ہے۔ اس میں مقرر کردہ کسی لیڈی ڈاکٹر اور نرس کی علیٰحدہ تعیناتی نہیں ہوتی بلکہ تمام لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز کو ان کے ماہانہ ڈیوٹی روسٹر کے مطابق تعینات کیا جاتا ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پیرا میڈیکل سٹاف کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

929: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پیرا میڈیکل سٹاف کے ملازمین جو مختلف عہدوں و گریڈ میں ہسپتالوں / طبی مراکز صحت میں کام کر رہے ہیں ان کا سروس سٹرکچر منظور کیا تھا جس کا نوٹیفکیشن بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے جاری ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کو اس نوٹیفکیشن کے تحت ابھی تک ریلیف نہیں دیا جارہا؟

(ج) کیا حکومت سروسز ہسپتال لاہور میں کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کے ملازمین کو بھی ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے گریڈ پانچ تا پندرہ کا سروس سٹرکچر منظور کیا تھا جس کا نوٹیفکیشن وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے ہو چکا ہے۔

(ب) سروسز ہسپتال میں کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کو اپ گریڈ اور re-designate کر دیا گیا ہے ان کو یہ مراعات مورخہ 24-11-2011 سے دی گئی ہیں اور عامر صدیق سینٹری انسپکٹر نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی تھی جس کے فیصلے کی روشنی میں یہ مسئلہ حل کر دیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے ان کو یہ ریلیف پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔

ینگ ڈاکٹرز کا سروس سٹرکچر اور حکومت کی صحت کے بارے نجکاری پالیسی

1225: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ساتھ سروس سٹرکچر کے حوالے سے کئے گئے معاہدوں پر عملدرآمد کے لئے آمادہ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی صحت کی سہولت کے بارے میں نجکاری پالیسی (پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے نام پر) تیار کی جاچکی ہے جو کہ پنجاب میں صحت کی سرکاری سہولیات کی مرحلہ وار نجکاری کے بارے میں ہے اور مجوزہ پالیسی بلآخر صحت کی تمام سرکاری سہولیات پر لاگو ہوگی، اس بابت تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ساتھ سروس سٹرکچر کے حوالے سے ان معاہدوں پر عملدرآمد کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صحت کی سہولیات کے بارے میں نجکاری پالیسی تیار کی ہے۔ کسی بھی صحت کی سہولت کو نجی شعبہ کے حوالے نہیں کیا گیا۔ تاہم حکومت پنجاب نے مختلف صحت کی سہولیات کو بہتر خدمات مہیا کرنے کے لئے ان کے انتظام کو نجی شعبہ کے حوالے کیا ہے۔ مزید برآں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر نئے ہسپتال بنانے کی تجویز ہے۔

محکمہ صحت ضلع راولپنڈی کے ملازمین کو رسک الاؤنس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

1352: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے بحوالہ لیٹر نمبر SO(ND)/2-26/0224/VOL-II مورخہ 07-08-2012 سے گریڈ ایک سے چار کے ملازمین کو 1500 روپے ماہانہ کے حساب سے رسک الاؤنس دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت راولپنڈی نے حکومت کے اس لیٹر میں موجود احکامات پر یکم جولائی 2014 سے عملدرآمد کیا؟

(ج) اگر جزبالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع راولپنڈی محکمہ صحت کے مذکورہ ملازمین کو یہ الاؤنس مورخہ 07-08-2012 سے دینے اور ان کے جو بقایاجات ہیں ان کی بھی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گریڈ 1 سے 4 کے ملازمین کو 1500 ماہانہ رسک الاؤنس مورخہ 01-08-2012 سے ادا کر رہا ہے۔

راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی کی تفصیل:

جی ہاں! راولپنڈی میڈیکل کالج میں گریڈ ایک سے چار کے ملازمین کو مورخہ 01-08-12 سے 1500 روپے ماہانہ کے حساب سے ہیلتھ رسک الاؤنس دیا جا رہا ہے۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

یہ بات درست ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی مورخہ 01-08-12 سے الاؤنس ادا کر رہا ہے۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

بے نظیر بھٹو ہسپتال میں 2012/8 سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی نے مذکورہ الاؤنس کے بقاجات ادا کر دیئے ہیں۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

کوئی بقایا جات واجب الادا نہیں ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1506: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں انتظامی افسران کی تعداد کتنی ہے، تفصیل عہدہ وار بتائیں؟

(ب) اس ہسپتال کے سال14۔2013اور15۔2014کے انتظامی امور کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کس کس انتظامی افسر کے پاس سرکاری گاڑی ہے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور گاڑی کی تفصیل بتائیں؟

(د) کس کس انتظامی افسر / اہلکار کے پاس ہسپتال کی حدود میں سرکاری رہائش ہے؟

(ہ) ان سرکاری رہائش گاہوں کے بجلی، گیس، ٹیلیفون اور پانی کے بلوں کی ادائیگی کون کرتا ہے اگر ہسپتال کے بجٹ سے کی جاتی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان سرکاری رہائش گاہوں کے سال14۔2013 اور15۔2014 کے تزئین و آرائش کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں انتظامی افسران کی تعداد 8 ہے۔

1۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
2۔ ڈائریکٹر ایمرجنسی
3۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایڈمن
4۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایمرجنسی
5۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جینٹیوریل سروسز
6۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پرچیز اینڈ سٹورز
7۔ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایوننگ
8۔ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نائٹ

(ب) اس ہسپتال کے سال14-2013 اور 15-2014کے انتظامی امور کے اخراجات مبلغ -/33600000روپے ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈاکٹر اعجاز حیدر خاں گریڈ19 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے طور پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں صرف ان کے پاس سرکاری سٹاف کا رہے ، make Suzuki cultus ہے جس کا ماڈل2017 ہے۔

(د) پرنسپل ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال ہسپتال کی حدود میں رہائش پزیر ہیں۔ اس کے علاوہ بھی تمام رہائش گاہوں میں آفیسر اور دیگر اہلکار رہائش پذیر ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام سرکاری رہائش گاہوں کے بجلی، گیس اور ٹیلیفون کے بل جو افسران اور اہلکاران رہائش پذیر ہیں وہ خود ادا کرتے ہیں۔ پانی مین سپلائی سے مہیا کیا جاتا ہے جس کی ادائیگی ہاوس رینٹ کی صورت میں تمام ملازمین کی تنخواہوں سے منہا کی جاتی ہے۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کے قیام کے بعد رہائش گاہیں بہت کم پڑ گئی ہیں بعد از منظوری بورڈ آف منیجمنٹ 9 پرائیویٹ کمرے ڈاکٹر صاحبان کی رہائش کے لئے مختص کر دیئے گئے ۔ اس بابت بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی assessment کے مطابق -/1600 روپے ماہانہ فی کمرہ رینٹ کی مد میں اور -/1000 روپے ماہانہ فی کمرہ یوٹیلٹی کی مد میں وصول کئے جارہے ہیں۔

(و) ان سرکاری رہائش گاہوں کے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران تزئین وآرائش پر کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

میڈیکل کالج سرگودھا کے پرنسپل کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1634: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کسی بھی میڈیکل کالج میں پرنسپل کی تقرری کا کیا معیار ہے؟

(ب) میڈیکل کالج سرگودھا کا موجودہ پرنسپل کب تعینات ہوئے نیز کیا ان کی تقرری مکمل طور پر قواعد وضوابط کے مطابق ہے یا کوئی رولز میں نرمی کی گئی؟

(ج) کیا اس اسامی پر تعیناتی کے لئے کوئی اشتہار دیا گیا تھا اگر ہاں تو اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے؟

(د) اس تعیناتی کے لئے قائم سلیکشن بورڈ یا اتھارٹی کی تمام تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبہ میں کسی بھی میڈیکل کالج کے پرنسپل کی تعیناتی شق نمبر 6 آف پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن رولز 2003 کے تحت تین پروفیسرز کے پینل میں سے لگایا جاتا ہے جس کو بورڈ merit پر recommend کرتا ہے۔

(ب) سپیشیلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضًا

(د) ایضًا

لاہور پی آئی سی میں نئے بلاک کی تعمیر اور ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

1830: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک کا افتتاح کب ہوا نیز اس نئے بلاک کی تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب دیا گیا ٹھیکیدار کا نام نیز اس کی تعمیر کا اشتہار کب اور کس کس اخبار میں شائع کیا گیا؟

(ج) پی آئی سی کے نئے بلاک میں کل کتنے کمرے، آپریشن تھیٹر اور رومز برائے استعمال ڈاکٹرز، مریضوں اور انتظار گاہیں بنائی گئی ہیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی آئی سی لاہور کے نئے تعمیر ہونے والے بلاک میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کس کس نئے ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا گیا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک کا افتتاح 2۔ اکتوبر 2016 کو ہوا اور اس بلاک کی تعمیر پر کوئی سرکاری رقم خرچ نہ کی گئی کیونکہ یہ بلاک پرائیویٹ ڈونر نے اپنے طور پر تعمیر کروائی۔

(ب) درج بالا جواب (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک میں ٹوٹل بیس وارڈز ہیں، جبکہ ڈاکٹر روم کی تعداد آٹھ ہے۔ اس کے علاوہ ویٹنگ ایریا کی تعداد تین ہے۔

(د) پی آئی سی لاہور کے نئے تعمیر ہونے والے بلاک میں مریضوں کی ضروریات کے پیش نظر تمام سہولیات فراہم کی گئی ہیں، اس کے علاوہ مریضوں کا فوری علاج کرنے کے لئے جدید انجیو گرافی، ایکو مشین موجود ہیں۔

صوبے میں ڈینٹل ہسپتال اور سرجن کی تعداد و دیگر تفصیلات

1879: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبے میں ڈینٹل ہسپتال کن کن شہروں میں واقع ہے؟

(ب) ان ڈینٹل ہسپتالوں میں سرجن کی تعداد کتنی ہے علیٰحدہ علیٰحدہ ہسپتال وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان ڈینٹل ہسپتالوں میں روزانہ اوسطاً کتنے مریض آتے ہیں۔ نیز مریضوں کو کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں ہر ہسپتال کے حوالے سے مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) صوبے میں تین عدد ڈینٹل ہسپتال ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ڈینٹل ہسپتال لاہور 2۔ ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد

3۔ نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان

(ب) ڈینٹل ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال لاہور میں ڈینٹل سرجن کی تعداد اٹھارہ ہے پرنسپل ڈینٹل سرجن کی چھ پوسٹیں ہیں جن میں سے تین پوسٹیں خالی اور تین پر ہیں اور سینئر ڈینٹل سرجن کی تعداد چھ ہے جو کہ سب تعینات ہیں اور ڈینٹل سرجن کی تعداد پانچ ہے جس پر سب تعینات ہیں اور مریضوں کے علاج معالجہ میں اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد میں ڈینٹل سرجن کی آٹھ پوسٹیں ہیں جن میں سے سات سیٹیں پر ہیں اور ایک سیٹ خالی ہے۔

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان کی تفصیل:

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان میں ڈینٹل سرجن کی تعداد بارہ ہے۔

(ج) ڈینٹل ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال لاہور میں روزانہ اوسطا500 سے 600 مریض آتے ہیں اور چیف منسٹر کی ہدایت پر مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ مزید برآں اس ہسپتال میں مصنوعی دانتوں کی بھرائی، مسوڑھوں کی صفائی، ٹیڑھے دانتوں کا علاج، دانت نکلوانا، ایکسرے، بچوں کے دانتوں کا علاج بھی کیا جارہا ہے نیز سرجری۔II اور اورل اینڈ میگزلوفیشل سرجری کا شعبہ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے جہاں مریضوں کے ٹوٹے ہوئے جبڑوں کا علاج اور دیگر آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد میں تقریباً300 سے زائد مریض روزانہ آتے ہیں اور یہاں تمام دانتوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

انسٹیٹیوٹ

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان کی تفصیل:

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان میں روزانہ تقریباً400 سے 450 مریض آتے ہیں اور اس ہسپتال میں مصنوعی دانتوں کی بھرائی، مسوڑھوں کی صفائی، ٹیڑھے دانتوں کا علاج، دانت نکلوانا، ایکسرے، بچوں کے دانتوں کا علاج بھی کیا جارہا ہے نیز سرجری۔II اور اورل اینڈ میگزلوفیشل سرجری کا شعبہ بھی ہے جہاں مریضوں کے ٹوٹے ہوئے جبڑوں کا علاج اور دیگر آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں پی ایم ڈی سی کے مسائل حل کرنے میں سیکرٹری ہیلتھ، ایڈیشنل سیکرٹری اور پی ایم ڈی سی کے چیئرمین لہری صاحب نے بہت اہم رول ادا کیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل بھی ایوان کے اندر اس بات کی بازگشت ہوئی تھی اسمبلی کے باہر لوگ احتجاج کے لئے بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مختصر سی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

مال روڈ پر احتجاج کرنے والے سرکاری ملازمین سے رابطہ کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل بھی یہ بات ہوئی تھی آپ نے کہا تھا کہ منسٹر صاحب آئیں گے تو یہ بات کریں گے۔ باہر دو ڈیپارٹمنٹس کے سرکاری اہلکاروں نے سارا دن روڈ بلاک رکھی ہے جس سے عوام کو بڑی پریشان ہوئی لیکن میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج انتظامیہ سے مذاکرات کر کے اُن کی بات کو مانتے ہوئے اپنے اس احتجاج کو فٹ پاتھ پر منتقل کر دیا اور مال روڈ پر ٹریفک رواں دواں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت دو ڈیپارٹمنٹس کے لوگ وہاں پر موجود ہیں ایک تو پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق School Health and Nutrition Supervisors ہیں جنہوں نے ماسٹرز کیا ہوا ہے، اُن میں سے کچھ پی ایچ ڈیز بھی ہیں اور ایم فل بھی ہیں جو دس سال سے service کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی service structure نہیں ہے ہمیں دس سال ہو گئے ہیں، ہمیں ریگولر نہیں کیا گیا۔ اب اگر کوئی بات چیت بھی ہو رہی ہے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کہا جا رہا ہے کہ آپ کا ہم نئے سرے سے این ٹی ایس ٹیسٹ بھی لے سکتے ہیں۔ یہ این ٹی ایس ٹیسٹ اگر لینا تھا تو انہیں یہ

چاہئے تھا کہ جب انہیں service میں induct کر رہے تھے اُس وقت ان کا این ٹی ایس ٹیسٹ لیتے اب دس سال کے بعد این ٹی ایس کی چھری کے ذریعے سے لوگوں کو ذبح کرنے کا معاملہ ہے درست نہیں ہو گا۔اسی طرح سکول ایجوکیشن کے حوالے سے جو نان فارمل ایجوکیشن کے ٹیچرز ہیں وہ آئے ہوئے ہیں گورنمنٹ نے 1978 یا 1980 کے اندر کچھ قرآن ٹیچرز ساتویں سکیل میں رکھے تھے وہ بھی احتجاج کے لئے آرہے ہیں ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ ہمیں 5 ہزار روپیہ تنخواہ دی جارہی ہے انہوں نے پھر ہائی کورٹ میں کیس کیا تو ہائی کورٹ نے direction دی ہے کہ ان کو 15 ہزار روپے تنخواہ دی اور 5 ہزار utility allowance دیا جائے کیوں کہ یہ اپنے گھروں کے اندر تعلیم دیتے ہیں؟ بجلی خرچ ہوتی، یہ بچوں کو پانی وغیرہ بھی پلاتے ہوں گے ان کو 20 ہزار روپیہ lump sum دیا جائے۔ ویسے بھی حکومت پنجاب نے minimum wage جو 15 ہزار روپے announce کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرین انصاف ہو گا کہ اُن کو 15 ہزار روپیہ تنخواہ اور 5 ہزار روپیہ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق utility allowance دیا جائے۔اس سے بھی احسن یہ ہو گا اُن کا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں regularized کر دیا جائے ہم عرصہ سے service کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اس حوالے سے direction دے دیں کہ گورنمنٹ اس کا نوٹس لے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں وہ کیا کہتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جس طرف توجہ دلائی ہے کل سے جو لوگ باہر مال روڈ پر احتجاج کر رہے ہیں گورنمنٹ نے engage کیا ہوا ہے اُن کے جو جائز مطالبات ہیں انشاءاللہ اُن کو address کیا جائے گا۔اس حوالے سے میری تجویز ہو گی کہ ہم اُن کا delegation اسمبلی کے اندر بُلا لیتے ہیں اُن کے ساتھ مزید negotiate کر لیں گے گورنمنٹ لیول پر جہاں پر بھی intervention کی ضرورت ہے وہ گورنمنٹ ضرور کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ کی توجہ سے یہ معاملہ آگے کی طرف بڑھا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ابھی جمعہ سے پہلے اجلاس کے فوراً بعد انہیں یہاں بلا لیا

جائے تاکہ باہر کا ایریا بھی کلیئر ہو جائے کیونکہ وہ اسی تھوڑی بہت یقین دہانی سے چلے جائیں گے وہ سارے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ان کو بلوا لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، ٹھیک مہربانی۔ اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/2164 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/6 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

دودھ بڑھانے کے لئے بھینسوں کو لگائے جانے والے انجکشن پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 3۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے بین الصوبائی رابطہ میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو لگائے جانے والے انجکشن سے کینسر کی وباء پھیلنے اور کانگو وائرس والے ممالک سے گوشت کی درآمد، پاکستان میں ڈبے کے تمام دودھ میں کینسر کی وجہ بننے والا فارملین کیمیکل موجود ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ بچے اور بڑے کینسر زدہ بھینسوں کا دودھ پی رہے ہیں۔ بوسٹن انجکشن کی رجسٹریشن مجرمانہ فعل ہے۔ یہ بہت خطرناک صورتحال ہے کیونکہ دیگر صوبوں نے اس انجکشن پر پابندی لگائی ہے۔ پاکستان میں ڈبے کے تمام دودھ جعلی ہیں کیونکہ تمام ڈبہ پیک دودھ میں فارملین موجود ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے بہت خطرناک ہے۔ حکومت سے مطالبہ ہے کہ دودھ بڑھانے کے لئے لگائے جانے والے بوسٹن انجکشن پر پابندی عائد کی جائے اور اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق تھی آپ نے کہا تھا کہ اسے دوبارہ جمع کروائیں میں نے دوبارہ جمع کروادی تھی۔

جناب سپیکر: اب تو ہم آگے چلے گئے ہیں۔ چلیں، اس کو Monday کو پڑھ لینا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کے بعد میری تحریک استحقاق کو لے لینا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اب نہیں پڑھی جاسکتی اب آپ Monday کو پڑھنا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/23 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب کے چار اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق چار اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ان اداروں میں کنیئرڈ کالج، یونیورسٹی آف گجرات، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد اور بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی شامل ہیں۔ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق اعلیٰ تعلیمی اداروں نے مالی بے ضابطگیوں کی روایات نہیں چھوڑیں۔ سال 2016 کے دوران مختلف مدات میں کروڑوں روپے کی ہیرا پھیری کی پانچ کروڑ کی ان

بے ضابطگیوں میں یونیورسٹی آف گجرات سرفہرست ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18 /28 محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آج تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو out of turn لے لیا جائے؟

جناب سپیکر: وہ تحریک التوائے کار میرے پاس نہیں آئی اور مجھے نہیں پتا کہ وہ کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر قائد حزب اختلاف نے اپنی تحریک التوائے کار کی کاپی جناب سپیکر کو بھجوائی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک آج جمع کروائی ہے اور یہ current issue ہے۔ چیئرمین نیب نے جو کل بات کی ہے وہ انتہائی alarming ہے۔ یہ پنجاب کے حوالے سے ہے، ہم پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں اور یہ منتخب نمائندوں کا ایوان ہے اس لئے ہمیں اس پر ضرور بات کرنی چاہئے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ مختلف کیسوں میں ہم پنجاب کے محکموں کو چار چار دفعہ لکھ چکے ہیں کہ وہ ہمیں ریکارڈ دیں لیکن پنجاب کی بیوروکریسی accountability کے اس process کو آگے بڑھانے کے لئے ہم سے تعاون نہیں کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے لہٰذا آپ اجازت دیں کہ میں اس تحریک کو پڑھ لوں اور وزیر قانون ایک دو دن میں اس کا جواب دے دیں اور پھر یہاں اس ہاؤس میں اس پر debate ہو جائے۔

جناب سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تو کوئی پریکٹس نہیں ہے اور یہ ایوان لاء منسٹر کے گھر کی لونڈی نہیں ہے۔ یہ ایوان سارے لوگوں کا منتخب ایوان ہے یہاں پر کوئی بھی منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی اس کو طریق کار کے مطابق لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے جمع کروادی ہے اور میں request کر رہا ہوں کہ اس کو پڑھنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اس پر تو ابھی نمبر بھی نہیں لگا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نمبر تو آپ کے سٹاف نے لگانا ہے میں نے تو آج جمع کروا دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ یہاں پنجاب کے اندر جو کروڑوں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں، کمپنیوں کا معاملہ ہے۔۔

جناب سپیکر: پتا نہیں اس میں کون کون ہے، ہمیں کیا پتا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نیب کے چیئرمین ذمہ دار شخص ہیں ان کے پاس ایک Constitutional عہدہ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ اگر وہ برملا میڈیا کے سامنے on air یہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں ان کی بات پر اعتبار ہے اور ہم مانتے ہیں۔ اگر وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب تعاون نہیں کر رہا ہے۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کو پڑھنے کی اجازت دے دیں بحث بعد میں ہوتی رہے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھنے دیں، بعد میں گورنمنٹ سے اس کا view point لے لیں اور بعد میں اس پر debate ہو جائے۔ ہم تو اس پر debate کرنا چاہیں گے کیونکہ یہ بے سروپا بات ہے، بے بنیاد بات ہے، غلط بات ہے اور جھوٹی بات ہے۔ مجھے پڑھنے دیں اور حکومت کی طرف سے contradict کیا جائے اور ہمیں حقائق بتائیں کہ وہ کیا ہیں؟ پنجاب کے 10 کروڑ عوام کے اوپر یہ ملبہ ڈالا جا رہا ہے اگر یہاں کے لوگ تعاون نہیں کرتے۔ یہ زبان زد عام ہے کہ اربوں

کھربوں روپے کے سکینڈل ہیں۔ چیئرمین نیب کی طرف سے یہ کہنا کہ چار دفعہ میں نے نوٹسز دیئے ہیں اور مجھے یہاں سے کوئی تعاون نہیں مل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ مجھے یہ پڑھ لینے دیں۔ لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ اس کا جواب دے دیں۔ آپ ان سے اس کا جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لیں لیکن اس پر بحث کی اجازت نہیں ہو گی۔ دیکھیں! اگر آپ رولز کے مطابق نہیں چلنا چاہتے تو یہ مناسب نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ میری آپ سے استدعا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، سپیکر صاحب نے اجازت دے دی ہے۔ آپ اپنی تحریک پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: اس میں نام کسی کا نہیں آنا چاہئے۔ اگر اس میں کسی کا نام آیا تو میں وہیں پر stop کر دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس میں نام نہیں ہے۔ میں اس کو پڑھ رہا ہوں، آپ ذرا مہربانی کریں اور مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

حکومت پنجاب کی طرف سے چیئرمین نیب کو بدعنوانی کے مقدمات سے متعلقہ ریکارڈ فراہم نہ کرنے کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روز نامہ "دنیا" مورخہ 9۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق لاہور چیئرمین قومی احتساب بیورو جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال نے ملک سے بدعنوانی کے خاتمہ کے لئے مختلف کیسز کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ شاہ سے شاہ کے وفادار کا مکمل احتساب ہو گا۔ ملک ایک مگر لیٹرے بہت ہیں، پنجاب میں اداروں کا عدم تعاون ناقابل برداشت ہے۔ 84۔ارب ڈالر کے مقروض ملک کو جی بھر کر لوٹا گیا۔ 84۔ارب ڈالر کہاں اور کیسے خرچ ہوئے کہیں نظر نہیں آتا مگر پوچھا جائے تو

جواب ملتا ہے کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے اور جمہوریت کے خلاف سازش کے الزام کی پروا نہیں۔ نیب کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی نیب کسی سے امتیازی سلوک پر یقین رکھتا ہے۔ نیب کو سیاسی رنگ میں نہ رنگیں ہم نے ڈبل شاہ کو سنگل شاہ بنا دیا کوئی کرپشن کرے گا تو اس کا احتساب ہو گا۔ شاہ سے شاہ کے وفادار کا مکمل احتساب ہو گا۔ نیب افسر بے خوف و خطر کام کریں۔ 9۔ارب کے فراڈ میں سے 4۔ارب روپے متاثرین کو واپس کئے جا چکے ہیں جبکہ ڈبل شاہ کیس کے دوسرے ملزم تصور حسین گیلانی کے ذمہ 1.9۔ارب میں سے 1.2 روپے کی رقم متاثرین کو لٹا دی ہے۔ چیئرمین نیب نے پنجاب کے بعض اداروں کی جانب سے عدم تعاون پر تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ روش مناسب نہیں اسے آئندہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بیوروکریسی کسی شخص کے اشاروں پر نہیں ناچ سکتی اب تک مسکرا کر برداشت کیا لیکن آئندہ عدم تعاون ہر گز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ عدم تعاون کی روش مناسب نہیں اسے ختم کریں کیونکہ تعاون اپنی ذات کے لئے نہیں غریب عوام کے لئے چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار نہیں بلکہ عوام کا خدمت گزار بنایا جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ تحریک التوائے کار کا طریق کار پڑھ لیں اور اس کے مطابق میں نے عمل کرنا ہے۔This, I tell you.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک التوائے کار پڑھ دی ہے اور اس کا view point آپ لے آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس اب آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر اور بات ہے۔ آپ کی تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے۔ اس کا جواب آئے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کا کب جواب آئے گا؟

جناب سپیکر: جی، رولز کے مطابق۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ درجنوں اور بیسیوں تحریک التوائے کار پڑھی جا رہی ہیں جو pending ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ یہ ممبران بیٹھے ہیں 90 فیصد تحاریک التوائے کار ہیں جن کا کوئی جواب ہے اور نہ ہی اس پر عملدرآمد ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے، ہم پنجاب کے منتخب نمائندے یہ کالک اپنے منہ پر نہیں مل سکتے کہ یہاں کرپشن ہو اور اگر کرپشن کا فیصلہ ہونے لگے، کیس چلے تو یہاں کے محکمے وہاں ریکارڈ پیش نہ کریں۔ چیئرمین نیب پکارے اور چلائے کہ یہ بیوروکریسی شاہ سے بڑھ کر شاہ کی وفادار بن رہی ہے۔ ہم یہ روش یہاں نہیں چلنے دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ہے، آپ سے کل گزارش کی تھی اور آپ کے کہنے پر تحریک استحقاق دوبارہ submit کروادی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ سوموار کو take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ نے جو حکم دیا تھا وہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔ آج میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔ 2017 کی تقریباً آٹھ تحاریک التوائے کار میں اس معزز ایوان میں پڑھنے میں کامیاب ہوا تھا لیکن ان میں سے کسی ایک بھی کا جواب نہیں آیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر جو لوگ آتے ہیں، یہ بات وہی ہے کہ جس نے سبق یاد کیا اس کو چھٹی نہ ملی۔ آپ یہ دیکھیں ناں کہ یہ سارے تاریخی کارنامے آپ کے نامہ اعمال میں جا رہے ہیں کیونکہ آپ کے tenure میں یہ سارا کچھ ہو رہا ہے۔ مجھے یہ تحریک استحقاق پڑھنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جواب ٹائم پر آجائیں گے۔ تحریک استحقاق پڑھنے کی اجازت ہو گی لیکن مجھے ان کو بھی ٹائم دینا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر ہمیں ڈیپارٹمنٹس جواب نہیں دیں گے تو کیا بنے گا؟ اب tenure ختم ہو رہا ہے اور جو پڑھنے میں کامیاب ہوئے ہیں ان کا تو جواب آجائے ناں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو پڑھ لی ہیں۔ وہ pending ہیں مجھے ان کو بھی ٹائم دینے دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا ہم یہاں پر کوئی خبریں پڑھنے آتے ہیں؟ تحاریک التوائے کار پڑھ کر pending ہو جاتی ہیں، یہ pending کدھر ہوتی ہیں؟ آپ بھی مجھے بتائیں ناں کہ کہاں پر pending ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ جب اس کا جواب آجائے گا تو دے دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آٹھ تحاریک التوائے کار پڑھ چکا ہوں اور آج تک کسی کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے پوائنٹ آف آرڈر ادھر دینے دیں۔ وہ بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ان کو تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہم بیٹھ کر بات کریں گے، ابھی ہماری بات ہو گی، ہم بیٹھیں گے۔ ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو گی، وہاں ہم اس بارے میں بات کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس طرح بات نہ کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! کیا یہ کھلی بد دیانتی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! کیا یہ کھلی بد دیانتی نہیں ہے کہ سپریم کورٹ جو ایک آئینی ادارہ ہے اس کے پیچھے کھڑے ہونے کی بات کی جائے۔ ایک سیاسی جماعت جن کے بذات خود کیس لگے ہوں، نیب کے اندر کیس لگے ہوں اور وہ یہ کہہ رہے ہوں کہ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔ کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے کہ کوئی سیاسی جماعت یہ بات کرے؟ یہ کھلا تضاد ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم ان کے پیچھے کھڑے ہیں، یہ گل صاحب سن لیں، عوام بھی ساتھ کھڑے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔فروری2018دوپہر2:00بجے تک کے لئے ملتوی کیاجاتاہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،12۔فروری2018

(یوم الاثنین،25۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 11

639

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک وزراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018 پیش کریں گے۔

(نوٹ:سیریل نمبر1اور2پر درج مسودات قانون کی نقول

مورخہ 8،9۔فروری2018کو فراہم کر دی گئی تھیں)

640

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودہ قانون پر غور وخوص اور منظوری

مسودہ قانون صدقہ وخیرت پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ و خیرت پنجاب 2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرت پنجاب2018منظور کیا جائے۔

641

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار،12۔فروری2018

(یوم الاثنین،25۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدۡخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدۡ أَخۡزَيۡتَهُۥۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ
مِنۡ أَنصَارٖ ﴿١٩٢﴾ رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيٗا يُنَادِي لِلۡإِيمَٰنِ
أَنۡ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمۡ فَـَٔامَنَّاۚ رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ
عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا
عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ ٱلۡمِيعَادَ ﴿١٩٤﴾

سُوۡرَةُ آل عِمرَان آیات192 تا194

اے پروردگار جس کو تونے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں(192) اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا(یعنی)اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا(193)اے پروردگار تونے جن جن

چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجئو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا(194)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعتِ رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی یہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات خوراک اورزراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ وزیر زراعت اور پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت کی طرف سے request آئی ہوئی تھی لہٰذا زراعت سے متعلقہ سوالاتpending کر دیئے جائیں۔ آج صرف خوراک کے حوالے سے ہی جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس اجلاس کے اندر آج چوتھی بار ایسا ہوا ہے کہ جب کسی محکمے کے سوالات آتے ہیں تو سیکرٹری صاحب یا منسٹر صاحب کی طرف سے ایکrequest آجاتی ہے اور آپ سوالاتpending کر دیتے ہیں۔ ممبران نے اتنے عرصے سے سوالات جمع کرائے ہوئے ہوتے ہیں اور سالوں بعد جوابات آتے ہیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ روش ٹھیک نہیں ہے۔ آپChair پر بیٹھے ہوئے ہیںkindly اس پر سختی سے عمل کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انشاء اللہ اسیweek میں جوابات آجائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! On her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 8853 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں کیمیکلز اور ملاوٹ شدہ دودھ کی سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*8853: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) لاہور میں کیمیکلز اور ملاوٹ شدہ دودھ کی سپلائی سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں، جی نہیں یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

(ج) لاہور میں کیمیکل زدہ دودھ کی نہ صرف سپلائی بلکہ تیاری کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی سخت اقدامات اٹھائے ہوئے ہے اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16-2015 سے آج تک دودھ کے 957 مختلف نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 852 نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 105 نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل نمونہ جات کی بنیاد پر 14621 لٹر دودھ تلف کر دیا گیا اور مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی اور روک تھام کے لئے سخت جرمانے بھی عائد کئے جارہے ہیں الغرض پنجاب فوڈ اتھارٹی کیمیکل زدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل کو روکنے کی ہر ممکن کوشش جاری رکھے ہوئے ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جز(ب) میں لکھا گیا ہے کہ جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکل سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جا رہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق فروخت ہو رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چلو پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین رہنے دیں مجھے صرف معیار ہی بتا دیں جس کے مطابق یہ کھلا دودھ بیچا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! دودھ کے معیار کے بارے میں تو ٹیکنیکل انفارمیشن میرے پاس نہیں ہے کہ اس میں کون سے اجزا شامل ہونے چاہئیں لہٰذا میں اس بارے محکمے سے پوچھ کر ہی بتا سکتا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! محکمہ بیٹھا ہوا ہے، میں انتظار کر لیتا ہوں موصوف ان سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا standards ہیں جن پر یہ دودھ فروخت کیا جا رہا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے جو نمائندگی ہے ذرا وہ بھی highlight ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایڈیشنل سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری بھی ہیں چونکہ کیبنٹ کمیٹی کی میٹنگ چل رہی ہے اس لئے منسٹر اور سیکرٹری وہاں busy ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی اپنی رولنگ ہے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری موجود ہو گا۔ آج بھی اجلاس میں تاخیر کی گئی تاکہ سیکرٹری صاحب آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! یہ میری ہی رولنگ تھی لیکن آج واقعی مجبوری ہے جس کی وجہ سے میں نے ان کو آج spare کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ایوان کی کارروائی سے کوئی اور چیز زیادہ ضروری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس ایوان سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے لیکن آج واقعی کیبنٹ کمیٹی کی ایک important میٹنگ تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔ یہ ایوان کو بے توقیر کرنے کا طریقہ ہے۔ ایک تو ان کے پاس جواب نہیں ہوتے اور پھر اس طرح کرتے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! مہربانی کریں اور واک آؤٹ نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور وہ جواب بھی دے رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی موجود ہیں لیکن سیکرٹری صاحب میٹنگ میں ہیں۔ جب میٹنگ ختم ہو گی تو وہ فوری طور پر اسمبلی کی طرف آئیں گے اور وہ بہت جلد اسمبلی پہنچنے والے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ سوال take up کریں اور ہمارے پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔ آفیسرز بھی موجود ہیں میرا خیال ہے کہ ان کا یہ طریقہ مناسب نہیں ہے لہٰذا یہ مہربانی فرمائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پہلے تو وزیر اعلیٰ خود ایوان میں نہیں آتے لیکن جو آتے ہیں انہیں بھی اپنے پاس بلا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واقعی انہوں نے آج مجھے written request بھیجی ہے کہ مجبوری ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اپنی رولنگ پر تو عملدرآمد کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پتا ہے کہ وزیر خوراک ادھر ہی موجود ہوتے ہیں۔ سردار صاحب! آج کوئی مجبوری ہے تو اس وجہ سے نہیں آئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم آپ کے ادب واحترام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور یہ ایوان کی عزت کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے اپنی عزت اور اس ایوان کی عزت کا بھی پورا خیال ہے۔ میں نے آج ایک دن کے لئے واقعی ان کو مہلت دی ہے لیکن آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ عباسی صاحب میں نے آج کے لئے انہیں مہلت دی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ روز کی routine ہے اور ایوان کو بالکل serious نہیں لیا جا رہا۔ یہ ایوان کی بے توقیری ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ ابھی یہ pending کریں اور سیکرٹری کو بلائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جواب دیں۔ سردار صاحب! پارلیمانی سیکرٹری آپ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! دودھ میں پروٹین، fat، carbohydrate وٹامن اور منرل شامل ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے ساتھ یہ پوچھا تھا کہ جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہو رہا ہے اور وہ دودھ کیمیکلز کے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی نہیں ہو رہا تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ دودھ کس چیز میں سپلائی ہو رہا ہے گتے کے ڈبوں میں یا پلاسٹک کی بوتلوں میں سپلائی ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیمیکلز والے ڈبوں میں سپلائی نہیں ہو رہا بلکہ جو ان کے اپنے بنائے ہوتے ہیں ان میں سپلائی ہو رہا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ لاہور میں کیمیکل زدہ دودھ کی نہ صرف سپلائی بلکہ تیاری کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی سخت اقدامات اٹھائے ہوئے ہے اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16-2015 سے آج تک دودھ کے اتنے نمونے

اور 14621 لٹر دودھ تلف کیا ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں یومیہ کھلے دودھ کی کتنی consumptionہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار وقاص حسن مؤکل پوچھ رہے ہیں کہ لاہور میں روزانہ دودھ کی کتنی consumptionہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ جواب محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے کہ ہم نے 14621 لٹرز ناقص دودھ تلف کر دیا۔میں اسی سے متعلق ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں کہ یہاں پر روزانہ دودھ کی consumption کتنی ہے؟ کیا 90ہزار یا ڈیڑھ لاکھ لٹرز دودھ استعمال ہوتا ہے کہ جس میں سے 14621 لٹرز تلف کر دیا گیا تو یہ fresh question کیسے ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار وقاص حسن مؤکل! آپ نے اپنے اصل سوال میں یہ بات نہیں پوچھی۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب کے جز(ج) میں میں بتایا ہے کہ 14621 لٹرز ناقص دودھ تلف کر دیا گیا۔ایک سال پہلے یہ سوال پوچھا گیا تھا تو کیا ایک سال میں انہوں نے صرف 14621 لٹرز دودھ تلف کیا ہے؟ یہاں صرف ایک کمپنی یومیہ 45ہزار لٹرز دودھ consume کرتی ہے اور اس حساب سے 14621 لٹرز تو ایک ذرے کے برابر ہے۔یہ تو صرف کارروائی ہے اور میں اسی چیز کو highlight کرنا چاہ رہا ہوں۔ان کے پاس یہ figures بھی نہیں ہیں کہ total کھلا دودھ کتنا ہے، چلیں مجھے یہ بتا دیں کہ لاہور میں کتنا کھلا دودھ فروخت ہوتا ہے؟ محکمہ اور فوڈ اتھارٹی کے افسران گیلری میں بیٹھے ہیں۔معزز پارلیمانی سیکرٹری ان سے یہ انفارمیشن لے کر مجھے بتا دیں۔میں انتظار کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب کو بتا دیں کہ دودھ کی total کتنی consumption ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ تو پوچھ کر بتانا پڑے گا اور یہ fresh question بنتا ہے۔ فوڈ اتھارٹی دودھ چیک کرتی ہے، جو ناقص دودھ پایا جاتا ہے اسے تلف کیا جاتا ہے اور جو دودھ معیار کے مطابق سپلائی ہو رہا ہے اس کو نہیں روکا جا سکتا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جواب میں بار بار لکھا ہوا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی دودھ کا معیار چیک کر رہی ہے اور ناقص دودھ تلف کر رہی ہے تو پھر یہ کیوں نہیں بتا رہی کہ کل کتنا دودھ consume ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پنجاب فوڈ اتھارٹی بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اگر آپ اپنے اصل سوال میں یہ بات پوچھتے تو پھر وہ آپ کو بتا دیتے کہ دودھ کی روزانہ کتنی consumption ہے۔ آپ نے اپنے سوال میں اس بارے میں پوچھا ہی نہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال میں یہ بات پوچھ رہا ہوں۔ اب آپ مجھے ضمنی سوال کی definition بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ اسی سے related ضمنی سوال پوچھیں۔ مجھے بتائیں کہ یہ ضمنی سوال کیسے بنتا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16-2015 سے آج تک دودھ کے 957 مختلف نمونہ جات حاصل کئے۔ اب میرا صرف اتنا سوال ہے کہ لاہور میں یومیہ کھلے دودھ کی کتنی consumption ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر آپ بھی یہی کہہ رہے ہیں تو پھر میں بھی ایوان سے باہر چلا جاتا ہوں۔ میرے باقی ساتھی اسی وجہ سے پہلے ہی walkout کر گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ایسا نہ کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! محکمہ کا منسٹر موجود نہیں، سیکرٹری خوراک موجود نہیں اور محترم پارلیمانی سیکرٹری چھوٹے سے سوال کا جواب نہیں دے پا رہے تو پھر میں کس لئے یہاں پر بیٹھا

رہوں؟اگر میں آپ سے یہ پوچھوں کہ پنجاب اسمبلی میں کتنا سٹاف کام کرتا ہے تو آپ لازماً بتادیں گے یا پھر آپ اپنے سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری سے پوچھ لیں گے۔محکمے کی competency کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس اس سوال کا جواب ہی نہیں کہ لاہور میں روزانہ دودھ کی کتنی consumption ہو رہی ہے؟پنجاب فوڈ اتھارٹی کا مطلب ہے کہ یہ پورے پنجاب کو deal کر رہی ہے اور میں نے تو پورے پنجاب کے حوالے سے سوال پوچھا ہی نہیں۔میں نے صرف لاہور کی حد تک پوچھا ہے کہ لاہور میں روزانہ دودھ کی کتنی consumption ہو رہی ہے؟میرا اصل سوال لاہور سے related ہے اور میں ضمنی سوال بھی لاہور سے related کر رہا ہوں۔

ممبران اسمبلی کی حاضری کے متعلق جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب!تشریف رکھیں۔میں معزز ممبران کی توجہ چاہتا ہوں۔بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ایک decision لیا گیا ہے جس کو میں پڑھ کر سُنا دیتا ہوں۔

آپ سب معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 9۔فروری2018 کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی ہے جس میں وزیر قانون اور کمیٹی کے دوسرے تمام معزز ممبران شریک ہوئے تھے۔اس میٹنگ میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا ہے کہ ان معزز ممبران کی حاضری کو شمار کیا جائے گا جو اسمبلی کی نشست میں شرکت کریں گے۔اجلاس ملتوی ہونے کے بعد آنے والے معزز ممبران کو حاضر شمار نہیں کیا جائے گا۔اجلاس کے التواء کے ساتھ ہی حاضری کا رجسٹر close کر دیا جائے گا اور بعد میں کسی کی حاضری نہیں لگائی جائے گی۔

معزز ممبران!اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ اجلاس وقت پر شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ وقت پر ہی اجلاس شروع ہو گا۔معزز ممبران وقت پر تشریف لائیں گے اور بروقت اجلاس شروع ہو گا تو عوام میں اسمبلی کا اچھا تاثر جائے گا۔آج کے

تمام سوالات pendingکئے جاتے ہیں اور اب اجلاس کل مورخہ 13۔فروری 2018بروز منگل صبح10:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

منگل،13۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،26۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 12

653

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں وکھیلیں اورزکوۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 6۔فروری 2018 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ٹولہ بانگی خیل اور اس سے ملحقہ علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ میاں محمودالرشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے محمود بوٹی لاہور میں بنائے گئے منی ڈیم کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں منی ڈیم بنائے جائیں۔

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ ایوان معروف سینئر صحافی، کالم نویس، دانش ور، محقق، نقاد اور سماجی رہنما منو بھائی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے، وہ جمہوریت پسند اور ادب دوست شخصیت تھے، مرحوم سماجی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ دُنیا بھر میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ یہ ایوان ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے اور ان کی مغفرت کے لئے دُعا گو ہے۔

4۔ بیگم خولہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ نشتر ہسپتال، سول ہسپتال اور چلڈرن کمپلیکس ملتان میں لیبارٹریز کی مشینری اور سٹاف میں شہر کی آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔

655

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،13۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،26۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر15منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَعۡلَمُ
ٱللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمۡ فَأَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَعِظۡهُمۡ وَقُل لَّهُمۡ
فِيٓ أَنفُسِهِمۡ قَوۡلَۢا بَلِيغٗا ٦٣ وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ
فَٱسۡتَغۡفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ
تَوَّابٗا رَّحِيمٗا ٦٤ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُواْ فِيٓ أَنفُسِهِمۡ حَرَجٗا مِّمَّا
قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسۡلِيمٗا ٦٥

سورۃ النّسآء آیات 63 تا 65

ان لوگوں کے دلوں میں جو جو کچھ ہے اللہ اس کو خوب جانتا ہے تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں (63) اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول (اللہ) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے (64)

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے(65)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

شبِ انتظار میں سو گیا وہ میرا نصیب جگا گئے
یہ کرم ہے میرے کریم کا کہ وہ میرے خواب میں آ گئے
میں ہجوم غم کا نقیب تھا شبِ تار میرا نصیب تھا
میرے گھر میں چاند اُتر گیا وہ جمال اپنا دکھا گئے
جو زباں سے نکلا وہی ہوا تھی میرے خُدا کی یہی رضا
انہیں رَب نے اپنا بنا لیا کہ جنہیں آپ اپنا بنا گئے
بڑے اُونچے اُن کے نصیب تھے جو ظہوریؔ ان کے قریب تھے
جو میرے حضورؐ کے روبرو انہیں نعت اُن کی سُنا گئے

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ہمارے سپیکر صاحب کے چچا رانا نثار احمد خاں فوت ہو گئے ہیں۔ ہم سب parliamentarians اور اسمبلی سٹاف اس دُکھ میں اُن کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اُن کی آج 3-00 بجے سہ پہر نماز جنازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور اُن کے درجات بلند کرے۔ آج پہلا سوال نمبر 9352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9353 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9426 بیگم خولہ امجد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9462، ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دفاتر کی تعداد اور ملازمین کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9462: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دفاتر لاہور میں کتنے اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام اوران کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین ایسے ہیں جو کہ deputation پر یاfield کے ملازمین ہیں مگرڈیوٹی لاہور میں کر رہے ہیں اور تنخواہیں کسی دوسرے دفتر سے لے رہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں وہ کس کس کے استعمال میں ہیں ان کے سال17-2016 کے POLاور مرمت کے اخراجات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ وعشر (راجہ محمد اویس خان):

(الف) محکمہ زکوٰۃ وعشر کے لاہور میں حسب ذیل دفاتر ہیں:

1. دفتر چیئرمین صوبائی زکوٰۃ کونسل بمقام C-40 فیصل ٹاؤن لاہور۔
2. دفتر سیکرٹری زکوٰۃ وعشر پنجاب 78 شادمان۔II لاہور
3. دفتر ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب۔2 کورٹ سٹریٹ لاہور
4. دفتر ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) لاہور ڈویژن۔2 کورٹ سٹریٹ لاہور
5. دفتر ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور A-43 جناح سٹریٹ شام نگر چوبرجی لاہور

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ میں کوئی ملازمdeputation پر نہ ہے البتہ محمد عارف سٹینو گرافر (Section under 9 of the Punjab Civil Servant Act 1974) کے تحت سول سیکرٹریٹ اور عرفان اقبال اکاؤنٹنٹ مجاز اتھارٹی کی اجازت سے عارضی تبادلہ کے تحت ڈائریکٹوریٹ جنرل آڈٹ ورکس (پراونشل) لاہور میں کام کر رہاہے اور دونوں اہلکار تنخواہ متعلقہ دفاتر سے ہی وصول کر رہے ہیں۔

(د) ان دفاتر کے پاس گاڑیوں اور ان پر POL اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ملازم محکمہ زکوٰۃ و عشر سے deputation پر کسی اور محکمہ میں چلے جاتے ہیں تو کیا وہ اپنی تنخواہ پھر بھی محکمہ زکوٰۃ و عشر سے وصول کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں تحریر کر دیا گیا ہے اس وقت ایک ہی ملازم محمد عارف سٹینو گرافر deputation پر کام کر رہا ہے اور دوسرا ملازم عرفان اقبال اپنے محکمہ میں واپس آ گیا ہے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ جو ملازمین deputation پر جاتے ہیں تو وہ تنخواہ اسی محکمہ سے لیتے ہیں کہ جہاں پر ڈیوٹی کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جی، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9521 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کھیلوں کے میدانوں سے متعلقہ تفصیلات

* 9521: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کھیلوں کے میدان کم ہوتے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھیلوں کے میدان کم ہونے کی وجہ سے نوجوان کھیلوں میں دلچسپی نہیں لے رہے جس سے صوبہ میں کھیلوں کا معیار گر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھیل کے میدان نہ ہونے کی وجہ سے کھلاڑی نہیں مل رہے جس کی وجہ سے صوبہ دوسرے صوبوں سے بہت پیچھے رہ گیا ہے وجہ بیان فرمائیں نیز حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیلیں (چودھری سرفراز افضل):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ تمام اضلاع میں سپورٹس کے سٹیڈیم، جمنیزیم اور گراؤنڈز موجود ہیں۔

(ب) کھیلوں کے میدان تمام اضلاع میں موجود ہیں اور مزید سپورٹس بورڈ131 نئی سکیموں پر کام کر رہا ہے جس میں سپورٹس گراؤنڈز بھی شامل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سپورٹس بورڈ کی طرف سے سپورٹس گراؤنڈ ضرورت کے مطابق تعمیر کئے گئے ہیں اور کھلاڑیوں کو تمام سہولیات میسر ہیں قائداعظم گیمز میں جو کہ نیشنل ایونٹ ہے اور اول پوزیشن پنجاب نے حاصل کی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کھیلوں کے میدان کم ہوتے جا رہے ہیں؟ محکمہ نے بڑی معصومیت سے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ تمام اضلاع میں سپورٹس کے سٹیڈیم، جمنیزیم اور گراؤنڈز موجود ہیں۔ یہ موجود تو ہوں گے لیکن محکمہ کو مجھے بتانا پڑے گا کہ وہ انتہائی ابتر حالت میں ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اکثر گراؤنڈز پر قبضہ ہو چکا ہے، وہ on ground نظر نہیں آتے اور وہاں پر گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کس شہر کے سٹیڈیم یا گراؤنڈ کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں overall پنجاب کی بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! overall پنجاب میں تو ایسی صورتحال نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں اپنے شہر کے ضمیر جعفری سٹیڈیم جہلم کی بات کر لیتی ہوں۔ وہاں جا کر کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ نشی وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج کل وہاں پر کوئی activity نہیں ہو رہی۔ اس سٹیڈیم کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر ریڑھیاں اور تانگے کھڑے ہوئے ہیں۔ بہر حال معزز پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں تو میں ان کی بات مان لیتی ہوں لیکن میرے شہر کی صورتحال اس سے مختلف ہے۔

جناب سپیکر!اسی طرح جز(ب)میں جواب دیا گیا ہے کہ سپورٹس بورڈ 131 نئی سکیموں پر کام کر رہا ہے جس میں سپورٹس گراؤنڈز بھی شامل ہیں اور انہوں نے مجھے اس کی تفصیل بھی دی ہے۔131 بہت بڑا figure ہے۔اللہ کرے کہ یہ اس میں کامیاب ہوں۔یہ سکیم انہوں نے کب شروع کی تھی اور کب تک یہ مکمل ہو جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ آپ کے یہ نئے سپورٹس گراؤنڈز کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیلیں(چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر!معزز ممبر نے کہا کہ صوبہ پنجاب کے میدانوں کی حالت ابتر ہو گئی ہے،ہرگز ایسا نہیں ہے۔گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں ہماری حکومت کے اوپر تنقید ہی یہی کی جاتی رہی کہ حکومت پنجاب سپورٹس اینڈ یوتھ ایونٹس کروا رہی ہے،حکومت پنجاب گراؤنڈز بنا رہی ہے ان کی کسی اور چیز کی طرف توجہ نہیں ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ وژن تھا کہ ہم نے میدان آباد کرنے ہیں اور ہسپتالوں کو ویران کرنا ہے۔محترمہ نے ضمیر جعفری سٹیڈیم جہلم کے گراؤنڈ کی حالت کے بارے میں بات کی تو آج ہی محکمہ کو direction دی جا رہی ہے کہ اُس سٹیڈیم کے گراؤنڈ کا visit کرا کے اُس کی موجودہ حالت کے حوالے سے ایوان کو بھی آگاہ کیا جائے گا اور محترمہ کو بھی آگاہ کیا جائے گا۔اُس گراؤنڈ کی بہتری کے حوالے سے محترمہ کی جو بھی خواہش ہو گی ان کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کو on board لیا جائے گا اور ان کی جو بھی تجاویز ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ ان کے ساتھ پورا تعاون کرے گا کیونکہ ہماری حکومت چاہتی ہے کہ نوجوان میدانوں میں آئیں اور ہسپتالوں سے نکلیں۔

جناب سپیکر!اس سوال کے جواب میں 131 سکیموں کا جو ذکر ہے یہ سکیمیں مالی سال-2017 18 کے بجٹ میں identify کی گئی ہیں اور پہلے صوبہ پنجاب میں 114 on going سکیمیں چل رہی ہیں جو پہلے under C&W Department چلتی تھی اب موجودہ سکیمیں PMU کے تحت بنائی جا رہی ہیں اور جو فنڈز release ہوئے ہیں اُن میں سے 56 فیصد فنڈز کو utilize کیا جا چکا ہے۔ان 131 سکیموں میں سے چار سکیمیں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں کیونکہ 400 ملین روپے سے اوپر کی سکیموں کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ approve کرتا ہے اور تین سکیموں کی زمین کا issue چل رہا ہے۔131 سکیموں میں سے ان

سات سکیموں کو نکال دیں باقی تمام سکیموں کے ٹینڈرز ہونے کے بعد کام شروع ہو چکا ہے اور اُن سکیموں کے لئے جو فنڈز release کئے گئے ہیں اُن میں سے 56 فیصد فنڈز utilize ہو چکے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب آج جس طرح سے تیاری کر کے آئے اور میرے ضمنی سوال کا جواب دیا میں اس کو appreciate کروں گی کہ I wish سب لوگ اپنے کام کو اتنا ہی serious لیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری جہلم کے visit کی جو بات کر رہے ہیں میں بھی یہی چاہوں گی کیونکہ یہاں پر ہم اسی لئے سوال کرتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ بہتری ہو جائے۔ وہاں کے حالات واقعی ابتر ہیں ان کے محکمہ کے visit کرنے سے میں اُمید رکھتی ہوں کہ وہاں بہتری ہو جائے گی I once again appreciate.

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Well done

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! سمندری میں گزشتہ سال prototype gymnasium بنا تو میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے request کرتا ہوں کہ پورے پنجاب میں آٹھ دس سال سے جو prototype gymnasium بن چکے ہیں وہاں سٹاف کی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے وہ پوری طرح operational نہیں ہیں۔ وہاں پر درجہ چہارم کے لوگ لاہور سے بھرتی کئے جاتے ہیں وہ بے چارے وہاں رہ بھی نہیں سکتے کیونکہ وہاں پر اُن کی رہائش ہے، نہ اُن کی اتنی تنخواہیں ہیں کہ وہ سمندری میں جا کر رہیں تو جو لوگ لاہور سے بھرتی ہو کر سمندری میں گئے وہ بھی لاہور واپس آ گئے تو محکمہ سے میری request ہے کہ جس تحصیل میں gymnasium بنا ہو وہاں کے لوگ بھرتی کئے جائیں اس کے بغیر کوئی gymnasium نہیں چل سکے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری check کرائیں کہ صوبہ پنجاب میں جتنے gymnasium بنے ہوئے ہیں اُن میں سٹاف پورا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کو نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9463 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*9463: میاں طارق محمود: کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال16-2015اور17-2016 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ وعشر کی مد میں کہاں کہاں سے وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی صوبہ کے ہسپتالوں کو تقسیم کی گئی اور کتنی رقم طالب علموں کو فراہم کی گئی؟

(ج) غرباء میں زکوٰۃ کی تقسیم کا کیا معیار مقرر ہے یا اس کا تعین کس طریق کار کے تحت کون کرتا ہے؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم تقسیم نہ ہوئی اور یہ رقم کہاں کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ وعشر (راجہ محمد اویس خان):

(الف) زکوٰۃ فنڈز صوبوں کو طے شدہ فارمولہ کے تحت مرکزی حکومت کی جانب سے وصول ہوتے ہیں۔ سال16-2015اور17-2016 کے دوران مرکزی حکومت سے موصولہ زکوٰۃ بجٹ، رضاکارانہ زکوٰۃ اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں موجود غیر مستعمل رقم کو شامل کرتے ہوئے ان دو سالوں کے لئے مرتب کردہ زکوٰۃ بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	2015-16	2016-17
وفاقی حکومت سے موصولہ رقم	2۔ارب78کروڑ48لاکھ30ہزار روپے	4۔ارب3کروڑ86لاکھ87ہزار روپے
غیر مستعمل رقم	69کروڑ22لاکھ48ہزار روپے	10کروڑ80لاکھ10ہزار روپے
رضاکارانہ زکوٰۃ	20لاکھ روپے	9لاکھ86ہزار روپے
میزان	3۔ارب47کروڑ90لاکھ78ہزار روپے	4۔ارب14کروڑ76لاکھ83ہزار روپے

(ب) ان دو سالوں کے دوران مستحقین زکوٰۃ(غرباء)، ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے علاج معالجہ اور مستحق طالب علموں میں بالترتیب مبلغ3۔ارب10کروڑ42 لاکھ56ہزار 246روپے اور مبلغ 3۔ارب80 کروڑ14 لاکھ95ہزار499روپے کی رقم تقسیم کی گئی جس کی مدوار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے امداد حاصل کرنے کے لئے مستحق زکوٰۃ ہونا لازمی شرط ہے مستحق کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی مجاز ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران تقسیم نہ ہونے والی رقم بالترتیب مبلغ37 کروڑ48 لاکھ21ہزار754 روپے اور مبلغ34 کروڑ61 لاکھ 87ہزار501 روپے Account Punjab Provincial No.3, Provincial Zakat Fund سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور میں واپس لی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ ان سالوں کے دوران تقسیم نہ ہونے والی رقم بالترتیب مبلغ 37 کروڑ48لاکھ21ہزار 554روپے اور مبلغ 34 کروڑ61لاکھ87ہزار روپے ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ رقم تقسیم کیوں نہیں کی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس دفعہ وفاقی حکومت کی طرف سے چونکہ نومبر میں محکمہ زکوٰۃ پنجاب کو فنڈز موصول ہوئے تو محکمہ نے 5۔دسمبر کو یہ فنڈز اضلاع کو مہیا کرنے شروع کئے تو اس کی دیر کی یہ وجہ ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا کوئی mechanism ہونا چاہئے کیونکہ جو غریب اس آس پر بیٹھے ہوتے ہیں وہ مریض ہیں، غریب ہیں یا اُن کی بچیوں کی شادی کا مسئلہ ہے اُن کے دل میں یہ آس ہوتی ہے کہ ہمیں اُس فنڈ میں سے پیسے ملیں گے۔ پالیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ کیا آئندہ کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہتے ہیں جس کے باعث آئندہ یہ issue نہ ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! گزشتہ سال زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم 94 فیصد رہی. Which is exceedingly wealthy اور معزز ممبر نے جہیز فنڈ کے حوالے سے جو بات کی ہے اُس کے لئے محکمے کا ایک mechanism موجود ہے۔ اگر نکاح فارم نہ بھی موجود ہو اور والدین ایک اشٹام پیپر دے دیں کہ ہم تین مہینے بعد نکاح کریں گے تو اُس کو امداد مہیا کی جاتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ اس سال کے فنڈز lapse کیوں ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمہ نے کوئی ایسی پالیسی بنائی ہے جس سے محکمہ کو ملنے والے فنڈز lapse نہ ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے لئے جو امداد مہیا کی جاتی ہے اُس کی proper تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ہی سوال ہے کہ ایک غریب آدمی ہے یا ایک غریب خاتون ہے اُس کے ذہن میں ہے کہ مجھے زکوٰۃ سے پیسے ملیں گے تو میرا گزارا ہو گا۔ یہ غریب لوگوں کا پیسا ہے جو واپس چلا گیا ہے تو اس محکمے کے نااہل لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنی چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ چھ فیصد فنڈز lapse ہوئے ہیں اور کچھ ضلعی کمیٹیوں میں چیئرمین موجود نہیں تھے اُس وجہ سے بھی یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس مد میں ایک پیسا بھی lapse نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آئندہ کوشش کریں کہ زکوٰۃ کا ایک پیسا بھی lapse نہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! مجھے آخری سوال کا جواب پڑھ کر بڑا افسوس ہوا کہ 37 اور 34 کروڑ سے زائد کی رقومات lapse ہو گئیں۔ پنجاب میں جو زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں تو ان کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دس سے پندرہ لوگوں کو زکوٰۃ ہر ماہ یا ہر تین ماہ کے بعد فراہم کریں گی اور وہ کمیٹیاں زکوٰۃ غریب لوگوں میں تقسیم کریں گی لیکن میرے ضلع سرگودھا میں المیہ یہ ہے کہ وہاں پر جو بارہ پندرہ لوگوں کو زکوٰۃ مل رہی تھی ان کی تعداد کم کر کے تین کر دی گئی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بیشتر آبادیوں میں ایسا ہوا ہے کہ وہاں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہی ختم کر دی گئی ہیں اور وہاں پر زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا نام ہی نہیں ہے۔ ہم نے بارہا خط لکھے ہیں، ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی سے رابطہ کیا ہے، ڈپٹی کمشنر سے کہا ہے، اس محکمہ کے سیکرٹری سے، ڈی جی سے اور زکوٰۃ کونسل سے بھی بار بار رابطہ کیا ہے کہ ضلع سرگودھا میں جن چکوک اور آبادیوں میں آپ کی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں وہاں پر زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ آپ نے جو بارہ پندرہ زکوٰۃ کے مستحق بندوں میں کمی کر کے تعداد تین کر دی ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے کہ یہ کمی کیوں کی گئی ہے؟ جبکہ اِدھر یہ بتایا جا رہا کہ ہمارے نومبر میں آنے والے فنڈز lapse ہو گئے ہیں۔ نومبر سے جون تک سات آٹھ ماہ ہوتے ہیں جو بہت وقت ہوتا ہے اگر یہ اس مدت میں پیسے خرچ نہیں کر سکے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری جو فرما رہے ہیں اسے مان بھی لیا جائے کہ کہیں پر چیئرمین نہیں تھے کہیں پر زکوٰۃ کونسل کا مسئلہ تھا لیکن میرے ضلع سرگودھا میں تو چیئرمین بھی موجود ہیں، زکوٰۃ کمیٹیاں بھی موجود ہیں اور وہاں پر کام بھی ہو رہا ہے لیکن مستحق لوگوں کو وہاں پر زکوٰۃ proper طریقے سے نہیں مل رہی تو ایسا کیوں ہے اور جہاں پر کمیٹیاں نہیں ہیں وہاں کمیٹیاں کب تک بنانے کا ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر(راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ سرگودھا کے حوالے سے معزز ممبر کا fresh question بنتا ہے۔ یہ سوال لے آئیں محکمہ جواب دینے کے لئے تیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سرگودھا کے حوالے سے آج ہی رانا صاحب کو اپنے ساتھ بٹھائیں اور پوری تفصیل لے کر انہیں آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر(راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر!جی،ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر9562 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9627 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9620 بھی چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان میں خواتین کے لئے کرکٹ گراؤنڈ اور اکیڈمی بنانے کی تجویز و دیگر تفصیلات

*9426: **بیگم خولہ امجد:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں کافی خواتین نے کرکٹ کے میدان میں نام بنایا اس کے باوجود اس ضلع کی خواتین کو سہولتیں مہیا نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے خواتین،مردوں کے کلب میں کھیلنے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت ملتان میں خواتین کے لئے علیٰحدہ کرکٹ گراؤنڈ اور کرکٹ اکیڈمی بنانے کی منظوری دے گی تاکہ ویمن کرکٹرز زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اور ملک کا نام روشن کریں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ملتان کی خواتین نے کرکٹ کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر نام پیدا کیا ہے۔ ہم حکومت پنجاب اور ضلعی انتظامیہ کی طرف سے خواتین کو ممکن حد تک سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ جب خواتین کھلاڑیوں کو میچ کھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کو گراؤنڈ مہیا کر دیا جاتا ہے اور کوئی بھی اس میں مداخلت نہیں کرتا۔ خواتین مردوں کے کلب میں کھیلنے پر مجبور نہ ہیں بلکہ نیشنل / انٹرنیشنل سطح کے کرکٹ کھلاڑیوں سے استفادہ کر رہی ہیں

(ب) حکومت پنجاب صوبہ بھر میں مردوں اور خواتین کھلاڑیوں کو سپورٹس سہولیات فراہم کرنے کے لئے گراؤنڈ، کمپلیکس اور جمنیزیم تیار کروا رہی ہے۔ ملتان کی خواتین کے لئے علیٰحدہ کرکٹ گراؤنڈ /اکیڈمی بنانے کے لئے کیس تیار کر کے سیکرٹری سپورٹس پنجاب لاہور /ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب لاہور کو ارسال کیا جائے گا

پنجاب سپورٹس بورڈ لاہور کا بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9562: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سپورٹس بورڈ لاہور کا سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) سال 17-2016 میں کتنا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا تھا، کس کس کھیل پر خرچ ہوا تھا؟

(ج) سال 18-2017 کے بجٹ میں سے کتنا فنڈ خرچ ہو چکا ہے، کتنا بقایا ہے؟

(د) پنجاب سپورٹس بورڈ کے لاہور میں کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) لاہور کے دفاتر میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) پنجاب سپورٹس بورڈ لاہور کا سال 17۔2016 اور 18۔2017 کا بجٹ چار کروڑ ہے اور 18۔2017 کا بجٹ۔/154,480,000 روپے ہے۔

(ب) سال 17۔2016 میں۔/9,531,450 روپے کا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا ہے اور جس جس کھیل پر خرچ ہوا ہے اس کی تفصیل Annex A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 18-2017 کا کل بجٹ۔/154,480,000 روپے ہے۔ جس میں سے ۔/70,167,000 روپے مل چکے ہیں اور ۔/68,092,161 روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ۔/70,617,600 روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں Under Process ہیں جبکہ ۔/13,695,400 روپے بقایا ہیں۔

(د) پنجاب سپورٹس بورڈ نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور میں ایک دفتر ہے اور اس میں 57 ملازمین کام کر رہے ہیں۔اس کی تفصیل Annex B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لاہور کے دفتر میں 18 اسامیاں خالی ہیں۔اس کی تفصیل "Annex C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے سٹاف اور فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9627: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کا کتنا سٹاف تعینات ہے؟

(ب) اس ضلع کو سال 18-2017 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) اس ضلع کے کن کن ہسپتالوں اور اداروں کو حکومت زکوٰۃ سے فنڈز فراہم کرتی ہے ان کے نام اور ان کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنے VTI و ویکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں قائم ہیں؟

(و) مزید کتنے VTI کھولنے کا ارادہ ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق)'

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے موجودہ سٹاف کی تعداد 72 ہے جن میں 8 ریگولر ملازمین کے علاوہ 64 زکوٰۃ پیڈ جس میں آڈٹ سٹاف اور فیلڈ زکوٰۃ کلرکس کام کر رہے ہیں تعینات ہیں۔

(ب) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ کو سال 18-2017 کے دوران صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے پہلی ششماہی قسط مبلغ 7 کروڑ 4 لاکھ 18 ہزار 574 روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ نے اب تک مبلغ2 کروڑ30لاکھ22ہزار895روپے کی رقم خرچ کی ہے اور بقیہ رقم مبلغ4 کروڑ73لاکھ95ہزار679روپے ضلع زکوٰۃ فنڈ میں موجود ہے۔

(د) ضلع زکوٰۃ کمیٹی سرکاری ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس،سرکاری کالجوں/یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کے زیر تعلیم مستحق طلباء وطالبات کو وظائف فراہم کرتی ہے تاحال سال18۔2017 کے دوران ضلع سیالکوٹ کے حسب ذیل ہسپتالوں اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹسVTIs کو زکوٰۃ فنڈز کا اجراء کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	جاری شدہ زکوٰۃ فنڈز
۱۔	گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ۔	13لاکھ34ہزار875روپے
۲۔	گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ۔	3لاکھ98ہزار200روپے
۳۔	گورنمنٹ سول ہسپتال(THQ)ڈسکہ۔	4لاکھ34ہزار400روپے
۴۔	گورنمنٹ سول ہسپتال(THQ)پسرور۔	2لاکھ17ہزار200روپے
۵۔	گورنمنٹ سول ہسپتال(THQ)سمبڑیال۔	1لاکھ12ہزار220روپے

نمبر شمار	نام ادارہ	جاری شدہ زکوٰۃ فنڈز
۱۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(مردانہ)سیالکوٹ۔	66لاکھ96ہزار روپے
۲۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(زنانہ)سیالکوٹ۔	57لاکھ60ہزار روپے
۳۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(مردانہ)پسرور۔	44لاکھ10ہزار روپے

(ہ) اس ضلع میں درج ذیلVTIs قائم ہیں:

۱۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(مردانہ)سیالکوٹ۔
۲۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(زنانہ)سیالکوٹ۔
۳۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(مردانہ)پسرور۔

(و) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسلVTIs کے قیام کے علاوہ ان کے انتظام وانصرام کی ذمہ دار ہے رواں سال میں اگر ضرورت محسوس ہوئی اور اس مقصد کے لئے بلڈنگ وفنڈز دستیاب ہوئے توVTI کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں کھیلوں کے گراؤنڈز اور بجٹ کی تفصیل

*9620: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر امور نوجواناں وکھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کس کس شہر اور قصبہ جات میں کس کس کھیل کے گراؤنڈ (میدان) ہیں؟

(ب) اس ضلع میں سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ میں کتنی رقم کھیلوں کے لئے مختص کی گئی؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ مزید کس کس قصبہ اور شہر میں کس کس کھیل کا گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار کام کر رہے ہیں اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) شہر سیالکوٹ میں کون کون سے گراؤنڈ کس کس جگہ کس کھیل کے لئے مختص ہیں؟

(و) اس شہر میں کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور کس کس جگہ کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ۱۔ ضلع سیالکوٹ میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس سیالکوٹ کے زیر انتظام گراؤنڈز:

جناح سٹیڈیم سیالکوٹ، جناح کرکٹ اکیڈمی سیالکوٹ، نواز شریف ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ، جمنیزیم ہال، سپورٹس کمپلیکس کوٹلی امیر علی سیالکوٹ اور سٹار والی بال کلب گوشالہ سیالکوٹ۔

۲۔ میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام گراؤنڈز:۔

تالاب مولا بخش سیالکوٹ، اور نواز شریف کرکٹ سٹیڈیم ڈسکہ۔

۳۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کالجز کے زیر انتظام گراؤنڈز:۔

جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ (فٹبال، باسکٹ بال)، گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ (فٹبال، ہاکی، باسکٹ بال، اِنڈور ہال، بیڈمنٹن کورٹ)، گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ (فٹبال گراؤنڈ)، گورنمنٹ ڈگری کالج پسرور (کرکٹ، فٹبال)، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سمبڑیال (ہاکی، کرکٹ، لان ٹینس کورٹ)

۴۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سکول کے زیر انتظام گراؤنڈز:۔

گورنمنٹ ہائی سکول چارو پسرور سیالکوٹ (فٹبال، باسکٹ بال)، گورنمنٹ ہائی سکول رسول پور بھلیاں سیالکوٹ (فٹبال، والی بال، کرکٹ) گورنمنٹ ہائی سکول ساہووالہ (فٹبال، ہاکی)

گورنمنٹ ہائی سکول بھوپال والا سمبڑیال (فٹبال، کرکٹ، ہاکی)، گورنمنٹ ہائی سکول پسرور (فٹبال، کرکٹ)، گورنمنٹ جامع ہائی سکول (کرکٹ، فٹبال،)، گورنمنٹ ہائی سکول مترانوالی ڈسکہ (ہاکی، کرکٹ، فٹبال، والی بال) گورنمنٹ ہائی سکول گھوئینکی (فٹبال، کرکٹ)

(ب) ضلع سیالکوٹ کے لئے سپورٹس کا بجٹ سال17۔2016میں35,00,000روپے اور سال 18۔2017میں۔/7,35,000روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ج) ADP سکیموں کے مطابق تحصیل پسرور میں فٹبال گراونڈ ڈگری کالج پسرور، سپورٹس کمپلیکس پکا تالاب پسروراور ملٹی پرپز گراؤنڈ سبز پیر موڑ پسرور میں گراونڈ بنارہی ہے اور اس کے علاوہ تحصیل ڈسکہ میں سپورٹس کمپلیکس گلوٹیاں اور نواز شریف کرکٹ سٹیڈیم ڈسکہ میں بنانے کا ارادہ ہے جبکہ پنجاب سپورٹس بورڈ کے ذیلی ادارے(PMU)کے ذریعے سیالکوٹ میں فلڈلائٹ فٹبال گراونڈ پسرور روڈ سیالکوٹ کو بنانے اور چٹی شیخاں سیالکوٹ میں اِنڈور والی بال ہال بنارہے ہیں جن پر کام شروع ہوچکا ہے۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں ایک ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر، چار تحصیل سپورٹس آفیسر (دو تحصیل سپورٹس آفیسر کی سیٹ خالی ہےTSOڈسکہ کی سیٹ پانچ سال سے اورTSO سمبڑیال کی سیٹ چھ سال سے خالی ہے)، پانچ کلرک (تحصیل سمبڑیال کی ایک کلرک کی سیٹ کافی عرصہ سے خالی ہے)، دونائب قاصد، تین چوکیدار اور دو خاکروب شامل ہیں

(ہ) سیالکوٹ شہر میں جناح کرکٹ سٹیڈیم اور جناح کرکٹ اکیڈمی سیالکوٹ کرکٹ کے لئے مین شہر میں، نواز شریف ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ ہاکی کے لئے اور جمنیزیم ہال تمام اِنڈور گیمز کے لئے پسرور روڈ نزد گلشن پارک سیالکوٹ اور سپورٹس کمپلیکس کوٹلی امیر علی سیالکوٹ (فٹبال، باسکٹ بال، ہاکی اور لان ٹینس) کے لئے نزد آڈھا سٹاپ گاؤں کوٹلی امیر علی سیالکوٹ میں اور سٹار والی بال کلب گئوشالہ والی بال کے لئے اور شیخ تالاب مولا بخش سیالکوٹ اِنڈور کے لئے، رنگپورہ سیالکوٹ میں واقع ہے۔

(و) سیالکوٹ شہر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے حکومت فٹبال گراؤنڈ پسرور روڈ سیالکوٹ اور نواز شریف ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ کو فلڈ لائٹ بنانے کے اقدامات کر رہی ہے ،اور شیخ تالاب مولا بخش کو اِنڈور ہال بنانے کا ارادہ ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی۔ میں یہ بھی چاہوں گی کہ اس معاملہ کی انکوائری کی جائے۔ میاں میر ہسپتال میں ایک نوجوان جس کا نام مارشل ہے اس کے ساتھ forced conversion and discrimination کا act ہوا ہے۔ وہ بے چارہ اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ وہ ہر اتھارٹی کے پاس گیا ہے، وہ ایاز صادق صاحب کے پاس بھی گیا ہے کیونکہ یہ ہسپتال ان کے حلقہ میں ہے۔ وہ اس ہسپتال میں سپروائزر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ اس کو ایم ایس سرفراز صاحب نے کہا کہ تم نے قرآن مجید کی آیات زبانی یاد کرنی ہیں اور روزانہ آ کر اسمبلی میں سنانی ہیں۔ اس نے انکار کیا تو انہوں نے اس پر اسے سخت سزا دی اور دو دن سٹور میں بند رکھا۔ میرے پاس پوری فائل موجود ہے جس میں وہاں کے ڈاکٹروں نے بھی protest کیا ہے۔ انہوں نے affidavit لکھ کر دیئے کہ یہ ہمارا worker ہے اور اس کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ اس کو Express Tribune نے رپورٹ کیا ہے اور یہ ٹی وی چینلز پر بھی چلا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے زیرو آر نوٹس دے دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وہیل ایکسل اینڈ لوڈ مینجمنٹ کے حوالے سے جاری نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کا مطالبہ

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف گورنمنٹ آف پنجاب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے وہیل ایکسل اینڈ لوڈ مینجمنٹ کے متعلق ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا کہ سڑکوں پر زیادہ بوجھ لاد کر گاڑیاں، ٹرالے اور ڈمپرز وغیرہ روانہ نہیں ہوں گے بلکہ ہر ضلع کی سطح پر ایک mechanism بنایا گیا تھا کہ ہر ضلع کی boundary پر یہ چیک ہوں گے۔ اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کروڑوں اربوں روپے کی نئی سڑکیں گورنمنٹ کی طرف سے بنائی جاتی ہیں جو خراب ہو رہی ہیں۔ اس جانب متعلقہ ذمہ داران بالکل توجہ نہیں دے رہے اور اس کا کوئی mechanism نہیں بنا رہے۔ اس سلسلہ میں ذمہ داران اپنے صوابدیدی اختیارات کے مطابق جس کو چاہتے ہیں سزا دیتے ہیں لیکن جو proper طریق کار بنایا گیا ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے پنجاب میں آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور سڑکیں تباہ ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! جناب تنویر اسلم منسٹر مواصلات و تعمیرات موجود ہوں گے تو اس وقت ان سے اس کا جواب لیں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راؤ صاحب! خیر تو ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں تمام شوگر ملیں کاشتکاروں کا استحصال کر رہی ہیں، وہاں payments کا کوئی mechanism نہیں ہے اور انتظامیہ ناکام ہو چکی ہے۔ اس وقت وہ کاشتکار جنہوں نے کماد کاشت کیا ہے وہ بے چارے دھکے کھا رہے ہیں۔ انہیں کچی رسید دی جاتی ہے۔ اگر میری یہ بات غلط ہو تو میں سارے ایوان کی موجودگی میں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! کسی ایک مل کا نام بتا دیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! تمام شوگر ملوں کو چیک کیا جائے۔ آپ چنار شوگر مل اور گولڈن شوگر مل دیکھ لیں۔ میری آپ سے special request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! چیف منسٹر صاحب نے اس پر پورا focus کیا ہوا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ضلعی انتظامیہ سب اچھا ہے کی رپورٹ دے رہی ہے۔ آپ visit کرائیں اور عوامی نمائندوں کو شامل کریں تاکہ آپ کو پتا چل سکے کہ حقیقت میں کیا ہو رہا ہے۔ میں آپ سے special request کرتا ہوں کیونکہ میرے حلقے میں تین ملیں ہیں۔ اگر تین ملیں صحیح طریقے سے payment کرتی ہوں گی تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ میں resign کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! میری بات سن لیں کہ اس میں عوامی نمائندے اور منسٹر صاحبان بھی شامل ہیں وہ سارے visit کر رہے ہیں۔ اس پر بڑی detail سے بات ہو گئی ہے اور ہم نے اس پر بہت check and balance رکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

جی ٹی روڈ لاہور پر اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کے لئے کھودائی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ جی ٹی روڈ کے ایک مسئلہ کی طرف کروانا چاہتی ہوں کہ گزشتہ دو سال سے وہاں پر اورنج لائن ٹرین کی construction ہو رہی ہے۔ وہاں کے لوگ مسلسل ایک اذیت میں مبتلا ہیں، trenches کھودی گئی ہیں اور بارش کے بعد وہاں اس قدر کیچڑ ہو گیا ہے۔ آپ کی طرف سے direction چاہئے کہ وہاں پر لوگوں کے لئے تھوڑی سی آسانیاں پیدا کریں اور کام کو speed up کریں یا کم از کم اتنا کام تو کریں کہ لوگ آسانی سے travel کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جس دن منسٹر صاحب آئیں گے تو انشاء اللہ اُن سے جواب لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1197 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب رمضان بھٹی یا خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر17/1198 کا جواب محترمہ عظمیٰ بخاری نے جواب دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر17/1202 کا جواب آصف سعید منیس نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سیکرٹری صاحب! تحاریک التوائے کار کے جوابات کے حوالے سے جتنے بھی منسٹر صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں انہیں آج convey کیا جائے کہ انہوں نے کیا مذاق بنا رکھا ہوا ہے۔ ان تمام کے جوابات ایک ہفتہ کے اندر اندر ان سے منگوائے جائیں۔ ان سے کہیں کہ یہ ہر صورت ایوان میں آنے چاہئیں۔

اب تحریک التوائے کار نمبر18/17 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار important ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/23 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر18/24 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/35 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر18/37 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

معزز ممبر کو علاج کے حوالے سے پریشانی کا سامنا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میرا علاج کے حوالے سے ایک ذاتیmatter ہے۔ میں نے یہ لیٹر 12-12-2017 کو لکھا ہوا ہے اور میں پچھلے ایک ماہ سے دھکے کھا رہا ہوں۔ مجھے ہیلتھ آفس میں کوئی آدمی نہیں ملتا اور میں دو مرتبہ سی ایم صاحب کو بھی مل چکا ہوں۔ محکمہ ہیلتھ اگر ممبرز کے personal mattersاورmedical treatment کے حوالے سے اسی طرحdegrade کرتا رہے اور کم از کم اس کےresults بھی نہ آئیں تو مجھے اس بات پر بہت ہی افسوس ہے۔ ایک ماہ پہلے میں میو ہسپتال سےcheck up کروا کے گیا ہوں اور اس کیreports بھی ابھی تک نہیں پہنچیں۔ کبھی میں حاجی صاحب، علی رضا صاحب اور کبھی میں ڈی ایم ایس کو فون کرتا ہوں تو مجھے اس بات پر انتہائی افسوس ہے کہ اگر آپ اپنے ممبرز کے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو کس کے لئے کریں گے؟ یہ ایک ممبر کاpersonal matter ہے اور یہ 12-12-2017 کا لیٹر ہے جو کہ میں آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔ سیکرٹری ہیلتھ اپنے آفس میں نہیں بیٹھتا اور اس کے علاوہ بھی کوئی شخص وہاں اس کے پاس نہیں بیٹھتا۔

جناب سپیکر! میں چار مرتبہ سیکرٹری ہیلتھ کے آفس گیا ہوں لیکن وہاں پر کوئی ہمارا وارث نہیں بنتا۔ ہم لوگ دھکے کھا رہے ہیں تو ہمارے کام کدھر سے ہوں گے، اگر ہمارےpersonal کام نہیں ہوں گے تو پھر ہم کیا کریں گے، ہمیں ہیmentally tension ہو گی اور ہمارے ہی کام نہیں ہوں گے تو پھر ہمارے کام کون کرے گا؟ یہ لیٹر میں آپ کو دے رہا ہوں اور آپ خود تحقیقات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ میری بات سنیں۔ جمعۃ المبارک کو منسٹر صاحب کو ایوان میں بلائیں گے اور وہ یہاں آ کر خود انشاءاللہ جواب دیں گے لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! سرگودھا میں جلسہ ہے اور ہم نے اس کی تیاری کرنی ہے۔ اگر یہ آج کے دن ہی مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ سیکرٹری اسمبلی کو یہ لیٹر دے دیں۔ سیکرٹری اسمبلی مجھے بتائیں گے کہ اس پر کیا ہوا ہے بلکہ چیک کر کے آج ہی بتائیں گے؟ اس پر ہم انشاءاللہ ایکشن لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج آپ نے routine سے ہٹ کر جلدی اجلاس کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انشاءاللہ اب ایسا ہی ہوا کرے گا۔ آج بھی اجلاس 15 منٹ بعد شروع ہوا ہے لیکن جمعۃ المبارک کو ٹھیک صبح 9 بجے اجلاس شروع ہو گا۔

نشان زدہ نمبر 9352 اور 9353 کو پینڈنگ کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! الحمدللہ آپ تو یہ بہت اچھی روایت ڈال رہے ہیں۔ اللہ کرے ہم اس پر عملدرآمد کرنے کے قابل ہو جائیں لیکن سابقا routine یہی ہے اور اس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی یہی بات آئی تھی کہ 40 سے 45 منٹ کا وقت رکھ لیں۔ میں صبح ہی لاہور پہنچا ہوں اور میرے دو بہت ہی اہم سوال بہاولپور میں ڈرنگ سٹیڈیم اور سپورٹس سٹیڈیم کے حوالے سے تھے۔ ظاہر ہے کہ میں اب پہنچا ہوں اور وہ سوال نکل چکے ہیں اگر آپ اپنے خصوصی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے میرے ان دو سوالات کو pending کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کے دونوں سوالات نمبر 9352 اور 9353 کو pending کر دیں اور یہ آخری مرتبہ سوالات کو pending کیا گیا ہے اور آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جزاک اللہ۔ جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے یہ سوالات پہلے dispose of کر دیئے تھے لیکن اب آپ کے لئے میں ان سوالات کو pending کرتا ہوں۔

گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کے حوالے سے مشکلات کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں شوگر کین کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس حوالے سے ایوان میں بحث ہوئی اور اس کے بعد دوبارہ بھی بحث ہوئی اور اس کے بعد ایک میٹنگ 90 شاہراہ میں ہوئی جس میں، میں بھی چلا گیا تھا، وہاں بھی اس حوالے سے کافی لے دے ہوئی اور کچھ

اقدامات بھی طے ہوئے لیکن اس کی کوئی update اسمبلی کو نہیں ملتی۔ میرے پاس ایک شوگر مل کی رسید موجود ہے اور یہ permit ہے جو کہ انہوں نے دیا ہوا ہے۔ یہ میرے پاس growers copy ہے۔ اس رسید میں جو ان کی قیمت بن گئی ہے وہ تو لکھی ہوئی ہے لیکن اس رسید کے پیچھے ہی شوگر مل والوں نے یہ چیز چھپائی ہوئی ہے کہ سرٹیفکیٹ منجانب زمیندار بابت فروخت زرعی اجناس آپ کی کل قیمت ہم نے ادا کر دی ہے جبکہ قیمت ادا کی نہیں ہوتی اب یہ ان سے رسید لیتے ہیں لیکن اگر وہ یہ رسید شوگر مل والوں سے نہیں لیتے اس وقت تک اگلی ٹرالی شوگر مل میں entertain نہیں ہوتی اور یہ طے شدہ بات ہے۔ یہ سب کچھ سرعام گورنمنٹ کی آنکھوں کے نیچے ہو رہا ہوتا ہے۔ کسان ابھی بھی پریشان ہے لہٰذا میں آپ سے یہ التماس کروں گا کہ اگر آپ یہ direction دیں کہ جمعۃ المبارک کو اس وقت جو موجودہ صورتحال ہے اس کے بارے میں ایوان کو update کریں۔ اس طرح مل مالکان پر تھوڑا سا پریشر رہتا ہے اور شاید اسی طرح کوئی بہتری کی صورت بن جائے۔ یہ مسلسل عمل ہے لہٰذا مہربانی کر کے اس پر آپ اس پر کوئی direction دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، متعلقہ منسٹر صاحب کو کہہ دیں کہ وہ جمعۃ المبارک کو آ کر بتائیں کہ اس پر کیا progress ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! مجھے پتا ہے اور جمعۃ المبارک کو منسٹر صاحب کو بُلا رہے ہیں لہٰذا اب آپ مہربانی کر دیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ شوگر مالکان کچی رسیدیں دیتے ہیں۔ زمینداروں کو blackmail کر رہے ہیں اور گاڑیاں اندر نہیں جانے دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! جمعۃ المبارک کو منسٹر صاحب اس پر تفصیلی جواب دیں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس میں عوامی نمائندوں کو شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! عوامی نمائندوں کے بارے میں منسٹر صاحب آکر ساری تفصیل بتائیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ اب ہم مورخہ 6۔فروری2018 کے ایجنڈے سے رکھی گئی زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ ۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجود قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد میاں محمود الرشید کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ ہم پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم اس طرح کے issues پر مخالفت کریں جبکہ بین الاقوامی

سطح پر پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوا اور حکومت جب چاہتی ہے وہ عوام پر پٹرول بم گرا دیتی ہے۔اس طرح سے اربوں روپیہ لوگوں کے خون پسینے کی کمائی سے کھینچا جاتا ہے۔اس طرح کی قرارداد کی مخالفت کرنا بالکل ہی سمجھ سے بالاتر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں پر لوگوں کے ووٹ لے کر منتخب ہو کر آئے ہیں اس طرح کے issues پر across the board یہ کوئی پارٹی بازی کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ ہر دو اڑھائی ماہ بعد دو دو، تین تین روپے کر کے 15 سے 20 روپے فی لٹر کے حساب سے پچھلے ایک سال کے دوران تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے لہٰذا اس اضافے کی وجہ سے عام آدمی کی زندگی عذاب بن گئی ہے۔ٹرانسپوٹرز نے بھی کرائے بڑھا دیئے ہیں اگر پٹرول کی قیمت میں تین روپے اضافہ ہوا ہے تو انہوں نے کرائے تقریباً ڈبل کر دیئے ہیں۔ پھر جو heavy transport ہے اس میں ڈیزل کی قیمت میں تقریباً ساڑھے پانچ روپے فی لٹر اضافہ ہوا ہے اس کے نتیجے میں جو consumer items and goods ہیں جو کہ ٹرانسپورٹ ہو کر ایک سے دوسری جگہ پر جاتی ہیں ان کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں تو یہ indirect پورا بوجھ عام آدمی تک حکومت منتقل کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس قرارداد پر میری حکومتی بنچوں کے دوستوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کریں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک فرق ضرور پڑے گا کہ ایک عام آدمی تک یہ message جائے گا کہ پنجاب میں جو ان کے منتخب نمائندے ہیں وہ مہنگائی کے اس طوفان میں اور حکومت کی طرف سے جو بے جا چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اس پر وہ عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے اور عوام کے حقوق کی بات کرتے ہیں، مہنگائی کے خاتمے کی بات کرتے ہیں اور ان کے دکھوں، مشکلات اور ان کی پریشانیوں کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ مفاد عامہ سے متعلق قرارداد ہے لہٰذا اس کو سیاست کی نذر نہ کریں۔ یہ پورے ایوان کی طرف سے ایک مشترکہ پیغام عوام میں اور اوپر بیٹھی ہوئی حکومت خواہ وہ ان کی پارٹی کی ہی حکومت ہے ان تک بھی پہنچنا چاہئے کہ یہ بیوروکریسی کے کہنے پر آپ روز بروز جو اس طرح کے فیصلے کرتے ہیں اس سے عام آدمی کی کمر ٹوٹ گئی

ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر یہ جو حکومتی بنچوں نے مخالفت کی ہے یہ اپنی مخالفت واپس لے لیں اور اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اصل میں، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ تیل کی قیمتوں کو regulate and control کرنا یا اس کے مطابق کوئی پالیسی دینا یہ پنجاب حکومت کے اختیار میں نہیں ہے۔ جب یہ چیز پنجاب حکومت کے اختیار میں نہیں ہے تو اس لحاظ سے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر قرارداد اس کے مطابق آتی تو ہم زیادہ سے زیادہ وفاقی حکومت کو ایسے کسی مسئلے پر سفارش کر سکتے ہیں یا یہ ایوان recommend کر سکتا ہے لیکن ہم direct وفاقی حکومت کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کام کیا جائے اس لئے technical ground پر یہ قرارداد نہیں بنتی یہ اسے واپس لیں اور درست انداز میں قرارداد پیش کریں تو پھر اس کو دیکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلے پر بڑی بے شرمی کی بات ہے۔ یہ قرارداد عوام کے حقوق کے بارے میں ہے لیکن اس کی بھی مخالفت کی جا رہی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ بھاگنے والے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غریبوں کو جینے کا حق دو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ان کا ایجنڈا ہے۔ آج نواز شریف کا شیر جیتا ہے اس لئے اِن کے پیٹ میں درد ہے اور ہضم نہیں ہو رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی قرارداد dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے، وہ اسے پیش کریں لیکن ڈاکٹر صاحب اسے پیش نہیں کرنا چاہتے لہٰذا اس قرار داد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد بیگم خولہ امجد کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو بلاتا رہا ہوں لیکن معذرت کے ساتھ اب میں dispose of کر چکا ہوں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے 30۔ جنوری کو ایک قرارداد پیش کی تھی جو مفاد عامہ سے متعلق تھی۔ دو پرائیویٹ ممبرز ڈے گزر چکے ہیں لیکن میری قرارداد نہیں آئی لہٰذا میری request ہے کہ میری قرارداد سینٹری ورکرز سے متعلق ہے اس لئے اس کو شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، غوری صاحب! میں فائل منگوا کر اس کو دیکھتا ہوں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ نگہت شیخ کا ہے جو 23-5-2017 کو move ہو چکا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ موجود ہیں؟ نہیں ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس میاں محمود الرشید کا ہے جو ہاؤسنگ

اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہے لیکن ہاؤسنگ سے متعلق کوئی موجود نہیں ہے۔ ان دونوں زیرو آر نوٹسز کے جواب ہر صورت جمعہ کے دن منگوائے جائیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 16۔فروری 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،16۔فروری2018

(یوم الجمع،29۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 13

685

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے)مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018

ایک وزیر مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018پیش کریں گے۔

(نوٹ: مسودات قانون سیریل نمبر1تا2کی نقول مورخہ 8اور9۔فروری2018کو اور مسودہ قانون سیریل نمبر3کی نقل12۔فروری2018کو مہیا کر دی گئی)

686

(بی)رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ:درج بالا رپورٹس کی نقول8اور9۔فروری2018کو مہیا کر دی گئیں)

(سی)مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون صدقہ خیرات پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر4بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ خیرات پنجاب 2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ خیرات پنجاب2018منظور کیا جائے۔

687

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،16۔فروری2018

(یوم الجمع،29۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

الٓمٓ ۝١ ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَۛ فِيهِۛ هُدٗى لِّلۡمُتَّقِينَ ۝٢ ٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡغَيۡبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ۝٣ وَٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ وَبِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ ۝٤ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدٗى مِّن رَّبِّهِمۡۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ۝٥

سورۃ البقرۃ آیات 1 تا 5

الم(1) یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام اللہ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے(2) جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں(3) اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (4) یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں(5)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دِل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو
آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رسوائی ہو
یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تعزیت

جناب سپیکر کے چچا حاجی رانا نثار احمد خان کی وفات پر دعائے مغفرت

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! رانا پھول محمد خان کے چھوٹے بھائی، آپ کے چچا، رانا محمد حیات خان ایم این اے اور رانا محمد اسحاق خان ایم این اے کے والد محترم حاجی رانا نثار احمد خان رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! سوال نمبر 8979 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں صفائی کے نظام کو ٹھیکیداری پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8979: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو ٹھیکیداری نظام پر چھوڑ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پہلے لاہور کی صفائی 2½۔ارب روپے میں ہوتی تھی اب تقریباً 4۔ارب روپے میں لاہور کی صفائی ہو رہی ہے؟

(ج) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ جیسی کمپنیاں پورے پنجاب میں کتنی ہیں؟

(د) ان کمپنیوں میں کتنے ریگولر ملازم ہیں اور کنٹریکٹ پر کتنے ملازم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حکومتِ پنجاب کے احکامات کو مد نظر رکھتے ہوئے لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے شعبے میں ٹھیکیداری نظام متعارف کروایا گیا ہے۔ دورِ حاضر میں پوری دنیا میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم ٹھیکیداری نظام پر چل رہا ہے۔

لاہور میں بھی ٹھیکیداری نظام نافذ کرنے سے پہلے سسٹم کو بہتر بنانے کی بہت کوششیں کی جا چکی تھیں جو کہ ناکام ثابت ہوئیں جس کے نتیجے میں ٹھیکیداری نظام متعارف کروایا گیا اور دو ترک کمپنیوں البیراک اور اوزپاک کو شفاف Bidding Process کے بعد ٹھیکہ دیا گیا۔

مزید یہ کہ ٹھیکیداری نظام کی کامیابی بھی تب ہی ممکن ہے جب اس کی درست طریقے سے نگرانی کی جائے، LWMC نے ٹھیکیداروں کی نگرانی کے لئے جدید طرز کے Information Technology (IT) Based Monitoring System متعارف کروائے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. Vehicle Trip Counting System (VTCS)
2. Vehicle Tracking & Management System(VTMS)
3. Android Attendance System
4. Help Line 1139
5. Penalty Management System (PMS)

چنانچہ اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کو ٹھیکیداری نظام پر محض چھوڑا نہیں گیا بلکہ اس کی باقاعدہ مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہے بلکہ بوقتِ ضرورت جُرمانے بھی کئے جاتے ہیں۔اس سلسلے میں penalty system کے تحت پچھلے سال 1,446,583 روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور اس سال بھی 1133,683 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے پہلے اڑھائی ارب روپے میں پورے لاہور کی صفائی نہیں کی جاتی تھی کوڑا اکٹھا کرنے کی کارکردگی بھی صرف64 فیصد تھی۔LWMC بننے کے بعد 90 فیصد سے زیادہ کوڑا اُٹھایا جاتا ہے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر تقریباً7500 ٹن ہوتا ہے۔
مزید یہ کہ LWMC نے کوڑا مختص جگہ تک پہنچانے کے لئے جدید طرز کی مشینری متعارف کروائی ہے۔ کوڑے کو محض پھینکا نہیں جاتا بلکہ اس کے لئے بھی جدید طرز کی سینٹری لینڈ فل سائٹ بنائی گئی ہے جہاں کوڑے کو سائنسی اور ماحول دوست طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے تاکہ ماحول اور ارد گرد کے لوگوں کو اس کے مضر اثرات سے بچایا جاسکے۔

(ج) بشمول لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی پورے پنجاب میں سات کمپنیاں ہیں:

(I) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (II) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(III) راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (IV) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(V) ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (VI) سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(VII) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی

(د) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ریگولر ملازم7440 ہیں اور کنٹریکٹ پر5429 ملازم ہیں۔
باقی ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کی معلومات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! حکومت نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا نظام غیر ملکی کمپنی کو ٹھیکیداری پر دے دیا ہے، کیا پاکستان میں لوگ ختم ہو گئے ہیں جو اس نظام کو چلا سکتے تھے؟ ہمارے ایسے بہت سے ادارے ہیں جو معیار پر پورا نہیں اترتے تو کیا حکومت ان اداروں کو بھی غیر ملکی کمپنیوں کو دے دے گی؟
جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ہم نے یہ کام غیر ملکی کمپنی کو دے دیا ہے تو کیا پاکستان میں رہنے والے لوگ صفائی ستھرائی نہیں کر سکتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری اور ڈی جی، شہر خموشاں افسران کی گیلری میں موجود نہیں ہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پانچ منٹ میں سیکرٹری صاحب آ جائیں گے وہ راستے میں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ جو فرما رہے ہیں یہ بات درست نہیں ہے۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باقی افسران موجود ہیں۔ وہ پانچ منٹ کے اندر اندر پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر
اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے وقفہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفے کے بعد جناب سپیکر 10 بج کر 10 منٹ پر
کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا محکمہ کے سیکرٹری آ گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نہ صرف لاہور شہر میں بلکہ ٹھیکیداری نظام کو اب پوری دنیا میں متعارف کروایا جا رہا ہے۔ یہ صرف لاہور شہر میں نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی یہ نظام چل رہا ہے۔ اس سے پہلے ہم لاہور شہر میں سرکاری سطح پر صفائی کا انتظام کرتے تھے اور لاہور شہر کے overall کوڑا کرکٹ کا زیادہ سے زیادہ 60 فیصد ایریا صاف ہوتا تھا یعنی سڑکوں سے 60 فیصد کوڑا اٹھایا جاتا تھا۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سڑکوں پر جابجا کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوتے تھے، سڑکوں کے درمیان گرین بیلٹس پر بھی اس طرح کے منظر پیش آتے تھے، پلاسٹک کے بیگ اور مختلف چیزیں اُڑتی نظر آتی تھیں۔

جناب سپیکر! ہم اربوں روپے خرچ کرنے کے باوجود 60 فیصد سے اوپر نہیں جا رہے تھے، ملازمین حاضر نہیں ہوتے تھے، گھوسٹ ملازمین بہت زیادہ تھے جو ڈیوٹی پر نہیں آتے تھے، سرکاری مشینری کو بار بار خراب declare کروانا اور ٹھیک کروانا ہوتا تھا، ڈیزل اور آئل کی leakage جیسے بے شمار مسائل تھے اور لاہور میں صفائی کا نظام بہتر نہیں تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے خود دیکھا اور معزز ممبران نے بھی دیکھا کہ اب لاہور شہر میں پہلے سے بہت بہتر صفائی کا نظام ہے۔ لاہور کے 90 فیصد سے زائد کوڑا کرکٹ کو نہ صرف اٹھایا جاتا ہے بلکہ proper طریقے سے جو نئی Landfill site بنی ہے وہاں پر dump کیا جاتا ہے جس سے نظام میں بہتری آئی ہے۔ آپ لاہور کی بڑی سڑکیں دیکھ لیں، ہماری معزز بہن کی فیروز پور روڈ پر ہمارے ہی area میں رہائش ہے اور یہ خود جانتی ہیں کہ بہار کالونی، فیروز پور روڈ، چونگی امر سدھو اور کاہنہ تک پہلے کیا گندگی کے حالات تھے؟ اس نظام سے میرے خیال میں بہت بہتری آئی ہے اور یہ نظام پوری دنیا میں چل رہا ہے۔ یو اے ای، دبئی، سعودی عرب اور ترکی میں بھی یہی نظام چل رہا ہے۔ ہر جگہ یہ نظام چل رہا ہے اور مڈل ایسٹ میں بھی چل رہا ہے اس لئے پاکستان میں بھی یہ نظام adopt کیا گیا ہے جس سے صفائی کے نظام میں بہتری آئی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ڈی جی "شہر خموشاں" بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب آئے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈی جی شہر خموشاں راستے میں ہیں اور وہ آرہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! قبرستانوں کا issue پورے پنجاب میں ہے اور اگر آپ نے کوئی اتھارٹی بنادی ہے تو اس وقت اس اتھارٹی کے سربراہ اسمبلی میں نہیں ہیں جو کہ انتہائی افسوس کی بات ہے

باوجود پچھلے دو ہفتوں کے اندر یہ کام چار دفعہ ہو چکا ہے کہ محکمہ کے سربراہ اجلاس کے دوران نہیں آ سکے۔ یہ اتنے بااختیار ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اپنے محکمہ کے بارے میں ensure کروایا کریں اور یہ بات اچھی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرے بھائی نے ابھی جواب میں کہا ہے کہ فیروز پور روڈ پر چلے جائیں، مال روڈ پر چلے جائیں اور ماڈل ٹاؤن چلے جائیں تو کیا لاہور میں یہی تین چار roads رہ گئے ہیں؟ آپ میرے ساتھ کو پر روڈ پر چلیں جہاں پر کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جن محلوں میں ہم جاتے ہیں اور ہماری کمیونٹی رہتی ہے تو وہاں پر جا کر دیکھیں کہ کچرے کے کتنے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں؟ میں یہ سمجھتی ہوں کہ پاکستان میں ہمارے پاس ابھی بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو کیوں بہتر نہیں کر سکے؟ آپ دنیا کو چھوڑیں اور پاکستان کی بات کریں کیونکہ آپ اربوں کھربوں روپے صفائی کے لئے استعمال کر رہے ہیں لیکن لوگوں کے علاج معالجے کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اپنے سوال سے متعلقہ رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پیکو روڈ کی بات ہوئی تو پیکو روڈ، مولانا شوکت علی روڈ اور مادر ملت روڈ کا ابھی ہم visit کر لیتے ہیں۔ وہاں پر کہیں بھی کوڑا کرکٹ نظر نہیں آتا بلکہ ریلوے لائن کے ساتھ گرین بیلٹ میں بھی خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے پی ایچ اے سے فنڈز لگوا کر شاندار گرین بیلٹ اور پارک بنا دیا ہے۔ وہاں پر اس طرح کا اب کوئی کچرے کا ڈھیر نہیں ہے بلکہ لاہور کی کسی بھی بڑی شاہراہ پر اور کسی area کی بڑی شاہراہ پر بھی کوڑا کرکٹ نظر نہیں آتا۔ محلوں کے اندر کا نظام بھی پہلے سے بہت بہتر ہے۔

تقریباً ساڑھے سات ہزار ٹن generate ہونے والے کوڑے کو روزانہ کی بنیاد پر اٹھا کر کے dump کر دیا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ لاہور کچرا کنڈی بن چکا ہے، جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں اور میں اس صفائی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میرا جز(ب) میں جو سوال تھا اس کا تو انہوں نے جواب نہیں دیا۔ سوال تھا کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے پہلے اڑھائی ارب روپے میں پورے لاہور کی صفائی ہوتی تھی اور اب تقریباً 14۔ارب روپے میں ہو رہی ہے۔ اس کا جواب ہی انہوں نے نہیں دیا اس لئے اس کا جواب دیا جائے کہ پہلے صفائی کتنے میں ہوتی تھی اور اب کتنے میں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے 2۔ارب روپے میں صفائی ہوتی تھی اور اب 14۔ارب روپے میں ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لاہور میں صفائی 14۔ارب روپے میں نہیں ہوتی بلکہ ہم agreement کے مطابق ان کمپنیوں کو زیادہ سے زیادہ سالانہ 3 سے 4۔ارب روپے کے درمیان ادائیگیاں کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمپنیوں کے ملازمین کی pays، ورک چارج اور صفائی کے دوسرے سٹاف کو جو pay کرتے ہیں وہ کل تقریباً 9۔ارب روپے سالانہ خرچ آ رہا ہے۔ اس نئے نظام کو کئی سال ہو چکے ہیں اور اگر آپ پرانا نظام دیکھیں تو اس دور میں 2 سے 3۔ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود صفائی بھی نہیں ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! لاہور میں ایک بھی شاہراہ ایسی نہیں تھی جسے آپ صفائی کے حوالے سے قابل ذکر کہہ سکتے لیکن آج الحمدللہ پورا لاہور شہر صاف ستھرا ہے۔2008 سے پہلے pollution کے حوالے سے لاہور کا شمار دنیا کے top کے dust اور گندے ترین شہروں میں ہوتا تھا اور آج الحمدللہ لاہور ان شہروں کی فہرست سے نکل چکا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کو [*****] کے حلقے این اے۔120 میں لے چلتی ہوں جہاں پر اتنا کچرا پڑا ہوا ہے کہ حال ہی میں وہاں ضمنی الیکشن کے دوران ہم نے دیکھا کہ گلیوں میں کچرا تھا اور ٹوٹی ہوئی سڑکیں تھیں۔

جناب سپیکر: غیر مہذب الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں خود اس حلقے میں گئی ہوں لیکن وہاں پر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جواب تو دے دیں کیونکہ میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں ناں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں ہے کہ ہم اس نظام کو monitor کر رہے ہیں، ہم نے Vehicle Trip Counting System بنا دیا ہے، & Management Vehicle Tracking System بنا دیا ہے اور بہت سارے systems بنا دیئے ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے اس سسٹم میں ملازمین کے لئے کیا سہولیات رکھی ہیں؟ آپ کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 7 ہزار 440 ملازم ہیں جن میں سے 5429 ملازمین ٹھیکیداری نظام کے تحت ہیں جو کہ کنٹریکٹ پر ہیں جنہیں کوئی سہولت نہیں ملتی، انہیں کوئی صحت کی سہولت ہے نہ انہیں کوئی Fund Provident ملتا ہے، ان کے بچوں کو کوئی طبی سہولت ملتی ہے نہ انہیں کوئی چھٹی ملتی ہے جبکہ ان کی تنخواہوں سے بے جا کٹوتی بھی کی جاتی ہے تو میں یہ

جاننا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو human resources ہیں اور وہاں پر جو ہمارے لوگ کام کرتے ہیں، ان کے لئے آپ کے پاس کیا سہولیات ہیں اور انہیں آپ کیا دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کنٹریکٹ کے ملازمین کی تعداد میں ضرورت کے مطابق کمی اور اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جب عیدالاضحیٰ قریب آتی ہے تو ان دنوں میں کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد بڑھ جاتی ہے جبکہ عام دنوں میں کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد کم ہوتی ہے۔ کنٹریکٹ ملازمین کو دوسرے ملازمین کی طرح سوشل سکیورٹی کی سہولت کے علاوہ Old Age Benefit کی سہولت بھی دی جاتی ہے جس سے اس نظام میں بہتری آتی ہے۔ صفائی کے حوالے سے محترمہ نے این اے۔120 سے متعلق کہا تو وہاں پر الحمدللہ میں خود اکثر آتا جاتا رہتا ہوں اور وہاں پر صفائی کا بہترین نظام ہے اور ہماری اسمبلی بھی این اے۔120 حلقے میں ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود observe کرتے ہیں اور روزانہ آتے جاتے ہیں کہ صفائی کا نظام یہاں پر بہترین ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اسی سوال میں ضمنی کرنا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال میں تو تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ مہربانی کریں اور آگے جانے دیں اور اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لینا۔

جناب آصف محمود: اس سوال پر ایک ضمنی سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے کہ دنیا بھر میں ٹھیکیداری نظام متعارف کروایا جا رہا ہے مجھے بتا دیں دنیا بھر میں ٹھیکیداری نظام کے تحت جو صفائی کا ٹھیکہ ہے کیا وہ دوسرے ممالک کو دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر!دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں لکھا ہوا ہے کہ کوڑے کو سائنسی اور ماحول دوست طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے تو ہمیں وہ سائنسی اور ماحول دوست طریق کار بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): پاکستان میں جب ہم ٹینڈر کرتے ہیں تو اس میں نا صرف پاکستانی کمپنیز کوinvite کیا جاتا ہے بلکہ جو بین الاقوامی کمپنیزcapacity رکھتی ہیں وہ بھی اس میں حصہ لیتی ہیں۔ ہماری پاکستانی کمپنیز کیcapacity بھی کافی بہتر ہو گئی ہے وہ بھیSolid Waste میں اپنا کام کر رہی ہیں اُن کو بھی ٹھیکے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کو بتاتا چلوں یہاں پرWaste Busters کے نام سے کمپنی بھی پاکستانی ہے یہ بھی ہماریSolid Waste میں کام کر رہی ہے اسی طرح چائنا کی کمپنی بھی کام کر رہی ہے دوسری پاکستان کی کمپنیMessrs Ghulam Hussain and Sons وہ بھی کام کر رہی ہے۔ دو چائنا اور دو پاکستان کی کمپنیز کام کر رہی ہیں تین ترکی کی کمپنیزSolid Waste کا کام پنجاب میں کر رہی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میرے دوسرے سوال کا جواب نہیں ملا کہ ماحول دوست طریقے سے کوڑے کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!پہلے جب کوڑا کرکٹ اُٹھایا جاتا تھا اُس کوdumping site پر جا کر پھینک دیا جاتا تھا پورے شہر سے گاڑیاں گزرتی تھیں تو ٹرالیوں کے اوپر سے کوڑا گرا کرتا تھا اب اس طرح کا منظر آپ کو پورے شہر میں نظر نہیں آتا کہ ایک ٹرالی ٹریکٹر کوڑا لے کر جا رہا ہے اور پورے شہر میں گرتا جا رہا ہے اور گندا پانی بھی سڑک کے اوپر جا رہا ہے اور جہاں کہیں سگنل پر ٹرالی کھڑی ہوئی تو اُس کیsmell دور دور تک پھیل جاتی تھی۔ اب گورنمنٹ نےlandfill site بنائی ہے وہاں پر اس کوdump کیا جاتا ہے اور اس کے اوپرsoil کیlayer چڑھا دی جاتی ہے پھر اُس کے اوپر کوڑا dump کیا جاتا ہے پھر اُس کے اوپرlayer بچھا دی جاتی ہے۔Layer پرlayer کے بعد ہم اس کے بارے میں کوشش کر رہے ہیں کہ landfill site سے جو کوڑا کرکٹ کی گیس بنتی ہے اُس کو کام میں لایا جائے،اس کے ساتھ ساتھ یہاں سے جو کوڑا کرکٹ کی کھاد بنتی ہے وہ نرسریوں اور پی ایچ اے کو پودوں کے لئے فراہم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! صرف ایک بات۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ کا شکریہ۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2875 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: سال 12۔2011 میں ترقیاتی سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2875: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع لاہور کے 9 ٹاؤنز میں سال 12۔2011 کے دوران کل کتنی اور کون کون سی ڈویلپمنٹ سکیمیں منظور ہوئیں، کتنی رقم رکھی گئی، کتنی رقم بقایا بچی اور باقی رہ جانے والی رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی، الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

ضلع لاہور کے 9 ٹاؤنز میں سال 12۔2011 کے دوران ڈویلپمنٹ سکیموں کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:

راوی ٹاؤن:

ٹی ایم اے راوی ٹاؤن میں سال 12۔2011 میں 33 سکیمیں منظور ہوئیں اور ان سکیموں کے لئے کل 4,00,00,000 روپے رکھی گئی جو تمام کی تمام خرچ ہو گئی اور بقایا رقم نہ بچی تھی۔ منصوبوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شالامار ٹاؤن:

ٹی ایم اے شالا مار ٹاؤن میں سال 12۔2011 کے دوران کل 62 ڈویلپمنٹ سکیمیں منظور کی گئیں جن کی مالیت۔/5,28,42,000 روپے ہے اور یہ تمام رقم مختص کردہ ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی۔ ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واہگہ ٹاؤن:

واہگہ ٹاؤن میں برائے سال12۔2011میں58ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ 7,50,00,000 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور رواں سال میں ترقیاتی سکیموں کا بجٹ خرچ ہو گیا تھا۔تفصیل تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن:

عزیز بھٹی ٹاؤن میں برائے سال12۔2011میں15ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ ۔/29600000روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور تمام رقم خرچ ہو گئی تھی۔تفصیل تتمہ(د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

داتا گنج بخش ٹاؤن:

داتا گنج بخش ٹاؤن میں بر ائے سال12۔2011میں42ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ ۔/69590400 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور تمام رقم خرچ ہو گئی تھی۔تفصیل تتمہ(ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گلبرگ ٹاؤن:

ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے سال12۔2011کی ADP میں کل 113 سکیمیں منظور کیں۔ ان سکیموں کے لئے مبلغ۔/18,45,59,760 روپے رکھے گئے۔ مذکورہ رقم انہی سکیموں کی تکمیل پر خرچ کی گئی۔ تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کوئی رقم بقایا نہ بچی ہے۔تفصیل تتمہ(ر)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سمن آباد ٹاؤن:

سمن آباد ٹاؤن میں برائے سال12۔2011میں34ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ۔/36500000 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور تمام رقم خرچ ہو گئی تھی۔ تفصیل تتمہ(س)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اقبال ٹاؤن:

اقبال ٹاؤن میں برائے سال12۔2011ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ۔/16,11,93,496روپے کی رقم مختص کی گئی تھی کل87 سکیمیں منظور کی گئیں جن کا تخمینہ لاگت 12,58,26,800روپے تھا اور مبلغ3,53,66,696 روپے بچ گئے ۔ بچ جانے والی رقم ٹی ایم اے فنڈز میں جمع کروادی گئی تھی۔ تفصیل تتمہ (ش)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نشتر ٹاؤن:

ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن میں سال12۔2011 کے دوران کل234ڈویلپمنٹ سکیمیں منظور ہوئیں ۔ان سکیموں کے لئے مبلغ34,78,59,000روپے مختص کئے گئے تھے۔ تمام منصوبے تخمینہ جات کے مطابق مکمل کئے گئے اور کوئی رقم بقایا نہ بچی تھی۔ تفصیل تتمہ (ی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر !میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گلبرگ ٹاؤن کے حوالے سے انہوں نے بتایا ہے کہ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے سال12۔2011 کی ADP میں مبلغ۔/18,45,59,760 مختص کئے گئے تھے۔اس میں میرا سوال ہے کہ جو سکیمیں شروع کی گئی تھیں کیا وہ تمام سکیمیں وقت پر مکمل ہوئیں اور اسی بجٹ میں مکمل ہوئیں یا اُن پر کوئی escalation کی رقم ادا کرنی پڑی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !جو سکیمیں گلبرگ ٹاؤن میں شروع ہوئیں اُس کے لئے جو کنٹریکٹر کو وقت دیا گیا تھا وہ اُسی وقت کے اوپر اسی بجٹ میں مکمل ہوئیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر !میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں ڈویلپمنٹ سکیمز کی detail دی ہیں ان میں یہ بتا دیا جائے کے واٹر سکیمز کے لئے کتنی رقم مختص تھی اور ان ٹاؤنز میں کتنی سکیمیں شروع کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !لاہور شہر میں واٹر سپلائی کا جو کام ہے خصوصی طور پر جو گلبرگ کا ایریا ہے وہاں پر واسا واٹر سپلائی سکیمز پر کام کرتا ہے زیادہ بہتر ہے کہ یہ سوال ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے کو بھیجا جائے وہ لاہور میں واٹر سپلائی سکیمز کے بارے میں detail میں جواب دیں گے۔ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ واسا لگائے گا اور

باقیareasصاف پانی کمپنی لگاتی ہے۔لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ فلٹریشن پلانٹس اور واٹر سپلائی کے کام لاہور شہر میں نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر3252چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں؟اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تکpendingکیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کوtake up کر لیا جائے گا۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر4367ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں کمرشلائزیشن کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*4367: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کمرشلائزیشن کے کتنے کیسز آفیسرز کے پاس زیر التواء ہیں؟

(ب) ان کیسز کو التواء میں رکھنے اور کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کمرشلائزیشن پالیسی کیا ہے اور کمرشلائزیشن کے لئے کون کون سے افسران لاہور میں مجاز ہیں؟

(د) کمرشلائزیشن کا طریق کار کیا ہے اور کتنی فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) کمرشلائزیشن پالسی کب بنائی گئی تھی اور اس کی منظوری کس نے دی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) 2013میں کمرشلائزیشن کی بابت اختیار ایل ڈی اے کو ٹرانسفر ہونے کے بعد سابقا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے پاس کمرشلائزیشن کا کوئی بھی کیس زیرِ التواء نہ ہے۔

(ب) بمطابق جز(الف)۔

(ج) 19-09-2013 کو ایل ڈی اے کے ایکٹ1975 میں ترمیم کے بعد لاہور ڈویژن میں کمرشلائزیشن کا اختیار ایل ڈی اے کو تفویض کر دیا گیا۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن بتاریخ 26-11-2013 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو تمام تر ریکارڈ ایل ڈی اے کے حوالے کرنے کا حکم جاری کیا جس پر تمام زیرِ کارروائی کیسز ایل ڈی اے کو وصول کروا دیئے گئے موجودہ کمرشلائزیشن پالیسی اور مجاز آفیسران کی بابت متعلقہ محکمہ سے تفصیل طلب کی جانی مناسب ہے۔

(د) 19-09-2013 کے نوٹیفکیشن کے تحت لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو پورے لاہور میں کمرشلائزیشن کا اختیار دیا گیا ہے لہٰذا مجوزہ قانون کی بابت ایل ڈی اے سے تفصیل لی جانی مناسب ہے۔

(ہ) سابقا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور موجودہ میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس کوئی کمرشلائزیشن پالیسی نہ ہے۔ لاہور ڈویژن میں اس وقت ایل ڈی اے کے لینڈ یوز رولز 2014 لاگو ہیں۔ متعلقہ حکام سے وضاحت لی جانی مناسب ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے request کروں گی کہ جز(الف) کا جواب پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جز(الف)2013 میں کمرشلائزیشن کی بابت اختیار ایل ڈی اے کو ٹرانسفر ہونے کے بعد سابقا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے پاس کمرشلائزیشن کا کوئی بھی کیس زیرِ التواء نہ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کوئی کیسز ہیں انہوں نے کہا کوئی کیسز نہیں ہیں تو اگر کوئی کیسز نہیں ہیں تو جز(ج) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اس ایکٹ کے مطابق 1975 میں ترمیم کے بعد لاہور ڈویژن میں کمرشلائزیشن کا اختیار ایل ڈی اے کو تفویض کر دیا گیا۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن 26-11-2013 سٹی ڈسٹرکٹ

گورنمنٹ لاہور کو تمام تر ریکارڈ ایل ڈی اے کے حوالے کرنے کا حکم جاری کیا جس پر تمام زیرِ کارروائی کیسز ایل ڈی اے کو وصول کروا دیئے گئے۔ جز(الف) میں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی کیس ہی نہیں ہیں اور یہاں پر جز(ج) میں کہہ رہے ہیں جو pending کیسز تھے وہ ہم نے ایل ڈی اے کو دے دیئے ہیں یہ کیا جواب ہے ایک ہی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کیونکہ ہمارے پاس اب کیس ہی نہیں رہا تو pending کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس جو کیسز تھے تقریباً 300 کے قریب وہ ہم نے اُسی وقت ایل ڈی اے کو منتقل کر دیئے تھے اور اگر ایل ڈی اے کے پاس کوئی زیر التواء کیس ہے تو پھر وہ محکمہ ہاؤسنگ ہی بتا سکتا ہے کہ اُس کے پاس کوئی کیس زیر التواء ہے یا نہیں؟ ہمارے پاس جو direction آئی تھی ہم نے تمام فائلیں ایل ڈی اے کو منتقل کر دی تھیں جو پاس تھیں یا pending، اُس کا جو بھی status تھا وہ سارا اب ایل ڈی اے کے پاس ہے اب لاہور ڈویژن میں کمرشلائزیشن کا اختیار ایل ڈی اے کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال متعلقہ محکمہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا جاتا ہے اس کا جواب ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 5223 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 5309 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر !سوال نمبر 5676ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*5676: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال سٹی پی پی۔222 میں کتنے سیوریج ڈسپوزل سٹیشن ہیں ان میں کتنی موٹریں لگی ہوئی ہیں، کتنی چالو حالت میں ہیں، کتنی خراب ہیں، ان کو کب تک مرمت کروا کر چالو حالت میں لایا جائے گا؟

(ب) کون کون سے ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر فراہم کئے گئے ہیں کتنے جنریٹر چالو حالت میں ہیں، کتنے خراب ہیں، ان کو کب تک ٹھیک کروادیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں اس وقت کتنے پیٹرانجن موجود ہیں ان میں کتنے چالو اور کتنے درست حالت میں نہ ہیں کیا ان جنریٹرز / پیٹرانجن کو روزانہ کی بنیاد پر ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہونے کے ساتھ ساتھ موٹر جنریٹر / پیٹرانجن کی تعداد بھی ناکافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے کے ساتھ ساتھ موٹرز، جنریٹرز، پیٹرانجن کی تعداد کو بھی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حلقہ پی پی۔222 کے دو چکوک 6-R/95اور 6-R/94 میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شامل ہیں جبکہ بقایا حلقہ میونسپل کمیٹی کمیر اور ضلع کونسل ساہیوال میں شامل ہے۔ چک نمبر 6-R/95 اور 6-R/93میں منی ڈسپوزل سٹیشن ہیں جو کہ گورنمنٹ پالیسی پنجاب کے

مطابق پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بنانے کے بعد ڈسپوزل کا انتظام وانصرام یوزر کمیٹی کرتی ہے۔ شکایت کی صورت میں سکر مشین کے ذریعے سیوریج لائن چالو کروادی جاتی ہے اور ابھی تک پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے یہ منی ڈسپوزل سٹیشن میونسپل کارپوریشن کے حوالے نہیں کئے۔

اسی طرح میونسپل کمیٹی کمیر میں ایک عدد ڈسپوزل سٹیشن ہے اور تین عدد ڈی واٹرنگ سیٹ HP/16 برائے نکاسی سیوریج لائن وفلو صحیح حالت میں موجود ہیں۔

(ب) چک نمبر R-6/95 اور R-6/93 کے منی ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر نہ ہے جبکہ سکر/پیٹر انجن لگا کر سیوریج لائن چالو کروادی جاتی ہے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن، ساہیوال میں بیس عدد پیٹر انجن موجود ہیں۔ تمام چالو حالت میں ہیں اور ضرورت کے مطابق تیل مہیا کیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ آبادی کے تناسب سے مناسب ڈسپوزل سٹیشن موجود ہیں۔

(ہ) حکومت آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے، موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجن کی تعداد بھی بڑھا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال سٹی اور پی پی۔222 میں کتنے سیوریج ڈسپوزل سٹیشن ہیں تو اُس کے متعلق بتادیں ضلع میں، سٹی میں اور حلقے میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں؟

جناب سپیکر: سٹی کا پوچھ رہے ہیں یا ضلع کا پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تینوں پوچھے ہیں انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں تین عدد سیوریج کے ڈسپوزل سٹیشن ہیں چک نمبر 6-R/95 میں ایک ہے،6-R/94 میں ایک ہے اور میونسپل کمیٹی کمیر میں بھی ایک ڈسپوزل سٹیشن ہے ۔وہاں پر یہ تین ڈسپوزل سٹیشن ہیں۔

جناب سپیکر: ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!آپ کے سوال کا جواب آگیا اب آگے کیا کرنا ہے بتائیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر !میں نے پوچھا تھا میرے خیال میں محکمے کو تھوڑی جلدی ہے میں نے کہا تھا ضلع میں، ساہیوال سٹی میں اور پی پی۔222 میں تین پوچھے تھے؟

جناب سپیکر: آپ نے پوچھا تھا ساہیوال سٹی پی پی۔222 ضلع میں کتنے سیوریج ڈسپوزل ہیں؟ آپ نے اپنے حلقے کے بارے میں پوچھا ہے وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔اپنے آپ کو پی پی۔222 پر ہی confine کریں۔مہربانی

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!ٹھیک ہے، وہ پہلے ہی confined ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے کہ 6-R/95 اور 6-R/94 میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شامل ہیں تو یہ محکمے کا ریکارڈ درست فرمالیں کہ یہ 6-R/89 ہے اس میں ان کا ڈسپوزل ہے اور ان کو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایسے نہیں کہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!انہوں نے کہا ہے اور میں نے سنا ہے۔میں اپنے ضمنی سوال کو confine کرتا ہوں یہ مجھے بتا دیں کہ اس وقت کتنے ڈسپوزل ہیں جو ورکنگ پوزیشن میں ہیں، وہاں موٹریں نصب ہیں، کام ہو رہا ہے، ان کی کیا کارکردگی ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !جو پہلے دو ڈسپوزل ہیں وہ User Committees چلا رہی ہیں۔ وہ ڈسپوزل محکمہ پبلک ہیلتھ نے لگائے تھے اور محکمہ ہاؤسنگ نے وہاں پر User Committees بنائی ہیں۔ ان سے ہمارے محکمہ کا کوئی

عمل دخل اور تعلق نہ ہے۔ البتہ میونسپل کمیٹی کمیر کا سیوریج سٹیشن پر ہم نے نکاسی کے لئے watering and dewatering set رکھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محکمے کا ریکارڈ درست کروانا چاہتا ہوں کہ کارپوریشن کا ایک ڈسپوزل 89/6-R میں ہے اور ڈیپارٹمنٹ کو یہ پتا ہی نہیں ہے۔ دوسرے ڈسپوزلز 93/6-R اور 94/6-R میں ہیں۔

جناب سپیکر! اس طرح سے ان کے تین ڈسپوزل ہیں۔ ان کی وہاں کوئی مشینری نہیں ہے، جب یہ overflow ہوتے ہیں اور جب ان کا دل کرتا ہے یہ جا کر چلا دیتے ہیں۔ وہاں پر زمینیں خراب ہو جاتی ہیں اور زمینداروں کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا وہاں کوئی proper نظام نہیں ہے۔ میرا اس سوال کا ایک specifically مقصد تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے پوچھ لیں کہ وہاں پر یہ کب تک عملدرآمد کریں گے، کب تک ان کے ملازم بیٹھیں گے، کب تک موٹر لگا دیں گے اور کب تک proper system بنا دیں گے؟ ان کا ساہیوال کارپوریشن سٹی کا ڈسپوزل ہمارے گاؤں میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ وہاں پر لوکل گورنمنٹ کے نمائندے میئر اور چیئرمین ان چیزوں کو لینا چاہ رہے ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ ان کو handover کر دے گا وہ لے لیں گے۔ وہ اب ہمیں ان کو چلانے کے لئے estimate بنا کر بھیجیں کہ ان کو چلانے کے لئے کتنا خرچہ آئے گا یقیناً ہم اس فنڈ کے حوالے سے ان کی مدد کریں گے۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب محکمہ پبلک ہیلتھ سے لیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ وہ ڈسپوزل User Committees کے حوالے کئے ہیں ابھی تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے نہیں کئے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ اس کو لے لے تو جب

محکمہ پبلک ہیلتھ ہمارے وہاں پر جو لوکل میئر یا ضلع کونسل اور کارپوریشن کے چیئرمین ہیں ان کے handover کر دے گا پھر وہ ہمیں estimate لگا کر بھیجیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ وہ بجٹ ان کو مہیا کر دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی direction کے مطابق میں specific اسی بات پر رہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے ایوان میں کھڑا ہو کر یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ڈسپوزل کسی User Committees کے حوالے نہیں ہیں۔ یہ تین ڈسپوزل ہیں اور یہ تینوں کسی User Committee کے سپرد نہیں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن ساہیوال جب ان کا دل کرتا ہے وہاں پر اپنی موٹریں لگا کر پانی نکالتے ہیں جس سے زمینداروں کی زمینیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ساہیوال میں سب سے زیادہ آلوؤں کا بزنس ہے وہاں پر آلو کی سب سے زیادہ فصل ہے۔ کروڑوں روپے کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہاں User Committee ہے، وہاں تو کوئی بھی User Committee نہیں ہے۔ یہ مہربانی فرمائیں اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر کے چیک کر لیں اگر میرا سوال غلط ہو گا تو۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی ایسا سوال بتائیں جو آپ کا کمیٹی کے سپرد نہ ہونے والا ہو؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ اچھا نہیں لگتا۔ جب متعلقہ محکمہ پبلک ہیلتھ کے سوالات آئیں گے تو پھر اس کا جواب آجائے گا۔ اصل میں یہ سوال محکمہ پبلک ہیلتھ کے متعلقہ بنتا ہے اور انہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تو چیئر کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ سوال محکمہ پبلک ہیلتھ سے متعلق بنتا ہے جب محکمہ پبلک ہیلتھ کے سوالات آئیں گے تو وہ اس کا جواب دیں گے لہٰذا میں اس سوال کو محکمہ پبلک ہیلتھ کو refer کرتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کی کوئی time limit بھی کروا دیں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے time limit نہیں ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال5889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: سڑک از چیچیاں تا سید ھڑی کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*5889: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سڑک از چیچیاں تا سید ھڑی براستہ چھینی نکوانی ضلع گجرات کی تعمیر و مرمت کا کام جون2014 میں مکمل ہوا جس پر تقریباً پانچ کروڑ روپے خرچ ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک صرف چھ ماہ کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی تعمیر و مرمت میں غیر معیاری مٹیریل کے استعمال کی تحقیقات ضلع گجرات کے مختلف افسران نے بھی کرنے کے بعد تصدیق کی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی ناقص اور غیر معیاری توسیع کی بابت ڈی سی او گجرات نے ذمہ داران کے خلاف تھانہ انٹی کرپشن میں پرچہ بھی درج کروایا ہے جس کی ایف آئی آر نمبر14/196 تھانہ رحمانیہ ہے مگر کسی ذمہ دار کے خلاف کارروائی نہ کی گئی ہے کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف قانونی محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک از چیچیاں تا سید ھڑی براستہ چھینی نکوانی ضلع گجرات کی تعمیر و مرمت کا کام جون2014 میں ہوا جس پر تقریباً5 کروڑ روپے خرچ ہوئے جبکہ کام ابھی رننگ پوزیشن میں ہے۔

(ب) سڑک کی لمبائی5.85 کلومیٹر ہے جس میں RD 10+00 سے RD 40+00 تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سڑک کی کل لمبائی5.85کلومیٹر میں سے صرف0.90کلومیٹر میں خرابی ظاہر ہوئی جیسا کہRegional Laboratoryکی رپورٹ بھی تصدیق کرتی ہے۔ رپورٹ تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق سوائے متاثرہ حصے کے باقی ساری سڑک پر معیاری مٹیریل اور اس کیthicknessکا درست ہونا ثابت ہے۔ لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق متاثرہ حصہ سڑک میں پہلے سے موجودSoil A-6کا ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے سڑک خراب ہوئی۔

(د) ہاں!یہ درست ہے کہ ڈی سی او گجرات نےFIR No. 19/2015تھانہ رحمانیہ میں درج کرائی جس کی تحقیقات انٹی کرپشن اور ریجنل لیبارٹری ہائی وے گوجرانوالہ نے مشترکہ طور پر کی۔ مزید یہ کہ لیبارٹری رپورٹ کی روشنی میں عدالت نےFIRمیں نامزد افسران اور ٹھیکیدار کی ضمانت منظور کی اور گرفتار شدہ لوگوں کو رہا کر دیا۔ مزید یہ کہ اس کام کی انکوائری سیکرٹری مواصلات و تعمیرات، لاہور کے آرڈر نمبرSO.D.I(C&W)4-2/2015مورخہ11.03.2015کے تحت ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اس کے جز(د)میں کہا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ ڈی سی او گجرات نے۔۔

جناب سپیکر: اب "ڈی سی"ہو گئے ہیں "ڈی سی او"نہیں رہے اس میں سے "او"کو نکال دیں اس کو correct کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اس وقت "ڈی سی او"تھا اب "ڈی سی"ہو گیا ہے۔ جواب میں ہے کہ ڈی سی گجرات نے ایف آئی آر نمبر19/2015 تھانہ رحمانیہ میں درج کرائی جس کی تحقیقات انٹی کرپشن اور ریجنل لیبارٹری ہائی وے گوجرانوالہ نے مشترکہ طور پر کی۔ مزید یہ کہ لیبارٹری رپورٹ کی روشنی میں عدالت نے ایف آئی آر میں نامزد افسران اور ٹھیکیدار کی ضمانت منظور کی اور گرفتار شدہ لوگوں کو رہا کر دیا۔ مزید یہ کہ اس کام کی انکوائری سیکرٹری مواصلات و تعمیرات لاہور کے آرڈر

نمبر آرڈر نمبر SO.D.I(C&W)4-2/2015 مورخہ 11.03.2015 کے تحت ہو رہی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انکوائری ہو رہی ہے یا ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ انکوائری ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نہیں، یہ انکوائری ختم ہو چکی ہے۔ اس میں جو تھوڑا ایریا خراب ہوا تھا اور سیکرٹری صاحب کے حکم کے مطابق کنٹریکٹر نے اس حصے کو دوبارہ تعمیر کر دیا تھا اس کی مرمت کر دی تھی۔ وہاں پر کوئی soil کی خرابی کی وجہ سے مسئلہ درپیش آیا تھا اس میں محکمہ کے افسران یا کسی اور کی غفلت نہیں تھی جس کی وجہ سے سڑک خراب ہوئی تھی۔ وہاں پر مٹی soil کا کوئی مسئلہ تھا جو لیب میں بھی ٹیسٹ کروایا گیا اس کی وجہ سے سڑک خراب ہوئی تھی۔ یہ کیس انٹی کرپشن میں pending ہے کیونکہ ملزم bail پر ہے سیکرٹری صاحب کے پاس کوئی انکوائری نہیں ہے یہ سڑک دوبارہ مرمت کر دی گئی تھی اور آفیسرز کے خلاف انکوائری بھی ختم کر دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو انہوں نے annexure ساتھ دیا ہے یہ اس کو ذرا ملاحظہ کر لیں۔ اس کے آخری پیرا میں لکھا گیا ہے کہ:

> The Inquiry officer shall submit his report and recommendation to the undersigned within 6 days of the notice of inquiry in teems of section 10/6 of the Act ibid.

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انکوائری کہاں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ وہی انکوائری ہے جو سیکرٹری صاحب نے کی تھی جس کے اوپر decision ہو چکا ہے اور contractor نے سڑک دوبارہ تعمیر کر دی تھی۔ میں ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے کر ہی بتا رہا ہوں یہ انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور ای ڈی او، ڈی ڈی او کے خلاف انکوائری ختم کر دی گئی ہے۔ جب انکوائری

لگی تھی تو پہلے ان کو suspend کیا تھا لیکن اس کے بعد یہ انکوائری ختم کر دی گئی تھی اور contractor کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اس نے موقع پر دوبارہ سڑک کو مرمت کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ کام مکمل کر دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو انہوں نے اسمبلی میں annexure پیش کیا ہے اس میں تو لکھا ہوا ہے کہ ابھی انکوائری مکمل ہی نہیں ہوئی اور ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ کیس انٹی کرپشن کے پاس چل رہا ہے۔ یہ دیکھیں کہ اس کے پہلے پیرے میں سیکرٹری صاحب نے کیا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ 2015 annexure کا لگا ہوا ہے اور اب 2018 چل رہا ہے میں آج کی بات کر رہا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو آج ہمارے سامنے پیش ہو رہا ہے اس کی بات ہو گی 2015 کی بات تو نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ سڑک تعمیر کر دی گئی ہے اب اس میں اور کیا کمی ہے وہ بتا دیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم کہتے ہیں کہ کرپشن کو ختم کرنا ہے اور اپنی روڈ کو ٹھیک کروانا ہے۔ یہ مانتے ہیں کہ روڈ خراب ہے، انکوائری میں بھی مان رہے ہیں کہ روڈ خراب ہے اور یہ عدالتوں میں بیان بھی دے آئے ہیں۔ یہ دیکھنے والا کیس ہے اس کو کسی اتھارٹی کے پاس بھیجنا چاہئے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس روڈ کی ابھی سکیورٹی دے دی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نمبر ایک جب آپ جواب کی date دیکھیں گے تو وہ 19۔مارچ 2015 ہے، تو ہم نے annexure اسی وقت 2015 میں لگا کر بھیجا تھا اس لئے وہ پرانی date کا annexure ہے اور انکوائری کو دیکھیں تو محکمانہ انکوائری ختم کی گئی لیکن انٹی کرپشن میں انکوائری ابھی چل رہی ہے، عدالت میں کیس

چل رہا ہے اور اگر وہ عدالت میں ملزم قرار پاتے ہیں تو عدالت ان کو سزا دے گی۔ اب ایک ہی جرم کی تین تین جگہ پر سزا تو نہیں ہو سکتی یعنی تین طرح کی سزا نہیں ہو سکتی۔ آپ کو پتا ہے کہ کورٹ آزاد ہے اور جو بھی فیصلہ کریں گی وہ منظور ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ کیس زیر سماعت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی، یہ انٹی کرپشن میں ابھی زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ اس کی رپورٹ آنے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ محکمانہ انکوائری ان کے حق میں کر دی ہے، انکوائری تو ہے ہی ان کے خلاف، یہ پہلا پیرا ذرا پڑھ کر سنائیں۔ انکوائری تو ہے ہی ان کے خلاف، یہ کیسے انہیں چھوڑ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک روڈ وہاں بنی ہے، ڈپٹی کمشنر وہاں موقع پر گیا ہے، اس نے دیکھا ہے اور سڑک ساری خراب ہے اس نے پرچہ دے دیا ہے اور پرچہ ایف آئی آر کاٹنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ کیس عدالت میں چلا گیا ہے، یہ ساتھ ان کو فائدہ دینے کے لئے، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کس آرڈر کے تحت یہ انکوائری کر رہا ہے؟ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں، اگر ہم نے ایسے ہی کام کرنا ہے اور اس طرح تباہی بربادی پھیری ہے پھر تو اس کا کوئی مقصد نہیں ہے انہوں نے یہ سارا ریکارڈ اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سارے کا سارا ریکارڈ بالکل ثابت کرتا ہے کہ یہ سارے کا سارا کام غلط ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! آپ نے یہ سوال لوکل گورنمنٹ کو بھیجا تھا اور ہم نے جواب لے کر دے دیا۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ کمیٹی کے سپرد کرنے سے پہلے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال بھیج دے دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال بھیجا جائے تاکہ وہ اپنے محکمہ کے حوالے سے properجواب دے دیں۔ ہم نے کیونکہ جواب ان سے منگوا کر دیا ہے تو اس لئے یہ تھوڑا۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ صرف بتادیں کہ یہ سڑک کس ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ ڈی ای او روڈ نے اس سڑک کو بنایا تھا، ڈی ای او روڈ اس وقت مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کےunder آتے تھے۔ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے ADLG اس وقت کام کرتے تھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سڑک لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ والوں نے بنائی ہے۔ میں آپ کو یہ سارے کا سارا سچ بتا رہا ہوں، یہ سارا ہی کام غلط ہے، یہ سڑک لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے۔ اب سب سے پہلے سوچنے والی بات، یہ مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے پاس جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے صحیح گزارش کی ہے، میں کبھی اس طرح کی بات نہیں کرتا، یہ بڑا دیکھنے والا معاملہ ہے کہ اگر اس طرح سے کرپشن کر کے لوگ اپنی مرضی کے لوگوں سے اپنی انکوائری رکھوا کر پھر اپنے مرضی کے فیصلے کروا کر چلے جائیں، اس سوال کو کسی کمیٹی کے سپرد کریں یا اس کو سپیشل CMIT کو بھیجیں وہ اس کو دیکھے، جن جن لوگوں نے اس ٹھیکیدار کو فائدہ دیا ہے ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ already انٹی کرپشن میں قانون کے مطابق کیس رجسٹرڈ ہے اور یہ انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اب ہم مزید CMIT۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ عدالت میں زیر سماعت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی، ہاں! ابھی عدالت سے کوئی فیصلہ ان کے خلاف آیا، ان کی جان چھوٹی ہے اور نہ ہی وہ پکڑے گئے ہیں اور وہ ضمانت پر ہیں۔

جناب سپیکر: اگر کیس کہیں کورٹ میں pending ہے تو پھر میاں صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ میری ذرا گزارش سن لیں، جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو دیکھ لیں ناں۔ ہاں یہ درست ہے کہ ڈی سی او گجرات نے ایف آئی آر نمبر 19/2015 تھانہ رحمانیہ میں درج کرائی جس کی تحقیقات انٹی کرپشن اور ریجنل لیبارٹری ہائی وے گوجرانوالہ نے مشترکہ طور پر کی۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ لیبارٹری رپورٹ کی روشنی میں عدالت نے ایف آئی آر میں نامزد افسران اور ٹھیکیدار کی ضمانت منظور کی، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ دیکھنے والا کیس ہے۔ آگے مزید یہ کہ اس کام کی انکوائری سیکرٹری مواصلات و تعمیرات، لاہور کے آرڈر نمبر SODI(C&W)4-2/2015 مورخہ 11.03.2015 کے تحت ہو رہی ہے۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے انہیں گنہگار لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں تو آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ دیکھنے والا معاملہ ہے آگے آپ کی مرضی، فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ یہ تو آپ کے سامنے سارے کا سارا کیس موجود ہے۔ اگر اس طرح کے حالات ہوں تو پھر کون اس کا جوابدہ ہو گا؟ انہیں ماننا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو مواصلات و تعمیرات کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ میں ایوان میں پیش کی جائے۔

جی، اگلا نمبر 6658 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی request آئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میاں صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7072 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: عطا محمد روڈ ڈنگہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7072: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عطا محمد روڈ ڈنگہ ضلع گجرات کی تعمیر کے لئے 65 لاکھ کا ٹینڈر دیا گیا ہے جس کے کھلنے کی آخری تاریخ 7۔ ستمبر 2015 تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹینڈر 7۔ ستمبر 2015 کو کھولنے سے قبل ہی ایک ٹھیکیدار کے ذریعہ 30۔ اگست 2015 کو تعمیر شروع کروادی؟

(ج) ٹینڈر سے قبل سڑک کی تعمیر کیسے شروع کی گئی اس کا ذمہ دار کون کون آفیسر ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات CMIT کی انجینئرنگ ونگ سے کروانے، ذمہ داران ملازمین اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) سڑک ہذا کا ٹینڈر مورخہ 18.08.2015 کو روزنامہ دنیا میں شائع ہوا جو تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس میں ٹینڈر لینے اور کھولنے کے لئے مورخہ 09.09.2015 دوپہر 12:00 بجے کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔

(ب) اگرچہ سکیم ہذا کے ٹینڈر مورخہ 09.09.2015 کو ہو چکے ہیں مگر الیکشن کمیشن آف پاکستان کی پابندی برائے لوکل گورنمنٹ الیکشن تاحال موقع پر کسی قسم کی تعمیر کا کام شروع نہ کروایا گیا ہے۔

(ج) جیسا کے اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ابھی تک ٹینڈر ہونے سے پہلے اور ٹینڈر ہونے کے بعد سڑک کی تعمیر شروع کی گئی اور نہ ہی اس کا کوئی ذمہ دار ہے۔

(د) سڑک کی تعمیر ہی نہیں شروع ہوئی تو تحقیقات کیسی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال کی جز (د) میں یہ کہتے ہیں کہ سڑک کی تعمیر ہی نہیں شروع ہوئی تو تحقیقات کیسی تو میرا ان سے یہ سوال ہے کہ اب سڑک بن گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!جی،اب سڑک بن چکی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں،جی۔اس سوال کوdispose of کر لیتے ہیں،اب کیاضرورت ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!نہیں،میں نے یہ ضمنی سوال کیاہے کہ یہ سڑک بنی ہے یانہیں بنی؟

جناب سپیکر: جی،انہوں نے سڑک بنادی۔وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سڑک بنادی ہے۔اب آپ اس بات کو چھوڑیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اچھاٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی،مہربانی۔اگلا سوال نمبر8048چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 8134جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ)کا ہے۔جی،ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!سوال نمبر8189ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیاجاتاہے۔

تحصیل میونسپل آفیسر / تحصیل آفیسرز(ریگولیشن)کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8189:**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ریکوزیشن پر تحصیل مونسپل آفیسر(TMO)BS-17اور تحصیل آفیسرز(ریگولیشن)T.O(R)BS-17 کی60سے زائد اسامیوں کے لئے ڈیڑھ سال قبل2015بھرتی کا اشتہار دیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی اس بھرتی کے لئے تعلیمی قابلیت بی اے /بی ایس سی اور فیس400روپے مقرر کی گئی اور پنجاب بھر سے تقریباًایک لاکھ

امیدواروں نے درخواستیں جمع کروائیں جس سے چار کروڑ روپے فیس کی مد میں موصول ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تا حال ان اسامیوں پر بھرتی مکمل نہ ہو سکی ہے کوئی امتحان / انٹرویو نہیں کیا گیا ہے اور وہ اسامیاں محکمہ ہذا نے واپس withdraw کر لی ہیں؟ جبکہ چار کروڑ روپے فیس گورنمنٹ کے پاس جمع ہے اور طلباء میں بے چینی واضطراب پایا جاتا ہے رقم کی واپسی کے لئے حکومتی پالیسی بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ریکوزیشن پر تحصیل میونسپل BS-17(TMO)اور تحصیل آفیسرز (ریگولیشن)BS-17(TO(R)کی 71اسامیوں کے لئے بھرتی کا اشتہار بتاریخ 17-05-2015 کو دیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اس بھرتی کے لئے تعلیمی قابلیت بی اے / بی ایس سی اور فیس400روپے مقرر کر کے پنجاب بھر سے درخواستیں وصول کیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ گزشتہ سال پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ان اسامیوں پر بھرتی بوجہ سیلاب ملتوی کرنے کا کہا گیا۔ بعد ازاں پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ریکوزیشن کو واپس بھجوا دیا جبکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے امیدواران سے وصول کردہ فیس واپس کرنے کا نوٹس بتاریخ 28-10-2016 شائع کر دیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تحصیل مونسپل آفیسر BS-17(TMO)اور تحصیل آفیسرز (ریگولیشن)T.O(R) BS-17 کے کتنے لوگوں کی ریکوزیشن دی تھی اور ان پر کیا بھرتی ہو چکی ہے، کتنے لوگوں کی بھرتی ہو چکی ہے اس کا کیا status ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ جو اسامیاں تھی وہ ختم کر دی گئی تھیں کیونکہ نیا نظام آ گیا تھا۔ جب یہ پہلے بھرتی کرنے لگے تو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور TMS کا نظام موجود تھا لیکن جب نیا ایکٹ آ گیا تو پھر ان کی ضرورت نہ رہی اور ان کو ختم کر دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، یہ اسامیاں ختم کر دی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی، ہاں! یہ بھرتی ختم کر دی گئی تھی، یہ بھرتی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے یہ بھرتی ختم کر دی ہے۔ اب بتاؤ؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ (ب) جز میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے امیدواروں نے apply کیا؟

جناب سپیکر: جب بھرتی کی نہیں تو اب اس کا کیا کرنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، میں اسی طرف آ رہا ہوں، کتنے candidates نے apply کیا، اس کی فیس -/400 روپے تھی۔ اب کتنی amount ان کے پاس جمع ہوئی اور آج اس amount کیا status ہے؟ جن امیدواروں نے اپنی جیب خرچ سے پیسے جمع کروائے، وہ کتنے پیسے ہیں، کس ہیڈ میں پڑے ہیں اور یہ ان پیسوں کا کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے پہلے لکھا ہو گا کہ وہ پیسے forfeit ہو جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جتنے بھی candidates تھے جنہوں نے اس میں apply کیا تھا تو جب یہ اسامیاں ختم ہوئی تو پنجاب پبلک سروس کمیشن نے دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا تھا اور تمام لوگوں کو فیس واپس کر دی تھی۔ جو انہوں نے -/400 روپیہ per head فیس دی تھی وہ واپس کر دی گئی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات کا یہ جواب آگیا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اشتہار دیا ہے کہ آپ یہ پیسے واپس لے لیں اور ہمیں یہ ساتھ annexure دیا ہے۔ میں نے پوچھا یہ ہے کہ کتنے candidates تھے، کتنی amount جمع ہوئی، کتنی اور کس طریقے سے refund ہوئی؟ میں نے سوال میں یہ پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: کتنے candidates تھے، کتنے پیسے جمع ہوئے، کتنے ان میں سے واپس ہوئے اور کتنے بقایا ہیں ؟ وہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے یہ جواب پبلک سروس کمیشن سے لے کر دیا ہے، یہ تو ہم بھرتی کر ہی نہیں رہے تھے، جب issue آیا تو اس میں جو ad تھا وہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا اور جو امیدوار تھے تو ان کو پبلک سروس کمیشن والوں نے فیس واپس کی، وہ اصل رسید اور اپنا شناختی کارڈ ساتھ لے کر جاتے تھے تو ان کو وہاں پر فیس واپس کر دی جاتی تھی۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں ان کو نمبر دے دیتا ہوں، یہ اگر سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر کوئی مسئلہ آرہا ہے تو میرے پاس ان کا فون نمبر موجود ہے۔ میں ارشد ملک صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ دیکھیں! بھئی کچھ خیال کریں۔ وہ بات آپ کی مکمل ہوگئی ہے۔ اب آپ اس میں مزید کیا کریں گے ؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں issue صرف یہ ہے، اگر آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: اب میں آگے جاچکا ہوں۔ شکریہ۔ سوال نمبر8209ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کی request کے مطابق اس سوال کو pending کر لیا جائے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر8435ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گوالمنڈی اور کچا نسبت روڈ سے تجاوزات کے خاتمے سے متعلقہ تفصیلات

*8435: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کچا نسبت روڈ گوالمنڈی گلی نمبر107، 111 پر تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے ٹریفک بلاک رہتی ہے پیدل گزرنا دشوار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے متعدد بار انتظامیہ کو درخواستیں بھی دی گئیں لیکن مسئلہ حل نہ ہوا؟

(ج) کیا حکومت وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق عوامی فلاح میں مذکورہ گلیوں سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) انکروچمنٹ کے شیڈول کے مطابق گوالمنڈی (کچا نسبت روڈ) سے ہفتہ میں کم سے کم ایک بار تجاوزات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ مزید آئندہ بھی یہاں سے تجاوزات دور کرنے کے لئے کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

(ب) اگر رہائشی علاقوں میں بھی تجاوزات پائی جائیں یا کوئی شکایت موصول ہو تو زون انتظامیہ فوری طور پر اس کا ازالہ کرتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا علاقوں میں آئندہ بھی شیڈول کے مطابق عملہ تہہ بازاری تجاوزات کے ازالہ کے لئے بھرپور اقدامات کرتی رہے گی تاکہ عوام الناس کے مسائل بابت تجاوزات ختم کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا جو پہلا سوال تھا اس میں مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ "انکروچمنٹ کے شیڈول کے مطابق گوالمنڈی سے ہفتہ میں کم از کم ایک بار تجاوزات کا ازالہ کیا جاتا ہے"۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ہفتہ میں ایک بار کیوں یہ انکروچمنٹ ختم ہوتی ہے، ایک ہی دفعہ ایسا کیوں نہیں ہو رہا، یہ بار بار ان کو کیوں ضرورت پیش آ رہی ہے کہ ہر ہفتہ ان کو انکروچمنٹ وہاں سے ہٹانی پڑتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ چونکہ عارضی انکروچمنٹس ہوتی ہیں اس لئے بار بار ان کے خلاف کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ یہاں پر کوئی ریڑھی بان ہوتا ہے، کوئی بیچارہ سامان بیچنے کے لئے ٹوکری رکھ کر بیٹھا ہوتا ہے، کسی نے پھٹا لگایا ہوتا ہے تو یہ عارضی قسم کی انکروچمنٹس ہوتی ہیں، ان کو ہٹا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد معمولی fine کیا جاتا ہے یا پھر ان کو وارننگ دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ غریب لوگ ہوتے ہیں جو وہاں پر چھوٹی چھوٹی چیزیں لگا کر بیٹھتے ہیں لیکن ان کے خلاف کارروائی بار بار کی جاتی ہے اور monthly basis پر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے انہوں نے میرے ایک سوال کے جواب میں on the Floor of the House کہا تھا کہ لاہور کی سڑکیں، لاہور کی گلیاں اس طرح ہو چکی ہیں، اس طرح ہو چکی ہیں، لکشمی چوک ہے، اندرون لاہور ہے جہاں کے متعلق میں نے سوال کیا ہے، specifically دو گلیاں ہیں جن کے متعلق میں نے اس لئے سوال کیا تھا کہ مجھے اتفاق سے وہاں جانا پڑ گیا، وہاں کے جو حالات ہیں، بے شک یہ یہاں پر دعوے کر لیں کہ جی، ایسے ہے اور ویسے ہے اور ہم ہر ہفتہ وہاں سے

انکروچمنٹس ہٹاتے ہیں، حالت تو یہ ہے کہ اس گلی میں جانے کے لئے گاڑی تو بہت دور کی بات ہے، اندر موٹر سائیکل بھی نہیں جاتے ہیں۔ وہاں پر اس قدر انکروچمنٹ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ وہاں سے ہر ہفتہ ریڑھیاں وغیرہ ہٹاتے ہیں، وہاں تو باقاعدہ تھڑے بنے ہوئے ہیں، وہاں پر تو باقاعدہ ایڈورٹائز کے ان کے بورڈز پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں پر عجیب وغریب حالات ہیں، پتا نہیں شاید یہ محکمہ یہاں پر بیٹھ کر خود ہی جواب لکھ لیتا ہے، خود ہی انہیں پتا چل جاتا ہے کہ وہاں ایسے ہو رہا ہے، ویسے ہو رہا ہے، اصل میں ہر ہفتہ جیسا کہ یہ فرمارہے ہیں تو ان کی یہ ناکامی نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک غریب آدمی کے لئے تھوڑا سا پیسا دینا بھی جو ہے وہ مشکل ہو جاتا ہے تو یہ اگر fine کرتے ہیں تو پھر مڑ مڑ کر وہاں پر کیسے یہ کام ہو رہے ہیں، یہ مجھے جواب دے دیں کہ کیسی یہ معصومیت ہے کہ جی، ہر ہفتہ وہاں جا کر ہم انکروچمنٹ ہٹاتے ہیں، یہ کیسی انکروچمنٹس ہیں جو ہٹ ہی نہیں رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! انکروچمنٹ کے حوالے سے میں نے خود اس کی نگرانی کی تھی اور خصوصی طور پر ان گلیوں کے لئے میں نے ہدایت کی تھی، پھر وہاں پر انہوں نے کارروائی کرتے ہوئے نہ صرف مجھے pictures بنا کر بھیجیں بلکہ وہاں پر جو گاڑیوں کی چابیاں بنانے والے تھے، تالے بنانے والے اور اس طرح کے جو حجام بیٹھے ہوئے تھے، مختلف دکانداروں نے بورڈز رکھے ہوئے تھے ان کو اٹھایا، ان کی pictures بنائی گئیں۔ یہ ایک تو مسلسل کارروائی کرنے سے اس میں کمی آتی ہے، ہم نے جب فیروز پور روڈ ماڈل روڈ declare کی تھی تو اس وقت وہاں پر ہمیں تقریباً 8 سے 9 مہینے لگ گئے تھے اور مسلسل کارروائی کے بعد اب وہاں پر جو پبلک ہے ان کا ایک ذہن بن گیا ہے کہ ہم نے انکروچمنٹ نہیں کرنی اور وہاں پر اب انکروچمنٹ نہیں ہے۔ ہم لاہور میں ہر جگہ کارروائی کر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں بہت زیادہ جگہوں پر، کئی شہروں کو آپ net پر چیک کر لیں، لندن میں بھی ابھی ہے کہ کارپوریشن والے آتے ہیں تو لوگ فٹ پاتھ سے سامان اٹھا کر بھاگتے ہیں تو یہ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے۔ لاہور شہر میں ریڑھی کلچر کو ختم کرنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نے جو ماڈل بازار بنائے ہیں ان میں سے رائیونڈ میں ماڈل بازار بنا ہے، سبزہ زار میں بنا ہے، گرین ٹاؤن میں بنا ہے، چائنا سکیم میں بنا ہے، ٹھوکر نیاز بیگ میں

بنا ہے تو ہم لاہور شہر میں ماڈل بازار بنا رہے ہیں۔ ہم ان ریڑھی والوں کو وہاں ماڈل بازار میں شفٹ کرتے ہیں، اس کے علاوہ ہمیں جہاں پر پی ایچ اے کے قریب کھلا ایریا ملتا ہے وہاں پر ہم نے مختلف این جی اوز کے ساتھ مل کر ماڈل ریڑھیاں بنا کر ان کو مفت دی ہیں تا کہ یہ کسی طرح اس میں آ جائیں، کارروائی بھی ہم جاری رکھتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ ہم ان کے روزگار کا بھی خیال رکھتے ہیں اور ایک بہتر جگہ بھی جہاں پر پارکنگ کا انتظام ہو وہ بھی دی جاتی ہے۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اوّل تو میں نے یہ سوال پوچھا ہی نہیں ہے کہ ریڑھیاں دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں، اب میں کیا کہوں؟

جناب سپیکر: یہ اچھا کر رہے ہیں یا برا کر رہے ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اچھی بات ہے لیکن ان کو پھر کوئی جگہ بھی دیں جہاں وہ ریڑھیاں کھڑی کریں، یہ تو نہیں ہے کہ رستہ ہی بند کر دیں۔ ابھی دیکھیں انہوں نے اتنی باتیں کی ہیں اس میں ایک دفعہ بھی انہوں نے مجھے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ یہ انکروچمنٹ ختم کرنے میں کیوں کامیاب نہیں ہو رہے، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ ہم یہ بھی کر رہے ہیں، ہم وہ بھی کر رہے ہیں۔ میری یہاں اسمبلی کے پیچھے جہاں پر ریذیڈنس ہے وہاں کی سڑک پر جا کر آپ حالات دیکھ لیں، انہوں نے تو آگے دعویٰ کیا ہے کہ لاہور میں جدھر چلے جائیں وہاں پر آپ کو اس طرح نظر آئے گا کہ صاف ستھرا لاہور، سڑکیں ایسی ہیں کہ وہاں پر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو یا تو وہ سوچ سمجھ کر بولیں یا پھر لاہور میں یہ رہتے نہیں ہیں یا یہ اپنے گھر سے ہی نہیں نکلتے، انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ لاہور میں کیا ہو رہا ہے۔ میں جو باہر سے آئی ہوں مجھے پتا ہے کہ لاہور میں کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کافی محنت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کافی محنت کر رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 8678 چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی اس وقت تک pending کرتے ہیں، اگر ان کا نمبر آ گیا تو لے لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں فائر بریگیڈ کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8681: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں فائر بریگیڈ کے ملازمین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) 2013 سے لے کر آج تک کتنے افراد کو فائر بریگیڈ میں بھرتی کیا گیا سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لاہور فائر بریگیڈ کے پاس اسامیوں کی تعداد 261 ہے جن میں 233 سیٹیں filled ہیں اور 28 سیٹیں خالی ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2007 سے لے کر 2013 تک میٹروپولیٹن کارپوریشن میں کوئی اہلکار بھرتی نہ ہوا ہے کیونکہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے 2007 سے نئی بھرتی پر بین لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے اندر میں نے فائر بریگیڈ کے ملازمین کی اسامیاں پوچھی تھیں۔ جز (الف) میں انہوں نے بتایا ہے کہ یہ 233 سیٹیں ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایک سٹیشن کے اوپر کتنے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے، جس طرح انہوں نے دیا ہے کہ سینٹری ورکرز جو ہیں وہ اس وقت صرف چار employed ہیں تو میرا خیال ہے کہ فائر سٹیشنز کی تعداد زیادہ ہے تو یہ کچھ ذرا مجھے distribution بتادیں کہ انہوں نے اپنے 233 ملازمین کو لاہور شہر میں کس طرح distribute کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جناب سپیکر! ہم نے جو annexure ہے اس میں جو ملازمین ہیں ان کی تعداد لکھی ہے۔

فائر بریگیڈ کا جو بنیادی کام ہے، یہ اب ریسکیو 1122 کے سپرد کر دیا گیا ہے اور وہ محکمہ داخلہ کے تحت آتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا لاہور اور پنجاب میں جو set up ہے وہ dying cadre ہے اس میں سے ہمارے جو ملازمین ہیں جیسے جیسے وہ وقت کے ساتھ ساتھ ریٹائرڈ ہو رہے ہیں ویسے ویسے ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ختم کر دیا گیا ہے اس لئے اس میں نئی بھرتی نہیں کی جا رہی۔ ہاں جو ہماری فنکشنل گاڑیاں ہیں، جہاں ضرورت ہوتی ہے اور جو سٹاف موجود ہے وہ وہاں پر پہنچتا ہے، گاڑیاں بھی جاتی ہیں، ہم گاڑیوں کو maintain بھی کرتے ہیں اور گاڑیاں آگ بجھانے کا کام بھی کر رہی ہیں۔ ہیلپ لائن بھی ہماری چلتی ہے لیکن اس میں مزید بھرتیاں نہیں کی جا رہیں جس کی وجہ سے جو عملہ ہے وہ short ہے۔ وہاں پر جو لوکل LWMC ہے ان سے مدد لی جاتی ہے، لوکل یونین کونسلز سے صفائی کے حوالے سے مدد لی جاتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ یہ 233 لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور ان کے لئے جیسا کہ انہوں نے آگے بتایا کہ ایک کروڑ روپے کا فنڈ بھی رکھا گیا ہے، یہ 233 لوگ کیا کام انجام دے رہے ہیں جبکہ انہوں نے خود ہی بتا دیا ہے کہ فائر بریگیڈ کا کام جو ہے یہ ریسکیو 1122 کو دے دیا گیا ہے تو پھر یہ 233 لوگ کیا کر رہے ہیں جو عوامی خزانے کے اوپر ایک expense ہے، یہ پھر 233 لوگ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لاہور شہر ہو یا گوجرانوالہ ہو، جہاں بھی آگ لگتی ہے یہ ایک کروڑ روپیہ ہم نے فائر بریگیڈ کی جو گاڑیاں فنکشنل ہیں ان کی مرمت کے لئے رکھا ہے، ان کو فنکشنل حالت میں رکھنے کے لئے ان کے آلات کو خریدنے کے لئے، سلنڈرز کے لئے، گیس فلنگ کے لئے رکھا ہے۔ ابھی بھی میں آپ کے علم میں لانا چاہوں گا کہ جنوری کے مہینہ میں کل تقریباً 27 جگہوں پر ہماری جو فائر بریگیڈ ہے وہ گئی ہے کہ جہاں سے بھی اطلاع آئی کہ وہاں پر آگ لگ چکی ہے۔ اس میں سے دو بڑے حادثات تھے جن میں لوگ بھی زخمی ہوئے۔ ہماری فائر بریگیڈ کا سارا عملہ ڈیوٹی پر حاضر ہوتا ہے اور ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے۔ وہ فارغ بیٹھ کر تنخواہ نہیں لے رہا اور جب تک وہ ریٹائر نہیں ہوتے کام کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ اگلا سوال بھی اسی سے related ہے اور فائر بریگیڈ کا ہی ہے اس لئے میں وہ سوال take up کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں اور فائر سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8682: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے فائر بریگیڈ سٹیشن کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ فائر بریگیڈ سٹیشنوں پر آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں ہر سٹیشن میں گاڑیوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) لاہور میں آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں خراب حالت اور کتنی چالو حالت میں ہیں۔ تعداد بیان فرمائی جائے؟

(د) آگ بجھانے والی خراب گاڑیوں کے لئے موجودہ مالی سال میں کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لاہور میں 12 فائر سٹیشن موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور فائر بریگیڈ کے پاس اس وقت 15 گاڑیاں ہیں اور ہر فائر سٹیشن پر ایک گاڑی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے۔

(ج) لاہور فائر بریگیڈ کے پاس اس وقت 15 گاڑیاں ہیں جن میں 12 گاڑیاں حادثات کے قابل ہیں اور باقی تین عدد گاڑیاں خراب حالت میں ہیں اور ہر فائر سٹیشن پر ایک گاڑی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے جبکہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ خراب گاڑیوں کو دُرست کروایا جائے۔

(د) مالی سال18-2017میں فائر بریگیڈ15 گاڑیوں کے لئے سالانہ ایک کروڑ کا فنڈ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ان سے پوچھا گیا تھا کہ لاہور میں کتنے فائر بریگیڈ سٹیشن ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 12 فائر سٹیشن موجود ہیں اور انہوں نے جگہوں کی لسٹ بھی مہیا کی ہے۔ میں اتفاق سے اگلے سوال بھی دیکھ رہی تھی تو اسی سلسلے میں ایک اور سوال پوچھا گیا ہے۔ میرے سوال کے جواب کی وصولی 13۔فروری 2018 کو ہوئی ہے اور اس سوال کے جواب کی وصولی12۔فروری ہے ۔ اس میں جواب دیا گیا ہے کہ 12 فائر سٹیشن ہیں اور اس سوال میں جواب دیا گیا ہے کہ 14 فائر سٹیشن ہیں۔ اگر ان کو خود نہیں پتا کہ اس وقت لاہور میں کتنے فائر سٹیشن ہیں تو کام آگے کیسے چلے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ 12 ہی فائر سٹیشن ہیں۔ میری بہن جس annexure کا ذکر کر رہی ہیں اس میں گاڑیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں ٹاؤن ہال میں موجود پہلے دوسرے اور تیسرے سنٹرل فائر سیٹشن پر گاڑیاں کھڑی ہیں۔ ٹاؤن ہال میں ایک ہی سٹیشن ہے لیکن گاڑیوں کی تفصیل زیادہ دی گئی ہے چونکہ ہمارے پاس جو گاڑیاں ہیں ہم نے انہیں station wise تقسیم کیا ہے۔ پہلے میں سنٹرل فائر سیٹشن ہے ہم نے اس کی جگہ نہیں لکھی لیکن یہ ٹاؤن ہال والا سٹیشن ہے۔ باقی فائر سٹیشن کینٹ، مصطفیٰ آباد جگہ کے نام لکھے ہیں۔ جس فائر سٹیشن کے ساتھ جگہ کا نام نہیں لکھا گیا وہ سنٹرل فائر سٹیشن ٹاؤن ہال ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اسی question list کے صفحہ نمبر30 پر لکھا ہے کہ لاہور میں فائر بریگیڈ کے 14 سٹیشن ہیں اور ان14 سٹیشنوں کے نام بھی بتائے گئے ہیں لیکن انہوں نے مجھے جو annexure دیا ہے وہ اس سے different ہے۔ پھر انہوں نے کہا ہے کہ ان کے پاس پندرہ گاڑیاں ہیں جن میں سے تین گاڑیاں خراب ہیں اور بارہ گاڑیاں چالو حالت میں ہیں یعنی ہر سٹیشن کے پاس ایک ایک گاڑی ہے۔

جناب سپیکر!میں تو صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ سوال کے جواب میں تضاد کیوں ہے، کہیں پر چودہ لکھا ہے اور کہیں پر بارہ لکھا ہے اور پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف بارہ گاڑیاں اس قابل ہیں پھر چودہ سٹیشنوں پر بارہ گاڑیاں کس طرح پوری آتی ہیں اور یہ ان کا اپنا تضاد ہے، مجھے صرف یہ بتادیں کہ right answer صفحہ 17 پر ہے یا صفحہ نمبر 20 پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!ہمارا ایک فائر سٹیشن اورنج لائن ٹرین میں آگیا تھا اور وہ ختم ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں میری بہن اس کا ذکر کر رہی ہیں لیکن اب بارہ فائر سٹیشن ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!ہم ذکر نہیں کر رہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آپ اس چیز کا تھوڑا نوٹس لیں کہ ڈیپارٹمنٹ ایک ہی دن میں دو مختلف جواب دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کسی اور تاریخ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!ایک کی تاریخ وصولی 12۔ فروری ہے اور دوسرے کی 13۔فروری ہے۔ اگر ایک دن میں دو فائر سٹیشن غائب ہو گئے ہیں تو پھر الگ بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!جنگل کے بادشاہ ہیں جیسے مرضی کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!جواب غلط آرہا ہے۔ اب اس کا کیا کریں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: ذرا ان کو دیکھ لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!میں نے latest تعداد 12 بتائی ہے۔ ہم وقفہ سوالات کے دن سے پہلے اسمبلی میں latest

status دے سکتے ہیں اس لئے ہم نے fresh status دیا ہے کہ ہمارا ایک فائر سٹیشن ختم ہو گیا ہے اور اب فائر سٹیشن کی تعداد 12 ہے۔ آپ تاریخ دیکھیں کہ 13۔ فروری 2018 ہے۔ میں fresh status بتا رہا ہوں کہ اب فائر سٹیشن 12 ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرے خیال میں 12 اور 13۔ فروری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر بھی یہ ایک سٹیشن ختم ہونے کا بتا رہے ہیں اگر ایسا ہے تو پھر ان کی تعداد 13 ہونی چاہئے لیکن ادھر 12 لکھے ہوئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میری بہن جو لسٹ پڑھ رہی ہیں وہ نمبر شمار ہے سنٹرل فائر سٹیشن ایک پھر فائر سٹیشن دو پھر فائر سٹیشن تین اس کے بعد چوتھا کینٹ فائر سٹیشن ہے پانچواں مصطفیٰ آباد فائر سٹیشن ہے پھر بادامی باغ فائر سٹیشن۔ پہلے تین فائر سٹیشن ٹاؤن ہال کے ہیں اور وہ ایک ہی سٹیشن ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرے خیال میں جو لسٹ میرے پاس ہے وہ مختلف ہے اس کے مطابق سنٹرل فائر سٹیشن جناح ہال دوسرا اسٹی فائر سٹیشن پانی والا تالاب ہے، تیسرا کوئنز روڈ ہے۔ میرے خیال میں پانی والا تالاب اور کوئنز روڈ جناح ہال سے بہت دور ہے اور یہ ایک سٹیشن تو نہیں ہو سکتا؟ اسی طرح شاہدرہ فائر سٹیشن ہے، ٹمبر مارکیٹ فائر سٹیشن ہے، کینٹ فائر سٹیشن ہے، فیروز پور روڈ فائر سٹیشن ہے، بند روڈ فائر سٹیشن ہے، بادامی باغ فائر سٹیشن ہے، شاہ محمد غوث فائر سٹیشن ہے، شاد باغ فائر سٹیشن ہے، مصطفیٰ آباد فائر سٹیشن ہے۔ جو لسٹ میرے پاس ہے یہ بالکل مختلف ہے اور یہ کوئی بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ کوئی misprinting کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کو اسے check کرنا چاہئے آپ کے جواب مختلف ہوتے ہیں۔ آپ نے یہاں کچھ جواب دیا ہے اور اگلے سوال میں کچھ اور دیا ہے۔ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور جو ذمہ دار ہو گا جو غلط نکلے گا اسے اپنی ذمہ داری قبول کرنی چاہئے کمیٹی ایک ماہ کے اندر رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال محترمہ نجمہ بیگم کا ہے۔

Sorry, Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے میرا سوال pending کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، میں نے اس لئے سوال pending کیا تھا کہ اگر آپ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا لیکن اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3252: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان ضلع اوکاڑہ فیض آباد عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک جب سے بنی ہے اس کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو کشادہ کرنے اور اس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ سڑک جب سے بنی ہے اس کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے۔

(ج) حکومت اس سڑک کو کشادہ کرنے اور اس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ سڑک مذکورہ کی دوبارہ بحالی کے لئے مبلغ23.230ملین روپے اور سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے مبلغ 96.300ملین روپے درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی کشادگی و تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

فائر فائیٹنگ کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*5223: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دنیا بھر میں فائر فائیٹنگ کا اہم شعبہ جدید مشینری اور بدلتی ہوئی شہری ضروریات کی بناء پر ایک بہت بڑی تبدیلی حاصل کر چکا ہے؟

(ب) کیا پنجاب میں مختلف قسم کی انڈسٹری اور بدلتی ہوئی Sky line کی بناء پر اس محکمہ کی تشکیل نو جدید مشینری ایلیٹ فورس کی طرح جدید طریقہ سے تربیت یافتہ اور صحت کے لحاظ سے فٹ ضروری ہے؟

(ج) مشینری کے حصول کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور بڑے شہروں کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(د) عملہ میں فائر مین کی بھرتی اور ٹریننگ کا کیا بندوبست ہے، فزیکل فٹنس کیسے برقرار رکھی جاتی ہے اور ہیڈ فائر مین یا انچارج فائر بریگیڈ بننے کے لئے کیا کوئی مزید ٹریننگ حاصل کرنا یا تعلیمی

قابلیت کا بڑھانا ضروری ہے اور کیا ایسے کورس کرنے کے لئے پنجاب میں کوئی تربیتی ادارہ موجود ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ہمارے ہاں بھی صوبہ پنجاب میں بدلتی ہوئی شہری ضروریات جن میں مختلف اقسام کی انڈسٹریز کا قیام اور بلند و بالا کثیر المنزلہ عمارتوں کی تعمیرات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے سال 2007 میں پنجاب ایمرجنسی فائر اینڈ ریسکیو سروس کی بنیاد رکھی جو کہ پاکستان کی پہلی جدید فائر سروس ہے جس میں فائر فائیٹنگ کے نت نئے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے فائر فائیٹنگ کے جدید آلات اور مشینری کے نظام کو متعارف کرایا گیا ہے۔ اس جدید فائر سروس کی بدولت ریسکیو1122 نے اب تک 61ہزار سے زائد فائر کے واقعات میں کم سے کم رسپانس ٹائم اور پروفیشنل فائر فائیٹنگ سے نہ صرف قیمتی جانوں کو بچایا ہے بلکہ تقریباً170۔ارب سے زائد کے مالی نقصانات کو بھی بچایا ہے۔

(ب) جی ہاں! پنجاب میں مختلف قسم کی انڈسٹری اور بدلتی ہوئی sky line کی بناء پر ریسکیو 1122 نے جدید فائر فائیٹنگ آلات اور مشینری کے پروفیشنل استعمال کے لئے جہاں پر جسمانی اور ذہنی طور پر چاک و چوبند اور صحتمند نوجوانوں کو ایک شفاف عمل کے ذریعے بھرتی کیا ہے وہاں پر ان نوجوانوں کی تربیت کے لئے بھی ایک بین الاقوامی معیار کی اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں واقع ہے جہاں پر پیشہ ورانہ قابلیت کے حامل اساتذہ کی زیر نگرانی سخت تربیتی مراحل سے گزارا جاتا ہے جس کی ٹریننگ کا معیار کسی طرح بھی ایلیٹ فورس کے معیار سے کم نہیں ہے۔

(ج) ریسکیو1122 میں جدید معیار پر مبنی فائر فائیٹنگ کے آلات و مشینری کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے جس سے بڑے شہروں میں فائر اینڈ ریسکیو ایمرجنسی سروسز کو پہلی مرتبہ جدید خطوط پر استوار کیا گیا ہے تاہم تیزی سے بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق اسے مزید بہتر بنانے کے لئے 104 میٹر اور 70 میٹر ہائی رائز فائیٹنگ گاڑیاں خریدی جارہی ہیں۔ علاوہ ازیں تمام بڑے شہروں کی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسے مزید بہتر بنایا جائے گا۔

(د) ریسکیو1122 میں فائر ریسکیوئرز Chemical, Diploma of Associate Engineering, Electronics, Mining, Civil, Electrical, Telecommunication کی تعلیمی بنیاد پر Age 20-30 کے دوران بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کو پنجاب ایمرجنسی سروس کے تربیتی ادارہ ایمرجنسی سروسز اکیڈمی میں جدید بنیادوں پر بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جہاں ان کی فٹنس کا خیال بھی رکھا جاتا ہے۔ لیڈ فائر ریسکیوئر بننے کے لئے فائر ریسکیوئر کو تین سال تک اسی پوسٹ پر کام کرنا ضروری ہے۔

لاہور شہر میں نئے قبرستانوں کے لئے جگہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5309: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں قبرستان کے لئے جگہ کی فراہمی لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں قبرستان کے لئے جگہ کی فراہمی کا مسئلہ گھمبیر ہو چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور کے لوگوں کی سہولت کے لئے نئے قبرستان بنانے اور اس کے لئے زمین کی فراہمی کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک اور کہاں اور کتنی مقدار میں اس مقصد کے لئے رقبہ مہیا کیا جارہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں!پنجاب حکومت قبرستان پر ترقی دینے پر کام کر رہی ہے تا کہ بڑھتی طلب کو پورا کیا جائے۔ اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ اور ائر جک ریفارمز یونٹ کے تعاون سے پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی گئی ہے

20۔جون2017موضع رکھ چڈو کاہنہ کاچھ روڈ لاہور پر پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی نے پہلا قبرستان قائم کیا جس کا رقبہ 89 کنال ہے تمام قبروں کو مناسب ڈیزائن کے ساتھ تیار کیا گیا ہے اور واضح طور پر تمام قبروں کے مناسب ریکارڈ کو یقینی بنانے کے لئے نشان لگا دیئے گئے ہیں ایک اور جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ موضع رکھ گنجا کلاں کے قبرستان کا رقبہ 163 کنال 17 مرلے ہے۔ سرگودھا، ملتان ، فیصل آباد میں اس طرح کے منصوبوں کو پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی جلد ہی تدفین کا کام شروع کر دے گی۔ بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے50 کنال اور400 کنال سے زائد کا رقبہ36 اضلاع میں قبرستان کے لئے جگہ حکومت پنجاب، بورڈ آف ریونیو نے مفت منتقل کر دی ہے۔

سرگودھا: بھاگٹانوالہ کے قبرستان کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

*8048: **چودھری عامر سلطان چیمہ** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھامیں کتنے قبرستانوں کی چاردیواری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کی چاردیواری کا کام مکمل نہیں ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ سرگودھا کی قبرستان کی چاردیواری کا کام شروع نہیں کیا گیا۔ اگر حکومت چاردیواری کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع سرگودھا میں اب تک چھیالیس قبرستانوں کی چار دیواری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور دو قبرستانوں، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن چک نمبر43 شمالی سرگودھا اور شہر خموشاں ماڈل قبرستان چک نمبر40 شمالی کا کام جاری ہے جو کہ 95 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کام جو کہ ایکسیئن پراونشل بلڈنگ سرگودھا کے زیر کنٹرول جاری ہیں جن پر اب تک تخمینہ لاگت اور اخراجات مندرجہ ذیل ہیں اور یہ کام 31.03.2018 تک مکمل ہو جائیں گے۔ درج ذیل سکیمز کا کام مالی سال 18۔2017 Goal Programme Sustainable Development کے تحت ہو رہا ہے۔

1. چار دیواری قبرستان موضع بھلوال — تخمینہ لاگت: سولہ لاکھ اکہتر ہزار
2. چار دیواری قبرستان وزیدی تحصیل بھیرہ — تخمینہ لاگت: پینتالیس لاکھ ستتر ہزار
3. چار دیواری قبرستان چک نمبر35/SB تحصیل سرگودھا — تخمینہ لاگت: ترانوے لاکھ پینتیس ہزار

ٹوٹل تخمینہ لاگت: ایک کروڑ پچپن لاکھ تراسی ہزار

(ب) بھاگٹانوالہ سرگودھا کے قبرستان کی چار دیواری کی کوئی سکیم قابل غور نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد کی حلقہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

*8134: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پی پی۔58 فیصل آباد کی حلقہ بندی کے وقت اس کی شماری صحیح طریقے سے نہیں کی؟

(ب) اس حلقہ کی حلقہ بندی کرنے والے افسران کے نام اور عہدہ جات کیا ہیں۔ انہوں نے اس حلقہ کی جو حلقہ بندی کی ہے اس کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ماموں کانجن پی پی۔58 فیصل آباد یکم جون 2013 کو ٹاؤن کمیٹی تھی؟

(د) ماموں کانجن کو میونسپل کمیٹی کا درجہ کب دیا گیا۔ کیا یہ درست ہے کہ ابتدائی حلقہ بندی کے ابتداء کے وقت ماموں کانجن کو دو یونین کونسلز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اگر ہاں تو اس وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔ تاہم بغرض وضات عرض ہے کہ آئین پاکستان مجریہ 1973 کیمطابق الیکشن کمیشن آف پاکستان سینٹ، قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات اور ان سے متعلقہ امور کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔ مطلوبہ ریکارڈ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پاس دستیاب ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد یکم جون 2013 کو ٹاؤن کمیٹی نہ تھی۔

(د) ماموں کانجن کو بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 23.10.2013 میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بھی درست نہ ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کی حلقہ بندی / وارڈ بندی کی تھی جس کے مطابق حالیہ انتخابات کروائے گئے ہیں۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ 2013 کی دفعہ 8 کے مطابق میونسپل کمیٹی کی حلقہ بندی وارڈز کی صورت میں کی جاتی ہے لہٰذا میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کو ابتداء میں یا کسی دیگر مرحلے پر یونین کونسلز میں تقسیم نہیں کیا گیا تھا۔

ضلع بہاولنگر بلدیہ کمیٹی ہارون آباد کے اخراجات اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8678: چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بلدیہ کمیٹی ہارون آباد (بہاولنگر) کے ماہانہ اخراجات بشمول ملازمین کی تنخواہوں کے کتنے ہیں اور حکومت کی طرف سے اس کو ماہانہ کتنی گرانٹ دی جاتی ہے یکم جولائی 2016 سے آج تک جاری کردہ گرانٹ کی تفصیل ماہوار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ماہانہ گرانٹ کم جاری ہونے کی وجہ سے ملازمین کو کئی کئی مہینوں تک تنخواہ اور ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن نہیں مل رہی؟

(ج) کیا حکومت بلدیہ کمیٹی ہارون آباد کی ماہانہ گرانٹ میں ضرورت کے مطابق اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) اس وقت میونسپل کمیٹی ہارون آباد کے ماہانہ اخراجات (نان ڈویلپمنٹ) بشمول تنخواہات، پنشن اور بل بجلی وغیرہ تقریباً مبلغ۔/1,90,00,000روپے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے ماہانہ گرانٹ PFC شیئر (نان ڈویلپمنٹ) مبلغ۔/64,86,750روپے وصول ہوتی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل ماہانہ اخراجات

ماہانہ تنخواہ	-/1,08,00,000روپے
ماہانہ پنشن	-/32,00,000روپے
ماہانہ بل)POLڈیزل پٹرول وغیرہ)	-/7,00,000روپے
ماہانہ بل بجلی	-/25,00,000روپے
ماہانہ متفرق اخراجات	-/18,00,000روپے
کل ماہانہ اخراجات	-/1,90,00,000روپے

کل سالانہ اخراجات22,80,00,000

تفصیل ماہانہ گرانٹ (نان ڈویلپمنٹ)

یکم جولائی2016سے 31۔دسمبر2017

جولائی2016	-/5812000روپے
اگست2016	-/5812000روپے
ستمبر2016	-/3344000روپے
اکتوبر2016	-/5812000روپے
نومبر2016	-/5812000روپے
دسمبر2016	-/5812000روپے
کل2016	-/3,24,04,000روپے
جنوری2017	-/6486750روپے

فروری2017	-/6486750روپے
مارچ2017	-/6486750روپے
اپریل2017	-/6486750روپے
مئی2017	-/6486750روپے
جون2017	-/6486750روپے
جولائی2017	-/6486750روپے
اگست2017	-/6486750روپے
ستمبر2017	-/6486750روپے
اکتوبر2017	-/6486750روپے
نومبر2017	-/6486750روپے
دسمبر2017	-/6486750روپے
کل2017	-/7,78,41,000روپے
کل گرانٹ17-2016	-/11,02,45,000روپے

(ب) ماہانہ گرانٹ کم ہونے کی وجہ سے تنخواہیں، پنشن ، گریجویٹی ، بل بجلی اور دیگر ضروری اخراجات کی ادائیگیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ میونسپل کمیٹی اپنے لوکل ٹیکسز اور کرایہ جات وغیرہ سے حاصل کردہ آمدن جو کہ ماہانہ تقریباً -/50,00,000روپے ہے کے ذریعے اخراجات کومanage کر رہی ہے

(ج) محکمہ لوکل گورنمنٹ نے بلدیہ کمیٹی ہارون آباد کی ماہانہ گرانٹ میں ضرورت کے مطابق اضافہ کے لئے بلکہ تمام صوبہ کی میونسپل کارپوریشنز، ضلع کونسلز اور میونسپل کمیٹیز کی ماہانہ گرانٹ میں اضافہ کے لئے ٹیکنیکل سب کمیٹیز پنجاب فنانس کمیشن کو ڈیٹا بھجوادیا ہے اور میٹنگز جاری ہیں جونہی فیصلہ ہو گا میونسپل کمیٹی ہارون آباد کی ماہان گرانٹ میں ضرورت کے مطابق اضافہ ہو جائے گا۔ گرانٹ میں اضافہ کا اختیار فنانس کمیشن کے پاس ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8738: **محترمہ نجمہ بیگم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ڈیرہ غاری خان کی ہر یونین کونسل میں صفائی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں، کتنے حاضر اور کتنے غیر حاضر ہیں۔ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

اس وقت میونسپل کارپوریشن، ڈیرہ غازی خان میں 423 سینٹری ورکرز، گاڑی بان اور نالی بیلدار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان کی 17 یونین کونسلوں میں صفائی کے لئے 244 ملازمین تعینات ہیں جبکہ چار غیر حاضر ملازمین تھے جن میں سے تین کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے اور ایک ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی آخری مراحل میں ہے۔ یونین کونسل وار ملازمین کی تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں فائر بریگیڈ کے آلات سے متعلقہ تفصیلات

*8850: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں فائر بریگیڈ کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) عزیز بھٹی ٹاؤن کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خرید کئے گئے تھے، اس میں کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ کے پاس تین سے زائد کی منزلوں پر آگ پر قابو پانے کے لئے مطلوبہ آلات اور مشینری ہے اگر نہیں تو کیا حکومت موجودہ دور کے مطابق مزید مشینری اور آلات فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) کوئی نہیں

(ب) کوئی نہیں

(ج) تین منزلہ سے زائد اُونچی عمارت میں آگ لگنے کی صورت میں سٹار کل کی ضرورت ہوتی ہے جس کی خرید کے لئے محکمہ نے متعدد بار لکھا ہے اور 2005 میں دوسری مشینری اور گاڑیوں کی خرید کے لئے PC-I تیار کیا گیا تھا اور حکومت نے 197 ملین روپے کی گرانٹ کی منظوری دی تھی لیکن ریسکیو 1122 کے قیام کی وجہ سے فنڈز انہیں منتقل کر دیئے گئے 1999 سے اب تک نئی مشینری اور گاڑیاں اس شعبہ کو نہ دی گئی ہیں۔اب یہ کام 1122 سر انجام دے رہا ہے جو کہ محکمہ داخلہ کے زیر انتظام ہے۔

بہاولپور شہر میں موٹر سائیکل / سائیکل سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

*8923: **ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں موٹر سائیکل / سائیکل اور گاڑیوں کے کتنے سٹینڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 2013 سے 2016 تک ان سٹینڈ سے کتنی آمدن حاصل ہوئی، سٹینڈ وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سرکاری منظور شدہ پارکنگ فیس کتنی ہے اور کتنی وصول کی جاتی ہے اور کیا اور چارجنگ کے خلاف کوئی ایکشن لیا جاتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور کے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

جنرل بس سٹینڈ، شادی ہالز انڈسٹریل ایریا روڈ، نادرا آفس، ریلوے سٹیشن، دفتر کمپیوٹرائز اراضی ریکارڈ، پاکستان میرج ہال، بہاولپور میرج ہال جیل روڈ، پیراڈائیز میرج ہال، رودا میرج ہال رفیع قمر روڈ، البریر شادی ہال حاصل پور روڈ، فرید گیٹ و جنرل بس سٹینڈ (برائے چاند گاڑی نیز بہاولپور ٹریڈ سنٹر منظور شدہ ہے تاہم اس کا کیس ڈپٹی کمشنر کے پاس زیر سماعت ہے۔

(ب) ان سٹینڈز سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14	11,62,995/- روپے
2014-15	13,23,000/- روپے
2015-16	20,09,090/- روپے

ٹوٹل ۔/44,95,085روپے

(ج) گزٹ نوٹیفکیشن میونسپل کارپوریشن بہاولپور مورخہ29.05.2013و گزٹ نوٹیفکیشن مورخہ22.02.2015کے مطابق پارکنگ فیس کی شرح درج ذیل ہے:

1.	سائیکل	5روپے
2.	موٹر سائیکل	10روپے
3.	کار جیپ وغیرہ	20روپے
4.	چاند گاڑی فیس جنرل بس اڈا و فرید گیٹ	10روپے

تمام پارکنگ سٹینڈز سے درج بالا شرح کے مطابق فیس وصول کی جاتی ہے ۔ کوئی اوور چارجنگ نہ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی شکایت آج تک وصول ہوئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور اور حویلی لکھا کو دی گئی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8992:میاں خرم جہانگیر وٹو : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

میونسپل کمیٹی دیپالپور اور میونسپل کمیٹی حویلی لکھا (ضلع اوکاڑہ) کو2013سے2017تک کتنی گرانٹ دی گئی اس میں ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کتنی گرانٹ دی گئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

میونسپل کمیٹی دیپالپور اور میونسپل کمیٹی حویلی لکھا (ضلع اوکاڑہ)،2017کو نئے نظام کے تحت وجود میں آئیں۔ میونسپل کمیٹی دیپالپور اور میونسپل کمیٹی حویلی لکھا، ٹی ایم اے دیپالپور کا حصہ تھیں۔ ٹی ایم اے دیپالپور کو PFC شیئر کی مد میں سال13۔2012سے17۔2016(ماہ دسمبر2016تک) مبلغ۔/900,049,546روپے گرانٹ کی صورت میں موصول ہوئے تھے۔ اس رقم میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی گرانٹ کی تخصیص نہ کی گئی ہے۔ جبکہ میونسپل کمیٹی دیپالپور کو نئے نظام کے تحت وجود میں آنے سے اب تک (جنوری2017تا دسمبر2017) نان ڈویلپمنٹ گرانٹ مبلغ65.286ملین اور ڈویلپمنٹ گرانٹ مبلغ18.135ملین موصول

ہوئی ہے۔میونسپل کمیٹی حویلی لکھا کو جنوری2017سے دسمبر2017تک نان ڈویلپمنٹ گرانٹ66.6ملین اور ڈویلپمنٹ گرانٹ 18.135 ملین موصول ہوئی۔

صوبہ بھر میں فائر بریگیڈ کے دفاتر اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9135: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے بھر میں فائر بریگیڈ کے کتنے دفاتر ہیں اور لاہور شہر میں کتنے کس جگہ ہیں اور ان میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) فائر بریگیڈ کے پاس استعمال ہونے والی گاڑیوں کی تعداد کیا ہے اور آلات آگ بجھانے والے کون کون سے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) صوبے بھر میں فائر بریگیڈ کے102 دفاتر ہیں۔لاہور میں فائر بریگیڈ کے 14 سٹیشن ہیں جو کہ مسلم ٹاؤن، والٹن، ٹھوکر نیاز بیگ، ٹاؤن شپ، لوہاری، یادگار، مغل پورہ، دھرم پورہ، کینٹ بورڈ، کوئینز روڈ، علامہ اقبال ٹاؤن، سگیاں پُل، شاہدرہ ٹاؤن اور غازی روڈ پر واقع ہیں۔لاہور میں تعینات عملہ کی تعداد 964 ہے اور ایمبولینس سروس، ریسکیو اور فائر بریگیڈ سروسز میں تعینات ہیں۔

(ب) پنجاب بھر میں فائر بریگیڈ کے پاس استعمال ہونے والی گاڑیوں کی تعداد229 ہے۔ان گاڑیوں میں استعمال ہونے والے آلات میں فائر ایگسٹنشر، شاول، فائر مین ایکس، ہوز ریل مع نوزل ہر طرح، ہائیڈرینٹ سسٹم، فائیر سوٹس، سیفٹی ہیلمنٹ، ایکسٹنشن ہولڈرز، سکشن ہوز، کولیکٹنگ اور ڈرائیونگ بریچ، فائر کروبار، لیٹکس گلوز، سلف کنٹین بریتھینگ اپریٹس، فائر مین ہک، کٹرز، وائلڈ ہینڈ ٹولز وغیرہ شامل ہیں۔

راولپنڈی پی پی۔13 میں قبرستانوں سے متعلقہ تفصیلات

*9267:**جناب محمد عارف عباسی :** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی پی پی۔13 میں قبرستانوں میں مزید میتیں دفنانے کی گنجائش نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت پی پی۔13 راولپنڈی میں نئے قبرستانوں کے لئے زمین وقف کرنے یا مزید زمین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پی پی۔13 میں کل کتنے قبرستان ہیں اور ان کے رقبہ کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔13 میں قبرستانوں کی زمین پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے گھر اور دکانیں بنائی ہوئی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت پی پی۔13 کے قبرستانوں پر ناجائز قبضہ ختم کرانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔ پی پی۔13 میں موجود دس قبرستانوں میں صرف دو قبرستانوں شاہ دی ٹاہلیاں مری روڈ اور چاہ سلطان میں میت دفنانے کی گنجائش نہ ہے باقی آٹھ قبرستانوں میں فی الحال گنجائش موجود ہے۔

(ب) پی پی۔13 راولپنڈی میں اس وقت کوئی ایسی بڑی جگہ موجود نہ ہے جسے حکومت خرید سکے یا وقف کر سکے۔

(ج) پی پی۔13 میں تمام دس قبرستانوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی۔13 میں موجود قبرستانوں میں صرف شاہ کی ٹاہلیاں قبرستان میں برلب سڑک چند کھوکھا جات لکڑی اور ٹین کے بنے ہوئے ہیں جبکہ محکمہ اوقاف اور متولی قبرستان شاہ کی ٹاہلیاں کے درمیان کیس چل رہا ہے جس کی اگلی تاریخ سماعت 07.02.2018 مقرر ہے۔

(ہ) جہاں کہیں غیر قانونی قبضہ ہو گا اس کو ختم کیا جائے گا کیونکہ یہ میونسپل کارپوریشن کے فنکشن میں شامل ہے۔

میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*9507: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی ملکیتی سرکاری اراضی کتنی کہاں کہاں واقع ہے یہ اراضی کن کن لوگوں کو کن مقاصد اور شرائط کے ساتھ دی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ اراضی کسی کو ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر دی گئی ہے تو کب سے دی گئی ہے؟

(ج) اس اراضی سے سال 2014 سے 2017 تک کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی ملکیتی جگہ اور اس کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) آمدن کی تفصیل کالم نمبر 7 میں درج ہے اور یہ میونسپل کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی ہے۔

لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سالانہ بجٹ 2008 تا 2017 سے متعلقہ تفصیلات

*9566: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا 2008 تا 2017 تک سالانہ کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) سال 2002 سے 2007 تک سالانہ کتنا بجٹ مختص ہوتا رہا ہے؟

(ج) LWMC کو اس وقت کون سی کمپنیز چلا رہی ہیں ان کی تمام تر تفصیلات مع ایم ڈی اور دوسرے افسران بیان کی جائیں؟

(د) ان کمپنیز کو ٹھیکہ دینے کی تفصیلات بیان کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی2010میں معرض وجود میں آئی ہے۔2010سے 2017تک جو بجٹ مختص کیا گیاہے اُس کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی2002سے2007تک معرض وجود میں نہ آئی تھی لہٰذا بجٹ مختص کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) ایل ڈبلیو ایم سی بذاتِ خود ایک کمپنی ہے البتہ ایل ڈبلیو ایم سی نے دو ترکش کمپنیوں البراک اور اوز پاک کو صفائی کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔

(د) ایل ڈبلیو ایم سی کے قیام کے بعد کمپنی نے لاہور کی صفائی کا ٹھیکہ دینے کے لئے بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار کے ذریعے سے ٹینڈر طلب کئے۔PPRA Rules کے تحت تمام قوانین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی ٹھیکہ داروں کو شمولیت کا موقع دیا گیا۔ان کمپنیز کی ٹیکنیکل اورFinancial Evaluation کی گئی اور سب سے کم ریٹس کی بنیاد پر البراک اور اوز پاک کو ٹھیکہ دیا گیا۔یہ ٹھیکہ سات سال کے لئے320 ملین ڈالر کے عوض کیا گیا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نہر لوئر باری دو آب میں کٹ پڑنے سے ٹوٹنے والی روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

724: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر لوئر باری دو آب میں کٹ پڑنے کی وجہ سے ڈیفنس روڈ پل گھراٹ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال پر دو جگہ سے کٹ پڑے ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے ان کٹس کو دوبارہ سے مرمت نہیں کروایا گیا بلکہ یہاں پر مٹی ڈال کر کٹ پر کر کے ٹریفک کو عارضی طور پر چلایا جارہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان کٹس کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نہر لوئر باری دوآب میں کٹ پڑنے کی وجہ سے ڈیفنس روڈ پُل گھراٹ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال پر دو جگہوں سے معمولی نوعیت کی خرابی ہوئی تھی ان جگہوں کو عارضی طور پر مٹی اور اینٹوں کی کیری سے پُر کر کے ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

(ب) چونکہ یہ معمولی نوعیت کے کٹ سالانہ ریپئر کی مد میں ٹھیک نہیں کئے جاسکتے لہٰذا ان کو بعد ازاں ای ڈی او ورکس اینڈ سروسز خانیوال نے اپریل2016 میں سپیشل ریپئر سے ٹھیک کروادیا تھا۔ تاہم یکم جنوری2017 کے بعد(M&R) سیکشن علیحدہ کر دیا گیا ہے اور ضلع خانیوال کی حد تک ریپئر کی ذمہ داری(M&R)XEN ملتان پر ہے۔ جس کو بذریعہ مراسلہ نمبری(R)G.B/566 مورخہ 20.10.2017 کو قبل ازیں مرمت کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔

گجرات: لوکل گورنمنٹ کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1061: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ لوکل گورنمنٹ گجرات نے حلقہ پی پی۔113 میں سال15-2014 میں کل کتنی سکیمیں مکمل کیں اور کتنی سکیموں پر کام شروع ہے، سکیم وار تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

محکمہ لوکل گورنمنٹ گجرات میں وزیر اعلیٰ ڈائریکٹو کے تحت چار عدد سکیمیں منظور ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک سکیم کے فل فنڈ جاری ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں تین عدد سکیموں کے جزوی فنڈز موصول ہوئے تھے۔ جو کہ سال15۔2014 مالی سال میں ایک سکیم مکمل کر دی گئی۔ بقایا تین سکیموں پر فنڈز کے مطابق کام کیا گیا۔ چونکہ ان سکیموں کے مکمل فنڈز جاری نہ ہوئے تھے اس لئے 16۔2015 میں بھی کچھ فنڈز موصول ہوئے اور ان کے مطابق سکیموں پر کام شروع کیا گیا اور یہ سکیمیں ابھی زیر تعمیر ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمیٹی سے متعلقہ تفصیلات

1368: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

بہاولپور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کب قائم ہوئی سالڈ ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے باضابطہ کہاں کہاں رقبہ الاٹ کیا گیا ہے اگر نہیں کیا گیا تو کیوں نہیں کیا گیا اور کب تک رقبہ الاٹ کر دیا جائے گا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جولائی2013 میں رجسٹر ہوئی اور اس نے مارچ 2014 میں مینیجنگ ڈائریکٹر کی تقرری کے بعد باقاعدہ کام شروع کیا۔ سالڈ ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے 24.5 ایکڑ رقبہ موضع بھنڈا داخلی میں2007 میں ایشیائی ترقیاتی بنک کے فنڈ پراجیکٹ SPBUSP کے فنڈ سے خریدا گیا اور وہ رقبہ سالڈ ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے مختص ہے۔ علاوہ ازیں موضع نو آباد میں 87.5 ایکڑ رقبہ لینڈ فل سائٹ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مختص کیا ہے جس کا کیس بورڈ آف ریونیو لاہور میں حتمی منظوری کے لئے جمع ہے۔

راولپنڈی شہر کے کوڑا کرکٹ کے مسائل سے متعلقہ تفصیلات

1445: **رانا محمود الحسن:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر سے اکٹھا کیا جانے والا کوڑا کرکٹ راولپنڈی کے نواحی علاقے میں ڈمپ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے علاقے میں بدبو کے علاوہ کئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) اگر ایسا ہے تو حکومت اس مسئلہ کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ڈمپ سائٹ کی بنیاد سال07-2006 کو لوسر (Loucer) میں رکھی گئی جہاں راولپنڈی شہر کا کوڑا کرکٹ ڈمپ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ڈمپ سائٹ پر کوئی بدبو نہیں ہے اور نہ ہی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے۔ سائنسی طریق کار سے اس کوڑا کرکٹ کو ڈمپ کرنے کے بعد روزانہ کی بنیاد پر اس کے اوپر مٹی کی تہہ لگا دی جاتی ہے۔

(ب) راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جدید طریق کار سے کوڑا تلف کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ تاکہ کوڑا زمین میں کم سے کم دفن ہو۔ اس لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے نئی جگہ کی خریداری کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ جہاں Segregation, Composting, Recyclying اور RDF پلانٹس لگائے جا سکیں اور راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے نئی ڈمپ سائٹ کی تعمیر کے لئے ترکش کمپنی ISTAC سے معاہدہ کر لیا ہے۔

ڈسکہ شہر میں ٹیکسی سٹینڈ کے لئے جگہ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1466: **ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر میں پرائیویٹ ٹیکسی سٹینڈ اور مال برادر گاڑیاں یعنی پک اپ ومز دالوڈز کے لئے سٹینڈ نہیں ہے تو کیا حکومت ان کے لئے مخصوص جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

درست ہے مگر اب میونسپل کمیٹی ڈسکہ نے پرائیویٹ ٹیکسی سٹینڈ کے لئے کالج چوک بالمقابل قبرستان مغلاں جگہ مختص کر دی ہے۔

کالج روڈ ڈسکہ کے پانی کے نکاس سے متعلقہ تفصیلات

1467: **ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج روڈ ڈسکہ پر بارش کے دوران دو تین فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے جبکہ کالج روڈ ڈسکہ محلہ یونس آباد۔ محلہ گاگا کے پانی کے نکاس کے لئے کوئی پمپنگ سٹیشن نہیں ہے جس سے کالج روڈ کا پانی ڈسپوزل ورکس میں ڈالا جا سکے؟

(ب) کیا حکومت کالج روڈ ڈسکہ محلہ یونس آباد اور محلہ گاگا کے پانی کے نکاس کے لئے ڈسپوزل سٹیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ کالج روڈ محلہ یونس آباد اور محلہ گاگا کے بارشی پانی کے نکاس کے لئے کوئی پمپنگ سٹیشن نہیں ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ بارش کا پانی وہاں دو تین فٹ کھڑا ہو جاتا ہے بلکہ فوری طور پر بذریعہ ڈیواٹرنگ سیٹ پانی کا نکاس کر دیا جاتا ہے۔

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈسکہ نے اپنے نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں50لاکھ روپے جیسر والہ ڈسپوزل سٹیشن کے لئے رکھے ہوئے ہیں جس کا اخبار اشتہار مورخہ 12۔ستمبر2016روزنامہ "دنیا" میں آچکا ہے۔

ڈسپوزل سٹیشن جیسر والہ کی تعمیر سے کالج روڈ محلہ یونس آباد اور محلہ گاگا کے بارشی پانی کے نکاس کا مسئلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے گا۔

ضلع گجرات: لالہ موسیٰ اور ڈنگہ میونسپل کمیٹی کے سی او کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1503: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ میونسپل کمیٹی اور لالہ موسیٰ میونسپل کمیٹی کا چارج ایک ہی سی او کے پاس ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لالہ موسیٰ اور ڈنگہ دونوں بڑے شہر ہیں ان کی بلدیہ بھی علیٰحدہ علیٰحدہ ہے کیا حکومت ان میں علیٰحدہ علیٰحدہ سی او بلدیہ میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک سی او لگا دیئے جائیں گے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے کھاریاں نے وقتی طور پر اختر اسلام چیف آفیسر کو اضافی چارج C.O یونٹ لالہ موسیٰ دیا تھا جو کہ مورخہ 2016-07-13 کو چیف آفیسر لالہ موسیٰ نوید حیدر کے تعینات ہونے پر ختم ہو گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ سی او یونٹ ڈنگہ اور سی او یونٹ لالہ موسیٰ ٹی ایم اے کھاریاں کے دو علیحدہ علیحدہ یونٹ ہیں۔ سی او یونٹ ڈنگہ میں اختر اسلام مورخہ 2016-06-25 سے بطور چیف آفیسر تعینات ہیں اور مورخہ 2016-07-13 کو نوید حیدر کو چیف آفیسر لالہ موسیٰ تعینات کر دیا گیا ہے۔

گجرات: ڈنگہ کھوڑی عالم روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1504: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-113 گجرات ڈنگہ کھوڑی عالم روڈ کب بنائی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس کا کام کب شروع اور کب ختم ہوا کیا اس کا ٹھیکہ رول کے مطابق ہوا جب ٹھیکہ ہوا تو اس میں کتنے ٹھیکیداروں نے حصہ لیا اور دینے والی اتھارٹی کا نام وعہدہ بتائیں؟

(ج) کیا اس کی سکیورٹی ٹھیکیدار کو واپس کر دی گئی ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس کے کسی غیر جانبدار ادارے سے کام کو دوبارہ چیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ڈنگہ کھوڑی عالم کا کام ابھی جاری ہے۔اس کا تخمینہ لاگت 194.704 ملین ہے۔

(ب) سڑک کے کام کا ورک آرڈر موخہ 09.01.2015 کو جاری ہوا۔جو کہ ابھی جاری ہے۔اس کام میں تین ٹھیکیداران نے حصہ لیا اور قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے کام میرٹ پر آلاٹ کیا گیا۔ یہ کام شعیب اللہ میر، ایگزیکٹو انجینئر لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ گجرات سرکل نے آلاٹ کیا۔

(ج) چونکہ کام ابھی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے جاری ہے لہٰذا اس کام کی سکیورٹی ٹھیکیدار کو نہ دی گئی ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں قائم اتوار بازاروں کی تفصیل

1516: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے کتنے اتوار بازار لگائے جاتے ہیں؟

(ب) ہر اتوار بازار میں کتنے سٹال / دکانیں قائم کی گئی ہیں کیا ان دکانداروں سے کوئی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) ہر اتوار بازار میں کتنے سرکاری اہلکار تعینات کئے گئے ہیں ان کے نام ،عہدہ ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بازار کی تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں کوئی اتوار بازار نہ لگ رہا ہے کیونکہ اتوار بازار ایل ڈی اے سکیم میں لگایا جاتا تھا جو کہ بوجہ پلاٹ نیلامی اور سپورٹس کمپلیکس بنائے جانے کی وجہ سے مورخہ 01-07-2017 سے ختم ہو گیا ہے۔

(ب) عزیز بھٹی زون میں کوئی اتوار بازار نہ ہے۔ تاہم اس سے قبل یہ بازار لگتا تھا۔ اس میں کم از کم یک صد سٹال لگتے تھے۔

(ج) اس بازار میں ٹاؤن آفیسر ریگولیشن مع اس کا سٹاف تعداد دس ملازم کام کرتے تھے

لاہور: ٹاؤنز، یونین کونسلز اور ورک چارج ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1518: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے ٹاؤنز ہیں اور ہر ٹاؤن کتنی کتنی یونین کونسلز پر مشتمل ہیں؟

(ب) یہاں پر تعینات ٹی ایم اوز کی عرصہ تعیناتی، تعلیمی قابلیت اور دیگر مراعات بیان کی جائیں؟

(ج) لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ورک چارج ملازمین کی تفصیل مع کوائف اور عرصہ تعیناتی بیان کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) لاہور میں 9 میونسپل ٹاؤنز ہیں اور ہر ٹاؤن (زون) کی یونین کونسل کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. راوی ٹاؤن (زون) 34 یونین کونسلز
2. شالامار ٹاؤن (زون) 30 یونین کونسلز
3. عزیز بھٹی ٹاؤن (زون) 23 یونین کونسلز
4. داتا گنج بخش ٹاؤن (زون) 34 یونین کونسلز

5. سمن آباد ٹاؤن(زون) 31یونین کونسلز
6. گلبرگ(زون) 25یونین کونسلز
7. واہگہ ٹاؤن(زون) 25یونین کونسلز
8. علامہ اقبال ٹاؤن(زون) 41یونین کونسلز
9. نشتر ٹاؤن(زون) 31یونین کونسلز

(ب) لاہور میں ٹی ایم او کا عہدہ تبدیل کرکے ڈپٹی چیف آفیسر کر دیا گیا ہے۔میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زونز میں تعینات ڈپٹی چیف آفیسرز کی تفصیل مع تعلیمی قابلیت درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	زون	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی	
1	ابرار حسین ملک	ڈپٹی چیف آفیسر	راوی زون	بی اے	17-10-04	تاحال
2	فیصل شہزاد	//	گلبرگ زون	بی اے	17-10-04	تاحال
3	حارث جلیل	//	علامہ اقبال زون	بی اے	17-10-04	تاحال
4	ملک طارق محمود	//	شالیمار زون	ایم اے	17-10-11	تاحال
5	رانا نوید احمد	//	واہگہ زون	بی اے	17-10-11	تاحال
6	محمد بخش انصاری	//	عزیز بھٹی زون	بی اے	17-10-04	تاحال
7	ہاشم رضا	//	داتا گنج بخش زون	بی اے	17-11-20	تاحال
8	رضوان علی	//	سمن آباد زون	ایم اے	17-10-04	تاحال

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام 9عدد زون ہائے میں 685ورک چارج ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سمن آباد ٹاؤن کے آخری آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

1519: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمن آباد ٹاؤن لاہور کا آخری آڈٹ کب ہوا رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) سمن آباد ٹاؤن میں سٹریٹ لائٹ اور پیچ ورک کی تفصیلات 15-2013 کی بیان کی جائیں؟

(ج) یہاں پر جتنے ٹھیکے دار رجسٹرڈ ہیں ان کی رجسٹریشن DATE اور مذکورہ عرصہ کے ٹھیکوں کی تفصیلات پیچ ورک اور سٹریٹ لائٹ بیان کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ڈائریکٹر جنرل آڈٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پنجاب (نارتھ)کے چٹھی نمبر .DGA/Distt Govt/PM&E/CD-186کے تحت سمن آباد ٹاؤن لاہور کا آخری آڈٹ مورخہ 2016۔01۔08 تا2016۔01۔19 کو کیا گیا۔کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سٹریٹ لائٹ ورک:

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور میں سال15۔2013میں سوڈیم250W، مرکری250W، مرکری125W،انرجی سیور 23/45/85W مشتمل 26347عدد پوائنٹس تھے جن کو بذریعہ ٹاؤن الیکٹرک سٹاف گورنمنٹ پالیسی کے مطابق 1روشن،2بند کے تحت مرمت و تبدیل کیا جاتاہے۔

پیچ ورک:

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن میں پیچ ورک کا کام بذریعہ ٹھیکیداران نہیں کروایا جاتا بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پلانٹ سے مٹیریل لے کر ٹی ایم اے سمن آباد کے پیچ ورک سٹاف کے ذریعے کروایا جاتا ہے ۔سال14۔2013اور15۔2014کے دوران کئے جانے والے پیچ ورک کی تفصیل تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رجسٹر ٹھیکیداران

سمن آباد ٹاؤن لاہور میں رجسٹرڈ اور تجدید کئے گئے ٹھیکیداران کی لسٹ برائے سال 14۔2013اور15۔2014 تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔سٹریٹ لائٹ

سال14۔2013اور15۔2014میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں کئے گئے ٹھیکوں کی تفصیل تتمہ(د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔پیچ ورک:

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن میں پیچ ورک کا کام بذریعہ ٹھیکیداران نہیں کروایا جاتا بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پلانٹ سے تیار کیا گیا مٹیریل لے کر ٹی ایم اے سمن آباد کے پیچ ورک سٹاف کے ذریعے کروایا جاتا ہے۔

ضلع لیّہ: چک نمبر253اور254ٹی ڈی اے کے درمیان سڑک کو پختہ کرنے کا مسئلہ

1537: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر253ٹی ڈی اے تحصیل کروڑ ضلع لیّہ کے قبرستان سے چک نمبر254ٹی ڈی اے کے قبرستان تک سڑک پختہ نہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر253ٹی ڈی اے کے رہائشیوں نے کافی دفعہ اس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے درخواستیں متعلقہ ڈی سی او اور دیگر آفیسران کو دی ہیں۔ اس سڑک کو پختہ یا سولنگ نہیں لگایا جارہا۔ اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے؟

(ج) کیاڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیّہ اس سڑک پر سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے چک نمبر253ٹی ڈی اے اور چک نمبر254ٹی ڈی اے سے قبرستان تک پختہ سڑک نہ ہے۔

(ب) چک نمبر253,254ٹی ڈی اے سے قبرستان تک دونوں کا فاصلہ 1.60 کلو میٹر ہے۔ ان کی تخمینہ لاگت پختہ سڑک۔/8973000روپے ہے اور ان کی تخمینہ لاگت سولنگ ۔/3013000روپے ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیّہ کی گزشتہ چھ سال سے ڈسٹرکٹADPنہ ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیہ کے اپنے ذرائع/مالی فنڈز نہ ہیں کہ وہ پختہ سڑک تعمیر کرا سکے۔

خوشاب: نور پور تھل میں ٹوبھہ کی منتقلی کا مسئلہ

1562: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ نور پور تھل شہر (ضلع خوشاب) کے وسط میں واقع ٹوبھہ میں اہل علاقہ کا گندا اور بدبو دار پانی کھڑا رہتا ہے جبکہ اس سے ملحقہ آبادی ڈی پی ایس، آفیسرز کالونی اور مختلف عدالتیں قائم ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس ٹوبھہ کے گندے پانی کی بدبو کی وجہ سے اہل علاقہ کو مختلف قسم کی بیماریوں کا سامنا ہے۔اس گندے پانی میں مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے پرورش پارہے ہیں۔خاص کر ڈینگی مچھر کی بہتات ہے۔

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او خوشاب نے اس شہر کا وزٹ کیا تھا تو انہوں نے فوراً اس کو ختم کرنے کا حکم صادر کیا تھا؟

(د) کیا حکومت اس ٹوبھہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل نور پور تھل شہر کے وسط میں ایک پانی کا ٹوبھہ ہے۔کئی سالوں پہلے اہل علاقہ اس ٹوبھہ سے ریت نکالتے تھے جسکی وجہ سے یہ اب زیادہ گہرا اور بڑا ہو گیا تھا اور بعد ازاں بارشی پانی جمع ہونے سے یہ ٹوبھہ پانی کے ایک بڑے جوہڑ میں تبدیل ہو گیا۔اس میں صرف بارشی اور سیم زدہ پانی جمع ہوتا ہے جبکہ شہر کے پانی کی نکاسی کے لئے میونسپل کمیٹی نور پور تھل کا ڈسپوزل موجود ہے۔

(ب) درست ہے اگرچہ جوہڑ کے ارد گرد متعدد بار سپرے بھی کیا گیا تاکہ مچھر کی افزائش کو روکا جا سکے۔چونکہ اس کا رقبہ تین ایکڑ کے قریب ہے لہٰذا مکمل طور پر اس پر قابو پانا ممکن نہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی اس ٹوبھہ کو ختم کرنا چاہتی ہے لیکن مطلوبہ فنڈز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر ہے۔

فیصل آباد: گاؤں69ر۔ب گھسیٹ پورہ کی گلیاں اور نالیاں تعمیر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1584: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے گاؤں69ر ب گھسیٹ پورہ کی گلیوں میں جگہ جگہ کھڈے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے دن حادثے ہو رہے ہیں؟

(ب) 2014 سے آج تک گاؤں گھسیٹ پورہ کی گلیوں، نالیوں کی تعمیر کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا، سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ گاؤں کی گلیاں اور نالیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) چک نمبرRB/69گھسیٹ پورہ کا موقع ملاحظہ کیا گیا جس کے مطابق تقریباً2.93کلو میٹر سولنگ اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ تقریباً0.61کلومیٹر سڑک اور2.91کلومیٹر گلیاں کچی / خراب ہیں ان گلیوں کی حالت کافی خستہ حال ہے۔

(ب) ٹی ایم اے جڑانوالہ کی طرف ہے چک نمبرRB/69گھسیٹ پورہ میں برائے سال 15-2014اور برائے سال16-2015میں کوئی ترقیاتی کام نہ کیا گیا ہے اور ضلع کونسل فیصل آباد نے ابھی تک چک نمبرRB/69گھسیٹ پورہ میں کوئی کام نہ کیا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ کونسل فیصل آباد کی حدود میں838چکوک اور علاوہ اضافی آبادیاں ہیں جن کے لئے ترقیاتی فنڈز مبلغ1.10کروڑ روپے ماہانہ حکومت کی جانب سے موصول ہوئے ہیں۔ ان فنڈز میں سے تناسب کے حساب سے گاؤں مذکورہ کے ترقیاتی کام مرحلہ وار کروائے جائیں گے۔

ضلع فیصل آباد: چک نمبر388گ ب میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی تفصیل

1826:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک388گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کا زیر زمین کڑوا اور مضر صحت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کی ایک ٹیم نے اس چک کا سروے کیا تھا اور اس چک میں واٹر سپلائی / واٹر فلٹریشن پلاٹ لگانے کی اعلیٰ افسران کو سفارش کی تھی؟

(ج) کیا حکومت اس سروے ٹیم کے مطابق اس چک کے باسیوں کو واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے واٹر سپلائی سکیم کا سروے اور تعمیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے جبکہ دیہات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ، پنجاب صاف پانی کمپنی کی ذمہ داری شامل ہے۔

(ج) اس کا جواب جُز(ب) میں دیا جا چُکا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انسپکٹر عابد باکسر کو پنجاب پولیس کے حوالے کرنا اور ماورائے عدالت قتل کی تحقیقات کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج سے چند دن پہلے انٹرپول نے دبئی میں انسپکٹر عابد باکسر کو گرفتار کیا لیکن آج دو ہفتے کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اس نے انتہائی خوفناک قسم کے انکشافات کئے ہیں اور اس نے یہ بات متعدد دفعہ repeat کی ہے کہ درجنوں جعلی پولیس مقابلے یہاں پر وہ اعلیٰ افسران اور حکمرانوں کے ایماء پر کرتے رہے ہیں جس میں بیسیوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ extra judicial killings پنجاب پر بدنما دھبہ اور داغ ہے۔ جب وہ انٹرپول کے ذریعے سے پکڑا گیا ہے تو اسے پنجاب پولیس یا پنجاب حکومت یہاں کیوں نہیں لا رہی تاکہ اسے یہاں لا کر investigate کیا جائے، کوئی کمیشن بنائیں، تحقیقات کریں اور وہ جو باتیں کرتا ہے ان کی تہہ تک پہنچا جائے اور مجرمان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں تاکہ جو بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں ان کے لواحقین کو انصاف مل سکے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میڈیا یا اخبارات کی حد تک تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ دبئی میں عابد باکسر کو گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن جب بھی انٹرپول کی طرف سے کوئی ایسی گرفتاری ہوتی ہے تو انٹرپول کی طرف سے باقاعدہ طور پر متعلقہ وفاقی گورنمنٹ کو اور وفاق کے بعد متعلقہ صوبائی حکومت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سردست تو پنجاب حکومت کو کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور جونہی کوئی ایسی اطلاع موصول ہوتی ہے کہ کوئی ملزم جو پنجاب پولیس کو مطلوب ہے اور وہ کسی جگہ پر بھی گرفتار ہے تو اسے واپس لانے کے لئے پنجاب پولیس یا پنجاب گورنمنٹ اپنا

قانونی role ادا کرے گی اور اسے لایا جائے گا اور لانے کے بعد جو بھی انوسٹی گیشن ہو گی جو بھی حقائق ہوں گے ان کے مطابق معاملات انصاف کے کٹہرے میں عدالت میں پیش کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا efforts کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے میں حکومت پنجاب کیا efforts کر رہی ہے؟ ایک مفرور اشتہاری جو باہر جا کر مختلف شخصیات کے بارے میں، مختلف ذمہ داران کے بارے میں اتنی خوفناک باتیں کر رہا ہے تو کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ایسے شخص کو پکڑنے کے لئے efforts کرے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ وہ کہیں انٹرپول پر خود بخود پکڑا گیا ہے تو مرکزی حکومت کو اطلاع ہو گئی ہو اس کے بعد صوبائی حکومت کو اطلاع ہو گئی ہو تو ہم اسے واپس بلا لیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو تجاہل عارفانہ ہے۔ یہ انتہائی سنگین زیادتی اور ظلم ہے کہ پنجاب حکومت ایک ایسے فرد کو واپس لانے کے لئے کوئی efforts نہ کرے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے استدعا ہے کہ اس طرح کے لوگوں کو قانون اور عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔ یہ ان کے لئے فائدہ کی بات ہے کیونکہ وہ باتیں کر رہا ہے کہ فلاں شخص کے کہنے پر میں نے اتنے قتل کئے اور فلاں نے اتنے قتل کروائے ہیں اس لئے وہ شخص قانون کے سامنے پیش ہو جائے اور اس کی انوسٹی گیشن کی جائے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی طرف سے اس شخص کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انٹرپول متحرک ہی تب ہوتی ہے جب ہماری طرف سے اقدامات کئے جائیں۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کا ہی initiative ہے کہ جس کے اُوپر وفاقی حکومت نے Red warrants جاری

کئے اور اُن Red warrants کے جاری ہونے کے بعد پھر انٹرپول متحرک ہوتا ہے۔ بین الاقوامی طور پر اس کے علاوہ کوئی اور efforts آپ نہیں کر سکتے ماسوائے اس کے کہ Red warrants issue کر کے انٹرپول کو متحرک کریں کہ وہ اس ملزم کو تلاش کر کے گرفتار کرے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب منور احمد گل مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون میعاد سماعت (پنجاب ترمیم) 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب منور احمد گل جناب سپیکر! میں

The Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No.8 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور، رانا ثناء اللہ خان نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ممتاز قانون دان محترمہ عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے غمزدہ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ نہایت نڈر اور جرأت مند وکیل راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ فعال سماجی کارکن اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔ مرحومہ کو سپریم کورٹ بارایسوسی ایشن کی صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اُن کی زندگی دستور کی بالادستی، قانون کی پاسداری، اصولوں کی حکمرانی اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے جس پر حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز بھی عطا کیا تھا۔ اُن کی خدمات کو نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ایوان اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے غمزدہ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ نہایت نڈر اور جرأت مند وکیل راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ فعال سماجی کارکن اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔ مرحومہ کو سپریم کورٹ بارایسوسی ایشن کی صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اُن کی زندگی دستور کی بالادستی، قانون کی پاسداری، اصولوں کی حکمرانی اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے جس پر حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز بھی عطا کیا تھا۔ اُن کی خدمات کو نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ایوان اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے غمزدہ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ نہایت نڈر اور جرأت مند وکیل راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ

فعال سماجی کارکن اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔مرحومہ کو سپریم کورٹ بارایسوسی ایشن کی صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔اُن کی زندگی دستور کی بالادستی، قانون کی پاسداری،اصولوں کی حکمرانی اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے جس پر حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز بھی عطا کیا تھا۔اُن کی خدمات کو نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔یہ ایوان اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: مخدوم سید محمد مسعود عالم! محترمہ عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کی مغفرت کے لئے دُعا کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! اللہ خیر کرے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق تھی جس کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ میں اسے amend کر کے دوبارہ پیش کروں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کا نمبر کیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ وہی تحریک استحقاق ہے کہ جس کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ میں نے اس میں کسی شخص کو nominate نہیں کیا تو اب میں نے اسے amend کرتے ہوئے ایک شخص کو nominate کر دیا ہے لہٰذا مجھے اسے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی آپ کی یہ amended تحریک استحقاق نہیں دیکھی۔میرے پاس جب یہ آئے گی تو پھر اس کو دیکھ کر ہی میں کوئی فیصلہ کروں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور مجھے یہ تحریک پڑھنے کی اجازت دے دیں کیونکہ میں صرف اس کے لئے آج راولپنڈی سے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو کل take up کرلیں گے کیونکہ میں نے ابھی یہ تحریک دیکھی نہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو اس تحریک کی کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو کل take up کرلیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کل کس نے دیکھی ہے؟

جناب سپیکر: اللہ آپ کو خیر سے رکھے، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور لمبی زندگی دے۔ آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ کی تحریک التوائے کار نمبر17/2018 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر24/2018 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر35/2018 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر38/2018 چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر51/2018 محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر60/18 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

آلودگی کی مقدار کو چیک کرنے کے لئے ائر پوائنٹرز کی خریداری میں بے ضابطگیوں پر انکوائری کے لئے ٹیکنیکل کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 22۔جنوری2018 کی خبر کے مطابق محکمہ تحفظ ماحول نے لاہور میں آلودگی کی مقدار چیک کرنے کے لئے چھ اہم مقامات قذافی سٹیڈیم، جیل روڈ، ٹھوکر نیاز بیگ، شاہدرہ، یو ای ٹی میں ایئر پوائنٹرز لگائے ہیں جو بیرون ملک سے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کے حساب سے خریدے گئے ہیں تاکہ شہر میں آلودگی کی شرح کو مانیٹر کر کے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جا سکیں لیکن جو ایئر پوائنٹرز لگائے گئے ہیں وہ درست ڈیٹا فراہم نہیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں انکوائری بھی چلتی رہی ہے۔ مختلف مقامات پر آلودگی کی پیائش کرنے والی محکمہ تحفظ ماحول کی موبائل لیبارٹری بھی نان فنکشنل ہے۔ سموگ کے موسم میں آلودگی کی مقدار چیک کرنے کے لئے آلات نان فنکشنل تھے جس کے بعد یہ نئے ایئر پوائنٹرز خریدے گئے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس کو مانیٹر کرنے کے لئے ٹیکنیکل کمیٹی بنا کر انکوائری کرائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جتنی تحاریک التوائے کار آتی ہیں اُن کے جوابات چھ چھ ماہ یا سال سال بعد آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، تحاریک التوائے کار کے جوابات آ رہے ہیں انہیں اس حوالے سے بہت پابند کیا ہے انشاءاللہ جلد جوابات آئیں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the University of Sialkot Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the University of Sialkot Bill 2018.

MR SPEAKER: The University of Sialkot Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within two months.

مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the University of Narowal Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the University of Narowal Bill 2018.

MR SPEAKER: The University of Narowal Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within two months.

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 19۔فروری دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،19۔فروری2018

(یوم الاثنین،2۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 14

767

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ:درج بالا رپورٹس کی نقول8اور9۔فروری2018کو مہیا کر دی گئیں)

768

(سی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون صدقہ وخیرت پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر4بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018منظور کیا جائے۔

769

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار،19۔فروری2018

(یوم الاثنین،2۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 2بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

سورۃ الفُرقان آیات 68 تا71

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جانداروں کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے ان کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (یعنی حکم شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا(68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہو گا اور ذلت وخواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا(69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو

بخشنے والا مہربان ہے(70) اور جو توبہ کرتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے(71)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

زمیں آسماں میں مکاں لا مکاں میں
کوئی آپؐ سا ہے نہیں ہے نہیں ہے
وہ سدرہ کا راہی حبیب الہیٰ
کوئی دوسرا ہے نہیں ہے نہیں ہے
سبھی انبیاء دے رہے ہیں گواہی
وفادار ہیں مصطفیٰؐ کے الٰہی
جو بنتا نہیں ہے میرے مصطفیٰؐ کا
وہ بندہ خُدا کا نہیں ہے نہیں ہے
کہاں تک کرے کوئی توصیف اُن کی
خُدا جبکہ کرتا ہے تعریف اُن کی
ظہوریؔ کسی سے نبیؐ کی ثناء کا
ہوا حق ادا ہے نہیں ہے نہیں ہے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گل صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں خلوصِ دل کے ساتھ جناب عمران خان کو اُن کی شادی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، اُن کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اُن کی ازدواجی زندگی میں بہتری لائے۔ آمین!

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ ایسی بات نہ کریں۔ آپ یہ بات ٹی وی والوں کو بتا دیتے، وہ آپ کی بات آگے پہنچا دیتے۔ اچھی بات ہے اور شادی میں کوئی برائی تو نہیں ہے۔ آج کے سوالات کے محکمہ کے منسٹر صاحب راستے میں ٹریفک میں پھنسے ہوئے ہیں تو ہم دس منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ وزیر کی عدم موجودگی کی بناء پر اجلاس کی کارروائی
دس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اب تو تقریباً پانچ سال ختم ہونے کو آچکے ہیں۔ آپ کا شکریہ کہ آپ کے حکم پر منسٹر صاحب تو تشریف لے آئے ہیں لیکن سیکرٹری صاحب ابھی تک تشریف نہیں

لائے۔ میں آپ سے request کروں گا کہ اگر آپruling دے دیں کہ منسٹرز اور خاص طور پر قائد ایوان یہاں پر ضرور آئیں اگر قائد ایوان آئیں گے تو پھر باقی ممبران خود ہی آجائیں گے۔ ہمیں قائد ایوان آکر اپنی شکل ہی دکھا جائیں کیونکہ ابھی حکومت اُن کی جاری ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ بھی اپنے دائیں بائیں ذرا دیکھ لیں لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! باہر سڑک پر اتنی ٹریفک ہے کہ مجھے یہاں تک پہنچنے میں تقریباً ڈیڑھ سے پون دو گھنٹے کا وقت لگا ہے۔ ہمیں تو تھوڑا بہت راستہ مل جاتا ہے لیکن آپ دیکھیں کہ اگر ایک عام آدمی یہاں تک آنا چاہے تو اس کو میرے خیال میں تین گھنٹے کا وقت چاہئے۔ آپ ریکارڈ اٹھا کے دیکھ لیں کہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی نمائندہ یہاں نہ آئے۔

جناب سپیکر! میرے معزز ممبر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ اس ایوان کا تقدس تو بہت اونچا ہے کہ یہاں پر سیکرٹری صاحب یا دوسرے نمائندگان نہ آئیں لہٰذا میں اس چیز کو اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ میرے ڈیپارٹمنٹ کےunder تقریباً27 مختلف ڈیپارٹمنٹس کام کر رہے ہوتے ہیں اور وہ تمام لوگ یہاں پر موجود ہوتے ہیں۔ میں جبquestions and answers لیتا ہوں تو اس کی تیاری بھی کر رہا ہوتا ہوں اسی وجہ سے میں جوابات دیتے ہوئے تفصیل میں چلا جاتا ہوں کیونکہ میں ایک ایک چیز کو thoroughly دیکھ کر آتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، بہت شکریہ۔ شاباش۔ پہلا سوال نمبر8515 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے، ڈاکٹر صاحبہ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر8581 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر79 مہاجر آباد میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8581:**ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یونین کونسل نمبر79مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور جہاں پانی والی ٹینکی وٹیوب ویل نصب ہے یہ سرکاری اراضی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے اس سرکاری اراضی میں سے تقریباً15مرلہ کسی پرائیویٹ قبضہ مافیا کو الاٹ کر دی ہے یہ الاٹمنٹ کس قانون کے تحت کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جگہ کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پانی والی ٹینکی یونین کونسل نمبر79 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے جس کا رقبہ 2 کنال 7 مرلے پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ اراضی قبضہ مافیا کو الاٹ کی گئی ہے۔ بلکہ اضافی جگہ پر محکمہ نے 1990 میں تقریباً 4.5 مرلے سائز کے چھ پلاٹ بنائے تھے جس کا رقبہ ایک کنال اور پانچ مرلے پر مشتمل ہے ۔ جس کی الاٹمنٹ اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے مستحق لوگوں کو کی تھی۔

(ج) ماسٹر پلان کے مطابق کل رقبہ تین کنال بارہ مرلے تھا جس میں سے تقریباً4.5 مرلے کے چھ پلاٹس بنائے گئے جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے اب بقایا رقبہ دو کنال سات مرلے ہے جو واسا کے زیر اہتمام ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ جگہ جس کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے یہ سرکاری اراضی کا سوڈیوال ملتان روڈ پر ایک پلاٹ تھا۔ جیسا کہ انہوں نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ اس وقت 1990 میں میاں محمد نواز شریف وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے وہاں کے مستحق لوگوں کو زمین الاٹ کی تھی

اور وہاں پر ساڑھے چار مرلے کے چھ پلاٹس بنا کر لوگوں کو دیئے تھے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ مستحق لوگ کون ہیں جن کا ذکر جواب میں کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ matter سپریم کورٹ میں گیا تھا اور اس کے مطابق complete decision آ گیا۔ سپریم کورٹ نے جتنے بھی مستحقین لوگ تھے ان سب کو اپنے پاس بُلا کر ان کی بات سنی اور یہ کیس بہت level high پر take up ہوا ہے لہٰذا میں سپریم کورٹ کے جج صاحبان کے متعلق worthy کچھ نہیں بول سکتا کیونکہ میری تو اتنی حیثیت ہی نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ کیس سن کر اس کو legalize کیا اور کہا کہ یہ ان کا حق بنتا ہے لہٰذا اس فیصلے کے مطابق further no more questions اس پر باقاعدہ inquiries stand ہوئیں اور ان کی رپورٹس وہاں گئیں is whoever it is but whether the chief minister وہاں پر بالکل clarity کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے لہٰذا decision of Supreme Court after the میں اس پر کوئی بھی comments نہیں دے سکتا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ درست کہہ رہے ہیں کہ یہ کیس سپریم کورٹ میں گیا تھا مگر وہاں پر عدم پیروی کی وجہ سے یہ کیس خارج ہو گیا تھا کیونکہ اس میں جتنے بھی affectees involve تھے وہ تمام کے تمام غریب غرباء تھے لہٰذا وہ اس کیس کی پیروی نہیں کر سکے۔ مگر یہ مسئلہ ابھی بھی وہاں پر موجود ہے۔ یہ غریب لوگوں کی آبادی ہے جو کہ بہت congested ہے۔ یہ ان غریبوں کے لئے واحد جگہ تھی جہاں اُن کے بچے کھیلتے تھے اور اُن کی غمی خوشی ہوا کرتی تھی۔ یہ بات record on موجود ہے کہ یہ چھ پلاٹ صرف ایک ہی اکرم نامی شخص کو دیئے گئے تھے جبکہ باقی پلاٹ اسی کے بیوی بچوں کے نام پر ہیں۔ یہ مستحقین کو نہیں دیئے گئے بلکہ 1990 میں نوازنے کے لئے میاں محمد نواز شریف نے دیئے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بات پوری کر لینے دیں۔ یہ کورٹ سے کیس خارج ہو چکا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے بی بی صاحبہ میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اُن کی بات سنیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ایک چیز سپریم کورٹ میں decide ہوئی ہے لہٰذا آپ کے لئے بھی بہتر ہے اور میں بھی اس پر بات نہ کروں لیکن میں آپ کو تھوڑی سی تفصیل ضرور بتا دیتا ہوں۔ یہ اتنا بڑا issue نہیں ہے۔ یہ ٹوٹل 3 کنال کا رقبہ تھا جس میں سے ایک کنال 4 مرلے پر یہ ہے باقی زمین پر پانی کی ٹینکی بنی ہوئی ہے۔ Kindly اس چیز کو take up نہ کیا جائے کیونکہ یہ matter سپریم کورٹ میں ہے۔ ہم پہلے ہی سپریم کورٹ میں گئے ہوئے ہیں اس لئے میرا بھی خیال رکھیں، اپنا بھی خیال رکھیں اور اس پنجاب اسمبلی کی عزت اور تقدس کا بھی خیال رکھیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں آپ آپس میں بیٹھ کر بات کریں اور اگر اس کا کوئی legal way نکلتا ہو تو پھر محترمہ کو مطمئن کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بے شک میرے آفس آ جائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ سپریم کورٹ میں اب کیس نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ double bench میں جا کر کیس کر لیں، میں اب اس سے زیادہ کیا بات کروں؟

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کیس عدم پیروی پر سپریم کورٹ سے خارج ہو چکا ہے اور اس پر کوئی بھی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ بی بی صاحبہ کو کہہ دیں کہ یہ چلی جائیں اور جا کر پیروی کر لیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ انہوں نے خود اپنی زبان سے تسلیم کیا ہے کہ یہ بہت اہم کیس ہے۔ اس میں بہت سارے غریب غرباءaffected ہیں کیونکہ یہ میرٹ پر الاٹمنٹ نہیں ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: میں بات کرتا ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک general بات کرتا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ ایک کنال 2 مرلے کی جگہ پر جہاں 22 گھر بنے ہوئے ہیں وہاں پر کیا ایک امیر آدمی رہے گا بلکہ جس کی 25 ہزار روپے تنخواہ ہو وہ بھی نہیں رہے گا۔ اگر غریب آدمی نہیں رہ رہے تو پتا نہیں پھر کون رہ رہا ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، بات سنیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کیس سپریم کورٹ میں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سپریم کورٹ سے یہ کیس عدم پیروی پر خارج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے alternate remedy موجود ہے۔ جو remedy آپ کے پاس ہے اس کو اختیار کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ 22 گھر والی بات جو کر رہے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ وہاں پر صرف ایک شخص نے پانچ مرلے پر مکان بنایا ہے باقی ایک کنال 5 مرلے جگہ پر اس کی چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ یہ ساری جگہ ایک ہی بندے کے نام پر ہے، اس کی بیوی اور بیٹوں کے نام پر یہ گھر ہیں۔ اس کا solution میں آپ کو بتاتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ دونوں معزز ممبران آپس میں بیٹھ کر بات کریں اور اس کو discuss کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کیس اب کورٹ میں موجود نہیں ہے۔ اس سوال کو آپ کمیٹی کو refer کر دیں وہاں پر ساری چیزیں سامنے آجائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، کمیٹی کو refer ایسے نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کے پاس remedy موجود ہے تو آپ اس کو avail کیوں نہیں کرتیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! سپریم کورٹ کےdecisionکے بعد we are bound to do thatسپریم کورٹ کے decisionپر ہم نے ہر حال میںimplementکرنا ہے اور میںimplementکروں گا۔

جناب سپیکر!میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ یہdouble benchمیں جائیں۔

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ کر اس کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!یہ کیس بالکل میرٹ پر نہیں ہے اور اس کا میں solution آپ کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، سپریم کورٹ میں آپ بھی چلی جائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر!اگر جسٹس صاحب کے میرٹ کا نہیں پتا تو بی بی صاحبہ کو میں بتا دیتا ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!عدم پیروی کی وجہ سے یہ کیس خارج ہوا ہے کیونکہ غریب لوگ اس کی پیروی نہیں کر سکے تھے۔

جناب سپیکر:جی، تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!پھر میاں محمد نواز شریف کی نااہلی کا فیصلہ بھیacceptکریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ ان کے پاسremedyموجود تھی۔ اگر یہ اس کوavailکر لیں تو بہتر ہے۔ آپ دونوں ممبران آپس میں بیٹھ جائیں اور اس کا کوئی حل نکلتا ہے تو نکال لیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر:جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر8862جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تکpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8567میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک

pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8885 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8885 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8901 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! آپ kindly ان کے سوال کو pending نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں ان کے سوال کو pending نہیں کر رہا، یہ صرف وقفہ سوالات کے دوران pending ہوں گے۔ دیکھیں، اگر وقفہ سوالات کے دوران ممبران آ جائیں گے اور ٹائم ہو گا تو پھر take up کریں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ پچھلی دفعہ بھی سوالات آئے ہیں اور سوالات repeat ہو رہے ہیں۔ کچھ سوالات ایسے ہیں کہ جن پر کام مکمل ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک وہ سوالات آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ایسا کوئی سوال آئے تو آپ بتا دیجئے گا۔ اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔ جی، آصف محمود صاحب سوال نمبر بولئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!شکریہ۔ سوال نمبر8968 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی پی پی۔9 میں ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*8968: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔9راولپنڈی میں پچھلے چار سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) پی پی۔9 راولپنڈی میں پچھلے چار سالوں میں کل کتنے ترقیاتی کام ہوئے اورادا کی گئی رقوم کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) واسا راولپنڈی کے شہریوں کو کتنے گیلن پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو شہر کی کتنے فیصد آبادی کی ضرورت پوری کرتا ہے؟

(د) راولپنڈی میں پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کتنے کیوسک کے، کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں اوران میں سے کتنے ٹیوب ویلز اپنی عمر پوری کر چکے ہیں، کتنے ٹیوب ویلز کے بور ختم ہو چکے ہیں، فی الوقت کتنے ٹیوب ویلز بالکل صحیح کام کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا، راولپنڈی

پی پی۔9 راولپنڈی کا علاقہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ، راولپنڈی

پی پی۔9 راولپنڈی پچھلے چار سالوں میں RDA نے کسی اسکیم پر کام نہیں کیا ہے۔

(ب) واسا، راولپنڈی

پی پی۔9 راولپنڈی کا علاقہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ، راولپنڈی

کیونکہ کام ہی نہیں کیا گیا اس لئے رقوم کی تفصیلات نہیں ہیں۔

(ج) واسا، راولپنڈی

واسا راولپنڈی کے شہریوں کو 55 ملین گیلن پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو شہر کی 90 فیصد آبادی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور بقایا 10 فیصد آبادی زیر زمین پانی کو ذاتی ٹیوب ویل یا بور کے

ذریعے استعمال کرتی ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈز، ڈی ایچ اے، بحریہ ٹاؤن اور پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز اس میں شامل نہیں ہیں۔

(د)واسا، راولپنڈی

راولپنڈی میں پانی کی فراہمی کے لئے 405 ٹیوب ویلز 0.25 کیوسک کے مختلف جگہ پر لگائے گئے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے دس سالوں میں 60 ٹیوب ویلز اپنی عمر پوری کر چکے ہیں یا ان کے بور ختم ہو چکے ہیں ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ واسا نے ان کی جگہ نئے ٹیوب ویلز لگا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے اور منسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ 25۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈے سے یہ سوال آپ نے pending کیا تھا اور منسٹر صاحب نے اس کو admit کیا تھا۔ میں نے generally اپنے حلقے کی ترقیاتی سکیموں کے بارے میں سوال کیا ہے جبکہ مجھے جواب کے اندر صرف واسا اور RDA کا حوالہ دے کر کہہ دیا گیا ہے کہ یہ علاقہ اُن کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ منسٹر صاحب نے اسی وجہ سے اس سوال کو pending کروایا تھا اور چار ماہ بعد پھر وہی جواب آ گیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں یہی بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میرے ڈیپارٹمنٹ کی کچھ غلطی ہے اور اس سوال کو دوبارہ سے update نہیں کیا گیا۔ بہر حال میں اس کی مکمل رپورٹ لے کر آیا ہوں، اگر آپ کہیں تو میں ساری رپورٹ پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جو ضمنی سوال وہ کریں گے اُس کا جواب آپ دے دیجئے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! چلیں، یہ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آصف محمود صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کا مجھے جواب ہی نہیں ملا تو پھر میں ضمنی سوال کس سلسلے میں کروں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اِن کو جواب دیتا ہوں پھر یہ اس پر سوال کر لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے پاس کچھ ہو گا تو میں ان سے سوال کروں گا ناں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میرے بھائی خوش رہیں۔ میں خود کہتا ہوں کہ میں اسے pending کرتا ہوں، یہ آ کر مجھ سے جواب لے جائیں اور پھر اس پر ضمنی سوال بنائیں۔ اگر آپ تیاری کر کے نہیں آئے تو کوئی بات نہیں، ہم آپ کو پھر ٹائم دیتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! چار ماہ کے بعد بھی یہ جواب دوبارہ وہی آیا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کی seriousness کا یہ حال ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ اگر مجھے دوبارہ سوال کا جواب دیتے ہیں تو میں کب اس پر ضمنی سوال کروں گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ویسے میں چھوٹی سی بات بتا رہا ہوں کہ راولپنڈی کا one of the best systems ہے، وہاں پر راول

ڈیم بھی ہے، خانپور ڈیم بھی ہے اور فلٹریشن پلانٹس بھی لگے ہوئے ہیں۔ میرے پاس کافی تفصیل ہے، اگر کہیں تو میں پڑھ دوں؟ ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ یہ میرے پاس آ جائیں تو میں ان کو پوری تفصیل دے دیتا ہوں، اگر ان کے تھوڑے بہت problems دُور نہیں ہوتے تو پھر دوبارہ آ کر ضمنی سوال کر لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جب سوالات آئیں تو اِدھر آنے کی بجائے منسٹر صاحب کے چیمبر میں چلے جایا کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! وہاں نہ آئیں بلکہ یہاں پر آ جائیں۔ میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں request یہ کر رہا ہوں کہ 25۔اکتوبر کو جس وجہ سے منسٹر صاحب نے pending کیا تھا تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کے گوش گزار کر رہا ہوں کہ اس دن کی جو بات ہے وہی آج بھی ہے۔ چار مہینے انتظار کے بعد پھر وہی سارا کچھ میرے سامنے پڑا ہوا ہے تو یہ کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر انہوں نے تیاری کی ہوتی تو آپ نے جب سوال کیا تھا تو آپ کو پتا ہونا چاہئے تھا کہ سوال کرنے کا مطلب کیا ہے، اس کے اندر جواب کیا ہے اور کدھر کدھر مسائل ہیں یا آپ کو حکومت نے جو جواب دینا تھا اس میں سے ہی سوال ڈھونڈنا تھا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھ لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مسلسل ایک بات کی جا رہی ہے کہ آپ سوالات جمع کیوں کراتے ہیں؟ ہم یہاں پر اسمبلی میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ سوالات جمع کرواتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بے شک، بے شک۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: ہمارے سوالات کو غلط کہنا یا یہ کہنا کہ repetition ہو رہی ہے تو یہ ہمارے سیکرٹریٹ کی غلطی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ ان کا جواب دیکھیں ناں کہ انہوں نے جواب کیا دیا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے تین چار بار ایک ہی بات کی ہے کہ سوالات repeat ہو رہے ہیں۔ جب محکمہ اپنے جواب نہیں دیتا اور ہم محکمہ کی سمت درست نہیں کر سکتے تو یہاں پر آپ ہماری کھنچائی کیسے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری request سنیں۔ شاید منسٹر صاحب میری بات نہیں سمجھ پا رہے یا میں ان کی بات نہیں سمجھ پا رہا۔ Last time جب 25۔اکتوبر کے ایجنڈے کے اوپر یہ سوال تھا اور میرے بولنے سے پہلے منسٹر صاحب نے خود کھڑے ہو کر کہا کہ:

"میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ نے جواب موزوں نہیں دیا تو اس سوال کو pending کر دیں تاکہ میں اس کا تفصیلی جواب لے کر اس ایوان کے اندر دے دوں گا۔"

جناب سپیکر: پھر سن لیں ناں ان کا جواب۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا سن لوں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں اور وہ آپ ہی کے سوالات کے جواب دے رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں تفصیلی جواب دینے کے لئے تیار ہوں جسے وہ سنیں۔ میں جواب پڑھتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ میری ذات کا سوال نہیں ہے بلکہ میرے حلقہ کے لوگوں کا حق ہے جس کے متعلق میں نے یہ سوال کیا ہوا ہے جس کا جواب مجھے آپ دیں گے تو بات ہو گی۔ میری بہن بھی افسوس کر رہی ہیں کیونکہ حلقے کے لوگ جس مقصد کے لئے بھیجتے ہیں تو وہ چیز میں نے اس سوال میں پوچھی تھی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بات سنیں۔ آپ بھی پڑھنے کی زحمت نہیں کر رہے اور وہ بھی پڑھنے کی زحمت نہیں کر رہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہ مجھے پڑھ کر سنا دیں تو میں ضمنی سوال کروں گا ناں۔ اس ایجنڈے کے اوپر اس کا جواب آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ پچھلے چار سالوں میں کتنے ترقیاتی کام پی پی۔9 میں ہوئے ہیں تو اس کا وہ جواب دے رہے ہیں۔ جز(الف) میں آپ نے پڑھا ہے کہ راولپنڈی کا علاقہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی پی پی۔9 پچھلے چار سالوں میں آر ڈی اے نے کسی سکیم پر کام نہیں کیا ہے۔ منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں گے اور اگر اس پر آپ کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پوچھ لیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 25۔اکتوبر کو بھی یہی سوال تھا کہ راولپنڈی میں پچھلے چار سالوں میں حلقہ پی پی۔9 میں کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا تو اس کے جواب میں دو specific آر ڈی اے اور واسا کا حوالہ دے کر اس کو ختم کر دیا اور اس سوال کو ہی انہوں نے فارغ کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جب ان کے پاس اس کے علاوہ جواب ہی نہیں ہے تو پھر آپ کو کیا کہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! نہیں، کوئی ایک single ترقیاتی سکیم کے متعلق ہی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تحمل سے بات کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ان کو کیسے بات بتاؤں اچھا خیر! میرے بھائی بہت قابل احترام ہیں۔ میں اگر accommodative نہ ہوں تو مجھے بتائیں۔ میرے پاس اس دنیا میں کوئی بھی شخص چل کر آ گیا ہے تو واللہ میں نے کوشش کی ہے کہ میں اسے oblige کروں چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا ہو۔ میری بہن میرے لئے اتنی قابل احترام ہیں اور میں تو اپنی بہن کی بڑی عزت کرتا ہوں کیونکہ آپ کے ساتھ میرا بڑا time گزرا ہے۔ آپ کبھی سوچ سکتی ہیں کہ میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ دونوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ہم سرائیکی لوگ ہیں تو ایک مثال دینا چاہ رہا ہوں کہ:

"آٹاہووے کھاون دا"

اس نے اپنی بیوی کو دیکھا تو اسے غصہ ویسے ہی تھا جو کہ آٹا گوندھ رہی تھی۔اس نے کہا کہ:

"توں آٹالوہندیں لڈ دی کیوں ایں،لہاکھلااوں کوں پے گیا"

اس نے کہا کہ آٹا گوندھتی ہے تو ہلتی کیوں ہے۔ تیری ایسی کی تیسی اور اسے اتار کر جوتے مارو۔

جناب سپیکر!میں ان کا بھائی ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔میں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ "بھائی"میں آپ کے پاس آجاتاہوں اور آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر موصوف جناب آصف محمود کے پاس تحریری جواب کی کاپی دینے کے لئے تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔(قہقہہ)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں اس پر دس منٹ بعد ضمنی سوال کر لیتاہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میرے لئے سب سے بڑا اللہ اور اس کے نبیؐ ہیں۔ اس کے بعد تو ہم سارے ایک دوسرے کو accommodate کرنے کے لئے ہیں اور یہاں پر بھی چیزیں ٹھیک کرنے کے لئے ہی آتے ہیں۔ چلیں اچھاہے کہ بھائی نے بھی تھوڑاساسوال کیاہے تو ان کی مہربانی۔

جناب سپیکر: آصف صاحب!اب آپ اس کو پڑھ لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میری request سن لیں کہ یہ جواب میں نے دیکھا ہے تو پی پی۔14 این اے۔56 اور این اے۔54 کا ذکر ہے لیکن میرے حلقے کا تو اس پورے سوال میں کوئی ذکر نہ ہے اس لئے مجھے پانچ منٹ کا وقت دے دیں تا کہ میں اسے تفصیل سے پڑھ کر ان سے ضمنی سوال کر لوں۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔ ہم اگلا سوال محترمہ شنُیلارُوت کا take up کر لیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ان کی مشکل آسان کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ میں ان کا حلقہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ وہ آپ کا جواب پڑھ کر پھر ضمنی سوال کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب kindly سوال کو دوبارہ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کا نمبر 8974 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ستوکتلہ ڈرین کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8974: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ستوکتلہ ڈرین واقع بہار کالونی لیاقت آباد لاہور تعمیراتی کام پچھلے دس سال سے جاری ہے؟

(ب) اس کی تعمیر کب مکمل ہو گی؟

(ج) کیا اس کی تعمیراتی کام کی کوئی معیاد مقرر کی گئی ہے؟

(د) اس کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ یہ منصوبہ دس سال سے جاری ہے۔ یہ منصوبہ دس سال پہلے نہیں بلکہ 30.11.2012 کو شروع ہوا تھا۔ اس کام کا کنٹریکٹر NLC اور کنسلٹنٹ NESPAK ہے۔ لیکن اس میں بہت سی رکاوٹیں آئیں جن کی وجہ سے کام میں دشواری پیش آئی:۔

i. واپڈا کے 100 کھمبے جو کہ اس ڈرین کے راستے میں تھے ان کو منتقل کرنے کے لئے واپڈا نے کام کرنا تھا جو کہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔ آخری 4 کھمبے رہ گئے ہیں جو اگلے ماہ فروری میں منتقل ہو جائیں گے۔

ii. اس ڈرین کے راستے میں رہائشی آبادی کو بھی مسمار کرنا تھا جس کے لئے وقت لگا۔
iii. مزید یہ کہ برسات کے موسم میں اس پر کام نہیں ہو سکا کیوں کہ برسات میں یہ اوور فلو ہو جاتا ہے اور کام کرنا ممکن نہیں۔ نالہ بہہ کر سڑک پر آجاتا تھا۔

(ب) اس کی تعمیر 28۔ فروری، 2018 کو مکمل ہو جائے گی۔

(ج) تعمیر کی مدت منظوری کے وقت جون 2016 طے کی گئی تھی تاہم land aquisition کا عمل فروری 2017 میں مکمل ہوا اور اُس کے بعد سے کام پورے زور و شور سے جاری ہے۔ جس میں سے 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا کام 28۔ فروری، 2018 تک مکمل ہو جائے گا۔

(د) اس کی تعمیر کے لئے مختص کی گئی رقم 698.00 ملین روپے ہے۔ جس میں سے مبلغ 275.00 ملین روپے سے زمین خریدی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے بہت ہی افسوس کے ساتھ کہنا چاہتی ہوں کہ پی پی۔153 میں ستوکتلہ کی ڈرین کا issue ہے جہاں کی میں رہائشی ہوں۔ ستوکتلہ ڈرین کا پراجیکٹ پرویز الہیٰ کے زمانے میں بنا تھا ارفع کریم ٹاور تعمیر ہو رہا تھا اور جواب میں کہا گیا ہے کہ 2012 میں یہ منصوبہ بنایا گیا تھا تو میرا یہ سوال ہے کہ چلیں ہم انہی کی بات تسلیم کر لیتے ہیں کہ 2012 میں ہی یہ شروع ہوا تھا تو اب 2018 آگیا ہے۔ ابھی تک وہاں پر کبھی اینٹ لگا دیتے ہیں اور کبھی گرا دیتے ہیں۔ کبھی ادھر سے بند کر دیتے ہیں اور کبھی ادھر سے بند کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے آپ پہلے سوال کا جواب لیں ناں اور آپ جو پوچھنا چاہتی ہیں وہ دہرا دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ کے جواب کے مطابق 2012 میں ہی یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو اب 2018 شروع ہو گیا ہے لیکن میرے علم کے مطابق اس پراجیکٹ کو شروع ہوئے 10 سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے مگر ابھی تک تکمیل ہوتا ہوا کہیں نظر نہیں آ رہا، کیا آپ یہ بتائیں گے کہ یہ منصوبہ اگر 2012 میں بھی آپ کے مطابق شروع ہوا تو اب تک یہ کیوں نہیں مکمل ہوا اور اس میں کیا کیا رکاوٹیں تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس کا جواب تفصیل کے ساتھ دے دیتا ہوں۔ ستوکتلہ ڈرین 1974 تک محکمہ آبپاشی کے پاس تھی جس کے ذمہ اس کی دیکھ بھال تھی۔ ایل ڈی اے لاہور بھی اس میں کام کر رہا تھا پھر لاہور واسا اس نالے کو برساتی اور گندے پانی کی نکاسی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ستوکتلہ ڈرین فیروز پور روڈ، ایس او ایس village سے شروع ہو کر ہڈیارہ ڈرین تک جاتی ہے۔ خیر میں آگے آپ کو آگاہ کر لیتا ہوں اس کے لئے جو بڑی problem آ رہی تھی۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کی history بتا رہے ہیں تو میں نے یہ پوچھا ہی نہیں ہے بلکہ میرا تو بڑا سادہ سا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو history بتانے پر کیا اعتراض ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مجھے اعتراض یہ ہے کہ میرے اور بھی سوالات ہیں اور منسٹر صاحب ایسے وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اصل میں اس کے اندر جو main problem آ رہا تھا، میں معذرت خواہ ہوں کہ ہماری معزز ممبر پوری چیز سننا نہیں چاہتیں اور وہ چاہتی ہیں کہ انہیں to the point بتا دیں تو یہ اچھی بات ہے۔ میں to the point بتا دیتا ہوں کہ دیکھنے کو تو یہ بڑا آسان ہے۔ اس کے اندر این ایل سی کام کر رہا تھا جس نے اس کا ٹھیکہ لیا تھا اور اسے award ہوا تھا جس کا consultant نیسپاک ہے۔ عالمی معیار کے مطابق کبھی اچھا بھی کام کرتا ہے اور کبھی برا بھی کرتا ہے۔ اس کے اندر جو main problem تھا کہ یہاں پر واپڈا کی وہ main wires جا رہی تھیں جنہیں ہٹانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: ہائی ٹینشن۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، ہاں۔ یہ کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ شاید سمجھتی ہیں کہ جو 11 ہزار وولٹ اور دوسری والی wires جاتی ہیں، انہیں ہٹانا شاید چند مہینوں کی بات ہے یا چند دنوں کی بات ہے۔ نہیں۔

جناب سپیکر! انہیں ہٹانے کے لئے تقریباً سالوں لگ جاتے ہیں۔ ان تاروں کو ہٹانے کے لئے آپ کو جگہ خریدنی پڑتی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ واپڈا والے اس چیز پر مانتے ہیں اور واپڈا کو درخواست دینی پڑتی ہے۔ واپڈا ایک فیڈرل محکمہ ہے جس کو request کرتے کرتے پھر اُس کے پیچھے پڑ کے کام شروع کرواتے ہوئے سالوں گزر جاتے اب تقریباً کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے ہمیں main problem آئی، تاخیر آئی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کام مکمل ہو چکا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پھر درختوں کی کٹائی کا معاملہ، محترمہ تو بات کر لیتی حکومت چلانا اتنی آسان بات نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! ہائی کورٹ کی طرف سے direction آئی کہ آپ ایک درخت بھی نہیں کاٹ سکتے اور وہاں پر درخت ہی درخت تھے۔ پنجاب گورنمنٹ نے یہ نہیں کیا کہ درخت کاٹ دیں منصوبہ بند کر دیں پنجاب گورنمنٹ کا ایک وژن ہے، وزیر اعلیٰ کا ایک وژن ہے اس لئے تمام صوبوں میں اُن کے اس وژن کو ہر بندہ appreciate کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے باقاعدہ طور پر درخت نکالنے والا implant مشین منگوائی جو اس وقت ہمارے صوبے کے پاس پورے پاکستان میں واحد مشین ہے وہ مشین تقریباً 3 کروڑ 92 لاکھ روپے کی پڑی ہے اب شاید بحریہ ٹاؤن والوں نے بھی اُس مشین کا order place کیا ہے۔ ہماری وہ مشین آئی ہم نے کوشش کر کے درختوں کو نکالا ہم نے آج تک ہائی کورٹ کی direction سے انکار نہیں کیا۔ اُس کے نکالنے کے لئے بھی ٹائم لگتا ہے۔ محترمہ وجوہات پوچھ رہی تھیں میں وجوہات بتا رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب relevant بات کریں۔ ہمارے بھی سوالات ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! یہ relevant سوال کا answer نہیں ہے؟اس کے علاوہ سوئی گیس کی لائنوں کی منتقلی کا مسئلہ تھا۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر !جب میٹرو بس بنانی تھی تو راتوں رات درخت بھی اُکھڑ گئے ،راتوں رات کھمبے بھی ختم ہو گئے۔یہ چونکہ غریب علاقہ ہے یہاں پر غریب لوگ رہتے ہیں اس لئے یہاں پر ان کو دس سال لگ گئے ہیں کہ وہاں پر ان سے کھمبے نہیں ہٹائے جا رہے۔یہ جواب سراسر غلط ہے اس کے سارے جز غلط ہیں۔منسٹر صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر:محترمہ آپ دوسرا ضمنی سوال کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! on the floor of the House کچھ بھی ہو جائے۔حضرت محمدؐ کا ارشاد مبارک ہے مسلمان میں ساری چیزیں ہو سکتی ہیں، عیب ہو سکتے ہیں وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔میں اس منسٹری کے لئے جھوٹ نہیں بول سکتا۔سیکنڈ بات 28۔فروری تک انشاءاللہ تعالیٰ ان کا یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر:محترمہ !منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں 28۔فروری تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! میں محترمہ کو ایک ایک چیز بتا رہا تھا کہ یہ لیٹ کیوں ہوا۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر !میری بات سنیں میرا گھر اُدھر ہے door 28th February at the step آٹھ دس دن رہ گئے ہیں یہ کیسے ختم ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر:منسٹر صاحب آپ کو کہہ رہے ہیں ہم 28۔فروری کو اس کو مکمل کر دیں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر !میرا آخری سوال یہ ہے کہ وہاں پر رہائشی لوگوں کے گھر مسمار کئے گئے ہیں میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کتنے لوگوں کے گھر مسمار ہوئے ،کتنے لوگوں کو معاوضہ ملا اور کس ریٹ پر ملا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! اگر محترمہ میری بات سن لیتی میں اسی پوائنٹ پر آ رہا تھا تو معزز ممبر کہہ رہے تھے کہ میں irrelevant بتا رہا

ہوں۔میں نے درختوں کی کٹنگ کا بتایا،میں نے اس کے آگے زمین کی خریداری پر بتانا تھا یہ کہہ رہے تھے کہirrelevantبتارہاہوں۔اب میں نہیں بتاتا محترمہfresh question کریں۔

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں میری آپ سے درخواست ہے یہ میرے حلقے کا ایشو ہے اور وہاں پر کئی سالوں سے یہ لوگوں کو پریشان کر رہے ہیں۔15سے20لوگوں کو ابھی تک پیسے نہیں ملے جن کے گھر مسمار ہوئے ہیں وہاں پر انہوں نے چھوٹی چھوٹی دیواریں بنادی ہیں سارا گند اپانی لوگوں کے گھروں میں آجاتا ہے۔منسٹر صاحب ہمیں کیوں بے وقوف بنارہے ہیں میری آپ سے گزارش ہے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر:بخاری صاحب!آپ نے28۔فروری کی بات کی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! انشاءاللہ یہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر:اگر آپ اس کام کو مکمل نہ کر سکے تو ایوان کی طرف سے جو کچھ آئے گا آپ اُس کو قبول کریں گے؟

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی بنائیں میں آپ کے ساتھ ہوں گا،میں بھی اس کمیٹی کا ممبر بن جاؤں گا۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!پھر اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر!نہیں ۔اگر کام نہ ہوا تو آپ28۔فروری کے بعد کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے ۔اب یہ منسٹر صاحب کی طرف سے commitmentہے اگر جواب نہ ہوا تو دوبارہtake upکرلیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک چرچ کا معاملہ pending ہے جس کو چھوڑ دیا گیا ہے اُس کو touch نہیں کیا جا رہا اور اُس کو touch نہیں کیا جائے گا۔ I rest assured you.

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں وہاں پر رہتی ہوں مجھے سارا پتا ہے وہاں پر ابھی 15 لوگ ایسے ہیں جن کو معاوضہ نہیں ملا۔ آپ مہربانی کریں لوگوں کے اوپر ترس کھائیں۔ مہربانی کر کے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک اور چیز کہہ رہا ہوں۔ میں جب بات کروں گا یہ کہیں گے میں آپ کے چیمبر میں آؤں یا میں آپ کے آفس میں آؤں اس کام میں اگر ڈیپارٹمنٹ مجھ سے بھی غلط بیانی کر رہا ہے، مجھے آ کر ٹھیک کریں، rest assured کریں ہم اُس پر ایکشن لیں گے۔ میں اس قسم کا آدمی ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عزت دی ہے تو میں کسی طریقے سے بہتری کر لوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے جواب پڑھ لیا ہے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو جواب مجھے منسٹر صاحب نے دیا ہے میں نے اس کو detail میں پڑھا ہے مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑھ رہا ہے کہ میں دوبارہ وہی بات کروں گا کہ میں نے پانی کی سکیموں کا ان سے نہیں پوچھا۔ جواب میں انہوں نے میرا حلقہ چھوڑ کر پورے راولپنڈی کے حلقوں کے ٹیوب ویلز کی detail مجھے بتا دی ہے میرے حلقے کا کہیں پر ذکر نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب کی مشکل آسان کر دیتا ہوں، میری ایک تحریک استحقاق آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے اس کے حوالے سے میرے پاس pictures موجود ہیں جو میرے حلقے کے اندر پنجاب گورنمنٹ کے فنڈز سے کام ہو رہا ہے میں سمجھتا

ہوں دانستہ طور پر حقائق کو چھپایا جارہا ہے۔اس سوال کو توڑ مروڑ کر واسا اور آر ڈی اے تک لمیٹڈ کر کے اس سوال کو یہاں پر kill کرنا چاہتے ہیں۔25۔اکتوبر کو آپ نے اس سوال کو pending کیا تھا محترم وزیر موصوف نے خود admit کیا تھا اس base کے اوپر یہ سوال pending ہوا تھا کہ اس کا detail جواب دوسرے محکموں سے لے کر اس کو دوبارہ take up کیا جائے گا۔ آج ہم چھ ماہ کے بعد اُسی جگہ پر کھڑے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی میں نے معزز ممبر کو floor دیا ہے آپ ابھی تشریف رکھیں اُن کی بات سنیں پھر جواب دیجئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر !میں آپ سے request کروں گا میری تحریک استحقاق کے جواب میں جناب نذر حسین نے کھڑے ہو کر یہ بات کی کہ کسی ایم این اے، ایم پی ایز کو فنڈ نہیں دیا جاتا۔ میرے پاس یہ written جواب ہے میرے سامنے لکھا ہوا ہے کہ ایم این اے اور ایم پی ایز کی گرانٹ سے راولپنڈی کے اندر ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ کون سے ایم این اے ہیں اور کون سے ایم پی ایز ہیں جو ڈویلپمنٹ کی کمیٹیوں کے اندر بیٹھتے ہیں؟

جناب سپیکر !میری آپ سے درخواست ہے آپ اس ایوان کے custodian ہیں، آپ ان چیزوں کو ایسے نہ جانے دیا کریں اس طرح بھی اس ایوان کا تقدس پامال ہوتا ہے یہ ہمارا حق ہے۔میں نے حلقے کا سوال کب جمع کروایا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب سے جواب لیں اب آپ تشریف رکھیں اُن کی بات سنیں ۔جی ،منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر !میں معزز ممبر سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں میں نے ان کو ایک favour دی میں نے جو اپنا لکھا ہوا جواب تھا ان کو پیش کر دیا۔

جناب سپیکر!میں نےon the floor of the Houseاس جواب کو جمع نہیں کروایا،یہ میرے نالج کے لئے چیزیں تھیں، معزز ممبر کے نالج کے لئے یہ چیزیں نہیں تھیں میں نے آگے بات کرنی ہے ،میں اس کو پورا پڑھتا ہوں نہیں پڑھتا یہ میری مرضی ہے۔ معزز ممبر اس کو پڑھ کر سوال نہ کریں ۔معزز ممبر اپنا سوال کریں دوسری بات میں ان کو ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں میرے بھائی ٹھنڈے ہو کر میری بات سن لیں میں نے بھی ان کی بات سنی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب ایوان میں بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب موجود نہیں ہیں ایڈیشنل سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!آپ کیdirectionہے۔

جناب سپیکر: وہ اسلام آباد میں کسی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اب تو پانچ سال پورے ہو گئے ہیں میرے بھائی ایک چیز کو دیکھیں۔ڈویلپمنٹ کے کام لوکل گورنمنٹ کرواتی ہے جو بڑے شہر ہوتے ہیں جیسے لاہور ہے، جیسے راولپنڈی ہے۔

جناب سپیکر!راولپنڈی میں ہاوسنگ ڈیپارٹمنٹ کے اندر واسا کام کرتا ہے ، اس کے اندر ا ٓر ڈی اے کام کرتا ہے اس کے علاوہ کام سٹی میں ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتا یہ اگر گاؤں ہوتا۔ گاؤں میں چلے جائیں وہاں پر ہم لوگ سارے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ سولنگ لگا رہے ہوتے ہیں، گلیاں بنا رہے ہوتے ہیں۔ وہ لوکل گورنمنٹ کے نیچے ہیں،TMAsکے نیچے ہیں باقی جگہوں کے نیچے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا بھائی میرےconcern نہیں پڑھتا۔ اصل میں یہ ایم این ایز اور ایم پی ایز کی گرانٹس کا پوچھنا چاہ رہے ہیں وہ ہمارے پاس نہیں آتی وہ لوکل گورنمنٹ کے پاس جاتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب کو یاد دلا رہا ہوں کہ انہوں نےof on the floor the Houseیہ بات کہی تھی کہ جو چیزیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ ممبر میرے لئے بہت قابل احترام ہیں ان کے لئے کمیٹی بنا دیں، راولپنڈی کا جائزہ لے لیں اور خوش

ہو جائیں۔ یہ راضی ہو جائیں، یہ مجھ سے راضی ہو جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر اس سوال کو pending کرنا چاہتے ہیں تو دوبارہpending کر لیں یہ تیاری کر کے آجائیں میں تو ہر چیز پر راضی ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے custodian ہیں آپ فیصلہ کر لیں کہ میں ایک حلقے سے ایم پی اے ہوں میں نے ایک سوال اس ایوان میں پوچھا ہے کہ پی پی۔9 میں پچھلے چار سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟ میں اس ایوان کا ایک ممبر ہوں میرے سوال سے متعلقہ انہوں نے کیا دیا ہے انہوں نے تو سارا واسا کے ٹیوب ویلوں کی detail بتا دی ہے۔ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں یا اس کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں لیکن اگر میرے حلقے کی انفارمیشن یہ ایوان نہیں دے گا تو پھر میں یہاں سے کیا لوں گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے ان کو واسا کا جواب دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس میں میرا حلقہ دکھا دیں جو انہوں نے جواب دیا ہے۔ ان کے محکمے نے لکھا ہوا ہے یہ اس میں سے میرا حلقہ نکال دیں۔ یہ انہی کے نوٹس ہیں یہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں کہ اس میں میرا حلقہ کہاں ہے؟

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس سوال کو کتنا pending کریں گے یہ 25۔اکتوبر سے pending ہے کیا اس سوال کو pending ہی کرتے جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ یہ سوال کریں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ کیا جواب ہے؟ یہ کوئی جواب نہیں ہے مجھے پرچے اٹھا کر پکڑا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ آرام سے بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آرام سے بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی ہے، اس طرح نہ کیا کریں یہ اچھا نہیں لگتا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر یہ ایوان مجھے میرے حلقے کی ترقیاتی کاموں کا نہیں بتائے گا تو پھر میں یہاں سے کیاexpect کروں؟

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، شاباش۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو میرے حلقے کی ترقیاتی سکیموں کا نہیں بتا سکتے تو میں ان سے کیا expect کروں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، جو ان کے محکمے سے متعلقہ بات ہو گی وہی آپ کو بتا سکیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! انہوں نےcommitment کی تھی کہ یہ جواب ایوان میں لے کر آئیں گے۔ پھر انہوں نے اتناdelay کیوں کیا ہے؟ یہ اسی وقت جواب دے دیتے کہ یہ ہمارے محکمے سے relevant نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر ممبر مطمئن نہیں ہیں اور منسٹر صاحب کو بھی اعتراض نہیں ہے انہوں نے کہا کہ آپ کمیٹی بنا دیں اور یہ انہوں نے خودoffer کی ہے۔ اگر آپ کمیٹی بنا دیں تو یہ بڑی اچھی بات ہے آپ نے ان کے منہ سے خود سن لیا ہے۔ اگر کوئی سپیشل کمیٹی نہیں بنا سکتے تو پھر یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ایک ماہ تک آنی چاہئے۔

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING (Syed Haroon Ahmed Sultan Bokhari): Mr Speaker! We have to respect Leader of the opposition. It has to go to the Committee. I agree.

آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وہ ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں تفریحی پارکوں سے متعلقہ تفصیلات

*9134: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں کتنے تفریحی پارک کس کس جگہ ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان کی دیکھ بھال کے لئے کون سا محکمہ / ادارہ کام کرتا ہے فی پارک میں دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کرتے ہیں اور سالانہ کتنا خرچ آتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور شہر میں چھوٹے بڑے 813 پارکس ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کرنے والے ادارہ کا نام پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور ہے اس اتھارٹی کے کل ملازمین 7989 ہیں مختلف پارکوں میں عملہ کی تعداد پارک کی وسعت کے مطابق تعین کی جاتی ہے جو کہ تین سے لے کر 100 ملازم سے زائد تک ہو سکتی ہے۔ پی ایچ اے کا سال 17-2016 کا کل 2549.138 ملین روپے ہے جس میں تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات شامل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ پارکس کی definition کیا ہے، چھوٹا پارک اور بڑا پارک کا مطلب کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ کسی زمانے میں اس اسمبلی کے اندر لیڈر آف دی اپوزیشن ہوتے تھے اور یہاں پر جب سوال و جواب ہوا کرتے تھے تو ایک ایک سوال کے اوپر گھنٹوں گھنٹوں ضمنی سوالات ہوتے تھے۔ اس میں relevant question کئے جاتے تھے اور ان کے relevant answers بھی آتے تھے۔ اب آج کل سوال بھی عجیب ہوتے ہیں اور جواب بھی عجیب ہوتے ہیں۔ آج کل کا سسٹم ایسا چلا ہوا ہے کہ ہر کوئی چاہتا ہے کہ کام کو جلدی جلدی کسی بھی طریقے سے کر لیا جائے۔ خیر، پارکس کی definition یہ ہے کہ پہلے پاکستان کے اندر اتنا زیادہ پارکس کا concept ہی نہیں تھا۔ یہ بڑے بڑے اداروں کے نیچے کام کر رہے ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ 1999 میں وقت کے چیف منسٹر نے اس کی کمیٹی بنائی اور اس میں فیصلہ کیا کہ پی ایچ اے بنایا جائے۔ اس وقت پورے پاکستان کے اندر سب سے زیادہ، میں یہ نہیں کہتا کہ سارے پارکس کے سٹینڈرڈ یورپین سٹینڈرڈ کے مطابق ہو گئے ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات کا جواب دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ یہ یورپی یونین کے سٹینڈرڈ کے مطابق ہیں لیکن اس سے ملتے جلتے ہیں ہم اسی سٹینڈرڈ پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے ہی پارکس بنائیں۔ لاہور کے پارکس پورے پاکستان میں نمبر ون پر ہیں اگر یہ اعتراض نہ کریں۔ چھوٹے بڑے پارکس یہ ہوتے ہیں کہ چھوٹے پارک میں تین مالی کام کرتے ہیں اور بڑے پارکس میں مالیوں کی تعداد سو تک بھی چلی جاتی ہے۔ ویسے اس پورے محکمے کے اندر ان ٹوٹل پارکس کو سنبھالنے کے لئے میرے خیال میں round about 7,989 کی figure ہے۔ صرف یہی نہیں ہے بلکہ ایسے بھی پارکس ہیں جہاں سے گند وغیرہ صاف کرنے کے لئے ہم نے پرائیویٹ کمپنی کے لوگوں کو بھی hire کیا ہوا ہے۔ اس کے ٹھیکے ہوتے ہیں اور نیلامی ہوتی ہے پھر اس پر کام ہوتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ پارکس شادیوں اور دوسرے events کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! انہیں سوال کسی اور انداز میں کرنا چاہئے تھا لیکن انہوں نے پھر بھی اچھے انداز میں کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگلی دفعہ اور زیادہ اچھے انداز میں کریں گی۔ میں کبھی غلط بات نہیں کرتا۔ ویسے پارکس کو کبھی بھی شادیوں اور فنکشنز کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے لیکن یہ پاکستان ہے ہم fevour دیتے ہیں اور کسی کسی کو دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جو کہ اچھی بات نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جو اچھی بات نہیں ہے۔ ایک دفعہ میں نے بھی گستاخی کی اور میں اپنی گستاخی ماننے کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ ایک چھوٹا سا فنکشن ہے انہیں کرنے دو۔ شکر ہے کہ مجھے میرے ڈی جی نے کہا۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سوال کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ پلیز have your seat وہ بات کر رہے ہیں، یہ کیا طریقہ ہے آپ کا؟ وہ سوال کا جواب دیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ہمارا problem ہی یہ آ گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کام کو محنت اور لگن سے کرے پھر اُس کی ایک ایک minor detail تک جائے تو اس کو بندہ کہتا ہے کہ یہ اچھا کیوں کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بس ان کی بات کا جواب دیں۔

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! ابھی میرے سوال کا جواب مکمل نہیں ہوا، یہ سنیں گے۔ اگر اب یہ کہتے ہیں ناں، میں اس جواب کو اتنا لمبا لے جاؤں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے ناں کریں۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر! ہم بھی بول سکتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر حد سے زیادہ لمبا بول سکتے ہیں تو بول کر دکھائیں۔۔۔

جناب سپیکر: آگے اور سوال بھی ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! اگر یوں بات کرتے ہیں تو میں بھی پھر۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ میں کوئی اور طریقہ استعمال کروں، یہ مناسب نہیں ہو گا۔

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! میں on the floor of the House ایک چیز بتانا چاہتا ہوں کہ آج شادیوں کے لئے ہم نے کچھ پارکس کو bylaws اجازت دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔(شور وغل)

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر! ٹھیک ہے، جب bylaws بھی ان پارکس میں شادیوں کی اجازت نہیں ہے تو پھر ان بہت سارے پارکس میں شادیاں بھی ہوتی ہیں، وہاں پر اور بھی functions ہوتے ہیں تو یہ بڑی غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کی نشاندہی ہو گئی۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر! دوسرا سوال ہے کہ وارث روڈ پر ایک۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ کے سوال کا جواب آ گیا۔

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! سارے تین تین اور چار چار شادیاں کریں، میںas Ministerساروں کو اجازت دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:جی، آپ کی مہربانی۔ آپ اس بات کو چھوڑیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!آپ نے کیا اجازت دینی ہے،جناب آپ ان کیseriousness دیکھیں ذرا۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!جب ان کے پاس جواب کوئی نہیں ہوتا تو ادھر ادھر کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:جی، تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! آپ لوگ صبح سے تنگ کر رہے تھے، میں نے ایک لفظ بولا ہے تو۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:جی، تشریف رکھیں۔ ایسے ناں کریں۔ جی،بڑی مہربانی،ان کے سوال کا جواب آنے دیں۔

جناب خرم شہزاد:جناب سپیکر!ہم نے ایس ایس پی کی بیوی کو بٹھا کر شادی نہیں کی؟ یہ طلاق دلوا کر شادی کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز!جی، کیا کر رہے ہیں آپ، شیخ صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟بڑی مہربانی۔

جناب خرم شہزاد:جناب سپیکر!ان کو بھی تو منع کریں۔

جناب سپیکر:جی، میں نے ان کو بھی منع کر دیا ہے۔ بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ جی، سوال نمبر 9152 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں سوال نمبر9156 بھی ان کا ہے۔(شوروغل) آرڈر پلیز ایسے نہ کریں، چودھری اشفاق احمد صاحب!

جناب خرم شہزاد:جناب سپیکر!ایس ایس پی کی بیوی، تہمینہ درانی، نصرت بیگم!

جناب سپیکر: نہیں،.Please have your seat سوال نمبر 5197 **چودھری اشفاق احمد کا** ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی،ان کے سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔جی، محترمہ شُنیلاُروت! آپ کا پھر سوال آگیا ہے۔(شوروغل)

دیکھیں! یہ اچھی بات نہیں ہے، بیٹھے بیٹھے آپ ایک دوسرے سے ایسی باتیں کرتے ہیں، It doesn't look nice کوئی relevant بات ہو آپ ضرور پوچھیں، آپ ضرور مداخلت کریں، آپ پوائنٹ آف آرڈر لیں۔ایسے نہ کریں، اچھی نہیں لگتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی رولنگ ہے کہ صرف دو سوال کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی بڑی مہربانی۔جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلاُروت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9296 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 16۔2015 میں بنائے گئے انڈر پاسز

اور اوور ہیڈ برجز سے متعلقہ تفصیلات

*9296: **محترمہ شنیلا روت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں لاہور شہر میں کتنے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برج بنائے گئے؟

(ب) مذکورہ اوور ہیڈ برج اور انڈر پاسز پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سال 16۔2015 میں ایل ڈی اے نے دو انڈر پاسز

(i) شادمان انڈر پاس

(ii) فوارہ چوک انڈر پاس

جبکہ ایک فلائی اوور اور اوور ہیڈ برج ریلوے کراسنگ کچا جیل روڈ پر تعمیر کئے۔

(ب) اِن انڈر پاسز، فلائی اوور اور اوور ہیڈ برج کی تخمینہ لاگت درج ذیل ہے۔

شادمان انڈر پاس	: 283.75 ملین روپے
فوارہ چوک انڈر پاس	: 404.28 ملین روپے
فوارہ چوک فلائی اوور	: 376.04 ملین روپے
اوور ہیڈ برج کچا جیل روڈ	: 1044 ملین روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں اس سوال پر ضمنی سوال اس لئے نہیں کر رہی ہوں کیونکہ یہاں پر سوال کچھ ہوتا ہے اور جواب کچھ ملتا ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ بہتر ہے دوسرے لوگوں کو ٹائم دیا جائے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی مہربانی، شکریہ۔ڈاکٹر سید وسیم اختر! آپ کا سوال آگیا، نہیں۔ڈاکٹر صاحب آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔اگلا سوال نمبر 5627 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ڈاکٹر صاحب! آپ کی باری ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور شہر میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8243: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت بہاولپور شہر کے لئے صاف پانی اور سیوریج کے نظام کے حوالہ سے ماسٹر پلان بنانے کے لئے تیار ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس پر کب تک عمل در آمد ہو گا؟

(ب) بہاولپور شہر (کارپوریشن ایریا) میں شہریوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت نے جو منصوبہ جات مکمل کئے ہیں ان سے کس کس علاقہ کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں نیز مزید کون کون سے منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں اور ان سے کس کس علاقہ کے لوگ مستفید ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں! حکومت پنجاب کی جانب سے پینے کے پانی اور سیوریج کے نظام کے لئے ماسٹر پلان زیر غور ہے جس پر جلد عمل درآمد ہو گا۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے بہاولپور شہر (کارپوریشن ایریا) میں شہریوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے درج ذیل شہری علاقوں میں منصوبہ جات مکمل کئے ہیں۔ جن سے میونسپل کارپوریشن بہاولپور کے زیر انتظام لوگوں کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(1) اسلامی کالونی (2) مقبول کالونی (3) ماڈل ٹاؤن سی

مزید برآں بہاولپور شہر کے درج ذیل شہری علاقوں میں کام مکمل ہو چکا ہے اور ان کو بعد از ٹیسٹنگ پینے کے صاف پانی کی سہولت مہیا ہو سکے گی۔

(1) ماڈل ٹاؤن بی (2) ٹرسٹ کالونی
(3) کرنا بستی (4) کوثر کالونی
(5) ویل کم کالونی

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پہلے توجز (الف) کی بات کرتا ہوں، یہ جو انہوں نے اسلامی کالونی، مقبول کالونی اور ماڈل ٹاؤن سی کی بات ہے۔ ان کو میونسپل کارپوریشن پانی فراہم کر رہی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ اسلامی کالونی اور مقبول کالونی کو مکمل طور پر صاف پانی فراہم کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! شکریہ۔ڈاکٹر صاحب کے ساتھ میری کافی ملاقاتیں ہوتی رہیں،ڈاکٹر صاحب اس سلسلے میں میرے گھر بھی آتے رہے اور میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ agree کرتا ہوں کہ مکمل طور پر complete نہیں ہو رہا، ٹھیک ہے ہمارا ساؤتھ پنجاب کا علاقہ ہے اور ساؤتھ بڑا deprived علاقہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر:جی، کیا ہے اس کو؟

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! ساؤتھ بہت deprived علاقہ ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کس بات سے deprived ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! وہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پلیز۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ آپ جواب دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ میں کبھی غلط بیانی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! جتنا وزیر اعلیٰ نے اس کو آگے لانے کے لئے فنڈز دیئے ہیں اور باقی چیزیں بھی دی ہیں لیکن جتنے بھی فنڈز دیئے جائیں، کمی ہے،اس کو اوپر آنے کے لئے بڑی دیر ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہمارے ڈسٹرکٹ ناظم بھی تھے ،اس میں پیسے دینے کے لئے اس کے اندر ایشین ڈویلپمنٹ بنک تھا، کچھ اور لوگ بھی تھے،اس میں بہاولپور کے اندر کچھ donors بھی آنا چاہ رہے تھے،اور وہاں پر کچھ سکیمیں سیوریج کی ہیں، پانی کی ہیں اور واٹر سپلائی کی ہیں یا باقی ہیں، آپ کہیں کہ 100 فیصد ٹھیک ہے

تو نہیں ہے، ابھی بھی اس پر کام جارہی ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے۔ یہاں پر لوگ اعتراض تو کرتے ہیں، ڈاکٹر صاحب! بیٹھیں، تشریف رکھیں ناں۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے جو سوال کیا انہوں نے اس کا جواب دے دیا کہ ہم اس کو ابھی مکمل پانی سپلائی نہیں کر سکے تو میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ان کالونیوں کو مکمل پانی سپلائی کرنے کی کب تک منصوبہ بندی رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جواب لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر حقیقت پر مبنی بات سننی ہے تو وہ یہ ہے کہ پوری دنیا کے اندر واٹر سپلائی ایک ایسی چیز ہے جس پر آپ forever کام کرتے رہیں گے۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سے پوچھا ہے کہ یہ بتادیں کہ ایک سال یا دو سال۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ interfere. No, you are not allowed to

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ اسمبلی سوال کریں۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں پوچھتا ہوں، میں نے ان سے نہیں پوچھنا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پتا نہیں، آپ کتنے پڑھے لکھے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو چھوڑیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم جتنے پڑھے لکھے ہیں، آپ جواب دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں اور جو پوچھ رہے ہیں ان کا جواب دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! مجھے اس کے اندر یہ specific scheme بتائیں جو چل رہی ہو میں اس کا بتا دوں گا کہ اس والی سکیم کو ہم کتنے عرصے میں complete کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے جن دو کالونیوں کا نام لیا ہے، اس میں ابھی تک پراجیکٹ مکمل نہیں ہوا اور سالہا سال گزر گئے ہیں۔ میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ان دو کالونیوں کے حوالے سے کام نامکمل ہے تو یہ کب تک اس کام کو مکمل کریں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اب یہ کہیں گے کہ میں گھنٹہ لگا رہا ہوں، اب پلیز آرام سے میری بات سن لیجیے گا۔ یہ کارپوریشنز بنی ہوئی ہیں، اب پانی کو سپلائی کرنا ان کا کام ہے۔ پھر نمبر 2 صاف پانی کا پراجیکٹ وزیر اعلیٰ نے launch کیا جس پر بہت اعتراضات ہوئے، پھر یہ کہیں گے کہ باتوں سے باتیں نکالتا ہے لیکن میں کچھ باتیں حقیقت میں بتانا چاہ رہا ہوں، پہلے والے ایک سوال میں بڑی important بات تھی جو کسی نے سنی نہیں، اب اس کو بھی مذاق میں نہ لیجئے گا۔

جناب سپیکر! اس ٹائم پانی کا issue اتنا اٹھایا جا رہا ہے، arsenic کہا جا رہا ہے، باقی چیزیں کہا جا رہا ہے WHO کا standard fifty ہے۔ آپ اس چیز کا اندازہ لگائیں کہ یہاں پر بڑے بڑے investors آ چکے ہیں، وہ لوگ۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ پلیز میری عرض تو complete کرنے دیں۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو بہت specific question پوچھا ہے کہ ان دو کالونیوں کے لئے کب تک منصوبہ بندی کر کے فنڈز فراہم کر کے ان کو مکمل کر دیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک چیز on the floor of the House بھی کہتا ہوں، جب یہ سوال آیا ہوا تھا تو میں نے اس کے اندر

بھی یہ کیا تھا کہ یہاں پر ہماری ٹیسٹ کرنے والی موبائل ٹیمز ہوتی ہیں جو پانی کو ٹیسٹ کرتی ہیں وہ اتنی زیادہ نہیں تھیں، ایک موبائل ٹیم تھی جو جا کر ٹیسٹ کرتی تھی میں نے وہ تین اور بنانے کے لئے کہا، وہ میں نے ساؤتھ کے لئے دور کھنے کے لئے کہا ہے جوspecificallyساؤتھ کے لئے ہوں اور ویسے بھی وہاں پرlabsہیں لیکن ابھیmanuallyکارپوریشن والے پانی کو جا کر ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اس ٹیسٹ کا رزلٹ جیسے ہی آئے گا تو اس کے بعد ہی میں آپ کو بتا سکوں گا، forward straight سی بات ہے کہ یہ سکیم یہاں اس تاریخ کو اس چیز تک مکمل ہو جائے گی۔ ابھی تک کام مکمل نہیں ہے، 70 فیصد مکمل ہے، 30 فیصد رہتا ہے اور میں اس چیز کو پہلے مان چکا ہوں کہ 30 فیصد رہتا ہے، مکمل نہیں ہوا، ٹیسٹ جاری ہیں، جب ٹیسٹ کاcomplete resultآئے گا تو پھر اس کے بعد ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو دس سال پہلے آدھی کالونی ہو گئی، آدھی کالونی کو پانی مل گیا، باقی کالونی رو رہی ہے، ابھی یہ پانی کے ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہیں اور دس سال مزید لیں گے۔ اب اس سوال کا اگلا جو جز (ب) انہوں نے لیا ہے کہ:

"ماڈل ٹاؤن بی، ٹرسٹ کالونی، کرنا بستی، کوثر کالونی، ویلکم کالونی۔"

جناب سپیکر! پانی ٹیسٹنگ کے بعد صاف پانی کی سہولت مہیا ہو سکے گی۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ محکمے نے کوئی 76 کے قریب ٹربائنیں شششاہی نہر کے ساتھ اور ستلج دریا کے بیڈ کے ساتھ لگائیں، ان کے لئے ٹربائنیں لگ گئیں، کمرہ بن گیا، ٹرانسفارمر fit ہو گئے اور کروڑوں روپیہ قرض لیا جس کی ادائیگی غریب عوام نے کرنی ہے وہ منصوبہ وہاں مکمل نہیں ہوا، کروڑوں روپے لگ گئے، میرا گھر ماڈل ٹاؤن بی میں ہے، سات آٹھ سال پہلے میرے گھر کی بنیادوں کے ساتھ کھدائی کر کے ایک پائپ ڈالی، پھر اس کو میرے گھر کے گیراج کے ساتھ سوراخ کر کے وہ پائپ میرے گھر کے اندر کر دی، میں نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو، کہنے لگے کہ ہم آپ کو صاف پانی دے رہے ہیں، اس پائپ کو اندر کئے ہوئے آٹھ سال ہو گئے ہیں، اب وہ ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں، اب ان کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے، اب ڈی سی صاحب اور ڈی پی او صاحب وہ چور تلاش کر رہے ہیں، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ

جو ماڈل ٹاؤن بی اور ٹرسٹ کالونی، کرنا بستی کا ذکر کیا ہے یہ سکیم کب شروع ہوئی، اس کی کتنی مالیت ہے اور یہ کب مکمل ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس کوئی ایسی بات ہے، دیکھیں! ان کی بات کا جواب ذرا اچھے طریقے سے دیں۔ شاہ صاحب! آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اب میں یکدم اگر کسی کو کہوں ناں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کے under چلا جاتا ہے، ہمارا کام ہوتا ہے سکیم کو handover کرنا لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔ میں نے اس کے اوپر بڑا stand لیا، میں نے اس پر کمیٹی بنوائی، کمیٹی بنوانے کے بعد یہی problems صرف ان کو نہیں آئیں، میرے اپنے حلقے میں بھی آئیں، وہاں پر سیوریج سسٹم بنایا، سیوریج سسٹم بند ہے، کوئی نہیں چلا، بند پڑا ہے، پندرہ سو کچھ سکیمیں یوں بند پڑی تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: جن میں یونین کمیٹیاں جہاں بنی ہوئی ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جہاں یونین کمیٹیاں بنیں۔ اس کے لئے اب آ کر وزیر اعلیٰ نے فنڈز بھی دیئے جن میں سے سات سو کچھ سکیمیں چل پڑیں اور میں غلط بیانی نہیں کرتا پینتالیس سکیمیں اور ہیں جو کہ اب تک ہم complete چلا سکیں گے۔ باقی دو سو کچھ ہیں جو کہ اگلے سال میں آ جائیں گی۔

جناب سپیکر: یہ جو ماڈل ٹاؤن بی والی سکیم کا پوچھ رہے ہیں وہ تو بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اب میں اسی کے اندر ہی جا رہا ہوں، یہ بھی وہی ہے، اب میں ان کو ابھی اگر direct کہہ دوں کہ ان کو ہم نے لوکل گورنمنٹ کو دیا تھا اور اس کے پاس فنڈز نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ بند پڑی ہیں، اب بتائیں، اب یہ جس کا بتا رہے ہیں اس کا میں answer دوں تو یہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے ناں۔ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے، آپ دو دو ڈیپارٹمنٹس کو اندر اگر کر لیں گے تو problem آئے گا، اس کے لئے اب ہم نے یہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کیا تجویز کرتے ہیں؟ آپ کو کیا کرنا چاہئے؟ آپ گورنمنٹ ہیں۔ ان کو بتائیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پندرہ سو کچھ سکیمیں ہیں جن کو ہم نے takeover کیا، اس کے اندر ہم نے فنڈز دیئے، فنڈز دینے کے بعد سات سو کچھ سکیمیں ہو گئی ہیں، پینتالیس next ہو جاتی ہیں۔ اس کے اندر اب یہ ہو گا کہ ہم ایک سال کے لئے ان بندوں کو ٹریننگ دیں گے جو وہاں کے لوکل ہوں گے، وہاں پر جو ٹی ایم ایز میں بندے ہوں گے ان کو ٹریننگ دیں گے، ٹریننگ دینے کے بعد اپنے ساتھ چھ مہینے سے سال تک خود رکھیں گے، چلا کر پھر آگے دیں گے اور ان کے بعد سے یہ ایک جگہ ٹرانسفارمر چوری نہیں ہوا، یہ کئی جگہوں سے چوری ہوئے ہیں، ہم نے پھر نئے ٹرانسفارمر رکھوائے ہیں، ڈبل ڈبل خرچہ ہوا ہے لیکن اگر ہم اسی چیز کو لے کر بیٹھ جائیں، رونے بیٹھ جائیں تو پھر آگے کام نہیں ہوتا، کچھ غلطیاں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی بھی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ hundred percent ٹھیک ہے، ڈاکٹر صاحب بات کرتے ہیں، percent hundred ٹھیک کرتے ہیں، ڈاکٹر صاحب جیسے اس پر حکم کریں، جیسے کرنا چاہیں میں ان کے ساتھ ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے تو ان کے لئے پورا زور لگایا ہے لیکن میں بھی فیل ہوا ہوں۔ (قہقہے)

میں یہ نہیں کہتا کہ میں نہیں ہوا، میں بھی فیل ہوا ہوں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کے لئے ہمیشہ زور لگایا ہے اور ڈاکٹر صاحب اس بات کو جانتے ہیں۔ اب آج بیشک جو کچھ مرضی آئے کہہ لیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ out of the way چلتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر ان کی طرف سے جو comments آئیں گے وہ آپ سن لیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں سے ایک سکیم ایسی ہے کہ جس کے اوپر 70/75 کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور اس کے اندر انہوں نے جب یہ منصوبہ بنایا تو اس میں ٹیوب ویل اور ٹربائنیں چلانے کے لئے بندے نہیں رکھے تھے اور یہ جو سارا منصوبہ ہے یہ 7/8 کروڑ روپے میں

مکمل ہو سکتا ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے میئر سے اس کے بارے میں نشست کی ہے اور اس سوال کے آنے کے بعد سی ایم سیکرٹریٹ نے بھی میئر سے سمری مانگی ہے اور وہ انہوں نے بھجوائی ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے یہ جو 8/7 کروڑ روپیہ ڈیمانڈ آئی ہے اس کو دلوانے کے لئے کب تک پیشرفت کر کے ہمیں یقین دہانی کروا سکتے ہیں کہ یہ رقم ہمیں مل سکتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ، میرا تو دل چاہ رہا تھا کہ یہ تھوڑا سا اور سختی کرتے تو میں ایکسیئن کو او ایس ڈی کرتا، یہ ابھی مجھے سختی کریں میں ایکسیئن کو او ایس ڈی کرتا ہوں اور جو رہ گئی بات فنڈز کی۔

MR SPEAKER: None should be condemned unheard.

آپ مہربانی کریں، تشریف رکھیں۔

(اذان عصر)

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گجرات: پی پی۔113 میں واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*8515: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں کتنی واٹر سپلائی سکیم چل رہی ہیں جن سے لوگ پینے کے لئے پانی لے رہے ہیں اور کتنی واٹر سپلائی سکیم بند پڑی ہیں ان کی بندش کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پانی نہ ملنے اور واٹر سپلائی بند ہو جانے کی وجہ سے جہاں پانی خراب ہے ان لوگوں کی پریشانی کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

(ج) جو واٹر سپلائی سکیم بند ہیں ان کو کب تک کام کے قابل بنا دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع گجرات میں پی پی۔113 میں واٹر سپلائی کی کل 24 سکیمیں ہیں جن میں سے 10 سکیمیں چل رہی ہیں اور 14 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ ان سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی بند ہونے کی وجہ سے پانی نہ ملنے کی بنا پر لوگوں کو پریشانی کے حل کا محکمہ کے پاس کوئی بندوبست نہ ہے کیونکہ محکمہ ہذا مکمل شدہ واٹر سپلائی کی سکیموں کے چلانے، مرمت و دیکھ بھال کا ذمہ دار نہ ہے۔ دیہی علاقوں میں تمام واٹر سپلائی سکیمیں مکمل ہونے کے بعد چلانے، مرمت و دیکھ بھال کی غرض سے CBO کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔

(ج) بند شدہ واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی کے لئے محکمہ نے ایک مرحلہ وار پروگرام شروع کر رکھا ہے جو کہ سال 18-2017 میں مکمل ہو گا۔

ساہیوال شہر میں سیوریج اور پی پی۔222 میں سیوریج کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*8862: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر کے کتنے علاقوں میں سال 15-2014 اور 16-2015 میں نیا سیوریج ڈالا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) تحصیل ساہیوال حلقہ پی پی۔222 کے دیہات / علاقے جن میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور ان دیہات میں کب تک سیوریج ڈالنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال شہر کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے اکثر بند رہتا ہے کیا حکومت کا refacilitation کا ارادہ ہے تو کب تک؟

(د) کیا حکومت ساہیوال شہر اور اس کے گردو نواح کے علاقوں میں پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال سٹی کے سیوریج کا ڈسپوزل 94-6R,89/6R,87/6R میں ہے جس کا پُرسان حال نہ ہے گندے پانی نے عوام کی زندگیوں کو اجیرن کر دیا ہے کیا اس کا تدارک کیا جارہا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ساہیوال شہر میں سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 میں ایک ایک سیوریج سسٹم بچھانے کا منصوبہ مکمل کیا گیا جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان منصوبوں کے تحت "6 سے لے کر "42 تک قطر کا تقریباً 92622 فٹ سیوریج پائپ بچھایا گیا ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد ساہیوال شہر کے شمالی علاقے جیسے کہ محمدیہ ٹاؤن، جواد ٹاؤن، شادمان ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، پاک ایونیو کالونی، حبیب ٹاؤن، کوٹ خادم علی شاہ، گنج شکر کالونی ،مدینہ ٹاؤن ، فرید ٹاؤن کا شمالی علاقہ، محمد پور روڈ کے ساتھ تمام آبادیاں، اڈہ R۔6/89 اور چک نمبر R۔6/89 کو سیوریج کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال حلقہ پی پی۔222 میں کل 99 دیہات ہیں جن میں سے 15 دیہاتوں میں سیوریج / ڈرینج سسٹم موجود ہے (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی 84 دیہاتوں میں جزوی طور پر ڈرینج سسٹم موجود ہے۔ تاہم ان دیہاتوں میں حکومت ترجیحی بنیادوں پر سیوریج / ڈرینج سسٹم دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ساہیوال شہر کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ تاہم کبھی کبھار کوئی نہ کوئی بندش ہو جاتی ہے جو کہ معمول کا عمل ہے۔ حکومت ساہیوال

شہر کے سیوریج سسٹم کو مزید بڑھانا چاہتی ہے۔ جس کے تحت مالی سال17۔2016 میں شہر کے لئے دو عدد نئی سکیمیں شامل کی گئی ہیں جن کی تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ساہیوال شہر اور اس کے گردونواح کے علاقوں مثلاً چک نمبرR۔6/94اور چک نمبرR۔6/87 میں پرانا سیوریج سسٹم موجود ہے۔ جن کو گاؤں کی یوزر کمیٹیاں چلا رہی ہیں۔ تاہم حکومت ان علاقوں میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ ساہیوال شہر کے شمالی حصے کے تین ڈسپوزل 94-6R,89/6R,87/6R اور کچانور شاہ روڈ پر واقع ہیں جبکہ جنوبی حصے میں منظور کالونی کا ڈسپوزل واقع ہے جن کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن کر رہی ہے اور اچھے طریقے سے چلا رہی ہے تاہم بجلی کی بندش کی وجہ سے کچھ مسائل درپیش آجاتے ہیں۔

لوڈشیڈنگ کے دوران گندے پانی کو گلیوں میں پھیلنے سے روکنے کے لئے تمام ڈسپوزل سٹیشنز پر ڈیزل جنریٹر موجود ہیں۔ جن کی مدد سے یہ مسئلہ حل کرنے کی ہمہ وقت کوشش کی جاتی ہے۔

لاہور: گریٹر اقبال پارک سے متعلقہ تفصیلات

*8567: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گریٹر اقبال پارک لاہور کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کون کون سی سہولیات اس میں فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) اس پارک کی تزئین و آرائش / مرمت کن کن ملازمین کی زیر نگرانی ہوئی ہے، اس وقت اس پارک میں تعینات ملازمین کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) اس پارک کے لئے کون کون سی اشیاء کس کس فرم / کمپنی سے کتنی کتنی مالیت میں خرید کی گئیں کیا ان کی خرید کا ٹینڈر ہوا تھا تو کب، نیز اس میں کس کس پارٹی / فرم نے حصہ لیا تھا یہ ٹینڈر کس کو دیا گیا اور ٹینڈر پاس کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا اس پارک کے لئے زمین بھی خرید کی گئی ہے؟

(ہ) اس پارک کا پہلے نام کیا تھا اور اب اس کا نام تبدیل کرنے کی کیوں ضرورت محسوس کی گئی؟

(و) کیا حکومت اس پارک کی تعمیر اور خرید کردہ اشیا کی بابت انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) گریٹر اقبال پارک لاہور کی تعمیر پر ہارٹیکلچر کے متعلقہ اشیاء پر تقریباً 142,187,250/- روپے اور پی ایچ اے کے انجینئرنگ برانچ کا تقریباً 1186.749 ملین روپے مندرجہ ذیل سہولیات پر خرچ ہوئے۔ اس پراجیکٹ میں مندرجہ ذیل سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

1۔ڈانسنگ فاؤنٹین	2۔فوڈ کورٹس
3۔واش رومز	4۔بچوں کے کھیلنے کی سہولیات
5۔بلٹ فاؤنٹین	6۔نیشنل ہسٹری میوزیم
7۔ کینٹینز	8۔اکھاڑہ
9۔قومی ہیروز کی یادگاریں	10۔سافٹ ویل ٹرین
11۔ گجھی	12۔پارکنگ ایریا
13۔تاریخی / آرائشی دروازہ	14۔سیکورٹی سسٹم
15۔سولر سسٹم	16۔مزار حفیظ جالندھری کی تزئین و آرائش اور مرمت
17۔ایڈمن بلاک	18۔آرائشی روشنیوں و برقی قمقموں کا نظام
19۔ جھیل	

(ب) اس پارک کا ڈیزائن نیسپاک نے بنایا ہے۔Resident Supervision کی ذمہ داری ایسوسی ایٹ کنسلٹنگ انجینئرنگ (ACE) کے سپرد تھی۔ جبکہ تعمیر کا کام حبیب کنسٹرکشن کمپنی کو پیپرا کے قوانین کے مطابق الاٹ کیا گیا۔

اس پارک کی تزئین و آرائش پی ایچ اے کے مندرجہ ذیل ملازمین کے زیرِ نگرانی ہوئی۔ اختر محمود سابقا پراجیکٹ ڈائریکٹر ہارٹیکلچر ،جاوید حامد موجودہ پراجیکٹ ڈائریکٹر، طاہر سلطان پراجیکٹ ڈائریکٹر سول، محمد انصر لطیف اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ارشد علی جنید اشتیاق عامر شاہین ذیشان سرور سب انجینئرز اس وقت پارک میں تعینات ملازمین کے نام اور عہدے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس پارک کا ٹینڈر PPRA کے زیرِ نگرانی حبیب کنسٹرکشن کمپنی کو الاٹ کیا گیا اور تعمیر کے دوران متعلقہ اشیاء کی خریداری اسی کمپنی کے سپرد تھی اس پارک کے ٹینڈر میں مندرجہ ذیل پارٹی / فرم نے حصہ لیا۔

1۔ حبیب کنسٹرکشن 2۔ آئی کین جائنٹ وینچر عالم خان برادرز

اور اس کا ٹینڈر پاس کرنے والے ملازمین کے نام، عہدے اور گریڈ درج ذیل ہیں۔

1۔ میاں شکیل احمد ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے

2۔ ناہید گل بلوچ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے

3۔ خواجہ عرفان اسلم، ڈائریکٹر انجینئرنگ گریڈ18

4۔ ملک ریاض، ڈپٹی ڈائریکٹر گریڈ18

5۔ منیب ہارون، اسسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ17

ادارہ ہذا کے مانیٹرنگ اینڈ آپریشن ڈیپارٹمنٹ نے مندرجہ ذیل چیزیں مہیا کی۔

1۔ پونڈ اریٹر 2۔ مختلف اقسام کے آرائشی گملے

3۔ فوارے 4۔ جدید گھاس کاٹنے کی مشینیں

5۔ گالف کارٹس و برقی موٹر سائیکل

(د) زمین نہیں خریدی گئی۔

(ہ) اس پارک کا نام مینارِ پاکستان تھا۔ اس سے ملحقہ سپورٹس کمپلیکس، سوئمنگ پول، کرکٹ، ہاکی گراؤنڈ اور پہلوانوں کا اکھاڑہ موجود تھا۔ حکومت پنجاب لاہور نے مذکورہ بالا تمام ایریا کو نئے منصوبے جس کا نام گریٹر اقبال پارک کا نام دیا اور NESPAK کے پیشہ ورانہ اعلیٰ ماہرین

نے اس کی ڈیزائننگ کی ہے جس پر عمل درآمد کے لئے پی ایچ اے کو تفویض کیا گیا ہے جو کہ پاکستانی عوام کے لئے بہت بڑا تحفہ ہو گا۔

(و) ہاں! حکومت اس پارک کی تعمیر اور خرید کردہ اشیاء کی بابت انکوائری تیسری پارٹی نیسپاک سے کروا رہی ہے۔

لاہور شمع چوک تا سمن آباد چوک گندے نالے کوCover کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8885: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شمع چوک لاہور تا سمن آباد چوک تک گندے نالے کوcover کرنے کا منصوبہ کب منظور ہوا اور کب مکمل ہوا؟

(ب) مذکورہ گندے نالے کو ڈھاپننے کے لئے کتنا عرصہ لگا؟

(ج) اس پر کتنی لاگت آئی اور ٹھیکہ کس فرد یا فرم کو دیا گیا؟

(د) مذکورہ گندے نالے کو ڈھاپنے میں غیر معیاری کام پر ذمہ داران کا تعین ہوا یا نہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تعمیراتی منصوبہ "دو رویہ سڑک ایل او ایس فیروزپور روڈ تا ملتان روڈ لاہور بتاریخ 16.03.2013" کو ایل ڈی اے کی اتھارٹی میٹنگ میں منظور ہوا اور منصوبہ پر کام جون 2015 میں مکمل ہوا۔

(ب) مذکورہ تعمیراتی منصوبہ 17۔ ستمبر 2013 کو شروع ہوا اور جون 2015 میں مکمل ہوا۔

(ج) اس منصوبہ کی تخمینہ لاگت 4431.429 ملین روپے ہے اور اس کا ٹھیکہ تقابلی ٹینڈرنگ کے بعد M/s ZKB-RELIABLE(JV) کو دیا گیا۔

(د) مذکورہ تعمیراتی منصوبہ کی تعمیر کا معیاری کام معروف کنسلٹنٹ فرموں-M/s NESPAK ECSP(JV) کی زیرِ نگرانی مکمل ہوا۔ جس کی ڈیزائننگ بھی انہی فرموں سے کروائی گئی۔ اس کام کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے۔

لاہور: نیو مزنگ میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8886: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو مزنگ لاہور کا علاقہ تاحال پینے کے صاف پانی سے محروم ہے؟

(ب) حکومت وہاں پر کب تک صاف پانی مہیا کرنے یا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) نیو مزنگ لاہور میں حکومت نے کل کتنے فلٹریشن پلانٹ کب لگائے اور ان کی تنصیب پر کل کتنی لاگت آئی؟

(د) نیو مزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ہ) نیو مزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عرصہ کتنا مقرر کیا گیا، کیا یہ درست ہے کہ فلٹریشن پلانٹ مقررہ وقت پر نہیں لگائے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مزنگ اچھرہ سب ڈویژن کا علاقہ صاف پانی سے محروم ہے۔ اس علاقے میں تین عدد ٹیوب ویل ہیں۔ ایک عدد CFS-4 رسول پارک اولڈ، ایک عدد CFS-2 ٹیوب ویل رسول پارک نیو اور تیسرا CFS-2 پنج پیر روڈ سے پانی کی فراہمی بلا تعطل جاری ہے۔

(ب) حکومت وہاں پر 2017 کے آخر تک (آئی پور پیکیج) کے تحت ایک اور فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) دو عدد فلٹریشن پلانٹس، ایک عدد فلٹریشن پلانٹ رسول پارک نیو ٹیوب ویل پر 2015 میں واسا نے لگایا ہے جس کی لاگت 3.7 ملین روپے ہے جبکہ دوسرا پنج پیر روڈ پر فلٹریشن پلانٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے لگایا ہے۔

(د) نیو مزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ KSB کمپنی کو دیا گیا

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ واسا لاہور نے فلٹریشن پلانٹ اپنے مقررہ وقت پر نہیں لگائے ہیں۔

لاہور: تجاوزات کی شکایات

*8901: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم فروری 2017 سے اب تک سیکرٹری ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو لاہور شہر سے کتنی درخواستیں تجاوزات ختم کرنے کے حوالہ سے وصول ہوئیں؟

(ب) ان درخواستوں پر محکمے نے کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عوام کی جانب سے دی گئی درخواستوں پر محکمہ صرف نشان لگا کر چلا جاتا ہے اور بعد میں لوگ محکمہ کے اہلکاروں سے مک مکا کر لیتے ہیں اور محکمہ برائے نام کارروائی کرتا ہے اور ان encroachment کا مکمل خاتمہ نہیں کرتا اور عوام کا مسئلہ جوں کا توں ہی رہتا ہے؟

(د) اگر جواب درست ہے تو کیا حکومت تجاوزات کے خلاف آپریشن نہ کرنے والے اہلکاروں کو چیک کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے میں یکم فروری 2017 سے 11۔اپریل 2017 تک 32 درخواستیں تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے وصول ہوئیں ان وصول شدہ درخواستوں پر محکمانہ کارروائی کرتے

ہوئے ایل ڈی اے نے اپنے دائرہ کار میں آنے والی تجاوزات کو ختم کر دیا ہے۔البتہ اپنی حدود میں تجاوزات کو ختم کرنا متعلقہ TMA کا کام بھی ہے۔

(ب) جواب شق نمبر (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ ایل ڈی اے اپنی سکیموں میں تجاوزات پر صرف نشان نہیں لگاتا بلکہ اپنے دائرہ اختیار میں آنے والی تجاوزات کو قانون کے مطابق فوری کارروائی کر کے ختم کرتا رہتا ہے۔

(د) کارروائی نہ کرنے کی بابت اگر کوئی شکایت وصول ہوئی تو محکمہ متعلقہ اہلکاروں کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائے گا۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں نیا سیوریج ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*9152: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کے کل کتنے علاقے ہیں جن میں سال 16-2015 میں نیا سیوریج ڈالا گیا؟

(ب) مذکورہ ٹاؤن کے کتنے علاقے ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے اور کتنے علاقے یا آبادیاں ایسی ہیں جن میں سیوریج سسٹم موجود نہیں ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم پرانا اور ضرورت کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے اکثر بند رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کے تمام پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک سیوریج ڈالنے کا کام مکمل کر لیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن واسا لاہور میں سال 16-2015 کے دوران 16 علاقہ جات میں سیوریج ڈالا گیا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عزیز بھٹی ٹاؤن واسا کی حدود میں تمام علاقہ جات میں سیوریج سسٹم موجود ہے البتہ کچھ علاقے تنویر آباد، گوجہ پیر روڈ اور ملحقہ آبادیاں، الفیصل ٹاؤن، ہربنس روڈ اور ملحقہ آبادیاں، مہر فیاض کالونی، نئی آبادی ہربنس پورہ وغیرہ میں پُرانا سسٹم موجود ہے جو کہ فنکشنل ہے۔

(ج) واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کے کچھ علاقہ میں پرانا سیوریج سسٹم موجود ہے لیکن وہ فنکشنل ہے۔ان علاقوں میں سیوریج بندش کی شکایات کو محکمہ روزانہ کی بنیاد پر حل کرتا ہے اس کے علاوہ ان علاقوں میں واسا شیڈول کے مطابق ڈیسلٹنگ کا عمل مکمل کیا جاتا ہے جس سے سیوریج سسٹم بہتر طریقے سے کام کرتا ہے۔

(د) واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کا تمام سیوریج سسٹم تبدیل کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔البتہ جن علاقوں میں پرانا سیوریج سسٹم موجود ہے ضرورت پڑنے پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

لاہور: باغ جناح میں کنٹین کے ٹینڈر سے متعلقہ تفصیلات

*9156: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح لاہور کے اندر کتنی کنٹینز ہیں؟

(ب) جو کنٹینز باغ جناح کے اندر ہیں ان کا ٹینڈر 2015 سے آج تک کب دیا گیا اور اس کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا ٹینڈرز کی تاریخ بیان فرمائیں نیز ٹھیکہ لینے والے ٹھیکیداروں کے ناموں کی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ باغ کے اندر بغیر ٹینڈر کنٹینز بنائی ہوئی ہے جس سے قومی خزانہ کو نقصان پہنچ رہا ہے؟

(د) ان کنٹینز سے 2015 سے آج تک کتنی رقم حاصل ہوئی سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) باغ جناح لاہور کے اندر دو کنٹینز (الف)گلشن ریسٹورنٹ مع دو عدد سٹالز (ب) سپیشل چلڈرن پارک کنٹین ہیں۔

(ب) گلشن ریسٹورنٹ

(الف) گلشن ریسٹورنٹ کا ٹینڈر برائے عرصہ ایک سال(2015-07-01 تا 2016-06-30)کا اشتہار روز "نامہ نوائے وقت" مورخہ 2015-06-12 کو دیا گیا۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس اشتہار کی بابت محمد امین عاطف ولد منظور حسین نے بذریعہ ٹینڈر مبلغ۔/95,72,786روپے میں ٹھیکہ حاصل کیا۔

(ب) ٹھیکہ کی مدت برائے عرصہ ایک سال مکمل ہونے سے پہلے مذکورہ بالا ٹھیکیدار نے تحریری طور پر استدعا کی کہ وہ اپنا کاروبار ٹھیکہ بوجوہ نقصان مزید چلانے سے قاصر ہے اور اپنی جمع شدہ سکیورٹی مبلغ۔/10,00,000 روپے ضبط کرنے کے عوض ٹھیکہ منسوخ کرنے کا خواہش مند ہے۔معاہدہ کی شق نمبر25 کے تحت مجاز حاکم کی منظوری کے بعد ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا اور مذکورہ بالا سکیورٹی کی رقم بحق سرکار ضبط کر لی گئی۔

(ج) مذکورہ بالا منسوخی ٹھیکہ،اس ٹھیکہ کا ٹینڈر برائے عرصہ تین سال (2016-03-01 تا 2019-02-28)روز نامہ "نوائے وقت"مورخہ2016-01-25 میں دوبارہ مشتہر ہوا کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس اشتہار کی بابت فرخ محمود ولد چودھری محمد حسین نے بذریعہ ٹینڈر مبلغ۔/50,00,000روپے سالانہ کی بنیاد پر ٹھیکہ حاصل کیا۔اشتہار اخبار اور فرد نیلامی کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سپیشل پرسنز پارک کنٹین

(الف) سپیشل پرسنز پارک کنٹین باغ جناح کے ٹھیکہ کا ٹینڈر برائے عرصہ ایک سال2015-07-01 تا2016-06-30)روز نامہ "نوائے وقت"مورخہ 2016-06-30مشتہر ہوا اس ٹینڈر کی بابت اسد علی ولد محمد حسین خان نے

کینٹین مذکورہ کا ٹھیکہ مبلغ۔/6,85,000روپے میں حاصل کیا۔ اشتہار اخبار اور فرد نیلامی کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا ٹھیکہ برائے کینٹین سپیشل پرسنز پارک کی مدت مکمل ہونے کے بعد متذکرہ ٹھیکہ کے ٹینڈر کا اشتہار برائے عرصہ16۔09۔15تا 17۔09۔14روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 16۔08۔23مشتہر ہوا اور اس ٹینڈر کی بابت فرخ محمود ولد چودھری محمد حسین نے مبلغ۔/6,10,000روپے میں ٹھیکہ حاصل کیا۔ اشتہار اخبار اور فرد نیلامی کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ باغ کے اندر بغیر ٹینڈر کینٹینز بنائی ہوئی ہیں نیز اس ضمن میں قومی خزانہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچ رہا ہے۔

(د) ان کنٹینز سے 2015 سے آج تک حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

گلشن ریسٹورنٹ

سال2015	=	۔/33,93,197روپے
سال2016	=	۔/50,00,000روپے
(دو اقساط)سال2017	=	۔/25,00,000روپے

سپیشل پرسنز پارک کینٹین

سال2015	=	۔/13,50,000روپے
سال2016	=	۔/6,85,000روپے
سال2017	=	۔/6,10,000روپے

لیّہ: ہاؤسنگ کالونی کی زمین اور ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*9197: **چودھری اشفاق احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ہاؤسنگ کالونی لیہ کی کل زمین کتنی ہے؟

(ب) کتنی زمین اس کالونی کی کس کس محکمہ کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) اس کالونی کی کتنی زمین پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، پتاجات اور زیر قبضہ زمین بتائیں؟

(د) اس وقت اس کالونی میں کتنے پلاٹ خالی پڑے ہیں ان کے نمبر بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ / موجودہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی لیہ کو 1825 ایکڑ 2 کنال اور 16 مرلہ زمین بروئے نوٹیفکیشن مورخہ 3۔فروری 1973 کو منتقل ہوئی۔

(ب)

محکمہ جات	ایکڑ	کنال	مرلے
ڈسٹرکٹ کمپلیکس لیہ	381	01	13
ایمپلائز کالونی	50	00	00
شوگر ملز لیہ	89	00	19
شوگر ملز کالونی لیہ	67	02	07
گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ لیہ	41	06	12
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز لیہ	42	00	00
گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز لیہ	16	00	00
گورنمنٹ ہائی سکول ٹی ڈی اے کالونی (بوائز) لیہ	02	04	07
گورنمنٹ ہائی سکول ٹی ڈی اے کالونی (گرلز) لیہ	02	04	07
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لیہ	20	00	00
ٹی ڈی اے ورکشاپ لیہ	10	00	00
ٹی ڈی اے ورکشاپ سٹور لیہ	00	12	08
پاور ہاؤس واپڈا لیہ	01	05	10
سٹور بن اینڈ ایچ ٹائپ گودام لیہ	14	00	00
	ٹاؤن ہال 51	00	00
	قبرستان 07	04	00
میونسپل کمیٹی لیہ	کچی آبادی منظور آباد 13	02	07
	ابراہیم آباد 11	00	00

یوسف آباد	20	06	07	
محکمہ زراعت لیبر	00	09	15	
پولیس سٹیشن لیبر	02	05	00	
کارپٹ سنٹر لیبر	01	00	00	
ڈسٹرکٹ پبلک سکول لیبر (گرلز)	02	05	00	
ڈسٹرکٹ پبلک سکول لیبر (بوائز)	05	00	00	
کمیونٹی سنٹر لیبر	00	03	14	
جنرل بس سٹینڈ لیبر	04	02	08	
واٹر ورکس (میونسپل کمیٹی) لیبر	00	03	13	
سٹرکیں، گرین بیلٹ، خالی جگہیں اور لیبر مائنر	137	05	08	
جو زمین ٹی ڈی اے نے فروخت کی	146	00	12	
وکلاء کالونی لیبر	27	04	00	
صدیق سنٹرل پارک لیبر	09	00	00	
کل رقبہ جو مختلف محکمہ جات کو منتقل ہوا	1276	00	11	
بستی حسین آباد لیبر	10	00	00	ناجائز قابضین
یوسف آباد 02 نزد ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس	03	00	00	عدالت عالیہ ملتان میں کیس زیر سماعت ہے

(ج)

غریب آباد لیبر	02	00	00	عدالت عالیہ ملتان میں زیر سماعت ہے
گرین بیلٹ	21	01	09	
محمد انور علوی ولد نامعلوم نزد گرلز کالج لیبر	00	01	00	رجسٹرڈ FIR ہے
محمد عمران بھٹی ولد حق نواز (کانسٹیبل) نزد نیلم ہوٹل	00	00	100	رجسٹرڈ FIR ہے
بستی چھوہن لیبر برائے تجویز ہاؤسنگ سکیم نمبر 04 لیبر	31	--	--	عدالت ڈسٹرکٹ جج لیبر میں کیس زیر سماعت ہے

(د)

محبوب الٰہی نزد بستی چھوہن لیہ	37	04	00	عدالت عالیہ ملتان میں زیر سماعت ہے
بہار خانم زوجہ محمد سرور سکنہ محلہ گجرانوالا لیہ نزد گرلز کالج لیہ	15	04	00	عدالت عظمیٰ میں کیس زیر سماعت ہے
عبدالوہاب ولد محمد مشتاق نزد ڈی سی آفس روڈ لیہ	15	04	00	عدالت عظمیٰ میں کیس زیر سماعت ہے

	کل پلاٹس	الاٹ ہوئے	باقی پلاٹس	
ہاؤسنگ کالونی نمبر01 لیہ	548	546	02عدالتی مقدمہ	وزیر اعلیٰ کوٹا
ہاؤسنگ کالونی نمبر02 لیہ	599	510	89	نیلام عام
ہاؤسنگ کالونی نمبر02 لیہ ایکسٹینشن 2&1	250	20	230	نیلام عام
ہاؤسنگ کالونی نمبر03 لیہ	739	488	251	نیلام عام
03مرلہ ہاؤسنگ سکیم لیہ	1089	999	90	نیلام عام

لاہور: علامہ اقبال ٹاؤن کے پارکس اور ملازمین کی تعداد و تفصیل

*5627: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے گلشن اقبال پارک علامہ اقبال ٹاؤن میں کل کتنے مالی کام کرتے ہیں نیز یہ مالی کون سے گریڈ میں کام کرتے ہیں؟

(ب) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کل کتنے پارکس ہیں، ان میں ہر ایک پارک میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) گلشن اقبال پارک میں مالیوں کی کل تعداد 105 ہیں۔ یہ مالی گریڈ 1 اور 2 میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) علامہ اقبال ٹاؤن سکیم میں 76 پارکس اور 17 گرین بیلٹس ہیں اور ان پارکوں میں 123 مالی کام کرتے ہیں۔

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بہاولپور سے متعلقہ تفصیلات

*8245:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بہاولپور کس مالی سال میں قائم ہوئی اور گزشتہ تین مالی سالوں میں ڈویلپمنٹ کی مد میں سال وار کتنی رقم فراہم کی گئی۔اس وقت منظور شدہ کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں PC1 کے مطابق پی ایچ اے بہاولپور نے مختلف نوعیت کی کتنی اسامیاں مانگی ہیں اور یہ اسامیاں حکومت کب تک فراہم کرے گی؟

(ب) مالی سال17-2016 میں پی ایچ اے لاہور کو کتنی رقم ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں فراہم کی گئی اور پی ایچ اے بہاولپور کو ترفیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بہاولپور ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر SO(UD)1-31/2014 بتاریخ16.04.2014 مالی سال14-2013 کے تحت قائم ہوئی،نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پچھلے تین سالوں میں کوئی ترقیاتی بجٹ نہیں دیا گیا۔ کل منظور شدہ اسامیاں SNE کے مطابق 164 ہیں105 اسامیاں پُر کرلی گئی ہیں جبکہ 59 اسامیاں خالی ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مختلف نوعیت کی کوئی بھی اسامی مالی سال17-2016 میں نہیں مانگی گئی۔ البتہ تمام موجود ہ خالی اسامیوں پر مالی سال18-2017 میں بھرتی کرلی جائے گی۔

(ب) مالی سال17-2016 میں پی ایچ اے،لاہور کو غیر ترقیاتی مد میں مختص کردہ1240.272 ملین رقم میں سے اب تک1181.454 ملین روپے فراہم کئے گئے جبکہ ترقیاتی مد میں 650.00 ملین رقم مختص و فراہم کی گئی، مختص و فراہم کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ پی ایچ اے بہاولپور کو مالی سال17-2016 میں ترقیاتی فنڈ 56.00 ملین اور غیر ترقیاتی فنڈ50.00 ملین منظور ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8592: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں حکومت شہریوں کو پینے کے لئے صاف مہیا کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) حکومت پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کون کونسے نئے منصوبے لا رہی ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں اب تک کل کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے جاچکے ہیں نیز ان کی تنصیب پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا لاہور

حکومتِ پنجاب کی ہدایت پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں۔

- تمام ٹیوب ویلوں پر پانی میں بائیو کلورائیٹ محلول روزانہ کی بُنیاد پر شامل کیا جارہا ہے۔
- گاہے بگاہے واٹر سپلائی لائنوں کی فلشنگ کی جارہی ہے۔
- روزانہ کی بُنیاد پر پانی کے نمونہ جات لے کر اُن کا تجزیہ کیا جارہا ہے۔
- دورانِ لوڈ شیڈنگ ٹیوب ویلوں کو بوقتِ ضرورت جنریٹرز پر بھی چلایا جاتا ہے تاکہ پانی کی فراہمی بلا تعطل جاری رہے۔

چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع لاہور کی شہری حدود میں فراہمی و نکاسی آب کی سکیموں کی تعمیر و دیکھ بھال کا ذمہ دار واسا لاہور ہے جبکہ ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں فراہمی و نکاسی آب کی سکیموں کی تعمیر پبلک

ہیلتھ انجینئرنگ کے ذمہ ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سکیموں کو مکمل کرنے کے بعد چلانے، دیکھ بھال و مرمت کے لئے CBO کے حوالے کر دیتا ہے۔ اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں 52 دیہات کے لئے واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کر کے چلانے و دیکھ بھال و مرمت کی خاطر CBO کے حوالے کر دی ہیں جن میں سے 29 سکیمیں CBO کے پاس چالو حالت میں ہیں اور ان سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل رہا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی کا دائرہ کار دیہی علاقوں تک محدود ہے۔ پنجاب صاف پانی کمپنی ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے اور اس سلسلے میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) واسا لاہور

حکومتِ پنجاب صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے درج ذیل منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔

- لاہور میں پینے کا صاف پانی، نکاسی آب کا نظام، پی سی سی اور دیگر سہولیات کی فراہمی۔ (کام جاری)
- لاہور میں واٹر سپلائی سسٹم میں انرجی سیونگ کا منصوبہ ۔ 105 عدد ٹیوب ویلوں کی تبدیلی اور 105 عدد نئے آر سینک ریمول فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب۔(کام جاری)
- واسا نہری پانی کو صاف کر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہا ہے تاکہ زیرزمین پانی پر انحصار بتدریج کم کیا جاسکے اِس سلسلے میں پہلے مرحلے میں 100 کیوسک استعداد کا Surface Water Induction ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے مشاورتی فرم "Enviro Consultant" کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واسا کی ماسٹر پلاننگ میں مشاورتی فرم Mott Mcdonal Pakistan (MMP) زیرزمین پانی کے حوالے سے جامع سفارشات مرتب کر رہی ہے تاکہ مستقبل میں اِن مسائل پر قابو پایا جاسکے۔

چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں صرف ایک واٹر سپلائی سکیم کا ہنہ زیر تعمیر ہے۔ مزید برآں ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے سال 17۔2016 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ 47 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگا رہا ہے جن کی کل لاگت 234.865 ملین ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) واسالاہور

ضلع لاہور میں اب تک 280 فلٹریشن پلانٹ لگائے جاچکے ہیں ان کی تنصیب پر کل 1036 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کل 109 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں جن پر 495.784 ملین لاگت آئی ہے جن سے عوام صاف پانی حاصل کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی کا دائرہ کار دیہی علاقوں تک محدود ہے۔ پنجاب صاف پانی کمپنی نے ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں ابھی تک کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا، پنجاب صاف پانی کمپنی کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے اور اس سلسلے میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے مکمل ہو چکا ہے۔

لاہور میں سائن بورڈ کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8684: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے سائن بورڈ کن کن علاقوں میں لگائے گئے ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سائن بورڈز سے 2015 سے آج تک کتنی آمدنی ہوئی سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) ان سائن بورڈز پر اشتہار لگانے کا کیا طریق کار ہے وضاحت بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں کل سائن بورڈز کی تعداد302اور اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سائن بورڈز سے آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنوری2015تاجون2015	-/134.6ملین
جولائی تاجون16۔2015	-/281.0ملین
جولائی تامارچ17۔2016	-/198.8ملین

(ج) ان منظور شدہ سائن بورڈز پر اشتہار لگانے کا طریق کار یہ ہے کہ ایک باقاعدہ رجسٹر شدہ ایڈورٹائزر درخواست کے ذریعے بورڈ لگانے کی اجازت لیتا ہے اور تشہیر کے لئے بورڈ پر اپنا رابطہ نمبر آویزاں کرتا ہے۔ جس کے ذریعے مختلف کمپنیاں اپنا اشتہار آویزاں کرتی ہیں۔

راولپنڈی میں واٹر سپلائی کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

*8815: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں سال16۔2015 میں کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی ؟

(ب) کتنے واٹر سپلائی کے منصوبے جات پر اس وقت کام جاری ہے اور یہ کب تک مکمل ہونگے ؟

(ج) یہ منصوبہ جات کن کن علاقوں میں شروع کئے گئے ان کے ناموں کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع راولپنڈی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیرِ تحت علاقوں میں سال16۔2015 میں واٹر سپلائی سکیموں پر کل156.869 ملین روپے خرچ ہوئے۔

واسا راولپنڈی

راولپنڈی شہر میں سال16۔2015 میں655.780 ملین کی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی۔

(ب) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

اس وقت ضلع راولپنڈی میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیرِ تحت واٹر سپلائی سکیم کے 12 منصوبوں پر کام جاری ہے اور فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ان کو مقررہ مدت میں مکمل کر لیا جائے گا۔

واسا راولپنڈی

اس وقت 2 منصوبوں جز(ج) کا نمبر شمار 4 اور 5 پر کام جاری ہے اور یہ منصوبے اگلے سال تک مکمل ہونگے۔ باقی 13 منصوبے مکمل ہو گئے ہیں۔

(ج) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

یہ منصوبہ جات مندرجہ ذیل علاقوں میں شروع کئے گئے ہیں۔

(1) واٹر سپلائی سکیم فضائیہ ہاؤسنگ کالونی تحصیل راولپنڈی
(2) واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد تحصیل راولپنڈی
(3) واٹر سپلائی سکیم اعوان ٹاؤن قاسم آباد تحصیل راولپنڈی
(4) واٹر سپلائی سکیم بوکرہ تحصیل راولپنڈی
(5) واٹر سپلائی سکیم چشتیہ آباد تحصیل راولپنڈی
(6) واٹر سپلائی سکیم ڈھوک گجراں
(7) رورل واٹر سپلائی سکیم دھمیال تحصیل راولپنڈی
(8) رورل واٹر سپلائی سکیم بھون تحصیل کہوٹہ
(9) رورل واٹر سپلائی سکیم ٹھٹہ خلیل تحصیل ٹیکسلا
(10) واٹر سپلائی سکیم کلری تحصیل راولپنڈی
(11) بحالی و مرمت رورل واٹر سپلائی اینڈ درینج سکیم موہڑہ داروغہ تحصیل راولپنڈی
(12) بحالی و مرمت رورل واٹر سپلائی سکیم پھلینا تحصیل کلر سیداں

واسا راولپنڈی

یہ منصوبے راولپنڈی شہر کے راول ٹاؤن کی 46 یونین کونسلز، پوٹھار ہار ٹاؤن کی 15 یونین کونسلز اور راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ میں شروع کئے گئے ہیں اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ منصوبوں کی لاگت و اخراجات 16-2015 ملین روپے

منصوبے کا نام	لاگت ملین روپوں میں	اخراجات ملین روپوں میں 16-2015
1۔ پی پی۔4 میں دو ٹیوب ویلوں کی تنصیب	28.507 ملین	18.000 ملین

اور پائپ لائنوں کی بچھائی		
2۔NA-56میں پانی کی سپلائی کے سسٹم کی بہتری	99.500ملین	79.500ملین
3۔NA-54میں 2ٹیوب ویلوں کی تنصیب	98.630ملین	40.000ملین
4۔شہر بھر میں پانی کی پرانی و بوسیدہ لائنوں کی تبدیلی (گیمیٹر و پراجیکٹ)	500.000ملین	50.000ملین
5۔پانی کی سہولت کو وسیع کرنا ان علاقوں میں جو حال میں واسا میں شامل ہوئے	250.000ملین	50.000ملین
6۔ڈھوک راجہ محمد خان، یونین کونسل چکلالہ میں پانی کا منصوبہ	28.000ملین	1.000ملین
7۔پانی کی ٹینکی UC-8,UC-5اور UC-9میں	12.000ملین	9.500ملین
8۔فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب خیابان سرسید، فوجی کالونی اور ڈھوک حسو میں	2.700ملین	2.700ملین
9۔پی پی۔12میں تین ٹیوب ویلوں کی تنصیب، پانی اور سیوریج کی لائنوں کی بچھائی	25.000ملین	25.000ملین
10۔پی پی۔12میں 2ٹیوب ویلوں کی تنصیب	15.000ملین	13.000ملین
11۔UC-17، UC-22اور UC-24میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب	15.000ملین	15.000ملین
12۔NA-56میں 19فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب	18.789ملین	15.000ملین
13۔فضل ٹاؤن میں ٹیوب ویل کی تنصیب اور پانی کی لائنوں کی بچھائی پی پی۔06	41.429ملین	9.900ملین
14۔UC-75,UC-74میں چار فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب	4.000ملین	2.180ملین
15۔جامع پانی کا منصوبہ برائے ڈھوک چوہدریاں، مور گاہ اور کوٹھا کلاں، راولپنڈی پی پی۔06	642.855ملین	325.00ملین

لاہور مین بلیوواردگلبرگ میں مال اور دکانات سے متعلقہ تفصیلات

*8835: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 97 مین بلیوارڈ گلبرگ لاہور ایک رہائشی پلاٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس جگہ پر ایک بڑا مال بنا ہوا ہے جس میں متعدد دکانیں مختلف برانڈ کی چل رہی ہیں اس کا اپنا پارکنگ سٹینڈ بھی نہ ہے؟

(ج) اگر اس جگہ کا نقشہ بطور کمرشل ایریا بنوایا گیا تو اس کا نقشہ مع اجازت نامہ کی کاپی فراہم کی جائے اور اس کی کمرشلائزیشن کی کتنی فیس سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی ہے؟

(د) اگر اس کا نقشہ بطور استعمال کمرشل منظور نہیں ہوا تو پھر یہاں پر دکانیں اور کاروبار کس کی اجازت سے ہو رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مین بلیوارڈ گلبرگ میں 97 نمبر کوئی پلاٹ نہ ہے۔ البتہ سوال میں اٹھائے گئے نکات کی روشنی میں ایک ایسا پلاٹ 94 بلاک D/I گلبرگ میں موجود ہے۔

(ب) پلاٹ نمبر 94 بلاک D/I گلبرگ میں Mall-I کے نام سے کمرشل عمارت بنی ہوئی ہے۔ جس کی پارکنگ بھی منظور شدہ نقشہ کے مطابق موقع پر موجود ہے۔

(ج) پلاٹ نمبر 94 بلاک D/I گلبرگ پر تعمیر Mall-I کی تفصیل درج ذیل ہے؛

رقبہ پلاٹ	=	K-0M-72SQFT7
مستقل کمرشل	=	مذکورہ پلاٹ 2003-03-07 کو مستقل کمرشل ہوا۔
نقشہ کی تفصیل	=	مذکورہ پلاٹ کا نقشہ لوئیر گراؤنڈ فلور۔ اپر گراؤنڈ فلور۔ فرسٹ فلور۔ سیکنڈ فلور۔ ممٹی فلور

(د) پلاٹ نمبر94 بلاک D/I گلبرگ کا نقشہ، کمرشل ہال اور دکانوں کے استعمال کے لئے مورخہ12.01.2010 کو منظور ہوا۔

ایل ڈی اے میں ڈائریکٹر کمرشلائزیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8836: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر اشرف نامی ملازم محکمہ لوکل گورنمنٹ سے بطور ڈائریکٹر کمرشلائزیشن ایل ڈی اے میں ڈیپوٹیشن پر آیا تھا اگر ہاں تو کب ایل ڈی اے میں ڈیپوٹیشن پر آیا؟

(ب) اس نے بطور ڈائریکٹر کمرشلائزیشن ایل ڈی اے کس کس جگہ کو کمرشلائز کرنے کی منظوری دی اور کتنی رقم کمرشلائزیشن فیس وصول کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر نے ایسے ایریاز کو بھی کمرشلائز ڈیکلیر کر دیا ہے جو کہ صرف بطور رہائشی ایریاز ہی Use ہو سکتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس آفیسر کی اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کی بابت ایک انکوائری بھی ہوئی ہے یا چل رہی ہے اگر ہاں تو یہ انکوائری کون کون سے آفیسرز کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت کیس اس آفیسر کے خلاف نیب میں بھجوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محمد اشرف (لوکل کونسل سروس، پی ایس۔17) نے، جو کہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ملازم تھا، GAD&S کے دفتری حکم بتاریخ 02.12.2013 ڈیپوٹیشن پر ایل ڈی اے کو حاضری رپورٹ دی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مجاز اتھارٹی نے بذریعہ دفتری حکم بتاریخ 03.12.2013 کو اسے ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ۔I مقرر کیا تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو کہ بطور

ڈائریکٹر کمرشلائزیشن، ایل ڈی اے بھی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔مذکورہ آفیسر کی خدمات ان کے محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو بذریعہ دفتری حکم بتاریخ 08.10.2016 کے تحت واپس کر دی گئی ہیں۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بطور ڈائریکٹر کمرشلائزیشن ایل ڈی اے ، موصوف نے اپنے دور ملازمت میں تقریباً "1100 پلاٹ کمرشل کئے اور تقریباً "600 ملین روپے کمرشلائزیشن فیس وصول کی۔

(ج) جی،ہاں! یہ درست ہے۔اب تک کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے مطابق مذکورہ آفیسر نے تین عدد ایسی پراپرٹیز کو بھی کمرشل کیا ہے جو کہ رہائشی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے مستقل کمرشل نہ ہو سکتی تھیں۔ جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ آفیسر چونکہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ملازم تھا اور ڈیپوٹیشن پر ایل ڈی اے میں ت اس لئے اس بابت سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب، کو ریفرنس برائے انکوائری بھیجا گیا ہے تاکہ مذکورہ آفیسر کے خلاف PEEDA Act, 2006 کے تحت کارروائی کی جاسکے ریفرنس تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ آفیسر کے خلاف ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ، لاہور اور ڈائریکٹر جنرل نیب، پنجاب کو بھی کارروائی کے لئے ریفرنسز بھیجے گئے ہیں جو کہ تتمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8887: محترمہ نگہت شیخ : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں حکومت شہریوں کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) حکومت پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کون کون سے نئے منصوبے لا رہی ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں اب تک کل کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے جا چکے ہیں نیز ان کی تنصیب پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا ایل ڈی اے

حکومتِ پنجاب کی ہدایت پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

- تمام ٹیوب ویلوں پر پانی میں بائیو کلورائیٹ محلول روزانہ کی بُنیاد پر شامل کیا جا رہا ہے۔
- گاہے بگاہے واٹر سپلائی لائنوں کی فلشنگ کی جا رہی ہے۔
- روزانہ کی بُنیاد پر پانی کے نمونہ جات لے کر اُن کا تجزیہ کیا جا رہا ہے۔
- دورانِ لوڈ شیڈنگ ٹیوب ویلوں کو بوقتِ ضرورت جینریٹرز پر بھی چلایا جاتا ہے تاکہ پانی کی فراہمی بلا تعطل جاری رہے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع لاہور کے اندر شہری حدود میں فراہمی و نکاسی آب کی سکیموں کی تعمیر و دیکھ بھال کا ذمہ دار واسا لاہور ہے جبکہ ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں فراہمی و نکاسی آب کی سکیموں کی تعمیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذمے ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سکیموں کو مکمل کرنے کے بعد چلانے دیکھ بھال و مرمت کے لئے CBO کے حوالے کر دیتا ہے۔ اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں 52 دیہات کے لئے واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کر کے چلانے و دیکھ بھال و مرمت CBO کے حوالے کر دی ہیں۔ جن میں 29 سکیمیں CBO کے پاس چالو حالت میں ہیں اور ان سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل رہا ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ کا دائرہ کار صوبے کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہے۔ پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ نے ضلع لاہور میں Preliminary

Survey مکمل کر لیا ہے۔Detailed Survey جاری ہے۔ جو کہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ اس سروے کی بنیاد پر واٹر سپلائی کے پلانٹس کی تنصیب کی جائے گی۔ پلانٹس کی تنصیب کا کام اگلے مالی سال میں فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دیا جائے گا۔

واسا ایل ڈی اے

(ب) حکومتِ پنجاب صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے درج ذیل منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔

- ❖ لاہور میں پینے کا صاف پانی، نکاسی آب کا نظام، پی سی سی اور دیگر سہولیات کی فراہمی۔(کام جاری ہے)
- ❖ لاہور میں واٹر سپلائی سسٹم میں انرجی سیونگ کا منصوبہ۔ 105 عدد ٹیوب ویلوں کی تبدیلی اور 105 عدد نئے آر سینک ریمول فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب۔(کام جاری)۔

واسا نہری پانی کو صاف کر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہا ہے تاکہ زیر زمین پانی پر انحصار بتدریج کم کیا جاسکے اِس سلسلے میں پہلے مرحلے میں100 کیوسک استعداد کاSurface Water Induction ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے مشاورتی فرم"Enviro Consultant" کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

علاوہ ازیں واسا کی ماسٹر پلاننگ میں مشاورتی فرمMott Mcdonal Pakistan (MMP)زیر زمین پانی کے حوالے سے جامع سفارشات مرتب کر رہی ہے تاکہ مستقبل میں اِن مسائل پر قابو پایا جاسکے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں صرف ایک واٹر سپلائی سکیم کاہنہ زیر تعمیر ہے مزید بر آں ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے سال 17-2016 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ 47 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگا رہا ہے۔ جن کی کل لاگت234.865 ملین آئے گی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ کا دائرہ کار صوبے کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہے۔ پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ نے ضلع لاہور میں Preliminary Survey مکمل کرلیا ہے۔Detailed Survey جاری ہے۔ جو کہ جلد مکمل کرلیا جائے گا۔ اس سروے کی بنیاد پر واٹر سپلائی کے پلانٹس کی تنصیب کی جائے گی۔ پلانٹس کی تنصیب کا کام اگلے مالی سال میں فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دیا جائے گا۔

واسا ایل ڈی اے

(ج) ضلع لاہور میں اب تک 280 فلٹریشن پلانٹ لگائے جاچکے ہیں ان کی تنصیب پر کل 1036 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع لاہور کے دیہی علاقوں میں اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کل 109 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں جن پر 495.784 ملین لاگت آئی ہے جن سے عوام صاف پانی حاصل کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صاف پانی کمپنی

ضلع لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد کا فیصلہ Detailed Survey کی روشنی میں کیا جائے گا۔ جو کہ ابھی جاری ہے۔

ضلع جہلم حلقہ پی پی۔27 میں واٹر سپلائی کی سکیمیں
اوران کے آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8949: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سال 15-2014 اور 16-2015 میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں ان میں سے کتنی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی تک التواء میں ہیں اور کیوں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان سکیموں پر جو اخراجات آئے کیا ان کا آڈٹ کروایا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) پی پی۔27 میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں، آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی نے ضلع جہلم کے دیہی علاقوں میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے مکمل کر لیا ہے اور 2352 پانی کے نمونوں کی بنیاد پر GIS میپنگ بھی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ منصوبہ جات کے تخمینے، سہولت سنٹرز / واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے جگہ کا تعین اور گاؤں کی سطح پر صاف پانی کی تنظیمیں تشکیل دی جا چکی ہیں۔ پنجاب صاف پانی کمپنی کے منصوبہ جات کے نفاذ سے ضلع جہلم کے دیہی علاقوں میں 600 گاؤں اور دیہات کے تقریباً 12 لاکھ افراد پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہوں گے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع جہلم میں مالی سال 15-2014 میں کل 8 واٹر سپلائی کی سکیمیں شروع کی گئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں تاہم واپڈا کے کنکشن کی تاخیر کی وجہ سے تین سکیمیں چالو نہ کی جا سکیں اب واپڈا نے ان سکیموں کا سامان جاری کرنا شروع کر دیا ہے اور جلد باقی ماندہ سکیمیں بھی واپڈا کنکشن ملنے پر چالو کر دی جائیں گئی اور مالی سال 16-2015 میں کل 3 سکیمیں شروع کی گئیں جنکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی

ابھی تک صاف پانی کمپنی کے منصوبہ جات کی site پر execution سٹارٹ نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے کوئی اخراجات نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی آڈٹ کروایا گیا۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

جی، ہاں! ان سکیموں پر جو اخراجات آئے ان کا باقاعدہ طور پر آڈٹ کروایا گیا ہے۔

(ج) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

پی پی۔27 میں 47 نمبر سکیمیں مکمل طور پر چل رہی ہیں اور 7 نمبر سکیمیں بند پڑی ہیں جو سکیمیں بند پڑی ہیں ان کی بحالی کے گئے ٹینڈر رواں ماہ مئی 2017 میں دیئے گئے جو کہ جلد تکمیل کے مراحل میں آجائیں گی۔

ضلع جہلم: پی پی۔26اور27میں واٹر سپلائی اور سیوریج سے متعلقہ تفصیلات

*8950: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی۔26اور27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے منصوبے ہیں جو نامکمل ہیں؟

(ج) ان منصوبوں کی مدت تکمیل کیا تھی اور منصوبے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) **پنجاب صاف پانی کمپنی**

پنجاب صاف پانی کمپنی کا مینڈیٹ صرف پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی ہے۔ سیوریج محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (PHED) کے دائرہ کار میں ہے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی26 اور 27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے 25 منصوبہ جات کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **پنجاب صاف پانی کمپنی**

پنجاب صاف پانی کمپنی نے ضلع جہلم کے دیہی علاقوں میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے مکمل کر لیا ہے۔ پانی کے معیار کے سیمپلز کی بنیاد پر GIS میپنگ بھی مکمل کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ منصوبہ جات کے تخمینے، سہولت مرکز / واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے جگہ کا تعین اور گاؤں کی سطح پر صاف پانی ٹیمیں بھی تشکیل دی جا چکی ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ان منصوبوں میں 21 منصوبہ جات ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور 4 منصوبہ جات نامکمل ہیں۔

(ج) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ان میں دو منصوبہ جات کی مدت تکمیل30۔جون2018 ہے جو بروقت مکمل ہو جائیں گئے۔باقی دو منصوبہ جات میں سے ایک پر بجلی کا کنکشن رہتا ہے اور ایکunder test operationہے۔

ضلع گجرات کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9056:میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع گجرات کی کس کس اربن واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں پر کام جاری ہے ان شہروں کے نام،ان سکیموں کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سکیموں پر کب کام شروع ہوا اور کب مکمل ہونا تھا؟

(ج) ان پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام سکیم وار ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) ان کا کام کن کن فرموں / ٹھیکیداروں کو الاٹ کیا گیا ہے؟

(ہ) ان شہروں میں جن میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں پر کام جاری ہے ان کی کتنے فیصد آبادی اس سے مستفید ہو گی باقی آبادیوں میں کب یہ کام سرانجام دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس وقت ضلع گجرات کی درج ذیل واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں پر کام جاری ہے۔

سیریل نمبر	سکیم کا نام	شہر کا نام	تخمینہ لاگت
1	اربن واٹر سپلائی سکیم گجرات سٹی	گجرات	684.050
2	اربن سیوریج سکیم کنسٹرکشن2 پمپ سٹیشن اولڈ جی ٹی روڈ گجرات سٹی	گجرات	108.444
3	اربن سیوریج / اربن ڈرینیج سکیم جلال پور جٹاں سٹی گجرات	گجرات	130.000
4	پروریں واٹر سپلائی اینڈ ڈرینیج سکیم فار ڈنگہ سٹی	ڈنگہ	197.050
5	ایلسٹنشن آف اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینیج سکیم آضافی آبادی کھاریاں سٹی	کھاریاں	122.417
6	واٹر سپلائی سکیم لالہ موسی اینڈ رورل ایریا	لالہ موسیٰ	197.321
7	اربن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج سکیم سرائے عالمگیر سٹی	سرائے عالمگیر	159.603
8	پروریں آف سیوریج سسٹم لالہ موسی	لالہ موسیٰ	167.625

(ب)ترتیب کے لحاظ سے ان سکیموں کے کام کے شروع و تکمیل کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	کب کام شروع ہوا	کب کام ختم ہو گا
1	جون2009	فروری2011
2	نومبر2015	نومبر2016
3	نومبر2016	نومبر2018
4	نومبر2014	نومبر2018
5	نومبر2014	نومبر2018
6	مئی2017	جون2019
7	2014	2018

(ج) ان پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔کتنا کام سکیم وار ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے۔

بلحاظ ترتیب تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	جتنی رقم خرچ ہو چکی ہے	کتنا کام سکیم کا ہوا ہے٪	کتنا بقایا ہے
1	472.275	69٪	211.775 (31٪)
2	47.743	44٪	60.701(56٪)
3	103.8	80٪	26.2 (20٪)
4	120.580	61٪	76.47 (39٪)
5	69.931	57٪	52.485(43٪)
6	30.000	15٪	167.321(85٪)
7	109.679	69٪	49.924(31٪)

(د) فرموں ٹھیکیداروں کی لسٹ بالترتیب درج ذیل ہے۔

(سیریل نمبر) (ٹھیکیداروں کے نام)

1. میسرز نثار احمد اینڈ کو گروپI، میسرز نذیر اینڈ کو گروپII، میسرز میٹ ٹیکنالوجیز گروپIII
2. میسرز سندھو اینڈ سنز
3. میسرز نوید کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر
4. میسرز غزالی کنسٹرکشن گورنمنٹ کنٹریکٹر
5. میسرز لیاقت اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر
6. میسرز نوید کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر
7. میسرز زوڑائچ کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر

(ہ) ان سکیموں کی تکمیل کے بعد ان سکیموں کی100 فیصد آبادی مستفید ہو گی، استفادہ کا انحصار حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز پر ہے۔

سیالکوٹ میں لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9149: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں پچھلے پانچ سال میں کتنے فلٹریشن پلانٹ اور ٹیوٹ ویل لگائے گئے ہیں کتنے ڈسپوزل بنائے گئے ہیں اوران پر اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں کب تک کام کرنا شروع کر دیں گے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں سیالکوٹ میں کتنی سیوریج سکیمیں کہاں کہاں شروع کی گئیں، کتنی مکمل ہوئیں اوران پر کتنے اخراجات ہوئے ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سیالکوٹ شہر میں تمام ٹیوب ویل اور فلٹریشن پلانٹ چلانے، مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ دار میونسپل کارپوریشن ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پچھلے پانچ سال میں سیالکوٹ شہر میں کوئی ٹیوب ویل یا فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا ہے۔ہاں! البتہ 17-2016 میں ایک ڈسپوزل سٹیشن رنگ پورہ محلہ اسلام آباد میں بنایا ہے اس پر مبلغ 17.500 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جو کہ مکمل ہو چکا ہے اور چل رہا ہے۔

(ب) کیونکہ ٹیوب ویل اور فلٹریشن پلانٹ کے چلانے مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ دار سیالکوٹ میونسپل کارپوریشن ہے لہذا اس سوال کا جواب وہی دے سکتی ہے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سیالکوٹ میں جو سیوریج اور ڈرینج سکیمیں شروع کی ہیں ان پر لاگت اور کیفیت درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	سال شروع	تخمینہ لاگت	تکمیل کیفیت
1	آر سی سی سیور / نالہ رحمان پورہ، بن پھاٹک	15-2014	17.500 ملین روپے	مکمل ہے

2	آر سی سی سیور / نالہ رحمان پورہ	2014-15	3.130ملین روپے	
3	آر سی سی سیور / نالہ رام گڑھا	2014-15	5.250ملین روپے	
4	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور، نالیاں /نالہ شفیع داھٹہ	2014-15	15.000ملین روپے	
5	تعمیر سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم کشنے والی	2015-16	18.833ملین روپے	کام جاری ہے
6	تعمیر سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم تلواڑہ مغلاں	2015-16	27.087ملین روپے	
7	تعمیر نالہ اور آر سی سی سیور نالہ بھیڈ پٹرول پمپ شیل چوک تا پاکستان چوک نالہ پلکھو محمود غزنوی روڈ سیالکوٹ	2015-16	46.780ملین روپے	
8	مہیا کرنا اور لگانا آر سی سی سیور ڈسپوزل سٹیشن رنگ پورہ روڈ تا براستہ ظفر آباد محلہ اسلام آباد تا نالہ ایک سیالکوٹ	2015-16	17.500ملین روپے	
9	مہیا کرنا اور لگان آر سی سی سیور پائپ لائن وٹف ٹائل تعمیر ڈرین و نالہ محلہ شجاع آباد	2015-16	11.500ملین روپے	
10	تعمیر سیوریج پائپ زہرہ میموریل چوک سے ریلوے کراسنگ تا اجمل گارڈن شتاب گڑھ عدالت گڑھ تا نالہ ایک سیالکوٹ	2015-16	96.216ملین روپے	

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9157: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں گزشتہ دو سال کے دوران کس کس علاقہ کو صاف پانی فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ٹاؤن کی کتنی آبادی کو اس وقت صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں چاچو والی روڈ اور اسماعیل پورہ کے علاقہ میں پینے کا پانی مضر صحت ہے جو پینے کے قابل نہ ہے، کیا حکومت ان علاقہ میں صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) گزشتہ دو سالوں میں عزیز بھٹی ٹاؤن کے علاقہ غازی آباد، تکیہ مندراں، نبی نگر، لال سکول تاجپورہ روڈ میں 54661 فٹ، قلندر پورہ، عامر ٹاؤن، نواب پورہ، چمن پارک، رشید پورہ میں 71462 فٹ اور گلستان کالونی، مین بازار دھر میپورہ میں 22420 فٹ واٹر سپلائی کا پائپ تبدیل کیا گیا ہے جبکہ 41 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ (Arsenic Removal) لگائے گئے ہیں۔

(ب) عزیز بھٹی ٹاؤن کی جتنی آبادی واسا کی حدود میں آتی ہے۔ اس کو صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

(ج) یہ کہ چاچو والی روڈ اور اسماعیل پورہ واسا کی حدود میں نہیں ہے۔ بلکہ اس آبادی کو صاف پانی مہیا کرنا کنٹونمنٹ بورڈ کی ذمہ داری ہے۔

لاہور میں نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور ان کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9164: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور شہر میں کس کس جگہ نئے ٹیوب ویلز کتنی تعداد میں لگائے گئے ہیں اور کتنے پرانے ٹیوب ویلز مرمت ہوئے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

واسا لاہور نے لاہور میں مختلف جگہوں پر JICA پراجیکٹ کے تحت 105، لاہور ڈویلپمنٹ پیکج کے تحت، 19 سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP-2016-17) کے تحت 45 اور (GOP) کے مہیا کردہ فنڈز کے تحت سات عدد ٹیوب ویلز لگائے جانے ہیں۔ ٹیوب ویلز لگائے جانے والی جگہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ JICA پراجیکٹ کے تحت 62 ٹیوب ویلز لگائے جاچکے ہیں۔ ADP لاہور ڈویلپمنٹ package اور گورنمنٹ آف پنجاب کے مہیا کردہ فنڈز کے تحت لگنے والے ٹیوب ویلز کا کام مختلف ٹھیکیدار ان کو سونپا جا چکا ہے۔ جن کے اوپر کام جاری ہے۔ اس وقت واسا لاہور میں 575 ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں۔ اوسطاً تین سے پانچ ٹیوب ویلز روزانہ خراب ہوتے ہیں۔ جن کو عام طور پر 24 گھنٹے کے اندر مرمت کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن میں
پارک اور ملازمین و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9217: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن لاہور میں کتنے پارک ہیں ان کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال2016-17 کے دوران کتنی رقم ان پارک کی دیکھ بھال پر خرچ کی گئی، تفصیل پارک وار بتائیں؟

(ج) ان ٹاؤن میں پارک کے نام اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(د) کس کس پارک کی حالت درست نہ ہے اور کتنے پارکس میں جھولے نہ ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پارکس کی مرمت اور جھولے وغیرہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں 17 پارکس اور 40 ملازمین کام کر رہے ہیں جب کہ شالیمار ٹاؤن میں 89 پارکس اور 198 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) سال2016-17 میں عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن کے پارکوں کی روزمرہ دیکھ بھال، گھاس اور پودوں کی کٹائی کے علاوہ کسی مزید کام کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ پودے اور پھول پی ایچ اے کی نرسریوں سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ لہذا ان کی دیکھ بھال پر کوئی قابل ذکر خرچہ نہیں کیا گیا۔

(ج) عزیز بھٹی ٹاؤن میں مندرجہ ذیل پارکس موجود ہیں:

1۔	فیصل پارک	2۔	افتخار پارک
3۔	قادر بخش پارک	4۔	سویرا خوشبو پارک
5۔	ڈرائی پورٹ پارک	6۔	گنج پارک
7۔	لیڈیز پارک تاجپورہ	8۔	حبیب کبریا پارک
9۔	عباس اطہر پارک	10۔	بابری پارک
11۔	خان پارک	12۔	سبحان اللہ پارک
13۔	آمنہ پارک	14۔	بسم اللہ پارک
15۔	جمال مصطفیٰ پارک	16۔	ٹیوب ویل پارک A بلاک تاجپورہ
17۔	ٹیوب ویل پارک D بلاک تاجپورہ سکیم اور شالیمار ٹاؤن میں 189 پارکس ہیں۔ ان پارکوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان پارکوں میں کل 229 ملازمین کام کر رہے ہیں۔		

(د) تقریباً تمام پارکس ٹھیک حالت میں ہیں اور جن پارکوں میں جھولے نہیں ہیں ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پارکوں کی مرمت کا کام مسلسل ہو رہا ہے اور جن پارکوں میں جھولے نہ ہیں بجٹ ملنے پر لگا دیئے جائیں گے۔

ضلع لاہور میں لیڈیز پارک کا رقبہ، سٹاف و دیگر تفصیلات

*9230: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کن کن علاقوں میں لیڈیز پارک ہیں اور ان میں خواتین کو سپورٹس کی کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) ہر پارک کے رقبہ کی تفصیل الگ الگ بتائی جائے نیز ان پارکس میں کل کتنا سٹاف اور مالی کام کر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں مختلف علاقوں میں درج ذیل لیڈیز پارکس ہیں:

پارکوں کے نام اور علاقہ	سہولیات
مریم نواز لیڈیز پارک، B-I جوہر ٹاؤن، لاہور	ورزش کے لئے 09 مشینیں، ایک بیڈ منٹن، بچوں کے لئے جھولے جن میں 2 عدد سونگز، 2 عدد سلائیڈز، میری گوراؤنڈ، سی ساء واٹر کولر 1 عدد، غزیبو 1 عدد، بنچ 13 عدد، سولر لائٹ 3 پول اور 12 لائیٹس۔
N بلاک لیڈیز پارک سمن آباد	کوئی سہولت موجود نہ ہے
رسول لیڈیز پارک / چلڈرن پارک، سمن آباد	کوئی سہولت موجود نہ ہے
کلثوم نواز لیڈیز پارک، F بلاک سبز ازار سکیم	لیڈیز جم، اوپن بیڈ منٹن کورٹ اور اوپن جم
نواز شریف لیڈیز پارک یکی گیٹ	لیڈیز جم، جھولے، سلائیڈ اور جوگنگ ٹریک وغیرہ
ٹیکسالی فیملی پارک سرکلر گارڈن	لیڈیز جم، جھولے، سلائیڈ اور جوگنگ ٹریک وغیرہ
لیڈیز صوفیہ پارک وسن پورہ	لیڈیز جم، جھولے، سلائیڈ اور جوگنگ ٹریک وغیرہ
شہباز لیڈیز پارک چائنا سکیم نمبر 2	لیڈیز جم، جھولے، سلائیڈ اور جوگنگ ٹریک وغیرہ
لیڈیز پارک سیکٹر D-I قائداعظم ٹاؤن	بیڈ منٹن کورٹ، لیڈیز سوئمنگ پول اور لیڈیز جم

(ب) پارکس کا رقبہ اور سٹاف کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے میں سوٹ کلرکوں کو اپ گریڈ نہ کرنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*9362: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے نوٹیفکیشن کے مطابق سینئر کلرک کو بی ایس۔9 سے بی ایس۔14 میں اپ گریڈ کرنے کا حکم جاری ہونے کے باوجود ایل ڈی اے کے 23 سوٹ کلرکوں کو بی ایس۔14 نہیں دیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان سوٹ کلرکوں کو بی ایس۔14 میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی،ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) ایل ڈی اے میں23 سوٹ کلرکوں کو بتاریخ13.02.2012، کو بی ایس۔7میں بھرتی کیا گیا جو کہ مورخہ16.06.2014 کو ریگولر ہوئے۔ ان سوٹ کلرکوں کو ایل ڈی اے کی گورننگ باڈی کے اجلاس منعقدہ 04.04.2015 میں، بی ایس۔7سے بی ایس۔9 میں اپ گریڈ کر دیا گیا۔ گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر(FD.PC.39/14/77(Pt.IV) APCA/2008) بتاریخ04.01.2016 کو ایل ڈی اے میں03.03.2016 کو اپنایا گیا۔ جس کے مطابق کلریکل سٹاف، جس میں سپرنٹنڈنٹ ،اسسٹنٹ، سینئر کلرک اور جونیئر کلرک شامل تھے، کو اپ گریڈ کر دیا گیا۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اس نوٹیفکیشن میں سوٹ کلرکوں کا ذکر نہ تھا اس لئے ان کو اپ گریڈیشن کا فائدہ نہ دیتے ہوئے۔بی ایس۔14 میں اپ گریڈ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم اگلی گورننگ باڈی کے اجلاس میں سوٹ کلرکس کا پرموشن چینل بنوانے کے لئے ورکنگ پیپر پیش کیا جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9577: **میاں محمد رفیق :** کیا وزیر ہاؤسنگ ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا رہی ہے؟

(ب) واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے سائٹس کا انتخاب کرنے کے لئے کیا کوئی ترجیحات / یارڈسٹک مقرر کی گئی ہیں تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) صوبہ بھر میں اب تک کتنے واٹر فلٹریشن لگائے گئے ہیں خاص کر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب تک کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں اگر نہیں لگائے گئے تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ، نارتھ) صوبہ بھر کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے مرحلہ وار واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کرے گی۔ پنجاب صاف پانی کمپنی کا دائرہ کار صوبے کے تمام دیہی علاقہ جات ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

خادم پنجاب آب صحت پروگرام کے تحت صوبہ پنجاب کے 21 اضلاع میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے 1807 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جارہے ہیں۔

(ب) صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ، نارتھ) علاقہ میں پینے کے زیرزمین پانی میں موجود کثافتوں کی شرح، علاقہ میں آلودہ پانی پینے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی شرح اور علاقہ میں غربت کی شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے لئے اضلاع / تحصیلوں کا ترجیحی بنیادوں پر انتخاب کیا جاتا ہے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

یہ 1807 واٹر فلٹریشن پلانٹس صوبہ کے 21 اضلاع میں 1743 فنکشنل رورل واٹر سپلائی سکیموں پر لگائے جارہے ہیں۔ یہ واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں عوام کو پانی فراہم کر رہی ہیں۔ نیز یہ فلٹریشن پلانٹس پانی کی ٹینکی، گاؤں کے وسط، سکول کے پاس اور رورل ہیلتھ سنٹر کے پاس لگائے جائیں گے۔

(ج) صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ، نارتھ) نے پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر اب تک جنوبی پنجاب کی پانچ تحصیلوں لودھراں، حاصل پور، خان پور، دنیا پور اور منچن آباد میں 116 پلانٹس لگائے ہیں۔ جہاں سے 350,000 سے زائد افراد پینے کا صاف پانی حاصل کر رہے ہیں۔ پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ، نارتھ) صوبے کے دیہی علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مرحلہ وار کر رہی ہے اور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا۔

صوبہ میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9607: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں دن بدن پینے کے صاف پانی کی صورتحال بد ترین حد تک خراب ہوتی جارہی ہے حکومت نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی صوبہ میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اقدامات اٹھارہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ، نارتھ) کا دائرہ کار صوبے کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہے اور پنجاب صاف پانی کمپنی نے پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر اب تک جنوبی پنجاب کی پانچ تحصیلوں لودھراں، حاصل پور، خان پور، دنیا پور اور منچن آباد میں 116 پلانٹس لگائے ہیں۔ جہاں سے 350,000 سے زائد افراد پینے کا صاف پانی حاصل کر رہے ہیں۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ، نارتھ) پہلے مرحلہ میں ترجیحی بنیادوں پر درج ذیل 55 تحصیلوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبوں پر عملدرآمد کر رہی ہے۔ 55 تحصیلوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور:یونین کونسل نمبر94سوڈیوال

میں سیوریج کے ٹھیکہ اور بحالی سے متعلقہ تفصیلات

1838: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر94سوڈیوال (ملتان روڈلاہور) میں تھوڑی سی بارش آ جانے کی وجہ سے مین سوڈیوال روڈ بارشی پانی سے بھر جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اہل علاقہ کو سخت پریشانی رہتی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ بارشی پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے مین روڈ سوڈیوال کا سیوریج سسٹم کا صحیح نہ ہونا ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مین سوڈیوال روڈ پر حال ہی میں نیا سیوریج سسٹم بچھایا گیا، یہ ٹھیکہ کس کو دیا گیااور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ نئے سیوریج پائپ ڈال دینے کے باوجود بھی سوڈیوال کی مین روڈاور اس کی ملحقہ گلیوں بالخصوص رانا عبدالرحیم خان ہسپتال کے سامنے اب بھی تھوڑی سی بارش ہونے سے پانی کئی گھنٹے کھڑا رہتا ہے۔

(ہ) اگر جزہائے بالا جواب اثبات میں ہے تو اتنا قومی سرمایہ لگانے کے باوجود پانی کی صحیح نکاسی نہ ہونے کی اصل وجہ سے آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت اس دیرینہ مسئلے کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یونین کونسل نمبر94 سوڈیوال (ملتان روڈ لاہور) نشیبی علاقہ ہے زیادہ بارش ہونے سے پانی کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد جلد ہی نکل جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بارشی پانی کھڑے ہونے کی اصل وجہ علاقہ کا نشیبی ہونا ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سوڈیوال میں حال ہی میں لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت نیا سیور سسٹم بچھایا گیا ہے۔ جس کی مد میں (NA 120) کو500 ملین روپے دیئے گئے ہیں اور اس کا ٹھیکہ ان لینڈ کمپنی کو دیا گیا۔

(د) سوڈیوال اور اس سے ملحقہ گلیوں میں بارشی پانی کھڑے ہونے کی اصل وجہ علاقہ کا نشیبی ہونا ہے۔

(ہ) بارشی پانی کا صحیح نکاسی نہ ہونے کی وجہ علاقہ کا نشیبی ہونا ہے۔ سوڈیوال ملتان میں روڈ حال ہی میں نیا سیور سسٹم لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت بچھایا گیا ہے، منصوبہ کی مدت 3 سال ہے جس پر کام جاری ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 مغل سٹریٹ اور سکیم سٹریٹ میں سیوریج کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

1839: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر79 مغل سٹریٹ اور سکیم سٹریٹ نزد طیب مسجد مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور میں سیوریج سسٹم پرانا ہو جانے کی وجہ سے اکثر گندا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا جگہ (مغل سیٹریٹ اور سکیم سٹریٹ) کے اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ یونین کونسل نمبر79 مغل سٹریٹ اور سکیم سٹریٹ نزد طیب مسجد مہاجر آباد میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی اصل وجہ لوگ سیوریج سسٹم میں کوڑا کرکٹ پھینک دیتے ہیں جس کی وجہ سے سیوریج بند ہو جاتا ہے، اور واسا اس کی صفائی گاہے بہ گاہے کر دیتا ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر79 مغل سٹریٹ اور سکیم سٹریٹ سیوریج سسٹم ٹھیک ہے جس کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔153 میں سیوریج اور پینے کے پانی سے متعلقہ تفصیلات

1846: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔153 کہ یونین کونسل نمبر223، 224، 225، 226 کوٹ لکھپت لاہور میں سیوریج کا نظام بالکل ناکارہ ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چاروں یونین کونسل میں سیوریج کا نظام تقریباً50 سال پرانا ہے جو کہ آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چاروں یونین کونسل میں سیوریج سسٹم ناکارہ ہونے کی وجہ سے پینے کا پانی آلودہ ہو چکا ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ سیوریج سسٹم میں جو پائپ ڈالے گئے تھے وہ تقریباً ڈیڑھ فٹ کے ہیں جو کہ نکاسی آب کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔153 کی یونین کونسل نمبر 223، 224، 225، 226 کوٹ لکھپت لاہور میں سیوریج کی مین لائن کے موجودہ پائپ ضرورت کے مطابق نئے ڈالنے اور نکاسی آب کی ڈسپوزل کے لئے بجلی کے مزید پمپ اور موٹریں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔153 کہ یونین کونسل نمبر 223، 224، 225، 226 کوٹ لکھپت لاہور میں سیوریج کا نظام اپنی نارمل حالت میں کام کر رہا ہے بوقت ضرورت ڈی سلٹنگ کروادی جاتی ہے۔

(ب) ان چاروں یونین کونسل میں وقت کے ساتھ ترقیاتی کاموں کے دوران سیوریج کی نئی لائن بچھائی جارہی ہے۔

(ج) محکمہ کا واٹر سپلائی سسٹم ٹھیک طور پر کام کر رہا ہے۔ اگر کوئی پرانا نلکا کسی سیوریج لائن میں سے گزرتا ہے تو اس کو بند کر دیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ آبادی کے حساب سے سیوریج لائین بچھاتا ہے جو پائپ ڈالے گئے ہیں وہ نکاسی آب کی ضرورت کے مطابق ہیں۔

(ہ) پی پی۔153 کہ یونین کونسل نمبر 223، 224، 225، 226 کوٹ لکھپت لاہور میں ترقیاتی کام ہو رہا ہے۔ جو کہ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔

لاہور: سبزہ زار میں گندے پانی کی ڈرین کو ڈھانپنے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

1851: **ڈاکٹر صلاح الدین خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سبزہ زار لاہور کے بلاک "ای"، "ایف"، "جے" "ایل" اور دیگر بلاکس کے درمیان سے گندے پانی کی ڈرین گزر رہی ہے جس سے علاقہ مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت / محکمہ اس ڈرین کو ایل او ایس ڈرین کی طرح ڈھانپنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ سبزہ زار لاہور کے بلاک "ای"، "ایف"، "جے" "ایل" اور دیگر بلاکس کے درمیان سے گندے پانی کی ڈرین گزر رہی ہیں۔ یہ علاقہ مکینوں کی سہولت کے لئے برساتی پانی کے لئے بنائی گئی ہیں جس کی صفائی شیڈول کے مطابق کی جاتی ہے۔ علاقہ مکینوں کی طرف سے اس میں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے جو کہ واسا اور علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے باوجود واسا تواتر کے ساتھ اس کی صفائی کر رہا ہے۔

(ب) کھلے نالوں کو مشینوں اور لیبر کی مدد سے صاف کیا جاتا ہے اور ہزاروں ٹن کوڑا سالانہ کی بنیاد پر نالوں سے نکالا جاتا ہے اگر نالوں کو ڈھانپ دیا جائے تو ان نالوں کی proper صفائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گی لہٰذا مفاد عامہ کو مدے نظر رکھتے ہوئے نالوں کو ڈھانپنا مفاد عامہ کے خلاف ہے۔

لاہور ایل ڈی اے ملازمین کی ہاؤسنگ سکیموں میں پانچ فیصد کوٹا پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

1852: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ملازمین کے لئے مختلف ہاؤسنگ سکیموں میں 5 فیصد پلاٹوں کا کوٹا مقرر کیا گیا ہے اور اس کوٹا کے تحت 2010 میں قرعہ اندازی ہوئی جو کہ نامعلوم وجوہات کی بناء سے منسوخ کر دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود قرعہ اندازی نہیں کی گئی اور ملازمین کو 35 سال کی مدت ملازمت کے بعد بھی پلاٹ الاٹ نہیں کئے گئے جبکہ انکا استحقاق 10 سالہ ملازمت ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایل ڈی اے کو ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ملازمین کو کوٹا کے مطابق پلاٹ الاٹ کئے جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے ملازمین کے لئے مختلف ہاؤسنگ سکیموں میں تین فیصد پلاٹوں کا کوٹا الاٹمنٹ پالیسی برائے رہائشی اور غیر رہائشی پلاٹ آرڈر نمبر SO(DII)-HPVEP-2-1/86 مورخہ 23۔دسمبر 1986 کے مطابق مقرر کیا گیا۔اس کوٹا کے تحت 2010 میں قرعہ اندازی ہوئی جو الاٹمنٹ کمیٹی کے مینڈیٹ تجاوز کرنے کے باعث منسوخ کر دی گئی۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود کوٹا کے پلاٹوں کی قرعہ اندازی، لاہور ہائی کورٹ میں متعدد کیس زیرِ سماعت ہونے کے باعث نہ کی جا سکی ہے۔

(ج) ایل ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

لاہور: اورنج لائن ٹرین کے پروڈکشن یونٹ کو متبادل جگہ پر لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1853: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سبزہ زار سکیم لاہور کے بلاک ای، ایل، جے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے کے لئے پروڈکشن یونٹ بنائے گئے ہیں جس سے مالکان پلاٹ / الاٹیوں کو اپنے پلاٹوں پر مکانات کی تعمیر ناممکن ہو گئی ہے اور ان کو بلاوجہ مشکلات میں ڈالا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت مندرجہ بالا بلاکس سے اورنج لائن کے پروڈکشن یونٹ کو جلد از جلد ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اس یونٹ کو کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حاجی کیمپ تا دریائے راوی نالہ پر جو پروڈکشن یونٹ لگائے گئے ہیں وہ ڈرین کے کنارے پر واقع ہیں اور اگر کوئی پلاٹ استعمال کیا گیا ہے تو وہ مالک کی اجازت لے کر کیا گیا ہے۔

(ب) حاجی کیمپ تا دریائے راوی نالہ کے منصوبے کی تکمیل کے بعد سبزہ زار سکیم کے بلاک "ای"، "ایف" اور "جے" میں نالہ کے کنارے پر واقع منصوبے کے پروڈکشن یونٹس کو ہٹا لیا جائے گا۔

لاہور پی پی۔145 میں ٹیوب ویلز کی تعداد اور نئے ٹیوب ویلز لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1883: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔145 لاہور میں واسا کے زیر نگرانی کتنے پانی کے ٹیوب ویلز اور کتنے ڈسپوزل پمپس نصب ہیں؟

(ب) نصب شدہ ٹیوب ویلز اور ڈسپوزل پمپس میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں نیز کتنے قابل مرمت ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں نصب شدہ ٹیوب ویلز آبادی کے لحاظ سے کم ہیں جس کی وجہ سے حلقہ پی پی۔145 کی آبادیوں میں پانی کی کمی کا سامنا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے نئے ٹیوب ویلز لگانے اور خراب ٹیوب ویلز مرمت کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حلقہ پی پی۔145 لاہور میں واسا کے زیر نگرانی کل ٹیوب ویلز چوبیس اور ڈسپوزل ایک ہے۔

(ب) نصب شدہ ٹیوب ویلز اور ڈسپوزل پمپس تمام چالو حالت میں ہیں۔

(ج) اس حلقے میں پہلے ہی چوبیس ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں تاہم وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جو ٹیوب ویل اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں ان کی تبدیلی کا عمل جاری ہے اس کے علاوہ نئے ٹیوب ویل بھی اس حلقے میں لگائے جا رہے ہیں۔ جن کے چلنے سے پانی کے پریشر میں مزید بہتری آجائے گی۔

(د) حکومت نے نئے ٹیوب ویلز کی تنصیب کے احکامات جاری کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. بھولا پیر دربار (متبادل) ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام جاری ہے۔
2. تکیہ یتیم شاہ (متبادل) ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام جاری ہے۔
3. شادی پورہ (نیا) ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام جاری ہے۔
4. افشاں پارک (نیا) ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام جاری ہے۔
5. سلامت پورہ نمبر 5 (متبادل) جگہ کا تعین ہونے پر کام شروع ہو جائیگا۔
6. دھوبی گھاٹ (متبادل) ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام شروع ہونے جا رہا ہے۔
7. حمید پورہ (نیا) جگہ کا تعین ہونے پر کام شروع ہو جائیگا۔

واسا کا عملہ خراب شدہ ٹیوب ویلز کی مرمت کے لئے ہر وقت موجود ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ ڈاکٹر نوشین حامد کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1447 ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔ منسٹر صاحب ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ان کو پڑھ لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، پلیز۔

لاہور: کلمہ چوک میں پروفیسر ڈاکٹر تنظیم اکبر چیمہ کا دوران ڈکیتی قتل و دیگر تفصیلات

1447: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیو نیوز چینل مورخہ 14۔فروری2018 کی خبر کے مطابق لاہور کلمہ چوک میں جی سی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر تنظیم اکبر چیمہ کو دوران ڈکیتی مزاحمت پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا گیا ہے آپ جمعرات کو اس کا جواب لے کر آئیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1448 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو جمعرات کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق تھی اس کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: اس پر کوئی اور طریقہ چل گیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ کو تھوڑی سی زحمت دوں گا اور ادھر بتا دوں گا۔

جناب آصف محمود: جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/37 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/52 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/61 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

چلڈرن ہسپتال لاہور کے نرسری وارڈ میں
وینٹی لیٹرز کی عدم دستیابی کے باعث200 بچے جاں بحق

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 22۔ جنوری2018 کی خبر کے مطابق چلڈرن ہسپتال کے نرسری وارڈ میں دسمبر کے مہینے میں200 سے زائد بچے جاں بحق ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ جن میں سے زیادہ وینٹی لیٹرز کی عدم دستیابی کے باعث زندگی کی بازی ہار گئے جبکہ وینٹی لیٹرز کی کمی اور مناسب علاج معالجے کی سہولت نہ ملنے کے باعث 120 بچے لامہAdvice Leave Against Medical لے کر چلے گئے۔ ذرائع کے مطابق چلڈرن ہسپتال میں وینٹی لیٹرز کی قلت کے باعث آئے روز بچے زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں لیکن ہسپتال انتظامیہ اور محکمہ صحت مطلوبہ تعداد میں وینٹی لیٹرز فراہم نہیں کر رہی۔ دسمبر کے مہینے میں چلڈرن ہسپتال کے نرسری وارڈ میں 211 بچوں کی اموات ہوئیں۔ جن میں سے زیادہ تر تعداد ان بچوں کی تھی جن کو وینٹی لیٹرز کی کمی کے باعث ایمبو بیگ کے ذریعے مصنوعی سانس دینے کا عمل جاری رہتا ہے اور ان بچوں کے عزیز و اقارب مسلسل ہاتھ سے ایمبو بیگ کے ذریعے بچوں کی سانسیں بحال رکھنے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی ، آپ کی بات ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ دونوں صاحبان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ان کی طبیعت خراب ہے لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: اللہ ان کو صحت دے۔ اگر ان کی طرف سے ہمارے پاس کوئی request آئی ہوتی تو ہم اسے ضرور دیکھتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 75 محترمہ سعدیہ سہیل کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

لاہور میں 200 سکول کرائے کی عمارتوں میں چلنے کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 17۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق فروغ تعلیم کے لئے پنجاب حکومت کے بلند و بانگ دعوے دھرے رہ گئے۔ صوبائی دارالحکومت کے 22 سکول دہائیوں سے کرائے کی عمارتوں میں موجود ہیں۔ 354۔ ارب روپے کے بجٹ کے باوجود 22 سکولوں کی عمارتوں کے لئے 16 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم مختص نہ ہو سکی اور اس کے لئے تقریبات میں بلند و بانگ دعوے بھی کئے جاتے رہے۔ ساتھ ہی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے 10۔ ارب روپے کا بجٹ بھی مختص ہے جن کو سرکاری سکولز بنانے کی اتھارٹی بھی سونپی گئی ہے مگر کرائے کی عمارتوں میں موجود سکولوں کو ہر سال بجٹ میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور دہائیوں سے مالکان کو بھاری کرائے ادا کئے جا رہے ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی کیا فرمایا؟

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: .Oh my God انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ اگر کوئی معزز ممبران لابی میں موجود ہیں تو ایوان میں تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 20۔فروری 2018 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING-

-Construction of road from Chak No. 85 Sargodha Northern Jhal to Jhang *(Question No. 9471*)* 431, 732

-Details about boundary wall of graveyards in Sargodha *(Question No. 8048*)* 624

-Posting of Principal in Medical College Sargodha *(Question No. 1634)* 441

-Repair of road from Bhagtanwala to 33 Northern Phatak district Sargodha *(Question No. 8582*)*

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

question REGARDING-

-Number of Primary Schools and teachers in PP-133, Narowal *(Question No. 8965*)* 526

ABDUL QADEER ALVI, MR.

question REGARDING-

-Construction of roads under Khadim-e-Aala Rural Road Programme *(Question No. 9099*)* 443

ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.

point of order REGARDING- 675

-Problems faced by MPA for his medical treatment

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand to Constitute Committee on irregularities in purchase of Air Pointer 761

-Demand to impose ban on injection which farmers use for cattle to increase milk quantity 630

-Demises of 200 children in Children Hospital Lahore due to non-availability of Ventilators 854

-Disclosure of irregularities in four educational institutes 631

-Necessity for starting campaign against Fast Food 460

-Non provision of record of corruption cases to NAB by Government of the Punjab 633

-Regularization of employees of Punjab Revenue Authority 459

-Two hundred schools running in rented buildings in Lahore 855

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-6th February, 2018 399

PAGE NO.

-7th February, 2018 473
-8th February, 2018 493
-9th February, 2018 561
-12th February, 2018 639
-13th February, 2018 653
-16th February, 2018 685
-19th February, 2018 767

AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 618 454
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a point of order regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items 454
-Starred Questions No. 3020, 7148, 3559, 8037 454
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143) 454
-Zero Hour Notice No. 176 454

ASIF MEHMOOD, MR.

questions REGARDING-
-Construction of road from Domali to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8720*)* 415
-Construction of road from Qila Rohtas to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8724*)* 420 778
-Development projects of PP-9, Rawalpindi *(Question No. 8968*)* 621
-Privatization of Health Department and service structure of young doctors *(Question No. 1225)*

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 16th February, 2018 763

ATTENDANCE OF MPAS-
-Announcement of Mr. Dy. Speaker about attendance of MPAs in view of decision of Business Advisory Committee 650

AYESHA JAVED, MRS.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, PP-263 452
-Issue of MCAT and ECAT Entry Test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal PP-148 451

PAGE NO.

B

BILLS -
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 483-487
-The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill, 2017 *(Considered and passed by the House)* 480-483
-The Punjab Zakat and Ushr Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 487-490
-The University of Narowal Bill 2018 *(Introduced in the House)* 762
-The University of Sialkot Bill 2018 *(Introduced in the House)* 762

C

Call attention Notices REGARDING
-Murder of Professor Dr. Tanzeem Akbar Cheema during dacoity at Kalma Chowk Lahore 852
-Murder of young son of resident of Moza Khuhar Khurad, Gujrat and action against accused persons 548

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Construction and repair of road from Toba to Ahmedabad, Baga Sayal district Jhelum *(Question No. 9370*)* 425
-Construction of road from Chak No. 85 Sargodha Northern Jhal to Jhang *(Question No. 9471*)* 431
-Construction of road from Domali to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8720*)* 415
-Construction of road from Ghaziabad to Arifwala Tarakni, Shaiwal *(Question No. 7519*)* 411
-Construction of road from Qila Rohtas to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8724*)* 420
-Construction of road in compliance with direction of CM *(Question No. 9095*)* 404
-Construction of roads in Mianwalai during 2015 to 2017 *(Question No. 9226*)* 444
-Construction of roads under Khadim-e-Aala Rural Road Programme *(Question No. 9099*)* 443
-Enquiry about substandard construction of road from Dinga to Kharian, Gujrat *(Question No. 9461*)* 427
-Projects of Communication & Works Department in PP-145 Lahore for the years 2013-14 and 2016-17 *(Question No. 1882)* 449 446

PAGE NO.

-Reconstruction of Kanjah Matwanwala road, Gujrat *(Question No. 1318)* 441
-Repair of road from Bhagtanwala to 33 Northern Phatak district Sargodha *(Question No. 8582*)* 412
-Repair of roads of Provincial Highways in Gujrat *(Question No. 9108*)* 434
-Repair of road of Communication & Works Department in Bahawalpur *(Question No. 9489*)* 446
-Steel channels at sides of BRB Canal in PP-130 Daska *(Question No. 504)* 423
-Vacant posts in Communication & Works Department *(Question No. 9124*)*

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-
-Construction of shoping mall at residential plot in Gulberg Lahore *(Question No. 8835*)* 828
-Demarcation of PP-58, Faisalabad *(Question No. 8134*)* 733
-Installation of water filtration plant in Chak No. 388/G.B Faisalabad *(Question No. 1826)* 754
-Posting of Director Commercialization in LDA *(Question No. 8836)* 829
-Post of Erratic Headmistress in Lahore division *(Question No. 9339*)* 527
-Provision of land for graveyard in Lahore *(Question No. 5309*)* 731

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 618 454
-Adjournment Motion No. 943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, PP-263 452
-Issue of MCAT and ECAT Entry Test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal PP-148 451
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a point of order regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items 454
-Starred Question No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 453
-Starred Questions No. 3020, 3559,7148, 8037 454
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed, MPA (PP-143) 454
-Zero Hour Notice No. 176 454

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

PAGE NO.

questions REGARDING- 667
-Budget and expenditures of Punjab Sports Board Lahore *(Question No. 9562*)* 701
-Cases of Commercialization in City District Government Lahore *(Question No. 4367*)* 751
-Construction of metaled road between Chak No. 253 and 254 TDA Layyah *(Question No. 1537)* 602
-Details about Children Hospital Lahore *(Question 4161*)* 518
-Details about Government Girls Higher Secondary School Manga Mandi, Lahore *(Question No. 9564*)* 616
-Number of beds in ICU Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9561*)* 752
-Problem of shifting of pond in Noor Pur Thal *(Question No. 1562)* 743
-Repair of Defence Road Pull Gharat tehsil Mian Channu *(Question No. 724)* 620
-Service structure of Paramedical Staff *(Question No. 929)* 850
-Shifting of Production Unit of Orange Line Train to alternate place *(Question No. 1853)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 689
-On sad demise of the Uncle of Mr. Speaker Haji Rana Nisar Ahmed Khan

FOOD DEPARTMENT-

question REGARDING- 644
-Supply of adulterated milk in Lahore *(Question No. 8853*)*

G

GHULAM MURTAZA, CH.

question REGARDING- 734
-Expenses and salaries of employees in Muncipal Committee Haroon Abad *(Question No. 8678*)*

h

HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING- 815
-Complaints about encroachments in Lahore *(Question No. 8901*)* 785
-Construction and repair of Satto Kattla drain, Lahore *(Question No. 8974*)* 811
-Construction of Greater Iqbal Park, Lahore *(Question No. 8567*)* 800
-Construction of overhead bridges and underpass in Lahore during 2015-16 *(Question No. 9296*)*

PAGE NO.

-Construction of shoping mall at residential plot in Gulberg Lahore *(Question No. 8835*)* 828
-Contract allocted for laying sewerage in UC-94, Sodiwal Lahore *(Question No. 1838)* 846
-Covering sewerage drain in Sabzazar Scheme, Lahore *(Question No. 1851)* 849
-Covering sewerage drain from Shama Chowk to Samanabad Chowk Lahore *(Question No. 8885*)* 813
-Development projects of PP-9, Rawalpindi *(Question No. 8968*)* 778
-Display of sign boards in Lahore *(Question No. 8684*)* 825
-Illegal possession over land of Housing Colony Layyah *(Question No. 9197*)* 819
-Installation of water filtration plants in Toba Tek Singh *(Question No. 9577*)* 843
-Lady parks in district Lahore *(Question No. 9230*)* 842
-Laying new sewerage in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9152*)* 816
-Laying sewerage system in Sahiwal city and PP-222 *(Question No. 8862*)* 809
-Maintenance of parks in Aziz Bhatti Town and Shalimar Town Lahore *(Question No. 9217*)* 840
-Number of parks in Allama Iqbal Town Lahore and employees therein *(Question No. 5627*)* 821
-Number of water supply tube wells in Lahore *(Question No. 9164*)* 839
-Parks and Horticulture Authority Bahawalpur *(Question No. 8245*)* 822
-Posting of Director Commercialization in LDA *(Question No. 8836)* 829

-Provision of clean drinking water in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9157*)* 839
-Provision of clean drinking water in distrit Lahore *(Question No. 8592*)* 823
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 9607*)* 845
-Quota of LDA employees in housing schemes *(Question No. 1852)* 850
-Recreation parks in Lahore *(Question No. 9134*)* 795
-Rehabilitation of sewerage system in UC-79, Lahore *(Question No. 1839)* 847
-Shifting of Production Unit of Orange Line Train to alternate place *(Question No. 1853)* 851
-Steps taken for clean drinking in Lahore *(Question No. 8887*)* 831
-Steps taken for clean drinking in New Mozang Lahore *(Question No. 8886*)* 814
-State land for tube well and water tank in UC-79, Mahajarabad Lahore *(Question No. 8581*)* 773
-Supply of clean drinking water in Bahawalpur *(Question No. 8243*)* 801
-Tenders for allotment of Canteen of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 9156*)* 817
-Upgradation of suit clerks of LDA *(Question No. 9362*)* 842
-Water filtration plants installed in Sialkot *(Question No. 9149*)* 837
-Water supply and sewerage in PP-26 and 27, Jhelum *(Question No. 8950*)* 835
-Water supply and sewerage in PP-153, Lahore *(Question No. 1846)* 848
836

PAGE NO.

-Water supply and sewerage schemes in district Gujrat *(Question No. 9056*)* 826
-Water supply projects in Rawalpindi *(Question No. 8815*)* 808
-Water supply schemes in PP-113, Gujrat *(Question No. 8515*)* 833
-Water supply schemes in PP-27, Jhelum and audit thereof *(Question No. 8949*)* 851
-Water supply tube wells in PP-145, Lahore *(Question No. 1883)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING-

-Details about treatment of other diseases beside cardic diseas in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 8140*)* 604
-Details about vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 8532*)* 605
737
-Equipments of Fire Brigade in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 8850*)* 815
-Laying new sewerage in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9152*)* 840
-Maintenance of parks in Aziz Bhatti Town and Shalimar Town Lahore *(Question No. 9217*)* 838
-Provision of clean drinking water in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9157*)* 748
-Sunday bazars in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1516)* 644
-Supply of adulterated milk in Lahore *(Question No. 8853*)* 816
-Tenders for allotment of Canteen of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 9156*)*

Resolution REGARDING- 467

-Demand for launching awareness campaign about virus of seasonal influenza

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING- 814

-Complaints about encroachments in Lahore *(Question No. 8901*)* 784
-Construction and repair of Satto Kattla drain, Lahore *(Question No. 8974*)* 810
-Construction of Greater Iqbal Park, Lahore *(Question No. 8567*)* 799
-Construction of overhead bridges and underpass in Lahore during 2015-16 *(Question No. 9296*)* 828
-Construction of shoping mall at residential plot in Gulberg Lahore *(Question No. 8835*)* 846
-Contract allocted for laying sewerage in UC-94, Sodiwal Lahore *(Question No. 1838)* 849
-Covering sewerage drain in Sabzazar Scheme, Lahore *(Question No. 1851)* 813
-Covering sewerage drain from Shama Chowk to Samanabad Chowk Lahore *(Question No. 8885*)* 778
-Development projects of PP-9, Rawalpindi *(Question No. 8968*)* 825

PAGE NO.

-Display of sign boards in Lahore *(Question No. 8684*)* 819
-Illegal possession over land of Housing Colony Layyah *(Question No. 9197*)*
-Installation of water filtration plants in Toba Tek Singh 843
(Question No. 9577)* 841
-Lady parks in district Lahore *(Question No. 9230*)* 815
-Laying new sewerage in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9152*)* 809
-Laying sewerage system in Sahiwal city and PP-222 *(Question No. 8862*)*
-Maintenance of parks in Aziz Bhatti Town and Shalimar Town 840
Lahore *(Question No. 9217*)*
-Number of parks in Allama Iqbal Town Lahore and employees 821
therein *(Question No. 5627*)* 839
-Number of water supply tube wells in Lahore *(Question No. 9164*)* 822
-Parks and Horticulture Authority Bahawalpur *(Question No. 8245*)* 829
-Posting of Director Commercialization in LDA *(Question No. 8836)*
-Provision of clean drinking water in Aziz Bhatti Town Lahore 838
(Question No. 9157)* 823
-Provision of clean drinking water in distrit Lahore *(Question No. 8592*)* 844
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 9607*)* 849
-Quota of LDA employees in housing schemes *(Question No. 1852)* 794
-Recreation parks in Lahore *(Question No. 9134*)* 847
-Rehabilitation of sewerage system in UC-79, Lahore *(Question No. 1839)*
-Shifting of Production Unit of Orange Line Train to alternate place 850
(Question No. 1853)
-State land for tube well and water tank in UC-79, Mahajarabad 772
Lahore *(Question No. 8581*)* 830
-Steps taken for clean drinking in Lahore *(Question No. 8887*)*
-Steps taken for clean drinking in New Mozang Lahore 813
(Question No. 8886)* 800
-Supply of clean drinking water in Bahawalpur *(Question No. 8243*)*

-Tenders for allotment of Canteen of Jinnah Garden Lahore 816
(Question No. 9156)* 842
-Upgradation of suit clerks of LDA *(Question No. 9362*)* 837
-Water filtration plants installed in Sialkot *(Question No. 9149*)* 834
-Water supply and sewerage in PP-26 and 27, Jhelum *(Question No. 8950*)* 848
-Water supply and sewerage in PP-153, Lahore *(Question No. 1846)* 835
-Water supply and sewerage schemes in district Gujrat *(Question No. 9056*)* 826
-Water supply projects in Rawalpindi *(Question No. 8815*)* 808
-Water supply schemes in PP-113, Gujrat *(Question No. 8515*)* 833
-Water supply schemes in PP-27, Jhelum and audit thereof *(Question No. 8949)* 851
-Water supply tube wells in PP-145, Lahore *(Question No. 1883)*

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

PAGE NO.

question REGARDING-
-Repair and construction of road from Baseerpur to Muhammad Nagar Okara *(Question No. 3252*)* 729
IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Resolution REGARDING-
-Demand for launching awareness campaign about virus of seasonal influenza 468
IMRAN ZAFAR, HAJI

questions REGARDING-
-Details about beds and patients in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9450*)* 610
-Vacant posts and budget of Government Hospitals in Gujrat *(Question No. 9451*)* 611
ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY

questions REGARDING- 819
-Illegal possession over land of Housing Colony Layyah *(Question No. 9197*)*
-Number of students and condition of building of Government Girls Model High School, Layyah *(Question No. 1887)* 536

J

JAHANGIR KHANZADA, MR. *(Minister for Youth Affairs & Sports)*

Answers to the questions REGARDING- 667
-Budget and expenditures of Punjab Sports Board Lahore *(Question No. 9562*)* 667
-Cricket ground and academy for women in Multan *(Question No. 9426*)* 670
-Play grounds in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9620*)*
JOYCE ROFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Secretary for School Education)*

Answers to the questions REGARDING- 499
-Boundary walls of Government schools in district Jhang *(Question No. 8688*)*
-Details about Government Girls Higher Secondary School Manga Mandi, Lahore *(Question No. 9564*)* 518
-Funds and missing facilities in schools of Gujrat *(Question No. 9404*)* 513

-Number of students in Government schools of Bahawalpur city (Corporation area) *(Question No. 8955*)* 507
-Number of teachers in Central Model School Lahore *(Question No. 8916*)* 502
-Schools under Punjab Education Foundation in Jhelum *(Question No. 9525*)* 515

PAGE NO.

K

KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand to Constitute Committee on irregularities in purchase of Air Pointer 761
-Regularization of employees of Punjab Revenue Authority 459

questions REGARDING- 729
-Details about betterment of fire fighting *(Question No. 5223*)* 821
-Number of parks in Allama Iqbal Town Lahore and employees therein *(Question No. 5627*)* 622
-Payment of Risk Allowance to employees of Health Department Rawalpindi *(Question No. 1352)* 529
-Repairs required in Government Girls Primary School Meharabad Toba Tek Singh *(Question No. 1855)* 842
-Upgradation of suit clerks of LDA *(Question No. 9362*)*

KHOLA AMJAD, BEGUM

questions REGARDING- 666
-Cricket ground and academy for women in Multan *(Question No. 9426*)* 608
-Shortage of beds and doctors in Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9431*)*

KHURAM SHAHZAD, MR.
QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 7TH FEBRUARY, 2018 477

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING-
-Details about free treatment facility provided to Government employees in Shaikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 6653*)* 603
-Details about funds granted to Dipalpur district Okara in 2013-17 *(Question No. 8992*)* 738

L

LEADER OF OPPOSITION
-*See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian*
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

PAGE NO.

745

questions REGARDING-

-Allocation of land for taxi stand in Daska city *(Question No. 1466)* 741

-Annucal Budget of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 9566*)* 698

-Approval of development schemes of Lahore in 2011-12 *(Question No. 2875*)* 701

714

-Cases of Commercialization in City District Government Lahore *(Question No. 4367*)* 747

-Construction of Atta Muhammad Road Dinga, Gujrat *(Question No. 7072*)*

-Construction of Khori Alam Road Dinga Gujrat *(Question No. 1504)* 751

-Construction of metaled road between Chak No. 253 and 254 TDA Layyah *(Question No. 1537)* 753

737

-Construction of streets and sewer in village 69, Ghaseet pura Faisalabad *(Question No. 1584)* 733

729

-Cycle/motorcycle stands in Bahawalpur *(Question No. 8923*)* 732

-Demarcation of PP-58, Faisalabad *(Question No. 8134*)*

-Details about betterment of fire fighting *(Question No. 5223*)* 738

-Details about boundary wall of graveyards in Sargodha *(Question No. 8048*)* 740

-Details about funds granted to Dipalpur district Okara in 2013-17 *(Question No. 8992*)* 750

716

-Details about graveyards in PP-13, Rawalpindi *(Question No. 9267*)* 746

-Details about latest audit of Samanabad Town Lahore *(Question No. 1519)* 703

-Details about recruitment of TMOs *(Question No. 8189*)*

-Details about sewerage system in College Road Daska *(Question No. 1467)* 744

-Details about sewerage system in PP-222 Sahiwal *(Question No. 5676*)*

-Details about Solid Waste Management Committee System *(Question No. 1368)* 749

743

-Details about Towns, UCs and work charge employees in Lahore *(Question No. 1518)* 719

-Development schemes of Local Government in Gujrat *(Question No. 1061)* 737

-Eradication of encroachments at Gawalmandi and Kacha Nisbat Road Lahore *(Question No. 8435*)* 734

-Equipments of Fire Brigade in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 8850*)*

-Expenses and salaries of employees in Muncipal Committee Haroon Abad *(Question No. 8678*)* 725

-Fire Brigade Stations and vehicles thereof in Lahore *(Question No. 8682*)* 689

-Giving the Solid Waste Management System on contract *(Question No. 8979*)* 754

741

-Installation of water filtration plant in Chak No. 388/G.B Faisalabad *(Question No. 1826)* 739

-Land of Municipal Committee in Chiniot *(Question No. 9507*)*

PAGE NO.

-Offices and vehicles in Fire Brigade *(Question No. 9135*)* 746
-Posting of C.O in Muncipal Committees of Lala Musa and Dinga *(Question No. 1503)* 752
-Problem of shifting of pond in Noor Pur Thal *(Question No. 1562)* 745
-Problems of solid waste in Rawalpindi city *(Question No. 1445)* 731
-Provision of land for graveyard in Lahore *(Question No. 5309*)* 723
-Recruitments at vacant posts in Fire Brigade Lahore (Question No. 8681*) 729
-Repair and construction of road from Baseerpur to Muhammad Nagar Okara *(Question No. 3252*)* 708
-Repair and construction of Chichian to Sidhri Road Gujrat *(Question No. 5889*)* 743
-Repair of Defence Road Pull Gharat tehsil Mian Channu *(Question No. 724)* 748
-Sunday bazars in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1516)* 736
-Sweeping staff in Dera Ghazi Khan *(Question No. 8738*)*

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-

-Details about wards, budget and beds in DHQ Hospital Rawalpindi *(Question No. 9528*)* 593
-Number of Dental Hospitals and dental surgeons *(Question No. 1879)* 626

M

MADIHA RANA, MRS.

question REGARDING-

-Construction of streets and sewer in village 69, Ghaseet pura Faisalabad *(Question No. 1584)* 753

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Buildings of Government Primary School Mallo and Elementary School Khuja PP-113 Gujrat *(Question No. 1865)* 535
-Dilapidation of school buildings in Sialkot *(Question No. 9624*)* 528
-Endowment Fund granted to students in Lahore *(Question No. 5859*)* 518
-Number of Primary Schools and teachers in PP-133, Narowal *(Question No. 8965*)* 526
-Number of students and condition of building of Government Girls Model High School, Layyah *(Question No. 1887)* 536
-Number of schools in PP-145, and posts therein *(Question No. 1884)* 535
-Number of schools in PP-145, and upgradation thereof *(Question No. 1888)* 537
-Number of schools in PP-220, Sahiwal and missing facilities therein 531

PAGE NO.

(Question No. 1862)
-Number of students and employees in Government Girls High Schools Chakorri, Gujrat *(Question No. 1863)* 532
-Post of Erratic Headmistress in Lahore division *(Question No. 9339*)* 527
-Repairs required in Government Girls Primary School Meharabad Toba Tek Singh *(Question No. 1855)* 529
-Sanctioned posts of teachers and staff in schools of PP-113, Gujrat *(Question No. 1864)* 533

MEHMOOD UL HASSAN, RANA

question REGARDING- 745
-Problems of solid waste in Rawalpindi city *(Question No. 1445)*

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Non provision of record of corruption cases to NAB by Government of the Punjab 633

point of order REGARDING- 755
-Demand to investigate extra judicial killing by Abid Boxer and keeping him in custody of Punjab Police 678

Resolution REGARDING-
-Demand for withdrawal of increase in price of petroleum products

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-SEE UNDER TANVEER ASLAM MALIK, MR.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-SEE UNDER HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Muhammad Mansha Ullah Butt, Khawaja

MINISTER FOR POPULATION WELFARE
-See under Mukhtar Ahmed Bharath, malik, Dr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Imran Nazir, Khawaja

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION
-See under Muhammad Shafique, Ch.

MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL

PAGE NO.

EDUCATION
-See under Salman Rafiq, Khawaja
MINISTER FOR YOUTH AFFAIRS & SPORTS
-See under Jahangir Khanzada, Mr.
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Naghma Mushtaq, Ms.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of resolutions 757
MUHAMMAD AFZAL, DR.

question REGARDING- 737
-Cycle/motorcycle stands in Bahawalpur *(Question No. 8923*)*
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

questions REGARDING- 528
-Dilapidation of school buildings in Sialkot *(Question No. 9624*)* 617
-Number of MRI and CT Scan machines in hospitals of Silakot *(Question No. 9570*)* 669
-Play grounds in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9620*)*
-Staff of Zakat & Ushr Department and funds provided in district Sialkot *(Question No. 9627*)* 668 837
-Water filtration plants installed in Sialkot *(Question No. 9149*)*
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

question REGARDING- 740
-Details about graveyards in PP-13, Rawalpindi *(Question No. 9267*)*
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 623
-Details about DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1506)*
-Details about doctors and other staff in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4869*)* 577
-Details about institutes of Special Children in district Sahiwal *(Question No. 8672*)* 572 716
-Details about recruitment of TMOs *(Question No. 8189*)* 703
-Details about sewerage system in PP-222 Sahiwal *(Question No. 5676*)*
-Establishment of Family Welfare Centres sanctioned by Population Welfare Department *(Question No. 9630*)* 418 809
-Laying sewerage system in Sahiwal city and PP-222 *(Question No. 8862*)*
MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Secretary for Food)*

Answer to the question REGARDING- 644
-Supply of adulterated milk in Lahore *(Question No. 8853*)*

PAGE NO.

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 745
-Allocation of land for taxi stand in Daska city *(Question No. 1466)* 746
-Details about sewerage system in College Road Daska *(Question No. 1467)* 446
-Steel channels at sides of BRB Canal in PP-130 Daska *(Question No. 504)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING-
-Annucal Budget of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 9566*)* 741
-Details about latest audit of Samanabad Town Lahore *(Question No. 1519)* 750
-Details about Towns, UCs and work charge employees in Lahore *(Question No. 1518)* 749

MUHAMMAD AWAIS KHAN, RAJA *(Parliamentary Secretary for Zakat & Ushr)*

Answers to the questions REGARDING- 663
-Collection and distribution of Zakat *(Question No. 9463*)*
-Number of offices and employees of Zakat & Ushr Department in Lahore *(Question No. 9462*)* 658

MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR. *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING- 569
-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)*
-Details about doctors and other staff in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4869*)* 578
-Establishment of burn unit in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9308*)* 592
-Funds allocated for Incinerator in BV Hospital Bahawalpur *(Question No. 8797*)* 586
-Number of burn units in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 9321*)* 596
-Problems in getting admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)* 583
-Treatment of tetanus in hospitals of Lahore *(Question No. 6311*)* 565
-Vacant posts of Professors in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 9040*)* 590

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 601
-Insufficient staff in schools of Special Education in Chiniot *(Question No. 8935*)* 741
-Land of Municipal Committee in Chiniot *(Question No. 9507*)* 448
-Offices and staff of Population Welfare Department in Chiniot *(Question No. 1876*)*

MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT, KHAWAJA *(Minister for*

PAGE NO.

Local Government & Community Development)

Answers to the questions REGARDING- 746

-Allocation of land for taxi stand in Daska city *(Question No. 1466)* 742

-Annucal Budget of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 9566*)* 748

-Construction of Khori Alam Road Dinga Gujrat *(Question No. 1504)* 751

-Construction of metaled road between Chak No. 253 and 254 TDA Layyah *(Question No. 1537)* 753

-Construction of streets and sewer in village 69, Ghaseet pura Faisalabad *(Question No. 1584)* 738

-Cycle/motorcycle stands in Bahawalpur *(Question No. 8923*)* 734

-Demarcation of PP-58, Faisalabad *(Question No. 8134*)* 730

-Details about betterment of fire fighting *(Question No. 5223*)* 733

-Details about boundary wall of graveyards in Sargodha *(Question No. 8048*)*

-Details about funds granted to Dipalpur district Okara in 2013-17 *(Question No. 8992*)* 739

-Details about graveyards in PP-13, Rawalpindi *(Question No. 9267*)* 740

-Details about latest audit of Samanabad Town Lahore *(Question No. 1519)* 750

-Details about sewerage system in College Road Daska *(Question No. 1467)* 746

-Details about Solid Waste Management Committee System *(Question No. 1368)* 744

-Details about Towns, UCs and work charge employees in Lahore *(Question No. 1518)* 749

-Development schemes of Local Government in Gujrat *(Question No. 1061)* 744

-Equipments of Fire Brigade in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 8850*)* 737

-Expenses and salaries of employees in Muncipal Committee Haroon Abad *(Question No. 8678*)* 735

-Installation of water filtration plant in Chak No. 388/G.B Faisalabad *(Question No. 1826)* 754

-Land of Municipal Committee in Chiniot *(Question No. 9507*)* 741

-Offices and vehicles in Fire Brigade *(Question No. 9135*)* 739

-Posting of C.O in Muncipal Committees of Lala Musa and Dinga *(Question No. 1503)* 747

-Problem of shifting of pond in Noor Pur Thal *(Question No. 1562)* 752

-Problems of solid waste in Rawalpindi city *(Question No. 1445)* 745

-Provision of land for graveyard in Lahore *(Question No. 5309*)* 732

-Repair and construction of road from Baseerpur to Muhammad Nagar Okara *(Question No. 3252*)* 729

-Repair of Defence Road Pull Gharat tehsil Mian Channu *(Question No. 724)* 743

-Sunday bazars in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1516)* 748

736

PAGE NO.

-Sweeping staff in Dera Ghazi Khan *(Question No. 8738*)*
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

question REGARDING-
-Installation of water filtration plants in Toba Tek Singh *(Question No. 9577*)* 843
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

question REGARDING-
-Vacant posts in Communication & Works Department *(Question No. 9124*)* 423
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. (*Minister for Special Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about institutes of Special Children in district Sahiwal *(Question No. 8672*)* 573
-Insufficient staff in schools of Special Education in Chiniot *(Question No. 8935*)* 601
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolution REGARDING-
-Demand for taking action against persons playing fire works and doing air firing at marriage ceremonies 465
MUHAMMAD WAHEED, MALIK, HAJI
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 453
MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

questions REGARDING- 535
-Number of schools in PP-145, and posts therein *(Question No. 1884)* 537
-Number of schools in PP-145, and upgradation thereof *(Question No. 1888)*
-Projects of Communication & Works Department in PP-145 Lahore for the years 2013-14 and 2016-17 *(Question No. 1882)* 449
-Regularization of employees of Punjab Health Foundation *(Question No. 9590*)* 619
-Water supply tube wells in PP-145, Lahore *(Question No. 1883)* 851
MUKHTAR AHMED BHARATH, MALIK, DR. (*Minister for Population Welfare)*

Answers to the questions REGARDING-
-Establishment of Family Welfare Centres sanctioned by Population Welfare Department *(Question No. 9630*)* 419

PAGE NO.

-Offices and staff of Population Welfare Department in Chiniot *(Question No. 1876*)* 449
-Offices and staff of Population Welfare Department in district Lahore *(Question No. 8896*)* 437
-Offices, staff and budget of Population Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 1874)* 447

MUNAWAR AHMED GILL, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 757

-THE LIMITATION (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018 (BILL NO. 8 OF 2018)

MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS MUNAWAR GHOUS KHAN, RANA

point of order REGARDING- 672
-Demand for acting upon notification about Wheel Axle and Load Management

MURAD RAAS, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Two hundred schools running in rented buildings in Lahore 855

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-6th February, 2018 402
-7th February, 2018 476
-8th February, 2018 496
-9th February, 2018 564
-12th February, 2018 642
-13th February, 2018 656
-16th February, 2018 688
-19th February, 2018 770

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demises of 200 children in Children Hospital Lahore due to non-availability of Ventilators 854

questions REGARDING-
-Details about facilities and budget of DHQ Hospital Sahiwal for 2016-17 *(Question No. 9445*)* 609
-Number of schools in PP-220, Sahiwal and missing facilities therein *(Question No. 1862)* 530
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 9607*)* 844

PAGE NO.

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON- 556
-8TH FEBRUARY, 2018 855
-19th February, 2018 462

Resolution REGARDING-
-Demand for taking long term steps for mental and physical growth of children
NAGHMA MUSHTAQ, MS. *(Minister for Zakat & Ushr)*

Answer to the question REGARDING-
-Staff of Zakat & Ushr Department and funds provided in district Sialkot *(Question No. 9627*)* 668
NAJMA AFZAL KHAN, DR.

questions REGARDING-
-Number of beds and facilities for patients in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9476*)* 591
-Offices, staff and budget of Population Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 1874)* 447
-Provision of clean drinking water in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9475*)* 612
NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING- 736
-Sweeping staff in Dera Ghazi Khan *(Question No. 8738*)*
NAUSHEEN HAMID, DR.

Call attention Notice REGARDING
-Murder of Professor Dr. Tanzeem Akbar Cheema during dacoity at Kalma Chowk Lahore 852

point of order REGARDING- 674
-Anxiety amongst people due to digging at GT Road, Lahore for Orange Line Train 499 825

questions REGARDING- 592 725
-Boundary walls of Government schools in district Jhang *(Question No. 8688*)* 723
-Display of sign boards in Lahore *(Question No. 8684*)* 847
-Establishment of burn unit in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9308*)*

PAGE NO.

-Fire Brigade Stations and vehicles thereof in Lahore *(Question No. 8682*)* 772
-Recruitments at vacant posts in Fire Brigade Lahore (Questi*on No. 8681*)*
-Rehabilitation of sewerage system in UC-79, Lahore *(Question No. 1839)*
-State land for tube well and water tank in UC-79, Mahajarabad Lahore *(Question No. 8581*)*

NAZAR HUSSAIN, MR. *(Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs)*

Privilege motion REGARDING-

550

-AFFIXING NAME PLATES OF A DEFEATED CANDIDATE ON DEVELOPMENT SCHEMES OF PP-9, RAWALPINDI AS AN MPA

NIGHAT SHEIKH, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Necessity for starting campaign against Fast Food 460

questions REGARDING-

-Approval of development schemes of Lahore in 2011-12 *(Question No. 2875*)* 698
-Construction of new block in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 1830)* 625
-Covering sewerage drain from Shama Chowk to Samanabad Chowk Lahore *(Question No. 8885*)* 813
-Details about CT Scan and X-Ray machines in Hospitals of Dera Ghazi Khan *(Question No. 9019*)* 607 518
-Endowment Fund granted to students in Lahore *(Question No. 5859*)*
-Offices and staff of Population Welfare Department in district Lahore *(Question No. 8896*)* 436 823
-Provision of clean drinking water in distrit Lahore *(Question No. 8592*)* 830
-Steps taken for clean drinking in Lahore *(Question No. 8887*)*
-Steps taken for clean drinking in New Mozang Lahore *(Question No. 8886*)* 813
-Vacant posts of Professors in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 9040*)* 589

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD

-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PAGE NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ramzan Siddique Bhatti, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE
-See under Amjad Ali Javaid, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Muhammad Hassaan Riaz, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR YOUTH AFFAIRS, SPORTS & ARCHEOLOGY
-See under Sarfraz Afzal, Chaudhary
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ZAKAT & USHR
-See under Muhammad Awais Khan, Raja

points of order REGARDING-
-Anxiety amongst people due to digging at GT Road, Lahore for Orange Line Train 674, 672
-Demand for acting upon notification about Wheel Axle and Load Management 676
-Demand for keeping Starred Questions No. 9352 and 9353 pending 628
-Demand to contact with Government employees protesting at Mall Road and resolve there problems
-Demand to investigate extra judicial killing by Abid Boxer and keeping him in custody of Punjab Police 755, 675
-Problems faced by MPA for his medical treatment 538, 677

-PROBLEMS FACED BY SUGARCANE GROWERS IN RESPECT OF RECEIVING PAYMENTS

POPULATION WELFARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Establishment of Family Welfare Centres sanctioned by Population Welfare Department *(Question No. 9630*)* 418
-Offices and staff of Population Welfare Department in Chiniot *(Question No. 1876*)* 448
-Offices and staff of Population Welfare Department in district Lahore *(Question No. 8896*)* 436
-Offices, staff and budget of Population Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 1874)* 447

PAGE NO.

Privilege motions REGARDING-

-AFFIXING NAME PLATES OF A DEFEATED CANDIDATE ON DEVELOPMENT SCHEMES OF PP-9, RAWALPINDI AS AN MPA 549

-INSULTING BEHAVIOR OF SECRETARY HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS WITH MPA 550

Q

questions REGARDING-

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Construction and repair of road from Toba to Ahmedabad, Baga Sayal district Jhelum *(Question No. 9370*)* 425

-Construction of road from Chak No. 85 Sargodha Northern Jhal to Jhang *(Question No. 9471*)* 431

-Construction of road from Domali to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8720*)* 415

-Construction of road from Ghaziabad to Arifwala Tarakni, Shaiwal *(Question No. 7519*)* 411

-Construction of road from Qila Rohtas to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8724*)* 420

-Construction of road in compliance with direction of CM *(Question No. 9095*)* 404

-Construction of roads in Mianwalai during 2015 to 2017 *(Question No. 9226*)* 444

-Construction of roads under Khadim-e-Aala Rural Road Programme *(Question No. 9099*)* 443

-Enquiry about substandard construction of road from Dinga to Kharian, Gujrat *(Question No. 9461*)* 427

-Projects of Communication & Works Department in PP-145 Lahore for the years 2013-14 and 2016-17 *(Question No. 1882)* 449

-Reconstruction of Kanjah Matwanwala road, Gujrat *(Question No. 1318)* 446

-Repair of road from Bhagtanwala to 33 Northern Phatak district Sargodha *(Question No. 8582*)* 441

-Repair of roads of Provincial Highways in Gujrat *(Question No. 9108*)* 412

434

PAGE NO.

-Repair of road of Communication & Works Department in Bahawalpur *(Question No. 9489*)* 446
-Steel channels at sides of BRB Canal in PP-130 Daska *(Question No. 504)* 423
-Vacant posts in Communication & Works Department *(Question No. 9124*)* 644

FOOD DEPARTMENT-

-Supply of adulterated milk in Lahore *(Question No. 8853*)* 814

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT- 784

-Complaints about encroachments in Lahore *(Question No. 8901*)* 810
-Construction and repair of Satto Kattla drain, Lahore *(Question No. 8974*)* 799
-Construction of Greater Iqbal Park, Lahore *(Question No. 8567*)*
-Construction of overhead bridges and underpass in Lahore during 2015-16 *(Question No. 9296*)* 828
-Construction of shoping mall at residential plot in Gulberg Lahore *(Question No. 8835*)* 846
-Contract allocted for laying sewerage in UC-94, Sodiwal Lahore *(Question No. 1838)* 849
-Covering sewerage drain in Sabzazar Scheme, Lahore *(Question No. 1851)* 813
-Covering sewerage drain from Shama Chowk to Samanabad Chowk Lahore *(Question No. 8885*)* 778
-Development projects of PP-9, Rawalpindi *(Question No. 8968*)* 825
-Display of sign boards in Lahore *(Question No. 8684*)* 819
-Illegal possession over land of Housing Colony Layyah *(Question No. 9197*)* 843
-Installation of water filtration plants in Toba Tek Singh *(Question No. 9577*)* 841
-Lady parks in district Lahore *(Question No. 9230*)* 815
-Laying new sewerage in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9152*)* 809
-Laying sewerage system in Sahiwal city and PP-222 *(Question No. 8862*)*
-Maintenance of parks in Aziz Bhatti Town and Shalimar Town Lahore *(Question No. 9217*)* 840
-Number of parks in Allama Iqbal Town Lahore and employees therein *(Question No. 5627*)* 821
-Number of water supply tube wells in Lahore *(Question No. 9164*)* 839
-Parks and Horticulture Authority Bahawalpur *(Question No. 8245*)* 822
-Posting of Director Commercialization in LDA *(Question No. 8836)* 829
-Provision of clean drinking water in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 9157*)* 838
-Provision of clean drinking water in distrit Lahore *(Question No. 8592*)* 823
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 9607*)* 844
-Quota of LDA employees in housing schemes *(Question No. 1852)* 849
-Recreation parks in Lahore *(Question No. 9134*)* 794
-Rehabilitation of sewerage system in UC-79, Lahore *(Question No. 1839)* 847
-Shifting of Production Unit of Orange Line Train to alternate place *(Question No. 1853)* 850

PAGE NO.

-State land for tube well and water tank in UC-79, Mahajarabad Lahore *(Question No. 8581*)* 772
-Steps taken for clean drinking in Lahore *(Question No. 8887*)* 830
-Steps taken for clean drinking in New Mozang Lahore *(Question No. 8886*)* 800
-Supply of clean drinking water in Bahawalpur *(Question No. 8243*)* 813
-Tenders for allotment of Canteen of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 9156*)* 816
-Upgradation of suit clerks of LDA *(Question No. 9362*)* 842
-Water filtration plants installed in Sialkot *(Question No. 9149*)* 837
-Water supply and sewerage in PP-26 and 27, Jhelum *(Question No. 8950*)* 834
-Water supply and sewerage in PP-153, Lahore *(Question No. 1846)* 848
-Water supply and sewerage schemes in district Gujrat *(Question No. 9056*)* 835
-Water supply projects in Rawalpindi *(Question No. 8815*)* 826
-Water supply schemes in PP-113, Gujrat *(Question No. 8515*)* 808
-Water supply schemes in PP-27, Jhelum and audit thereof *(Question No. 8949)* 833
-Water supply tube wells in PP-145, Lahore *(Question No. 1883)* 851

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT- 745

-Allocation of land for taxi stand in Daska city *(Question No. 1466)* 741
-Annucal Budget of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 9566*)* 698
-Approval of development schemes of Lahore in 2011-12 *(Question No. 2875*)* 701
-Cases of Commercialization in City District Government Lahore *(Question No. 4367*)* 714
-Construction of Atta Muhammad Road Dinga, Gujrat *(Question No. 7072*)* 747
-Construction of Khori Alam Road Dinga Gujrat *(Question No. 1504)* 751
-Construction of metaled road between Chak No. 253 and 254 TDA Layyah *(Question No. 1537)* 753
-Construction of streets and sewer in village 69, Ghaseet pura Faisalabad *(Question No. 1584)* 737
-Cycle/motorcycle stands in Bahawalpur *(Question No. 8923*)* 733
-Demarcation of PP-58, Faisalabad *(Question No. 8134*)* 729
-Details about betterment of fire fighting *(Question No. 5223*)* 732
-Details about boundary wall of graveyards in Sargodha *(Question No. 8048*)* 738
-Details about funds granted to Dipalpur district Okara in 2013-17 *(Question No. 8992*)* 740
-Details about graveyards in PP-13, Rawalpindi *(Question No. 9267*)* 750
-Details about latest audit of Samanabad Town Lahore *(Question No. 1519)* 716
-Details about recruitment of TMOs *(Question No. 8189*)* 746
-Details about sewerage system in College Road Daska *(Question No. 1467)* 703
-Details about sewerage system in PP-222 Sahiwal *(Question No. 5676*)*

PAGE NO.

-Details about Solid Waste Management Committee System *(Question No. 1368)* 744
-Details about Towns, UCs and work charge employees in Lahore *(Question No. 1518)* 749
-Development schemes of Local Government in Gujrat *(Question No. 1061)* 743
-Eradication of encroachments at Gawalmandi and Kacha Nisbat Road Lahore *(Question No. 8435*)* 719
-Equipments of Fire Brigade in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 8850*)* 737
-Expenses and salaries of employees in Muncipal Committee Haroon Abad *(Question No. 8678*)* 734
-Fire Brigade Stations and vehicles thereof in Lahore *(Question No. 8682*)* 725
-Giving the Solid Waste Management System on contract *(Question No. 8979*)* 689
-Installation of water filtration plant in Chak No. 388/G.B Faisalabad *(Question No. 1826)* 754
-Land of Municipal Committee in Chiniot *(Question No. 9507*)* 741
-Offices and vehicles in Fire Brigade *(Question No. 9135*)* 739
-Posting of C.O in Muncipal Committees of Lala Musa and Dinga *(Question No. 1503)* 746
-Problem of shifting of pond in Noor Pur Thal *(Question No. 1562)* 752
-Problems of solid waste in Rawalpindi city *(Question No. 1445)* 745
-Provision of land for graveyard in Lahore *(Question No. 5309*)* 731
-Recruitments at vacant posts in Fire Brigade Lahore (Question No. 8681*) 723
-Repair and construction of road from Baseerpur to Muhammad Nagar Okara *(Question No. 3252*)* 729
-Repair and construction of Chichian to Sidhri Road Gujrat *(Question No. 5889*)* 708
-Repair of Defence Road Pull Gharat tehsil Mian Channu *(Question No. 724)* 743
-Sunday bazars in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1516)* 748
-Sweeping staff in Dera Ghazi Khan *(Question No. 8738*)* 736

POPULATION WELFARE DEPARTMENT-

-Establishment of Family Welfare Centres sanctioned by Population Welfare Department *(Question No. 9630*)* 418
-Offices and staff of Population Welfare Department in Chiniot *(Question No. 1876*)* 448
-Offices and staff of Population Welfare Department in district Lahore *(Question No. 8896*)* 436
-Offices, staff and budget of Population Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 1874)* 447

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT- 499

-Boundary walls of Government schools in district Jhang *(Question No. 8688*)* 534
-Buildings of Government Primary School Mallo and Elementary School Khuja PP-113 Gujrat *(Question No. 1865)*

PAGE NO.

-Details about Government Girls Higher Secondary School Manga Mandi, Lahore *(Question No. 9564*)* 518
-Dilapidation of school buildings in Sialkot *(Question No. 9624*)* 528
-Endowment Fund granted to students in Lahore *(Question No. 5859*)* 518
-Funds and missing facilities in schools of Gujrat *(Question No. 9404*)* 512
-Number of Primary Schools and teachers in PP-133, Narowal *(Question No. 8965*)* 526
-Number of students and condition of building of Government Girls Model High School, Layyah *(Question No. 1887)* 536
-Number of students and employees in Government Girls High Schools Chakorri, Gujrat *(Question No. 1863)* 531
-Number of schools in PP-145, and posts therein *(Question No. 1884)* 535
-Number of schools in PP-145, and upgradation thereof *(Question No. 1888)* 537
-Number of schools in PP-220, Sahiwal and missing facilities therein *(Question No. 1862)* 530
-Number of students in Government schools of Bahawalpur city (Corporation area) *(Question No. 8955*)* 506
-Number of teachers in Central Model School Lahore *(Question No. 8916*)* 502
-Post of Erratic Headmistress in Lahore division *(Question No. 9339*)* 527
-Repairs required in Government Girls Primary School Meharabad Toba Tek Singh *(Question No. 1855)* 529
-Sanctioned posts of teachers and staff in schools of PP-113, Gujrat *(Question No. 1864)* 533
-Schools under Punjab Education Foundation in Jhelum *(Question No. 9525*)* 515

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Details about institutes of Special Children in district Sahiwal *(Question No. 8672*)* 572
-Insufficient staff in schools of Special Education in Chiniot *(Question No. 8935*)* 601

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT- 568

-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)*
-Construction of new block in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 1830)* 625
-Details about beds and patients in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9450*)* 610
-Details about Children Hospital Lahore *(Question 4161*)* 602
-Details about CT Scan and X-Ray machines in Hospitals of Dera Ghazi Khan *(Question No. 9019*)* 607
-Details about DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1506)* 623
-Details about doctors and other staff in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4869*)* 577
-Details about facilities and budget of DHQ Hospital Sahiwal for 2016-17 *(Question No. 9445*)* 609

PAGE NO.

-Details about free treatment facility provided to Government employees in Shaikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 6653*)* 603
-Details about treatment of other diseases beside cardic diseas in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 8140*)* 604
-Details about vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 8532*)* 605
-Details about wards, budget and beds in DHQ Hospital Rawalpindi *(Question No. 9528*)* 593
-Establishment of burn unit in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9308*)* 592
-Funds allocated for Incinerator in BV Hospital Bahawalpur *(Question No. 8797*)* 586
-Number of beds and facilities for patients in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9476*)* 591
-Number of beds in ICU Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9561*)* 616
-Number of burn units in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 9321*)* 595
-Number of Dental Hospitals and dental surgeons *(Question No. 1879)* 626
-Number of doctors and vacant posts in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9616*)* 619
-Number of MRI and CT Scan machines in hospitals of Silakot *(Question No. 9570*)* 617
-Payment of Risk Allowance to employees of Health Department Rawalpindi *(Question No. 1352)* 622
-Problems in getting admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)* 583
-Privatization of Health Department and service structure of young doctors *(Question No. 1225)* 621
-Posting of Principal in Medical College Sargodha *(Question No. 1634)* 624
-Provision of clean drinking water in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9475*)* 612
-Regularization of employees of Punjab Health Foundation *(Question No. 9590*)* 619
-Service structure of Paramedical Staff *(Question No. 929)* 620
-Shortage of beds and doctors in Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9431*)* 608
-Treatment of tetanus in hospitals of Lahore *(Question No. 6311*)* 565
-Vacant posts and budget of Government Hospitals in Gujrat *(Question No. 9451*)* 611
-Vacant posts of Professors in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 9040*)* 589

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT- 667
-Budget and expenditures of Punjab Sports Board Lahore *(Question No. 9562*)* 666
-Cricket ground and academy for women in Multan *(Question No. 9426*)* 669
-Play grounds in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9620*)* 659
-Play grounds in the province *(Question No. 9521*)*

ZAKAT & USHR DEPARTMENT- 662
-Collection and distribution of Zakat *(Question No. 9463*)*
-Number of offices and employees of Zakat & Ushr Department in Lahore *(Question No. 9462*)* 657
-Staff of Zakat & Ushr Department and funds provided in 668

PAGE NO.

district Sialkot *(Question No. 9627*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-7th February, 2018 477
-8th February, 2018 556
-16th February, 2018 763
-19th February, 2018 855

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING-

-Construction and repair of road from Toba to Ahmedabad, Baga Sayal district Jhelum *(Question No. 9370*)* 425
-Eradication of encroachments at Gawalmandi and Kacha Nisbat Road Lahore *(Question No. 8435*)* 719, 659
-Play grounds in the province *(Question No. 9521*)* 515
-Schools under Punjab Education Foundation in Jhelum *(Question No. 9525*)* 834
-Water supply and sewerage in PP-26 and 27, Jhelum *(Question No. 8950*)* 833
-Water supply schemes in PP-27, Jhelum and audit thereof *(Question No. 8949*)*

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Approval of development schemes of Lahore in 2011-12 *(Question No. 2875*)* 698
-Cases of Commercialization in City District Government Lahore *(Question No. 4367*)* 701, 715
-Construction of Atta Muhammad Road Dinga, Gujrat *(Question No. 7072*)* 716
-Details about recruitment of TMOs *(Question No. 8189*)* 704
-Details about sewerage system in PP-222 Sahiwal *(Question No. 5676*)* 720
-Eradication of encroachments at Gawalmandi and Kacha Nisbat Road Lahore *(Question No. 8435*)* 725
-Fire Brigade Stations and vehicles thereof in Lahore *(Question No. 8682*)*
-Giving the Solid Waste Management System on contract *(Question No. 8979*)* 690, 723
-Recruitments at vacant posts in Fire Brigade Lahore (Question No. 8681*)*
-Repair and construction of Chichian to Sidhri Road Gujrat *(Question No. 5889*)* 709

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-6th February, 2018 401
-7th February, 2018 475
-8th February, 2018 495
-9th February, 2018 563
-12th February, 2018 641
-13th February, 2018 655
-16th February, 2018 687
-19th February, 2018 769

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 757

-THE LIMITATION (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018 (BILL NO. 8 OF 2018) 480

-THE PUNJAB CHARITIES BILL 2018 (BILL NO. 4 OF2018)

Resolutions REGARDING-
-Condolence on sad demise of renown lawyer Asma Jahangir Advocate 758
-Demand for launching awareness campaign about virus of seasonal influenza 467
-Demand for provision of free traveling facility to senior citizens and disabled persons in Speedo Bus Service 442
-Demand for taking action against persons playing fire works and doing air firing at marriage ceremonies 465
-Demand for taking long term steps for mental and physical growth of children 462
-Demand for withdrawal of increase in price of petroleum products 678

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of irregularities in four educational institutes 631

questions REGARDING- 814
-Complaints about encroachments in Lahore *(Question No. 8901*)*
-Contract allocted for laying sewerage in UC-94, Sodiwal Lahore *(Question No. 1838)* 846

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Construction of roads in Mianwalai during 2015 to 2017 *(Question No. 9226*)* 444
-Covering sewerage drain in Sabzazar Scheme, Lahore *(Question No. 1851)* 849

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA (*Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of new block in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 1830)* 625
-Details about beds and patients in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9450*)* 610
-Details about Children Hospital Lahore *(Question 4161*)* 602
-Details about CT Scan and X-Ray machines in Hospitals of Dera Ghazi Khan *(Question No. 9019*)* 607
-Details about DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1506)* 623
-Details about facilities and budget of DHQ Hospital Sahiwal for 2016-17 *(Question No. 9445*)* 609
-Details about free treatment facility provided to Government employees in Shaikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 6653*)* 604
-Details about treatment of other diseases beside cardic diseas in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 8140*)* 605
-Details about vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 8532*)* 606
-Details about wards, budget and beds in DHQ Hospital Rawalpindi *(Question No. 9528*)* 593
-Number of beds and facilities for patients in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9476*)* 591
-Number of beds in ICU Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9561*)* 617
-Number of Dental Hospitals and dental surgeons *(Question No. 1879)* 626
-Number of doctors and vacant posts in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9616*)* 620
-Number of MRI and CT Scan machines in hospitals of Silakot *(Question No. 9570*)* 618
-Payment of Risk Allowance to employees of Health Department Rawalpindi *(Question No. 1352)* 622
-Posting of Principal in Medical College Sargodha *(Question No. 1634)* 625
-Privatization of Health Department and service structure of young doctors *(Question No. 1225)* 621
-Provision of clean drinking water in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9475*)* 612
-Regularization of employees of Punjab Health Foundation 620
621

PAGE NO.

(Question No. 9590)*
-Service structure of Paramedical Staff *(Question No. 929)* 608
-Shortage of beds and doctors in Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9431*)* 611
-Vacant posts and budget of Government Hospitals in Gujrat *(Question No. 9451*)*
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017 483
-The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill, 2017 480
-The Punjab Zakat and Ushr Bill 2017 490
-The University of Narowal Bill 2018 762
-The University of Sialkot Bill 2018 762

Call attention Notice REGARDING
-Murder of young son of resident of Moza Khuhar Khurad, Gujrat 548

AND ACTION AGAINST ACCUSED PERSONS 757

MOTION regarding- 539

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS 758

point of order REGARDING-

-PROBLEMS FACED BY SUGARCANE GROWERS IN RESPECT OF RECEIVING PAYMENTS

Resolution REGARDING-
-Condolence on sad demise of renown lawyer Asma Jahangir Advocate
SARFRAZ AFZAL, CHAUDHARY *(Parliamentary Secretary for Youth Affairs, Sports & Archeology)*

Answer to the question REGARDING- 659
-Play grounds in the province *(Question No. 9521*)*
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 499
-Boundary walls of Government schools in district Jhang *(Question No. 8688*)* 534
-Buildings of Government Primary School Mallo and Elementary School Khuja PP-113 Gujrat *(Question No. 1865)* 518
-Details about Government Girls Higher Secondary School Manga Mandi, Lahore *(Question No. 9564*)* 528
-Dilapidation of school buildings in Sialkot *(Question No. 9624*)* 518

PAGE NO.

-Endowment Fund granted to students in Lahore *(Question No. 5859*)* 512
-Funds and missing facilities in schools of Gujrat *(Question No. 9404*)*
-Number of Primary Schools and teachers in PP-133, Narowal *(Question No. 8965*)* 526
-Number of students and condition of building of Government Girls Model High School, Layyah *(Question No. 1887)* 536
-Number of students and employees in Government Girls High Schools Chakorri, Gujrat *(Question No. 1863)* 531 535
-Number of schools in PP-145, and posts therein *(Question No. 1884)* 537
-Number of schools in PP-145, and upgradation thereof *(Question No. 1888)*
-Number of schools in PP-220, Sahiwal and missing facilities therein *(Question No. 1862)* 530
-Number of students in Government schools of Bahawalpur city (Corporation area) *(Question No. 8955*)* 506 502
-Number of teachers in Central Model School Lahore *(Question No. 8916*)* 527
-Post of Erratic Headmistress in Lahore division *(Question No. 9339*)*
-Repairs required in Government Girls Primary School Meharabad Toba Tek Singh *(Question No. 1855)* 529
-Sanctioned posts of teachers and staff in schools of PP-113, Gujrat *(Question No. 1864)* 533
-Schools under Punjab Education Foundation in Jhelum *(Question No. 9525*)* 515

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

point of order REGARDING- 542

-PROBLEMS FACED BY SUGARCANE GROWERS IN RESPECT OF RECEIVING PAYMENTS

SHAHZAD MUNSHI, MR.

Privilege motion REGARDING-
-Insulting behavior of Secretary Human Rights and Minorities Affairs with MPA 549

SHUNILA RUTH, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to impose ban on injection which farmers use for cattle to increase milk quantity 630

QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Satto Kattla drain, Lahore *(Question No. 8974*)* 784
-Construction of overhead bridges and underpass in Lahore during 2015-16 *(Question No. 9296*)* 799
-Giving the Solid Waste Management System on contract *(Question No. 8979*)* 689 841

PAGE NO.

-Lady parks in district Lahore *(Question No. 9230*)* 595
-Number of burn units in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 9321*)* 839
-Number of water supply tube wells in Lahore *(Question No. 9164*)* 739
-Offices and vehicles in Fire Brigade *(Question No. 9135*)* 794
-Recreation parks in Lahore *(Question No. 9134*)*

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about institutes of Special Children in district Sahiwal *(Question No. 8672*)* 572
-Insufficient staff in schools of Special Education in Chiniot *(Question No. 8935*)* 601

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)* 568
-Construction of new block in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 1830)* 625
-Details about beds and patients in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9450*)* 610
-Details about Children Hospital Lahore *(Question 4161*)* 602
-Details about CT Scan and X-Ray machines in Hospitals of Dera Ghazi Khan *(Question No. 9019*)* 607
-Details about DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1506)* 623
-Details about doctors and other staff in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 4869*)* 577
-Details about facilities and budget of DHQ Hospital Sahiwal for 2016-17 *(Question No. 9445*)* 609
-Details about free treatment facility provided to Government employees in Shaikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 6653*)* 603
-Details about treatment of other diseases beside cardic diseas in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 8140*)* 604
-Details about vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 8532*)* 605
-Details about wards, budget and beds in DHQ Hospital Rawalpindi *(Question No. 9528*)* 593
-Establishment of burn unit in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9308*)* 592
-Funds allocated for Incinerator in BV Hospital Bahawalpur *(Question No. 8797*)* 586
-Number of beds and facilities for patients in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9476*)* 591
-Number of beds in ICU Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9561*)* 616
-Number of burn units in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 9321*)* 595
-Number of Dental Hospitals and dental surgeons *(Question No. 1879)* 626
-Number of doctors and vacant posts in Aziz Bhatti Hospital Gujrat

PAGE NO.

(Question No. 9616)* 619
-Number of MRI and CT Scan machines in hospitals of Silakot *(Question No. 9570*)* 617

-Payment of Risk Allowance to employees of Health Department Rawalpindi *(Question No. 1352)* 622
-Problems in getting admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)* 583
-Privatization of Health Department and service structure of young doctors *(Question No. 1225)* 621
-Posting of Principal in Medical College Sargodha *(Question No. 1634)* 624
-Provision of clean drinking water in hospitals of Faisalabad *(Question No. 9475*)* 612
-Regularization of employees of Punjab Health Foundation *(Question No. 9590*)* 619
-Service structure of Paramedical Staff *(Question No. 929)* 620
-Shortage of beds and doctors in Nishtar Hospital Multan *(Question No. 9431*)* 608
-Treatment of tetanus in hospitals of Lahore *(Question No. 6311*)* 565
-Vacant posts and budget of Government Hospitals in Gujrat *(Question No.9451*)* 611
-Vacant posts of Professors in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 9040*)* 589

T

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING-
-Construction and repair of road from Toba to Ahmedabad, Baga Sayal district Jhelum *(Question No. 9370*)* 426
-Construction of road from Chak No. 85 Sargodha Northern Jhal to Jhang *(Question No. 9471*)* 431
-Construction of road from Domali to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8720*)* 415
-Construction of road from Ghaziabad to Arifwala Tarakni, Shaiwal *(Question No. 7519*)* 411
-Construction of road from Qila Rohtas to Baragawah, district Jhelum *(Question No. 8724*)* 421
-Construction of road in compliance with direction of CM *(Question No. 9095*)* 405
-Construction of roads in Mianwalai during 2015 to 2017 *(Question No. 9226*)* 444
-Construction of roads under Khadim-e-Aala Rural Road Programme *(Question No. 9099*)* 443
-Enquiry about substandard construction of road from Dinga to Kharian, Gujrat *(Question No. 9461*)* 428

PAGE NO.

-Projects of Communication & Works Department in PP-145 Lahore for the years 2013-14 and 2016-17 *(Question No. 1882)* 450
-Reconstruction of Kanjah Matwanwala road, Gujrat *(Question No. 1318)* 447
-Repair of road from Bhagtanwala to 33 Northern Phatak district Sargodha *(Question No. 8582*)* 441

-Repair of road of Communication & Works Department in Bahawalpur *(Question No. 9489*)* 434
-Repair of roads of Provincial Highways in Gujrat *(Question No. 9108*)* 412
-Steel channels at sides of BRB Canal in PP-130 Daska *(Question No. 504)* 446
-Vacant posts in Communication & Works Department *(Question No. 9124*)* 423

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING
-Murder of young son of resident of Moza Khuhar Khurad, Gujrat 548

AND ACTION AGAINST ACCUSED PERSONS

questions REGARDING- 534 662 714

-Buildings of Government Primary School Mallo and Elementary School Khuja PP-113 Gujrat *(Question No. 1865)* 810
-Collection and distribution of Zakat *(Question No. 9463*)* 747
-Construction of Atta Muhammad Road Dinga, Gujrat *(Question No. 7072*)* 404
-Construction of Greater Iqbal Park, Lahore *(Question No. 8567*)* 743
-Construction of Khori Alam Road Dinga Gujrat *(Question No. 1504)* 427
-Construction of road in compliance with direction of CM *(Question No. 9095*)* 512
-Development schemes of Local Government in Gujrat *(Question No. 1061)*
-Enquiry about substandard construction of road from Dinga to Kharian, Gujrat *(Question No. 9461*)* 619
-Funds and missing facilities in schools of Gujrat *(Question No. 9404*)* 657
-Number of doctors and vacant posts in Aziz Bhatti Hospital Gujrat *(Question No. 9616*)* 531
-Number of offices and employees of Zakat & Ushr Department in Lahore *(Question No. 9462*)* 746
-Number of students and employees in Government Girls High Schools Chakorri, Gujrat *(Question No. 1863)* 446 708
-Posting of C.O in Muncipal Committees of Lala Musa and Dinga *(Question No. 1503)* 412
-Reconstruction of Kanjah Matwanwala road, Gujrat *(Question No. 1318)* 533
-Repair and construction of Chichian to Sidhri Road Gujrat *(Question No. 5889*)* 848
-Repair of roads of Provincial Highways in Gujrat *(Question No. 9108*)* 835
-Sanctioned posts of teachers and staff in schools of PP-113, Gujrat 808

PAGE NO.

(Question No. 1864)
-Water supply and sewerage in PP-153, Lahore *(Question No. 1846)*
-Water supply and sewerage schemes in district Gujrat *(Question No. 9056*)*
-Water supply schemes in PP-113, Gujrat *(Question No. 8515*)*

U

UMAR FAROOQ, MALIK, HAJI

question REGARDING- 826
-Water supply projects in Rawalpindi *(Question No. 8815*)* 480

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Charities Bill 2018 (Bill No. 4 of2018)

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.

question REGARDING- 411
-Construction of road from Ghaziabad to Arifwala Tarakni, Shaiwal *(Question No. 7519*)*

WASEEM AKHTAR, DR SYED

points of order REGARDING- 676
-Demand for keeping Starred Questions No. 9352 and 9353 pending 628
-Demand to contact with Government employees protesting at Mall Road and resolve there problems 538, 677

-PROBLEMS FACED BY SUGARCANE GROWERS IN RESPECT OF RECEIVING PAYMENTS 568, 744, 586

questions REGARDING-
-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)* 506
-Details about Solid Waste Management Committee System *(Question No. 1368)* 502
-Funds allocated for Incinerator in BV Hospital Bahawalpur *(Question No. 8797*)* 822
-Number of students in Government schools of Bahawalpur city (Corporation area) *(Question No. 8955*)* 583, 849
-Number of teachers in Central Model School Lahore *(Question No. 8916*)* 434
-Parks and Horticulture Authority Bahawalpur *(Question No. 8245*)* 800
-Problems in getting admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)* 565
-Quota of LDA employees in housing schemes *(Question No. 1852)*
-Repair of road of Communication & Works Department in Bahawalpur *(Question No. 9489*)* 442

PAGE NO.

-Supply of clean drinking water in Bahawalpur *(Question No. 8243*)*
-Treatment of tetanus in hospitals of Lahore *(Question No. 6311*)*

Resolution REGARDING-

-Demand for provision of free traveling facility to senior citizens and disabled persons in Speedo Bus Service

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Budget and expenditures of Punjab Sports Board Lahore *(Question No. 9562*)* 667
-Cricket ground and academy for women in Multan *(Question No. 9426*)* 666
-Play grounds in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9620*)* 669
-Play grounds in the province *(Question No. 9521* 629

Z

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Collection and distribution of Zakat *(Question No. 9463*)* 662
-Number of offices and employees of Zakat & Ushr Department in Lahore *(Question No. 9462*)* 657
-Staff of Zakat & Ushr Department and funds provided in district Sialkot *(Question No. 9627*)* 668

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(منگل،20، جمعتہ المبارک23، سوموار26، منگل27، بدھ28۔فروری2018)

(یوم الثلاثہ3، یوم الجمع6، یوم الاثنین9، یوم الثلاثہ10، یوم الاربعاء11۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد34(حصہ سوئم):شمارہ جات : 15 تا 19

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

منگل،20۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 15

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

1۔	ایجنڈا	857
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	859
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	860
	تعزیت	
4۔	معزز ممبر محترمہ راحیلہ انور کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	861

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	862
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	905
7۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	918
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ	932
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9۔	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018اور مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	934
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
10۔	نشان زدہ سوالات3158، 3620، 8474اور8825کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	935
	پوائنٹ آف آرڈر	

11۔	ڈیرہ غازی خان کے میڈیکل کالج میں ٹرائبل ایریا کے طالب علموں کے لئے دس فیصد کوٹا کا مطالبہ	936
12۔	ڈی ایچ کیو ساہیوال کے لئے خریدے گئے ایکوئپمنٹ کو استعمال میں لانے کا مطالبہ	938
13۔	کاشتکاروں کو گنّے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ	939
14۔	سینئر فنکاروں کو امدادی چیک دینے کا مطالبہ	941
	تحاریک التوائے کار	
15۔	ادویات کی قیمتوں میں بے جا اضافہ	942

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
16۔	زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے آبی ذخائر تعمیر کرنے کا مطالبہ	944
17۔	دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے ممنوعہ انجکشنز کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ	947
18۔	صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے پاسپورٹ کی مدت تاحیات کرنے کا مطالبہ	949
19۔	فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو1122 میں ضم کرنے کا مطالبہ	951
20۔	ادویات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ	952
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	انسپکٹر عابد باکسر کو خصوصی طور پر کسی سیل کی زیر نگرانی رکھنے کا مطالبہ	954
	زیر و آر نوٹس	

22۔	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ	----------	955

جمعۃ المبارک،23۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 16

23۔	ایجنڈا	----------	961
24۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	963
25۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	964
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اوقاف ومذہبی امور)		
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال پیش نہ ہوا)	----------	965
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	966
28۔	کورم کی نشاندہی	----------	986

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر

سوموار،26۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 17

29۔	ایجنڈا	----------	991
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	993
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	994
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)		
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	995
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	1005

سوموار،27۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 18

34۔	ایجنڈا	1029
35۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1031
36۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1032
	پوائنٹ آف آرڈر	
37۔	شاہدرہ لاہور کے رہائشی پطرس مسیح اور ساجد مسیح پر ایف آئی اے کی جانب سے تفتیش میں غیر فطری اور غیر اخلاقی طریقہ اپنانا	1033
	سوالات (محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات)	
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1035
39۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1054

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
40۔	مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1063
41۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	1063
	تحاریک التوائے کار	
42۔	صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری منرل واٹر کی فروخت جاری	1069
43۔	وزیر اعلیٰ کے احکام کے باوجود پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معذور طلباء سہولیات سے محروم	1070

44۔	ضلع راجن پور میں بے زمین کسانوں کو الاٹ کی گئی زمین کے لئے پانی کی فراہمی کا مطالبہ	1071
	پوائنٹ آف آرڈر	
45۔	کاشتکاروں کو گنّے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ	1072

بدھ،28۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 19

46۔	ایجنڈا	1083
47۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1085
48۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1086
49۔	جناب سپیکر کا سینیٹ کے الیکشن کے حوالے سے اعلان	1087
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1087
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1122
52۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	1124

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
53۔	ڈی آئی جی ٹریفک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک	1125
	تحاریک التوائے کار	
54۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	1127
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018	1127

سوالات (محکمہ جات خوراک

56۔	کورم کی نشاندہی	1128
57۔	مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018	1128
58۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد،ملتان،گوجرانوالہ، لاہور،بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1029
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
59۔	مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018	1129
60۔	کورم کی نشاندہی	1141
61۔	مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018(۔۔۔جاری)	1141
62۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1150
	قرارداد	
63۔	نیب کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق اور انسانی وقار کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں پر تشویش کا اظہار	1151
64۔	انڈکس	

857

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو ممنوعہ **انجکشن** کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

3۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اراکین قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت پانچ سال کی جائے۔

4۔ محترمہ فاطمہ فریحہ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں موجود فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو1122 میں ضم کیا جائے۔

5۔ میاں محمود الرشید: یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔

859

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،20۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،3۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر48منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لِإِيلَٰفِ قُرَيۡشٍ ۝١ إِۦلَٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيۡفِ ۝٢ فَلۡيَعۡبُدُواْ
رَبَّ هَٰذَا ٱلۡبَيۡتِ ۝٣ ٱلَّذِيٓ أَطۡعَمَهُم مِّن جُوعٖ وَءَامَنَهُم
مِّنۡ خَوۡفِۭ ۝٤

سورۃ قُرَیش آیات 1 تا 4

قریش کے مانوس کرنے کے سبب(1)(یعنی)ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب(2) لوگوں کو چاہئے کہ (اس نعمت کے شکر میں)اس گھر کے مالک کی عبادت کریں(3) جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا(4)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لال اے محبوبؐ سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے خُوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر محترمہ راحیلہ انور کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! محترمہ راحیلہ انور کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔میری گزارش ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کرلی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ان کی مغفرت کے لئے دُعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!کیا محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سیکرٹری اس وقت گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب پانچ روزہ tour پر ہیں، وہ باقاعدہ چھٹی لے کر گئے ہیں، اس وقت گیلری میں سپیشل سیکرٹری موجود ہیں اور سوالات کے جوابات دینے کے لئے میں خود حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں ایک چھوٹی سی مزید گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ اجلاس بالکل آخری مراحل کے اندر ہے جبکہ 99 فیصد ہماری تحاریک التوائے کار pending ہیں اس لئے ہمیں

تین دن اجلاس کرنے کی بجائے پورا ہفتہ اجلاس کرنا چاہئے تاکہ یہ سارا pending business take up ہو سکے۔

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ آج پہلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔ جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7927 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*7927: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کتنے عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ب) کتنے جعلی حکیموں اور عطائیوں کی دکانیں سیل کی گئی اور کہاں، کس کس کا چالان کیا اور کس کس کو کتنا کتنا جرمانہ کیا کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے؟

(ج) نیم حکیموں اور عطائیوں سے عوام الناس کو بچانے کے لئے حکومت مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کل 367 عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں سال16۔2015 میں کل142 جعلی حکیموں اور عطائیوں کی دوکانیں سیل کی گئی۔ چالان اور جرمانہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز کل37 جعلی حکیموں اور عطائیوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے۔

(ج) حکومت نے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ2010 کے تحت عطائیت کے خاتمہ کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا، جو کہ اس مقصد کے لئے پاکستان میں صحت کے شعبہ میں بنیادی انضباطی ڈھانچہ مہیا کرنے والا پہلا ادارہ ہے۔ کمیشن کا بنیادی مقصد پنجاب بھر میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ہر قسم کے اداروں کے معیار کو بہتر بنانا اور عطائیت کے مکمل سدباب کے لئے اقدامات کرنا ہے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے عطائیت کے خلاف باقاعدہ مہم کے آغاز سے قبل محکمہ صحت کی ٹیموں کی جانب سے پنجاب بھر میں 2015 کے وسط تک 1561 عطائیوں کے کلینکس کی بندش کی۔ کمیشن نے اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کرتے ہوئے عطائیت کے مکمل خاتمہ کے لئے فیصلہ کن مہم کے آغاز کے لئے ایک جامع لائحہ عمل کے تحت مختصر، درمیانے اور لمبے عرصہ کے لئے مجوزہ اقدامات کی مکمل منصوبہ بندی کی۔

اس مہم کے آغاز میں عوام الناس اور طبی شعبہ کی بھرپور شمولیت کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عطائیت کے خطرے کے بارے میں آگاہی کا جامع پروگرام شروع کیا گیا تاکہ علاج کی غیر مستند، غیر محفوظ اور غیر معیاری فراہمی کے نقصانات کے بارے میں معلومات عوام الناس تک پہنچائی جائیں اور روک تھام کی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کی خدمات مہیا کرنے والے مستند اداروں کو کمیشن کے ساتھ خود کو رجسٹر کرانے کی ترغیب بھی دی گئی۔

اس ضمن میں مستند معالجین اور عوام کو کمیشن کی مفت ہیلپ لائن کے ذریعے اور آن لائن عطائی حضرات کے بارے میں اطلاع دینے کی تحریک شروع کی گئی۔

مزید برآں صوبے کے مختلف شہروں میں میڈیا کے ساتھ راونڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا تاکہ مختلف سٹیک ہولڈرز کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا ہو سکے جہاں وہ عطائیت کی وجوہات

اور اس کے خاتمے کے لئے مختلف طریق کار پر غور کر کے مؤثراور قابل عمل حکمت عملی مرتب کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کمیشن نے مختلف ٹی وی چینلز بشمول پاکستان ٹیلیویژن، ایکسپریس "نیوز"، جیوٹی وی، اور روز ٹی وی پر انٹرویو، بات چیت، ٹاک شوز وغیرہ کے ذریعے عطائیت کے خلاف اس مہم کے اغراض و مقاصد، حکمت عملی، اور مثبت نتائج کے بارے میں عوام میں شعور اجاگر کیا۔

کمیشن غیر رجسٹرڈاداروں کو قانونی دائرہ میں لانے اور غیر قانونی اداروں کے خلاف بھرپور انداز میں ضابطے کی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں عطائیوں کے مفادات کو شدید زک پہنچی ہے اور گزشتہ دوسالوں میں عطائیوں نے کمیشن کے خلاف لاتعداد مقدمات دائر کئے ہیں۔ ایسے ہی ایک مقدمہ میں عدالت عالیہ لاہور نے کمیشن کی جانب سے عطائی کلینک بند کرنے کے عمل کوروک دیا تھا جس کے نتیجے میں عطائیوں کی علاج گاہوں کی بندش کا عمل عارضی طور پر معطل ہوا تاہم کمیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جس کی سماعت کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے 14۔فروری2017 کو کمیشن کی اپیل منظور کرلی جس کے نتیجے میں عطائیوں کی علاج گاہوں کو بند کرنے کا اختیار بحال ہوا۔ اب کمیشن بندش کے ساتھ ساتھ عطائی کلینکس کے معائنہ اور قانون کے تحت جرمانے کی سزا کا عمل جاری رکھتے ہوئے اس مہم میں تیزی لارہا ہے تاکہ اس خطرناک کاروبار کو جڑ سے اکھاڑا جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ

"ضلع ننکانہ صاحب میں سال16۔2015 میں کتنے عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی؟"

اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ:

"ضلع ننکانہ صاحب میں سال16۔2015میں کل367 عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی۔"

جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نیم حکیم اور عطائی کون ہیں کہ جن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!اگر کوئی ڈاکٹر PMDC سے رجسٹرڈ نہیں تو وہ quack ہے۔اسی طرح اگر کوئی حکیم مستند طبیہ کالج سے رجسٹرڈ نہیں ہے تو definitely وہ بھی quack ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر!ہمارے ضلع میں تقریباً 48 BHUs ہیں۔وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں،سارا دن مریضوں کو ڈسپنسرز دیکھتے ہیں،ان کو انجکشن لگاتے ہیں اور وہی ادویات دیتے ہیں۔جب یہی ڈسپنسرز part-time میں اپنی دُکانوں پر بیٹھتے ہیں تو پھر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ مریضوں کو انجکشن کیوں لگاتے ہو اور ان کو ادویات کیوں دیتے ہیں؟یہ وہی ڈسپنسرز ہیں جو کہ سارا دن BHUs چلاتے ہیں لیکن جب یہ اپنی دکانوں پر وہی کام کرتے ہیں تو اُن کی دکانیں seal کر دی جاتی ہیں۔یہ ڈسپنسرز BHUs میں تو ڈاکٹر تسلیم کئے جاتے ہیں لیکن جب باہر کام کرتے ہیں تو پھر یہ عطائی ہو جاتے ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں تھوڑا سا ادب سے یہ عرض کروں گا کہ ایسا نہیں ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں BHUs 48 ہیں اور وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں اب صورتحال بہت تبدیل ہو گئی ہے اس کو kindly review کر لیں۔یہ چند ماہ پرانی بات ضرور تھی اور دوسری بات یہ ہے کہ dispenser کے اپنے کچھ Rules and Regulations ہیں اُن کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اگر کوئی کام کرے گا تو وہ illegal نہیں ہو گا لیکن اپنے دائرہ کار سے تجاوز کرے گا تو definitely وہ کام illegal ہو گا جس طرح سے LHVs کو delivery کرنے کا اختیار ہے لیکن اگر وہ delivery کرتے وقت cesarean section case کریں گی تو definitely اُن کو وہ اختیار نہیں ہے تو جب وہ اپنے اختیار سے تجاوز کریں گے تو اُن کے خلاف کارروائی ضرور کی جائے گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہ BHU's میں مریضوں کو چیک بھی کرتے ہیں، انہیں انجکشن بھی لگاتے ہیں اور اُن کو پوری اجازت ہے یا پھر اُن کو BHUs میں اجازت ہے اور باہر اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ ان کے پاس اگر کوئی specific case ہے جس میں یہ ہوا ہے تو مجھے ضرور وہ کیس دیں میں اُس کو check کر لیتا ہوں لیکن routine یہی ہے کہ اُن کو جو اختیارات BHUs پر ہیں وہی اختیارات اُن کو باہر بھی ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرے گا تبھی اُس کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ ضلع ننکانہ صاحب میں BHUs ہیں اور کتنے BHUs میں ڈاکٹر تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر fresh question دے دیں میں ان کو detail provide کر دوں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اس میں fresh question والی کون سی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس وقت position یہ ہے کہ پورے پنجاب میں 90 فیصد BHUs میں اب ڈاکٹر مکمل طور پر موجود ہیں اور صرف 10 فیصد رہ گئے ہیں وہ بھی ہم کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ ایک آدھ ماہ میں وہ ڈاکٹرز بھی آجائیں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں تو اپنے ضلع کی بات کر رہا ہوں میں پنجاب کی بات نہیں کر رہا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس حوالے سے میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 19۔جنوری2018کی خبر میں کہا گیا ہے کہdispensersکوantibiotic prescribe کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے تو کیا حکومت نے یہ ٹھیک کام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!وہ خبر غلط ہے ایسی کوئی اجازت نہیں دی گئی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اگر وہ خبر غلط ہے تو پھر وزیر موصوف اُس خبر کے حوالے سے تردید لگوادیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔جی،ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!سوال نمبر 8710ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔222میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

*8710: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔222ضلع ساہیوال میں کتنے بی ایچ یوز اورآرایچ سیز ہیں کتنے سول ہسپتال ان بی ایچ یوز اورآرایچ سیز کے درمیان واقع ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا ان آرایچ سی /بی ایچ یو میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز /ایم او تعینات ہیں مکمل تفصیل سے آرایچ سی /بی ایچ یووار ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مزید ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک کیا حکومت تمام BHU\RHCs واقع پی پی۔222 میں سٹاف، مطابق SNEs تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔222 میں دو رورل ہیلتھ سنٹر کمیر L۔9/120 اور بڈھ ڈھکو L۔9/120 ہیں اور گیارہ بنیادی مرکز صحت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے مزید بر آں ان کے درمیان کوئی سول ہسپتال نہ ہے۔

1۔	اسد اللہ پور	2۔	قطب شہانہ
3۔	58/GD	4۔	87/6.R
5۔	91/6۔R	6۔	92/6۔R
7۔	89/6۔R	8۔	114/9۔L
9۔	100/9۔L	10۔	119/9L
11۔	94/9۔L		

(ب) حلقہ پی پی۔222 میں تمام آر ایچ سیز، اور بی ایچ یوز پر ایم بی بی ایس ڈاکٹرز / ایم او تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔222 میں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز پر SNEs کے مطابق ڈاکٹرز کی تمام اسامیاں پُر ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ دو RHCs اور گیارہ BHUs ہیں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ ان کے درمیان کوئی سول ہسپتال موجود ہے تو محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی سول ہسپتال موجود نہیں ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ گیارہ BHUs کے ساتھ جو دو RHCs ہیں کیا یہ پورے علاقے کے لئے sufficient ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ایک reality ground ہوتی ہے اور ایک wishes ہوتی ہیں، wishes تو یہی ہیں کہ ہر چیز ہر جگہ موجود ہو، جو definitely نہیں ہے اس کو تسلیم کرنا چاہئے لیکن اپنے معروضی حالات کے مطابق اس وقت جو best of the best health care ہے وہ ساہیوال میں provide کی جا رہی ہے۔ ساہیوال میں ماشاء اللہ میڈیکل کالج بھی بن گیا ہے، وہاں کا ہسپتال بھی اپ گریڈ ہوا ہے۔ معزز ممبر کی خواہش بالکل جائز ہے ان کی خواہش کے مطابق انشاء اللہ اس بجٹ میں کوئی نہ کوئی ضرور خوشخبری دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر موصوف کی یہ بات کہ ہمیں facilities دی گئی ہیں اس پر میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر خواجہ عمران نذیر اور محکمہ صحت کا بھی شکر گزار ہوں کہ ساہیوال کو بہت کچھ دیا گیا ہے۔ قطب شہانہ سے ساہیوال 30 کلو میٹر ہے، اوکاڑہ کینٹ سے بھی ساہیوال 30 کلو میٹر ہے، ہڑپہ سے ساہیوال 28 کلو میٹر ہے اور کمیر سے ساہیوال 32 کلو میٹر ہے اس لئے یہ two RHCs sufficient نہیں ہیں۔ اس سارے علاقے کو cater کرنے کے لئے وزیر موصوف ہمارے RHC کو اپ گریڈیشن کرا دیں۔ وزیر اعلیٰ نے RHC 58/GD and RHC 114/9-L کی اپ گریڈیشن کے لئے approve کر دیا ہوا ہے تو وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اس پر عملدرآمد کرا دیں۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں میڈیکل سٹاف کی position کے حوالے سے پوچھا گیا تھا تو میں وزیر موصوف کی اس بات کو second کرتا ہوں جو انہوں نے پہلے بیان فرمایا ہے میں بڑا lucky ہوں کہ ساہیوال میں گیارہ BHUs ہیں اور سب پر MOs تعینات ہیں اس پر ہم وزیر موصوف کے شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ان کے محکمہ نے سوال کا غلط جواب دیا ہے۔ سوال میں پوچھا گیا تھا کہ SMOs تعینات ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ تمام ہسپتالوں میں SMOs تعینات ہیں لیکن 112/9-L میں تین مہینے سے SMO نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ سارا اسٹاف پورا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! سوال کا جواب آنے تک کی تاریخ کا جواب دینا ہوتا ہے اور میں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ اسمبلی میں جو بھی بات آئے اُس میں ایک انچ کا بھی فرق نہ ہو تو میں معزز ممبر کے حکم پر آپ کی اجازت سے اپنے محکمہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ اس کی دوبارہ انکوائری کریں اگر ایسا ہوا ہے تو جس نے یہ جواب دیا ہے اُس کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) میں ہماری گزارش تھی کہ محکمہ SNE کے مطابق سٹاف تعینات کا ارادہ رکھتا ہے آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے میری humble submission ہے کہ SNE کے مطابق تمام اسامیوں کو کب تک پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی تو معزز ممبر نے الزام لگایا ہے اگر یہ الزام ثابت ہو گیا تو تمام اسامیاں پُر بھی کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8879 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ٹراما سنٹر کی تعداد اور عملہ کی ٹریننگ سے متعلقہ تفصیلات

*8879: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کتنے اضلاع میں ٹراما سنٹر موجود ہیں؟

(ب) کیا ان ٹراما سنٹر میں موجود عملے کی سپیشلائزڈ ٹریننگ کی جاتی ہے یا کوئی سپیشلائزڈ کوالیفکیشن ٹریننگ ہے؟

(ج) کیا حکومت ٹراما سنٹر کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب کے زیر انتظام ہسپتالوں میں ٹراما سنٹر کی تعداد سات ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ٹراما سنٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تونسہ شریف
2. ٹراما سنٹر فتح پور، کروڑ لعل عیسن،
3. ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ،
4. ٹراما سنٹر مخدوم عالی، دُنیا پور،
5. ٹراما سنٹر پھول نگر،
6. ٹراما سنٹر، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ
7. ٹراما سنٹر حافظ آباد

(ب)

- ٹراما سنٹر میں موجود عملے کی سپیشلائزڈ ٹریننگ کی جاتی ہے اور تمام ڈاکٹرز اپنی فیلڈ میں سپیشلائزڈ کوالیفکیشن رکھتے ہیں۔

(ج) جی، نہیں! حکومت ٹراما سنٹر کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے کیونکہ پہلے سے قائم شدہ مراکز صحت کی بہتری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ حکومت ٹراما سنٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ میں تھوڑا سا data share کر کے ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ 2013 سے لے کر 2017 تک تقریباً دس لاکھ road accidents ریکارڈ پر موجود ہیں جس میں 13620 لوگوں کی زندگیاں چلی گئیں اور گیارہ لاکھ لوگ زخمی ہوئے۔ ان زخمیوں میں سے 71 فیصد لوگ جو تقریباً سات لاکھ کے قریب بنتے ہیں ان کو جب ہسپتال منتقل کیا گیا تو وہ unconscious condition unstable condition or میں

تھے۔اس data کی موجودگی میں کیا منسٹر صاحب یہ نہیں سمجھتے کہ ٹراما سنٹرز ہماری اشد ضرورت ہیں اور کیا یہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہونا چاہئے؟ ہمارے ملک میں road accidents میں ہلاکتوں کی تعداد دہشتگردی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ٹراما سنٹرز نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ساری زندگی کے لئے معذور ہو جاتے ہیں اور کمانے والے بے کار ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ priority والا issue ہے اور ٹراما سنٹرز ان کے ایجنڈے میں ہونے چاہئیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہاں ایوان میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میری معزز بہن نے جو بھی باتیں کی ہیں میں ان کو second کرتا ہوں لیکن یہ جواب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے حوالے سے دیا گیا ہے۔ ٹراما سنٹر بنیادی طور پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی jurisdiction میں ہے اور اس میں جو سٹاف تعینات کیا جاتا ہے وہ بھی specialist ہوتا ہے۔ ابتداء میں سات ٹراما سنٹرز بنا دیئے گئے تھے لیکن ٹراما سنٹرز مکمل طور پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی jurisdiction ہے تو ایسا نہیں ہے کہ حکومت پنجاب ٹراما سنٹرز بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی صرف فرق اتنا سا ہے کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ٹراما سنٹرز نہیں بنائے گا بلکہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر والے خود اپنے ٹراما سنٹرز establish کریں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جواب میں تھوڑی سی confusion تھی اس لئے میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے جو بات کہی ہے اس کی اہمیت سے بالکل انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جتنے نئے ہسپتال بن رہے ہیں ان تمام میں ٹراما سنٹرز موجود ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر والے اپنی turn پر ضرور بتائیں گے کہ ان کا ایک مکمل پلان موجود ہے۔ آپ ان سے پوچھیں تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ آپ کو ضرور بتائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میری تجویز یہ ہے کہ جو main highways خاص طور پر موٹروے اور جی ٹی روڈ وغیرہ پر ٹراما سنٹرز ہونے چاہئیں کیونکہ وہاں حادثات زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی تجویز بہت اچھی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحبہ کی تجویز بہت اچھی ہے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے اس کو take up کیا ہوا ہے۔ آئندہADP میں بھی ان کے کافی projects موجود ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر8999 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رائیونڈ ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر کی لاگت اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*8999: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال رائیونڈ (لاہور) کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی کب ختم ہونی تھی اس کا تخمینہ لاگت اور اس وقت تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے یہ ہسپتال کتنے بیڈز کا ہو گا؟

(ب) کیا اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں مریضوں کا علاج ہوتا ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے جو ڈاکٹرز تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر 14-2013 میں شروع ہوئی تھی اور سال 16-2015 میں ہسپتال کا کام منظوری کے مطابق پورا ہو گیا تھا۔ اس کی تعمیر پر 337.000 ملین مختص کئے گئے تھے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. کاٹن فیکٹری کی زمین پر ہسپتال کی تعمیر کی گئی فیکٹری کو رائیونڈ میں کہیں اور جگہ دی گئی اور کاٹن فیکٹری کی عمارت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بنا کر دی۔ جس کی لاگت 72.709 ملین ہے۔

2. 212.297 ملین ہسپتال اور عملہ کی رہائش کے لئے
3. 31.192 ملین جراحی آلات کے لئے رکھے گئے۔ مزید برآں طیب اردگان ٹرسٹ کی درخواست پر ایک اضافی بلاک بنایا گیا اس کے بعد ہسپتال کے تعمیر کی لاگت بڑھ کر 542.797 ملین ہو گئی۔
1. اس میں 72.709 ملین کاٹن فیکٹری کے لئے
2. 438.896 ملین ہسپتال کی عمارت اور ملازمین کی رہائش کے لئے
3. 31.192 ملین آلات جراحی کے لئے شامل ہیں

خرچ کی تفصیلات

اس سکیم پر 461.236 ملین لاگت آئی ہے۔ جس میں بلڈنگ پر 430.044 ملین۔
جراحی کے آلات پر 31.192 ملین خرچ کئے گئے ہیں اور بقایا فنڈز بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں۔
تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال رائیونڈ کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ ہسپتال 100 بستروں پر مشتمل ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات مہیا کر رہا ہے۔

(ب) اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں مریضوں کا علاج 24 گھنٹے ہوتا ہے۔

(ج) اس ہسپتال کی مینجمنٹ کو مورخہ 3۔نومبر 2017 انڈس ہسپتال انتظامیہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔
مذکورہ ہسپتال کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ملازمین کو چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کی ڈسپوزل پر بھیج دیا گیا ہے اور اب وہاں کوئی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا سٹاف کام نہ کر رہا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
موجودہ صورتحال میں انڈس ہسپتال نے اپنا سٹاف تعینات کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! طیب اردگان ٹرسٹ کی درخواست پر ایک اضافی بلاک اس ہسپتال میں بنایا گیا ہے اس کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز ٹرسٹ نے دیئے اور کتنے فنڈز پنجاب حکومت کے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! رائیونڈ ہسپتال کے ماڈل PPP model کی ایک نئی terminology ہے کہ جس میں ہم نے صرف مینجمنٹ outsource کی ہے۔ اس ہسپتال کی ملکیت ان کی نہیں ہے۔ ہم نے انڈس ہسپتال جو کراچی کا مشہور ادارہ ہے، وہ بڑے نیک لوگ ہیں اس کا نام طیب اردگان ٹرسٹ ہے لیکن وہ تمام پاکستانی لوگ ہیں۔ وہ پہلے ہی مظفر گڑھ میں ہسپتال چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تمام ممبران اسمبلی کو دعوت ہے خاص طور پر لاہور سے تعلق رکھنے والے ممبران کو کہ آپ رائیونڈ، مناواں، سبزہ زار اور بیدیاں کے ہسپتالوں کا ضرور visit کریں۔ میں آپ کا visit facilitate کرنے کے لئے تیار ہوں تاکہ آپ کو اس ماڈل کی افادیت کا اندازہ ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ جو بھی فارمولا ہو جس کے آخر میں عوام beneficiaries ہوں اس فارمولا کو ہم سب کو بہر حال promote کرنا چاہئے۔ انہوں نے اس میں کوئی انوسٹمنٹ نہیں کی ہے۔ ہم نے صرف مینجمنٹ outsource کی ہے اور ایک بجٹ ان کو allocate کیا ہے۔ اس کے against ہم نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا ہے کہ ہمیں آپ سے یہ facilities چاہئیں اور ہمارے یہ parameters ہیں۔ وہ اس کی مینجمنٹ کو دیکھ رہے ہیں otherwise وہ ہسپتال حکومت پنجاب کے پیسے سے بنا ہے اور حکومت پنجاب ہی کی ملکیت ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہوں گی کہ اس ہسپتال کا افتتاح کتنی دفعہ کیا گیا ہے اور کون کون سی سیاسی یا غیر سیاسی شخصیات نے افتتاح کیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جب بھی کوئی نیا یونٹ بنایا ہو گا تو اس کا افتتاح کیا گیا ہو گا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ہسپتال میں بہت سی additions کی گئی ہیں جس میں 40 beds کا نیا بلاک بنایا گیا تھا اس کا افتتاح کیا گیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی۔ میں نے پوچھا تھا کہ اس ہسپتال کا کس نے افتتاح کیا ہے اور کتنی دفعہ افتتاح ہوا ہے؟ میرے علم میں ہے کہ اس ہسپتال کا افتتاح متعدد بار ہو چکا ہے۔ کیا ایک ہسپتال کا کئی دفعہ افتتاح ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ اس دفعہ جو افتتاح کیا گیا ہے وہ توسیعی منصوبے کا کیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں 40 beds کا اضافہ کیا گیا تھا، نیا بلاک بنایا گیا تھا اور بہت سی چیزیں شامل کی گئی ہیں۔ اس کی OPD نئی بنائی گئی ہے، نئی مشینری دی گئی ہے، بلڈ بنک کا بہترین سسٹم قائم کیا گیا ہے اور بجٹ میں extra allocations کی گئی ہیں۔ ان تمام چیزوں کی وجہ سے توسیعی منصوبے کا افتتاح ہوا ہے otherwise وہ ہسپتال پہلے ہی functional تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس ہسپتال میں اضافی بلاک بنایا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اضافی بلاک کتنے beds پر مشتمل ہے اور اضافے سے پہلے یہ ہسپتال کتنے beds پر مشتمل تھا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 40 beds کا اضافہ کیا گیا ہے اور اب یہ ہسپتال 100 beds کا بن چکا ہے۔ اس کو total revamp کیا گیا ہے اور اس میں نیا OPD بلاک بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اب اس میں بلڈ سنٹر کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ اس کی lab بھی state of the art تیار کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ درجنوں additions کی گئی ہیں جس کے بعد توسیعی منصوبے کا افتتاح میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب نے کیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(ج) کے حوالے سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہسپتال کا انتظام انڈس ہسپتال کو دیا ہے۔ یہ ہسپتال پنجاب حکومت کا ہسپتال ہے اور حکومت نے اس پر پیسا خرچ کیا ہے اس کے بعد اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال کے سپرد کر دیا گیا ہے آخر اس کی وجوہات کیا ہیں اور کن شرائط پر یہ ہسپتال outsource کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے لیکن میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ انڈس ہسپتال ٹرسٹ ایک انتہائی معتبر نام ہے جو کراچی میں کام

کر رہا ہے۔ ان کے بہت سے فلاحی projects چل رہے ہیں۔ ان کے ساتھ joint venture اس sense میں کیا گیا ہے کہ انہیں پنجاب حکومت کے ہسپتال کی مینجمنٹ outsource کی گئی ہے۔ وہ مینجمنٹ run کر رہے ہیں، ڈاکٹر لائے ہیں، HR لے کر آئے ہیں اور انہوں نے بہت سی چیزیں اس میں add on کی ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ quality parameters بھی design ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا agreement ہوا ہے جس کے تحت quality parameters کی باقاعدہ checking کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں خود محکمہ کے سیکرٹری اور چیف ایگزیکٹو آفیسر لاہور بھی انڈس کے زیر انتظام ہسپتالوں کا visit کرتے ہیں۔ الحمدللہ ابھی تک یہ ماڈل بڑا successful ہے۔ ہماری طرف سے صرف یہ کوشش کی گئی ہے کہ کسی ایک اور ماڈل کو بھی try کر کے دیکھا جائے کیونکہ اس وقت پنجاب اور پورے پاکستان میں صحت کے مسائل بہت گھمبیر ہیں۔ ان مسائل کو مختلف multi sectorial approaches adopt کر کے redress کیا جائے گا۔ تمام مسائل کو سرکار کبھی بھی اکیلے حل نہیں کر سکتی جب تک کہ پرائیویٹ سیکٹر اس کے ہاتھ سے ہاتھ نہ ملائے۔ یہ مل کر کام کرنے کا ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ ہمارا ملک، ہمارا صوبہ اور ہمارا شہر ہے تو ہم سب مل کر اس پر کام کریں گے تو لوگوں کی فلاح و بہبود ہو گی۔

جناب سپیکر: شاباش۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے حیرت اس بات کی ہے ہماری پنجاب حکومت ہیلتھ کے حوالے سے اتنی serious ہے جیسا کہ ہم کو ایوان میں بتایا جاتا ہے کہ ہیلتھ کے حوالے سے بہت seriousness ہے اور اس پر بہت کام ہو رہا ہے تو پھر role model set کرنے کی ضرورت کیوں آتی ہے، کیا سرکاری ہسپتال اپنی حکومت اور اپنی authorities پر انحصار ہی نہیں کر سکتا جو اس کو کسی پرائیویٹ ہسپتال کے حوالے کیا جاتا ہے تو یہ ہم کس قسم کا role model set کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آپ کو اس حیرت کے بارے میں بتادیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ ایسے کام کرتے ہیں کہ سب کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں یہ کیا بات ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کروں گا کہ میری اراکین پارلیمنٹ اور بالخصوص اپوزیشن ممبران کو دعوت ہے کہ اگر آپ اس role model کے بارے میں field visit اور مزید انفارمیشن چاہتے ہیں تو میں آپ کا field visit facilitate کرنے اور کمپنی کرنے کو تیار ہوں۔ آپ خود آئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں وہاں سوال جواب کریں تو آپ کو انشاءاللہ خوشی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9034 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: واہگہ ٹاؤن میں سرکاری ہسپتالوں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*9034: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جی ٹی روڈ کواپ سٹور (شازولیبارٹری) سے لے کر واہگہ بارڈر تک کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی ٹی روڈ پر 90 کنال اراضی ہے جس کو محکمہ صحت نے ہسپتال بنانے کی غرض سے اس کی فزیبلٹی رپورٹ بنا کر محکمہ ریونیو کو دے دی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ریونیو نے اس فزیبلٹی رپورٹ پر کام بھی مکمل کر لیا ہے مگر نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ فائل دبائی جارہی ہے؟

(د) کیا حکومت متذکرہ جگہ پر سرکاری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ جی ٹی روڈ کپ سٹور شازو لیبارٹری سے واہگہ تک کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے۔ بلکہ ایک آئی اینڈ گائنی ہسپتال سوامی نگر 24 گھنٹے چل رہا ہے اور 48 کنال 14 مرلہ پر 100 بیڈ پر مشتمل مناواں ہسپتال بھی بنا دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ 36 کنال 17 مرلہ پر 100 بستروں پر مشتمل ہسپتال بنانے کا ارادہ ہے۔

(ب) 48 کنال 14 مرلہ پر 100 بیڈ پر مشتمل ہسپتال بن گیا ہے اور طیب اردگان ٹرسٹ کے زیر انتظام چل رہا ہے اور اس کی زمین پہلے سے ہی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ریونیو نے مناواں ہسپتال کی جگہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام کرنے کا کام کر لیا ہے حکومت 36 کنال 17 مرلہ ڈرائی آئس کریم فیکٹری کی جگہ پر ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن وزارت اطلاعات نے یہ جگہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

محکمہ صحت نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ بھیجا ہے کہ وہ متبادل جگہ کی نشاندہی کر کے بتائیں تاکہ جلد از جلد ہسپتال کی تعمیر شروع ہو سکے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت مذکورہ جگہ پر سرکاری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہ ایک آئی اینڈ گائنی ہسپتال سوامی نگر میں چوبیس گھنٹے چل رہا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال میں کتنے بیڈز کی capacity ہے، کیا یہ بیڈز وہاں کی آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں اور وہاں پر کتنے گائناکالوجسٹ ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، بتادیں کہ وہاں آبادی کے لحاظ سے یہ بیڈز کافی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میں نے محترمہ کے سوال سے پہلے بھی ایک بات کی تھی کہ ایکground realityاور ایکwish listہوتی ہے۔list Wishہم سب کی یہی ہے کہ ہر شخص کو اس کےdoorstepپر بہترین سے بہترین علاج معالجے کی سہولیات میسر آئیں جو کہ نہیں ہیں اور یہidealismوالی بات ہے کیونکہ ہمcountry third worldہیں۔ہمارے ملک میں ابھی اس طرح سے سہولیات نہیں لیکن ہم اس کو مسلسل بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سوامی نگر ہسپتال کی مکملrevampingکی گئی ہے اور اس میں بہت ساری چیزیںadd onکی گئی ہیں۔یونین کونسل نمبر37میں ایک نیا ہسپتال بنایا جارہا ہے جو کہ اس کے بالکل قریب ہے اور اس ہسپتال کا انشاءاللہ اگلے ماہ افتتاح کر دیا جائے گا۔اس ہسپتال کی تمامprocurement مکمل کی جاچکی ہے، ہم اس کی تمام مشینری اور دوسری چیزیں پہنچا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آگے 100بیڈز کا مناواں ہسپتال بنایا گیا ہے۔ الحمدللہ اس پوری پٹی میں دو نئے ہسپتالadd onکئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سوامی نگر ہسپتال کو مکملrevampکیا جارہا ہے، انشاءاللہ ان تینوںjoint collaborationsکے بعد اللہ کے فضل سے اس علاقے کے اور اس پٹی کے لوگوں کو ہیلتھ کی بہترین سہولیات ان کےdoorstepپر میسر ہوں گی۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میں نے تو یہ سوال ہی نہیں کیا تھا۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ اس ہسپتال کیcapacityاور وہاں پر کتنے گائناکالوجسٹ ہیں ان کا بتادیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!اگر معزز ممبر کوHR کی detailچاہئے تھی تو ان کو یہ چیز سوال میںaddکرنی چاہئے تھی۔ میں یہاں زبانی کس طرح بتا سکتا ہوں کہ اس ہسپتال میں کتنے گائناکالوجسٹ ہیں؟میں انسان ہی ہوں کوئی مشین یا کمپیوٹر نہیں ہوں لہذا یہ fresh questionکر دیں میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی موجود نہیں ہیں ورنہ کوئی پرچی اس طرف سے آجاتی تھی۔ یہ میراfresh questionنہیں بنتا یہ تو اس سے متعلق سوال بنتا ہے جب آپ

جواب دے رہے ہیں کہ وہاں ہسپتال میں گائنی کا شعبہ موجود ہے تو آپ مجھے بتادیں کہ وہاں پر کتنے ڈاکٹرز ہیں میرے خیال میں یہ کوئی fresh question نہیں بنتا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بتادوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس دن سے میں منسٹر بنا ہوں ادھر سے کوئی پرچی نہیں آئی اور میں پرچیوں والا منسٹر بھی نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کس ہسپتال میں HR کی کیا detail ہے تو یہ بالکل fresh question بنتا ہے۔ کیا کوئی شخص HR کی detail بتا سکتا کہ پورے پنجاب میں جو 12 کروڑ کا ہیلتھ سیکٹر ہے اس کے کس صوبے کے کس ضلع کے کس ہسپتال میں HR کی یہ detail ہے؟ اگر انہیں اتنا interest تھا تو انہیں سوال میں mention کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ! کیا آپ کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ مجھے سوال میں یہ بات پوچھنی چاہئے تھی کہ وہاں ہسپتال میں کتنے گائناکالوجسٹ ہیں؟ یہ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ وہاں پر آئی اینڈ گائنی ہسپتال موجود ہے جبکہ مجھے تو یہ پتا ہے کہ وہاں پر کوئی سرکاری ہسپتال موجود نہیں ہے۔ میں تو ان کے جواب دینے پر سوال کر رہی ہوں تو مجھے ان کے جواب کا پہلے ہی سے کیسے پتا ہو سکتا تھا ورنہ میں پہلے ہی اپنا question put کروا دیتی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کیا پوچھنا چاہتی ہیں آپ اس کے بارے میں دوبارہ بتادیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کیونکہ یہاں روزانہ کی بنیاد پر ماشاءاللہ سوالات آتے ہیں۔ یہاں پر سوال پوچھا جاتا ہے کہ اس کی HR کی detail فراہم کی جائے اب definitely ان کو خود پتا نہیں تھا کہ وہاں پر ہسپتال ہے لہذا مجھے بھی یہ نہیں پتا تھا کہ میرے جواب دینے پر انہوں نے آگے سے یہ سوال کرنا ہے ورنہ میں اس کی تفصیل لے کر آتا۔ اگر یہ کہہ رہی ہیں تو ہم انشاءاللہ ان کو اسمبلی اجلاس کے فوراً بعد HR کی detail فراہم کر دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!مجھے جو تفصیل اس وقت provide کی گئی ہے میں نے تو اس کی بھی تفصیل نہیں مانگی تھی اور میں بھی کوئی پہلی مرتبہ سوال نہیں پوچھ رہی لہٰذا مجھے بھی پتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی ڈیوٹی ہے کہ سوال سے related تمام تفصیلات provide کرے یہ ممبر کا کام نہیں ہوتا۔ اگر ڈیپارٹمنٹ ایسا نہیں کر رہا تو یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور آپ ممبر پر ڈال رہے ہیں کہ وہ سوال کرے۔ مجھے جب سپلیمنٹری جواب ابھی پتا چل رہا ہے تو اس کا سوال پہلے کیسے جمع کروا سکتی تھی، جز(ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہ مجھے بتادیں کہ یہ انہوں نے کب سے ارادہ بنایا ہوا ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ اس کے قریب یونین کونسل نمبر37 میں ایک نیا ہسپتال بنادیا گیا ہے۔ یقیناً جب یہ سوال کیا گیا ہو گا اور اس کا جواب آیا ہو گا تو یہ پرانی بات ہے لیکن اب وہ ہسپتال اگلے ماہ functional کر دیا جائے گا اور اس کا تمام سامان، مشینری اور equipments procuring process میں ہیں اور almost procure کر لیا گیا ہے۔ اسی پٹی میں آگے مناواں ہسپتال hundred beds state of the art کا functional کر دیا گیا ہے لہٰذا اس پوری پٹی میں اب ہیلتھ کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی کمی یا پریشانی اللہ کے فضل سے نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر:شکریہ۔منسٹر صاحب!

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!مجھے ایک اور ضمنی سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر:جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر کام ہو رہا ہے جبکہ سوال کے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کوئی زمین ٹرانسفر نہیں کی ہے اور انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ نے زمین ٹرانسفر کرنے سے انکار کر دیا ہے تو پھر یہ ہسپتال کدھر بن رہا ہے؟ آپ جز(ج) کا جواب پڑھ لیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ بات جز(ب اور ج) میں mix کی گئی ہے۔ یہ زمین مناواں ہسپتال بنانے کے لئے مانگی گئی تھی تو مناواں ہسپتال دوسری زمین پر already بن چکا ہے اور functional ہے اس لئے میرا نہیں خیال کہ اب اس میں کوئی بات رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جی ٹھیک ہے اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! تو پھر یہ جواب میں کیوں لکھا گیا ہے آپ میرے سوال کا جز(ج) پڑھیں جس میں پوچھا گیا تھا کہ یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ریونیو نے مناواں ہسپتال کی جگہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام کرنے کا کام کر لیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جگہ نام ہونے اور ہسپتال بننا یہ دو متضاد باتیں ہیں لہٰذا میں نے ہسپتال بننے کا ذکر کیا ہے کہ وہاں پر ہسپتال بن چکا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9380 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں میڈیسن سٹور کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9380: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری ہسپتالوں کے نقشہ جات بناتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اس میں صحت وعلاج کی سہولیات کے ساتھ ساتھ علاقائی اور زمینی حقائق کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ میں بننے والے سرکاری ہسپتالوں میں خرید کی جانے والی ادویات رکھنے اور درجہ حرارت مناسب حد تک رکھنے capacity کے حامل سٹور موجود ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ 250 بیڈ کا ہسپتال ہے اور اس میں ادویات سٹور کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق سہولت دستیاب نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ضرورت کے مطابق ائرکنڈیشنڈ سٹور نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی قیمتی ادویات ڈاکٹرز کے لئے تعمیر کردہ رہائش گاہوں اور حال ہی میں تعمیر کردہ پرائیویٹ وارڈ کے کمروں میں ذخیرہ کی گئی ہیں اور مذکورہ بالا جگہوں پر ائرکنڈیشنرز نہ ہونے کی وجہ سے ادویات کی اثر پذیری انتہائی کم ہو جاتی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ وارڈ کے کمروں میں ادویات سٹور کرنے کی وجہ سے یہ کمرے جس مقصد کے لئے تعمیر کئے گئے تھے اس کے لئے استعمال میں نہیں لایا جاسکا؟

(و) کیا محکمہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ضروریات کے مطابق ائرکنڈیشنڈ میڈیسن سٹور بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام ہسپتالوں کے نقشہ جات بناتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اس میں صحت و علاج کی سہولیات کے ساتھ ساتھ علاقائی اور زمینی حقائق کو مد نظر رکھا جائے۔

(الف) PC-1 بناتے وقت زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جہاں ہسپتال بنانا ہے وہ علاقہ سیلابی / آفت زدہ تو نہیں۔

(ب) اس بات کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں سڑک، بجلی، اور تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں اور علاقہ کی آبادی کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! تمام سرکاری ہسپتالوں میں خریدی ہوئی ادویات کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنے کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(الف) ادویات کو محفوظ رکھنے کے لئے میڈیسن سٹور موجود ہیں

(ب) ادویات کے سٹور میں ٹمپریچر کو برقرار رکھنے کے لئے اگزاسٹ لگے ہوئے ہیں۔

(پ) ٹمپریچر کو مانیٹر کرنے کے لئے تھرمامیٹر نصب ہیں جن کو باقاعدہ ہر روز چیک کیا جاتا ہے۔

(ت) ادویات کو سٹور میں مناسب جگہ پر رکھنے کے لئے آئرن ریکس اور پائنس بھی موجود ہیں اور روشنی کا بھی مناسب انتظام موجود ہے

(ج) یہ بات درست ہے کہ ادویات کو سٹور کرنے کے لئے مناسب capacity کا سٹور موجود نہیں ہے۔ ریویمپنگ پروگرام کے تحت تزئین وآرائش کا کام جاری ہے اور جب کام ختم ہو گا تو تمام ادویات کو سٹور میں منتقل کر دیا جائے گا۔

مزید برآں درجہ حرارت کو مناسب حد تک رکھنے کے لئے تمام سہولیات یعنی اے سی اور فریج دونوں میسر ہیں۔

(د) جی ہاں! ریویمپنگ کی وجہ سے ادویات کو سٹور کرنے کا مسئلہ عارضی طور پر درپیش ہے اور یہ کام مکمل ہونے کے بعد تمام ادویات ایک جگہ پر منتقل کر دی جائیں گی۔ ادویات کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنے کے لئے ضرورت کے مطابق ائر کنڈیشنر اور فارماسیوٹیکل ریفریجریٹر موجود ہیں تاکہ ان کی اثرپذیری مکمل طور پر برقرار رہے۔

(ہ) جی ہاں! پرائیویٹ وارڈ کے کمروں میں ادویات سٹور کرنے کی وجہ سے ان کمروں کو جس مقصد کے لئے تعمیر کیا گیا تھا اس کے لئے استعمال میں نہیں لایا جاسکا۔ ریویمپنگ پروگرام ختم ہونے کے بعد پرائیویٹ کمروں کو ان کے اصل مقصد کے مطابق استعمال میں لایا جاسکے گا۔

(و) جی ہاں! محکمہ نے ریویمپنگ پروگرام کے تحت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ضروریات کے مطابق ائر کنڈیشنڈ میڈیسن سٹور بنانے کا ارادہ کیا ہوا ہے جس پر تیزی سے کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ PC-1 بناتے وقت زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جہاں ہسپتال بنانا ہے وہ علاقہ سیلابی / آفت زدہ تو نہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وہ ساری باتوں کا خیال رکھتے ہیں اور انہوں نے سب کچھ تو کروادیا ہے لہذا اب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں، بتائیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے مشاہدے کے مطابق اور ویسے بھی منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ زمینی حقائق اور ہوتے ہیں اور کتابی باتیں اور ہوتی ہیں۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ میرے حلقے کے آفت زدہ اور سیلابی علاقے میں سیدن شاہ ڈسپنسری تھی جو کہ دریابُرد ہوگئی اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ قطب شہانہ کا BHU بھی آج دریابُرد ہونے کے قریب ہے۔ Abandoned area میں اسد اللہ پور کا ایک BHU ہے اسی طرح 112/9-L میں چار بجے کے بعد کوئی مریض ہی نہیں جاتا اور وہاں پر دوائیاں ویسے ہی پڑی ہوئی ہیں تو کیا یہ اپنی policy review کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! جہاں پر کوئی نشاندہی ہوئی ہے اس کے مطابق کام کیا گیا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ پہلے یہ BHUs non-functional تھے۔ جب کسی مرض کا علاج کرنا مقصود ہو تو پہلے اس کی proper تشخیص کی جاتی ہے تو یہ بات ہمیں تسلیم کر لینی چاہئے کہ جن جگہوں پر BHUs بنائے گئے تھے وہ majority میں مناسب جگہیں نہیں تھیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں دینے والے کی نیت پر شک تو نہیں کرتا لیکن بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی دُور دراز زمین اس لئے عطیہ کر دی کہ سرکار یہاں پر سڑک لے کر آئے گی، سوئی گیس بھی لے کر آئے گی اور نلکا بھی لے کر آئے گی جس سے میری ارد گرد کی زمین ٹھیک ہو جائے گی۔ اس کی زمین کو ٹھیک کرتے کرتے ہمارا سب کا حال خراب ہو گیا۔ اب BHU کی پالیسی پر وقتی طور پر ban اس لئے لگایا گیا ہے کہ اس پالیسی کو review کرنے کی ضرورت ہے اور انشاء اللہ ہم اس کو review کر رہے ہیں۔ جب نیا BHU add کریں گے تو اس کے لئے باقاعدہ proper study بھی ہوا کرے گی اور ہم اُس کا مکمل mechanism system design کر چکے ہیں۔ اب تمام ہسپتالوں کو بنانے کے لئے special design and special feasibility ہوا کرے گی اور جس طرح ماضی میں اس کو روٹین میں لیا جاتا رہا ہے اب انشاء اللہ اس طرح سے نہیں لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو on the floor of the House appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے زمینی حقائق کو admit کیا ہے اور میں آپ کے توسط سے امید رکھتا ہوں کہ alternate proposals پر بھی یہ focus کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بس کریں۔ آپ کی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو سوال شروع ہوا ہے اور پہلا ضمنی سوال کیا ہے۔ ہمارے ضمنی سوال پتا نہیں غلط ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! دوسرے ممبران کے سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو پہلا ضمنی سوال ہوا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا جواب مکمل آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو جز (الف) کا پہلا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ سارا اسی کے اندر جواب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ادویات کو محفوظ رکھنے کے لئے میڈیسن سٹور موجود ہیں جبکہ جز (ج) میں محکمہ خود ہی کہہ رہا ہے کہ یہ بات درست ہے کہ ادویات کو سٹور کرنے کے لئے مناسب capacity کا سٹور موجود نہیں ہے تو پھر کس جواب کو درست سمجھا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ یہ دو علیحدہ علیحدہ جزو تھے اور دونوں جگہوں پر الگ بات mention کی گئی ہے۔ ایک بات overall کی گئی ہے کہ کیا overall مناسب سٹور موجود ہیں اور اس کے درجہ حرارت کی بات کی گئی ہے کہ مناسب درجہ حرارت میں رکھنے کی سہولت موجود ہے تو definitely زیادہ تر ہسپتالوں میں یہ سہولت بالکل موجود ہے اور اکا دکا جگہوں پر یہ سہولت ناکافی ہو چکی ہے۔ ہمارا جو revamping کا سسٹم چل رہا ہے جو انشاء اللہ اپریل کے آخر یا مئی کے شروع میں پہلے 40 ہسپتالوں کا فیز مکمل ہو جائے گا، revamping کے مکمل ہونے

کے بعد وہی ہسپتال جو پرانے ہوا کرتے تھے وہ state of the art ہسپتالوں میں انشاء اللہ convert ہوں گے اور بہت سارے ممبران اسمبلی کو پتا ہے کہ اُن کے اپنے اضلاع میں ہسپتالوں کی revamping کا عمل جاری ہے۔ اس کے علاوہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ہسپتال کے متعلق کہا گیا ہے تو میں یہاں پر خصوصی طور پر جناب امجد علی جاوید کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ یہ اتنا interest لیتے ہیں بلکہ انہوں نے متعدد بار ہمیں بہت ساری ایسی تجاویز دیں جن کی تجاویز پر ہی ہم نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتال کی تمام چیزوں کو revamp کرنا شروع کیا اور آج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہسپتال اللہ کے فضل سے کافی حد تک ایک change ہسپتال ہے۔ اب ہم ہر ہسپتال میں نہ صرف پوری cold chain maintain کرنے کا انتظام کر رہے ہیں بلکہ ہم نے دو state of the art بہت بڑے بڑے کولڈ سٹور تیار کیے ہیں جن میں انٹرنیشنل سٹینڈرز کے مطابق میڈیسن اور cold chain والی میڈیسن کو سٹور کرنے کا ایک نظام موجود ہے جس کا پچھلے دنوں ملتان میں چیف منسٹر نے خود visit بھی کیا۔ اس کے معرض وجود میں آ جانے کے بعد محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ادویات کی جو procurement کی ہے وہ سنٹرل کی ہے اور ہمارا سپلائی سسٹم ایک نجی کوریئر کمپنی کے ذریعے سنٹرل سپلائی سسٹم میں convert ہو چکا ہے لہٰذا اب ہم ہر ہسپتال کو اس کی ضروریات اور demand کے مطابق سنٹرل سپلائی سسٹم سے ادویات پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ چند ماہ کے بعد جب یہ سسٹم مکمل ہو جائے گا تو پنجاب میں ایک بہترین اور بدلا ہوا نظام دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو ایک ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: Please have your seat. بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس وجہ سے ضمنی سوال کیا گیا ہے اس کے متعلق ابھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جہاں پر سٹورز موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اتنا اہم سوال ہے اس پر مجھے بات کرنے دیں۔ ایک آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، صرف آپ کا سوال ہی اہم نہیں ہے بلکہ سب ممبران کے اہم سوالات ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ باجوہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سانگلہ ہل ٹی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ، وارڈز اور سرکاری کوارٹر سے متعلقہ تفصیلات

*9438: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال سانگلہ ہل کتنے رقبہ اور کتنے بیڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو سانگلہ ہل کی بلڈنگ پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور حکومت ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس ہسپتال کا ایمرجنسی وارڈز کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور بلڈنگ کے کون سے حصہ میں بنائی گئی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال میں کتنے سرکاری کوارٹر اور کتنی سرکاری رہائش گاہ کس کس کے استعمال میں ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سانگلہ ہل 74 بیڈ پر مشتمل ہے اور اس کا کل رقبہ 72 کنال ہے۔ یہ ہسپتال مورخہ 2012-07-01 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 90,000,000 روپے ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کی منظور شدہ سیٹوں کی تعداد 129 ہے اور ان میں سے 91 سیٹیں پُر ہو چکی ہیں اور 38 سیٹیں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی پنجاب بھر میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن ارسال کر دی ہے جس پر کمیشن کی جانب سے ڈاکٹرز کے انٹرویو کا کام بھی مکمل کر لیا گیا ہے۔ محکمہ کو کمیشن کی جانب سے کامیاب امیدواروں کی لسٹ کا انتظار ہے۔ لسٹ ملتے ہی ڈاکٹرز کو تمام خالی اسامیوں پر تعینات کر دیا جائے گا۔

(د) ہسپتال ہذا میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی مخصوص بلڈنگ نہ بنائی گئی ہے۔ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ ہسپتال میں موجود پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگ میں چلایا جا رہا ہے۔ اس بلڈنگ کے آٹھ کمرے ہیں۔ یہ بلڈنگ ریلوے سٹیشن سائیڈ پر واقع ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا کی نئی سٹاف کالونی میں 15 رہائشیں ہیں اور ان تمام رہائشوں میں سٹاف رہائش پذیر ہے اور کوئی رہائش خالی نہ ہے۔ اسی طرح پرانی سٹاف کالونی میں 17 رہائشیں ہیں جن میں سے 9 میں سٹاف رہائش پذیر ہے اور 8 رہائشیں خالی ہیں اور یہ رہنے کے قابل نہ ہیں۔ ہسپتال ہذا کی نئی اور پرانی سٹاف کالونی کی رہائش گاہوں اور ان میں رہائش پذیر سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ اس ہسپتال میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور حکومت ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے process complete ہو چکا ہے۔ ہم میرٹ لسٹ کا انتظار کر رہے ہیں تو جیسے ہی میرٹ لسٹ آتی ہے جس پر میرے خیال میں انشاءاللہ ایک آدھ ہفتے سے زیادہ نہیں لگے گا تو ہم تمام ڈاکٹروں کو appoint کرنے کا سلسلہ شروع کر دیں گے۔ ان کے ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹر پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! ہمارے وہاں پر APMO سات تھے لیکن اب ایک ہی ہے باقی چھ اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں اور پورے ہسپتال میں سرجن کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہیڈ نرس نہیں ہے، میڈیکل آفیسر کی آٹھ سیٹیں جن میں سے دو خالی پڑی ہیں اور تقریباً ایسی 30 سیٹیں خالی ہیں۔ ایک سال پہلے بھی یہی جواب تھا، اب اس سوال کو پانچ مہینے ہو گئے ہیں لیکن اب بھی یہی جواب ہے۔ منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو یہ کوئی ٹائم فریم دے دیں کہ ٹی ایچ کیو سانگلہ ہل میں کب تک ان اسامیوں کو پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کا چونکہ ایک lengthy process ہوتا ہے جس کو مکمل ہوتے ہوئے وقت لگتا ہے۔ اس میں بھی یہی وجہ ہے کہ اس میں وقت لگا ہے کیونکہ ایک امتحان ہوتا ہے تو اس کا دو چار ماہ بعد result آجاتا ہے مجھے توقع ہے کہ ایک آدھ ہفتے میں اس کا result آجائے گا لہٰذا ابھی جیسے ہی کامیاب امیدواروں کی لسٹ وہ جاری کرتے ہیں تو یہ fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں ان کو assure کرتا ہوں کہ ان کے ہسپتال میں جو ڈاکٹر depute کرنے ہیں وہ ہم انشاءاللہ priority پر کریں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ اس کا کوئی ٹائم فریم دے دیں بے شک ایک مہینے بعد کا ہی ٹائم دے دیں کیونکہ پانچ مہینے پہلے سے یہ لسٹ وہاں پر پڑی ہوئی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ within a month وہاں پر اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہاں پر گائنی ڈاکٹر بھی نہیں ہے۔ چند دن پہلے وہاں ایک واقعہ ہوا ہے جو آپ کے نوٹس میں ہو گا کہ ایک ندیم نامی عورت وہاں پر گئی جس کا بچہ پیٹ میں ہی ضائع ہو گیا

اور بعد میں ڈاکٹروں نے اپنی جان چھڑانے کے لئے فیصل آباد refer کر دیا۔ انہوں نے وہاں پر زچہ کی بڑی مشکل سے جان بچائی ہے۔ وہاں پر آپ نے جو ایم ایس تعینات کیا ہوا ہے وہ مقامی ہے جس کا اپنا ہسپتال ہے جس کی وجہ سے اس کی دلچسپی سرکاری ہسپتال سے کم اور اپنے ہسپتال سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس کا نوٹس لیں جس کا لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو بات point out کی گئی ہے تو میں صرف ایوان کی انفارمیشن کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے ہم نے ایک Complaint Management System ڈیزائن کیا ہے۔ آج سے ایک ماہ پہلے اس سسٹم پر مجھے کچھ کیس رپورٹ ہوئے تھے جس میں ڈاکٹروں نے پرائیویٹ طور پر مریضوں کو اپنے کلینک اور ہسپتالوں میں refer کیا تھا۔ ان میں سے پانچ ڈاکٹروں کے خلاف سنگین کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایوان کو اور اپنے بھائی کو بھی assure کرتا ہوں کہ اگر ایسی صورتحال ہے تو اس کا action لیا جائے گا اور within a week اس سے آگاہ بھی کیا جائے گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا ہے کہ ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور بلڈنگ کے کون سے حصہ میں بنائی گئی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! صرف دو ضمنی سوال ہونے چاہئیں لیکن چھ چھ ضمنی سوال ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب کیا کر سکتے ہیں؟ انہوں نے اپنے سوال تو کرنے ہیں بہر حال ٹھیک ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جواب دیا گیا ہے کہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی مخصوص بلڈنگ نہ بنائی گئی ہے۔ کیا منسٹر صاحب اس کی وجہ بتا سکتے ہیں کہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے مخصوص بلڈنگ کیوں نہیں بنائی گئی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بالکل معزز ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے rightly point out کیا ہے۔ وہاں مخصوص بلڈنگ نہیں تھی لیکن ایمرجنسی already کام کر رہی ہے لیکن پھر بھی ایمرجنسی کے لئے مخصوص بلڈنگ ہونی چاہئے۔ جب میں نے ان کا سوال پڑھا تھا تو اسی وقت ہی ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں لہٰذا اس بلڈنگ کو ہم اس ADP میں ڈالتے ہیں اور انشاءاللہ بلڈنگ ضرور بنا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! اب بس کریں کیونکہ آگے بھی کافی سوال ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! انہوں نے 74 بیڈ کا یہ ہسپتال بنایا ہے جس کی 72 کنال اراضی ہے اور اس پر 9 کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے لیکن پھر بھی پاپولیشن ویلفیئر کی بلڈنگ پر ایمرجنسی کے لئے قبضہ کیا ہوا ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ پاپولیشن ویلفیئر کی بلڈنگ کب تک خالی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ بیچارے باہر دھکے کھا رہے ہیں اور کیا اُس وقت ضروری نہیں تھا کہ بلڈنگ کے ساتھ ایمرجنسی کے لئے بھی بلڈنگ بنا دی جاتی؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس پر کیا کہہ سکتا ہوں لیکن اُس وقت کے لوگوں سے ضرور پوچھا جانا چاہئے۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے صحیح بات point out کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جیسے ہی جواب پڑھا تھا تو میں نے ان کے کہے بغیر ہی ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دے دی تھی کہ اس پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے اور اس کو اپنی سکیم میں شامل کر کے جتنی جلدی ہو مکمل کیا جائے۔ اس پر direction already دے دی ہے بہر حال میں معزز ممبر سے یہ درخواست کروں گا کہ مجھے یہ دو دن کا وقت دیں تو میں باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ سے بات کر کے اِن کو timeline دوں گا کہ ان کا issue کب تک address کیا جائے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہاں پر کتنے سرکاری کوارٹرز ہیں اور کتنی رہائشیں لوگوں کو الاٹ کی ہوئی ہیں؟ جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! منسٹر صاحب نے آپ کو دو دن کا کہا ہے کہ وہ اس کے بعد بتا دیں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہاں پر 17 پرانی رہائشیں ہیں اور 8 رہائشیں خالی پڑی ہیں تو کیا ان کو یہ مرمت نہیں کروانا چاہتے؟ اگر نہیں تو وہاں پر درجہ چہارم کے ملازمین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں تو اگر یہ ان لوگوں کو الاٹ کر دیں جسے وہ خود بھی مرمت کروا کر وہاں پر رہ سکتے ہیں۔ وہ رہائشیں رہنے کے قابل ہیں اگر یہ انہیں الاٹ کر دی جائیں۔ وہاں پر پسند ناپسند کی وجہ سے الاٹمنٹ نہیں ہو رہی تو منسٹر صاحب مہربانی کر کے انہیں direction دیں کہ وہ رہائشیں ملازمین کو الاٹ کر دیں جسے وہ خود ہی مرمت کروالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ابھی جیسے پہلے عرض کیا کہ issue ایسا ہے کہ پہلی بات انہوں نے جو کی تھی وہ بڑی جائز تھی۔

جناب سپیکر! دوسری جو انہوں نے بات کی ہے تو میں نے already اس سلسلے میں بھی ہدایات دے دی ہیں اور میری request ہو گی کہ مجھے ایک دو دن کا وقت دیا جائے تو میں آپ کی consultation سے اس پر انشاءاللہ میرٹ پر فیصلہ کرواؤں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 9447 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کی لیبز کنٹریکٹ پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9447: میاں محمد رفیق: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے DHQ اور THQ میں میڈیکل لیبز آؤٹ سورس کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے مطابق کنٹریکٹ بھی ایوارڈ کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے ہسپتالوں کی لیبز کا کنٹریکٹ کن کن فرموں کو دیا گیا ہے ان کے نام، ایڈریس، مالکان کے نام و ایڈریس نیز ان فرموں کا اس شعبہ کا کام کرنے کا تجربہ کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں لیبز کا کنٹریکٹ کس فرم کو دیا گیا ہے اس کا نام، ایڈریس نیز یہ فرم کب سے اس شعبہ میں کام کر رہی ہے اور اس کی لیبز کہاں کہاں کام کر رہی ہیں اور یہ لیبز مارکیٹ میں سٹینڈرڈ اور کام کے معیار اور عوام کے اعتماد کے حوالے سے کس درجے پر ہیں؟

(د) کیا درست ہے کہ ان فرموں کو مختلف میڈیکل ٹیسٹوں کے جو ریٹ دیئے گئے ہیں وہ سرکاری ہسپتالوں کے موجودہ ریٹس سے بہت زیادہ ہیں بلکہ پرائیویٹ شعبہ میں کام کرنے والی لیبز کے ریٹس سے بھی زیادہ ہیں؟

(ہ) سرکاری DHQs کے موجودہ ریٹس اور پرائیویٹ شعبہ میں کام کرنے والی لیبز اور کنٹریکٹ والی فرم کو دیئے جانے والے ریٹس کے تقابلی جائزے کی فرموں کے نام اور ایڈریس کے ساتھ رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حکومت پنجاب نے پیتھالوجی سروسز کی مستند اور معیاری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مثبت قدم کے طور پر آؤٹ سورس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ پروگرام عملدرآمد کے مختلف مراحل پر ہے۔

(ب) درج ذیل ہسپتالوں میں پیتھالوجی سروسز آؤٹ سورس کرنے کا معاہدہ تکمیل پا گیا ہے۔

نام ہسپتال	سروس فراہم کنندہ
1۔ایبّہ	نارتھ شور میڈیکل لیب (امریکہ) کیپ سرٹیفائیڈ
2۔وہاڑی	پاکستان میں فقط آغا خان لیبارٹری کو کیپ سرٹیفائیڈ ہونے کا اعزاز حاصل ہے
3۔بہاولنگر	تجربہ 23 سال Address: 463 Willis AVE, WILLISTON Park, New York 11596/ Suite No. 1301 Pakistan Address: NSML, Caesar Towers, Shahrah-e-Faisal Main South Sadar, Karachi
4۔خوشاب	
5۔میانوالی	
6۔بھکر	

1۔اٹک اسلام آباد ڈائیگناسٹک سنٹر،
2۔چکوال تجربہ12سال
3۔جہلم Address: 13/A Kohestan Road,
F-8 Markaz, Islamabad

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خدمات حاصل کرنے کا مرحلہ ابھی تکمیل پزیر ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔کامیاب بڈرز جن کے ساتھ حکومت نے پتھالوجی کی خدمات مہیا کرنے کے معاہدے کئے ہیں، نہ صرف یہ معیار کے اعتبار سے بہترین ہیں بلکہ ان کے ریٹس بھی پرائیویٹ شعبہ میں کام کرنے والی لیبز کے ریٹس سے بہت کم ہیں۔

(ہ) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ان فرموں کے ریٹس پرائیویٹ لیبز کی نسبت بہت کم ہیں۔یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ شعبہ بیرونی مریضاں کو یہ ٹیسٹ انہی نرخوں پر میسر ہیں جو 1985سے آج تک سرکاری ہسپتالوں میں رائج ہیں جس سے مریض کی جیب پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔مزید یہ کہ ایمرجنسی اور داخل شدہ مریضوں کو یہ سہولیات مفت حاصل ہیں۔اس کا تقابلی جائزہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں اس سوال کے دیئے گئے تمام جز کے جواب کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا کیونکہ آئے ہوئے جواب درست نہیں ہیں۔جز(الف)کا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں میڈیکل labs outsource کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے مطابق کنٹریکٹ بھی award کر دیئے گئے ہیں جس کے جواب پر آپ بھی توجہ فرمائیں اور سارا ایوان بھی توجہ فرمائے کہ حکومت پنجاب نے پتھالوجی سروسز کی مستند اور معیاری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مثبت قدم کے طور پر outsource کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پہلے تو وزیر موصوف اس معزز ایوان کے اندر یہ تسلیم کر لیں کہ outsource کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی، کیا یہ خود ناکام ہو گئے ہیں اور یا ان کی سروسز ناکام ہیں؟ پہلے یہ تسلیم کریں کہ یہ خود ناکام ہو گئے ہیں، محکمہ صحت اور حکومت معیاری سروسز دینے کے لئے ناکام ہو چکے ہیں پھر میں اگلا سوال کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں محمد رفیق کا مریڈ ہیں اور میری کیا جسارت کہ میں کامریڈ کی بات کے آگے کوئی عذر پیش کر سکوں۔ میں صرف اس معزز ایوان میں اپنی یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو end user ہے ہمارا جو پنجاب کا ایک عام شہری ہے، ایک غریب ہے، ایک مزدور ہے اور ایک کسان ہے جسے best of the best health care facilities چاہئیں۔ اب اس کا lay out کیا ہو گا، یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس کا کیا way out اختیار کرنا ہے۔

جناب سپیکر! سالہا سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے سسٹم میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں بہتری کی ضرورت ہے اور میں اس معزز ایوان کا ایک آدھ منٹ آپ کی اجازت سے لوں گا کہ ہم نے سی ٹی سکین سسٹم اس صوبے میں متعارف کروایا ہے۔ جاپان کی کمپنی Hitachi directly پاکستان میں پنجاب آئی ہے اور ہمارے ڈی ایچ کیوز میں Hitachi کمپنی اپنی سی ٹی سکین مشینیں لگا رہی ہے۔ قریب تر ضلع قصور میں وہ ماڈل موجود ہے جسے جا کر وہاں study کریں کہ 24 گھنٹے سی ٹی سکین مشین چلتی ہے جس کے لئے انتہائی مستند عملہ انہوں نے رکھا ہوا ہے۔ حکومت پنجاب اور کمپنی کا accord ہے کہ پنجاب کے عوام کو سی ٹی سکین free ملے گا اور Hitachi کمپنی کو payment ہم کریں گے۔ اب ایسا نہیں ہوتا کہ مشین خراب ہے کی لکھ کر چٹ لگا دی جائے اور اس سے 10 کلومیٹر فاصلے پر کسی پرائیویٹ facility میں جا کر لوگ سی ٹی سکین کروائیں جہاں پر پیسے بھی دیں اور اس سے آگے جو معاملات تھے، ان کا بھی آپ کو پتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ناکام ہونا یا کامیاب ہونا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ہم بحیثیت قوم جس اخلاقی انحطاط کا شکار ہیں، ہمارے اندر کیا ایسے لوگ نہیں ہیں جو مشینوں کو خراب کر دیا کرتے تھے اور انہیں اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ کسی غریب شخص کو سی ٹی سکین کے لئے دھکے کھانے پڑتے ہیں، وہ نہیں کھانے پڑتے۔ ہم نے کوئی ایسا سسٹم لانے کی کوشش کی ہے جس میں user end جو پنجاب کا غریب ہے، پنجاب کا مزدور ہے اور پنجاب کا کسان ہے، اس کو مکمل 24 گھنٹے best of the best

health care facility free of cost ملے گی۔ ہم نے اگر یہ جرم کیا ہے تو ہم یہ جرم بار بار کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ جہاں تک labs outsource کرنے کا تعلق ہے تو یہ ایک حقیقت ہے جسے تسلیم کرنا چاہئے۔ ہم انسان ہیں فرشتے تو نہیں ہیں کہ ہمارے سرکاری ہسپتالوں کی labs کے بہت سارے results اتنے مستند نہیں ہوتے تھے جتنے مستند ہونے چاہئیں تو ہم نے best of the best companies کے علاوہ آغا خان ہسپتال اور شوکت خانم ہسپتال وغیرہ کو کہا کہ آئیں اور آ کر bid کریں۔ سب نے bid کی اور ہم نے ابھی دو portions outsource کئے ہیں جس میں ایک portion functional ہوا ہے یعنی ایک زون functional ہوا ہے جبکہ دوسرا ابھی process میں ہے۔ یہ بڑا lengthy اور لمبا process ہے جس کا end result یہ ہے کہ پنجاب کے عوام کو ہسپتالوں میں یہ تمام ٹیسٹ best of best کمپنیوں کے، جو ہم لوگ باہر سے پرائیویٹ کرواتے ہیں، اعلیٰ standard کے ٹیسٹ اسی rate پر ملیں گے جس rate پر انہیں سرکاری test ملا کرتے تھے۔ Most of them کو free ملیں گے اور کچھ test کی معمولی سی رقم جو پہلے سے چل رہی ہے وہ ہو گی باقی تمام اخراجات حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا تو میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ:

تقریر تیری دل میرا بہلا نہ سکے گی
میں ہی تو آواز ہوں اس ایوان کے اندر
غریب کی مزدور کی کسان کی

جناب سپیکر! میں اکیلا ہی آواز ہوں اور اب سوال یہ ہے کہ حکومت نے محکمہ صحت میں پیتھالوجی labs کے اندر جو عملہ بھرتی کر رکھا ہے وہ کس کام کا ہے اور کیوں نہیں تسلیم کر لیتے کہ وہ سسٹم ناکام ہو چکا ہے اس لئے یہ اسے outsource کر رہے ہیں؟ میرا بنیادی سوال یہ ہے۔ مجھے تقریر نہیں بلکہ جواب چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی اور میں نے کھل کر اس بات پر ادراک کیا کہ labs معیاری test فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ حکومت پنجاب چاہتی ہے کہ جو end user ہے جو پنجاب کے عوام ہیں، ان کو best of the best health care facilities ملنی چاہئیں جو کہ ان کا حق ہے۔ اب اس کے لئے کیا method استعمال کیا جاتا ہے یہ ہم سب کی collective responsibility ہے۔ ہم نے ایک method استعمال کر کے اس کو test اور try کیا ہے اور کامیابی کی صورت میں انشاءاللہ اسے مزید adopt کیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے بات کر رہا ہوں چلیں شکریہ وزیر موصوف کا کہ انہوں نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ labs ناکام ہو چکی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ نہیں مانتے اور یہ بات انہوں نے کب کہی ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر نہیں مانتے تو یہ واضح کریں کہ labs outsource کرنے کی وجہ کیا ہے، کیوں کی جا رہی ہیں اور کیا یہ سب کچھ لوگوں کو مفاد پہنچانے کے لئے ہو رہا ہے؟ یہ غریب کے لئے نہیں ہو رہا بلکہ labs outsource کر کے کچھ لوگوں کو اور کچھ اداروں کو مفاد پہنچانے کی پالیسی ہے۔ اگر یہ ناکامی نہیں مانتے تو پھر دوسری صورت یہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے سی ٹی سکین ماڈل کی ابھی مثال پیش کی ہے تو مجھے آج یہ اس معزز ایوان سے یہ پوچھنا ہے کہ پنجاب کے ہمارے دوست ہیں، ساتھی ہیں، غریب ہیں، مزدور اور کسانوں کو کیا چاہئے؟ ان کو cost best health care free of چاہئے۔ یہی ہمارا ایجنڈا ہے جس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اب اس میں سے جو مرضی کوئی مفروضہ نکال لیں۔ مجھے پتا ہے اور اللہ کی ذات جانتی ہے کہ ہم نیک نیت ہیں اور ہم نیک نیتی سے ہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں میاں صاحب کا انتہائی احترام کرتا ہوں جو کہ بڑے سینئر اور میرے بزرگ ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہے جس میں کوئی ایسا عذر یا کوئی شکایت with proof ہے تو یہ لے کر آئیں جس پر انشاءاللہ کارروائی بھی کی جائے گی اور اس کو تسلیم بھی کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں وزیر موصوف کا لیکن وضاحت پھر بھی وہیں پر کھڑی ہے۔ یہ مان لیا کہ یہ غریب کو، مزدور کو اور کسان کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنا چاہتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، شکر ہے کہ یہ بات تو آپ نے مان لی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اتنے لمبے چوڑے محکمہ صحت کے اندر پتھالوجسٹ labs میں بھرتی کئے ہوئے لوگ کس کام کے ہیں اور وہ کہاں جائیں گے اور وہ کس لئے رکھے ہوئے ہیں؟ انہیں بہتر کیوں نہیں کر سکتے اور اگر یہ بہتری نہیں ہے تو کون سا محکمہ ہے جو بہتر کام کر رہا ہے تو پھر سب کو outsource کر دیں؟ حکومت کو بھی یہ outsource کر دیں۔

جناب سپیکر: میں ضمنی سوال ان سے کیا پوچھوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9449 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس دوران اگر وہ آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9478 ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔ جی، کھگہ صاحب سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں بلاک وارڈز اور ڈاکٹر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9479:جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کتنے بلاک اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں ڈاکٹر کی گریڈ اور عہدہ وار منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں پیرامیڈیکس اور دوسرے مختلف سٹاف کی کتنی تعداد ہے ان کی تفصیل مع نام، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اس ہسپتال کا15-2014اور16-2015کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ہ) ادویات کی خرید پر کتنی رقم ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(و) اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، سٹریچر کیریئر ملازمین کے نام اور عرصہ تعیناتی کتنا ہے کیا تمام سٹریچر کیریئر اپنی اصل ڈیوٹی پر ہی تعینات ہیں یا انہیں دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پانچ بلاک پر مشتمل ہے،او پی ڈی،ایڈمن،میڈیکل،سرجیکل اور ایمرجنسی بلاک ہیں اور آٹھ وارڈز پر مشتمل ہے،ایمرجنسی، میل میڈیکل،فیمیل میڈیکل، میل سرجیکل، فیمیل سرجیکل،نرسری،کارڈیک، آرتھوپیڈک اور گائنی وارڈز ہیں۔

(ب) ڈاکٹرز کی گریڈ اور عہدہ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پیرامیڈیکس اور دوسرے مختلف سٹاف کی گریڈ اور عہدہ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل معہ عرصہ تعیناتی(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال کے 15-2014اور16-2015کا بجٹ کی تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ادویات کی خرید کی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

2014۔15_____ 30829746روپے

2015۔16_____ 39512943روپے

(و) سٹریچر کیریئر ملازمین کی پانچ منظور شدہ اسامیاں ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

- محمد یٰسین20/06/1987
- فدا حسین24/01/2002
- طاہر نذیر18/05/2015
- ندیم سجاد18/05/2015
- عبدالرشید10/08/2009

یہ تمام اپنی اصل ڈیوٹی پر تعینات ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر9482جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے توtake up کیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر9498الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال نمبر9549ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 سلامت پورہ میں ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9549:**جناب محمد وحید گل:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 سلامت پورہ میں ہسپتال کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی منظوری کو کئی سال ہوگئے ہیں مگر تاحال تعمیر نامکمل ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کے لئے کون کون سے اقدامات حکومت نے اٹھائے ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 سلامت پورہ میں ہسپتال کی تعمیر Upgradation of Salamatpura Dispensary into 10 bedded Gynae Hospital Lahore کی منظوری دی گئی تھی اور اس کے لئے سال 13۔2012 میں16.264 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی ۔ بعدازاں اس کا1-PC 05.52 ملین کا DDC کی میٹنگ مورخہ 2017۔06۔12 میں زیر غور آیا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس سکیم کو-ADP-2017 18 میں شامل کیا جائے۔کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس ہسپتال کے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ زیر سماعت تھا جو کہ خارج ہو گیا ہے۔ مقدمہ خارج ہونے کے بعد ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر 1-PC تیار کیا جس کو مورخہ 3۔فروری2018 کو ڈسٹرکٹ کوآرڈنیشن کمیٹی ، 18-2017 ADP کی میٹنگ میں منظوری کے لئے پیش کیااور کمیٹی نے اسے منظور کر لیا۔

(ج) اس سلسلے میں عرض کیا جاچکا ہے کہ حکومت مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کے تیار ہے۔ تاخیر کا سبب ہائی کورٹ میں زیر سماعت مقدمہ تھا جو کہ اب خارج ہو چکا ہے۔ مقدمہ خارج ہوتے ہی ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر1-PC تیار کر لیا گیا ہے جس کو مورخہ 3۔فروری2018 کو ڈسٹرکٹ

کو آرڈینیشن کمیٹی ،ADP 2017-18 کی میٹنگ میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ منظوری کے بعد ہسپتال کی تعمیر بغیر کسی تاخیر کے شروع کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال کا جز(ب) ہے کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی منظوری کو کئی سال ہو گئے ہیں مگر تا حال تعمیر نامکمل ہے؟ سلامت پورہ میرے حلقے پی پی۔145 میں ہسپتال ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کی منظوری ہو چکی ہے، completion فائنل مراحل میں ہے۔ ہم اس کی procurement اور تمام چیزیں دیکھ رہے ہیں۔ انشاءاللہ as soon as possible اس ہسپتال کو functional کر دیا جائے گا۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو یہ گزارش کروں گا کہ اس پر پچھلے دونوں کام کا آغاز ہو گیا تھا لیکن ایک دن کام کرنے کے بعد عملہ وہاں سے چلا گیا کہا گیا ہم نے یہاں پر ٹیسٹ کرنا ہے اب ٹیسٹ کے اندر پتا چلا ہے کہ نیچے کوڑا کرکٹ ہے جس وجہ سے اس کا فنڈ increase کرنا پڑے گا اگر یہی صورتحال رہی تو منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ کب تک اس ہسپتال کو دوبارہ شروع کیا جا سکے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ہسپتال میں already کافی delay ہوئی ہے میں نے بات کو مختصر کیا تھا کہ شاید کسی اور معزز ممبر کا سوال آجائے کیونکہ وقت ختم ہونے والا ہے اس کے اوپر ایک litigation ہے مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت تھا اُس پر ہائی کورٹ کا آرڈر تھا جس کے ختم ہونے کے بعد اس ہسپتال کی تعمیر کو دوبارہ سٹارٹ کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میری خاص طور پر خواہش تھی کہ میں خود میٹنگ لوں میں نے ان issues کے لئے خود ایک میٹنگ رکھی ہے جس میں ہم معزز ممبر کو بھی بلائیں گے۔ میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے افسران کے ساتھ خود بیٹھ کر ہسپتال کے تمام معاملات کو review کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو بھی assure کر رہا ہوں اور جناب وحید گل کو بھی assure کروں گا کہ اسی week میں اس کی میٹنگ رکھوں گا اور ان کے سامنے بیٹھ کر ہر چیز کی detail طے کی جائے گی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وحید گل صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ اس کا نمبر بولیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال نمبر 9585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9585: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ ہسپتال بنانے کا اعلان کیا تھا تو کب؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی تعمیر میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کے اپنے اعلان کے مطابق مذکورہ جگہ پر ہسپتال تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ بات درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ 100 بستروں پر مشتمل ہسپتال بنانے کی منظوری دی ہے۔

(ب) بند گیس فیکٹری کی جگہ محکمہ ہیلتھ کے نام ٹرانسفر کرنے کے لئے سیکرٹری وزارت اطلاعات کو درخواست کی گئی تھی جو کہ مورخہ 12-09-2017 کو مسترد کر دی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بعد ازاں اسسٹنٹ کمشنر شالامار ٹاؤن لاہور کو بذریعہ لیٹر مورخہ 21-11-2017 لکھا گیا ہے کہ داروغہ والا چوک کے نزدیک 40 تا 50 کنال جگہ کی نشاندہی کی جائے تاکہ ہسپتال کی تعمیر ہو سکے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی جگہ کی نشاندہی ہو جاتی ہے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) حکومت اپنے اعلان کے مطابق مذکورہ جگہ پر ہسپتال کی تعمیر کے لئے تیار ہے اور ہسپتال بنانے کی سکیم کو2017-18 ADP میں بھی شامل کیا گیاہے لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کی تعمیر التواء کا شکار ہے جونہی جگہ مہیا کر دی جاتی ہے ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر !سوال کے جز(الف)ہے کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ ہسپتال بنانے کا اعلان کیا تھا اس کی تعمیر کب تک شروع ہو گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسے میں نے ابھی عرض کیا ہے چیف منسٹر صاحب کی بھی خواہش ہے کہ بہت سارے ہسپتال لاہور میں بنیں۔

جناب سپیکر: اس کو جلدی کروادیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر !ہم نے لاہور میں چھ نئے ہسپتال add کئے ہیں۔ وحید گل صاحب کی ڈیمانڈ کو بھی انشاء اللہ ہم cater کریں گے لیکن ابھی ہم نے اس کے بالکل قریب مناواں میں 100 بیڈ کا ہسپتال functional already کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جی، ڈاکٹر صاحب سوال نمبر بولیں۔ آپ کا آخری سوال رہ گیا ہے ٹائم بھی تھوڑا رہ گیا ہے جلدی سے ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر !سوال نمبر 9610 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ صحت میں ڈسٹرکٹ مینجر کی اسامیوں کی بھرتی کے اشتہار اور انٹرویو کے معیار کی تفصیل

*9610: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ فیسلٹیز منیجمنٹ کمپنی میں ڈسٹرکٹ منیجر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے کن کن اضلاع کے لئے اشتہار دیئے گئے تھے؟

(ب) ان کے انٹرویوز کا کیا معیار رکھا گیا تھا؟

(ج) اگر ان انٹرویوز میں کسی بے ضابطگی کی شکایت موصول ہوئی ہو تو اس پر ایکشن لیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پنجاب ہیلتھ فیسلٹیز کمپنی نے ساہیوال، میانوالی، لودھراں، حافظ آباد، مظفر گڑھ، بہاولپور، بہاولنگر، گجرات اور ملتان میں ڈسٹرکٹ منیجر کے لئے اشتہار دیا تھا جو کہ روزنامہ "جنگ" بروز 5۔ ستمبر 2017 کو شائع ہوا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) امیدواران کو NTS کے امتحان اور کنٹریکٹ پالیسی 2004 کی بنیاد پر شارٹ لسٹ کیا گیا اور اس ضمن میں پہلے batch کو مورخہ 30۔ جنوری 2018 کو انٹرویو کیا گیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ منیجر کی اسامی کی موزونیت جانچنے کے لئے انٹرویو کی تاریخ مقرر کی گئی اور یہ انٹرویو بورڈز آف ڈائریکٹرز کی تشکیل کردہ کمیٹی کے ذریعے کئے گئے اور ان انٹرویوز میں کسی بے ضابطگی کی شکایت موصول نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ منسٹر عمران نذیر، سیکرٹری علی جان ہیں، سپیشل سیکرٹری ڈاکٹر فیصل ظہور ہیں میں اس ٹیم کو appreciate کرتا ہوں میں خود بھی ڈاکٹر ہوں میرا دیہاتوں میں مختلف event کے حوالے سے آنا جانا رہتا ہے کافی improvement ہوئی ہے۔ انہوں نے جو pay structure بڑھایا ہے وہ بھی بہت اچھا کیا ہے، میڈیسن بھی پہلے کے مقابلے میں بہتر کوالٹی کی available ہیں اور equipments بھی آئے ہیں جو کمی ہے وہ عملہ کی اخلاقی تربیت کی ہے جو اخلاقی انحطاط ہے وہ محسوس ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ overall بہتری ہوئی ہے میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نمبر دو۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نمبر رہنے دیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ٹیسٹوں اور ملازمین کے کوارٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*9449: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں طبی ٹیسٹوں کا کوئی انتظام ہے اگر ہاں تو کون کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کون کون سی مشینری موجود ہے کیا ان ٹیسٹوں کے لئے کیمیکلز موجود ہیں اور یہ کیمیکلز کتنی مدت کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کے لئے کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خریدی گئی ہے؟

(ج) کیا دیگر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی لیبارٹریز میں جو ٹیسٹ ہوتے ہیں وہ تمام سہولتیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت تمام مسنگ فیسلٹیز جلد از جلد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ کی نرسز کی ٹریننگ کے لئے کوئی سکول منسلک ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی میں کل کتنے کوارٹرز ہیں اور کس کس ملازم کو الاٹ کئے گئے ہیں کیا یہ درست ہے کہ سال2016 میں بعض کوارٹرز ایسے لوگوں کو بھی الاٹ کئے گئے جنہوں نے اخلاقی اعتبار سے ہسپتال کے تقدس کو پامال کیا اور کیس پولیس تک پہنچا اور ملزموں کو سزائیں بھی ہوئیں؟

(ہ) ان کوارٹرز کی مرمت کب کی گئی اس پر کتنے اخراجات آئے اور کیا تمام کوارٹرز رہائش کے قابل ہیں اور موجودہ ضرورت کو پورا کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال لیبارٹری چنیوٹ میں تمام بنیادی ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور اس تعداد میں گاہے بگاہے اضافہ کیا جاتا ہے۔لیبارٹری میں مندرجہ ذیل مشینری موجود ہے:

1. CBC Analyser (Diatorn Abacus 380)
2. Chemistry Analyser Micro Lab 300
3. Electrolytes Analyser Humalyte Plus

ان ٹیسٹوں کے کیمیکلز بھی دستیاب ہیں۔جو حسب ضرورت منگوائے جاتے ہیں۔ان کیمیکلز کی مدت 3-6ماہ ہے اور باقاعدگی سے مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران جو مشینری ہسپتال کے لئے خریدی گئی اس کی ٹوٹل لاگت 1,05,56,964 روپے ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) دیگر ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں جو ٹیسٹ ہوتے ہیں ان سب کی سہولت ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں بھی موجود ہے۔حسب ضرورت نئے ٹیسٹوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

حکومت لیبارٹریز پر بہت فوکس کر رہی ہے اور جدید ٹیسٹوں کی سہولت مہیا کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب نے سال17۔2016 سے ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی تجدید نو کے لئے ایک مرحلہ وار منصوبے کا آغاز کیا ہے جس پر آئندہ دو سالوں میں40۔ارب روپے سے زائد کی لاگت آئے گی۔Revamping of DHQ/THQ Hospitals نامی اس منصوبے کے تحت صوبے بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور100 تحصیل ہیڈ کواٹرز ہسپتالوں میں صحت عامہ کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس میں ضلعی ہیڈ کواٹر ہسپتال چنیوٹ بھی شامل ہے۔ اس منصوبے کے اہم اجزا میں طبی اور غیر طبی عملے کی تعداد میں100 فیصد اضافہ، ہسپتالوں کی تجدید نو، نئی مشینوں کی تنصیب، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مدد سے ہسپتالوں کے مختلف امور کی بہتری اور بین الاقوامی پروٹوکولز کی ترویج شامل ہے۔اس منصوبے کے تحت صوبے بھر کے تمام ہسپتالوں کو10۔ ارب سے زائد کا biomedical non-biomedical/سامان فراہم کیا جائے گا۔ جن میں آکسیجن کی فراہمی کا سسٹم، ventilators، آپریشن تھیٹرtables، مختلف قسم کےanalyzer dental chairs, beds, air-conditioners, اور بنچ وغیرہ شامل ہے جس سے ہسپتالوں کی کارکردگی میں خاطر خواہ بہتری آئے گی۔اس منصوبے پر کام تیز رفتاری سے جاری ہے اور تمام مشینیں خرید لی گئی ہیں جن کی ترسیل متعلقہ ہسپتالوں کو جاری ہے جو کہ فروری2018 تک مکمل کر لی جائے گی۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ کی نرسز کی ٹریننگ کے لئے کوئی سکول منسلک نہیں ہے اور نہ نرسنگ ہاسٹل ہے تاہم نرسز اپنی ٹریننگ جھنگ اور فیصل آباد سے کر رہی ہیں۔ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ملازمین کے لئے29 کوارٹرز ہیں تمام کوارٹرز میرٹ پر الاٹ کئے گئے ہیں اور وہاں پر کسی بھی رہائشی نے ہسپتال کے تقدس کو پامال نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو سزا ہوئی ہے۔

(ہ) کوارٹرز آج سے پانچ سال پہلے مرمت کرائے گئے تھے اور کوارٹرز کی مرمت کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہوا ہے۔ان پر ٹوٹل لاگت7,75,000 روپے آئے گی۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں جنریٹر کے لئے ڈیزل

اور سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9478:**ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں16-2015اور17-2016کے دوران لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ایمرجنسی یا آپریشن تھیٹر میں جنریٹر چلانے پر کل کتنی رقم ڈیزل کی مد میں خرچ ہوئی ہے کل کتنے لٹرز ڈیزل استعمال ہوا ہے،علاوہ ازیں ہسپتال میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اوران پر پٹرول کی مد میں اس عرصہ کے دوران کتنا خرچ ہوا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس ہسپتال میں17-2016 میں کتنے مریض داخل ہوئے اوران کا علاج معالجہ کیا گیا نیز کتنے مریضوں کے آپریشن ہوئے،کیا ہسپتال میں داخل ہونے والے تمام مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں17-2016 کے دوران ادویات کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، لوکل پرچیز پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور مختلفequipments کی خریداری پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور کون سیequipments کی خریداری کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال16۔2015 اور17۔2016 کے دوران ایمرجنسی یا آپریشن تھیٹر میں ڈیزل کی مد میں درج ذیل رقم خرچ ہوئی

2015۔16 _____ 16093952روپے

2016۔17 _____ 7781019روپے

ہسپتال ہذا میں کل 102050 لٹر ڈیزل خرچ ہوا۔علاوہ ازیں ہسپتال ہذا میں چار سرکاری ایمبولینسز ہیں اور ان پر اس دوران پٹرول کی مد میں۔/12143150 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) اس ہسپتال میں 17۔2016 میں 49348 مریض داخل ہوئے نیز 5302 مریضوں کے آپریشن ہوئے۔علاوہ ازیں ہسپتال میں داخل ہونے والے تمام مریضوں کو گورنمنٹ پالیسی کے مطابق مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں

(ج) اس ہسپتال میں 17۔2016 کے دوران ادویات کی خریداری پر کل۔/121695451 روپے رقم خرچ ہوئی نیز لوکل پرچیز پر کل۔/23479141 روپے رقم خرچ ہوئی جبکہ equipments کی خریداری پر کل۔/3390000 روپے رقم خرچ ہوئی اس سال کے دوران جو equipments خریدے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. OT Tables 02
2. Dental Unit 02
3. Sucker Machine 03
4. Diathermy 02
5. Auto clave 02

ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں گائنی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9482: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال میں گائناکالوجی کی کیا کیا سہولیات میسر ہیں اور کتنی ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف موجود ہے؟

(ب) ہسپتال ہذا میں سال 17-2016 میں گائنی کے کتنے مریضوں کا علاج معالجہ کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا کے مذکورہ ڈاکٹر مریضوں کو اپنے پرائیویٹ کلینکس میں ریفر کرتے ہیں؟

(د) حکومت مریضوں کی فلاح وبہبود و ہسپتال ہذا کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں دو گائناکالوجسٹ، آٹھ وومن میڈیکل آفیسر، ایک ہیڈ نرس اور چودہ سٹاف نرسیس تعینات ہیں۔

دو گائنالوجسٹ ہفتہ وار مارننگ، ایوننگ اور نائٹ شفٹس میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔ ان دونوں گائناکالوجسٹ کے علاوہ ہیڈ نرس، سٹاف نرسز موجود ہیں اور ہر شفٹ میں تین سے چار سٹاف نرسز ڈیوٹی پر موجود ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ گائنی مریضوں کے لئے مفت الٹراساؤنڈ کی سہولت 24 گھنٹے موجود ہے گائنی مریضوں کے آپریشن یا نارمل ڈلیوری کی صورت میں تمام ادویات ہسپتال ہذا سے فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں،

1. 2016 میں 17,172 گائنی مریضوں کا علاج کیا گیا۔
2. 2016 میں 1115 ڈلیوریز کی گئیں جن میں 107 سی سیکشن شامل ہیں۔
3. اکتوبر 2017 میں، 2017 تک 29,886 گائنی مریضوں کا علاج کیا گیا۔
4. اکتوبر 2017 اکتوبر، 2017 تک ہسپتال ہذا میں 652 ڈلیوریز کی گئیں جن میں 122 سی سیکشن شامل ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں تمام ڈاکٹرز کو سختی سے کہا گیا ہے کہ کوئی بھی مریضوں کو اپنے پرائیویٹ کلینکس پر ریفر نہ کرے۔ بلکہ تمام ڈاکٹرز کو یہاں تک سختی سے ہدایات کی گئی ہیں کہ کسی بھی مریض کو بازار کی ادویات لکھ کر نہ دیں اور نہ ہی مریضوں سے بازار کی ادویات منگوائیں۔

(د)

1. حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پنجاب نے ڈاکٹر کی تعیناتی میں اضافہ کیا ہے۔ جس میں میڈیکل آفیسرز کے علاوہ وومن میڈیکل آفیسرز کی تعیناتی میں اضافہ کر کے ہسپتال ہذا میں آنے والے مریضوں کی چیک اپ میں آسانی پیدا کی ہے۔
2. حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پنجاب کی جانب سے مریضوں کو تمام ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔
3. حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب، ہسپتال ہذا کے لیبر روم اور آپریشن تھیٹر میں مزید مشینری دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

چنیوٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں آپریشن تھیٹر اور مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

*9498: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں سرجری کے سپیشلسٹ ڈاکٹر عرصہ دراز سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات معمولی سرجری کے لئے مریضوں کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیج دیتے ہیں؟

(ج) کیا ہسپتال میں آپریشن تھیٹر ٹھیک کام کر رہا ہے اگر ہاں تو اس ہسپتال میں کون کون سے آپریشن کئے جاتے ہیں موجودہ مشینوں کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں تین سپیشلسٹ ڈاکٹر حضرات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

a) جنرل سرجن (01)
b) گائناکالوجسٹ (01)
c) آئی سرجن (01)

(ب) یہ بات غلط ہے کہ معمولی سرجری کے لئے ڈاکٹر حضرات مریضوں کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیجتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتال کا آپریشن تھیٹر کام کر رہا ہے اور اس میں درج ذیل مشینیں موجود ہیں ہسپتال میں ہونے والے آپریشنز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1. LS.C.Section خواتین کا بڑا آپریشن
2. بچے دانی کے آپریشن، بچے دانی کے رسولی کے آپریشن
3. اپینڈکس(Appendix)
4. ہرنیاHERNIA
5. بواسیر HEMORRHOIDS
6. Fistula in ANO
7. Pilonidal Sinus بھگندر پھوڑا
8. گلے کی غدودThyroid
9. پتے کی پتھری
10. مثانے کی پتھری
11. پیشاپ والی نالی کی پتھری
12. چھاتی کے کینسر
13. Submaditular Tumor Parotid Tumor
14. پیٹ کے اندر انتڑیوں کے آپریشن، معدہ کے آپریشن
15. ہرنیا کے بڑے آپریشن

یہ تمام Major آپریشن ہیں ان کے علاوہ Minor سرجریز بھی کی جاتی ہیں۔ ان آپریشن کے لئے ہسپتال میں جدید مشینیں موجود نہیں ہیں۔ آپریشن تھیٹر میں درج ذیل مشینیں موجود ہیں۔

1. بے ہوشی والی مشین
2. کاٹری مشین(02) Cautry Machine
3. Cardiac Monitor 01

آپریشن کے لئے مندرجہ ذیل مشینری درکار ہے۔

1. Laprocope 2. Image Intensifier scope

3.	Resecto scope	4.	Urethrotome
5.	Stone Punch	6.	Eyetoscope
7.	Nephro scope	8.	URS
9.	Lithotripter		

ساہیوال:ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی میں افسران اور ملازمین کی تعداد اور گریڈ کی تفصیل

*9618: **پیر خضر حیات شاہ کھگہ:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ساہیوال میں کل کتنے افسران / ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین اپنی سیٹوں پر اپنے سکیل میں کام رہے ہیں اور کتنے افسران / ملازمینErratic postsپر کام کر رہے ہیں توErratic Postingکا کیا معیار ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی میں کل3039ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

سکیل	تعداد	سکیل	تعداد
1	322	2	93
3	72	4	46
5	1365	6	03
7	61	8	01
9	537	10	0
11	11	12	143
13	0	14	58
15	06	16	129
7	153	18	38
19	1		

(ب) تین ملازمینErratic Postingپر کام کر رہے ہیں باقی3036اپنے سکیل میں کام کر رہے ہیں۔Erratic postingکا کوئی خاص مجوزہ معیار نہ ہے۔ تاہمpublic interestمیں کسی

ملازم کو عارضی طور پر دوسرا اسامی پر تعینات کرنا Erratic posting کہلاتا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل سیالکوٹ میں ہسپتال کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*9626: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سیالکوٹ میں کتنے ہسپتال بی ایچ یو اور آر ایچ سی کہاں کہاں ہیں؟

(ب) بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں تعینات ڈاکٹرز کے نام کیا ہیں کس بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں ڈاکٹرز کی پوسٹ خالی کب سے ہیں؟

(ج) ہر بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں ایکسرے مشین اور ایمبولینس ہیں کس میں یہ سہولت نہ ہے؟

(د) جن بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں سہولیات کی کمی ہے ان کے نام اور ان میں یہ سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

(ہ) جن بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے ان کی عمارات کی تعمیر کب تک ہو جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل سیالکوٹ میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹلی لوہاراں، ایک آر ایچ سی اور 27 بی ایچ یوز ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں تعینات ڈاکٹروں کے نام اور خالی پوسٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر آر ایچ سی میں ایکسرے کی سہولت موجود ہے، ایمبولینس کی سہولت بذریعہ 1122 دستیاب ہے کیونکہ گورنمنٹ نے محکمہ صحت کی ایمبولینس 1122 کو دے دی ہیں گورنمنٹ

نے بی ایچ یو لیول پر ایکسرے مشین اور ایمبولینس کی سہولت نہ دی ہے۔ البتہ تحصیل سیالکوٹ کے 10 بی ایچ یو24/7 ہیں۔ جن میںIRMNCHپروگرام نے زچہ بچہ کو ریفر کرنے کے لئے ایمبولینس کی سہولت دی ہے۔

(د) گورنمنٹ کی جانب سے بی ایچ یو / آر ایچ سی پر مختص کی گئیں تمام سہولیات موجود ہیں اور کوئی کمی نہ ہے۔

(ہ) بی ایچ یو، آر ایچ سی کی مین بلڈنگ کی وقتاً فوقتاً مرمت کا کام ہوتا رہتا ہے۔ تاہم major repair کے لئے گورنمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست بھیجی ہے فنڈز ملتے ہی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

گجرات: پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*9632: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کے موضع جلال پور جٹاں میں "پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام" کا نیا سنٹر بنایا جارہا ہے؟

(ب) اس سنٹر کے قیام کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اس کی تکمیل کب ہو گی؟

(ج) اس وقت ضلع گجرات میں ایڈز میں مبتلا افراد کی تعداد کتنی ہے؟

(د) سب سے زیادہ ایڈز کے مریض کس کس علاقہ میں ہیں؟

(ہ) اس وقت جلال پور جٹاں کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں۔

(و) کیا حکومت موضع / قصبہ ڈنگہ میں بھی اس مرض کا نیا سنٹر بنانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام جلال پور جٹاں میں ایک نیا سنٹر قائم کرنے جارہا ہے جس کے لئے بنیادی انتظامات کئے جاچکے ہیں یہ سنٹر جلال پور جٹاں کے محلہ جوگی میں بشیر اں میموریل ٹرسٹ ہسپتال میں قائم کیا جارہا ہے۔ اس سنٹر کے لئے دفتر کی جگہ بشیر اں میموریل ٹرسٹ ہسپتال مہیا کررہا ہے۔ جس کے ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کئے ہیں۔ معاہدے کے مطابق دفتر کے یوٹیلٹی بلز بشیر اں میموریل ٹرسٹ ہسپتال ادا کرے گا جبکہ سٹاف اور علاج کی فراہمی کا انتظام پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کرے گا۔ سنٹر پر فرنیچر اور دیگر سامان رکھا جاچکا ہے اور سٹاف کی فراہمی کے لئے بھرتی کا عمل جارہی ہے۔

(ب) اس سنٹر کی کل تخمینہ لاگت 5 لاکھ ہے۔ اس سنٹر کو مارچ کے آغاز تک عوام الناس کے لئے مکمل طور پر کھول دیا جائے گا۔

(ج) ضلع گجرات میں پندرہ سو سے زائد ایچ آئی وی ایڈز کے مریض ہیں۔

(د) پنجاب میں سب سے زیادہ ایچ آئی وی ایڈز کے مریض گجرات میں ہیں۔ دوسرے نمبر پر ضلع لاہور میں ہے۔ تیسرے اور چوتھے نمبر پر بلاترتیب ڈی جی خان اور فیصل آباد ہیں۔

(ہ) جلال پور جٹاں کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے پنجاب بھر میں 15 علاج معالجے کے سنٹرز، 13 مشاورتی مراکز اور 4 والدین سے بچوں میں ایچ آئی وی ایڈز سے منتقلی سے بچاؤ کے مراکز ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(و) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس سال صوبہ بھر میں تمام اضلاع میں سنٹرز کھولے گا۔ قصبہ ڈنگہ میں سنٹر کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں تاہم گجرات میں پہلے سے 3 سنٹرز کام کررہے ہیں۔

ضلع لاہور میں ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9635: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ماتحت اور کتنے پی ایچ ایف ایم سی کے ماتحت کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز، ایل ایچ ویز اور مڈوائفز تعینات ہیں۔ ایل ایچ ویز اور مڈوائفز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا ڈی ایچ اے لاہور اور پی ایچ ایف ایم سی لاہور نے کوئی ایسی پالیسی مرتب کی ہے جس کے تحت محکمہ ہیلتھ کے پیرا میڈیکل سٹاف کو سرکاری رہائش گاہ مل سکے یا ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفرز ان کی ذاتی رہائش کے نزدیک کی جائے تاکہ ملازمین دور دراز کے سفر کی تکلیف سے بچ سکیں اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں؟

(د) پی ایچ ایف ایم سی لاہور نے ملازمین، مریضوں اور ہسپتالوں کی بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کیا سہولیات فراہم کی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے تحت ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ایک آر ایچ سی، پندرہ تشخیصی مراکز، 51 ڈسپنسریاں، 60 ایم سی ایچ سنٹرز، سات فلٹر کلینک، 24 ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں، ایک آئی کلینک اور 16 طب اسلامی شفاخانہ شامل ہیں۔ کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں پی ایچ ایف ایم سی کے ماتحت 36 بی ایچ یوز، پانچ آر ایچ سیز، 24 رورل ہیلتھ ڈسپنسریاں، پانچ ہسپتال اور دوزچہ بچہ ہسپتال شامل ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے تحت ہیلتھ مراکز میں ڈاکٹر، نرسز، ایل ایچ ویز اور مڈوائفز تعینات ہیں۔ ایل ایچ ویز اور مڈوائفز کی اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پی ایچ ایف ایم سی کے زیر انتظام ہیلتھ مراکز میں ڈاکٹرز، نرسز، ایل ایچ ویز، اور مڈوائفز تعینات ہیں۔ ایل ایچ ویز اور مڈوائفز کی اسامیوں کی تفصیلات ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) پی ایچ ایف ایم سی کے ملازمین جو ان مراکز صحت میں تعینات ہیں۔ وہ محکمہ کی پالیسی کے تحت ان مراکز صحت میں موجود رہائش گاہوں میں رہائش پزیر ہیں علاوہ ازیں محکمہ کے ملازمین کو دوردراز کے سفر سے بچانے کے لئے باہمی تبادلے کی سہولت موجود ہے جبکہ ڈی ایچ اے لاہور اور پی ایچ ایف ایم سی لاہور نے مشترکہ کوئی ایسی پالیسی مرتب نہیں کی جس کے تحت محکمہ ہیلتھ کے پیرامیڈیکل سٹاف کو سرکاری رہائش گاہیں مل سکیں یا ان کی پوسٹنگ/ٹرانسفر ان کی ذاتی رہائش کے نزدیک کی جاسکے۔

(د) پی ایچ ایف ایم سی، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ماتحت بنیادی مراکز صحت، رورل ہیلتھ سنٹرز اور جنرل و میٹرنٹی ہسپتالوں میں مریضوں کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات کی تفصیلات درج ذیل ہے:

1. پی ایچ ایف ایم سی نے اپنے ماتحت تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی سو فیصد تعیناتی کو یقینی بنایا ہے۔
2. پی ایچ ایف ایم سی نے ڈاکٹروں کی تنخواہ کو سرکاری ڈاکٹروں کی تنخواہوں کے برابر کیا ہے۔
3. پی ایچ ایف ایم سی نے بین الاقوامی معیار کے مطابق ادویات کی فراہمی ہسپتالوں میں شروع کر دی ہے۔
4. پی ایچ ایف ایم سی نے رورل ہیلتھ سنٹر میں پائلٹ کے طور پر (ایم ایل سی) آن لائن سسٹم کا اجراء کر دیا ہے۔
5. پی ایچ ایف ایم سی نے تمام رورل ہیلتھ سنٹروں اور جنرل ہسپتال میں سکیورٹی بہتر بنانے کے لئے ایک پرائیویٹ سکیورٹی کمپنی کے تحت 24 گھنٹے 40 مسلح سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی کی ہے۔
6. پی ایچ ایف ایم سی نے جنرل ہسپتالوں اور رورل سنٹروں میں نگرانی اور حفاظت کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کر دی ہے۔

7. پی ایچ ایف ایم سی نے ہسپتالوں میں مریضوں کی بہتر خدمات کے لئے 12 ڈاکٹرز کی اضافی سیٹیں فراہم کی ہیں۔
8. پی ایچ ایف ایم سی نے جنرل ہسپتالوں میں 05 عدد ڈلیوری ٹیبل فراہم کی ہیں۔
9. پی ایچ ایف ایم سی کے تحت جنرل ہسپتالوں میں 05 ہیپاٹائٹس کلینک کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان ہیپاٹائٹس کلینکس میں مریضوں کو تشخیص، حفاظتی ٹیکوں کی فراہمی اور ادویات کی مفت سہولیات دی جارہی ہیں۔
10. پی ایچ ایف ایم سی کی طرف سے ٹی بی کنٹرول پروگرام کے ساتھ ایم او یو سائن کیا ہے۔ جس کے تحت پانچ جنرل ہسپتالوں میں ون ونڈو ٹی بی کلینک قائم کئے جارہے ہیں۔
11. ضلع لاہور کے پانچ بنیادی مراکز صحت میں مریضوں کو چیک کرنے کا الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ بنایا جارہا ہے۔
12. پی ایچ ایف ایم سی کی طرف سے جنرل ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے سہولت ڈیسک بنائے گئے ہیں۔
13. پی ایچ ایف ایم سی نے جنرل ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹروں کی صفائی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ایک پرائیویٹ فرم کی خدمات حاصل کی ہیں جس کے تحت 56 خاکروب مع سامان صفائی 24 گھنٹے تعینات ہیں۔
14. پی ایچ ایف ایم سی کے زیر انتظام ہسپتالوں میں تھرڈ پارٹی مانیٹرز کے ذریعے روزانہ کی بنیاد پر عملے کی موجودگی، عملے کی حاضری، ادویات کی فراہمی، یوٹیلٹیز اور مطلوبہ طبی آلات کی فعالیت کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حلقہ پی پی۔188 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

1163: **چودھری افتخار احمد چھچھر**: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔188 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی موجود ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور اور آر ایچ سی احمد آباد میں سٹاف اور ادویات نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(ج) کیا حکومت آر ایچ سی بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سٹاف اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔188 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بی ایچ یوز کی تعداد 12 اور آر ایچ سی کی تعداد 3 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔بی ایچ یوز:

کانی پور، رکن پورہ، فیض آباد، محمد نگر، روہیلہ، بھیلا گلاب سنگھ، اٹاری، گڈر ملکانہ، قادر آباد، جندراں کلاں، چشتی قطب الدین اور معروف ہیں۔

2۔ آر ایچ سیز:

بصیر پور، بٹک، اور منڈی احمد آباد

(ب) یہ درست نہ ہے۔ آر ایچ سیز بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سٹاف موجود ہے اور ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) آر ایچ سی بصیر پور اور آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں سٹاف موجود ہے اور ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ ادویات کی مسلسل فراہمی کے لئے حکومت پنجاب مزید اقدامات کر رہی ہے۔

فیصل آباد: آر ایچ سی ماموں کانجن سے متعلقہ تفصیلات

1304: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ایچ سی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں جو ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور پتاجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس آر ایچ سی میں کون کون سی مشینری ہے اور کون کون سی خراب پڑی ہے؟

(د) کیا حکومت اس آر ایچ سی میں ڈاکٹرز کے روسٹر کی چیکنگ کرنے اور دیگر سٹاف کی حاضری کو باقاعدگی سے چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا اس میں ادویات اور دیگر سہولیات آنے والے مریضوں کے مطابق ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت اس کو اپ گریڈ کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) چار ایم بی بی ایس، ایک بی ڈی ایس (ڈینٹل) ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور ایک سیٹ ایس ایم او کی اور ایک سیٹ اے پی ایم او کی خالی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈاکٹرز کے ڈیوٹی روسٹرز اور دیگر سٹاف کی حاضری کی چیکنگ باقاعدگی سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیلتھ اور چیف ایگزیکٹو آفیسرز، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کرتے ہیں۔

(ہ) جو ادویات اور سہولیات ایک رورل ہیلتھ سنٹر میں ہونی چاہئیں، وہ سب رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں موجود ہیں۔

گجرات: میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ سے متعلقہ تفصیلات

1324: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات کب قائم ہوا، اس میں کتنی پوسٹیں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ کیا ہے نیز اس ہسپتال میں کون کون سی مشینری موجود ہے، اس کی لسٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس میٹرنٹی سنٹر سے کچھ مشینری شفٹ کی گئی ہے اگر ایسا ہوا ہے تو جن لوگوں نے یہ مشینری شفٹ کی ان کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کا قیام مورخہ 11۔ جنوری2010 کو بروز سوموار کو ہوا ہسپتال میں کل35 پوسٹیں جن میں سے درج ذیل پانچ پوسٹیں خالی ہیں:

1۔ سینئر میڈیکل آفیسر (10)ماہ سے
2. گائناکالوجسٹ (2)سال سے
3. انیتھیٹیسٹ(7)سال11ماہ سے
4. چارج نرس
5. لیب اسسٹنٹ7سال11ماہ سے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ان کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ میں درج ذیل مشینری موجود ہے۔

1۔ ایکسرے مشین 2۔ الٹراساؤنڈ مشین
3۔ مائیکروسکوپ دوعدد 4۔ سینٹری فیوج مشین
5۔ آٹوکلیو سمال 6۔ آٹوکلیو ہیوی ڈیوٹی
7۔ سکر مشین دوعدد 8۔ کیمسٹری اینالائزر
9۔ ہاٹ ایئر اوون 10۔ الیکٹرک بوائلر وغیرہ۔

(ج) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کو عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال کی ملکیتی ایکسرے مشین عارضی طور پر دی گئی تھی جس کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن گجرات کے حکم پر مورخہ 14-11-2015 کو واپس عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات منتقل کر دیا گیا اور اس کی جگہ محکمہ صحت گجرات نے 09-08-2016 کو نئی ایکسرے مشین خرید کر میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کو فراہم کر دی ایکسرے مشین چونکہ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کی ہی ملکیت تھی اس لئے اس کو میٹرنٹی ہسپتال سے شفٹ کرنا کوئی غیر قانونی عمل نہ تھا لہٰذا مشین شفٹ کرنے کے معاملہ پر کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی قانونی جواز نہیں بنتا تھا لہٰذا کارروائی نہ کی گئی۔

سول ہسپتال ڈنگہ (گجرات) سے متعلقہ تفصیلات

1325: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات میں کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی خالی ہیں، حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں ضرورت کی مشینری جو پی سی ون میں شامل تھی حکومت نے فنڈ بھی فراہم کئے تھے مگر خرید نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مشینری کی غیر موجودگی کی وجہ سے اس ہسپتال کے مریض دور دراز جا کر پرائیویٹ ہسپتال میں بہت زیادہ پیسے دے کر ٹیسٹ کرواتے ہیں؟

(د) کیا حکومت یہ مشینری اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات میں کل منظور شدہ اسامیاں 31 ہیں جس میں سے 27 اسامیاں پُر ہیں صرف چار اسامیاں

(1) سرجن (2) anesthetist
(3) چارج نرس (4) چوکیدار کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہ ہے ہسپتال میں ضروری مشینری خرید لی گئی ہے

(ج) جی نہیں یہ درست نہ ہے کیونکہ عوام کو ہسپتال میں موجود ایکسرے ٹیسٹ، ای سی جی اور لیبارٹری سے ٹیسٹوں کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(د) حکومت کی جانب سے درج ذیل مشینری سول ہسپتال ڈنگہ کو فراہم کر دی گئی ہے۔

1۔	ایمبولینس	2۔	ایکسرے مشین
3۔	ای سی جی	4۔	الٹراساؤنڈ مشین
5۔	ڈینٹل یونٹ	6۔	سی ٹی جی مشین
7۔	فیٹل ڈوپلر	8۔	سکر مشین
9۔	بے بی وارمر	10۔	ڈیجیٹل ویٹ مشین
11۔	اینستھیزیا مشین	12۔	اوٹی ٹیبل
13۔	اوٹی سیلنگ لائٹ	14۔	پلس آکسی میٹر
15۔	آٹوکلیو	16۔	کلینیکل مائیکروسکوپ
17۔	سینٹری فیوج مشین	18۔	کاوٹری مشین
19۔	سکشن مشین۔		

رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن سے متعلقہ تفصیلات

1337: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن فیصل آباد کب بنایا گیا تھا؟

(ب) یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس میں کون کون سی اسامیاں کب سے کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس میں کون کون سی طبی مشینری اور آلات سرجری ہیں؟

(ہ) اس میں کس کس طبی مشینری اور دیگر سامان کی ضرورت ہے؟

(و) کیا اس میں کوئی ایمبولینس اور جنریٹرز ہیں؟

(ز) کیا حکومت اس سنٹر کی تمام خالی اسامیاں پُر کرنے اور اس کو تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن فیصل آباد تقریباً1972 میں بنا۔

(ب) یہ20 بیڈ پر مشتمل ہے اس میں پانچ ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. ڈاکٹر عزیر حسن (میڈیکل آفیسر BS-17)
2. ڈاکٹر جواد طارق (میڈیکل آفیسر BS-17)
3. ڈاکٹر عظمیٰ عندلیب (وومن میڈیکل آفیسر BS-17)
4. ڈاکٹر اسماء طفیل (وومن میڈیکل آفیسر BS-17)
5. ڈاکٹر رابعہ اشرف (ڈینٹل سرجن BS-17)

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مشینری اور آلات سرجری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس میں کس کس طبی مشینری اور دیگر سامان کی ضرورت ہے؟

جو مشینری اس سطح کے ہسپتال میں ہونی چاہئے وہ موجود ہے۔

(و) جنریٹر ہسپتال میں موجود اور چالو حالت میں ہے جبکہ تمام ایمبولینس سروسز 1122 کے پاس چلی گئی ہیں۔

(ز) ان میں سے کچھ خالی اسامیاں پروموشن کے ذریعے پُر کی جائیں گی۔ خالی اسامیاں بہت جلد پُر کر دی جائیں گی۔

رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن کے بجٹ 16۔2015 سے متعلقہ تفصیلات

1338: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن فیصل آباد کا سال 16۔2015 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) اس سنٹر کو 15۔دسمبر 2015 تک کتنی رقم اس مالی سال میں فراہم کی گئی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) اس سنٹرز کو بقایا رقم کب تک فراہم کر دی جائے گی؟

(د) جو رقم فراہم کی گئی ہے وہ کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

(ہ) کتنی رقم مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے پر خرچ ہوئی ہے؟

(و) اس میں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

(ز) کیا جو رقم اس رورل سنٹر کے لئے مختص کی گئی ہے وہ کافی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن کا مالی سال 16-2015 کا بجٹ عملہ کی تنخواہوں کے علاوہ 40 لاکھ تھا۔

(ب) اس سنٹر کو 15۔دسمبر 2015 تک بجٹ کی تمام رقم وصول ہو گئی۔

(ج) بقایا کوئی رقم نہ تھی۔

(د) چالیس لاکھ ادویات کی خریداری پر اور باقی رقم دوسری ضروریات جیسا کہ POL، مشینری اور دوسرے سامان کی مرمت، ایکسرے فلمیں اور دیگر ضروریات وغیرہ۔

(ہ) چالیس لاکھ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے پر خرچ ہوا۔

(و) روزانہ 300 مریض آتے ہیں۔

(ز) یہ مریضوں کی تعداد کے حساب سے کافی ہے۔

تحصیل تونسہ میں سرکاری ہسپتالوں اوران میں تعینات ڈاکٹرز کی تفصیلات

1360: **خواجہ محمد نظام المحمود:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں اوران میں تعینات ڈاکٹر کی تفصیل بلحاظ عہدہ فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

.1	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال	01
.2	رورل ہیلتھ سنٹر	02
.3	بنیادی مرکز صحت	15
	ٹوٹل	18

ان میں تعینات ڈاکٹرز بلحاظ عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: محکمہ صحت کے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا مسئلہ

1396: **سردار شہاب الدین خان:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت مظفر گڑھ میں کتنے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، سٹاف نرسز، ڈسپنسرز، ایل ایچ ویز اور مڈ وائفز کنٹریکٹ اور مستقل بنیادوں پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 2013 میں کنٹریکٹ پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ مگر اڑھائی سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود محکمہ

صحت ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل نہ کیا جا سکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈسپنسر، ایل ایچ ویز، مڈوائف اور دیگر پیرا میڈیکل سٹاف کے مستقل ہونے کی فائل گزشتہ ایک سال سے ڈی سی او مظفر گڑھ کے پاس پڑی ہے جس پر تاحال کوئی کارروائی نہیں ہوئی؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سٹاف کو نوٹیفکیشن کے تقریباً اڑھائی سال گزر جانے کے باوجود مستقل نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے نیز ان ملازمین کو کب تک مستقل کیا جائے گا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت مظفر گڑھ میں درج ذیل ملازمین ایڈہاک پر کام کر رہے ہیں:

1.	میڈیکل ڈاکٹر	52
2.	وومن میڈیکل ڈاکٹر	26
3.	مڈوائف	21
4.	چارج نرس	47
5.	ایل ایچ وی	Nil
6.	ڈسپنسر	Nil

(ب) تمام پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کر دیا گیا اور تمام لوگوں کو آرڈرز تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈسپنسر، ایل ایچ ویز، مڈوائف اور دیگر میڈیکل سٹاف کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(د) تمام پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور تمام پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کے آرڈر دے دیئے گئے ہیں۔

سول ہسپتال ڈسکہ کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

1465:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیاوزیرپرائمری اینڈسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیاسول ہسپتال ڈسکہ کوڈی ایچ کیولیول یاڈی ایچ کیو ہسپتال کادرجہ دے دیاگیاہے یانہیں؟

(ب) اگرسول ہسپتال ڈسکہ کوڈی ایچ کیولیول کادرجہ دے دیاگیاہے توکس تاریخ سے یہ درجہ دیا گیاہے مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیرپرائمری اینڈسیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ کوڈی ایچ کیولیول یاڈی ایچ کیو ہسپتال کادرجہ نہیں دیاگیا۔البتہ گورنمنٹ نے2006میں بیڈزکی تعدادبڑھاکر179کردی ہے۔

(ب) سول ہسپتال ڈسکہ ایکTHQلیول179 Bedsکاہسپتال ہے اوراسےDHQہسپتال کادرجہ نہیں دیاگیا۔

پی پی۔200ملتان کی ہریونین کونسل میں بی ایچ یوبنانے کی تفصیلات

1471:جناب شوکت حیات خان بوسن:کیاوزیرپرائمری اینڈسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔200ملتان میں کتنے بی ایچ یواورآرایچ سی ہیں؟

(ب) کیاحکومت پی پی۔200کے میں ہریونین کونسل میں بی ایچ یوبنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرپرائمری اینڈسیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔200ملتان میں13بنیادی مراکزصحت اور ایک رورل ہیلتھ سنٹر(RHC)کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. رورل ہیلتھ سنٹرمردان پوربوسن
2. بنیادی مرکزصحت،پیراں غائب
3. بنیادی مرکزصحت،درانہ لگانہ
4. بنیادی مرکزصحت،جہانگیرآباد
5. بنیادی مرکزصحت،جھوک وینس

6. بنیادی مرکز صحت، متی تل
7. بنیادی مرکز صحت، کھیڑا آباد
8. بنیادی مرکز صحت، بچ خسروآباد
9. بنیادی مرکز صحت، رسول پور
10. بنیادی مرکز صحت، بہاؤالدین زکریایونیورسٹی
11. بنیادی مرکز صحت، لطف آباد
12. بنیادی مرکز صحت، بنڈہ سندیلہ
13. بنیادی مرکز صحت، نواب پور
14. بنیادی مرکز صحت، قاسم بیلہ

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی(DHA)، ملتان نئی معرض وجود میں آئی ہے اور ہر یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسینیشن کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1480: **ڈاکٹر عالیہ آفتاب:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کتے کے کاٹنے کے بعد لگنے والا انجکشن تمام سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں مریضوں کو مفت لگانے کی ہدایات ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا انجکشن مفت لگایا جارہاہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ دُرست ہے کہ کتے کے کاٹنے سے لگنے والا انجکشن (ویکسین) تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو مفت لگانے کی ہدایات ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین بالکل مفت لگائی جارہی ہے۔

اوکاڑہ:بی ایچ یو فیض آباد میں میڈیکل آفیسر کی تعیناتی

1483:**ملک محمد وارث کلو:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں عرصہ 10 سال سے کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بی ایچ یو چک فیض آباد میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، رہائشی کوارٹروں کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مختلف ادوار میں ڈاکٹرز تعینات رہے ہیں اب بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ناصر اقبال (میڈیکل آفیسر) بی ایچ یو فیض آباد میں مورخہ 06-05-2017 سے تعینات ہے اور عوام بنیادی سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ب) ڈاکٹر ناصر اقبال میڈیکل آفیسر بی ایچ یو فیض آباد میں تعینات ہے۔ اور جیسے ہی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو گورنمنٹ کی طرف سے بلڈنگ مرمت کے فنڈز فراہم ہوں گے رہائشی کوارٹروں کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

تحصیل ڈسکہ:حلقہ پی پی۔130 کے آر ایچ سی اور بی ایچ یوز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

1557:**ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل ڈسکہ حلقہ پی پی۔130 میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی کو یکم جون 2013 سے آج تک اپ گریڈ کیا گیا ہے نیز کیا حکومت اس حلقہ کے مزید کسی بی ایچ یو یا آر ایچ سی کو اپ گریڈ کرنے

کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک حکومت حلقہ پی پی۔130 میں آر ایچ سی یا بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر دے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):
تحصیل ڈسکہ حلقہ پی پی۔130 میں پانچ بی ایچ یو ہیں اور کوئی آر ایچ سی نہ ہے۔ یکم جون 2013 سے اب تک کوئی بی ایچ یو اپ گریڈ نہیں ہوا اور نہ ہی اپ گریڈ ہونے کی کوئی سکیم چل رہی ہے۔

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سی میں تعینات سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

1593: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور کتنی سرکاری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) جملہ بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں کتنا سٹاف اور کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔130 میں (6) بنیادی مراکز صحت اور ایک رورل ڈسپنسری ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی منظور شدہ اسامیاں کے مطابق (6) BHUs 6 ڈاکٹرز اور 66 کے قریب پیرا میڈیکل اور الائیڈ سٹاف کام کر رہا ہے ایک رورل ڈسپنسری میں (4) پیرا میڈیکل و الائیڈ سٹاف کا عملہ کام کر رہا ہے۔

ضلع فیصل آباد تحصیل سمندری چک نمبر 441 میں ڈسپنسری

کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1818: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد چک نمبر 441 گ،ب سادھانوالہ یونین کونسل نمبر 127 میں ایک ڈسپنسری کی عمارت تعمیر کی گئی؟

(ب) اس عمارت کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ عمارت کی تعمیر کے چھ سال بعد بھی ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور ڈسپنسر تعینات نہیں ہوئے؟

(د) حکومت کب تک ڈاکٹر اور ڈسپنسر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چک نمبر 441 گ،ب سادھانوالہ یونین کونسل نمبر 127 میں رانا محمد فاروق سعید خان سابقا ایم این اے نے ایک ڈسپنسری تعمیر کروائی تھی۔

(ب) اس ڈسپنسری کی تعمیر محکمہ صحت کے ذریعے نہ ہوئی ہے جبکہ سابقا ایم این اے نے اپنے فنڈ سے خود ہی محکمہ بلڈنگ کے ذریعے تعمیر کروائی۔ جس کی وجہ سے محکمہ صحت کے پاس اس کی منظور شدہ لاگت نہ ہے۔ تاہم بتایا جاتا ہے کہ تقریباً پانچ لاکھ لاگت آئی۔ یہ عمارت نہ تو محکمہ صحت نے بنوائی ہے اور نہ ہی اس کی handover کی گئی ہے۔

(ج) چونکہ اس ڈسپنسری کی تعمیر محکمہ صحت کے ذریعے نہ ہوئی ہے اس لئے یہاں کوئی ڈاکٹر اور ڈسپنسر تعینات نہ ہو سکا۔

(د) چونکہ یہ ڈسپنسری محکمہ صحت کے کنٹرول میں نہ ہے اس لئے محکمہ صحت اس بارے مناسب جواب دینے سے قاصر ہے۔

نارووال: ڈی ایچ او کی تعیناتی اور قابلیت سے متعلقہ تفصیلات

1821: **جناب فیضان خالد ورک:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ او کی تعیناتی کے لئے کیا تجربہ اور تعلیمی قابلیت درکار ہے؟

(ب) کیاڈی ایچ او، نارووال مطلوبہ تجربہ اور تعلیمی قابلیت کا حامل ہے؟

(ج) یہ کب سے اس جگہ پر تعیناتی ہے کتنی دفعہ اس کو یہاں سے ٹرانسفر کیا گیا ہے ہر دفعہ تبادلہ منسوخ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

(د) آفیسر موصوف کاڈومیسائل کس ضلع کا ہے کیا وہ اپنا ہی ضلع میں تعینات رہ سکتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے آفیسر موصوف کا نارووال میں ایک پرائیویٹ ہسپتال چلا رہا ہے جس پر شام کے وقت افسر موصوف بطور ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پرائیویٹ ہسپتال میں زیادہ تر ملازمین بھی محکمہ صحت نارووال میں سرکاری ملازم ہیں؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پرائیویٹ ہسپتال میں زیادہ تر طبی آلات، مشینری اور ادویات بھی سرکاری ہیں جن پر سے سرکاری لیول اتار دیئے گئے ہیں حکومت اس بابت کسی اعلیٰ آفیسر سے انکوائری کروانے اور ذمہ دار کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ او، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت MBBS اور اس کے ساتھ MPH یا DPH کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ انتظامی امور نبٹانے کا تجربہ ہونا چاہئے۔

(ب) جی ہاں! ڈی ایچ اوڈ نارووال کی تعلیمی قابلیت MBBS ہے اور اس کے ساتھ 2010 سے MPH بھی کیا ہوا ہے۔ مارچ 1992 سے MO بطور انچارج ہیلتھ فیسیلٹی کام کرتے رہے ہیں اس کے علاوہ بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر تقریباً عرصہ تین سال کام کیا ہے۔

(ج) ان کی موجودہ تعیناتی ضلع نارووال میں بطور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر 26-12-2014 سے ہے، اس سے پہلے یہ 13-12-2011 سے 25-05-2012 تک اس عہدے پر تعینات رہے ہیں۔ ان کا تبادلہ ضلع نارووال کے علاوہ کسی دوسرے ضلع میں کبھی نہیں ہوا ہے۔

(د) ان کا ڈومیسائل ضلع سیالکوٹ کا ہے، نارووال ضلع جولائی 1991 میں بنا، اس سے پہلے نارووال ضلع سیالکوٹ کی ایک تحصیل تھا ان کا ڈومیسائل جولائی 1991 سے پہلے ضلع سیالکوٹ کا بنا ہوا ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نارووال کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ڈاکٹر ہیں جو کہ ظفروال میں ایک پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں اور یہ تینوں گورنمنٹ جاب میں نہیں ہیں، شام کے وقت ڈی ایچ او بھی اس کلینک میں وقت دیتے ہیں۔ڈی ایچ او تنخواہ کے ساتھ نان پریکٹس الاؤنس نہیں لے رہے ہیں۔

(و) نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ان کے پرائیویٹ ہسپتال میں کوئی سرکاری ملازم کام نہیں کر رہا ہے۔

(ز) نہیں! یہ درست نہیں ہے ان کے پرائیویٹ ہسپتال میں کسی بھی قسم کا کوئی سرکاری طبی آلات، مشینری یا ادویات استعمال نہیں ہو رہی ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر جو 1700 کی تعداد میں پنجاب کے اندر serve کر رہے ہیں۔ انہوں نے مال روڈ پر کیمپ لگایا وہ ایک دن اور رات بھی یہاں رہے۔ وہ سارے کے سارے ماسٹرز ہیں، ایم فل ہیں اور کچھ پی ایچ ڈیز بھی ہیں۔ دس سال سے کنٹریکٹ پر serve کر رہے ہیں۔ اب اُن کا حق بنتا ہے کہ اُن کو regularize کر دیا جائے۔ میں نے بھی جا کر اُن سے بات کی ہمارے وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان اور وزیر سپیشل ایجوکیشن چودھری محمد شفیق نے

اُن سے dialogues کئے میں بھی ساتھ تھا پھر میں چلا گیا۔ غالباً بعد میں وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر خواجہ عمران نذیر نے بھی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاتا ہوں اب دس سال کے بعد اُن کو کسی ٹیسٹ کے اندر ڈالیں گے۔ این ٹی ایس کا ٹیسٹ لیں گے اس طرح کے process میں ڈالیں گے جو رہ جائیں گے وہ کسی اور سروس میں جانے کے قابل نہیں ہیں ان لوگوں نے کام کیا ہے، deliver کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے بہت ہی درد مندانہ التماس ہے کہ یہ subject دوسروں کا ہے لیکن انہوں نے پہلے بھی dialogue کیا ہے براہ کرم رحم دلانہ معاملہ کریں ان کو اگلے بجٹ کے اندر regularized کرنے کا کوئی عندیہ دے دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو ان کے بعد اجازت دیتا ہوں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک ڈیڑھ منٹ اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں جس معاملہ کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر پچھلے دور حکومت 07-2006 میں بھرتی ہوئے تھے۔ یہ ایک اچھی کاوش کی گئی تھی لیکن ہوا یہ کہ جب ان کو بھرتی کیا گیا تو ان کی minimum qualification ماسٹرز رکھی گئی جو کہ technical qualification بالکل نہیں بنتی بد قسمتی یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر کو وہ کام نہیں آتا جس کے لئے ان کو بھرتی کیا گیا تھا۔ یہ بات بالکل جائز ہے کہ ان کو دس سال ہو گئے، یہ بھی بات بالکل جائز ہے کہ اب وہ overage ہو گئے ہیں اگر وہ آج نکلتے ہیں تو کہیں اور نوکری بھی نہیں کر سکتے لیکن مجھے آج اس ایوان سے بھی یہ پوچھنا ہے اور میڈیا کے دوستوں سے بھی پوچھنا ہے کہ اس ملک میں یہ کلچر کیوں develop ہوتا جا رہا ہے کہ جب ہم اپنی مرضی کی بات منوانا چاہیں ہماری شرائط پر ہماری بات نہ مانی جائے تو ہم یہاں باہر آ کر دھرنا دے دیں اور پھر ہم کہیں کہ ہم سے مذاکرات کئے جائیں اور ہم آپ کو بلیک میل کرتے ہیں

آپ ہماری تمام شرائط کو تسلیم کریں۔اگر کسی کیqualificationہیrelevant نہیں بنتی تو پھر مجھے بتائیں اُس کے اوپر بات کرنے کا کسی کو کیا حق پہنچتا ہے جو ٹیسٹ کی بات کی گئی میں اس ایوان کو بتا رہا ہوں کہ میں اُن کو ریگولر کرنے کا سب سے بڑا حامی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو اُن سے مل کر یہ بات کرنی چاہئے کہ آپ کو جو حق بنتا ہے وہ ہم حق دینے کے لئے تیار ہیں ہم بلاوجہ آپ کو۔۔۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!مجھے صرف ایک منٹ چاہئے میں معزز ممبر کے سوال کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کوwind up کریں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!ہم اُن کو بالکل ریگولر کرنے کو تیار ہیں شرط صرف یہ رکھی گئی کہ یہ گریڈ17 کی اسامی پر کنٹریکٹ پر تھے گریڈ17تک پہنچتے پہنچتے لوگوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں گریڈ17 کی اسامی پر اس طرح سے بھرتی نہیں کی جاسکتی جب تک آپ پبلک سروس کمیشن سے نہ گزریں،جب تک آپNTS کاexamنہ دیں۔ہم نے ان کی آسانی کے لئے ایک سو صفحے کی بُک ڈیزائن کی ہے۔یہ سو صفحہ وہی ہے جس کا وہ دس سال سے کلیم کر رہے ہیں کہ ہم یہ کام کرتے آرہے ہیں۔دس سال سے جو بندہ یہ کام کر رہا ہے اس کی ہم ٹریننگ بھی کرا رہے ہیں وہ سو صفحے کی بُک پڑھے،اس کا ٹیسٹ دے ہم چھ چانس دینے کو تیار ہیں۔اب اگر کوئی سو صفحے کی بک میں چھ چانس کے باوجود بھی پاس نہ ہو۔۔۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔جی،اب محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018اور

مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. The University of Sialkot Bill 2018 (Bill No.9 of 2018)
2. The University of Narowal Bill 2018 (Bill No.10 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب جناب غضنفر عباس چھینہ مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات3158، 3620، 8474اور8825
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب غضنفر عباس چھینہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر3158، 3620، 8474 اور8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر3158،3620،8474 اور8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر3158،3620،8474 اور8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈیرہ غازی خان کے میڈیکل کالج میں ٹرائبل ایریا کے طالب علموں کے لئے دس فیصد کوٹا کا مطالبہ

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے شہر میں غازی میڈیکل کالج ہے اس کے لئے tribal کے لئے 10 فیصد کوٹا چاہئے۔ ہمارا پورے علاقے کی سائیڈوں پر چونکہ tribal belt ہے اور tribal area میں کسی قسم کی کوئی آسائشیں، تعلیم، پڑھائی وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کا تعلیمی

معیار وہ نہیں ہوتا جو شہروں میں ہوتا ہے۔ اگر ان کے لئے خصوصی کوٹا مل جاتا تو ہماری بہنیں، بھائی اور بچے بھی ویسی ہی تعلیم حاصل کرتے جیسے ہمارے میدانی علاقے کے لوگ حاصل کرتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کا مطالبہ بالکل جائز ہے میں اس کو سیکنڈ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ سب کی ہمدردیاں ہوں گی پہلے منسٹر صاحب کی بات سنتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلے میں یہ وضاحت کروں گا کہ یہ میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی domain ہے جس کے خواجہ سلمان رفیق منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ ضرور apprise کرنا چاہوں گا کہ جس طرح سے بلوچستان اور باقی صوبوں کے لئے ہم نے سیٹیں رکھی ہوئی ہیں، میں معزز ممبر کی بات سے agree کرتا ہوں میں خواجہ سلمان رفیق سے خود بھی بات کروں گا اور سفارش کروں گا کہ ہارڈ ایریا کی کوئی پالیسی بنائیں تاکہ ان کے ایریا کے بچے accommodate ہو سکیں۔

جناب سپیکر: ذرا خصوصی خیال کیا جائے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پچھلے آٹھ دن سے وہ بچے strike پر ہیں اور روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں کسی کو حکم فرمادیں کہ ان کو مطمئن کر دیں کیونکہ وہ بے چارے سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ابھی خواجہ سلمان رفیق کو خود اس کی اطلاع دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس معاملے کو resolve بھی کریں۔

جناب سپیکر: اب اجلاس جمعہ کو ہو گا اس سے پہلے آپ کو سارا کچھ لے کر آنا چاہئے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر میرے سے relevant نہیں تھا بلکہ وہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر سے متعلقہ تھا۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس میں محنت کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر ان سے متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ اپنی چیئر سے متعلقہ سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب کو آرڈر کر دیں کہ اس مسئلہ کو فوری طور پر دیکھیں تاکہ جو بچے اور بچیاں سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا مسئلہ حل ہو سکے۔ بجائے یہ کہ خواجہ عمران نذیر ان کو message دیں آپ اپنی چیئر سے ایک message convey کر دیں کہ وہ کل ہمارے ایم پی اے خواجہ محمد نظام المحمود کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ محمد نظام المحمود کے ساتھ متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری اور منسٹر صاحب مل بیٹھ کر اس معاملے کو حل کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل کا کوئی ٹائم رکھ دیں۔

جناب سپیکر: کل اجلاس تو نہیں ہو گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! وہاں بچے روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم کل آجائیں گے۔

جناب سپیکر: پھر تو یہ ضروری ہے۔ کل 11 بجے میرے چیمبر میں آجائیں وہاں بیٹھ کر بات ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ اس کو نوٹ کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈی ایچ کیو ساہیوال کے لئے خریدے گئے ایکوئپمنٹ کو استعمال میں لانے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں خواجہ عمران نذیر تشریف فرماہیں۔ یہاں ساہیوال ڈی ایچ کیو کی بات ہوئی ہے وہاں کافی ساری ڈویلپمنٹ ہوئی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور بہت سارے نئے equipment بھی آچکے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس ہسپتال کے ایم ایس کو ہدایت فرمادیں کہ ان کی seals کھول دیں تاکہ وہ equipment استعمال ہوں۔ پچھلے چار پانچ مہینے سے کوئی equipment استعمال نہیں ہو رہا ہے اور ہارٹ کے وارڈ میں ECO کی سہولت بھی نہیں ہے جو بہت ضروری ہے۔ براہ مہربانی اس پر بھی دھیان دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ اس ہسپتال کا نام بتادیں میں سن نہیں سکا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! وہ ساہیوال میں ڈی ایچ کیو ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا ہسپتال ہے، وہ ٹیچنگ ہسپتال ہے اور وہ میری domain نہیں ہے وہ خواجہ سلمان رفیق کی domain ہے۔ اس میں تھوڑی سی confusion ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ وہاں تک بات پہنچ جائے کہ seals کھول دیں تاکہ وہ equipment استعمال ہو سکے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں خواجہ سلمان رفیق کو convey کر دیتا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

کاشتکاروں کو گنّے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ پچھلے دنوں شوگر کین پر یہاں بڑی تفصیلی بحث ہوئی ہے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ 158 سے 140 روپے پر ملوں کا ریٹ آ چکا ہے۔ میں نے اس وقت بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ مافیا ہے اگر ہم اس کو نہیں روک سکتے تو پھر ان کے سامنے ہاتھ کھڑا کر دیں۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ لا رہا ہوں کہ یہ ظلم ہو رہا ہے۔ مل والے 180 روپے کی CPR کاٹ کر کاشتکاروں کو 140 روپے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ اگر اس کا کوئی سدّباب نہیں ہو سکتا تو کم از کم ان کو کھلا چھوڑ دیں کہ ٹھیک ہے پھر کاشتکار اپنے گنے کو آگ تو لگائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات سنیں آپ کی طرف سے جواب آئے گا۔ یہاں متعلقہ منسٹر تو نہیں ہیں وہ شوگر کین کی بات کر رہے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! کل بھی منسٹر صاحب تشریف فرما تھے اور میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت ریٹ 140 روپیہ ہے اور جب وہ 158 روپے پر لے رہے تھے تو ہمارے منسٹر صاحبان نے دورے کئے تھے اس وقت کوئی معاملات settle ہو گئے تھے۔ اب ایک ہفتے سے گنّے کا ریٹ 140 روپے ہو گیا ہے۔ میں اس وقت ملوں کے نام بتا سکتا ہوں۔ میانوالی میں ایک مل ہے، خوشاب میں مل ہے اور یہاں میرے معزز ممبر ملک وارث کلو تشریف فرما ہیں وہاں اس وقت مڈل مین 140 سے 145 روپے تک لے رہے ہیں۔ وہ کاشتکاروں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو پیسے بھی دے رہے ہیں۔ اب مل والوں نے بھی 140 روپے ریٹ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ کم از کم جو اُس وقت بات ہوئی تھی کہ ہم 158 تا 160 تک ملوں کو پابند کریں گے اس پر تو ان کو پابند کیا جائے۔ اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو کسان گنّے کو تو کیا خود اپنے آپ کو آگ لگا لیں گے۔

جناب سپیکر: ہر طرف یہ اعتراض ہے مجھے اس بات کا پتا ہے۔ فوڈ منسٹر صاحب کو پابند کیا جائے کہ وہ جمعہ کے روز تشریف لائیں کیونکہ اب اجلاس جمعۃ المبارک کو ہو گا تو وہ یہاں ایوان میں تشریف لائیں۔ کاشتکاروں کو جو تکلیف ہے اسے سنیں، اس کا جواب اچھے طریقے سے دیں اور اس معزز ایوان کو مطمئن کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سیکرٹری فوڈ کو بھی پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر اور سیکرٹری فوڈ دونوں تشریف لائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوموار والے دن رکھ لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ دو دن کے بعد واپس آنا ذرا مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: شاہ جی! اس طرح لمبا ہو جائے گا۔ بہر حال اس کو دیکھ لیں گے اگر کرنا پڑا تو کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں گنّا80,90 روپے میں مڈل مین کسانوں سے لے رہے ہیں۔ یہ تو140 کو رو رہے ہیں میں80,90 کو رو رہا ہوں۔ بہاولپور میں "اشرف شوگر مل" کے کارندے80,90 روپے کلو لوگوں سے خریدتے ہیں اور چھوٹا کسان پریشان ہے۔۔

جناب سپیکر: 80,90 روپے کلو نہیں بلکہ من ہے۔ یہ تو پھر بہت اچھی بات ہے اگر80,90 روپے فی کلو خریدیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گنّا سٹور ہو نہیں سکتا اور اس وقت گنّے کے کاشتکاروں کو سخت exploitation ہے۔ گنّے کے کاشتکاروں کو ان کا حق دلوانے میں حکومت بُری طرح ناکام ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی اس کو ذرا seriously لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے انہیں گزارش کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بس، اس پر مزید محنت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے سینئر فنکاروں کو امدادی چیکس دینے کا ایک initiative شروع کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہی ہیں؟

سینئر فنکاروں کو امدادی چیک دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے سینئر فنکاروں کو ہر مہینے امدادی چیکس دینے کا ایک initiative شروع کیا تھا اور اس کے لئے بجٹ میں 8 کروڑ روپے بھی رکھے گئے تھے مگر گزشتہ چار مہینوں سے ان کو کوئی چیک نہیں ملا اور ان کے گھروں میں فاقوں کی نوبت آگئی ہے، دو سینئر فنکاروں کی death ہوگئی ہے اور proper علاج نہیں ہوسکا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کوئی رولنگ دیں یا کوئی instructions دیں کہ وہ چیکس جو ان کے حق ہیں ان کو ملنے شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے شاید پچھلے دنوں دیکھا نہیں ہے، یہ جتنے بھی سینئر فنکار ہیں ان سب کی help کی جارہی ہے، recently ابھی محترمہ ناہید اختر کو بھی ایک کروڑ روپے کا چیک دیا گیا ہے اور یہ میڈیا میں بھی telecast ہوا ہے۔ باقی جو ان کی treatment ہے، جس طرح باقی ہمارے فنکار ہیں اور جو کہ ہمارا اثاثہ ہیں ان کے لئے ہمارے ہسپتالوں میں فری treatment کے آرڈر چلے گئے ہیں اور محکمہ ہیلتھ والوں نے آرڈر کئے ہوئے ہیں۔ اگر کہیں بھی کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کو بھی ہم ضرور پورا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خیر، خیر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ سے پہلے بھی request کی ہے اور میں دوبارہ ذرا مودبانہ request کروں گا کہ اس مسئلے کو serious لیں، ان تحاریک التوائے کار کے جواب کا اس معزز ایوان پر قرض رہ جانا ہے۔ اسمبلی کا tenure بہت کم رہ گیا ہے تو at least اس کا کوئی mechanism بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کے جواب آئے نہیں ہیں کہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ چار دن چھٹی کرنے کی بجائے یہ بزنس wind up کروا دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ جمعہ کو ان کا جواب لیں گے جو جو تحاریک التوائے کار پڑھی گئی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس پر کوئی مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اور میں بیٹھ جائیں گے، وہاں بیٹھ کر مسئلے کو حل کریں گے۔ (قہقہے)

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں، آپ کی تحریک التوائے کار ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ ایسے ناں کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 52/2018 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں! وہ خود اس میں interested نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 75/2018 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں کیونکہ وہ بیمار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس تو کوئی ایسی چیز نہیں آئی لیکن اگر وہ بیمار ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 78/2018 جناب شوکت حیات بوسن کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 79/2018 عبدالرؤف مغل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں! جی یہ بھی گیا۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 82/2018 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ یہ پہلے پڑھی نہیں گئی؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے۔

ادویات کی قیمتوں میں بے جا اضافہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 31۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق ادویات کی قیمتوں میں اضافہ، ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان سے 65 ہزار روپے ادویات کی رجسٹریشن اور قیمتوں کا ریکارڈ غائب ہو گیا۔ ویب سائٹ پر صرف 20 ہزار ادویات کی رجسٹریشن کا ریکارڈ موجود، قیمتوں کا تعین کئے بغیر 4.16 فیصد قیمتیں بڑھادی گئیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ ڈریپ نے سابق قیمتوں کا جائزہ لئے بغیر مزید قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی کنزیومر پرائس انڈکس اکتوبر 2017 کے مطابق صرف ایک ماہ کے دوران ادویات کی قیمتوں میں 15.68 فیصد اضافہ کیا گیا۔ اب موجودہ جو قیمت 4.16 فیصد بڑھائی گئی ہے۔ اس پر خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ اس سال تقریباً ادویات قیمتوں میں 30 فیصد اضافہ ممکن ہے۔ حیران کن اور افسوسناک امر یہ ہے کہ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان (ڈریپ) کے پاس 85 ہزار ادویات رجسٹرڈ ہیں مگر ذرائع کے مطابق ڈریپ کے ریکارڈ میں خُوردبُرد ہونے کے باعث یا تو ریکارڈ ضائع ہو گیا ہے یا گم ہو چکا ہے جس کے باعث ڈریپ نے اپنی ویب سائٹ پر تحریری طور پر لکھا دیا تھا کہ تمام فارماسیوٹیکل ادارے جس قیمت پر مارکیٹ میں ادویات سیل کر رہے ہیں وہ اپنی قیمتوں سے

ڈریپ کو آگاہ کریں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلقہ قرار دادیں ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کتنی دیر بات کرنی ہے، یہ ایوان سب کی باتیں سننے کے لئے ہے۔ اس پر سب کا حق ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے قرارداد کے بارے میں بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی کس بارے میں بات ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے قرارداد پر بات کرنی ہے کہ کیسی قرعہ اندازی ہوتی ہے کہ بعض ممبران تو اتنے خوش قسمت ہیں کہ کوئی week نہیں جاتا ہے کہ ان کی قرارداد نہ آتی ہو۔ وہ چاہے related ہو، پاس ہو چکی ہو، اس پر implement ہو رہا ہو لیکن ان کی دیگر۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ اس بات کو چیلنج کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں لیکن میں جو قرار دادیں دیتی ہیں، میری تو قسمت میں ہے ہی نہیں کہ وہ لکی ڈرا میں نکل آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! کوئی طریق کار ہوتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ طریق کار بتا دیں یہ کس طریقے سے قرعہ اندازی ہے کہ بعض ممبر کی تو ہر week پر قرار دادیں آئی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو further دیکھ لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جناب احمد خان بھچر کی قرارداد ہر week پر آتی ہے ان کے پاس کوئی خصوصی پُڑیا ہے وہ ہمیں بھی بتادیں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: جی، اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے آبی ذخائر تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اسے تھوڑا سا detail میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زراعت کی ترقی کے لئے نئے آبی ذخائر بنانا نہایت ضروری ہیں۔ ابھی پاکستان میں دریاؤں کا 145 full flow ملین ایکڑ فٹ ہے۔ جس میں سے 103 ملین ایکڑ فٹ زراعت اور دیگر ضروریات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔۔۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کو اپنی بات کر لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بعد میں بتا دیں۔ پہلے ان کی تقریر سن لیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم پنجاب میں 56 سمال ڈیم بنا چکے ہیں اور جو باقی بڑے ڈیمز ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ کو اس بارے میں لکھا جائے گا جو 50 فٹ سے اوپر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کی بات کی تائید کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی، بالکل کیوں نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر بات کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس بارے میں صرف اتنا عرض کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مخالفت نہیں ہوئی ہے، انہوں نے آپ کی قرارداد کی مخالفت نہیں کی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ایک دو چیزیں عرض کروں گا۔ ایک تو نام اگر مجھے دے دیں، ایک تو میرا میانوالی ڈسٹرکٹ ہے، میرے اریگیشن منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ماشاءاللہ کام بھی وہاں پر کر رہے ہیں۔ اس میں جو ہمارا hard area ہے، اس میں جو ہمارا Hill area ہے ابھی وہاں پر کافی vacuum ہے اور یہاں پر ڈیمز بن سکتے ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور میں ان کو appreciate کرتا ہوں، یہ اریگیشن منسٹر صاحب ادھر کام کر رہے ہیں لیکن اس میں یہ ہے کہ ہمارے ایرے میں دو قسم کے پانی کے resources ہیں ایک کی depth آٹھ سو فٹ ہے اور وہاں پر ٹربائین سے پانی آتا ہے اور

ایک بارشی پانی وہاں پر کھڑا ہو جاتا ہے، ایک ادھر نمل ڈیم ہے جو کہ انگریز کے زمانے کا ہے۔ وہاں پر ہوا یوں ہے کہ انہوں نے ڈیم کو ٹھیکیداروں کے سپرد کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ کم از کم وہ مچھلی کے ٹھیکیداروں سے اس ڈیم کی جان چھڑوا دیں کیونکہ وہاں پر جب پانی ایک لیول پر آتا ہے تو پانی بند کر دیا جاتا ہے۔ اس بات کا منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ ایریا موسیٰ خیل، موضع بازار اور وہ ایریا اسی نمل ڈیم کے پانی سے چل رہے ہیں۔ آج کے موسم میں گندم کو آگے دو تین پانی لگنے ہیں تو انہوں نے پانی روک دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک certain level سے پانی کو نیچے نہیں لے جاسکتے کیونکہ انہوں نے مچھلی کا ٹھیکہ دیا ہے۔ اگر اس کو مچھلی ٹھیکیداروں سے آزاد کرا دیا جائے اور اس کو آزاد کرا کر purely ایگریکلچر میں لایا جائے تو میرے خیال میں میانوالی کا جو hard area ہے اس کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔ ہمارے چونکہ مقامی منسٹر ہیں ان کو بھی وہاں کے لوگ بڑی دعائیں دیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو بہتر جانتے ہیں بہ نسبت کسی اور کے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، بالکل۔ جس طرح بھچر صاحب نے بات کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری جو پنجاب گورنمنٹ ہے اور خاص طور پر جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں جتنے سمال ڈیمز ہیں، وہ پچاس فٹ سے نیچے جتنا بھی cover ہوتا ہے اس میں ہم نے ابھی تک کوئی تقریباً 56 ڈیمز بنائے ہیں۔ 10 پر کام ہو رہا ہے اور 56 پر مکمل ہو چکا ہے۔ یہ جس طرح hard area کی بات کر رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، چک ڈیم اور خاص طور پر جو ہمارا تلہ گنگ اور میانوالی ہے اس میں آپ کو پتا ہے کہ ڈیمز پر کام ہو رہا ہے اور زیادہ تر اس کی جو spillway ہے وہ بھی آپ کا سارا یہ چکر الا اور یہ جو میانوالی کا ایریا ہے یہ اس میں آ رہا ہے۔ یہ جو نمل کی بات کر رہے ہیں، بالکل، دیکھیں! نمل میں سب سے بڑا issue یہ آیا ہے کہ جس طرح پورے ملک میں بارشیں نہیں ہوئیں، اس کا جو reservoir ہے اس میں بھی بارشوں کی کمی کی وجہ سے یہ پانی کم ہوا ہے۔ ہم اس کے لئے یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس میں آپ کو پتا ہے کہ جتنی depth اور جتنی silt پر گئی ہے اس کے علاج کے لئے ہم ایک feasibility بنا رہے ہیں کہ اس کی raising کی جائے کیونکہ raising کے علاوہ اس

کا کوئی حل نہیں ہے، اس کی excavation نہیں ہو سکتی تو یہ بالکل میرے نوٹس میں ہے اور میں نے خود ذاتی طور پر اس کو visit بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو oppose تو نہیں کر رہے یا کر رہے ہیں کسی طریقے سے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! کس کو؟

جناب سپیکر: جو قرارداد انہوں نے پیش کی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میں تو اس کو oppose کر رہا ہوں۔ میں نے تو بتایا ہے کہ ہم اس پر already کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر اب مجھے question put کرنا پڑے گا۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، بالکل کریں۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں"۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے ممنوعہ انجکشنز کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

MIAN MUHAMMAD RAFIQUE: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، opposed محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ نے already اس کے بیچنے پر پابندی عائد کی ہے لیکن manufacturing پر پابندی نہیں ہے اسی لئے یہ انجکشن available ہے اور اس سے اتنا زیادہ دودھ produce ہوتا ہے کہ کئی دفعہ خون دودھ میں آتا ہے I think its injurious یہ پبلک ہیلتھ کے لئے بالکل صحیح نہیں ہے کہ اس طرح کے انجکشنز ڈیری فارمرز بھی استعمال کرتے ہیں اور بچوں کے لئے specially اس طرح کا دودھ میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس کے بیچنے پر پابندی عائد کی گئی ہے لیکن manufacturing پر ban نہیں ہے۔ ہمیں ایک main چیز کرنی چاہئے کہ banned. manufacturing of this injection should be totally

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ بھی بول لیں، آپ نے oppose کیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں محترمہ حنا پرویز بٹ سے جزوی طور پر اتفاق تو کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی نیک نیتی سے یہ قرار داد پیش کی ہے۔ میرا oppose کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں میں صرف بھینس ہی نہیں ہے، گائے بھی دودھ دیتی ہے، اونٹنی بھی دودھ دیتی ہے، بکری بھی دودھ دیتی ہے اور بھیڑ بھی دودھ دیتی ہے۔ اس میں اگر محترمہ اتنا اضافہ فرمادیں، میں یہ پڑھتا ہوں اور اضافے کے ساتھ پڑھتا ہوں جو کہ میرے خیال میں بہتر قرار داد بن جائے گی۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے دودھ دینے والے جانور خصوصاً بھینسوں، گائیوں کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: پھر یہ تمام کی تمام اس میں شامل ہونی چاہئیں۔ گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹنی۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ سب کر لیں۔ محترمہ دودھ دینے والے جانور سب ڈال لیں۔ آپ اس کو قبول کریں اور میری ترمیم شدہ قرارداد آپ کے ذریعے سے آجائے۔

جناب سپیکر: اس کو ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا جائے۔۔۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں بھی اس میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی محترمہ حنا پرویز بٹ نے یہ کہا ہے کہ manufacturing پر بھی پابندی ہونی چاہئے۔ بیچنے پر تو پہلے ہی پابندی ہے لیکن manufacturing پر پابندی نہیں ہے۔ وہ لفظ اس کے اندر add نہیں ہے، اگر اس کو بھی اس میں add کر لیا جائے تو It will be better.

جناب سپیکر: جی، انجکشن بنانے پر بھی پابندی لگائی جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ کیسے ہو سکتے ہیں، وہ بند نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ گائنی ٹریٹمنٹ میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں جی، جس طرح یہ کہتے ہیں پھر اس طرح ترمیم کریں۔ میں اب یہ put question کرنے لگا ہوں۔

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے تمام دودھ دینے والے جانور خصوصاً، بھینس، گائے، بھیڑ، بکری، اونٹنی کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"
>
> (ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد جناب رمیش سنگھ اروڑا کی طرف سے ہے وہ اسے پڑھیں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے پاسپورٹ کی مدت تاحیات کرنے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت پانچ سال کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت پانچ سال کی جائے۔"

MRS FAIZA AHMED MALIK: Mr Speaker! I oppose.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: آپ اس کے حق میں بات کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے oppose کیا ہے پہلے ان کی بات سنیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس پر detail بات کر لوں۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے oppose کیا ہے، پہلے ان کی بات سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں ان کی بات سنتا ہوں۔ جی، محترمہ! آپ نے oppose کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ بے شک یہ قرارداد بہت اچھی قرارداد ہے لیکن اسی سے related قرارداد میں نے بھی جمع کرائی ہوئی ہے اور اس میں تمام ممبران ٹریژری اور اپوزیشن کے signatures بھی موجود ہیں تو میری request ہے کہ اس میں جس ایکٹ کا ہم نے حوالہ دیا ہے اس ایکٹ پر اگر غور کر لیا جائے تو اس میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اس میں جس طرح ایم این ایز کا پاسپورٹ تاحیات

ہے اسی طرح ایم پی ایز کا پاسپورٹ بھی تاحیات کر دیا جائے۔ اگر اروڑا بھائی کی قرار داد میں ہماری قرار داد کو amend کر لیں تو یہ ایک اچھی قرار داد بن جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! جی، اگر وہ amend کر لیتے ہیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس کو پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی پڑھ لیں اور میں بھی اس کو پڑھ لوں گا۔ آپ نے "تاحیات" کی ترمیم دے دی ہے ناں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم نے جو قرارداد submit کرائی ہوئی ہے اس میں "تاحیات" کا لکھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت تاحیات کی جائے۔"
>
> (ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)
>
> (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ فاطمہ فریحہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کرنے کا مطالبہ

محترمہ فاطمہ فریحہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں موجود فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں موجود فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو1122 میں ضم کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ فاطمہ فریحہ: جناب سپیکر! یہ دونوں ادارے فائر بریگیڈ اور ریسکیو1122 اپنی اپنی جگہ پر کام تو کر رہے ہیں۔ اگر دونوں اداروں میں رابطہ ہو جائے گا اور دونوں ایک ٹائم میں ایک جگہ پر کام کریں گے تو لوگوں کے لئے زیادہ اچھی سہولت فراہم ہو سکے گی اور اچھی امداد دی جا سکے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں legally بتانا چاہ رہا ہوں کہ already نوٹیفکیشن کیا تھا لیکن اس نوٹیفکیشن کو ہائی کورٹ میں challenge کر دیا گیا جو معزز جسٹس جواد الحسن صاحب کے زیر سماعت ہے لہٰذا اس stage پر ہمارا جو administrative level ہے ہم اس حوالے سے ترمیم کر سکتے ہیں اور نہ ہی آرڈر جاری کر سکتے ہیں چونکہ اس وقت یہ معاملہ subjudice ہے۔

جناب سپیکر: پھر اس کا کیا کیا جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ محترمہ فی الحال یہ قرارداد واپس لے لیں چونکہ یہ معاملہ عدالت میں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پھر آپ اس قرارداد کو واپس لے لیں بعد میں اس میں ترمیم کر لینا۔

محترمہ فاطمہ فریحہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی یہ قرارداد withdraw کرتی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اس قرارداد پر بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ میں نے اسے oppose کیا تھا۔

جناب سپیکر:عباسی صاحب!محترمہ نے اپنی قرار داد withdraw کر لی ہے۔ غور سے سنئے گا پانچویں قرارداد میاں محمود الرشید کی ہے۔جی،میاں صاحب!

ادویات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!شکریہ۔میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔"

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں اس قرارداد کوopposeکرتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،میاں صاحب!قرارداد opposeکی گئی ہے لہٰذا آپ اپنی بات فرمائیں کہ اضافہ کیوں واپس لیا جائے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ادویات عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو گئی ہیں۔ایک غریب آدمی جو مشکل سے دو وقت کی روٹی اپنے بچوں کو دیتا ہے،بجلی کا بل ہے، گیس کا بل ہے،بچوں کی فیسوں کی ادائیگی ہے لیکن بڑی تیزی سے بعض ادویات کی قیمتوں میں تو30 سے 40 فیصد اضافہ ہوا ہے اور ادویات اصل بھی نہیں ملتیں بلکہ جعلی ادویات ملتی ہیں۔ان ادویات کی قیمتوں میں اتنا زیادہ اضافہ کسی طور پر بھیjustify نہیں ہے۔ آپ دو فیصد چار فیصد پانچ فیصد کی حد تک تو اضافہ کر سکتے ہیں لیکن بعض ادویات کی قیمتوں میں تو40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔اگر یہ کہیں گے تو میں ان ساری ادویات کی تفصیل اور ان میں کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے وہ بھی یہاں دے دوں گا۔ میاں رفیق جنہوں نے اسےopposeکیا ہے ان سے بھی گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر:اس قرارداد کو تھوڑے دنوں کے لئےpending کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اسے pending کر دیں۔ اگر آپ کہیں گے تو میں ان کی ساری تفصیلات آپ کو دے دوں گا۔ یہ قرارداد مفاد عامہ کی ہے اس لئے اسے oppose نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں ابھی اس قرارداد کو dispose of نہیں کر رہا بلکہ میاں رفیق صاحب کی بات سن کر اسے اگلے منگل کے لئے adjourn کرتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی اس قرارداد میں مزید بہتری لانے کے لئے اسے oppose کیا ہے۔ ان کی قرارداد بہت ٹھیک ہے اور میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور اس میں اضافے کی درخواست کرتا ہوں کہ اگر محرک اپنی قرارداد میں میری ترمیم قبول کر لیں تو قرارداد مزید بہتر ہو جائے گی۔ میں اس قرارداد کو اپنی ترمیم کے ساتھ پڑھ دیتا ہوں۔

"یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔"

اس میں میری ترمیم یہ ہے کہ:

"نیز آئے روز ہونے والے اضافے کے رجحان کو کنٹرول میں رکھا جائے۔"

چونکہ پابندی نہیں ہے اس لئے ادویات کی قیمتوں میں روز روز اضافہ ہوتا رہتا ہے لہٰذا انہیں پابند بھی کیا جائے کہ روز روز اضافہ سب امیر و غریب کے لئے وبال جان ہے۔

جناب سپیکر: میاں رفیق صاحب! آپ اپنی ترمیم اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں اور یہ قرارداد اگلے منگل کے لئے pending کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی، فرمائیں!

انسپکٹر عابد باکسر کو خصوصی طور پر کسی سیل کی زیر نگرانی رکھنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے الیکٹرانک میڈیا پر یہ خبر چل رہی تھی کہ انسپکٹر عابد باکسر کو انٹرپول کے ذریعے پنجاب میں لایا گیا ہے۔اس بات کا خدشہ ہے کہ encounter اور ماورائے عدالت قتل کا بادشاہ کہیں encounter کا شکار نہ ہو جائے، کہیں اسے پولیس مقابلے میں مار نہ دیا جائے لہٰذا اس ایوان کے توسط سے میری گزارش ہے کہ اسے خصوصی طور پر کسی سیل کے زیر نگرانی رکھا جائے چونکہ اس نے مختلف شخصیات کے بارے میں جو الزامات لگائے ہیں اور وہ درجنوں خاندان جو بے چارے انصاف کی طلب اور اپنی دادرسی کے لئے سالہا سال سے دھکے کھا رہے ہیں انہیں انصاف مل سکے۔اس کے لئے جوڈیشل کمیشن بنایا جائے جو ان الزامات کی پوری تحقیقات کرے، انہیں صفائی کا موقع ملے اور اس کے بعد جن ملزمان و مجرمان کے نام ثابت ہو جائیں ان کے خلاف ایف آئی آرز درج کر کے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں تاکہ ناحق اور بے گناہ قتل کئے جانے والے لوگوں کے ورثاء اور لواحقین کو انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میاں محمود الرشید نے جو اپنی concern show کی ہے اس بارے میں جتنے بھی کیسز ہیں ہم لازمی طور پر انہیں check کرواتے ہیں۔ باقی انہوں نے کچھ اور باتیں کی ہیں میری humble submission ہو گی کہ لاء منسٹر صاحب آجائیں تو ان کے سامنے یہ بات ہو جائے تاکہ زیادہ اچھا جواب آسکے لیکن ان کے کیسز کے حوالے سے ہم سارا کچھ check کروا رہے ہیں اور ہر حوالے سے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں گے۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر:اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے کرتے ہیں۔پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 284/18 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ!

سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چیرنگ کراس لاہور پر سینکڑوں کی تعداد میں سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز جنہوں نے دس سال سے زائد عرصہ ملازمت ہونے کے باوجود مستقل نہ کرنے پر دھرنا دیا اور مطالبہ کیا کہ محکمہ صحت میں سکیل نمبر 1 سے 19 میں کام کرنے والے ملازمین جو ان کے بعد بھرتی ہوئے ہیں ان کو مستقل کر دیا گیا ہے مگر انہیں مستقل نہیں کیا گیا لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے میں اس بارے میں تھوڑی سی تفصیل میں جاؤں گی ابھی یہاں پر جس طرح سے ہمارے منسٹر صاحب نے respond کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ حقائق ایسے نہیں ہیں ان ملازمین کو بتدریج 08-2007 اور 2009 میں بھرتی کیا گیا۔ ان میں نہ صرف ایم فل لوگوں کو بھرتی کیا گیا بلکہ ان میں کئی PHD بھی شامل ہیں۔ وہ دس سال تک ایک سکیل میں کام کرتے رہے ہیں حکومت کو انہیں proper time میں regular کرنا چاہئے تھا لیکن آپ نے انہیں دس سال تک ایڈہاک پر لٹکائے رکھا ہے اور انہوں نے دس سال بعد احتجاج کر کے ریگولر کرنے کے لئے مطالبہ کیا ہے۔ اب اگر انہیں یہ کہا جائے کہ ان کو ایک سکیل پیچھے کر دیا جائے گا تو یہ بہت زیادتی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس سے بڑی زیادتی کسی بھی سرکاری محکمے میں کبھی نہیں ہوئی ہو گی۔ یہ سرکاری ملازمین جو دن رات serve کر رہے ہیں، پولیو ویکسینیشن اور ڈینگی پر بھی انہوں نے serve کیا ہے اس پر تو انہیں انعام اور پروموشن ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! زیرو آر نوٹس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ تقریباً 1400 ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز ہیں۔ اُس وقت اسلامیات، فارسی یا انگلش میں ماسٹر ڈگری

ہولڈرز کو بھی بھرتی کر لیا گیا تھا۔اب ان کے لئے ایک ٹیکسٹ بک بنائی گئی ہے اور ان کو کہا گیا ہے کہ آپ اس کتاب سے تیاری کر کے امتحان دے دیں۔ان کا دس سال کا تجربہ ہے اور یہ صرف ایک سو صفحے کی کتاب ہے۔انہیں کہا گیا ہے کہ یہ اس کتاب سے تیاری کر کے امتحان دے دیں۔یہ چھ چھ دفعہ امتحان دینے کے باوجود پاس نہیں ہو سکے لیکن اس کے باوجود ان کو نوکری سے نہیں نکالا گیا۔ان کو بار بار موقع دیا جا رہا ہے کہ آپ امتحان clear کریں تا کہ ہم آپ کو ریگولر کر سکیں۔اگر وہ چھ مرتبہ امتحان دینے کے باوجود اس کو clear نہیں کر سکتے تو پھر انہیں گریڈ۔17 میں regular کرنا مناسب نہیں۔ہم نے اپنی regularize policy کر لی ہے اور جو لوگ NTS کا ٹیسٹ پاس کر چکے ہیں ان کو ہم ریگولر کر رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو امتحان پاس نہیں کر سکے انہیں پہلے اپنے experience کی بنیاد پر امتحان دے کر show کرنا چاہئے کہ انہیں کچھ آتا بھی ہے یا نہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں چاہتی ہوں کہ ان کو sympathetically consider کریں۔ان کے اُوپر allegation لگایا جا رہا ہے کہ وہ چھ چھ دفعہ امتحان دے کر بھی پاس نہیں ہو سکے۔میں پارلیمانی سیکرٹری کی اطلاع کے لئے عرض کرتی ہوں کہ 2017 میں IRMCH and Higher Education Department میں گریڈ 1 سے 18 تک کے ملازمین کو بغیر کسی test کے regular کیا گیا ہے۔اگر 2017 میں یہ کام ہو سکتا ہے تو اب 2018 میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا اور صرف ان ملازمین کو کیوں victimize کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ!correction جب بھی ہو جائے تو وہ بہتر ہوتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!ایک سال پہلے یعنی 2017 میں دو محکمہ جات کے ملازمین کو بغیر کسی test کے ریگولر کیا جا سکتا ہے تو پھر ان کو کیوں نہیں کیا جا سکتا،یہ تو پچھلے دس سال سے ملازم ہیں تو ان کو بغیر کسی test کے کیوں ریگولر نہیں کیا جا سکتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اگر محکمہ policy formulate کر رہا ہوتا تو they should have been thrown out. چھ مواقع ملنے کے بعد بھی وہ ایک امتحان clear نہیں کر سکے تو پھر ان کا دس سال کا تجربہ کس چیز پہ

culminate ہو رہا ہے؟ اسی ایوان میں معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے یہ اعتراض اُٹھایا گیا تھا کہ آپ نے اسلامیات اور فارسی میں ماسٹر ڈگری کرنے والوں کو بھرتی کر لیا حالانکہ ان اسامیوں پر related subject میں ماسٹر ڈگری رکھنے والوں کو بھرتی کیا جانا چاہئے تھا۔اب ہم ان کو streamline کر رہے ہیں اور درستی کر رہے ہیں۔[**********]

جناب سپیکر: آپ ایسا نہ کہیں۔ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنائیں۔اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 23۔فروری 2018 صبح 00-9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،23۔فروری2018

(یوم الجمع،6۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 16

961

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اوراوقاف ومذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹس کی نقول 8 اور 9۔فروری 2018 کو مہیا کر دی گئی ہیں)

(سی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرت پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018منظور کیاجائے۔

963

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،23۔فروری2018

(یوم الجمع،6۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح9بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ يَهۡدِى لِلَّتِى هِىَ أَقۡوَمُ وَيُبَشِّرُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱلَّذِينَ يَعۡمَلُونَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمۡ أَجۡرًا كَبِيرًا ۝٩ وَأَنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡأٓخِرَةِ أَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا أَلِيمًا ۝١٠ وَيَدۡعُ ٱلۡإِنسَٰنُ بِٱلشَّرِّ دُعَآءَهُۥ بِٱلۡخَيۡرِ ۖ وَكَانَ ٱلۡإِنسَٰنُ عَجُولًا ۝١١

سورۃ بنیٓ اسرآئیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے(9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا مصطفیٰ خیر الوریٰ تیرے جیہا کوئی نہیں
کہنوں کہواں تیرے جیہا تیرے جیہا کوئی نہیں
گود وچ لے کے سرکار نوں سوہنے مٹھن من ٹھار نوں
آکھے حلیمہ سعدیہ تیرے جیہا کوئی نہیں
تیرے جیہا سوہنا نبی لبھاں تے تاں جے ہووے کوئی
مینوں تے ہے ایناں پتا تیرے جیہا کوئی نہیں
اقصیٰ دے وچ آقا میرے پڑھ کے نماز پچھے تیرے
نبیاں نیں وی ایہو کہیا تیرے جیہا کوئی نہیں

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اوقاف ومذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اوقاف ومذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں۔پہلا سوال محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خیریت تو ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!خیریت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!کل رات ٹیلیویژن پر ایک بہت ہی افسوسناک خبر دیکھی کہ ایک شخص جو14۔ارب روپے کے فراڈ کی وجہ سے اس وقت جیل میں موجود ہے اس کو گریڈ20میں پروموشن دے دی گئی ہے۔غریب لوگوں کی آشیانہ سکیم کا اتنا پیسا کھانے والا شخص جو جیل میں موجود ہے اور نیب کے کیسز میں involved ہے اس کو پروموشن دے دی گئی ہے۔آپ کو پتا ہے کہ احد چیمہ صاحب کو گرفتار کیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ صوبائی نہیں بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کی بات ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!ایسے کوئی پروموشن دے سکتا ہے اور نہ ہی ہوتی ہے بلکہ اس کے لئے proper ایک کمیٹی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ وقفہ سوالات ہے۔محترمہ نبیرہ عندلیب کا سوال ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!یہ provincial matter ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر نوشین حامد! آپ تشریف رکھیں۔This is no Point of Order.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ ہماری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس وقت وقفہ سوالات ہے۔ وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کی بات سُنوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ رانا ارشد صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ دونوں اطراف کے معزز ممبران تشریف رکھیں۔Order please. Order please.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس شخص نے اربوں روپے کی کرپشن کی ہے اور حکومت اسے ترقی دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جب کوئی الزام ثابت ہو گا تو پھر ہی کچھ ہو گا۔ آپ ایسے بات نہ کریں۔ آج پہلا سوال نمبر 9003 محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئیں تو اس سوال کو up take کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8652 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ان کی request آئی ہے تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

مقدس مزارات کی تعداد اور ان کی آمدن واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9003: **محترمہ نبیرہ عندلیب:** کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقدس مزارات پر کام کرنے والا عملہ زائرین سے چندہ طلب کرتا ہے خصوصی طور پر حضرت شاہ رکن عالم اور حضرت بہاؤالدین زکریا کے مزارات پر یہ عمل بہت زیادہ ہو رہا ہے اگر یہ درست ہے تو محکمہ اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب محکمہ اوقاف کی تحویل یا انتظام و انصرام میں اس وقت کتنے مقدس مزارات ہیں ان کی تفصیل مع پتاجات مہیا کئے جائیں نیز ان مزارات پر عملہ کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

(ج) حکومت کو ان سے سال 2016 میں کتنی آمدن اوراخراجات ہوئے،اخراجات کی تفصیل مدوار مہیا کی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مقدس مزارات پر تعینات عملہ زائرین سے چندہ طلب کرتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے زیر تحویل مزارات پر نصب شدہ ہر کیش بکس پر "نذرانہ اپنے ہاتھ سے کیش بکس میں ڈالیں "واضح تحریر کرایا گیا تاکہ زائرین چندہ عملہ اوقاف کے ہاتھ میں دینے کی بجائے خود ہی کیش بکس میں ڈالیں۔

(ب) محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کے زیر انتظام و انصرام 469 مزارات ہیں جن کی زون وار تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔ محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات پر عملہ کی تعیناتی قواعد وضوابط کے تحت محکمہ کی طرف سے ہی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) مالی سال17۔2016 میں محکمہ اوقاف و مذہبی امور کو ان مزارات سے مبلغ 1,06,33,00,500/۔روپے آمدن ہوئی جبکہ مبلغ 26,28,61,820/۔روپے اخراجات ہوئے۔اخراجات کی مدوار تفصیل بر فلیگ (ب) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت قائم کردہ ہاؤسنگ کالونی سے متعلقہ تفصیلات

*8812: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام ورکرز کالونی کتنے رقبہ پر بن رہی ہے؟

(ب) اس کالونی میں کتنے بلاک اور کس کس کیٹیگری کے کتنے کتنے مکان بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس منصوبہ کی ٹوٹل لاگت بیان فرمائیں؟

(د) یہ منصوبہ کب شروع اور کب مکمل ہو گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) لیبر کالونی کے لئے کل رقبہ 273 کنال 3 مرلہ مختص ہے۔

(ب) اس کالونی میں 576 فلیٹس اور 36 بلاک بنائے جائیں گے۔ ہر بلاک میں 16 مکان بنائے جائیں گے اور ہر فلیٹ 810 مربع فٹ کیٹیگری کا ہو گا۔

(ج) اس منصوبے کا تخمینہ 2459.809 ملین روپے ہے۔

(د) یہ منصوبہ PC-I کی منظوری کے بعد فوری شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال میں لیبر کالونی کی سڑکوں اور سیوریج وغیرہ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 8661: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں لیبر کالونی کس سال تعمیر کی گئی تھی، سال 12-2011 سے سال 16-2015 تک اس لیبر کالونی میں سڑکوں کی مرمت نکاسی آب اور فراہمی آب پر کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا محکمہ اس لیبر کالونی کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا محکمہ رجسٹرڈ ورکرز کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید لیبر کالونی ساہیوال میں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع ساہیوال میں لیبر کالونی کی تعمیر محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ نے جون 1994 میں 59,74,000/- روپے کی لاگت سے تعمیر کی۔ سکیم ہذا 1998 میں ٹی ایم اے ساہیوال کے حوالے کی گئی جو کہ اس کی مینٹیننس کا ذمہ دار ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر کے پاس مینٹیننس کی مد میں کوئی رقم نہ ہے۔

(ب) لیبر کالونیوں کی مالکانہ حقوق کی بنیاد پر الاٹمنٹ کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ، آرڈیننس 1971 کے قانون میں ترمیم کے لئے وفاقی حکومت (ورکرز ویلفیئر فنڈ، اسلام آباد) کو درخواست بھیجی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف ریونیو نے بیس ایکڑ اراضی ضلع ساہیوال میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کا بلا معاوضہ برائے تعمیر لیبر کالونی الاٹ کی ہے جونہی اراضی کا قبضہ حاصل ہو گا مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع ساہیوال میں اینٹوں کے بھٹہ جات اور مزدوروں سے متعلقہ تفصیلات

*8665: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں اینٹوں کے کتنے بھٹہ جات کہاں کہاں واقع ہیں ان پر کتنے مزدور کام کر رہے ہیں نیز ان مزدوروں کو مالکان بھٹہ کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

(ب) سال 16-2015 کے دوران ضلع ساہیوال میں موجود بھٹوں سے حکومت کو ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی بھٹہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع ساہیوال میں170 بھٹہ جات ہیں ان بھٹہ جات پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد 1344 ہے بھٹہ وار مزدوروں کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھٹہ مالکان کی طرف سے بھٹہ مزدوروں کو بلا معاوضہ گھر کی فراہمی، بجلی کی مفت سہولت اور جلانے کے لئے لکڑی بھی بغیر معاوضہ فراہم کی جاتی ہے جبکہ متعدد بھٹہ جات پر قائم مزدوروں کے بچوں کے لئے غیر رسمی سکولوں کے لئے عمارت اور بجلی کی سہولت بھی مفت دی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ محنت بھٹہ جات سے ٹیکس کی مد میں کوئی رقم وصول نہ کرتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کی زمین پر ناجائز قابضین و دیگر تفصیلات

*9109: **میاں طارق محمود:** کیاوزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کی کتنی پراپرٹی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کیا محکمہ اوقاف کی زمین پر ناجائز قابضین ہیں تو حکومت ان سے زمین خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیاوجوہات ہیں؟

(ج) ضلع گجرات میں جن لوگوں کے پاس محکمہ اوقاف کی زمین پر ناجائز قبضہ ہے ان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام 2454 کنال 15 مرلے اراضی اور 86عدد کرایہ داری یونٹس ہیں جن کی تفصیل برنشان (الف وب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ کی15 کنال2مرلے وقف اراضی پر قبضہ ہے جس کے قابضین اور واگذاری کے حوالہ سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل برنشان (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز(ب)میں تفصیل فراہم کر دی گئی ہے۔

ساہیوال میں ورکرز ویلفیئر کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*8666: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں ورکرز ویلفیئر کے کون کون سے ادارے کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں کتنی اور کون سی صنعتیں / بھٹہ خشت وکارخانے رجسٹرڈ ہیں اور ان میں کتنے مزدور کام کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ادارے کارکنان کو کون سی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف)

i. ضلع ساہیوال میں محکمہ محنت کا ضلعی دفتر کام کر رہا ہے۔

ii. مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت ورکرز کے بچوں کو مفت تعلیم کی فراہمی کے لئے ورکرز ویلفیئر سکول شادمان ٹاؤن میں قائم کیا گیا ہے۔

iii. مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کا ایک ڈائریکٹوریٹ 21بی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ ساہیوال میں کام کر رہا ہے اس کے علاوہ ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 10 بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال اور 03 ایمرجنسی سنٹر بھی کام کر رہے ہیں ان کے نام و پتہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. سوشل سکیورٹی ہسپتال، سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، ساہیوال۔
2. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، اسٹیشن ہڑپہ۔
3. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، جی ٹی روڈ چیچہ وطنی۔
4. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، جی ٹی روڈ، قادرآباد، ساہیوال۔

(ب) ضلع ساہیوال میں رجسٹرڈ ادارے / صنعتیں / بھٹہ خشت کی تعداد تقریباً 601 ہے جن میں بھٹہ خشت کی تعداد 170 ہے۔ مذکورہ ضلع کی صنعتوں میں تقریباً 7 ہزار 656 ورکرز کام کر

رہے ہیں ان مزدوروں کی فیکٹری وار تعداد کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ محنت صنعتی و تجارتی اداروں کے کارکنان کے حالاتِ کار بہتر بنانے اور دیگر سہولیات کی خاطر مروجہ لیبر قوانین کے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔

مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ ورکرز کورہائش اور ان کے بچوں کو مفت تعلیم کی سہولیات فراہم کر رہا ہے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت ضلع ہذا میں تحفظ یافتہ کارکنان کو مختلف سہولیات فراہم کی جاتی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور میں محکمہ اوقاف کی زمین
کو انڈس شوگر ملز کو لیز پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

* 9341: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انڈس شوگر ملز راجن پور کے پاس محکمہ اوقاف کی ملکیتی کتنی زمین کس کس موضع / گاؤں میں ہے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی یہ زمین کب اس ملز کو دی گئی تھی کتنے ٹھیکہ /لیز / پٹہ پر دی گئی تھی اس کا فی ایکڑ کتنا پٹہ / ٹھیکہ /لیز ہے؟

(ج) اس ملز سے کتنی رقم محکمہ اوقاف نے وصول کر لی ہے یہ رقم کس کس سال کی ہے؟

(د) اس ملز کے پاس محکمہ اوقاف کی کتنی زمین قانونی اور کتنی غیر قانونی قبضہ میں ہے؟

(ہ) غیر قانونی زیر قبضہ زمین کہاں کہاں واقع ہے اور اس کو اس ملز سے واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) انڈس شوگر ملز راجن پور کے پاس محکمہ اوقاف کی کوئی ملکیتی زمین لیز / قبضہ میں نہ ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کی زمین انڈس شوگر ملز راجن پور کو کبھی بھی لیز پر نہ دی گئی ہے۔

(ج) انڈس شوگر ملز راجن پور کو کوئی رقبہ لیز پر نہ دیا گیا جس کی بناء پر انڈس شوگر ملز سے کوئی وصولی نہ کی گئی ہے۔

(د) انڈس شوگر ملز نے محکمہ اوقاف کی اراضی مستاجری پر لی ہوئی ہے اور نہ ہی غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ہ) انڈس شوگر ملز کے زیر قبضہ محکمہ کی کوئی اراضی نہ ہے جو واگذار کرائی جائے۔

جبری مشقت کے خاتمہ کے لئے مختص سوا پانچ ارب روپے سے متعلقہ تفصیلات

*9185:**ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے جبری مشقت کے خاتمہ کے لئے سوا پانچ ارب روپے مختص کئے تھے؟

(ب) اس پروگرام کے تحت اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) اس فنڈ میں سے کتنا کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) جی ہاں! یہ بات بالکل درست ہے کہ 5.15۔ارب روپے کی مجموعی لاگت سے ایک مربوط پانچ سالہ منصوبہ جس کا نام

Elimination of Child & Bonded Labour Integrated Project for Promotion of Decent Work for Vulnerable Worker's in Punjab Province)

چائلڈ لیبر اور جبری مشقت کے خاتمہ کا پراجیکٹ (شروع) کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ پروگرام کے تحت اب تک درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

i. پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں جبری مشقت کے بارے میں اعداد و شمار، حکومت پنجاب کے ادارے اربن یونٹ کے ذریعے اکٹھے کئے ہیں۔ جس میں بھٹہ مزدوروں کے 88797 بچوں کی نشاندہی کی گئی اور نزدیکی سکولوں میں داخل کروائے گئے ہیں۔

ii. ایسے تمام بچوں کو سکولوں میں بوقت داخلہ ایک دفعہ مالی معاونت مبلغ۔/2000روپے اور مبلغ۔/1000 روپے ماہانہ فی بچہ کے حساب سے خاندان کے سربراہان کو بذریعہ خدمت کارڈ دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

iii. علاوہ ازیں مختلف دیگر سیکٹرز میں کام کرنے والے 44000 بچوں کو رسمی و غیر رسمی سکولوں میں داخل کروایا جاچکا ہے۔

iv. پنجاب حکومت نے فوری قانون سازی کرتے ہوئے قانون پنجاب اسمبلی سے سال 2016 کے دوران منظور کروایا ہے جو کہ بنام The Punjab Prohibition on Employment of Children at Brick Kilns Act, 2016 ہے اور مذکورہ قانون کے تحت متعلقہ انسپکٹران جن میں محکمہ لیبر کے علاوہ ضلعی حکومتوں اور پولیس کے افسران بھی شامل ہیں نے مورخہ 14.09.2017 تک 10417 معائنہ جات کئے 894 مالکان کے خلاف FIRs کا اندراج متعلقہ پولیس سٹیشن میں کروایا جاچکا ہے۔انجام کار 822 گرفتاریاں تاحال عمل میں لائی گئیں جبکہ 230 بھٹہ جات سیل کئے جاچکے ہیں۔

v. جبری مشقت کی نشاندہی کے لئے مفت ہیلپ لائن 0800-88889 لیگل ایڈ سروس یونٹ (LASU) کام کر رہا ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام الناس اپنے اردگرد ہونے والی جبری مشقت کی شکایات مندرجہ بالا نمبر پر کرسکتے ہیں جس کے بعد متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

vi. اس پراجیکٹ کے تحت مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS) کا آغاز کیا گیا ہے جس کا مقصد جبری مشقت میں موجود مرد وخواتین کے بچوں جن کا سکولوں میں داخلہ کرایا گیا ہے کی نگرانی اور انکی کارگردگی کا جائزہ لینا بھی شامل ہے۔

vii. اسی طرح انفارمیشن ریفرل سسٹم (IRS) کا آغاز بھی کیا گیا ہے جس کا بنیادی مقصد جبری مشقت میں موجود بچوں اور ان کے خاندان والوں کو گورنمنٹ کے دوسرے محکموں کے ذریعے معاشرتی تحفظ اور مالی امداد فراہم کرنا ہے۔

viii. مزید برآں جن بچوں کے والدین کے شناختی کارڈ نہیں بنے ہوئے ان کے شناختی کارڈ بھی پراجیکٹ ہذا کے تحت بنائے جارہے ہیں۔ اب تک 47117 افراد کے شناختی کارڈ کا اجراء کروایا جاچکا ہے تاکہ بچوں کی تعلیم کی نگرانی میں سہولت ہو۔

(ج) اس فنڈ میں سے جولائی 2014 سے اب تک 343.47 ملین روپے کے اخراجات ہوئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. آپریشنل اخراجات 61.7 ملین (چھ کروڑ سترہ لاکھ) روپے
ii. پراجیکٹ کے لئے دوسری ایجنسیوں سے لی گئی خدمات کے اخراجات 216.27 ملین روپے ہے (بچوں کے تعلیمی اخراجات اور Child Labour Survey) وغیرہ۔
iii. ایڈمنسٹریشن کاسٹ 65.423 ملین روپے (تنخواہیں، ملازمین و دفتری امور)

ننکانہ صاحب: شاہکوٹ شہر میں محکمہ اوقاف کے رقبہ اور ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

*9454: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کے شاہکوٹ شہر میں محکمہ اوقاف کا کل کتنا رقبہ ہے کتنا رقبہ زرعی ہے کھیوٹ نمبر اور مربع نمبر کے حساب سے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ رقبہ کس کس کو ٹھیکہ یا پٹہ پر دیا ہوا ہے ٹھیکیدار کا نام ولدیت اور رقبہ کی تفصیل ایکڑ کے حساب سے بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ شہر میں محکمہ ہذا کے رقبہ پر بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے اگر ہاں تو ان افراد کے نام، پتا اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل اور کب سے یہ لوگ ناجائز قابض ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) مذکورہ رقبہ سے سالانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے سال 2013 تا 2017 سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کے شاہکوٹ شہر میں محکمہ اوقاف کا کوئی زرعی رقبہ نہ ہے جس کا کھیوٹ نمبر اور مربع نمبر دیا جائے۔ تاہم شاہکوٹ سٹی میں محکمہ کے زیر انتظام وقف رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. مقبوضہ اہل اسلام ہے جو کہ قبرستان کے لئے وقف شدہ ہے جس کا رقبہ تعدادی226 کنال9 مرلے کھیوٹ نمبر230 خسرہ نمبران179,161,158,46 میں واقع ہے۔
2. دربار حضرت نولکھ ہزاریؒ شاہ کوٹ رقبہ تعدادی3 کنال ہے جو کھیوٹ نمبر235 خسرہ نمبر169 میں واقع ہے۔
3. کرامت پنجہ شیر بکری رقبہ تعدادی10 مرلے ہے جو کھیوٹ نمبر232 خسرہ نمبر163 میں واقع ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب شہر شاہکوٹ میں کوئی زرعی رقبہ نہ ہے۔

(ج) شہر شاہکوٹ میں زرعی رقبہ پر کسی بااثر افراد کا قبضہ نہ ہے کیونکہ شہر شاہکوٹ میں محکمہ اوقاف کا زرعی رقبہ ہی نہ ہے۔

(د) شہر شاہ کوٹ میں محکمہ اوقاف کا کوئی زرعی رقبہ نہ ہے جس کی آمدن سال وار فراہم کی جائے۔

(ہ) شہر شاہکوٹ میں کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے جو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جائے۔

پرائیویٹ اداروں کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*9299: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن گورنمنٹ ملازمین سے بہت کم ہے وضاحت کی جائے؟

(ب) کیا حکومت پرائیویٹ اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن گورنمنٹ ملازمین کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وضاحت فرمائی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پرائیویٹ اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کا انتظام ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹس انسٹیٹیوشن(EOBI) کے ذمہ ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے اس لئےEOBI سے متعلقہ امور صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں نہ آتے ہیں لہٰذا غیر متعلقہ ہے۔

(ب) جواب جز(الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: تحصیل شاہکوٹ میں محکمہ اوقاف کے ملازمین کی تعداد اور مزارات کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*9455: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیاوزیر اوقاف ومذہبی امورازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب تحصیل شاہکوٹ میں محکمہ اوقاف کے کل کتنے ملازمین کب سے تعینات ہیں ان کے نام اور عہدہ بیان کریں؟

(ب) مذکورہ تحصیل میں محکمہ کے کتنے مزارات کہاں کہاں واقع ہیں ان کی سالانہ آمدنی کتنی ہے 2013تا2016سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں کتنے ملازمین کے خلاف ناجائز قبضہ کروانے اور فنڈز میں خُورد بُرد کی بناءپر محکمانہ انکوائری کی گئی ہیں اوران ملازمین کو کیا کیا سزائیں دی گئیں ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) ملازمین کی تفصیل اور عہدہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل شاہکوٹ میں اوقاف آرگنائزیشن کے چار مزارات ہیں۔ ان کی سالانہ آمدن (سال2013تا2016) کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ تحصیل میں بمطابق ریکارڈ کسی بھی ملازم نے ناجائز قبضہ اور فنڈز خورد برد نہ کئے ہیں اور نہ ہی محکمہ کی جانب سے کوئی انکوائری ملازمین کے خلاف کی گئی ہے۔

(د) محکمہ اوقاف کی مجاز اتھارٹی کا اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ملازم کو جب چاہے تبدیل کر سکتی ہے۔

سیالکوٹ میں محکمہ محنت کے دفاتر اور کارکنوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9569: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر کس کس جگہ ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ محنت کے سکول، ہسپتال اور دیگر کون کون سے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ج) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) اس ضلع کی کس کس فیکٹری/کارخانے سے محکمہ کارکنوں کو سہولیات کی فراہمی کے لئے کتنے اور کس کس قسم کے فنڈز وصول کر رہا ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ مزید کتنے سکول اور ہسپتال یا ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(و) اس ضلع کو سال17-2016اور18-2017میں کتنی رقم محکمہ محنت کو فراہم کی گئی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ محنت کا ایک دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر، ہیڈ مرالہ روڈ چوک ملکے کلاں میں ہے اور محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک ڈائریکٹوریٹ سیالکوٹ فیکٹری ایریا میں کام کر رہا ہے۔

(ب)

(i) اس ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت قائم کردہ سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، پکی کوٹلی دوبرجی چوک ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
2. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، پکی کوٹلی دوبرجی چوک ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
3. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، چونڈہ، نزد ریلوے سٹیشن چونڈہ
4. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، چونڈہ، نزد ریلوے سٹیشن چونڈہ

(ii) اس ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کا ایک ہسپتال اور گیارہ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں ان کے نام و پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری پکا گڑھا، اسلام نگر روڈ پکا گڑھا سیالکوٹ۔
2. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کریم پورہ، مرے کالج روڈ سیالکوٹ۔
3. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، فیکٹری ایریا سیالکوٹ۔
4. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ڈسکہ ماڈل ٹاؤن، نزد لاری اڈہ ڈسکہ۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ڈسکہ روڈ، سلور سٹار انڈسٹری سیالکوٹ۔
6. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری اگوکی ماڈل ٹاؤن، وزیر آباد روڈ سیالکوٹ۔
7. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری فارورڈ سپورٹس ساہووالہ، وزیر آباد روڈ سیالکوٹ۔
8. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لیبر کالونی علامہ اقبال، پسرور روڈ سیالکوٹ۔
9. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چونڈہ نزد لیبر کالونی چونڈہ۔
10. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر پسرور سیالکوٹ بائی پاس، پسرور۔
11. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر سمبڑیال، ڈرائی پورٹ ٹرسٹ، سمبڑیال سیالکوٹ۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 46ہزار120ہے۔

(د) اس ضلع میں محکمہ محنت رجسٹرڈ فیکٹریوں/کارخانوں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں ماہانہ 5کروڑ56لاکھ25ہزار روپے وصول کر رہا ہے (رجسٹرڈ فیکٹریوں/کارخانوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

1. ضلع سیالکوٹ میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت چار سکول قائم ہیں تاہم ضلع کے ورکرز کی ڈیمانڈ اور ضرورت کے مطابق سکول قائم کئے جاسکتے ہیں۔
2. محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی ورکروں کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نئے ہسپتال وڈسپنسریاں قائم کرتا ہے۔ ضلع ہذا میں موجود طبی مراکز کی تعداد کارکنان اور ان کے لواحقین کے علاج کے لئے کافی ہے لہٰذا اس وقت ادارہ سوشل سکیورٹی کا مزید کوئی طبی مرکز ضلع سیالکوٹ میں قائم کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

(و)

(i) اس ضلع میں محکمہ محنت کے دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کو دفتری اخراجات کی مد میں سال17۔2016اور18۔2017میں درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

2016۔17	80,12,800روپے
2017۔18	46,78,500روپے

(ii) مذکورہ ضلع میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سال17۔2016اور 18۔2017میں درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

سال	میرج گرانٹ	ڈیتھ گرانٹ	سکالرشپ
2016۔17	10,170,000روپے	21,000,000روپے	1,316,380روپے
2017۔18	11,300,000روپے	500,000روپے	7,348,414روپے

شاہکوٹ سٹی میں محکمہ اوقاف کے رقبہ اور دکانوں کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*9458: **چودھری محمد یوسف کسیلیہ:** کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہکوٹ سٹی (ضلع ننکانہ صاحب) میں محکمہ اوقاف کا کل کتنا رقبہ کمرشل ہے اور اس رقبہ پر محکمہ کی کل کتنی دکانیں ہیں؟

(ب) مذکورہ دکانوں کی آمدنی 2013 تا 2016 سال وار فراہم کی جائے؟

(ج) یہ دکانیں کن کن افراد کو، کب سے کرایہ پر دی ہوئی ہیں ان افراد کے نام وپتا کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) شاہکوٹ سٹی (ضلع ننکانہ صاحب) میں محکمہ اوقاف کا کوئی کمرشل رقبہ نہ ہے اور نہ ہی کوئی دکانات ہیں۔ تاہم شاہکوٹ سٹی میں محکمہ کے زیر انتظام وقف رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. مقبوضہ اہل اسلام ہے جو کہ قبرستان کے لئے وقف شدہ ہے جس کا رقبہ تعدادی 226 کنال 9 مرلے کھیوٹ نمبر 230 خسرہ نمبران 46، 158، 161 اور 179 میں واقع ہے۔
2. دربار حضرت نولکھ ہزاریؒ شاہکوٹ رقبہ تعدادی 3 کنال ہے جو کھیوٹ نمبر 235 خسرہ نمبر 169 میں واقع ہے۔
3. کرامت پنجہ شیر بکری رقبہ تعدادی 10 مرلے ہے جو کھیوٹ نمبر 232 خسرہ نمبر 163 میں واقع ہے۔

(ب) شاہکوٹ سٹی (ضلع ننکانہ صاحب) میں کوئی دکان نہ ہے جس سے محکمہ مسلم اوقاف کو آمدن وصول ہو رہی ہو

(ج) شاہکوٹ سٹی (ضلع ننکانہ صاحب) میں کوئی دکانات نہ ہیں اور نہ ہی کسی فرد کو کرایہ پر دی ہوئی ہیں۔

لاہور میں مزدوروں کے لئے مزید ہسپتال قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9580: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں قائم کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ہزاروں میں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مزدوروں کے علاج معالجہ کے لئے حکومت نے مختلف علاقوں میں سوشل سکیورٹی ہسپتال اورڈسپنسریاں قائم کر رکھی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں قائم سوشل سکیورٹی ہسپتال اورڈسپنسریوں کی تعداد مزدوروں کی رجسٹرڈ تعداد کے لحاظ سے کم ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کے لحاظ سے سوشل سکیورٹی ہسپتالوں اورڈسپنسریوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں کی کل تعداد 2902 ہے۔

(ب) لاہور میں کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد 142631 ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ان مزدوروں کے لئے محکمہ سوشل سکیورٹی نے لاہور کے مختلف علاقوں میں چار ہسپتال اور 42 دیگر طبی مراکز جن میں میڈیکل سنٹر، ڈسپنسریز اور ایمرجنسی سنٹر شامل ہیں قائم کئے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں قائم سوشل سکیورٹی ہسپتال اورڈسپنسریوں کی تعداد مزدوروں کی رجسٹرڈ تعداد کے لحاظ سے کم ہے۔ادارہ ہذا کی طرف سے مختلف علاقوں میں مزدوروں کی تعداد کو مدنظر رکھ کر ہسپتال اورڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں۔

(ہ) جواب جز(د) ملاحظہ فرمائیں۔

کارخانوں / فیکٹریوں اور بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی انشورنس کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

*9582: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کارخانوں ، فیکٹریوں اور بھٹوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی انشورنس کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت تاحال اپنے اعلان پر عمل درآمد کرنے سے قاصر ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اپنی پالیسی اور اعلان کے مطابق کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی انشورنس کرنے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پنجاب میں ایک قانون بنام
The Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance, 1968 پہلے ہی سے موجود ہے جس کے سٹینڈنگ آرڈر نمبر B-10 کے تحت جملہ مستقل ملازمین کی قدرتی موت یا معذوری کی انشورنس کروانے کی ذمہ داری متعلقہ آجران پر عائد ہوتی ہے اور پریمیم کی ادائیگی بھی آجران ہی کی ذمہ داری ہے۔

مزید برآں جو آجر اپنی یہ ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہے وہ قانون مذکورہ کے تحت انشورنس کی قابل ادار قم بذات خود متوفی کے قانونی ورثاء یا معذور مزدور کو مروجہ قانون کے مطابق دینے کا پابند ہو گا۔

اس کے علاوہ دوران ڈیوٹی حادثاتی موت یا زخمی ہو جانے والے مزدوروں کو معاوضہ کی ادائیگی کے لئے بھی ایک قانون The Workmen's Compensation Act,1923 ہے اور معاوضہ جات اور انشورنس وغیرہ کے claim اسی قانون کے تحت مقرر شدہ کمشنر معاوضہ جات کی عدالت کے ذریعے مزدوروں اور لواحقین کی درخواست موصول ہونے پر settle کئے جاتے ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) انشورنس کے حوالے سے مروجہ لیبر قوانین کے تحت ضروری کارروائی بمطابق حکومتی پالیسی جاری وساری ہے۔

ساہیوال میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9603: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے دفاتر کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) محکمہ محنت ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریوں اور کارخانوں سے کارکنوں کو سہولیات کی فراہمی کے لئے فیس / فنڈز / ٹیکس وصول کر رہا ہے، سالانہ کتنا فنڈز وصول ہوتا ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنے کارکن باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کس کس فیکٹری / کارخانے یا ادارے کے خلاف لیبر کی تعداد کم بتانے پر محکمہ کارروائی کر رہا ہے؟

(و) محکمہ ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کے کارکنوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ز) اس ضلع میں محکمہ محنت کے سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کا ضلعی دفتر نزد امامیہ کالج جہاز گراؤنڈ میں واقع ہے۔

مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کا ایک ڈائریکٹوریٹ 21بی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ ساہیوال میں موجود ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ضلعی دفتر میں دس ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی ساہیوال میں کل 26 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ اداروں کی تعداد 613 ہے اور ان سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں سالانہ 9 کروڑ روپے وصول کئے جاتے ہیں۔

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ ورکروں کی تعداد 5,640 ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کی زیر دفعہ 22 اداروں کی سالانہ ریکارڈ چیکنگ کی جاتی ہے اس سلسلہ میں مالی سال 17۔2016 میں ضلع ساہیوال کی 56 فیکٹریوں کے خلاف لیبر کی تعداد کم بتانے پر کارروائی عمل میں لائی گئی لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)

i. ادارہ سوشل سکیورٹی علاج معالجہ کی مکمل سہولیات کے علاوہ کیش بینیفٹ اور دوران کار زخمی یا فوت ہونے کی صورت میں ماہانہ پنشن جاری کرتا ہے۔

ii. پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے ضلع ساہیوال کے صنعتی کارکنان کو میرج گرانٹ کی مد میں مبلغ ایک لاکھ روپے اور ڈیتھ گرانٹ کی مد میں مبلغ پانچ لاکھ روپے فی کیس دیئے جاتے ہیں اور تعلیمی وظائف کی مد میں انٹر میڈیٹ کے لئے مبلغ سولہ سو روپے، گریجویشن ڈگری کے لئے مبلغ پچیس سو روپے اور ماسٹر / پروفیشنلز ڈگریز کے لئے مبلغ پینتس سو روپے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیوشن فیس، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، ٹرانسپورٹ فیس، لائبریری / لیبارٹری فیس، کمپیوٹر فیس، ہوسٹل / میس وغیرہ بھی دی جاتی ہے۔

مزید برآں رہائشی سہولیات کی مد میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ ضلع ساہیوال میں 295 رہائشی پلاٹس پر مشتمل لیبر کالونی ضلع کے صنعتی کارکنان کو 1998 میں الاٹ کر چکا ہے۔

(ز)

i. مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے تحت ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء)، مکان نمبر B -5 شادمان ٹاؤن میں واقع ہے۔

ii. مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے طبی مراکز کی تعداد 04 ہے۔ان کے نام و پتہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال، سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، ساہیوال۔
2. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، سٹیشن ہڑپہ۔
3. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، جی ٹی روڈ چیچہ وطنی۔
4. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، جی ٹی روڈ، قادرآباد۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ محنت کے سکول، ڈسپنسریاں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9621: **چودھری محمد اکرام:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ محنت کے تحت کتنے سکول اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان سکولوں اور ڈسپنسریوں کے سال 18-2017 کے بجٹ / اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟

(د) کس سکول میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پُر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ہ) کس کس سکول کی بلڈنگ ناکافی ہے اور ان کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(و) کس کس سکول میں Pick and Drop کی سہولیات برائے طالب علم موجود نہ ہے اور کب تک یہ سہولت حکومت فراہم کرے گی؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف)

i۔ ضلع سیالکوٹ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت قائم سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	مقام
1	قائداعظم پبلک ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	پکی کوٹلی دوبرجی چوک ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
2	قائداعظم پبلک ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	پکی کوٹلی دوبرجی چوک ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
3	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)، چونڈہ	نزد ریلوے سٹیشن چونڈہ
4	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)، چونڈہ	نزد ریلوے سٹیشن چونڈہ

ii۔ مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کی گیارہ ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری پکا گڑھا اسلام نگر روڈ پکا گڑھا سیالکوٹ۔
2. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کریم پورہ مرے کالج روڈ سیالکوٹ۔
3. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ فیکٹری ایریا سیالکوٹ۔
4. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ڈسکہ ماڈل ٹاؤن نزد لاری اڈہ ڈسکہ۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ڈسکہ روڈ سلور سٹار انڈسٹری سیالکوٹ۔
6. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری اگوکی ماڈل ٹاؤن اگوکی وزیر آباد روڈ سیالکوٹ۔
7. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری فارورڈ سپورٹس ساہووالہ وزیر آباد روڈ سیالکوٹ۔
8. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لیبر کالونی علامہ اقبال لیبر کالونی پسرور روڈ سیالکوٹ۔
9. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چونڈہ نزد لیبر کالونی چونڈہ۔
10. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر پسرور سیالکوٹ بائی پاس پسرور۔
11. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر سمبڑیال ڈرائی پورٹ ٹرسٹ سمبڑیال سیالکوٹ۔

(ب)

i۔ ان سکولوں کے سال 18-2017 کے بجٹ / اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	کل بجٹ 18-2017	اخراجات کی تفصیل (31 جنوری 2018 تک)
1	قائداعظم پبلک ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	7 کروڑ 59 لاکھ 30 ہزار 446 روپے	2 کروڑ 97 لاکھ 36 ہزار 21 روپے
2	قائداعظم پبلک ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	6 کروڑ 25 لاکھ 23 ہزار 468 روپے	2 کروڑ 82 لاکھ 46 ہزار 472 روپے
3	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)، چونڈہ	2 کروڑ 58 لاکھ 67 ہزار 501 روپے	1 کروڑ 20 لاکھ 31 ہزار 153 روپے
4	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)، چونڈہ	2 کروڑ 65 لاکھ 93 ہزار 449 روپے	1 کروڑ 27 لاکھ 52 ہزار 237 روپے

ii۔ مذکورہ ضلع کی ڈسپنسریوں کے سال18۔2017کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ برائے مالی سال18۔2017	اخراجات کی تفصیل برائے مالی سال18۔2017(31جنوری2018تک)
9کروڑ91لاکھ5ہزار روپے	2کروڑ99لاکھ28ہزار23روپے

(ج) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد اور اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	بچوں کی تعداد	اساتذہ کی تعداد
1	قائداعظم پبلک ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز)	1123	30
2	قائداعظم پبلک ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)	1270	30
3	ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز)، چونڈہ	520	11
4	ورکرز ویلفیئر سکول(گرلز)، چونڈہ	567	14

(د) ضلع سیالکوٹ میں ورکرز ویلفیئر سکولز میں خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ان سکولوں میں خالی اسامیاں پر کرنے کی خاطر تحریری امتحان بذریعہ NTS لیا گیا جو کہ عدالت میں چیلنج کر دیا گیا۔ عدالتی فیصلہ زیر التوا ہے۔ مزید کارروائی عدالتی فیصلہ کی روشنی میں کی جائے گی۔

(ہ) ان سکولوں میں طلباء وطالبات اور عملہ کی حالیہ ضروریات کے پیش نظر عمارتیں کافی ہیں۔

(و) تمام سکولوں میںDrop & Pick کی سہولت موجود ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! رانا ارشد صاحب! ایسے آدمی کو defend کر رہے ہیں جس نے اربوں روپے کی کرپشن کی ہوئی ہے۔ ان کو شرم آنی چاہئے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا ارشد): جناب سپیکر! شرم ان کو آنی چاہئے بلکہ ان کو تو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ ہمیں بات نہیں کرنے دیتے تو پھر میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 26۔فروری2018 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،26۔فروری2018

(یوم الاثنین،9۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 17

991

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے)مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم پنجاب)رجسٹریشن2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم پنجاب)رجسٹریشن2018پیش کریں گے۔

(بی)رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹس کی نقول8اور9۔فروری2018کو مہیا کر دی گئیں)

992

(سی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر4بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018منظور کیا جائے۔

993

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار،26۔فروری2018

(یوم الاثنین،9۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دو پہر 2بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶

سُوْرَةُ البَقَرَة آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہوگئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیئو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیئو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
بھر دے بھر دے میرے آقا میری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سروسامان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بے دم
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تینوں کھڑے ہو گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قومی اخبارات کے اندر اور الیکٹرانک میڈیا میں China SECP کی طرف سے دوبارہ اس بات کو repeat کیا گیا ہے، انہوں نے تحریری طور پر گورنمنٹ آف پاکستان کو لیٹر بھیجا ہے کہ فیصل سبحان نامی شخص کے اکاؤنٹ سے 2۔ ارب روپیہ جو وہاں پر اس نے ایک dummy، ایک thread company کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا تھا اور تحقیقات کے نتیجہ میں فیصل سبحان نے اس بات کا اعتراف کر لیا کہ اس رقم سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے، یہ رقم شریف برادران کی ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! فیصل سبحان اس دن سے غائب ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جھوٹ، جھوٹ۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ اربوں روپے کی کرپشن کا معاملہ ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب خود یہاں ایوان میں آ کر اس بات کی وضاحت کریں۔ ورنہ ہم

اور قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہو گی کہ فیصل سبحان کو جان بوجھ کر غائب کروایا گیا ہے اور پچھلے تین مہینے سے وہ غائب ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملتان میٹرو بس میاں شہباز شریف کے لئے پاناما ثابت ہو گی، اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طریقے کے ساتھ ملتان میٹرو بس کے اندر اربوں روپے کی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں، نیب نے اس کو take up کیا ہے، 2۔ ارب روپیہ trace ہو گیا ہے اور ایک ارب روپیہ مزید اس اکاؤنٹ کے اندر جانا تھا۔

جناب سپیکر! ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف ملتان میٹرو بلکہ میٹرو بسیں جتنی بھی یہاں پر بنی ہیں ان سب کے contracts یہاں پر ایوان میں لائے جائیں، خود میاں محمد شہباز شریف آ کر ایوان کو ان ساری تفصیلات سے آگاہ کریں اور ان کے اوپر جو الزامات لگے ہوئے ہیں ان الزامات کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری گزارش سنیں۔ آپ بھی اس ایوان میں موجود تھے، میں بھی موجود تھا، اسی میٹرو بس پر میرے خیال میں کوئی پچاس دفعہ discussion ہو چکی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میٹرو بس پر نہیں ہوئی۔ (شور و غل)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب بھی سوال pending ہیں۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان سے بات کر رہا ہوں۔ عباسی صاحب! آپ بیٹھ جائیں، مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب بھی سوال pending ہیں، جواب نہیں آئے، میرے تین دفعہ سوال pending ہوئے ہیں۔ (شور و غل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ فیصل سبحان کو غائب کیا گیا ہے، پچھلے تین ماہ سے اس کا سراغ نہیں مل رہا اور اسے اغواء کر کے غائب کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! کوئی کسی کو غائب نہیں کر سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ فیصل سبحان میاں محمد شہباز شریف کا فرنٹ مین ہے اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو کہیں کہ وہ فوری طور پر یہاں آ کر اپنے سارے اس role کی وضاحت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب آ جائیں تو وہ بتا دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! احد چیمہ کو معطل کرنے کی بجائے آپ نے اسے گریڈ 20 میں ترقی دے دی ہے۔ ایک کرپٹ افسر جسے suspend ہونا چاہئے تھا حکومت نے اسے promote کر دیا ہے۔ یہ تو کرپشن کو promote کرنے والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب تک اس کی صفائی نہیں آ جاتی، وہ بری نہیں ہو جاتا اسے معطل ہونا چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بات کر لوں؟ بات یہ ہے کہ کسی کی پروموشن ایک دن کے اندر نہیں ہو جاتی کہ بیٹھے بٹھائے آپ کسی کو promote کر دیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اسے تو ایک گھنٹے میں promote کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقاعدہ ایک بورڈ کے تحت پروموشن ملتی ہے۔ اس کا check service career کیا جاتا ہے اور یہ پنجاب حکومت نہیں بلکہ وفاقی حکومت پروموشن کرتی ہے۔ اس میں پنجاب کا کوئی role نہیں ہوتا۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ کا سوال ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن اپنی اپنی سیٹوں
پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگے)

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار بھی اپنی اپنی سیٹوں
پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگیں)

فتیانہ صاحب! اگر آپ نے بات نہیں کرنی تو میں یہ سوال dispose of کر دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ٹیلیویژن پر دیکھ رہا تھا، ٹکر چل رہا تھا کہ آپ کے چیئرمین کی طرف سے direction تھی کہ آپ نے ایوان کا ماحول خراب کرنا ہے۔ جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ سوال کریں۔ فتیانہ صاحب! آپ سوال کریں میں سن رہا ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ سنیں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو خاموش کرائیں تو میں بات کرنے دوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے ملازمین، ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9172: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران کتنی رقم اس محکمہ کو فراہم کی گئی ہے اس کی مد وار تفصیلات بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا انڈسٹری مالکان کو کون کون سی سہولیات یا خدمات فراہم کر رہا ہے؟

(و) اس ضلع میں کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ادارے بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے بیس ملازمین ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈسرکٹ آفیسر	17
2۔	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر	17
3۔	انسپکٹر آف بوائلر	16
4۔	سٹینوگرافر	15
5۔	سینئر کلرک	14
6۔	سینئر کلرک	14
7۔	سینئر کلرک	14
8۔	اسسٹنٹ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر	11
9۔	سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ	11
10۔	جونیئر کلرک	11
11۔	جونیئر کلرک	11
12۔	جونیئر کلرک	11
13۔	جونیئر کلرک	11
14۔	ڈرائیور	4
15۔	نائب قاصد	3
16۔	نائب قاصد	2
17۔	نائب قاصد	2
18۔	نائب قاصد	1
19۔	سویپر	2
20۔	چوکیدار	1

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے دو دفاتر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹریز پرائسز اوزان و پیمائش، بمقام کمشنر آفس فیصل آباد
2۔ انسپکٹر آف بوائلرز فیصل آباد سرکل بمقام پیپلز کالونی فیصل آباد

(ج) اس ضلع میں درج ذیل چار انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔

1۔ پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد۔
2۔ فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ نزد ساہیانوالہ انٹر چینج، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
3۔ ویلیو ایڈیشن سٹی نزد کھرڑیانوالہ چوک، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
4۔ ملت انڈسٹریل اسٹیٹ، ملت روڈ فیصل آباد

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی صنعت لگانے کے لئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے جبکہ محکمہ ہذا کے فرائض میں انڈسٹری مالکان کو مفید معلومات فراہم کرنا اور صنعتوں کے فروغ کے لئے ان کی راہنمائی کرنا شامل ہے۔ انڈسٹری مالکان کے مسائل اور ان کے حل کے لئے مثبت تجاویز کو حکومتی سطح تک پہنچانا شامل ہے۔

(و) فی الحال کوئی نئی انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے یہاں پر چار انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی ہیں میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کب قائم کی گئی تھیں اور ان locations پر کیوں قائم کی گئی تھیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!اگر آپ کی بات کرنے کے بعد پھر یہی ماحول ہو گا تو میں معذرت چاہتاہوں میں آپ کوfloor نہیں دے سکتا۔اگر آپ یہ گارنٹی دیتے ہیں کہ۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہم اسمبلی اس لئے آتے ہیں کہ یہاں ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!آپ میری بات سنیں، قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے، آپ بات کریں لیکن اس طرح کاماحول نہیں ہو گا۔اگر آپ گارنٹی کرتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،بالکل اجازت دی ہے، آپ کو بھی بات کرنے کی اجازت دوں گا اور عارف عباسی صاحب کو بھی بات کرنے کی اجازت دوں گا لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!ہم بات کرنے کے لئے آتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!آپ کو اپنے ہی بات نہیں کرنے دے رہے۔میں نے آپ کوfloor دیا تھا۔محترمہ!خاموش ہو جائیں۔میاں صاحب!آپ گارنٹی کریں کہ بات کرنے کے بعد یہ سارے معزز ممبران آرام سے بیٹھ جائیں گے۔میں اس وقت بات کرنے دوں گا جب آپ گارنٹی دیں گے۔ میں گارنٹی دیتاہوں کہ حزب اقتدار کی طرف سے معزز خواتین نہیں بولیں گی۔میں نے قائد حزب اختلاف کو موقع دیا انہوں نے اپنی بات مکمل کی اس کے بعد انہوں نے اشارہ کیا کہ سارے کھڑے ہو جائیں۔یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔آپ کو موقع بھی ملتاہے اور اس کے بعد آپ شور بھی کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے قائد حزب اختلاف کو موقع دیا ہے اور اس کے بعد آپ کو دینا ہے لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے۔جی، احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بول دیا ہے۔ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد میں چار انڈسٹریل اسٹیٹس بنائی گئی ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹیں چھوڑ کر
جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آکر نعرے بازی کرنے لگے
اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکنا شروع کر دیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ نے بات نہیں کرنی، کیا آپ نے بات نہیں کرنی؟جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 8572 جناب ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9205 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9100 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9242 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ محترمہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال نمبر9246 بھی محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے لیکن محترمہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9114 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9114: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں موجود تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کو سال2014تا2017میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں، سال وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز ان تعلیمی اداروں کو ہر سال کس شرح سے فنڈ فراہم کئے جائیں فنڈز کی مکمل تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں فراہم کئے گئے، فنڈز کس کس مد اور کن کن کاموں پر خرچ کئے گئے، مکمل تفصیل سے اس ایوان آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع لاہور کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) سال2014 تا2017میں ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں طلباء کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئیں۔

ٹیوٹا کے زیر انتظام فنی تعلیمی اداروں میں طلباء کی مالی معاونت نہ کی جاتی ہے البتہ مستحق طلباء کو قواعد وضوابط کے مطابق tuition fee مکمل یا جزوی معاف کی جاتی ہے۔ تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علاوہ ازیں چھ ماہ تک کے کم دورانیہ کے انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈرون کورسز میں زیر تعلیم طلباء کو مفت فنی تربیت کے ساتھ ماہانہ1000روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا کے زیر انتظام ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل چھ ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں لائبریری کی سہولت موجود ہے۔

1. جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور
2. جی سی ٹی رائیونڈ روڈ، لاہور
3. جی سی ٹی (برائے خواتین)، لٹن روڈ، لاہور
4. جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور
5. جی ٹی ٹی آئی، گلبرگ لاہور
6. جی ٹی ٹی آئی، مغلپورہ لاہور

مزید یہ کہ ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل فنی تعلیمی اداروں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر ہے۔

1. جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور
2. جی اے ایم ٹی آئی، لاہور
3. جی ٹی ٹی آئی گجر پورہ، لاہور

جبکہ مندرجہ ذیل اداروں میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے۔

1. جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور
2. جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ٹاؤن شپ، لاہور
3. جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور
4. جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور

ٹیوٹا سے فارغ التحصیل طلباء کو کاروبار کے لئے اخوت کے اشتراک سے قرضہ حسنہ بھی فراہم کیا جارہا ہے تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ ضلع لاہور میں موجود ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کی فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2014 تا 2017 ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کو فراہم کردہ مالی فنڈز کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور کے تمام ٹیکنیکل اداروں کے سربراہان کو تنخواہ / مالی معاوضہ دیا جاتا ہے جبکہ ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل اداروں کے سربراہان کو سرکاری رہائش کی سہولت میسر ہے۔

1. جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور
2. جی سی ٹی رائیونڈ روڈ، لاہور
3. جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ٹاؤن شپ، لاہور
4. جی ٹی ٹی آئی مغلپورہ، لاہور
5. جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور
6. جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!اس میں میرا as it is کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میری ایک دو تجاویز ہیں کہ جب گورنمنٹ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ان ٹیکنیکل اداروں کو اتنا زیادہ فنڈ دیتی ہے تو اس کا کوئی positive result بھی آنا چاہئے لیکن پیسا ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ٹیکنیکل کالج گلبرگ کی حالت کافی خراب ہے، وہاں پر سیوریج کھلا ہے اس کے ڈھکن غائب ہیں، پارکنگ کا proper انتظام نہیں ہے اور جو کلاسز ہوتی ہیں ان میں سٹوڈنٹس کو کافی مشکلات ہیں۔

جناب سپیکر!میری ایک تجویز یہ بھی ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی فیس ضرور رکھی جائے کیونکہ جب کوئی چیز بالکل free میں ہوتی ہے تو اس کی وہ قدر نہیں ہوتی اور سٹوڈنٹس اس کا اتنا اچھا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، محترمہ!آپ کی تجاویز نوٹ کر لی گئی ہیں۔اگلا سوال نمبر9382 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب!آج آپ کی یہی ڈیوٹی ہے ؟ اگلا سوال نمبر 9206 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے یہ سوال pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر9384 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9207 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9417 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9237 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔وہ اپنے سوال کا نمبر نہیں پُکار رہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9496 ڈاکٹر سید وسیم ختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9407 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9532 چودھری طارق سبحانی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9408 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔جی، جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل:جناب سپیکر!شُور اتنا زیادہ ہے کہ مجھے کچھ سُنائی نہیں دے رہا۔مہربانی کر کے میرے سوال کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس سوال نمبر9556 کو pending کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات وماہی پروری سے متعلقہ تفصیلات

*8572: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات ،جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ساہیوال میں محکمہ کے زیر کنٹرول رقبہ پر جنگلات لگائے گئے ہیں اگر ہاں تو ان جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) یہ جنگلات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی دیکھ بھال پر کتنا عملہ متعین ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں اور اگر ضلع ساہیوال میں جنگلات کا رقبہ نہیں ہے تو حکومت ضلع ساہیوال میں مختلف مقامات پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں حکومت کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ میں سال2014 سے سال2016 تک کتنی تعداد اور مالیت کے درخت لگائے گئے ہیں؟

(د) ان جنگلات سے حاصل ہونے والی آمدنی کی تفصیل جنوری2013 سے آج تک کی فراہم کی جائے اور اخراجات کتنے ہوئے ہیں؟

(ہ) ضلع ساہیوال میں مچھلی فارم کتنے ہیں اور محکمہ عوام الناس کو پروٹین کی فراہمی کے لئے فش فارمنگ کو promote کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات محکمہ کر رہا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگلات	کل رقبہ	محل وقوع
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	11531.70ایکڑ	چیچہ وطنی شہر کے ساتھ ایل بی ڈی سی اور لاہور کراچی ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے۔
2	کینال سائیڈ	827کلومیٹر	LBDCبرجی نمبر 255 تا547اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات۔
3	روڈ سائیڈ	211کلومیٹر	کمالیہ بورے والا روڈ، بہاولنگر عارف والا روڈ، ساہیوال پاکپتن روڈ ساہیوال نور شاہ روڈ
4	ریل سائیڈ	58کلومیٹر	لاہور کراچی ریلوے لائن گیمبر تا میاں چنوں

(ب) ساہیوال ضلع میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام رقبہ کی تفصیل جُز الف میں دی جا چکی ہے رقبہ ہذا کی حفاظت پر تعینات عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگل	SDFO/RFO	فارسٹر	فارسنگارڈ	کل تعینات عملہ کی تعداد
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	02	08	22	32
2	کینال سائیڈ	02	06	14	22
3	روڈ سائیڈ		0	06	06

(ج) ضلع ساہیوال میں جنگلات کے رقبہ پر سال2014 تا2016 تک لگائے گئے درختوں /پودہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگل	تعداد پودا جات	مالیت
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	6,75,180	67,51,800
2	کینال سائیڈ	31,690	3,16,900
3	روڈ سائیڈ	28,760	10,22,400
	ٹوٹل	7,35,630	81,96,700

(د) ضلع ساہیوال میں جنگلات کی آمدن ماہ جنوری2013 تا مارچ2017 درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگل	غیر ترقیاتی اخراجات	ترقیاتی اخراجات	آمدن
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	3,62,13,427	3,85,81,007	17,86,71,334
2	کینال سائیڈ/روڈ	1,24,16,751	950000	1,12,90,201
	کل رقم	48630178	39531007	189961535

(ہ) ساہیوال میں پرائیویٹ شعبہ میں کل 51 مچھلی فارم ہیں جن کا رقبہ238ایکڑ ہے۔ محکمہ ماہی پروری عوام الناس کو اعلیٰ کوالٹی کی پروٹین کی فراہمی کے لئے صوبے میں فش فارمنگ کو پروموٹ کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات اُٹھا رہا ہے۔

(الف) فش فارم بنانے کے لئے کسان حضرات کو مفت تکنیکی سہولیات فراہم کرتا ہے تکنیکی سہولیات فراہم کرنے کے لئے محکمہ ماہی پروری کا ہر ضلع میں دفتر موجود ہے جس کا ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ہیڈ کرتا ہے ضلع ساہیوال میں یہ دفتر 16 عمر بلاک شاداب ٹاؤن پاکپتن چوک، ساہیوال میں واقع ہے۔

(ب) فش فارم کی جگہ کے پانی اور مٹی کا محکمہ کی سرکاری لیبارٹریز سے مفت تجزیہ۔

(ج) فش مارمز بنانے کے لئے کسان حضرات کو محکمہ زراعت سے زرعی نرخوں پر بلڈوزر کے حصول کو ممکن بنانا۔

(د) مچھلی کی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کے لئے راہنمائی مہیا کرنا۔

(ر) فش فارمز حضرات اور پرائیویٹ فش ہیچریز مالکان کو مچھلی کی مصنوعی افزائش نسل و فش فارمنگ کی مفت تربیت۔

(ہ) ارزاں نرخوں پر قابل کاشت مچھلیوں کے پونگا/بچہ مچھلی کی فراہمی۔

اس کے علاوہ محکمہ ماہی پروری پرائیویٹ شعبہ میں فش فارمنگ کوpromote کرنے کے لئے سالانہ ترقیاتی سکیموں کے تحت کئی انقلابی اقدامات اُٹھا رہا ہے جن میں چند ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. فش فارمنگ کی جدید ٹیکنیکس(Techniques)جیسا کہ کیج کلچر اور کم جگہ سے زیادہ پیداوار کا حصول وغیرہ کو متعارف کروانا۔

ii. بہتر معیار کی حامل مچھلیوں کی اقسام کے پونگا کی درآمد۔

iii. مچھلی فارمنگ کی پیداواری لاگت کو کم کرنے اور زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے میچنگ گرانٹس کے تحت سولر پاور پمپس کی فراہمی۔

iv. صوبہ پنجاب کے پوٹھوہار ریجن میں سمال ڈیم فشریز کی ترقی۔

v. جنوبی پنجاب کے کھارے پانی کو استعمال میں لانے کے لئے کھارے پانی میں کاشت ہونے والی مچھلی کی اقسام کی افزائش کا فروغ۔

لاہور شہر میں اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9242: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اشیاء خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں نے سال16-2015میں کتنے جرمانے کئے حکومت نے آمد رمضان سے قبل اشیائے خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا پیشگی اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جس کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر خود ہیں۔ نوٹیفکیشن ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ کمیٹی پندرہ روزہ/ماہانہ کی بنیاد پر اشیاء ضروریہ کی طلب رسد اور قیمتوں کا موازنہ کرتی ہے اور نئی قیمتوں کا اجراء کرتی ہیں۔ کمیٹی کے رمضان سے قبل خصوصی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں جس میں تمام انتظامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ رمضان2016 سے قبل میٹنگ کے منٹس ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) اشیاء کی نوٹیفائیڈ قیمتوں پر فروخت کے لئے60 پرائس مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں جو کہ قیمتوں کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اور موقع پر سخت سزا دیتے ہیں۔

سال16-2015 میں ضلع لاہور میں مجسٹریٹس نے238,575 انسپیکشن کی15290 ایف آئی آر درج کیں21,584 افراد کو گرفتار کیا گیا اور11,211,150 روپے جرمانہ کیا گیا۔ حکومت نے رمضان سے پہلے اشیاء کی ارزاں نرخوں پر دستیابی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

1. رمضان کی آمد سے دوماہ قبل کنٹی جینسی پلان کی تیاری کی جاتی ہے۔ جس میں رمضان بازاروں کا قیام اور ڈیوٹی روسٹرز جاری کیا جاتا ہے۔
2. انجمن تاجران، پولٹری ایسوسی ایشن، شوگر مل وڈیلرز ایسوسی ایشن گھی مل ایسوسی ایشن فلور ملز ایسوسی ایشن سے خصوصی طور پر میٹنگز کی جاتی ہیں جس میں ان سے ذخیرہ اندوزی نہ کرنے اور اشیاء کی ڈیمانڈ کے مطابق فراہمی کی یقین دہانی کروائی جاتی ہے۔ لاہور شہر میں 31رمضان بازار اور ایگریکلچر فیئر پرائس شاپس قائم کی گئی جہاں پر اشیاءہول سیل اور سبسڈائزڈ قیمتوں پر فراہم کی جاتی تھیں۔
3. گھی و آئل پر10روپے فی کلو گرام رعایت۔ چکن میٹ پر15روپے انڈوں پر8روپے فی درجن چینی پر10روپے فی کلو آٹے پر تقریباً13روپے فی کلو رعایت دی گئی۔ 11اشیاءہول سیل ریٹ پر فراہم کی گئیں۔(سیب، کیلا، آلو، پیاز، ٹماٹر، کریلا، بھنڈی، کدو، چنا، دال مسور اور چاول)5اشیاء پر10روپے فی کلو سبسڈی دی گئی۔(دال چنا، بیسن، دال ماش، مسور، کھجور)
4. عوام کو مفت سحری وافطاری مہیا کرنے کے لئے فری افطار و سحری دستر خوان قائم کئے جاتے ہیں۔

صوبہ بھر میں سال16۔2015میں چوری کی گئی لکڑی اور جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*9246: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کس کس جگہ جنگلات موجود ہیں اوران جنگلات کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) سال16-2015میں سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کے کتنے واقعات ہوئے، کتنے کیسز درج کئے گئے اور کتنوں کو سزا ہوئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام جنگلات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔7000سے زائد عملہ جنگلات کی حفاظت پر مامور ہے اور نقصان کی صورت میں ملزمان کے خلاف کارروائی کرتا ہے جس میں عوضانہ وصولی، ایف آئی آر درج کروانا اور سول عدالتوں میں نقصان جنگل کے بابت قلندرہ جات کی شکل میں ڈائریکٹ کیس بھجواتا ہے۔ لکڑی چوری اور ناجائز قبضہ روکوانے کے چند جنگلات میں پولیس اور محکمہ جنگلات کے ملازمین پر مشتمل پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔

(ب) جنوبی زون ملتان:

سال16۔2015 میں سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کے درج ذیل واقعات ہوئے اور پرچہ پولیس درج کرائے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

شمالی زون راولپنڈی:

راولپنڈی سرکل:

سال16۔2015کے دوران سرکاری جنگلات لکڑی چوری کے 1980 واقعات ہوئے 08، کیسز میں جرمانہ وصول نہ ہونے کی وجہ سے FIRs درج کرائی ہیں، جبکہ 1972 فارسٹ کیسز میں لکڑی چوروں سے شیڈول ریٹ کے مطابق جرمانہ وصول کیا گیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فارسٹ ڈویژن	سال	تعداد فارسٹ کیسز	وصول شدہ جرمانہ	تعداد FIR	مالیت
راولپنڈی جنوبی	2015-16	275	21,36,285	02	100,000
راولپنڈی شمالی	2015-16	311	26,37,040	06	4,68,000
مری	2015-16	267	20,28,150	--	--
اٹک	2015-16	293	18,69,625	--	---
جہلم	2015-16	388	25,18,568	--	--
چکوال	2015-16	438	30,75,771	--	--

میزان	2015-16	1972	1,42,65,439	08	5,68,000

لکڑی چوروں کے خلاف جوFIRsدرج کرائی گئی ہیں وہ مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

سرگودھا سرکل: سال16۔2015 میں سرکل سرگودھا کی تمام ڈویژن ہائے (سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بھکر) میں درج کیسز اور سزا شدہ کیسز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈویژن	ٹوٹل کیسز درج شدہ	سزا کئے گئے کیسز
1۔	سرگودھا	375	112
2۔	خوشاب	280	261
3۔	میانوالی	406	91
4۔	بھکر	489	159
	ٹوٹل	1550	623
	ٹوٹل شمالی زون راولپنڈی	3522	2595

وسطی زون، لاہور:

لاہور سرکل: لاہور فارسٹ سرکل میں سال16۔2015 کے دوران426فارسٹ کیسز درج ہوئے جن کی مالیت ۔/91,90,585روپے بنتی ہے جن میں سے 203فارسٹ کیسز کا جرمانہ۔/12,68,945 وصول کیا گیا ہے۔80فارسٹ کیسز میں ملازمین کے خلاف کارروائی ہوئی اور ملازمین کی جانب سے 32فارسٹ کیسز کی FIRs کی مالیت ۔/8,80,180 روپے مختلف پولیس سٹیشن میں درج کروائے گئے۔

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز
ٹوٹل لاہور سرکل	426	283

گوجرانوالہ سرکل:

1. گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن میں سال 16۔2015 میں69لکڑی چوری کے واقعات ہوئے جن میں سے 65واقعات میں ملزمان سے ۔/5,13,827 روپے جرمانہ و عوضانہ وصول کیا گیا ان میں سے 4مقدمات کا اندراج مختلف تھانہ ہائے میں ہوا جو اس وقت مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔
2. گجرات فارسٹ ڈویژن میں سال16۔2015 میں118 لکڑی چوری کے واقعات ہوئے جن میں سے106 واقعات میں ملزمان سے مبلغ۔/7,45,700روپے اس وقت

مختلف عدالتوں کے ذریعے جرمانہ و عوضانہ وصول کیا گیا ان میں سے 12 مقدمات کا اندراج مختلف تھانہ ہائے میں ہوا جو کہ زیر سماعت ہیں۔

3. سیالکوٹ فارسٹ ڈویژن میں دوران سال16۔2015 میں لکڑی چوری کے 75واقعات ہوئے جن کی مالیت۔/13,35,365روپے ہوئی ان میں سے تعدادی58 مقدمات ملزمان سے مبلغ۔/8,89,385 روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا ان میں سے 10 مقدمات جن کی مالیت۔/2,78,740 روپے ہوئی جو پراسیکیوٹڈ ہو کر متعلقہ عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں اور لکڑی چوری کے 3مقدمات جن کی مالیت۔/99,240روپے ہے متعلقہ تھانہ جات میں درج ہوئے جن کے چالان مرتب ہو کر متعلقہ عدالت میں زیر سماعت ہیں ان میں سے تعداد 4مقدمات جن کی مالیت۔/68,000روپے ہے اس کے علاوہ نقصان جنگل کے جرم میں سرکاری فرائض منصبی کی ادائیگی بروقت نہ کرنے کی پاداش میں متعلقہ اہلکاروں کے خلاف پیڈا ایکٹ2006 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے نقصان جنگل کے برابر ۔/68,000روپے ریکوری عمل درآمد کرنے کے علاوہ دیگر سزائیں بھی دی گئی ہیں۔

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز
ٹوٹل گوجرانوالہ سرکل	262	239

فیصل آباد سرکل:

سال16-2015کے دوران فیصل آباد فارسٹ سرکل فیصل آباد میں سرکاری لکڑی چوری کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

کل فارسٹ کیسز	کیسز کمپاؤنڈ	پراسیکوشن کیسز	ایف آئی آر	کارروائی برخلاف عملہ
221	188	1	11	21
26.34لاکھ	14.30لاکھ	20ہزار	7.20لاکھ	4.64لاکھ

رینج مینجمنٹ سرکل:

دوران سال16۔2015میں چراگاہ ڈویژن چکوال میں لکڑی چوری کے 311 کیسز اندراج ہوئے اور لکڑی چوری سے مبلغ۔/1191500روپے عوضانہ سرکار وصول کیا گیا۔

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز
ٹوٹل وسطی زون	1220	1021

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز

ٹوٹل پنجاب(16-2015) 9878 7503

ساہیوال میں درخت لگانے، لکڑی چوری
اور ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9382: **میاں طارق محمود:** کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں کس کس جگہ اور روڈز پر محکمہ جنگلات نے درخت لگائے ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ، روڈز اور کینال پر ہے؟

(ج) اس ضلع کی حدود میں سال2016 سے آج تک لکڑی چوری کے کتنے کیس کس کس تھانہ میں درج ہوئے ہیں؟

(د) کتنے مقدمہ جات محکمہ جنگلات کے ملازمین کے خلاف لکڑی چوری کے درج ہوئے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ جگہ تعیناتی اور جس جگہ سے لکڑی چوری ہوئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال تحصیل ساہیوال اور تحصیل چیچہ وطنی پر مشتمل ہے اور ضلع ساہیوال کی ہر دو تحصیل میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل ساہیوال میں لگائے گئے درختوں کی تفصیل:

نمبر شمار	نام سڑکات /کینال	ایونیو کلومیٹر
1	محمد پور روڑ اڑاٹلہ	32ایونیو کلومیٹر
2	ساہیوال عارفوالہ روڈ تاL-9/108 شریں والہ	51ایونیو کلومیٹر
3	ایل بی ڈی سی برجی نمبر359/L-323	73ایونیو کلومیٹر

تحصیل چیچہ وطنی میں لگائے گئے درختوں کی تفصیل:

نمبر شمار	نام سڑکات /ذخیرہ	سال	ایونیو کلومیٹر
1	ذخیرہ چیچہ وطنی	16-2015	100ایکڑ
	ذخیرہ چیچہ وطنی	17-2016	707ایکڑ
2	لنک روڈ چکL-14/16 تا20فارم اقبال نگر	16-2015	40ایونیو کلومیٹر

(ب) تحصیل ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ کی تفصیل

نمبر شمار	نام قسم جنگلات	کل رقبہ	محل وقوع
1	کینال سائیڈ	301 کلومیٹر	LBDC برجی نمبر 255 تا 359 اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات
2	روڈ سائیڈ	109 کلومیٹر	بہاولنگر عارف والہ روڈ، ساہیوال پاکپتن روڈ، ساہیوال نور شاہ روڈ۔
3	ریل سائڈ	24 کلومیٹر	لاہور کراچی ریلوے لائن گیمبر تا ہڑپہ

تحصیل چیچہ وطنی میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ کی تفصیل

نمبر شمار	نام قسم جنگلات	کل رقبہ	محل وقوع
1	ذخیرہ	11531.70 ایکڑ	
2	روڈ سائیڈ	102 کلومیٹر	ہڑپہ تا اقبال نگر، راوی پل تا شیخ فاضل
3	کینال سائیڈ	526 کلومیٹر	LBCD برجی نمبر 359 تا 547 اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات

(ج) ضلع ساہیوال کی تحصیل ساہیوال میں 2016 تا 2017/9 لکڑی چوری کا کوئی کیس کسی تھانہ میں درج نہ ہے۔

ضلع ساہیوال کی تحصیل چیچہ وطنی میں سال 2016/7 تا 2017/9 تک لکڑی چوری کے تین عدد پرچہ جات درج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

مقدمہ نمبر	تھانہ
200/17	کسووال
277/16	صدر چیچہ وطنی
123/17	صدر چیچہ وطنی

(د) ضلع ساہیوال کی ہر دو تحصیل میں محکمہ جنگلات کے کسی بھی ملازم کے خلاف لکڑی چوری کا کوئی بھی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

گجرات میں محکمہ جنگلات کا رقبہ اور شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

*9384: میاں طارق محمود: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کس کس جگہ کتنا کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں سال15۔2014، 16۔2015 اور17۔2016 کے دوران کتنی رقم شجر کاری پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین اور گاڑیوں پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) اس ضلع میں ان سالوں کے دوران کتنی رقم خورد برد ہونے کا انکشاف ہوا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع گجرات میں جنگلات کا کل رقبہ 4,175 ایکڑ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ ایکڑ	نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ ایکڑ
1	دھول جنگل	560	2	بہلول پور جنگل	53
3	پنڈی تاتار جنگل	303	4	نت جنگل	244
5	سادھو کی جنگل	34	6	کوٹلی گوھیاں	62
7	سیاں جنگل	37	8	گڑھی باہو جنگل	142
9	پرسوال جنگل	59	10	چیچاں جنگل	12
11	چک سپئر جنگل	157	12	شیخ پور جنگل	107
13	بھنڈ گراں جنگل	238	14	سدھوال برھمنان جنگل	366
15	رنگانوالہ جنگل	33	16	جلالپور صوبتیاں	276
17	کڑیانوالہ جنگل	389	18	ہانڈہ جنگل	57
19	رکھ ماڑی جنگل	105	20	بہلولپور جنگل	537
21	سّاں موہلہ	152	22	ماڑی کھوکھراں	22
23	بٹر جنگل	79	24	کھدریالہ جنگل	10
25	کھڑکا جنگل	15	26	گڑھا جنگل	15
27	بھلوال غربی جنگل	12	28	گلیانہ جنگل	99
				میزان کل رقبہ:	4,175ایکڑ

(ب) ضلع گجرات میں سال15۔2014، 16۔2015 اور17۔2016 کے دوران شجر کاری پر جتنی رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

دوران سال15۔2014

نام جنگل	رقبہ شجر کاری	کل خرچ
منگووال۔ڈنگہ روڈ	33۔ایونیو میل	۔/3507240روپے
گجرات۔ڈنگہ روڈ	35۔ایونیو میل	۔/3719800روپے
اپر جہلم کینال	90۔ایونیو میل	۔/1773000روپے
دھول جنگل	115ایکڑ	۔/3795000روپے

دوران سال شجر کاری پر تیل کا کل خرچ:۔/2503800روپے

کل میزان: ۔/15298840روپے

2015۔16

جلالپور جٹاں روڈ	13۔ایونیو میل	۔/2535000روپے
گجرات۔ڈنگہ روڈ	20۔ایونیو میل	۔/3130000روپے
اپر جہلم کینال	110۔ایونیو میل	۔/6105000روپے

دوران سال شجر کاری پر تیل کا کل خرچ:۔/561400روپے

کل میزان: ۔/12331400روپے

2016۔17

کھاریاں۔ڈنگہ روڈ	60۔ایونیو میل	۔/9390000روپے
لالہ موسیٰ۔ڈنگہ روڈ	35۔ایونیو میل	۔/5477500روپے
دھول جنگل	68۔ایکڑ	۔/3400000روپے

دوران سال شجر کاری پر تیل کا کل خرچ: ۔/8963700روپے

کل میزان: ۔/27231200روپے

(ج) سرکاری ملازمین اور سرکاری گاڑیوں پر ان تین سالوں کے دوران جتنی رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	سرکاری ملازمین پر جتنی رقم خرچ ہوئی	گاڑیوں پر جتنی رقم خرچ ہوئی
15۔2014	۔/1,42,96,108روپے	۔/10,85,000روپے
16۔2015	۔/1,34,98,084روپے	۔/8,65,000روپے

17-2016۔/1,43,15,059روپے ۔/12,37,911روپے

(د) ان تین سالوں کے دوران کوئی رقم خُورد بُرد ہونے کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

بہاولپور: محکمہ وائلڈ لائف کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد اور ان کی کنڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*9417:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائلڈ لائف بہاولپور کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں کتنی قابل استعمال ہیں اور کتنی ناکارہ کھڑی ہیں نیز یہ کب سے ناکارہ ہیں اور کیا ان کی مرمت کا کوئی بندوبست ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) یہ کب خریدی گئیں اور کس کمپنی کی ہیں یہ بسیں کیسے خراب ہوئیں یاaccidentہوئیں اور کب ہوئیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس بہاولپور ریجن کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد 25 ہے۔

(ب) قابل استعمال گاڑیوں کی تعداد 11 ہے جبکہ ناقابل استعمال گاڑیوں کی تعداد 14 ہے۔ جن کی مرمت کے لئے فنڈز درکار ہیں۔ خراب / کھڑی گاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی نمبر	کب سے خراب کھڑی ہے	مرمت کے لئے اقدامات
1	BRM-2050	16-02-2010	محکمہ نے وزیراعلیٰ پنجاب کو مرمت طلب
2	BRM-2059	27-06-2010	گاڑیوں کے انجن کی تبدیلی اوراس کے لئے درکار
3	BRM-2060	07-10-2011	فنڈز کی فراہمی کی منظوری کے لئے ایک سمری
4	BRM-2047	31-12-2009	ارسال کی تھی جس کے تحت وزیراعلیٰ کی طرف
5	BRM-2046	24-04-2011	سے منظوری دے دی گئی تاہم محکمہ خزانہ کی
6	BRM-2065	2010-06-05	ہدایت کے مطابق ان گاڑیوں کے انجن تبدیلی
7	BRM-2051	2010-06-17	کے لئے علیحدہ سے فنڈز جاری نہیں کئے گئے بلکہ
8	BRM-2054	2013-09-23	محکمہ ہذا اپنے محدود سالانہ بجٹ میں سے ان
9	BRM-2055	2010-09-16	گاڑیوں کے مرحلہ وار انجن تبدیل کروا رہا

10	BRM-2056	2012-05-21	ہے علاوہ ازیں وائلڈلائف کنزرویشن تنظیموں
11	BRM-2058	2009-09-30	کے تعاون سے بھی کچھ گاڑیوں کے انجن تبدیلی
12	BRM-2063	2008-07-15	کروائے جارہے ہیں۔ اس سلسلہ میں اب تک
13	BRM-2068	2010-09-16	محکمہ اپنے محدود فنڈز سے پانچ گاڑیاں مرمت
14	BRM-2069	2010-07-08	کروا چکا ہے جبکہ وائلڈلائف کنزرویشن کے
			اداروں سے چار گاڑیاں مرمت کروائی جارہی
			ہیں۔

(ج) سال 2005 میں خریدی گئی،Toyota Hilux ڈبل کیبن پک اپ گاڑیاں صحرائے چولستان میں قائم کی گئی وائلڈ لائف چیک پوسٹ پر ڈیوٹی سر انجام دیتی ہیں۔ مختلف اوقات میں گاڑیاں دوران ڈیوٹی کبھی کبھار خراب ہوتی رہتی ہیں اور مرمت ہو کر واپس اپنی ڈیوٹی پر چلی جاتی ہیں۔ گاڑیاں کسی حادثے کے نتیجے میں خراب نہیں ہوئیں۔ گاڑی خراب ہو جائے تو اسے متعلقہ ہیڈ کوارٹر پر لایا جاتا ہے۔ اور مرمت کروا کر دوبارہ صحرائے چولستان میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات فنڈز کی کمی کی وجہ سے گاڑیوں کی مرمت میں تاخیر ہو جاتی ہے تاہم جیسے ہی فنڈز موصول ہوتے ہیں گاڑیاں مرمت کروائی جاتی ہیں۔

رمضان بازاروں میں اشیاء خوردونوش کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

*9237: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رمضان بازاروں میں ملنے والی اشیاء خوردونوش کم معیار کی ہوتی ہیں؟

(ب) حکومت رمضان بازاروں میں معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ رمضان بازار میں ملنے والی اشیاء کم معیار کی ہوتی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی ماہ رمضان میں عوام کو معیاری اور کم قیمت اشیاء کی فراہمی اولین ترجیح ہوتی ہے۔ جس کے لئے ایک زبردست پلان ترتیب دیا جاتا ہے۔

1. رمضان بازاروں میں مہیا کئے جانے والے آٹے کی کوالٹی دو طرح سے چیک کی جاتی ہے۔ سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریز سے آٹے کے نمونے چیک کروائے جاتے ہیں، ناقص رپورٹ پر ملوں کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور ان کا کوٹا بھی بند کر دیا جاتا ہے۔
2. پھلوں اور سبزیوں کی کوالٹی مارکیٹ کمیٹی کا عملہ چیک کرتا ہے اور کم معیاری اور گلی ہوئی سبزیوں اور پھلوں کو ہٹا دیا جاتا ہے۔
3. ایگریکلچر فیئر پرائس شاپ پر فراہم کی گئی دالوں سبزیوں اور پھلوں پر 20٪ فنڈ کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ گل سڑ جانے والی اشیاء کو تلف کر دیا جاتا ہے اور ان کی جگہ فریش مال رکھا جاتا ہے۔ رمضان 2017 میں اس سلسلہ میں 1352.00 ملین روپے دیئے گئے۔
4. منسٹر اور سیکرٹری صاحبان کا ڈیوٹی روسٹر جاری کیا جاتا ہے جو کہ دوسرے انتظامات کے ساتھ اشیاء کا معیار بھی چیک کرتے ہیں اور روزانہ کی بنیادوں پر چیف سیکرٹری کو رپورٹ کرتے ہیں۔
5. اس کے علاوہ فوڈ اتھارٹی کا عملہ بھی اشیاء کا معیار، تاریخ تیاری اور میعاد ختم چیک کرتا ہے اور موقع پر سزا دیتا ہے۔

پنجاب میں جنگلات کے رقبہ اور درختوں سے متعلقہ تفصیلات

*9496: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) WHO کے معیار کے مطابق صوبہ میں کل کتنے رقبہ پر جنگلات ہونے چاہیں اور اس وقت کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں نیز محکمہ ،جنگلات کے رقبہ کو بڑھانے کے لئے کس پالیسی پر عملدرآمد کرتا ہے مالی سال 13-2012، 14-2013، 16-2015 اور 17-2016 میں صوبہ میں جنگلات کے رقبہ میں سال بہ سال کتنا اضافہ کیا گیا؟

(ب) نہروں کے کنارے اور سڑکوں کے کنارے، جنگلات لگے ہوئے رقبہ میں جب درخت اپنی اچھی عمر کو پہنچتے ہیں تو ان کو کاٹ کر revenue میں اضافہ اور ان کی جگہ دوسرے درختوں کے پودے لگانے کی کوئی پالیسی موجود ہے مالی سال 13-2012 تا 17۔ 2016 سال وار کتنے

درخت کاٹے گئے اوران سے سال بہ سال کتناrevenue خزانہ میں جمع ہوا اور کیا کاٹے گئے درختوں کی جگہ دوسرے درختوں کے پودے لگائے گئے؟

(ج) محکمہ جنگلات کے ماہرین نے کون کون سے پودے سڑکوں اور نہروں کے کناروں کے ساتھ لگانے کی سفارش کی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) کسی بھی ملک میں تقریباً25فیصد رقبہ پر جنگلات ہونا ضروری ہے۔اس وقت صوبہ پنجاب میں تقریباً3.1فیصد پر جنگلات کا رقبہ ہے۔ محکمہ فارسٹ پالیسی پر عملدرآمد کرتا ہے جس کے تحت ترقیاتی اور غیر ترقیاتی سکیم ہائے کے ذریعے محکمہ اپنے رقبہ جات اور پرائیویٹ رقبہ جات پر درخت لگا کر جنگلات میں اضافہ کرتا ہے۔صوبہ پنجاب میں16,39,497 ایکڑ اور قطاروں کی شکل میں نہروں، سڑکات اور ریلوے لائن کے کنارے 29395 ایونیو مائل پر جنگلات کا رقبہ موجود ہیں۔

صوبہ پنجاب میں سال13۔2012 تا سال17۔2016 میں درج ذیل رقبہ جات پر جنگلات لگائے گئے:

وسطی زون

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار وسڑکات
2012۔13	1482ایکڑ	154.5ایونیومائل
2013۔14	877.43ایکڑ	182.7ایونیومائل
2014۔15	864ایکڑ	277ایونیومائل
2015۔16	21ایکڑ	502ایونیومائل
2016۔17	1214.87ایکڑ	400.5ایونیومائل
ٹوٹل	4459.3ایکڑ	1516.7ایونیومائل

جنوبی زون

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار وسڑکات
2012۔13	2067ایکڑ	349.80ایونیومائل
2013۔14	1906.30ایکڑ	216ایونیومائل
2014۔15	2135ایکڑ	153ایونیومائل

2015-16	2226.60ایکڑ	101ایونیومائل
2016-17	3153.70ایکڑ	131ایونیومائل
ٹوٹل	11488.60ایکڑ	950.80ایونیومائل

شمالی زون

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار وسڑکات
2012-13	3167ایکڑ	207ایونیومائل
2013-14	2766ایکڑ	186ایونیومائل
2014-15	3119ایکڑ	78.5ایونیومائل
2015-16	3331ایکڑ	85ایونیومائل
2016-17	4932ایکڑ	401ایونیومائل
ٹوٹل	17315ایکڑ	957.5ایونیومائل

صوبہ پنجاب

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار وسڑکات
2012-13	6716ایکڑ	711.3ایونیومائل
2013-14	5549.73ایکڑ	584.7ایونیومائل
2014-15	6118ایکڑ	508.5ایونیومائل
2015-16	5578.6ایکڑ	688ایونیومائل
2016-17	9300.57ایکڑ	932.5ایونیومائل
ٹوٹل	33262.9ایکڑ	3425ایونیومائل

(ب) صوبہ پنجاب میں سبز درختان کی کٹائی پر مکمل پابندی ہے مزید یہ کہ نہری جنگلات ریونیو حاصل کرنے کے مقاصد کے تحت نہیں لگائے جاتے تاہم سڑکوں اور نہروں کے کنارے کھڑے درختان میں سے جو درخت خشک ہو جاتے ہیں یا پھر جو درخت آندھی سے گر جاتے ہیں ان کو نیلام کیا جاتا ہے۔ نیلام شدہ درختان سے حاصل ہونے والا ریونیو خزانہ سرکار میں جمع کروادیا جاتا ہے۔ جس رقبہ سے درختوں کی کٹائی کروائی جاتی ہے۔ وہاں پر اور خالی رقبہ پر

فنڈز کی دستیابی پر شجر کاری کی جاتی ہے۔ سال13۔2012 تا17۔2016 میں جو درخت نیلام کئے گئے ان سے جو ریونیو حاصل ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

وسطی زون

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012۔13	9762	10,29,94,383
2013۔14	8990	7,37,75,421
2014۔15	12922	8,90,34,822
2015۔16	8701	9,94,15,518
2016۔17	6041	3,17,29,804
ٹوٹل	46416	39,69,49,948

جنوبی زون

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012۔13	15555	25,36,04,000
2013۔14	27769	28,76,80,000
2014۔15	21821	19,12,18,000
2015۔16	9194	7,35,59,000
2016۔17	5747	9,08,55,000
ٹوٹل	80086	89,69,16,000

شمالی زون

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012۔13	26534	22,51,88,114
2013۔14	13646	19,45,32,013
2014۔15	13811	17,10,55,427
2015۔16	5583	3,22,83,753
2016۔17	10900	3,59,47,481
ٹوٹل	70474	65,90,06,788

صوبہ پنجاب

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012۔13	51851	58,17,86,497
2013۔14	50405	55,59,87,434

2014-15	48554	45,13,08,249
2015-16	23478	20,52,58,271
2016-17	22688	15,85,32,285
ٹوٹل	196976	1,95,28,72,736

(ج) محکمہ جنگلات کے ماہرین جگہ اور آب وہوا کو مد نظر رکھ کر مختلف پوداجات لگانے کی سفارش کرتے ہیں جن میں علاقہ کے حساب سے شیشم، پاپولر، سمبل، سفیدہ، ارجن، فراش، تُن، گل کین، جامن، توت، پھلائی، بکائن، ملبری، کیکر، املتاس، بوتل برش، نیم اور سرس وغیرہ تجویز کئے جاتے ہیں۔

پنجاب بھر میں سوسائٹیز، فرمز، کمپنیز اور مساجد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*9407: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں سوسائٹیز، فرمز اور کمپنیز کی رجسٹریشن کے لئے دفاتر موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مساجد، مدارس اور NGO's کو بھی یہی ادارہ رجسٹرڈ کرتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا اداروں کی رجسٹریشن کا اختیار رکھنے والی اتھارٹی کے پاس ان اداروں کی رجسٹریشن کے بعد کسی بھی مرحلے پر کسی بھی شکایات یا منظور کردہ شرائط کی خلاف ورزی یا حدود سے تجاوز کی صورت میں ان اداروں کو چیک کرنے، روکنے، انکوائری کرنے یا سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے؟

(د) کیا حکومت گڈ گورنس کے قیام اور بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے قواعد میں موجود اس خامی کو دور کرتے ہوئے ان اتھارٹیز کو متعلقہ اختیار دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں سوسائٹیز، فرمز، این جی اوز کی رجسٹریشن کے لئے دفاتر موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج)

1. فرم کی رجسٹریشن پارٹنر شپ ایکٹ1932 کے تحت کی جاتی ہے اور اس ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے پاس چیک کرنے کا اختیار ہے۔
2. سوسائٹیز کی رجسٹریشن۔سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ1860 کے تحت کی جاتی ہے اور اس ایکٹ میں رجسٹریشن کے بعد اس کی کسی شق کی خلاف ورزی کی صورت میں رجسٹرار کو اس کو کینسل کرنے کا اختیار نہ ہے تاہم ڈائریکٹوریٹ جنرل نے اس قانون میں مختلف ترامیم کر کے محکمہ کو بھجوائی ہوئی ہیں جو زیر غور ہیں۔

(د) کیا حکومت گڈ گورنس کے قیام اور بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے قواعد میں موجود اس خامی کو دور کرتے ہوئے ان اتھارٹیز کو متعلقہ اختیار دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

جی ہاں!ڈائریکٹوریٹ جنرل نے ان خامیوں کے تدارک کے لئے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ1860 میں مختلف ترامیم تجویز کی ہیں جو کہ محکمہ کے زیر غور ہیں۔

سیالکوٹ میں سور کے شکار پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*9532: **چودھری طارق سبحانی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجوات سیکٹر تحصیل و ضلع سیالکوٹ کے گردونواح میں سُور کے شکار پر محکمہ کی جانب سے پانچ سال قبل پابندی عائد کی گئی تھی اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست کہ مذکورہ سُور علاقہ میں کسانوں کی فصلوں کو تباہ کر رہے ہیں جس پر انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ سُور کے شکار کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) بجوات سیکٹر تحصیل و ضلع سیالکوٹ اور اس کے گردونواح کے 14319 ایکڑ رقبہ کو گیم ریزرو قرار دیا گیا ہے اور یہاں ہر قسم کے شکار پر پابندی ہے تاکہ یہاں موجود جانوروں اور پرندوں کی اقسام کو تحفظ دیا جا سکے تاہم علاقے کے زمیندار حضرات سور کی تلفی کے لئے ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اینڈ پارکس پنجاب سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کو زمینداروں اور محکمہ زراعت کی طرف سے علاقہ میں سوروں کی طرف سے فصلوں کی تباہی کے باعث نقصان اٹھائے جانے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ بجوات سیکٹر نہ صرف سرحدی علاقہ ہے بلکہ گیم ریزرو بھی ہے۔ یہاں پائی جانیوالی قیمتی جنگلی حیات پاڑہ ہرن، تیتر اور ہجرت کر کے آنے والے پرندوں سرخاب اور مگھ وغیرہ کی نسل کے تحفظ کے پیش نظر علاقے میں شکار کی اجازت دینے کی ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے تاہم علاقے کے زمیندار اور کسان کسی قسم کے تحفظات کی صورت میں صرف سوروں کو تلف کرنے کا خصوصی اجازت نامہ کے حصول کے لئے ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اینڈ پارکس کے دفتر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ڈی جی انڈسٹریز پرائسز و ٹیکس پنجاب میں

نئے سروس رولز اور ملازمین کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*9408:جناب محمد ثاقب خورشید: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ جنرل آف انڈسٹریز، پرائسز، ویٹس اینڈ میٹرز پنجاب میں نئے سروس رولز بنے ہیں اور پرانے سروس رولز میں ترامیم کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو نقل فراہم کی جائے؟

(ب) کیاان ترامیم پر محکمہ کے آفیسرز / آفیشلز نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا تو کیاان تحفظات کو دور کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی کی سفارشات کیا تھیں اور کیاان پر عمل کیا گیا اگر نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) مذکورہ بالا ڈائریکٹریٹ کے کلریکل / ٹیکنیکل سٹاف بی ایس۔1 تا بی ایس۔16 کی تمام کیڈر پوسٹس کی 2001 سے اب تک کوئی اپ گریڈیشن کی گئی تو کس سکیل سے کس سکیل میں کی گئی اگر نہیں کی گئی اور کوئی کیڈر / پوسٹ اپ گریڈیشن سے محروم رہی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا بی ایس۔16 کے statistician کی گریڈ بی ایس۔17 میں پروموشن کے لئے بھی اتنی اسامیاں رکھی گئی ہیں جتنی دیگر اور کیڈر کے لئے رکھی گئیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انڈسٹریز، پرائسز، ویٹس اینڈ میٹرز پنجاب میں نئے سروس رولز بنے ہیں اور پرانے سروس رولز میں ترامیم کی گئی ہیں جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نئے سروس رولز 2016 پر محکمہ کے آفیسرز / آفیشلز نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا اور ان تحفظات کو دور کرنے کے لئے سروس رولز کمیٹی بنائی گئی

تھی۔اس کمیٹی نے تمام تحفظات کا جائزہ لینے کے بعد چند سفارشات پیش کی جو کہ مختلف اسامیوں کی اپ گریڈیشن کی وجہ سے ابھی تک محکمہ کے زیر غور ہیں۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ جنرل کے کلریکل / ٹیکنیکل سٹاف بی ایس۔1 تا بی ایس۔16 کی مختلف کیڈر کی پوسٹیں اپ گریڈ کی گئی ہیں جو کہ مختلف سکیل کی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسامیوں کو اپ گریڈ کرنا محکمہ /ڈائریکٹوریٹ کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔بلکہ محکمہ فنانس کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

(د) Statistician اور دیگر کیڈر کی پروموشن کے لئے نئے رولز میں وہی طریق کار رکھا گیا ہے جو کہ سابقہ رولز میں تھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: حزب اختلاف کے معزز ممبران نے آج اچھی ہدایت پر عمل کیا ہوا ہے۔آپ نے اپنے چیئرمین کی ہدایت پر عمل کیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔آپ سب معزز ممبران مہربانی کر کے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔میرے خیال میں آپ لوگوں نے باز نہیں آنا۔میاں محمود الرشید! آپ مہربانی کر کے اپنی نشست پر بیٹھ جائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی نشستوں پر واپس بٹھائیں۔اس طرح تو میں ایوان کی کارروائی نہیں چلا سکتا۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نہیں چاہتے کہ آج ایوان کی کارروائی مزید چلائی جائے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 27۔فروری2018 صبح10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

منگل،27۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،10۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 18

1029

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرارداد یں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

2۔ محترمہ فاطمہ فریحہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، نشتر میڈیکل کالج، راولپنڈی میڈیکل کالج، فیصل آباد میڈیکل کالج کی طرح قائداعظم میڈیکل کالج کو بھی میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔

4۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایل ڈی اے کی طرف سے ڈکلیئر کی گئی
کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو فوری مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

1031

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،27۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،10۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَوۡمَ نَدۡعُواْ كُلَّ أُنَاسِۭ بِإِمَامِهِمۡۚ فَمَنۡ
أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ يَقۡرَءُونَ كِتَٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُونَ
فَتِيلٗا ٧١ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِۦٓ أَعۡمَىٰ فَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ أَعۡمَىٰ
وَأَضَلُّ سَبِيلٗا ٧٢

سورۃ بنیٓ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور اُن پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (72)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

شاہدرہ لاہور کے رہائشی پطرس مسیح اور ساجد مسیح پر ایف آئی اے کی جانب سے تفتیش میں غیر فطری اور غیر اخلاقی طریقہ اپنانا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ شاہدرہ کا یہ واقعہ ہے اور "پاکستان ٹوڈے" نے 26۔فروری کو اسے رپورٹ کیا ہے۔ وہاں پر ایک نوجوان اٹھارہ سال کا بچہ جس کا نام پطرس مسیح ہے اس کو blasphemy suspect کے طور پر پکڑا گیا، پھر اس کے ایک کزن جس کا نام ساجد مسیح ہے اس کو ایف آئی اے کے سپرد کر دیا گیا اور ایف آئی اے میں جب وہ گیا تو ہماری تفتیشی ایجنسیوں کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے مدعیوں کے سامنے اس کی انوسٹی گیشن شروع کر دی، ان کو وہاں احاطے میں شدید مارا گیا، threat کیا گیا اور پھر اس کو چوتھی منزل پر لے گئے اور وہاں پر جو کچھ ہوا وہ آپ اخبار میں پڑھ سکتے ہیں، اس کو زبردستی کہا گیا کہ تم اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ sexual assault کرو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ انوسٹی گیشن کرنے کا کون سا طریقہ ہے؟ یہ تو میں سمجھتی ہوں کہ اتنی شرمناک بات ہے کہ ہم اخلاقی طور پر اتنے گر گئے ہیں کہ ہمارے ادارے جو ہیں وہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ یہ کیسی بات کر رہی ہیں۔ آپ اداروں سے متعلق ایسی بات نہ کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ اخبار نے رپورٹ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ اخبار کی خبر کو زیادہ authentic سمجھتی ہیں اور اپنے اداروں کے اوپر تنقید شروع کر دیتی ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا اس فیملی کے ساتھ بالکل contact ہے، وہاں پر لوگ اتنے پریشان ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اپنے اداروں پر بلاوجہ تنقید شروع کر دی ہے، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ان کے گھروں کو تالے لگ گئے ہیں، لوگ وہاں جا نہیں سکتے، پولیس کی protection ان کو نہیں مل رہی، وہاں پر ایف آئی اے والوں نے ایک انوسٹی گیشن ٹیم بنائی ہے۔ میری یہ استدعا ہو گی کہ وہاں پر ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے یا JIT بنائی جائے جس میں باقی اداروں کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، کوئی JIT اس پر نہیں بنائی جاتی، اخبار کی خبر پر JIT نہیں بنتی، Sorry۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ اخبار کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ یہ بچہ چوتھی منزل سے گرا ہے اور یہ میو ہسپتال میں داخل ہے اسے کوئی طبی امداد بھی نہیں مل رہی جگہ جگہ سے اس کا fracture ہو گیا ہے اس کی ٹانگ بھی ٹوٹی ہوئی ہے لیکن اسے کوئی طبی امداد نہیں مل رہی۔ میں کوئی کہانی نہیں سنا رہی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اداروں پر اس طرح تنقید نہ کریں۔ آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ شاہدرہ میں اس طرح کا ایک incident report ہوا ہے۔ جہاں تک ساجد کا تعلق ہے رات دو بجے اس کا میو ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ نمبر 1 فرسٹ فلور میں آپریشن ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے خود بھی ایف آئی کے ڈائریکٹر جنرل سے بات کی ہے چونکہ انہوں نے اسے پکڑا تھا کہ ٹیلیفون use ہوا ہے تو ہم نے کہا کہ آپ اس کی CDR منگوائیں کہ اس کے

پاس یہ سارا مواد کہاں سے آیا۔ جہاں تک میری بہن نے بات کی ہے ہم پہلے بھی اس کا treatment کروا رہے ہیں رات کو اس کا آپریشن ہوا ہے میں آج پھر میو ہسپتال جاؤں گا اور اگر آپ کہیں تو میں کل تک طبی حوالے سے اس کی ساری رپورٹ پیش کروں گا۔ باقی جو دوسرے معاملات ہیں اس سلسلے میں ہمارے بھائی جناب شہزاد منشی ، شکیل صاحب اور دوسرے دوست گئے تھے وہاں پر ہمارے جید علمائے کرام اور مذہبی لیڈران کے ساتھ کمیٹی بھی بنائی تاکہ جو درست بات ہے وہ کی جائے۔ ایسے ہی کسی انسان کو پھنسایا نہ جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں نے اجلاس کے بعد میو ہسپتال جانا ہے بے شک میری بہن بھی میرے ساتھ چلیں اس کا آپریشن بھی کرایا ہے اور اسے باقی ساری طبی سہولیات بھی مہیا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب اسے دیکھ لیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر بات ہو گئی ہے۔ پہلا سوال نمبر 8753 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8755 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3021 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال pending کر دیئے جائیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ڈرگ کنٹرول پروگرام پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*9295: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر آبکاری ، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا؟

(ب) اس پروگرام پر عملدرآمد کے حوالے سے کیاپیشرفت ہوئی ہے،تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ہذا نے "ڈرگ کنٹرول پروگرام" کے نام سے کوئی پروگرام/پراجیکٹ شروع نہ کیاہے۔

(ب) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!صوبہ بھر میں ڈرگ کنٹرول پروگرام پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات کے متعلق میرا سوال تھا کہ کیایہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا۔اگر آپ دیکھیں تو انہوں نے اس کا بڑا مختصر سا جواب دیاہے کہ ایسا کوئی پروگرام نہیں کیا گیااور اس پراجیکٹ پر کوئی کام بھی شروع نہیں ہوا۔کیامیں آپ کی وساطت سے جان سکتی ہوں کہ پھر یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کرتا ہے،اس کا دائرہ کار کیاہے اور کون سا ڈیپارٹمنٹ ڈرگ کنٹرول پروگرام کاکام کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!یہ سوال ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھا لیکن انہوں نے ہمیں یہ سوال کیا ہے۔ڈرگ کنٹرول کے حوالے سے 2011-12 میں لاہور میں ڈرگ فری سٹی پراجیکٹ شروع کیا گیا تھااور یہ 2014-15 تک تین سال کا

پراجیکٹ تھا جس میں(Anti-Narcotics Force(ANF نے 60 فیصد polling کیا اور پنجاب حکومت نے 40 فیصدpolling کیا اس سے لاہور میں منشیات کے خاتمے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کئے گئے۔ ڈرگ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سےrelated ہے اگر یہ منشیات کے حوالے سے سوال ہو تو منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ آبکاری و محصولات کام کر رہا ہے اور ابھی اسی سال recentlyوزیر اعلیٰ نے ہماری requestپر ایک ڈی جی ایکسائز انٹی نار کو ٹکس کی اسامیcreate کی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس سال پنجاب کی چار ڈویژن میں ایکسائز کے پولیس سٹیشن بھی بنا رہے ہیں جو منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے اور محکمے میں نئے لوگوں کو بھی لایا جارہا ہے کیونکہ اس وقت ہمارے محکمے میں منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے اتنے لوگ نہیں ہیں اس لئے نئیrecruitments بھی ہو رہی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ پوری طرح سے محکمے کیcapacity build کر دی جائے گی اور پورے پنجاب میں بڑی سختی سے منشیات کو کنٹرول کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کا سوال نہیں تھا تو پھر اسے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں جانا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیتے ہیں۔ محترمہ! ہم اس سوال کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کوrefer کر رہے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ بہت ہیimportant issue ہے ہماری نوجوان نسل ضائع ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس سوال کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کوrefer کر دیا گیا ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کا تفصیل سے جواب دے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اور خاص طور پر بستیوں اور ایسے علاقوں میں لوگ جگہ جگہ کھڑے ہو کر یہopenly کر رہے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ اسے کنٹرول کیوں نہیں کر رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل صحیح۔ اگلا سوال نمبر 8599 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9423 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8869 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9381: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار فیصل آباد ڈویژن (جھنگ برانچ، گوگیرہ برانچ) میں حال ہی میں درجہ چہارم کی خالی اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے یا اس کا عمل جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی بھرتی پالیسی کے مطابق خواتین کو empower کرنے کے لئے سرکاری ملازمتوں میں 15 فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور کتنی اسامیوں کے لئے اشتہار جاری کیا گیا اور حکومت کی پالیسی کے مطابق کتنی خواتین بھرتی کی گئیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کرتے وقت حکومت کی پالیسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مختص کوٹا کے مطابق خواتین بھرتی نہیں کی گئی تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ذاتی مفاد کی خاطر حکومت کے قوانین اور پالیسی کی دھجیاں اڑانے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی(جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) لوئر گوگیرہ ڈویژن فیصل آباد اور جھنگ ڈویژن LCC ویسٹ میں درجہ چہارم کی خالی اسامیوں پر حکومت پنجاب کی جاری کردہ کنٹریکٹ ملازمت پالیسی2004 اور سروس رولز کے مطابق بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ Woman Empowerment Policy کے مطابق خواتین کے لئے15 فیصد کوٹا مختص ہے۔

(ج) فیصل آباد لوئر گوگیرہ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 28 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا تھا۔ ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح جھنگ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 113 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا تھا ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ اشتہار گورنمنٹ کی بھرتی پالیسی کے مطابق تمام کوٹے مد نظر رکھتے ہوئے دیئے گئے، بھرتی کی تفصیل ضمیمہ (پ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لوئر گوگیرہ ڈویژن میں28 میں سے 21 اور جھنگ ڈویژن میں113 میں سے 67 اسامیاں بیلداروں کی تھیں۔ بیلدار کی ڈیوٹی نہر کی دیکھ بھال کرنا ہوتی ہے۔ اسے دن رات نہروں پر کسی اور کلہاڑی کا کام کرنا ہوتا ہے اور نہروں کے بند ٹوٹنے کی صورت میں پانی میں تیرنا بھی ہوتا ہے۔ جو خواتین کے لئے بہت مشکل بات ہے۔ اس وجہ سے بیلدار کی اسامیوں پر خواتین کو بھرتی نہ کیا گیا ہے۔ حکومت کی بھرتی پالیسی کے مطابق ایک خاتون کو بطور خاکروب جھنگ ڈویژن جھنگ میں بھرتی کیا گیا ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی جاری کردہ کنٹریکٹ ملازمت پالیسی2004 اور سروس رولز کے مطابق بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے اور کسی پالیسی کی خلاف ورزی نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ملازمین کی بھرتی میں تمام حکومتی پالیسیوں کو مد نظر رکھا گیا ہے اور کسی قسم کی کوئی خلاف ورزی نہ کی گئی ہے۔ اگر کسی قسم کی بھی کوئی خلاف ورزی کی شکایت موصول ہوتی ہے یا کوئی

خلاف ورزی محکمہ کے نوٹس میں آتی ہے تو اس کی باقاعدہ محکمانہ انکوائری ہوتی ہے اور خلاف ورزی کرنے والے افسران وملازمین کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں خواتین کے کوٹا سے متعلق سوال کیا گیا تھا اور جواب میں مانا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق خواتین کا کوٹا 15 فیصد ہے۔ اگر خواتین کا کوٹا 15 فیصد ہے تو یہاں پر خواتین کی 22 سیٹیں بنتی ہیں لیکن یہاں صرف ایک خاتون کو appoint کیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ 15 فیصد کوٹا کے مطابق خواتین کو jobs دی گئی ہیں یا نہیں اگر نہیں دی گئیں تو کیوں نہیں دی گئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل سروس رولز 2004 کے مطابق خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مقرر ہے اور یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے۔ اب فیصل آباد لوئر گوگیرہ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 28 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا اسی طرح جھنگ ڈویژن میں درجہ چہارم کی کل 113 اسامیوں کا اشتہار دیا گیا۔ یہاں زیادہ اسامیاں بیلداروں اور چوکیداروں کی تھیں، بیل دار اور چوکیدار نے محکمہ آبپاشی میں دن رات کسی اور کلہاڑی کا کام کرنا ہوتا ہے۔ نہروں کے بند ٹوٹنے کی صورت میں پانی میں تیرنا بھی ہوتا ہے اس لئے پہلے ان کی fitness چیک کی جاتی ہے۔ یہاں صرف خاکروب کی سیٹ پر خواتین آئی ہیں صرف تین لوگوں نے apply کیا تھا اور ان تینوں کی fitness نہیں تھی اس لئے یہ مجبوری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درجہ چہارم کے علاوہ آپ کے محکمے کی باقی Public appointments through Service Commission ہوتی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 9464 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9470 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: عباسیہ کینال میں پانی چوری اور سیم و تھور کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*9487: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجند ہیڈ ورکس سے نکلنے والی عباسیہ کینال جس میں 2003 میں پانی چھوڑا گیا لفٹ پمپ سے پانی چوری کرنے کی 30۔ ستمبر 2017 تک سالانہ کتنی رپورٹس محکمہ کو موصول ہوئی ہیں پانی چوری کرنے والوں کے نام بتائے جائیں نیز محکمہ نے کیا کارروائی کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس نہر کے علاقہ میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثرہ ہوئی ہے۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ بذریعہ کنسلٹنٹ (Project Irrigated Agriculture Punjab) مکمل ہو گئی اس کے تحت بہاولپور اور رحیم یار خان کا 38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا جائے گا اور 18-2017 کے بجٹ میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں:

1. Mitigation of water logging in Distt. Rahim Yar Khan
2. Reclamation of water logged area the command area of Abbasia canal.

30۔ ستمبر 2017 تک ان دو پراجیکٹ پر ضلع رحیم یار خان اور اور ضلع بہاولپور میں کیا کام ہوا ہے۔ ان پراجیکٹس کا کیا سکوپ ہے علیحدہ علیحدہ سے ان پراجیکٹس کی مالیت کیا ہے۔ اب 30۔ ستمبر 2017 تک ان پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف)

i. عباسیہ لنک کینال کو 2003 تا سال2004 تک تجرباتی Testing Procedure طور پر چلایا گیا اور پھر باقاعدہ طور پر سال 2005 میں آپریشنل کر دیا گیا اور اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سال 2007 تک پنجند ہیڈ ورکس ڈویژن کے ذمہ رہی۔ جب سال 2005 سے نہر کے باقاعدہ آپریشنل ہونے کے بعد محکمہ نے پانی چوروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ تھانہ جات کو سال 2005 تا سال 2007 تک 57 یادداشتیں بابت اندراج پرچہ مختلف پولیس سٹیشن کو بھجوائی گئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	سال	تھانہ یادداشتیں			ایف آئی آر	تعداد قاصران
		چنی گوٹھ	لیاقت پور	کھتزی بنگلہ		
1	2005	18	16	06	2	40
2	2006	04	04	--	0	08
3	2007	03	--	06	0	09
ٹوٹل میزان		25	20	12	02	57

ii. بعد ازاں بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 1963945 مورخہ 2007۔11۔20 کو عباسیہ لنک کینال کا انتظامی کنٹرول خانپور کینال ڈویژن کے حوالے کر دیا گیا۔ سال 2007 تا سال 2010 کے دوران پانی چوری کے وقوعہ جات کے قاصران کی کل تعداد 950 اور اسی سلسلہ میں محکمہ نے مختلف پولیس سٹیشن میں 167 ایف آئی آر کا اندراج کرایا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تھانہ یادداشتیں				ایف آئی آر	تعداد قاصران
		چنی گوٹھ	لیاقت پور	ڈیراور	احمد پور		
1	2008	32	03	45	--	25	104
2	2009	18	05	65	--	34	61
3	2010	11	01	82	14	108	785
ٹوٹل میزان		61	09	192	14	167	950

iii. بعد ازاں عباسیہ لنک کینال کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 39۔8236 مورخہ 2010۔08۔29 کے ذریعے سال 2010 میں احمد پور کینال ڈویژن کے ذمہ سونپی گئی ہے۔ احمد پور کینال ڈویژن نے پانی چوروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ تھانہ جات کو سال 2011 سے 30۔ ستمبر 2017 تک 2054

یادداشتیں بابت اندراج پرچہ پولیس بھجوائی گئیں اور تقریباً 66ایف آئی آر مختلف تھانوں میں درج ہوئیں۔

تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تھانہ یادداشتیں			ایف آئی آر	تعداد قاصران
		ڈیرہ اوار	چنی گوٹھ	احمد پور صدر		
1	2011	324	142	70	24	769
2	2012	38	28	09	09	219
3	2013	205	15	37	18	637
4	2014	162	159	26	14	569
5	2015	276	110	18	--	522
6	2016	79	41	08	01	212
7	2017	215	79	13	--	421
ٹوٹل میزان		1299	574	181	66	3349

نوٹ: سال2005تا2017تک کل مالیتی۔/2,99,90,78,374(2999.078) ملین کا تاوان قائم کیا گیاہے اور کھتونی میں عملدرآمد کے بعد محکمہ مال کو بھجوادیا گیا جس کی وصولی محکمہ مال سے متعلقہ ہے۔

(ب)

1. علاقہ کے مکین اور اُن کے نمائندگان کی نشاندہی کے بعد سکیم نمبر1 Mitigation of water logging in Distt Rahim Yar Khan کی Feasibility Report جو کہPIAP/NESPAKسے منظور ہونے کے بعد محکمہ ہذانے اس سکیم کاPC-Iپی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوادیاہے۔جن کی باقاعدہ انتظامی منظوری آنا ابھی باقی ہے اوراسی طرح سکیم نمبر2 Reclamation of water logged area of the command area of Abbasia Canal کو بھی موثر کرنے کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کئے جارہے ہیں۔
2. چونکہ سکیموں کی انتظامی منظوری ومالیتی فنڈز آنا ابھی باقی ہے لہٰذا30۔ستمبر2017 میں ان دوپراجیکٹس پر ضلع رحیم یار خان اور ضلع بہاولپور میں کوئی کام نہ ہواہے۔سکیموں کی منظوری اور فنڈز مہیاہونے پر ان سکیموں کو شروع کرنے کے لئے بروئے قانون کارروائی کی جائے گی۔

مزید برآں سکیم نمبر1کا ابتدائی تخمینہ مبلغ 1607.76 ملین اور سکیم نمبر2کا ابتدائی تخمینہ1800.00 ملین روپے ہے

3. سکیم نمبر1 سے 24000ایکڑ اور سکیم نمبر2 سے36000ایکڑ رقبہ دوبارہ کاشتکاری کے قابل ہو جائے گا۔
4. 30۔ستمبر2017تک ان دو سکیموں پر حکومتی خزانہ سے کوئی فنڈز ادا کئے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی اخراجات ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجند ہیڈ ورکس ڈویژن، عباسیہ لنک کینال، خانپور کینال ڈویژن پھر احمد پور کینال ڈویژن اس کا انتظام تین ڈویژن کے سپرد ہوتا رہا ہے۔ اس میں پانی چوری کے حوالے جو کیسز درج ہوئے ہیں وہ ایک جگہ پر57 ہیں ،خانپور کینال ڈویژن کی طرف سے 950ہیں اور احمد پور کینال ڈویژن کی طرف سے 3349 کیسز درج ہوئے ہیں۔ اس میں جو جمع خرچ ہوا جو سزا ہوئی جو recovery ڈالی ہے وہ 2۔ارب 99 کروڑ 90 لاکھ 78 ہزار 374 روپے بنتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے کتنی رقم وصول ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جواب سے جو figures پڑھی ہیں وہ بالکل درست ہیں یعنی سال 2005 تا 2017 تک کل مالیتی 2999.078 ملین روپے کا تاوان قائم کیا گیا ہے۔ اس کی recovery محکمہ انہار نہیں کرتا بلکہ یہ بورڈ آف ریونیو کا کام ہے اور بورڈ آف ریونیو کے figures کا مجھے علم نہیں ہے۔ اس کا جواب بورڈ آف ریونیو والے ہی دے سکتے ہیں۔ ہمارا کام ان پر FIRs کروانا اور ان کے خلاف تاوان ڈالنا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال پر insist نہیں کرتا لیکن میں گزارش کروں گا کہ محکمہ کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے cases کو follow کرے۔ میرا یہ valid ضمنی سوال ہے کہ محکمہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کتنی recovery ہوئی ہے؟ بہر حال میں اس ضمنی سوال کو چھوڑتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے اس نہر کا خود visit کیا ہے۔ میرا وہاں پر ایک زمیندار دوست ہے اور اس کی زمین water logged ہو گئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ صرف ایک موگا نہیں بلکہ پوری کی پوری ایک نہر ناجائز طور پر اس کی زمین کے ساتھ ساتھ نکالی گئی ہے۔ اس نہر سے کئی زمیندار پانی لے

رہے ہیں اور یہ نہر اب بھی چل رہی ہے۔بہت سارے لوگ اس نہر سے غیر قانونی موگے لگا کر پانی چوری کر رہے ہیں۔ بعض حساس اداروں کے ریٹائرڈ افسران کو یہاں پر زمین ملی ہوئی ہے اور وہ بھی یہاں سے پانی چوری کر رہے ہیں۔میں محکمہ سے کہوں گا کہ اگر یہ پانی فالتو ہے تو محکمہ باقاعدہ ہوم ورک کر کے ان موگا جات کو regularize کر دے تاکہ چوری چکاری کا سلسلہ ختم ہو جائے کیونکہ اگر پانی available ہے تو تب ہی لوگ چوری کر رہے ہیں۔اس پانی چوری کی وجہ سے محکمہ کروڑوں روپے کما رہا ہے۔ محکمہ اس کی regularization میں رکاوٹ بنا ہوا ہے کیونکہ اس سے ان کی آمدنی ختم ہو جائے گی۔منسٹر صاحب ماشاءاللہ باصلاحیت اور معاملات کو سمجھتے ہیں۔وہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائیں اور میں بھی اس کمیٹی کو assist کروں گا۔کیا منسٹر صاحب اس کام کے لئے تیار ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر!ڈاکٹر سید وسیم اختر ریگولرائزیشن کی جو بات کر رہے ہیں اس حوالے سے already محکمہ نے ایک summary move کی ہوئی ہے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر اگر اس کمیٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ہم ان کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!ڈاکٹر سید وسیم اختر کو ساتھ بٹھائیں اور ان سے تجاویز لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال سے حزب اختلاف اور حکومتی بنچوں کی طرف سے ہم اس بات کو مسلسل point out کر رہے ہیں کہ اگر کہیں سے کوئی موگا ٹوٹتا ہے تو اس پانی کا استعمال ایک یا دو لوگ کرتے ہیں لیکن مقدمہ ان سب کے خلاف درج ہو جاتا ہے جو کہ اس موگا سے منسلک ہوتے ہیں۔اس کے بعد محکمہ پیسے لے کر آہستہ آہستہ اس مقدمہ سے بندے نکالتا رہتا ہے یعنی محکمہ کے لوگ اس کام کے بھی پیسے کماتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ایوان کی یہ متفقہ رائے بنی ہوئی تھی کہ اس قانون کو rationalize کریں،جو لوگ حقیقت میں پانی چوری کرتے ہیں صرف انہیں قانون کے دائرے میں لایا جائے اور پورے موگے کے لوگوں کو اس میں شامل نہ کیا جائے۔یہ طریق کار بالکل انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے لہٰذا اس کی rectification ہونی چاہئے۔منسٹر صاحب اس کے لئے کیا plan رکھتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے علم میں ہو گا کہ اسی حوالے سے یہاں پر جناب محمد عامر اقبال شاہ نے بھی بات کی تھی اور اس پر ایک کمیٹی بھی بن چکی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ جو لوگ پانی چوری کرتے ہیں ان کے خلاف FIRs درج ہونی چاہئیں بلکہ ہم تو صرف رپورٹ کرتے ہیں اور FIR درج کرنا اور investigate کرنا پولیس کا کام ہے۔ پہلے ہی یہ چیز اسمبلی میں point out ہو چکی ہے اور اس پر کمیٹی بن چکی ہے۔ اس کمیٹی کی جب تجاویز آ جائیں گی تو پھر ان پر محکمہ انشاءاللہ تعالیٰ عملدرآمد کرے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ بھی کاشتکار ہیں۔ میں التماس کروں گا کہ انہیں ایک مہینے کا وقت دیں اور یہ ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کریں۔ پہلے ہی اس معاملے کو take up کرتے ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اگر اسمبلی موجود رہتی ہے تو یہ ایک مہینے کے بعد ہمیں اس کی update پیش کریں۔ یہ معاملہ پچھلے پانچ سال سے لٹک رہا ہے لہٰذا اب اس کا فیصلہ ہو جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو جلد از جلد wind up کریں اور مکمل کرائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس نہر کی وجہ سے water logged ہو گیا یعنی اس نہر کے علاقہ میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس کے لئے دو projects بنائے گئے تھے۔ ان میں پہلا منصوبہ District Mitigation of water logging area the Reclamation of water logged کا ہے اور دوسرا Rahim Yar Khan. command area of Abbasia Canal. کا project بنایا گیا تھا۔ سب process مکمل ہونے کے بعد اس کا PC-I بن گیا۔ منسٹر صاحب نے خود admit کیا ہے کہ 2017-18 کے اندر ان سکیموں پر کام کرنا تھا لیکن جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

"اس سکیم کے تحت یہ سارا رقبہ زیر کاشت لایا جا سکتا ہے لیکن ان دونوں سکیموں پر حکومتی خزانے سے کوئی فنڈز ادا کئے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی اخراجات ہوئے ہیں۔"

جناب سپیکر! میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ ہمیشہ یہ سوتیلوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہمارے چھوٹے کاشتکار متاثر ہیں۔ یہ water logged area ہے۔ حکومت نے خود ہی منصوبہ بنایا لیکن اس کے لئے فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔ اس کے نتیجے میں ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ لاہور والوں کی priorities کچھ اور ہیں۔ ہمارے علاقے کی ترقی کے لئے منصوبے تو بنتے ہیں لیکن ہمیں فنڈز release نہیں کئے جاتے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں۔ اب اس حکومت کے دو یا اڑھائی مہینے رہ گئے ہیں اور مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں یہ فنڈز ملیں گے۔

جناب سپیکر! میں اسی لئے بار بار ایوان کے اندر یہ بات عرض کرتا ہوں کہ اب لاہور سے اتنا بڑا صوبہ govern نہیں ہوتا اس لئے ہمارا بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے۔ اس حوالے سے اسمبلی کی قرارداد منظور ہو چکی ہے۔ میں اس سلوک کی وجہ سے ٹوکن بائیکاٹ کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا جواب تو سُن لیں۔ ڈاکٹر صاحب! واپس تشریف لے آئیں اور اس کا جواب سُن لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا اس وقت گیلری میں محکمہ آبپاشی کے سیکرٹری موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ موجود تھے۔ میں نے خود ان کو یہاں بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر وہ کہیں چلے گئے ہیں تو ان کو واپس بُلوایا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر آبپاشی(جناب امانت اللہ خان شادی خیل):جناب سپیکر!سکیم نمبر1 Mitigation of water logging in District Rahim Yar Khanسے متعلق ہے۔یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی سے منظور ہو چکی ہے۔اب اس کاestimateفائنل ہو گا اور پھر یہ سکیمtendering processمیں جائے گی۔یہ 1600ملین روپے کی سکیم ہے۔محکمہ پی اینڈ ڈی سے یہ سکیم منظور ہو چکی ہے اور اس کے لئے رقم بھی مختص کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر!دوسری سکیم Reclamation of water logged area of the command area of Abbasia Canalکی ہے۔یہ سکیم consultantکی طرف سے clearہو چکی ہے۔اس کا تخمینہ 1800ملین روپے لگایا گیا ہے۔یہ سکیم 19-2018کے بجٹ کی windowمیں ڈالی گئی ہے اور انشاءاللہ یہ بھی منظور ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!آپ کی ایک سکیم تو منظور ہو چکی ہے۔

وزیر آبپاشی(جناب امانت اللہ خان شادی خیل):جناب سپیکر!ان کی ایک سکیم منظور ہو چکی ہے اور اسی لئے میں عرض کر رہا تھا کہ وہwalkoutنہ کریں بلکہ پہلے میرا جواب سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ کا بائیکاٹ بنتا ہی نہیں تھا کیونکہ آپ کی ایک سکیم تو منظور ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع کے پیسے ہمیں ملنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ کی ایک سکیم منظور ہو چکی ہے اور اس کے پیسے بھیreleaseکر دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!انشاءاللہ میں چیک کر لوں گا اگر اس سکیم کے پیسے نہ ملے ہوئے تو پھر میں منسٹر صاحب کے اس بیان کے اُوپر تحریک استحقاقmoveکرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ کی دوسری سکیم 19-2018 کی ہے جبکہ آپ کی پہلی سکیم تو منظور ہو چکی ہے اور اس کے پیسے بھیreleaseہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی اس سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کا بڑا valid point ہے کہ موگا جات کے حوالے سے کسانوں کو بہت سے problems face کرنے پڑتے ہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ موگا جات کے حوالے سے Pick and choose ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا جب ایک موگا ٹوٹتا ہے تو اس پورے موگا سے جتنے زمیندار پانی حاصل کرتے ہیں ان سب پر FIR درج ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب دو باتیں کر گئے ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا کہ ایک مہینہ اسمبلی رہے گی اور بعد میں کہہ گئے ہیں کہ دو اڑھائی مہینے اسمبلی رہے گی۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم کوئی اچھی بات کریں تو وزیر آبپاشی اس کو سُن لیا کریں۔ منسٹر صاحب نے بڑی مہربانی کی اور میرے حلقے میں موگا جات کے کافی سارے مسائل انہوں نے حل کروائے ہیں لیکن اس مسئلے کے حوالے سے آپ سے گزارش ہے کہ اس سوال کو pending فرما دیں یا اس کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلے direction دی ہے کہ جس معزز ممبر کا سوال ہے اُن کو کمیٹی میں شامل کیا جائے تو میری گزارش ہے کہ rural areas میں جہاں زمینداروں کے مسائل ہیں وہاں کے concerned MPA کو اُس کمیٹی میں شامل کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اس کمیٹی کے لئے آپ لکھ کر تجاویز دے دیں اور میں وزیر موصوف کو direct کر رہا ہوں کہ جس معزز ممبر کی طرف سے مثبت تجاویز آئیں اُن کو اُس میں شامل کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی time frame مقرر کر دیں کیونکہ وہ مسئلہ میرا ابھی ہے، آپ کا بھی ہے اور پنجاب کے تمام زمینداروں کا وہ مسئلہ ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! وزیر آبپاشی سے گزارش ہے کہ تونسہ میں چشمہ رائٹ بنک کینال ہے جس کے حوالے سے میں دو پوائنٹس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو اس کینال کا 6/5 سو کیوسک پانی چوری ہو رہا ہے اُس چوری کو رُکوانے کے لئے کوئی تدارک کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اُس کینال کا عملہ پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! خواجہ صاحب کی بات بالکل درست ہے لیکن وہ کینال واپڈا کے پاس ہے اُس کے باوجود بھی ڈی جی خان کی ہماری ٹیم ڈی آئی خان گئی ہے اور وہ خیبر پختونخوا حکومت کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ وہاں سے پانی چوری ہو رہا ہے۔ پنجاب حکومت نے واپڈا کے ساتھ intervene کر کے پوری کوشش کی ہے کہ ان تک پانی پہنچے اور الحمدللہ میں نے ان کا پانی پہنچا کر دیا ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پھر بھی 7/6 سو کیوسک پانی کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9516 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ راجباہ کو پختہ کرنے اور پلوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9516: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تمام انہار یا راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے ان کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی پروگرام کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہر جھنگ برانچ سے نکلنے والے راجباہ اور لوئر گوگیرہ کو پختہ یا ان کی لائننگ کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پلوں کی تعمیر نو یا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خستہ حال پلوں کی تعمیر نو یا مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) صوبے میں جن راجباہ کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے محکمہ اُن کو پختہ کرنے کا کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد کل راجباہ 50 کیوسک تک	=	2556
تعداد کل راجباہ 50 کیوسک تک جو پختہ ہو چکے ہیں	=	1021

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہر جنگ برانچ لوئر سے نکلنے والے راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے جس کی لائننگ کر دی گئی ہے اسی طرح لوئر گوگیرہ برانچ سے نکلنے والے راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے اُن کی بھی لائننگ کر دی گئی ہے۔ ماسوائے ترکھانی ڈسٹی 597+RD124 تا 037+RD153 ٹیل، کالو کا مائز RD 00+0 تا RD 18+000 ٹیل، مونگی ڈسٹی 300+108 RD تا 278+RD121 ٹیل۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پُلوں کی مرمت نہیں کی گئی، جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے۔ تمام پرانے پُل جن کی مرمت کی ضرورت ہو ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

(د) جو پل محکمہ انہار کی حدود میں آتے ہیں ان کی بروقت مرمت محکمہ انہار کرتا ہے اور اس کے علاوہ جو پل محکمہ ریلوے۔ محکمہ ہائی وے یا لوکل گورنمنٹ نے تعمیر کئے۔ ان کے بارے میں متعلقہ محکمہ بہتر آگاہی فراہم کر سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس میں گونگلوں سے مٹی جھاڑی گئی ہے۔ جز(الف) میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 50 کیوسک پانی والے موگا جات کو پختہ کر دیا گیا ہے تو کیا محکمہ 50 کیوسک سے کم پانی والے موگا جات کو بھی پختہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! 50 کیوسک پانی والے موگا جات کو پختہ کرنے کی ذمہ داری محکمہ آبپاشی کی ہے اور 50 کیوسک سے کم پانی والے موگا جات کو پختہ کرنے کی ذمہ داری اصلاح آبپاشی کے پاس ہے تو وہ محکمہ زراعت کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جب colony areas آباد ہوئے اور انگریزوں نے نہری نظام جاری کیا اُس وقت نہروں پر جو پُل تعمیر ہوئے تو سوال یہ تھا کہ اُن پُلوں کی مرمت کی گئی یا نہیں؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ اُن پُلوں کی مرمت کر دی گئی ہے۔ وہ نہریں چونکہ ground level پر بنی تھیں اور پُل بھی اتنے اُونچے نہیں تھے تو اس نہری نظام کے سو سال گزرنے کے بعد زمین کی سطح elevate ہو گئی ہے لیکن پُل ویسے ہی کھڑے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اُن پُلوں کو اوپر سے اور کناروں کو مرمت کر دیا گیا ہو لیکن یہ پُلیں چونکہ low level ہیں تو اس پُلوں کے نیچے سے پانی کا نکاس اب بھی مشکل ہے لہذا ان پُلوں کو از سر نو تعمیر کیا جانا چاہئے تھا تاکہ ان پُلوں کے نیچے سے پانی کا نکاس درست ہو سکے۔ میرا ایک دوسرا بھی ضمنی سوال ہے کہ لوئر جھنگ برانچ پر 387۔ ج ب گاؤں میں ایک پُل ہے جس کی مرمت نہیں کی گئی ہے جبکہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ تمام پُل مرمت کر دیئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی کے پاس آٹھ پُل تھے جن کی مرمت کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ جس پُل کے نیچے سے پانی کی نکاسی کا کوئی مسئلہ ہے تو معزز ممبر اُس کی نشاندہی کر دیں ہم انشاء اللہ اُس پر پوری کارروائی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی صاحب! میاں محمد رفیق صاحب جس پُل کی بات کر رہے ہیں اُس کو دیکھ لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! مذکورہ پُل اگر میرے محکمہ کی ذمہ داری ہوئی تو میں بالکل اُس کی مرمت کرادوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ وہ پُل لکھ کر وزیر موصوف کو دے دیں اگر وہ پُل محکمہ آبپاشی کا ہے تو ہم اُس کو مرمت کرادیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں لکھ کر دے دوں گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے اور یہ بڑی سُوجھ بُوجھ والی بات ہے کہ نہر محکمہ آبپاشی کے کنٹرول میں ہے اُس کے اوپر محکمہ ہائی وے، محکمہ ریلوے یا لوکل گورنمنٹ کوئی پُل بناتی ہے تو یہ اُس سے بے خبر کیسے ہیں؟ اس میں محکمہ آبپاشی کی jurisdiction ہے یعنی watch and ward محکمہ آبپاشی کا ہے لیکن یہ اپنے آپ کو ایسے ہی بے خبر سمجھتے رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سُنیں آپ اپنے حلقے میں ایک سڑک بنواتے ہیں جس میں سے ایک نہر گزرتی ہے وہ سڑک محکمہ ہائی وے بناتا ہے اور پُل بھی محکمہ ہائی وے بناتا جس کی approval محکمہ آبپاشی دیتا ہے۔ جب آپ سڑک بنواتے ہیں تو آپ کہہ دیا کریں کہ پُل محکمہ آبپاشی بنائے۔ اُس وقت آپ پُل بھی بنوا دیتے ہیں اور سڑک بھی بنوا دیتے ہیں تو ان کی کیا ذمہ داری ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ جو پُل محکمہ ہائی وے نے یا محکمہ ریلوے نے بنائے ہیں تو اُن سے پوچھا جائے۔ ہم اُن سے کیوں پوچھیں؟ یہ نہر محکمہ آبپاشی کی ہے، jurisdiction محکمہ آبپاشی کا ہے اور watch and ward ان کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پھر محکمہ آبپاشی نے NOC دینے بند کر دینے ہیں تو پھر آپ کو مسئلہ بن جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ NOC کی بات نہیں ہے بلکہ بات تو یہ ہے کہ ان کا آدمی جو watch and ward پر پھرتا ہے اور وہاں دیکھتا ہے تو کیا اس کو نظر نہیں آتا اور کیا وہ پُل کی رپورٹ نہیں کر سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کو کوئی جواب دے دیں اور ان کو مطمئن کر دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میاں صاحب اگر خود تھوڑا سا سوچیں کہ محکمہ کا کام پانی گزارنا ہے اور ہم نے نہر اور پانی کو look after کرنا ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں تو جو چیز ہماری ملکیت ہی نہیں ہے، پُل بنا دیئے گئے اور handover ہو گئے جب سڑک گزری ہے تو ہائی وے نے اس کو maintain کرنا ہے یا نہیں کرنا یہ ان کا کام ہے۔ اس کے علاوہ جہاں سے ٹرین گزرتی ہے تو اس پُل کو ریلوے نے maintain کرنا ہے۔ یہ جس purview میں آتا ہے اس کو میاں صاحب سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہر بنا دی ہے اور پانی چلا رہے ہیں تو پُل بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یوں تو پھر موٹروے بھی بنی ہے اور باقی سڑکیں بھی بنی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں وزیر صاحب کو دوبارہ بریف کرتا ہوں کہ نہر کا پانی گزر رہا ہے اور پُل ریلوے کا ہے یہ مان لیا کہ انہوں نے بنایا ہے۔ اس کے بعد محکمہ آبپاشی کا شعبہ watch and ward ہے جو محکمہ آبپاشی کی jurisdiction میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں اور انہیں کیا کرنا چاہئے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ آبپاشی کے بیلدار کو نظر نہیں آتا کہ پانی گزر رہا ہے یا نہیں گزر رہا؟ یہ اتنا ہی بتا دیں۔ کیا اس کے متعلق اب محکمہ ریلوے سے پوچھا جائے گا کہ وہاں سے پانی گزرتا ہے یا نہیں گزرتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ بتائیں کہ پانی کہاں پر اور کس پُل کے نیچے رکا ہوا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جو پُل محکمہ ہائی وے نے بنائے ہیں۔ اس حوالے سے آپ جز(ج) کا جواب پڑھ لیں تو پھر آپ میرے سوال کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ ان سے related نہیں ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔ آپ خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں۔ آپ یہ بتا دیں کہ کون سے پُل کے نیچے سے پانی نہیں گزر رہا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں خواہ مخواہ شور نہیں کرتا۔ ان لوگوں نے جو جواب میں mention کیا ہے کہ محکمہ ہائی وے، محکمہ لوکل گورنمنٹ اور محکمہ ریلوے نے پُل بنائے ہیں۔ محکموں نے پُل بنا دیئے لیکن یہ پُل نہروں کے اوپر بنے ہیں۔ ان کے نیچے سے محکمہ آبپاشی کا پانی گزرتا ہے۔ کیا ان کا بیلدار یہ نہیں دیکھتا کہ ان کے نیچے سے پانی گزر سکتا ہے یا نہیں گزر سکتا یا وہ پُل مرمت ہونے یا بند ہونے والے ہیں؟۔ کیا محکمہ ہائی وے یا محکمہ ریلوے وہاں پر پانی گزارنے کے لئے آئے گا؟ ان کے بیلدار کم از کم افسران کو رپورٹ تو کر سکتا ہے کہ وہاں سے پانی نہیں گزر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ماشاءاللہ سمجھدار آدمی ہیں۔ آپ اپنے حلقہ یا پورے پنجاب میں کوئی ایک جگہ mention کر دیں یا کوئی ایک پُل mention کر دیں کہ یہاں سے پانی نہیں گزر رہا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ ان کو facilitate کر رہے ہیں جبکہ میرے سوال کا جواب نہیں آ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنے سوال پر ہی سوال کر رہے ہیں۔ میں سوال کا جز(ج) پڑھ دیتا ہوں:

> کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پُلوں کی تعمیر نو یا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟
>
> جز(ج) کا جواب یہ ہے کہ:
>
> یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پُلوں کی مرمت نہیں کی گئی، جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے۔ تمام پرانے پُل جن کی مرمت کی ضرورت ہو ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ جز(د) کو بھی پڑھ لیں پھر آپ کو سوال کا جواب پوری طرح سمجھ آ جائے گا جو محکمہ نے بھیجا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب! آپ بتا دیں کون سے ریلوے کے پُل کے نیچے پانی رکا ہوا ہے یا کون سے ہائی وے کے پُل کے نیچے پانی رکا ہوا ہے۔ آپ کوئی جگہ تو mention کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمہ نے از خود جواب دیا ہے۔ان کے محکمہ نے محکمہ ریلوے اور محکمہ ہائی وے کا نام خود لیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میاں صاحب اس کو repeat کر رہے ہیں۔ یہ سوال already 23۔اکتوبر2017 کو میاں صاحب نے کسی اور ممبر کے behalf پر پوچھا تھا اور یہ سوال discuss ہو چکا ہے۔ یہ آپ کے ریکارڈ پر موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ریلوے، ہائی وے اور لوکل گورنمنٹ والے پُل بناتے ہیں ان کے نیچے پانی رک جاتا ہے۔ آپ میاں صاحب کو بلالیں اور ان سے پوچھ لیں کہ پورے پنجاب میں کہاں پر کس پُل کے نیچے پانی رکا ہوا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں محکمہ ایکسائز کو ریکوری کی مد میں وصول ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8753: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر آبکاری، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال16-2015 سے آج تک محکمہ ایکسائز کی وصولیوں کا ہدف کیا تھا اور کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ب) اگر ریکوری ہدف کے مطابق نہیں ہوئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال کاہدف برائے سال16۔2015 مبلغ۔/29,81,88,546 روپے تھا جس میں سے مبلغ۔/24,99,92,524 روپے ہدف حاصل کیا جا چکا ہے۔ہد ف برائے سال17۔2016 مبلغ۔/38,78,80,764 روپے مقرر کیا گیا ہے جس میں سے 2017۔03۔31 تک مبلغ۔/22,81,51,789روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکے ہیں۔

(ب) کاٹن کی فصل میں کمی کی وجہ سے ہدف حاصل نہ ہو سکا۔

ضلع ساہیوال میں شراب کے پرمٹ اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*8755:**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ):کیا وزیر آبکاری، محصولات اورانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2016 سے آج تک ضلع ساہیوال میں کتنے اداروں کو شراب فروخت کی گئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کتنے افراد شراب خریدنے کے لئے لائسنس ہولڈر ہیں؟

(ج) حکومت اس ضلع کے کس کس ہوٹل کو شراب فراہم کرتی ہے اور یہ ہوٹل کس کس کو شراب فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) اس ضلع سے شراب کی فروخت سے کتنی رقم ٹیکس کی مد میں حکومت کو سال جنوری 2016 سے آج تک وصول ہوئی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) مزید برآں کن کن مداتsources سے محکمہ ایکسائز کو آمدن ہوئی ہے،سال 16۔2015 اور17۔2016 کی آمدن و اخراجات تفصیل سے آگاہ کریں نیز آمدن میں اضافے کے لئے محکمہ کون سے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں یکم جنوری2016 سے آج تک کسی ادارے کو شراب فروخت نہ کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں برائے سال17۔2016 میں 21افراد کو پرمٹ جاری کئے گئے۔

(ج) حکومت اس ضلع کے کسی ہوٹل کو شراب فراہم نہ کرتی ہے۔

(د) اس ضلع میں صرف شراب کے پرمٹ جاری کرنے کی مد میں مبلغ۔/12,600روپے کی وصولی ہوئی۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس، موٹروہیکل ٹیکس، تفریحی ٹیکس، کاٹن فیس، پروفیشنل ٹیکس ، ایکسائز فیس ،کی مدات میں آمدن ہوئی ہے ۔ سال16۔2015اور17۔2016 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن	اخراجات
16۔2015	249,992,524/۔	14,439,926/۔
17۔2016(مارچ2017تک)	22,8151,789/۔	11,120,551/۔

آمدن میں اضافہ کے لئے محکمہ ہذاperiodical survey کر کے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کی مد میں نئے ٹیکس دہندگان اور علاقہ جات کو ٹیکس نیٹ میں لا رہا ہے۔ صوبہ بھر کے پراپرٹی ٹیکس کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔پہلے مرحلے میں چھ اضلاع جن میں لاہور، راولپنڈی، ملتان، گوجرانولہ، سیالکوٹ اور فیصل آباد شامل ہیں کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ موٹروہیکل رجسٹریشن اور ٹیکسیشن کے کمپیوٹر سسٹم کو سینٹرلائزڈ کر دیا گیا ہے۔صوبہ بھر میں ڈیلرز وہیکل رجسٹریشن سسٹم لاگو کر دیا گیا ہے۔ غیر رجسٹرڈ گاڑیوں وٹوکن ٹیکس ڈیفالٹر گاڑیوں کے خلاف روڈ چیکنگ روزانہ کی بنیاد پر کی جارہی ہے۔ محکمہ کی افرادی قوت میں اضافہ کرنے سے اور لاجسٹکس سپورٹ مہیا کرنے سے محکمہ کی آمدن میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی سے متعلقہ تفصیلات

*8599: میاں طارق محمود: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازم عہدہ، گریڈوار تعینات ہیں ان کے کام کی نوعیت کیا ہے؟

(ج) اس اتھارٹی کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(د) یہ اتھارٹی اپنے مقاصد میں کہاں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے؟

(ہ) اس اتھارٹی کے سال15-2014،16-2015اور17-2016کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(و) اس اتھارٹی کے پاس کتنی گاڑیاں کس کس کمپنی اور سی سی کی ہیں؟

(ز) اگر اس اتھارٹی کی کوئی گورننگ باڈی ہے تو اس میں کون کون شامل ہیں اس باڈی کی تشکیل کون دیتا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی کا لاہور میں صرف ایک دفتر (ہیڈ کوارٹر) ہے جو کہ پنجاب اریگیشن سیکرٹریٹ، پرانی انارکلی لاہور میں واقع ہے اس کے علاوہ پانچ عدد دفتر ایریا واٹر بورڈز کے ہیں۔ ان ایریا واٹر بورڈز اور ان کے ماتحت کسان تنظیموں کے دفتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ایریا واٹر بورڈ	کل تعداد کسان تنظیم	کل دفاتر
1۔	ایل سی سی (ایسٹ) سرکل، فیصل آباد	85	32
2۔	(i) ایل سی سی (ویسٹ) سرکل، فیصل آباد	67	20
	(ii) لوئر جہلم کینال سرکل، سرگودھا	06	06
3۔	بہاولنگر کینال سرکل، بہاولنگر	70	69
4۔	لوئر باری دوآب کینال سرکل، ساہیوال	54	36
5۔	ڈیرہ جات کینال سرکل، ڈیرہ غازی خان	120	12
	کل تعداد	402	175

(ب) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی میں staffing plan کے مطابق ٹوٹل 279 کی پوسٹیں موجود ہیں جبکہ پیڈا ہیڈ کوارٹر اور ایریا واٹر بورڈز میں 162 ملازمین تعینات ہیں۔ مزید یہ کہ چار آفیسر محکمہ اریگیشن سے پیڈا میں ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پیڈا کے علاقہ میں ایس ای صاحب بطور چیف ایگزیکٹو ایریا واٹر بورڈ، ایکسین بطور مینجر (آئی اینڈ سی)، ایس ڈی او بطور اسسٹنٹ مینجر ٹیکنیکل اور سب انجینئر بطور ٹیکنیکل اسسٹنٹ اپنی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام کے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے صوبائی اسمبلی پنجاب نے 27۔جون 1997 کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 پاس کیا۔ ایکٹ کے مطابق پیڈا ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سر انجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ کے مطابق نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کے حل کے لئے نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ آبپاشی کے نظام کی مؤثر دیکھ بھال کا انتظام دیرپا بنیاد پر پائیدار بنایا جاسکے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے والے کو اس نظام کی دیکھ بھال اور عمل کاری میں شریک کیا جا سکے۔ کسان تنظیم (FO) کی تشکیل میں کسانوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انہیں نہری نظام میں شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو مؤثر بنا کر عوامی نمائندگی دینا ہے۔ موگا کی سطح پر کھال پنچائیت اور راجباہ کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشکیل کی جاتی ہے تاکہ نہری نظام میں کسانوں کی شمولیت ہو سکے۔

(د) کسان تنظیموں کا نظام، پیڈا ایکٹ 1997 کے تحت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تجرباتی طور پر شروع کیا گیا۔ پیڈا ایکٹ کے تحت کل 17 ایریا واٹر بورڈز قائم کئے جانے ہیں۔ اس وقت 17 میں سے 5 ایریا واٹر بورڈز بن چکے ہیں۔ مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے کے اقدامات کئے گئے ہیں جس کے تحت رول / ریگولیشن میں ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں اور اس سلسلے میں 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواخذہ، شفافیت، فنانشل اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں ضروری ترامیم بھی کی گئی ہیں اور نہری مرمتی کاموں میں شفافیت لانے کے لئے تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ کو شامل کیا گیا ہے۔ کچھ کسان تنظیموں نے ان ترامیم کی ایماء پر عدالت عالیہ سے stay حاصل کیا ہوا ہے۔ اب ان کی مجموعی کارکردگی جس

میں پانی چوری کو روکنے کے قانون کی مناسب عمل داری کو بنیاد بنا کر محکمہ اریگیشن نے پیڈا کی ایویلوایشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی رپورٹ چند دنوں میں موصول ہونے والی ہے۔

(ہ) پیڈا اتھارٹی کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	بجٹ(ملین)	کل خرچہ (ملین)
1	2014-15	201.62	143.87
2	2015-16	204.72	134.79
3	2016-17	218.77	70.25(Upto 7.3.2017)

مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پیڈا اتھارٹی کے پاس کل 67 گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ماڈل	سی سی	ٹوٹل
1۔	ٹیوٹا لینڈ کروزر	2800	1
2۔	لینڈ روور	2800	2
3۔	کیا سپورٹج جیپ	2400	1
4۔	ٹیوٹا سنگل کیبن	2400	6
5۔	سوزوکی بیلنو	1300	3
6۔	سوزوکی جمنی جیپ	1300	5
7۔	ٹیوٹا کرولا ایکس ایل آئی	1300	5
8۔	سوزوکی پوٹھوہار جیپ	1000	42
9۔	سوزوکی کلٹس / خیبر	1000	2

(ز) پیڈا ایکٹ1997 میں اتھارٹی کی ساخت کے مطابق موجودہ تشکیل مندرجہ ذیل ہے:

چیئرمین: صوبائی وزیر آبپاشی

ممبران:

(الف) کسان ممبران:

1۔	راؤ کاشف رحیم	ممبر صوبائی اسمبلی
2۔	میاں محمد رفیق	ممبر صوبائی اسمبلی
3۔	رانا عبدالروف	ممبر صوبائی اسمبلی
4۔	جناب محمد ارشد خان لودھی	ممبر صوبائی اسمبلی
5۔	جاد حیدر گجر	ممبر صوبائی اسمبلی

6۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	ممبر صوبائی اسمبلی
7۔	مسز پروین اختر	ممبر صوبائی اسمبلی
8۔	مسز ثمینہ نور	ممبر صوبائی اسمبلی

(ب)غیر کسان ممبران:

1۔ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب
2۔ سیکرٹری خزانہ
3۔ سیکرٹری ارریگیشن
4۔ سیکرٹری زراعت
5۔ مینجنگ ڈائریکٹر پیڈا

مزید پیڈا اتھارٹی کی باڈی کی تشکیل (اتھارٹی ممبران کی نامزدگی)وزیر اعلیٰ پنجاب کرتے ہیں۔

ضلع ساہیوال میں ٹیکس وصولی اور بقایاجات سے متعلقہ تفصیلات

*9423:**جناب محمد ارشد ملک**(ایڈووکیٹ):کیا وزیر آبکاری، محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات نے مالی سال15-2014،16-2015اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم کس کس ٹیکس کی مد میں وصول کی گئی تفصیل ٹیکس مدوار بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا کے کن کن شہروں / قصبہ جات سے محکمہ پراپرٹی ٹیکس وصول کر رہا ہے ان کے نام بتائیں؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے کیا یہ ٹیکس رقبہ یا بلڈنگ پر وصول کیا جاتا ہے؟

(د) اس وقت کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا بقایا ہے؟

(ہ) ضلع ہذا میں کتنے ملازمین کون کون سے عہدوں پر کب سے تعینات ہیں اور کتنے افسران وملازمین کے پاس عہدوں کا اضافی چارج ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / انسداد منشیات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات نے مالی سال15-2014،16-2015 اور17-2016 کے دوران مجموعی طور پر درج ذیل وصول کی۔

مالی سال	وصول
15-2014	248،806،752روپے
16-2015	249،992،524روپے
17-2016	279،789،008روپے

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا کے دو شہروں ساہیوال اور چیچہ وطنی سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے۔

(ج) پراپرٹی ٹیکس سالانہ تشخیص کا 5 فیصد شرح کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے یہ ٹیکس رقبہ اور بلڈنگ دونوں پر بمطابق مقررہ کیٹیگری اور منظور شدہ ویلیوایشن ٹیبل وصول کیا جاتا ہے۔

(د) سال18-2017 کے ٹارگٹ میں سے 31۔اکتوبر2017 تک مبلغ-/65،445،358 روپے وصول کئے جاچکے ہیں اور مبلغ-/710،71،389روپے وصول کرنا باقی ہیں۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں تعینات عہدیداران کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے صرف ایک انسپکٹر حسن خان موٹر برانچ کے پاس ایکسائز برانچ کا اضافی چارج ہے۔

ضلع گجرات میں کینال / راجباہ جات کی تعمیر و مرمت اور خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8869: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015 اور17-2016 کے دوران کتنی رقم محکمہ آبپاشی ضلع گجرات کو فراہم کی گئی تفصیل مدوار بتائیں ان سالوں کے دوران کتنی رقم ترقیاتی منصوبہ جات، کینال، مائنر راجباہ جات کی تعمیر و مرمت کے لئے فراہم کی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع گجرات میں خرچ کردہ رقم کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین محکمہ آبپاشی کے کام کررہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں کن کن نہروں،راجباہ جات مائنز اور دیگر منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور جو کام اس وقت تک موقع پر ہوا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) محکمہ آبپاشی اپر جہلم کینال سرکل میں مالی سال16۔2015میں اور17۔2016کے دوران ضلع گجرات کو جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل مدوار درج ذیل ہے

		2015۔16	2016۔17
		Million	Million
1.	Main Canal	7.679	11.138
2.	Mian Embankment	161.045	42.662
3.	Structures & Building	3.564	6.013
4.	Lining of canal under PSDP	3.000	15.000
5.	ADP	39.00	180.000

(ب) محکمہ آبپاشی اپر جہلم کینال سرکل میں مالی سال16۔2015 اور17۔2016کے دوران ضلع گجرات میں جو رقم خرچ کی گئی اس کی تفصیل مدوار درج ذیل ہے:

		2015۔16	2016۔17
		Million	Million
1.	Main Canal	5.063	5.989
2.	Mian Embankment	109.938	33.593
3.	Structures & Building	2.724	3.132
4.	Lining of canal under PSDP	3.000	11.214
5.	ADP	24.996	175.935

(ج) اس ضلع میں محکمہ نہریو جے سرکل کے187 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) اس ضلع میں جن کینال مائنرز اور راجباہ جات کے جن منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) Concrete Lining of 8-R Disty RD.0+00-20+000(Tail) and Sikerwali Minor RD.0+000-6+400(Tail)

(i) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 27.561 ملین روپے ہے.

(ii) پختگی نمبرR۔8 ڈسٹری بیوٹری برجی نمبر600+0تا000+8 اور برجی نمبری500+12 تا500+13 کا کام ہو چکا ہے اسی طرح سیکر والی مائز پر پختگی کا کام برجی نمبر0000+0تا 400+6(ٹیل)تک کام مکمل ہو چکا ہے.

(2) Canalization of Nullah Bhimber Gujrat(Phase-I)

(i) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت389.788 ملین روپے ہے.

(ii) اب تک عالی سے ملک پور مٹی کا کام16000 فٹ لمبائی میں جاری ہے اور10000 فٹ مکمل ہو چکا ہے4000 Stone Apron فٹ مکمل ہو چکا ہے۔

5000 Store Pitching فٹ مکمل ہو چکی ہے کلی کے مقام پر2000 فٹ میں مٹی کا کام اور Stone Apron مکمل ہو چکا ہے1400 Stone Pitching فٹ مکمل ہو چکی ہے اور اب تک یہ کام 53 فیصد مکمل ہو چکا ہے.

(3) "Feasibility Study for Remodling of UJC"

(i) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت77.196 ملین روپے ہے.

(ii) اس منصوبہ کا تقریباً95 فیصد کام ADP کی مد میں مکمل ہو چکا ہے۔

سرگودھا: عامر مائنر سرگودھا چک نمبر140 / 141 جنوبی تحصیل سلانوالی پانی نہ ملنے کی وجوہات سے متعلقہ تفصیلات

*9470: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عامر مائنر سرگودھا ڈویژن ضلع سرگودھا کا پانی چک نمبر141/140 جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں دستیاب نہیں ہو رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو140 جنوبی کے زمینداروں کو پانی سے محروم رکھنے کی وجوہات کیا ہیں جس کی وجہ سے ان کی فصلات تباہ ہو رہی ہیں اور ان کو بے حد مالی نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) 140 جنوبی کے کاشتکاروں کو عامر مائنر سے پانی کی فراہمی کب تک ممکن ہو سکے گی اگر نہیں تو اس کی وضاحت فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) عامر مائنر کا پانی چک نمبر 141-140 جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں دستیاب ہو رہا ہے عامر مائنر کی ٹیل گیج 0.50 ہے جو منظور شدہ ہے اور ٹیل اپنی منظور شدہ گیج کے مطابق کام کر رہی ہے۔ زمیندار پانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے پانی مل رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے پانی مل رہا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب ممتاز احمد قیصرانی (بھٹو خان) مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ممتاز احمد قیصرانی (بھٹو خان): جناب سپیکر! میں

The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 (Bill No.6 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

باؤاختر علی

سیکرٹری اسمبلی:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔مندرجہ ذیل درخواست باؤاختر علی،ایم پی اے،پی پی۔144 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔جنوری تا8۔فروری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی:مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں،ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔جنوری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب کانجی رام

سیکرٹری اسمبلی:مندرجہ ذیل درخواست جناب کانجی رام، ایم پی اے، این ایم۔365 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 2۔فروری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان، ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5۔فروری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 12 تا16 اور19 تا23۔فروری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 31۔جنوری تا11۔فروری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔جنوری تا2۔فروری2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب شہزاد منشی!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے کہ پچھلے دنوں میں ایک فیصلہ اپوزیشن لیڈر اور حکومتی بنچز سے یہ ہوا کہ دوران اجلاس جو parliamentarians آ جاتے ہیں ان کی attendance لگے اور جیسے ہی session ختم ہو تو کوئی بھی parliamentarian آئے اس کی attendance نہ لگے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر پورے ایوان کے behalf پر کہتا ہوں کہ بہت سے parliamentarians دوردراز علاقوں سے آتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ ان دنوں مختلف جگہوں پر encroachment کے issues ہیں، کہیں احتجاج ہو رہا ہوتا ہے اور جیسے ہی parliamentarians یہاں پر آتے ہیں تو اجلاس کسی نہ کسی وجہ سے چاہے وہ کورم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تھوڑے وقت کے بعد ختم ہو جاتا ہے تو parliamentarians یہاں پہنچتے ہیں تو ان کی ایک formal attendance لگتی ہے جبکہ Constitutionally session کے لئے پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر تمام parliamentarians کے behalf پر درخواست کروں گا کہ اپوزیشن لیڈر اور حکومتی بنچز سے بھی کہ جو کمیٹی بیٹھی ہے اس پر براہ مہربانی غور کرے کہ ان چند ایک لوگوں کی وجہ سے جنہوں نے یہاں نہ آ کر اپنی حاضریاں لگوائی ہیں تو سزا ان کو ملنی چاہئے باقی parliamentarians جو یہاں پر دور دراز سے یا مختلف hurdles کی وجہ سے یہاں پر دیر سے آتے ہیں تو ان لوگوں کی attendance لگنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہزاد منشی صاحب!کتنے افسوس کی بات ہے۔ آپ کو بتادیا جاتا ہے اور آپ کو پتا ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ کو اجلاس اس وقت پر شروع ہونا ہے۔ راجن پور سب سے دور دراز علاقہ ہے جو میرا علاقہ ہے۔ اگر میں tribal area سے چلوں تو مجھے یہاں تک آتے ہوئے دس گھنٹے لگتے ہیں۔ اگر میں وقت پر آسکتا ہوں، باقی لوگ آسکتے ہیں تو شہزاد منشی صاحب آپ بھی آسکتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور یہ بات نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کا گھر تو لاہور میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ میری ایک بات سنیں کہ جب اجلاس ہوتا ہے تو میں یہاں ہوتا ہوں اور اجلاس کے بعد آپ جب بھی check کریں گے تو میں اپنے علاقے میں ہوں گا۔ اگر میں اپنے حلقہ سے روانہ ہوں تو مجھے یہاں تک آتے ہوئے دس گھنٹے لگتے ہیں۔ یہ کوئی logic نہیں ہے اور یہ کوئی صحیح بات نہیں ہے۔ آپ وقت پر آئیں گے تو آپ کو کوئی برا نہیں کہے گا۔ آپ وقت پر آجایا کریں۔ یہ ایوان آپ کے لئے ہے اور یہاں پر آپ کے مسائل discuss ہوتے ہیں۔ اگر آپ وقت پر آتے ہیں تو اس سے آپ سیکرٹری اسمبلی یا مجھے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ آپ اس ایوان میں اپنے مسائل، سوالات اور اپنا ایجنڈا discuss کرنے کے لئے آتے ہیں تو کوشش کریں کہ آپ وقت پر آئیں لہٰذا جس وقت ایوان ختم ہو گا اس کے بعد attendance نہیں لگے گی۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کو Floor دوں گا لیکن ابھی آپ بیٹھ جائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں نے آپ کی تحریک استحقاق پہلے دیکھی نہیں لہٰذا آپ مجھے وہ تحریک استحقاق دکھادیں کیونکہ یہ already سپیکر صاحب کے پاس تھی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھ لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! نہیں، ایسے نہیں پڑھ سکتے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں تو میں آپ کو بتادیتا ہوں کہ اس میں کیا لکھا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں نے آپ کی تحریک استحقاق پہلے نہیں دیکھی لہٰذا آپ مجھے وہ تحریک استحقاق دکھادیں۔ میں اس تحریک استحقاق کو دیکھ کر آپ کے ساتھ discuss کرلیتا ہوں۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ آصف صاحب کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آصف صاحب کو اپنے آفس میں بلالیتا ہوں۔ میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں دو سال سے اس چیز کو لے کر چل رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میری بات سنیں جن کے خلاف آپ نے یہ تحریک استحقاق دی ہے وہ بھی آپ کے colleagues ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہ میرے colleagues نہیں ہیں جن کے خلاف میں نے یہ تحریک استحقاق دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کی اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں لہٰذا آپ میرے پاس آجائیں میں نے اس کو take up کیا ہوا ہے اور یہ بات لاء منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے اس پر دو منٹ بات تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! نہیں، میں نے آپ کو کہہ دیا ہے لہٰذا آپ میرے پاس آجائیں ہم نےalready اس کوtake up کیا ہوا ہے، یہ بات لاء منسٹر اور سپیکر صاحب کے نوٹس میں بھی ہے۔ ہم اس کو بڑی سختی سے دیکھ رہے ہیں لہٰذا آئندہ انشاءاللہ آپ کو اس پر شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔جی، محترمہ!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے اس پر دو منٹ بات تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کو اس پر بات کرنے کا موقع دوں گا لہٰذا ابھی آپ صبر کریں۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔جی، محترمہ!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ ایوان سےrelated معاملہ ہے اور یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! یہ بالکل ایسا ہی ہے لیکن ابھی آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو بُلا کر اس پر بات کروں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر18/75 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری منرل واٹر کی فروخت جاری

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 15۔جنوری2018 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری منرل واٹر کی بوتلوں کی فروخت جاری ہے۔ 150 سے زائد کمپنیوں کے

برانڈز، 85 فیصد رجسٹرڈ نہیں۔ منرل واٹر میں سنکھیے (آرسینک)، سوڈیم اور پوٹاشیم کی مقدار مقررہ معیار سے کہیں زیادہ پائی گئی ہے۔ مضر صحت پانی کی وجہ سے گردوں کا خراب ہونا، ذیابطیس، ہائپر ٹینشن اور کینسر جیسے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کے علاوہ جن بوتلوں میں یہ پانی فروخت ہوتا ہے وہ پولیتھین کی بنی ہوتی ہیں جو بذات خود انسانی صحت کے لئے مضر ہے اسی لئے ہر سال پاکستان کے دس لاکھ افراد یرقان کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 18/75 پڑھی جا چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ یہ تمام تحاریک التوائے کار پانچ سالوں سے pending آ رہی ہیں لیکن ان کے جواب نہیں آتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ آج ہی چیف سیکرٹری کو ان تحاریک التوائے کار کے جوابات کی بابت letter لکھیں، سی ایم آفس کو بھی convey کریں اور next week میں ان تمام تحاریک التوائے کار کے جوابات آنے چاہئیں۔ ان تحاریک التوائے کار سے متعلقہ جو بھی لوگ ہیں وہ اس کا جواب دیں گے۔ انشاء اللہ سوموار تک ان تمام تحاریک التوائے کار کے جواب آئیں گے۔ سیکرٹری اسمبلی آج جو letter آپ لکھیں گے اس کی کاپی میرے آفس میں بھی بھجوائیں۔ باقی تمام تحاریک التوائے کار pending کر دیتے ہیں۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/93 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ کے احکام کے باوجود پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معذور طلباء سہولیات سے محروم

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 6۔ فروری 2018 کی خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات

نظر انداز کر دیئے گئے۔ پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معذور طلباء کے لئے سہولیات کا فقدان سامنے آ گیا۔ فیس معافی سمیت طلباء وہیل چیئر و خصوصی ٹریک سے بھی محروم ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب کے کالجوں و سرکاری یونیورسٹیوں کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے نوٹیفکیشن 2012 میں خصوصی ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ سرکاری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی نہ صرف فیس معاف کی جائے بلکہ ان میں وہیل چیئرز تقسیم کی جائیں۔ سپیشل طلباء کے لئے یونیورسٹی کے اندر خصوصی ٹریک بنائے جائیں مگر اس کے برعکس تمام تعلیمی ادارے وزیر اعلیٰ کے احکامات ماننے کے بجائے اپنی اپنی یونیورسٹی کے ایکٹ کا حوالہ دے کر معذور طلباء کو وسائل فراہم کرنے سے انکاری ہیں بلکہ بیشتر تعلیمی ادارے سہولیات دینے کی بجائے معذور طلباء سے فیسیں بھی وصول کر رہے ہیں جس کے باعث معذور طلباء میں ہائر ایجوکیشن میں درپیش مسائل کے باعث اضطراب پایا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے ہدایات میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ایسے طلباء کو نہ صرف لیپ ٹاپ فراہم کئے جائیں بلکہ ایک لاکھ روپے سے زائد رقم والی الیکٹرک وہیل چیئرز فراہم کی جائیں۔ ان کو ہاسٹل کی فیس معاف کی جائے اور ہاسٹل میں تمام یوٹیلٹی بلز بھی معاف ہوں۔ یہ ہدایات بھی جاری کی گئیں کہ ان کو خصوصی راستہ بنا کر ایسے ٹائلٹ کی سہولت دی جائے جو معذور افراد کے لئے بنائے گئے ہوں مگر کوئی بھی یونیورسٹی یا کالج کسی سپیشل طالب علم پر اتنے پیسے لگانے کو تیار نہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے لیکن کوشش کریں کہ پیر یا منگل والے دن اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آجائے۔ جی، تحریک التوائے کار نمبر 18/84 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ضلع راجن پور میں بے زمین کسانوں کو الاٹ کی گئی زمین کے لئے پانی کی فراہمی کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق ضلع راجن پور میں 99-1998 میں صوبائی حکومت نے بذریعہ لینڈ کمیشن بے زمین کسانوں میں فی کس ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کی لیکن نہری پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ زمین آج تک کاشت نہ ہو سکی کیونکہ زیر زمین پانی بھی کڑوا ہے۔ داجل کینال تحصیل راجن پور تک رقبے کو سیراب کر رہی ہے۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ حکومت داجل کینال کی توسیع کے منصوبے پر عملدرآمد کر کے اس کا دائرہ کار تحصیل روجھان تک بڑھا دے تو تقریباً ڈیڑھ لاکھ رقبہ سیراب ہو گا، جس سے نہ صرف کسان خوشحال ہوں گے، علاقہ ترقی کرے گا بلکہ حکومت کے ریونیو میں بھی اضافہ ہو گا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تحریک التوائے کار آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے related ہے لہٰذا آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب سوموار تک ایوان میں دیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل) جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

کاشتکاروں کو گنے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں گنے کے حوالے سے دوسرے تیسرے دن بحث ہوئی تھی کہ کسانوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور اس پر پورا ایوان متفق تھا۔ رانا صاحب اور فوڈ منسٹر نے کہا کہ ہم اس کے لئے کچھ کریں گے اور اس حوالے سے کچھ میٹنگز بھی ہوئی ہیں۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے اور میں اپنے علاقے کے حوالے

سے یہ بات عرض کروں گا کہ وہاں کی لوکل ملوں نے80/80اور60/60روپے فی من گنا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے خریدا ہے اور کوئی بھی مل180روپے فی من کے حساب سے قیمت نہیں دے رہی۔ ملوں والےCPRکاٹ دیتے ہیں اور اس کے پیچھے کسان سے یہ لکھوا لیتے ہیں کہ ہم نےpaymentکر دی ہے۔ منسٹر صاحبان یہاں ایوان میں جو مرضی کہتے رہیں، دو دو، تین تین ماہ گزر گئے لیکن کسانوں کو کوئی payment نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں دو، تین مرتبہpaymentکے حوالے سے وقت مقرر کیا گیا ہے اور میں نے بھی اس بات کو کافی مرتبہ اٹھایا ہے لیکن ایک مرتبہ منسٹر صاحب بیمار ہو گئے تھے۔ میری آپ سے التماس ہے کہ پیر والے دن آپ حکم فرمادیں کہ منسٹر فوڈ اور سیکرٹری فوڈ یہاں پر آ کر ہمیں updateکریں۔ ہمیںupdateکرنے سے پہلے اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں گے کہ دونوں اطراف سے آٹھ، دس ایم پی ایز کے علاقوں میں جو اس وقت کسانوں کی عملی کیفیت ہے وہ بیان بھی کر دیں تاکہ ایک صحیحpictureسامنے آجائے چونکہ یہ ایوان بھی اس غرض کے لئے ہے لہٰذا میریrequestہے کہ آپ پیر والے دن کے لئے حکم فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ سوموار کو منسٹر فوڈ اور سیکرٹری فوڈ کو یہاں ایوان میں بلائیں تاکہ وہ آکر اس حوالے سے اپنا تفصیلی جواب دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گنے کے حوالے سے پنجاب کے کاشتکاروں کو جوproblemsآرہی ہیں اس حوالے سے ایک گزارش ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب، گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے دو تین ایم پی ایز جا کر ان متعلقہ جگہوں کاvisitکریں۔ جب آپ گندم کیprocurementکرتے ہیں، جب آپ گندم خریدتے ہیں تو آپ کے منسٹر اور دوسرے لوگ وہاں پر جا کر ان مراکز کاvisitکرتے ہیں اور ensureکرتے ہیں کہ کسان کو پوری قیمت مل رہی ہے۔ باردانہ مل رہا ہے اس کے مطابق چیزیں ہوتی ہیں۔ آپ یہاں پر گنے کی قیمت کیوں نہیں مقرر کر رہے؟ اس کی وجہ ایک ہے کہ ساری ملیں حکمرانوں کی ہیں اور ساری ملیں تو ان کی ہیں۔ آپ اس وجہ سےunder pressureآ جاتے ہیں۔ آپ کیوں نہیںorderکرتے کہ جاؤ بھئی میں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جو کہvisitکرے۔ جب کسان مر جائے گا اور جب کسان ختم ہو جائے گا تو پھر آپ جاگیں گے اور پھر ایوان کو اس پر بات کرنے کا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں اسلم اقبال صاحب!میں ایک بات آپ سے کہوں کہ آپ ہر چیز کو negativeلے جاتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!یہ negativeنہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سن لیں ناں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اس سے زیادہ کسان کے ساتھ اور کیا ستم ظریفی ہے کہ اس کا گنا 120روپے بھی نہیں اٹھا رہے،باہر آڑھتیوں اور مڈل مین کے ذریعے گنا خریدا جارہا ہے۔آپ کمیٹی کی میٹنگ رکھیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!میری بات سنیں۔بات یہ ہے کہ آپ کے علم میں شاید نہیں ہے کہ ہر منسٹر کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے۔ہر منسٹر نے تین تین،چار چار،پانچ پانچ دفعہ ایک ایک مل کو checkکیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ان کے ساتھ اپوزیشن کے معزز ممبران اسمبلی کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں،ٹھیک ہے۔اپوزیشن کے ممبران کو بھی شامل کر دیتے ہیں۔اس دن احسن ریاض فتیانہ صاحب نے بات کی تھی تو ہم نے انہیں بھی اس کمیٹی میں شامل کر دیا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!جہاں پر بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں اور جہاں پر گنا130روپے فی من خریدا گیا ہے تو کیا آپensureکرتے ہیں کہ۔۔۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!جہانگیر ترین کی ملوں میں اس قیمت پر گنا خریدا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی،خریدا ہے تو کیا ان کے خلاف actionہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میںacross the boardبات کر رہا ہوں کہ جہاں پر حکومت کی مقرر کی ہوئی قیمت سے کم قیمت میں گنا خریدا گیا ہے، کین کمشنر بیٹھے ہوئے ہیں تو کیا اسمبلی کو آپ ensure کرتے ہیں کہ ان کے خلافactionلیں گے؟ وہ کوئی بھی ہو اے، بی، سی، ایکس وائی زیڈ کوئی بھی ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایک معاملہ سپریم کورٹ میں under discussion تھا جس پر سپریم کورٹ یا میرے خیال میں ہائی کورٹ نے جہانگیر ترین صاحب سے assuranceلی تھی کہ آپ رحیم یار خان میں تمام گنا خریدیں گے؟ وہاں پر تین ملیں انہوں نے بند کر دی تھیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ترین صاحب اس ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے متعلق بات نہ کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میری ایک بات سنیں۔ یہ معاملہ عدالت کے اندر آیا ہے اور یہ معاملہ سپریم کورٹ میں discussہوتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنیcommitmentپوری نہیں کی لیکن اس کے باوجود وہاں پر تین ملیں بند کر دی گئی تھیں۔ جہانگیر ترین صاحب کیcommitmentکے اوپر کہ وہ تمام گنا خریدیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنیcommitmentپوری نہیں کی تو انہوں نے وہ تینوں ملیں کھول دی ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ میں نے اس پر بات کرنے کے لئے سوموار کا دن مختص کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی کے معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور بیک زبان کہا کہ وہ ملیں غیر قانونی وہاں پر شفٹ کی گئی تھیں)

(شور وغل)

میں نے آپ کو ہائی کورٹ کی ایک بات بتائی ہے اور اب دوبارہ ان ملوں کو کھول دیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ ملیں حکمرانوں کی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ اس کے لئے ہم نے سوموار کا دن مختص کر دیا ہے۔ جو بات میرے علم میں تھی وہ میں نے آپ کو بتائی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! خواہ کوئی ممبر اپوزیشن سے ہو یا حکومت سے وہ تمام پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں اور ان سب کا concern ہے۔ آپ جو بات کہہ رہے ہیں کہ جہانگیر ترین صاحب کی وجہ سے ملیں بند ہوئیں تو یہ سپریم کورٹ نے بند کی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سال ڈیڑھ سال تک مقدمہ چلا جس کے بعد عدالت کا فیصلہ آیا کہ یہ ملیں غیر قانونی طور پر وہاں لگیں اور پھر بند کیں۔ اب اگر سپریم کورٹ نے دوبارہ انہیں کہا ہے کہ تین ماہ کے لئے ان ملوں کو کھول دیں تاکہ وہ کسانوں کا گنا لیں لیکن اس کے باوجود وہاں پر کسانوں کے ساتھ blackmailing ہو رہی ہے اور ان کا گنا نہیں اٹھایا جا رہا۔ اگلی فصل آنے کا وقت ہو گیا ہے اور گنا خشک ہو رہا ہے۔ اب یہ فروری کے آخر تک پورے پنجاب کے اندر کسان بالکل تباہ و برباد ہو جائیں گے اس لئے آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے اس میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو بھی ڈال لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کمیٹی کے لئے آپ نام دے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ایک منٹ ٹھہریں۔ میاں صاحب! آپ معزز ممبران کے نام دے دیں میں انہیں اس کمیٹی میں شامل کروا دوں گا۔ آپ جہاں بھی جانا چاہیں visit کریں تو تمام انتظامات ہوں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ نے سوموار کا دن مقرر کر دیا ہے اس لئے بات ختم ہو گئی ہے۔ سردار شہاب الدین خان صاحب کو بھی بتا دیں کہ سوموار کے دن وزیر خوراک بھی آ جائیں گے تو اس دن بات ہو جائے گی۔ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب نے جو فرمایا ہے اس کے مطابق آپ کے ممبران کو لے کر ان سے بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک کام کریں ناں کہ میاں محمود الرشید جتنے بھی نام دیتے ہیں انہیں کمیٹی میں ڈالیں اور وہ جہاں بھی visit کرنا چاہیں وہاں کے ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز سے ان کی coordination کروائیں اور ان کے ساتھ میٹنگ کروائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے انہوں نے بڑی reasonable بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ان کی میٹنگ رکھوائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ میری تحریک التوائے کار پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوا جس پر ایک دن کے لئے ایوان میں بحث کروائی گئی جس کے بعد ہمارے سامنے جو بات آئی، ڈاکٹر سید وسیم اختر موجود ہیں کہ رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے پیغام آیا کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر اور سردار شہاب الدین خان 90 شاہراہ پر تشریف لے آئیں کیونکہ وہاں پر شوگر ملز مالکان بھی آرہے ہیں اور تمام ڈی سی صاحبان بھی آرہے ہیں اس لئے آپ بھی آجائیں۔ ہم لوگ وہاں گئے۔

جناب سپیکر! کیا ہم لوگ اس وقت حکومت کا حصہ بنتے جب کاشتکاروں پر اس دن جو ظلم ہوا؟ نوٹیفکیشن کے مطابق حکومت نے کاشتکاروں کو گنے کی قیمت 180 روپے دینا تھی لیکن اس دن وہ قیمت 160 روپے کر دی گئی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر اور میں وہاں سے بائیکاٹ کر کے اٹھ کر واپس آگئے۔ جس دن یہاں پر بحث ہو رہی تھی تو وزیر خوراک، لائنسٹر اور وزیر زراعت کے چہروں پر عیاں تھا کہ حکومت شوگر ملز مافیا سے ملی ہوئی ہے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اس وقت 158 روپے فی من گنے کی قیمت مل رہی تھی لیکن جب سے یہ قیمت 160 روپے مقرر ہوئی تو اس کے بعد سے آج تک کاشتکاروں کو ایک تو پرمٹ نہیں مل رہے اور دوسرا انہیں 128 یا 130 روپے قیمت مل رہی ہے جبکہ مڈل مین 60 سے 70 روپے فی من خرید رہے ہیں اور اب

سیزن بھی ختم ہونے والا ہے۔ میں اس بات پر پانچ منٹ کے لئے گنے کے کاشتکاروں کے حق میں ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں کہ یہ حکومت کاشتکاروں کو صحیح قیمت دینے کے معاملے میں ناکام ہو چکی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہاں تو 180 روپے اور 160 روپے فی من گنے کی قیمت کاشتکاروں کو مل رہی ہے جبکہ صوبہ سندھ اور کے پی کے میں تو صرف 90 روپے فی من قیمت دی جا رہی ہے۔ یہ دشمن ہیں، یہ زمینداروں کے دشمن ہیں، یہ ملک کے دشمن ہیں اور یہ عوام کے بھی دشمن ہیں۔ یہاں پر تو زمینداروں کی دادرسی کی جا رہی ہے۔۔۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس دن یہ بحث ہو رہی تھی اور ہمارے وزراء موجود تھے تو میں نے دو تجاویز دی تھیں جن میں ایک یہ تھی کہ آپ سیزن کی جو cutoff date ہے وہ مقرر کروادیں لیکن آج تک اس کی کوئی شنید نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں مارچ کے وسط تک شوگر ملیں بند ہونے جا رہی ہیں اور یہ ظلم ہونے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس دن جتنی بھی بحث ہوئی تھی اور میں نے بھی یہ عرض کیا تھا کہ مجھے تو لگ رہا ہے کہ شوگر مافیا کے آگے شکست تسلیم ہو چکی ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جو payments ہیں وہ payments بھی شوگر ملوں والے نہیں دے رہے تو آپ اور وزراء صاحبان اس وقت یہ کر دیں کہ ایک cutoff date مقرر کروادیں کہ آپ اگر اپریل کے وسط تک شوگر ملیں چلوا سکتے ہیں اور یہ حکومت چلوا سکتی ہے تو ٹھیک ہے otherwise یہ کمیٹی والی بات جو ہے تو ہم یہ "کالک" اپنے منہ پر نہیں لگوائیں گے اور ہم کمیٹیوں میں نہیں جائیں گے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب سیزن تو ختم ہو رہا ہے لہٰذا ان کمیٹیوں میں جانے کا کیا فائدہ ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اب تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔یا تو آپ ہمیں نومبر میں onboard لیتے کیونکہ جب کرشنگ سیزن شروع ہو رہا تھا تو ہم بیٹھ کر آپ سے پورا تعاون کرتے۔میں نے اپنی بحث میں بھی اس دن کہا تھا کہ ہمارے پاس کسان آئے تھے کہ ہم ملوں کا گھیراؤ کرتے ہیں لیکن ہم نے انہیں منع کیا کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور ultimately نقصان کسان کا ہو گا۔اب ملیں چلنے دیں اور ان کے ساتھ تعاون کریں لیکن اب پوزیشن یہ ہے کہ وسط مارچ میں ملیں بند ہونے جا رہی ہیں تو میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ کم از کم اپریل تک ان ملوں کو جاری رکھیں تا کہ کسان کا جو گنا موجود ہے وہ ملوں میں پورا چلا جائے۔اس وقت 148.50 مل گیٹ کا ریٹ چل رہا ہے اور مڈل مین کو پرمٹ دے رہے ہیں کسان کو direct پرمٹ نہیں مل رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھچر صاحب!بات یہ ہے کہ اس پر سوموار کا دن مختص کر دیا ہے اس دن یہاں پر منسٹر صاحب اور متعلقہ سیکرٹری ہوں گے۔اس دن آپ بھی بات کریں گے، میاں رفیق صاحب بھی بات کریں گے اور سارے ممبران بات کریں گے۔جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس دن آپ کے سامنے ان سے assurance لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!پہلے یہ شروع کر لیں یہ آپ لوگوں کی قرارداد یں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کل بھی میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر گزارش کی تھی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!میری بات سنیں، یہ آپ لوگوں کی resolutions ہیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ کل بھی حکومت کی طرف سے جواب نہیں آیا۔یہ فیصل سبحان جو کیپٹل انجینئرنگ کا CEO ہے وہ کہتا ہے کہ actual یہ چاروں کمپنیاں شریف فیملی کنٹرول کر رہی ہے اور وہ ہمیں آف شور کمپنیوں کے ذریعے سے payment کرتی ہیں۔چائنیز SECP کی طرف سے برملا یہ کہا گیا کہ ان تک 2۔ارب روپیہ منی لانڈرنگ کے ذریعے پہنچا ہے۔ایک ارب اور کچھ کروڑ روپیہ مزید ابھی آنا ہے۔وہ فیصل سبحان غائب ہو گیا ہے اس کو آسمان

نگل گیا، زمین میں چلا گیا، وہ کہاں گیا ہے؟ وہ آ نہیں رہا ہے اور یہ اربوں روپے کی کرپشن کا معاملہ زبان زد عام ہے۔ یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب کیوں نہیں آتے؟ اگر وزیر اعلیٰ کو منتخب کیا گیا ہے اور ان پر یہ الزام لگ رہا ہے تو وہ یہاں آ کر وضاحت کریں کہ میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک وہ یہاں ایوان میں آ کر اس خاص issue پر جس پر ایک بندہ نام لے کر کہہ رہا ہے، یہ 12 سوالات جو چائنیز SECP نے اس سے کئے ہیں ہر سوال کے اندر یہ نظر آتا ہے کہ شریف خاندان اور میاں محمد شہباز شریف نے آف شور کمپنیوں کے ذریعے kickbacks کی رقم باہر پہنچائی ہے۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر! جس طرح وہ پانامہ میں پکڑا گیا تھا اس طرح یہاں پر بھی یہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر میاں محمد شہباز شریف کو یہاں آنا چاہئے اور ہمیں بتایا جائے کہ فیصل سبحان کہاں گیا ہے؟۔۔(شور وغل)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! فیصل سبحان ان کے پاس ہے۔ یہ چور بھی ہیں، یہ ڈاکو بھی ہیں اور یہ ملک دشمن عناصر بھی ہیں۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل قرار دادیں ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور "چور چور، ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان سے اربوں روپے کا حساب لیں گے۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تمام قرار دادیں next Tuesday تک کے لئے pending کی جاتی ہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! فیصل سبحان ان کے پاس ہے اور یہ روتے رہیں گے۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 28۔فروری2018 صبح10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،28۔فروری2018

(یوم الاربعاء،11۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 19

1083

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ28۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اورزراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے)مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018

ایک وزیر مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018پیش کریں گے۔

(بی)رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ:درج بالا رپورٹس کی نقول8اور9۔فروری2018کو مہیا کر دی گئیں)

1084

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر4بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ وخیرات پنجاب2018منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)حدود سماعت2018(مسودہ قانون نمبر8بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)حدود سماعت2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)حدود سماعت2018منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018(مسودہ قانون نمبر9بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018(مسودہ قانون نمبر10بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018منظور کیا جائے۔

1085

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ،28۔فروری2018

(یوم الاربعاء،11۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِذَا زُلۡزِلَتِ ٱلۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۝١ وَأَخۡرَجَتِ ٱلۡأَرۡضُ أَثۡقَالَهَا ۝٢
وَقَالَ ٱلۡإِنسَـٰنُ مَا لَهَا ۝٣ يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخۡبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوۡحَىٰ
لَهَا ۝٥ يَوۡمَئِذٍ يَصۡدُرُ ٱلنَّاسُ أَشۡتَاتٗا لِّيُرَوۡاْ أَعۡمَـٰلَهُمۡ ۝٦
فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرٗا يَرَهُۥ ۝٧ وَمَن يَعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّةٖ شَرّٗا يَرَهُۥ ۝٨

سورۃ الزّلزَلۃ آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی(1)اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی(2)اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟(3)اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی(4)کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا(ہو گا)(5)اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں(6)تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا(7)اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا(8)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جس کی دربارِ محمدؐ میں رسائی ہوگی
اس کی قسمت پہ فدا ساری خدائی ہوگی
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی
یہ ہَوا کوچہ سرکارؐ سے آئی ہوگی
دل تڑپ جائے گا اے زائرِ بطحا تیرا
تیری جس وقت مدینے سے جُدائی ہوگی
تجھ سے پوچھا نہ نکیروں نے ظہوری کچھ بھی
قبر میں نعتِ نبیؐ تونے سنائی ہوگی

جناب سپیکر:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات شروع کیا جائے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ سینیٹ کے الیکشن کے بارے میں ایک اعلان ہے وہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر کا سینیٹ کے الیکشن کے حوالے سے اعلان

سیکرٹری اسمبلی:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سینیٹ کے دو انتخابات ہونے جارہے ہیں ایک انتخاب کل یعنی جمعرات یکم مارچ 2018 کو ہو گا جو سینیٹ کی خالی ہونی والی ایک جنرل نشست کے لئے ضمنی انتخاب ہو گا، اگلے دن یعنی جمعتہ المبارک 2۔مارچ 2018 کو اسمبلی کا اجلاس معمول کے مطابق ہو گا۔

دوسرا انتخاب سینیٹ کی بارہ نشستوں کے لئے ہفتہ 3۔مارچ 2018 کو ہو گا۔ دونوں انتخابات کے لئے پولنگ صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک اسی ہال میں ہو گی۔ تمام معزز ممبران پنجاب اسمبلی ان انتخابات میں ووٹرز ہیں۔

یاد رہے کہ ووٹ ڈالنے کے لئے اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جاری کردہ کارڈ ہونا ضروری ہے۔ جن معزز ممبران کے پاس یہ کارڈ موجود نہیں ہیں وہ مہربانی فرما کر چیف سکیورٹی آفیسر یا مجھ سے رابطہ کریں۔ دونوں انتخابات والے دن غیر متعلقہ افراد کے اسمبلی بلڈنگ میں داخلہ پر مکمل پابندی ہو گی۔ شکریہ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک اور زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال نمبر 8853 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ وقفہ

سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9297 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھاد اور زرعی ادویات فروخت کرنے والوں سے متعلقہ تفصیلات

*9297: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جعلی / غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھاد سر عام فروخت ہو رہی ہے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مذکورہ ضلع میں جعلی کھاد اور ادویات بیچنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں کتنے جعلی زرعی ادویات بیچنے اور کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان ڈیلرز کے نام سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھادیں اور غیر معیاری زرعی ادویات سر عام فروخت ہو رہی ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت صوبہ بھر میں مستقل بنیادوں پر جعلی زرعی ادویات اور کھادیں بنانے اور بیچنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں متعلقہ قوانین 1973 Punjab Essential Articles Control Act اور Punjab Fertilizer Control Order 1973 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس میں کھادوں اور زرعی ادویات کے نمونہ جات ڈیلر حضرات اور تیار کنندگان سے حاصل کر کے مقررہ تجزیہ گاہوں کو بھیج کر ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ غیر معیاری رپورٹ

ملنے پر متعلقہ دکانداروں اور ڈسٹری بیوٹرز کے خلاف تھانوں میں پرچے درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوری2016سے جون2017 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف351 نمونہ جات لئے گئے جس میں17 غیر معیاری پائے گئے اور 36 ایف آئی آر (بشمول زائد قیمتوں کے خلاف)متعلقہ تھانوں میں درج کروائی گئیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کے خلاف درج بالا عرصہ کے دوران175 نمونہ جات لئے گئے جس میں چار غیر معیاری پائے گئے اور17 ایف آئی آر(بشمول زائد قیمتوں کے خلاف)درج کروائی گئیں۔

جز(ج)میں گزشتہ تین سالوں کی کارروائی کی تفصیل / تعداد درج ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف 493 نمونہ جات لئے گئے جس میں36 غیر معیاری پائے گئے اور 81 ایف آئی آر(بشمول زائد قیمتوں کے خلاف)متعلقہ تھانوں میں درج کروائی گئیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کے خلاف درج بالا عرصہ کے دوران324 نمونہ جات لئے گئے جس میں آٹھ غیر معیاری پائے گئے اور 33 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔ ان کے نام اور ایف آئی آر کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں نے اس کے جز(الف)میں،ان سے سوال کیا تھا کہ ہمارے knowledgeکے مطابق ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھادیں اور غیر معیاری زرعی ادویات سرعام فروخت ہورہی ہیں توانہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب سپیکر!میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس وقت اسمبلی میں بیٹھے ہوئے جو بھی ہمارے بہن بھائی ہیں جن کا تھوڑا بہت زراعت سے تعلق ہے وہ اس چیز کی گواہی دیں گے کہ مارکیٹ میں جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کی بھرمار ہے وہ ڈرم کے ڈرم دکانوں پر پڑھے ہوئے ہیں جن کے اندر یہ غیر معیاری ادویات بھی موجود ہیں اور کھادیں بھی مناسب نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ہم سے کچھ کلومیٹر کے فاصلے پر بھارت میں فی ایکڑ پیداوار ہم سے کئی گنا زیادہ ہے تو ایسی کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں تھوڑے سے فاصلے پر وہی زمین ہے،اسی طرح کے محنتی لوگ ہیں لیکن ہم لوگوں کو وہ رزلٹ نہیں ملتے۔ میں اس جواب سے agree نہیں کرتی کیونکہ اس وقت جعلی کھادوں اور ادویات کی بھرمار ہے۔

جناب سپیکر:جی،ان کو جواب دینے دیں،ان کی بات سن لیں۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!ضلع شیخوپورہ میں ہم نے کوئی 493 نمونہ جات ٹیسٹ کروائے ہیں جو کہ 36 غیر معیاری پائے گئے اور 81 ایف آئی آر درج ہوئیں۔اس کے باوجود بھی محکمہ دن رات کام کر رہا ہے چاہے وہ ادویات ہوں،چاہے وہ کھادیں ہوں ان کے نمونہ جات لئے جارہے ہیں اور ہم ان کو لیبارٹری میں بھیجواتے ہیں۔جیسے ہی ان کی ہمیں رپورٹ ملتی ہے اس کے مطابق ہم کارروائی کروارہے ہیں۔اگر اس کے باوجود بھی یہ مطمئن نہیں ہیں تو ہم محکمے کو مزید کہتے ہیں کہ جہاں محترمہ نشاندہی کروادیں تو۔۔۔

جناب سپیکر:جی،وہ ضلع شیخوپورہ کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!جی،میں ضلع شیخوپورہ کی بات کر رہا ہوں،ضلع شیخوپورہ میں اس وقت 81 ایف آئی آر درج ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!سیکرٹری زراعت ایوان کی گیلری میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر:جی،سیکرٹری ایگریکلچر؟منسٹر صاحب!آپ ان کا پتا کریں۔(شوروغل)

جی،ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!سیکرٹری ایگریکلچر بہت زیادہ مصروف ہیں وہ مجھے بھی ٹائم نہیں دیتے تو میں ان کا آپ کو کیا بتاؤں۔

جناب سپیکر:جی،ان کو فوری طور پر بلوایا جائے۔(شوروغل)

آرڈر پلیز آرڈر۔ سیکرٹری ایگریکلچر کو فوری طور پر یہاں حاضر کیا جائے۔ جی،20منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد 11 بج کر24منٹ پر

جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ڈاکٹر نوشین حامد! منسٹر صاحب نے آپ کے پہلے ضمنی سوال کا جواب دے دیا ہے۔ اب اگر آپ اگلا ضمنی سوال کرنا چاہیں تو کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جو چیکنگ کی جاتی ہے جس کے بارے میں موصوف نے کہا ہے کہ ہمارے لوگ مختلف جگہوں پر جا کر نمونے لیتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کون سے اور کس گریڈ کے آفیسر یا ملازمین ان کے نمونہ جات لینے کے لئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! توسیع اور Pest farming ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جا کر چیک کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ یہ ملازمین کون سے گریڈ کے ہوتے ہیں جو یہ کام سر انجام دیتے ہیں۔ اگر محکمے کے ملازمین جاتے ہیں تو وہ کون سے گریڈ کے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ چیکنگ کے لئے کون سے گریڈ کے ملازمین جاتے ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! گریڈ15 کے ملازمین ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو علم ہونا چاہئے تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز. Order in the House

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! چونکہ اس کے ساتھ بہت سارے لوگوں کی صحت اور زندگیوں کا directly تعلق ہوتا ہے تو جو لوگ یہ نمونے لینے جاتے ہیں اور یہ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں کیا وہ اس قابل

بھی ہیں، کیا ان کی اتنی capacity بھی ہے ، ان کا اتنا knowledge بھی ہے کہ وہ اس کام کو سرانجام دے سکیں؟ اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ان لوگوں کو اس پر تھوڑا سا غور کرنا چاہئے کہ جو ملازمین جاتے ہیں وہ proper trained ہوں ان کو ان کے بارے میں علم ہو ان کا پورا knowledge ہو کہ کس طریقے سے چیک کرنا ہے اور کس طرح sample collect کرنے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے علم کے مطابق ایک recent study میں پتا چلا ہے کہ اس وقت سبزیوں پر جو pesticides استعمال ہو رہی ہیں ان میں more than one third مضر صحت ہیں۔

جناب سپیکر! ان میں 34.4 فیصد highly hazardous ہیں اور 35 فیصد وہ ہیں جو moderately hazardous ہیں۔ اگر competent لوگ نہیں جائیں گے تو پھر ہم اس issue کو کس طریقے سے address کریں گے؟

جناب سپیکر: وہ competent لوگوں کو ہی بھیجیں گے۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ لوگ پورے qualified اور trained ہوتے ہیں اور یہ گریڈ 17 کے ملازمین ہوتے ہیں اور انہیں باقاعدہ پورے اختیارات ہوتے ہیں۔ ضلع کی سطح پر گریڈ 17 کا سب سے بڑا آفیسر ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پہلے تو گریڈ 15 کے ملازمین کہہ رہے تھے۔

جناب سپیکر: گریڈ 15 کے ملازمین چیک کرتے ہوں گے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! نمونہ جات لیبارٹری میں جاتے ہیں اور پھر جو اس کا رزلٹ آتا ہے اس کے مطابق باقاعدہ کارروائی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ان کی qualification یا ایسی ٹریننگ ہوتی ہے کہ وہ اس کام کے لئے اہل ہیں؟

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!جی،باقاعدہ ان کی ٹریننگ ہوتی ہے اور Pest farming کا ایک پورا ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں پہلے انہیں trained کیا جاتا ہے پھر انہیں فیلڈ میں بھیجا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!اس کا آخری سوال یہ ہے کہ جو غیر معیاری نمونے پائے گئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے ایف آئی آرز بھی درج کی ہیں۔کیا ان ایف آئی آرز کے نتیجے میں مزید کوئی کارروائی ہوئی ہے،انہیں کوئی جرمانے یا سزائیں ہوئی ہیں ؟صرف ایف آئی آرز درج کر لینا تو کافی نہیں ہے۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!وہ عدالت کا معاملہ ہے اور اس پر عدالت جو فیصلہ دیتی ہے ہم اس کے پابند ہوتے ہیں چونکہ سزا جزا تو عدلیہ نے دینی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!منسٹر صاحب کے knowledge میں تو ہونا چاہئے،ڈیپارٹمنٹ کے پاس follow up تو ہونا چاہئے چونکہ ان سے related کیسز ہیں۔اگر یہ follow up نہیں رکھیں گے اور انہیں پتا نہیں ہو گا تو پھر اس چیز پر کس طرح سے کنٹرول ہو گا ؟یہ اپنی ذمہ داری سے کس طرح سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر:اگر آپ کا سوال ایسا ہوتا تو وہ جواب بھی اسی طرح کا دے دیتے۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!اس پر پورا follow up ہوتا ہے۔آپ کو عدلیہ کے نظام کا پتا ہے کہ دوسری طرف سے بھی وکلاء حضرات ہوتے ہیں اس لئے معاملہ تھوڑا لمبا ضرور ہوتا ہے مگر ڈیپارٹمنٹ اسے پوری طرح pursue کرتا ہے اور اس پر عدلیہ جو فیصلہ کرتی ہے اس پر عمل ہوتا ہے اور ہمیں عدلیہ کا فیصلہ ماننا پڑتا ہے۔اگر ہم ضرورت محسوس کریں تو اس کے لئے اعلیٰ عدلیہ میں بھی جاتے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!میں نے یہی سوال کیا تھا۔میں مانتی ہوں کہ یہ اختیار عدلیہ کے پاس ہے اور ہم سب عدلیہ کے فیصلوں کو مانتے ہیں لیکن میرا سوال یہ تھا کہ کیا ان کے پاس کوئی follow up ہے ؟

اگر عدلیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کی دکان بند کرائی جائے تو کیا ڈیپارٹمنٹ نے چیک کیا کہ وہ دکان بند ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ !عدلیہ کا جو حکم ہو گا یہ من و عن اس کی تعمیل کریں گے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر!اس کا پورا follow up ہوتا ہے اگر معزز ممبر کو تفصیل چاہئے تو میں فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ !اب اگلے سوال پر آجائیں کیونکہ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!سوال نمبر 9298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9298: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور شعبہ جات کس کس علاقے میں ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازمین کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کتنی اراضی کس کس مقصد کے لئے مختص ہے؟

(د) اس ضلع میں کسانوں کے لئے کون کون سے package محکمہ زراعت چلا رہا ہے یا کام کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے سات شعبہ جات کے کل 130 دفاتر ہیں۔(ان میں شعبہ توسیع کے یونین کونسل کی سطح پر 75 دفاتر بھی شامل ہیں) جائے مقام کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 707 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کل 705 ایکڑ 13 کنال اور 4 مرلے جگہ ہے جس میں 76 ایکڑ 16 کنال اور 4 مرلے جگہ دفاتر کے زیر استعمال ہے اور بقایا 628 ایکڑ 17 کنال جگہ زرعی مقاصد / تحقیق / اجناس کی خرید و فروخت کے لئے استعمال ہو رہی ہے۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ زراعت مذکورہ ضلع میں کسانوں کی بہتری کے لئے درج ذیل کام کر رہا ہے

- ای کریڈٹ سکیم کے تحت وزیراعلیٰ کی طرف سے دو سال کے لئے بلاسود قرضے کی فراہمی کے لئے کسانوں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے جس کے تحت پانچ ایکڑ تک کے زمینداروں کے لئے ربیع میں 25 ہزار فی ایکڑ اور خریف میں 40 ہزار روپے فی ایکڑ تک بلاسود قرضے فراہم کئے جارہے ہیں۔ اس سکیم کے تحت ضلع شیخوپورہ کا ہدف 11,862 کسان ہیں۔
- موسمی حالات اور کاروباری تقاضوں کے پیش نظر تحقیقاتی ادارہ دھان کالاشاہ کاکو نے اب تک باسمتی چاول کی 25 اقسام دریافت کیں اور منظوری کے بعد ان کا بیج مہیا کیا جارہا ہے۔
- محکمہ زراعت توسیع کے تعاون سے چاول کی براہ راست کاشت کے تجرباتی پلاٹ لگائے جاتے ہیں اور چاول کی کاشت کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے۔
- زمیندار کو اچھی پیداوار اور خاطر خواہ آمدنی کے حصول کے لئے اگرانومک ریسرچ سٹیشن فاروق آباد نے آب و ہوا اور زمینی ساخت کی مناسبت سے دھان، گندم اور دوسری فصلات کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مختلف قسم کے تجربات لگائے جاتے ہیں۔
- تحقیقاتی سب سٹیشن برائے سبزیات پر مختلف قسم کی سبزیات کے بیج تیار کئے جاتے ہیں۔
- پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کالاشاہ کاکو نے گزشتہ سال ادویات کے موزونیت ہونے یا غیر موزوں کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے 2119 ادویات کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں 25 ڈینگی مچھر مار ادویات کا تجزیہ بھی شامل ہیں۔
- پیسٹی سائیڈ ریزیڈیو (Residues) لیبارٹری کالاشاہ کاکو نے گزشتہ سال مختلف سبزیوں، پھلوں، چاول، گندم اور مکئی وغیرہ کی فصلات پر (زہر پاش، کیڑے مار ادویات) کے

باقی ماندہ اثرات کے تجزیہ کے لئے1936 زرعی ادویات کی باقیات کے نمونہ جات لئے گئے۔

- ❖ زرعی ادویات کے چیلنج ہونے والے ان فٹ نمونہ جات کا دوبارہ سے (Retesting) کے لئے پراونشل پیسٹی سائیڈ ریفرنس لیبارٹری جو صوبہ پنجاب کی اپنی نوعیت کی واحد لیبارٹری ہے، نے اب تک500 زرعی ادویات کے چیلنج شدہ نمونہ جات کا تجزیہ کیا۔
- ❖ تجرباتی یونٹ برائے پیداوار بیج چارہ جات فاروق آباد تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا کا ذیلی ادارہ ہے اور تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا کو 2016۔19کے لئے ADP Project(کسانpackage) Improvement of Breeding and Seed Production System of Fodder Crop دیا گیا ہے جس کے مطابق ادارہ کسانوں کو مہیا کرنے کے لئے مکئی (SGD-2002)کا Pre-Basic بیج پیدا کرے گا۔
- ❖ توسیع خدمات 2.0 کے تحت سال17۔2016 میں16000 مٹی کے نمونوں کا تجزیہ کیا گیا اور کسانوں کو زمین کے صحت اور کسانوں کی سفارشات کے کارڈ اجراء کئے جائیں گے۔ آئندہ تین سالوں میں اتنی ہی تعداد میں مزید مٹی کے نمونہ کا تجزیہ کیا جائے گا۔
- ❖ بلاسود قرضہ جات کی فراہمی۔
- ❖ رجسٹریشن برائے کسان کارڈ۔
- ❖ منصوبہ برائے پیداواری فروغ سبزیات۔
- ❖ بیماریوں سے پاک گندم کے بیج کی فراہمی کا منصوبہ۔
- ❖ منصوبہ برائے ترویج مشین کاشت۔

- ❖ کھادوں کے نمونہ جات کا حصول برائے تجزیہ اور غیر معیاری کھادوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی۔
- ❖ زرعی مداخل کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر
- ❖ گھریلو پیمانے پر سبزیات کی کاشت کا منصوبہ (کچن گارڈننگ)
- ❖ کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- ❖ ڈرپ / سپرنکلر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کے لئے ساٹھ فیصد مالی اعانت اور ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب پر80 فیصد مالی اعانت۔

- ٹنل فارمنگ کے لئے۔/225,000روپے فی ایکڑ کی مالی اعانت۔
- کسانوں/کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولریونٹس کی بذریعہ قرعہ اندازی۔/225,000 روپے فی یونٹ مالی اعانت پر فراہمی۔
- کسانوں/کاشتکاروں کو جدید آبپاشی/کاشتکاری کی مفت تربیت۔
- ہموار ی زمین کے لئے سبسڈی پر بلڈوزر مہیا کرنا اور کسان packageکے تحت بلڈوزروں کی مرمت کے لئے پرزہ جات مہیا کئے جارہے ہیں
- ٹیوب ویل کے لئے بورنگ سے پہلے بذریعہ رزیسیٹیوٹی میٹرزیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لئے سروے کرنے کی سہولت فراہم کرنا۔
- ٹیوب ویل بور کروانے کے لئے ڈرلنگ کی سہولت اور تکنیکی معاونت فراہم کرنا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں نے اپنے سوال کے جز(د)میں پوچھا تھا کہ:

"ضلع میں کسانوں کے لئے کون کون سے packages محکمہ زراعت چلا رہا ہے؟"

جناب سپیکر!اس کا جواب دیتے ہوئے محکمہ نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ کسانوں کی بھلائی کے لئے کیا کیا کام ہو رہے ہیں۔اسی جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم کسانوں کو بلاسود قرضے فراہم کر رہے ہیں۔حکومت نے کسانوں کے لئے100۔ارب روپے کاpackageرکھا تھا اور اس کے اندر کسانوں کو قرضے دینے کا ایکelement بھی شامل تھا۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سکیم کے تحت اب تک کتنے کسانوں کو قرضہ جات دیئے جاچکے ہیں؟

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر!ضلع شیخوپورہ میں اب تک 11862 کسانوں کو بلاسود قرضہ جات دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میرے علم کے مطابق مستحق کسانوں کی اکثریت اس لئے یہ قرضے حاصل نہیں کر سکی کیونکہ formalities بہت زیادہ ہیں،proceduresبہت لمبے ہیں اور requirementsاتنی زیادہ ہیں کہ عام کسان ان کو fulfill نہیں کر سکتالہٰذا میری گزارش ہے کہ اس سسٹم کو simplify کیا جائے کیونکہ جس سسٹم کے تحت قرضے دیئے جاتے ہیں وہ بہت

complicated ہے۔کیا اس قسم کی شکایات ان کے پاس آئی ہیں کہ کسانوں کو یہ قرضہ جات حاصل کرنے میں مشکل آرہی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جب یہ سکیم شروع ہوئی تھی تو ایسے مسائل درپیش تھے مگر اب الحمدللہ ہم نے اس کے procedure کو بہت آسان کر دیا ہے۔اب تو one window پر اس کا سارا process مکمل ہو جاتا ہے۔یہ قرضہ جات ہم مزارعوں کو بھی دے رہے ہیں۔یہ پروگرام بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔پہلے چھوٹے زمیندار کو قرض ملنا بہت مشکل تھا۔جب وہ بنکوں کے پاس جاتا تھا تو اسے دھکے مار کر باہر نکال دیا جاتا ہے لیکن اب ہم چھوٹے کسانوں کو باعزت طریقے سے اس کے گھر پر یہ قرضہ جات فراہم کر رہے ہیں یعنی جب کسان کا قرضہ منظور ہو جاتا ہے تو بذریعہ SMS اس کو اطلاع دی جاتی ہے اور پھر اسے اس کی payment کر دی جاتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک اخباری خبر کے مطابق محکمہ نے زراعت کو modernize کرنے کے لئے ورلڈ بنک سے 300 ملین ڈالرز کا قرضہ لیا تھا۔یہ دسمبر 2017 کی خبر ہے تو میں اس کا follow up معلوم کرنا چاہوں گی کہ یہ رقم انہوں نے کہاں استعمال کرنی ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ ماشاءاللہ سمجھدار ہیں۔اس کے لئے تو آپ نیا سوال دیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے کسانوں کی فلاح کے لئے اس tenure میں جو اقدامات اُٹھائے ہیں آج تک اس کی پہلے کہیں مثال نہیں ملتی۔کسانوں کو بلاسود قرضہ جات مہیا کئے جا رہے ہیں،زرعی ادویات پر سیلز ٹیکس ختم کیا گیا ہے،زمین کا تجزیہ کیا جاتا ہے،کسانوں کو کھادوں کی فراہمی میں سبسڈی دی جا رہی ہے اور کسانوں کو بجلی کے بلوں میں بھی سبسڈی دی جا رہی ہے۔ان اقدامات کی وجہ سے کسانوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔کسانوں کو زراعت سے منسلک تمام چیزیں کم قیمت پر مہیا کی گئیں اور الحمدللہ اس دفعہ گندم،کپاس اور گنّے کی فصلیں بہت اچھی ہوئی ہیں اور کسانوں کے حالات زندگی میں بھی بہتری آئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ باقی باتیں کر لیں لیکن گنّے کی بات نہ چھیڑیں۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ گنّے کے کاشتکاروں کو گنّے کی فروخت کے حوالے سے کچھ مسائل کا سامنا ہے۔جب ایک چیز کا اضافہ ہو گا اور آگے آپ کے پاس capacity نہیں ہو گی تو پھر مسائل پیدا ہوں گے۔گنّے کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے اور ہماری شوگر ملوں کی capacity کم ہے جس کی وجہ سے گنّے کے کاشتکاروں کو کچھ مسائل کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر نوشین حامد نے ورلڈ بنک سے 300 ملین ڈالرز قرض کے حوالے سے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں اور جیسے ہی اس قرضے کی قسط جاری ہو گی تو یہ رقم بھی کسانوں کی بہتری کے لئے خرچ کی جائے گی۔ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا کسان خوشحال ہو تا کہ ہمارا پاکستان خوشحال ہو سکے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں آخری ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم کسان کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔دیکھا یہ گیا ہے کہ کسان کو زرعی ادویات کے استعمال کے حوالے سے proper knowledge نہیں ہے۔اکثر اوقات کسان دو قسم کی زرعی ادویات mix کر کے استعمال کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ انہیں ان زرعی ادویات کی proper application کا علم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے فصل کی quality کو نقصان ہوتا ہے اور وہ مضر صحت بھی ہو جاتی ہے۔کیا انہوں نے کسانوں کی awareness کے لئے کوئی پروگرام رکھا ہوا ہے کہ کسانوں کو بتایا جائے کہ یہ زرعی ادویات کس طریقے سے استعمال کرنی ہیں؟

جناب سپیکر: ماشاءاللہ کسان بہت سیانا، سمجھدار اور تجربہ کار ہے۔کسان کا تجربہ ان سے زیادہ ہے۔ کسان کو علم ہے کہ اگر میں یہ pesticide ڈالوں گا تو میری فصل میں اس کا کتنا اثر آئے گا۔آپ ایسی بات نہ کریں کہ کسان کو awareness نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں نے تو ایک سروے رپورٹ کے مطابق بتایا ہے۔جب پنجاب میں سروے کیا گیا تو بہت سارے کسانوں کو اس چیز کا علم نہیں تھا اور وہ غلط طریقے سے pesticides استعمال کر رہے تھے۔وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ اگر ہم دو تین زرعی ادویات کو mix کریں

گے تو پھر بہتر result حاصل ہوں گے جبکہ یہ طریق کار نقصان دہ ثابت ہو رہا تھا۔میں نے تو سروے رپورٹ کے مطابق سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ کی مہربانی۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم نے کسانوں کے لئے training programmes design کئے ہیں۔یونین کونسل کی سطح پر ہمارے نمائندے کسانوں کو بتانے اور تربیت دینے کی غرض سے جا رہے ہیں۔اس کے علاوہ ہم نے بہت سے سیمینار بھی منعقد کئے ہیں۔کسانوں کو جدید زراعت سے روشناس کرانے کے حوالے سے ہمارے بہت سے programmes چل رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اسی سوال سے related ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، پوچھ لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ "محکمہ زراعت مذکورہ ضلع میں کسانوں کی بہتری کے لئے کام کر رہا ہے جس میں انہوں نے سپر نکلر، ڈرپ سسٹم اور سولر سسٹم کا ذکر کیا ہے۔ محکمہ نے سپر نکلر، ڈرپ سسٹم اور سولر سسٹم کو زیتون کے پودوں کے ساتھ منسلک کیا ہوا ہے۔ سولر سسٹم تب لگتا ہے جب آپ زیتوں کے پودے لگوا لیتے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ارد گرد کے جانور آ کر ان پودوں کو کھا جاتے ہیں۔زیتون کے پودوں کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ وہاں پر fences لگائے جائیں۔ محکمہ زراعت کو چاہئے تھا کہ زیتون کے پودوں کے ساتھ سولر سسٹم کو منسلک کرنے کی بجائے fences کو لازمی قرار دیا جاتا۔میرے علاقے میں تو یہی مسائل ہیں۔یہ سوال شیخوپورہ کے حوالے سے ہے اور obviously وہاں بھی یہی مسائل درپیش ہوں گے۔میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایسا کیوں ہوا، انہوں نے اس طرف غور کیوں نہیں کیا کہ زیتون کے پودوں کے ارد گرد fences لگائے جائیں تاکہ وہ محفوظ ہو سکیں، سپر نکلر اور ڈرپ سسٹم کو زیتون کے پودوں کے ساتھ کیوں مشروط

کر دیا گیا ہے اور یہ کیوں ضروری ہے کہ اگر زیتون کے پودے لگائے جائیں تو تب ہی سپرنکلر یا ڈرپ سسٹم لگ سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس شرط سے کسانوں کو آزاد کیا جائے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ پروگرام پورے پنجاب کے لئے ہے اور اس کے لئے زیتون کے پودے لگانا ضروری نہیں بلکہ یہ ہر طرح کے پودوں کے لئے ہے۔ جب ہم یہ سسٹم کسان کو دیتے ہیں تو پھر آگے اس کی حفاظت اور maintenance اسی کے ذمے ہوتی ہے۔ ایسی کوئی شرط نہیں کہ ہم نے یہ سسٹم صرف زیتون کے پودوں کے لئے دینا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے خود تین سکیمیں منظور کروائی ہیں۔ ان سکیموں کی منظوری کے لئے مجھے پہلے زیتون کے پودے لگوانے پڑے ہیں۔ میں ان کو پورا data دے دیتی ہوں کیونکہ زیتون کے پودے میرے اپنے فارم ہاؤس پر لگے ہوئے ہیں۔ زیتون کے پودوں کے لئے fences انتہائی ضروری ہے۔ محکمہ زراعت کو چاہئے کہ وہ کسانوں کو یہ fences لگا کر دیں کیونکہ اس کے بغیر پودے grow نہیں کرتے اور انہیں جانور کھا جاتے ہیں۔ یہ مسائل ہر جگہ موجود ہیں جبکہ محکمہ زراعت کے افسران کہتے ہیں کہ fences لگانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو سب سے زیادہ ضروری کام ہے محکمہ کسانوں کے لئے وہ کیوں نہیں کرتا؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! کسان کو زیتون کے مفت پودے مہیا کئے جاتے ہیں اگر کسان اپنی فصل کی حفاظت نہیں کر سکتا تو پھر میرے خیال میں اسے کھیتی باڑی نہیں کرنی چاہئے۔ باڑ لگانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ انور نے ایک تجویز دی ہے تو اس پر غور کریں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم اس تجویز پر ضرور غور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8853 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات ختم ہونے تک محترمہ کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8861 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 8861: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) کیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں تجربہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے ریسرچ و سیم و تھور ونگ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل عہدہ و عرصہ تعیناتی بتایا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت ایک لاکھ 65 ہزار 490 ایکڑ سیم و تھور سے متاثرہ اراضی ہے جو کہ ضلع کے مختلف جگہوں پر ہے۔

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی، ساہیوال میں قائم ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ دو سالوں میں مٹی و پانی کے 16 ہزار 851 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جو زمینیں سیم و تھور سے متاثرہ پائی گئیں اس کے کاشتکاروں کو اس کی مطابقت سے مشاورت فراہم کی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت کا ذیلی دفتر لیبارٹری برائے تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی ساہیوال میں قائم ہے اور یہ پاکپتن روڈ ساہیوال پر واقع ہے۔کاشتکاران کو مٹی اور پانی کے صحیح استعمال کے لئے مفید مشورہ جات دیئے جاتے ہیں جس کے لئے لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔ مزید بر آں (منصوبہ برائے فراہمی سہولیات کاشتکاران بذریعہ جدید توسیع سروسز زراعت2.0) کے تحت محکمہ زراعت توسیع ساہیوال سے مٹی کے نمونہ جات وصول اور ان کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے وضع کئے ہیں۔

- ❖ سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ❖ ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسا کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- ❖ نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- ❖ کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- ❖ سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ❖ ان زمینوں میں پٹڑیوں(Beds) اور کھیلیوں(Ridge) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔

(ہ) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) میں سیم و تھور ونگ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں زیر غور سوال پر ضمنی سوال کرنے سے پہلے وزیر زراعت جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے سیکرٹری زراعت کو ہم سے ملوا دیا ہے۔ سیکرٹری زراعت کی وجہ سے اس معزز ایوان کا ایک گھنٹہ 20 منٹ ٹائم ضائع ہوا ہے اور public money ضائع ہوئی ہے لہٰذا یہ پیسے سیکرٹری زراعت کی تنخواہ میں سے recover کئے جائیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم سیکرٹری زراعت کے دفتر میں جاتے ہیں لیکن سیکرٹری صاحب ہمیں ملتے ہی نہیں ہیں۔ ہم بھی اس معزز ایوان کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں کئی دفعہ سیکرٹری زراعت کے دفتر میں لکھوا کر آیا ہوں لیکن سیکرٹری زراعت سے ملاقات نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ جو بات کہہ رہے ہیں میں یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ آپ سیکرٹری صاحب کے پاس جائیں اور سیکرٹری صاحب کہیں کہ میں آپ سے نہیں ملتا۔ آپ ضمنی سوال کریں تاکہ ان سے جواب لیا جائے اور ہم آگے چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے سربراہ ہیں اور ہم اس اسمبلی کے ممبر ہیں ہم یہاں پر جھوٹ بولنے کے لئے نہیں آئے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا میری اور آپ سب کی ذمہ داری ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب آصف محمود! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ایوان کے اندر چاہے کوئی اِدھر بیٹھا ہے یا اُدھر بیٹھا ہے صوبہ پنجاب کا یہ سب سے بڑا ایوان ہے تو یہ انتہائی قابل افسوس امر ہے کہ میں

نے پچھلے ساڑھے چار سال کے دوران آج پہلی دفعہ ایک sitting minister کی زبان سے اس طرح کی بے بسی اور اُس کے منہ سے اس طرح کے الفاظ کا نکلنا ہم سب کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ ان سیکرٹری صاحبان کی کون پشت پناہی کرتا ہے اور ان کے پیچھے کون ہے کہ یہ عوامی نمائندوں کی کوئی پروا نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ہمارے سربراہ ہیں تو ہمارا کام آپ تک اپنی بات پہنچانا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں نے آپ کی بات مان لی، سیکرٹری زراعت ایوان میں حاضر ہو گئے ہیں تو اب آپ آگے چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی اور کس کس مقام پر ہے؟ آپ خود اس کا جواب پڑھ لیں اگر آپ کی تسلی ہے تو پھر آگے بات شروع کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ میری تسلی کو چھوڑیں، اگر آپ کی تسلی نہیں ہے تو آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سیم و تھور کے مقامات پوچھے ہوں اور انہوں نے جواب میں سیم و تھور سے متاثرہ کل اراضی بتا دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک لاکھ 65 ہزار 490 ایکڑ سیم و تھور سے متاثرہ اراضی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! سیم و تھور سے متاثرہ اراضی مختلف patches میں ہے جس کی تفصیل اس وقت میرے پاس نہیں ہے میں تفصیل منگوا کر اجلاس کے بعد ممبر موصوف کو دے دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے specific بات کی ہے تو مجھے specific جواب لے کر دیں۔

جناب سپیکر: تفصیلی جواب کے لئے زیر غور سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: میں نے یہ سوال pending کر دیا ہے یہ کمیٹی کے سپرد نہیں ہو سکتا۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9306 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں گندم کی خرید اور مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*9306: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں سال 16-2015 اور 17-2016 میں گندم خرید کے لئے کتنے مراکز قائم کئے گئے ان میں کتنے مستقل مراکز اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے تفصیل فراہم کریں؟

(ب) اس سیزن میں کتنی گندم اس ضلع سے خرید کی گئی اور گندم کی خرید پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کتنے ملازمین نے ان سنٹرز پر ڈیوٹی دی اور مذکورہ مراکز پر کسانوں کے لئے کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

(د) کتنا باردانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا؟

(ہ) اس تحصیل میں باردانہ کی تقسیم کے سلسلہ میں کیا کیا شکایات موصول ہوئیں مراکز خرید گندم کے حساب سے بیان کی جائیں؟

(و) اس تحصیل کے گوداموں میں کتنے سال کی گندم پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں سال16۔2015اور17۔2016میں ایک ہی مرکز خرید گندم قائم کیا گیا۔ یہ مرکز خرید گندم مستقل مرکز ہے جبکہ تحصیل ہذا میں کوئی عارضی مرکز خرید گندم نہ ہے۔ مرکز کا نام ٹیکسلا ہے جو کہ نزد ریلوے سٹیشن ٹیکسلا واقع ہے۔

(ب) سال16۔2015اور17۔2016مختلف کسانوں سے ضلع راولپنڈی میں خرید کی گئی گندم اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیزن/سکیم	گندم خرید	خرچ رقم
2015-16	176.300	-/5742601روپے
2016-17	257.900	-/8401518روپے

(ج) ٹیکسلا سینٹر پر ایک اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، ایک فوڈ انسپکٹر اور ایک فوڈ گرین سپروائزر اور چار عدد چوکیدار نے ڈیوٹی سر انجام دی۔ کسانوں کو سہولیات کے لئے ٹینٹ، کرسیاں پنکھے اور ٹھنڈے پانی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

(د) ضلع راولپنڈی میں سکیم ہائے16۔2015اور17۔2016کے دوران فراہم کردہ باردانہ اور زمینداران کو تقسیم کردہ باردانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم	فراہم کردہ باردانہ	تقسیم کردہ باردانہ
2015-16	6000پی پی تھیلہ	3500پی پی تھیلہ
2016-17	6000پی پی تھیلہ	4540پی پی تھیلہ

(ہ) اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی بھی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(و) ٹیکسلا تحصیل کے گوداموں میں اس وقت دو سکیموں کی گندم پڑی ہوئی ہے۔

سکیم	مرکز پر موجودہ گندم
2016-17	1659.582
2017-18	3940.001

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں باقی سارے جواب سے اتفاق کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف صرف اتنا بتادیں کہ ڈسٹرکٹ کا گندم خریداری کا target کیا تھا اور وہ target achieve ہوا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اس سوال میں معزز ممبر نے گندم خریداری کے target کا نہیں پوچھا تھا تو یہ fresh question بنتا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے اتفاق کرلیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 9031 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 9323 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملک پاؤڈر / پروڈکٹ کی فروخت اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9323: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملک پاؤڈر شیر خوار بچوں کی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ب) اگر جزبالا کا جواب ہاں میں ہے تو حکومت ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو بچوں کے لئے ملک پاؤڈر بیچتے ہیں اگر نہیں تو اس بارے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت نے اس بارے کوئی کارروائی کی ہے یا کتنے لوگوں کو جرمانہ و سزا دی گئی ہے اس بارے میں آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ملک پاؤڈر شیر خوار بچوں کی صحت کے لئے مضر ہے ملک پاؤڈر بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں غیر معیاری قرار دیا ہے۔

(ب) جن کمپنیوں کی مصنوعات چیک کی گئیں ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

مارواں، ڈرائنڈ سکمڈ ملک پاؤڈر، پارس سکمڈ ملک پاؤڈر، امنگ سکمڈ ملک پاؤڈر ملاک سکمڈ ملک پاؤڈر اور انسٹینٹ ملک پاؤڈر۔ ان کو سرٹیفائیڈ لیبارٹری SGC,PCSIR INTERTEK, سے کیمیائی ،حیاتیاتی اور فزیکل پیرامیٹر پر چیک کروایا گیا۔ اس کے نتیجہ میں مقررہ پیمانے پر پورا نہ اترنے والی مصنوعات کو غیر معیاری قرار دیا ہے اوران تمام ٹیسٹ کی رپورٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی website پر بھی موجود ہے۔

(ج) 2013 سے لے کر اب تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے خشک دودھ کے پندرہ مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے چھ کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 9 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل قرار پانے والی کمپنیوں کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اورایسے عناصر کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے اوران کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔

- مزید بر آں دودھ کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے خشک دودھ کو چیک کیا اور اس ضمن میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اور بعد ازاں اس یقین دہانی کے ساتھ ان لوگوں کو دودھ کے کاروبار کی اجازت دی گئی کہ آئندہ دودھ Physical Parameter کے مطابق بنائے گئے اور اس میں ملاوٹ نہیں کی جائے گی اور فوڈ اتھارٹی کی جانب سے باقاعدگی سے ان کمپنیوں کو چیک کیا جائے گا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہے ہیں اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جن کمپنیوں کے دودھ غیر معیاری قرار دیئے گئے اُن کے خلاف فوڈ اتھارٹی نے کیا اقدامات کئے، کیا سزا دی گئی اور کتنا جرمانہ ادا کیا گیا؟ اس کی تفصیل اگر وزیر خوراک دے سکیں تو نوازش ہو گی۔ جز(ج) میں درج ہے کہ فوڈ اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تو قوانین کے مطابق ان کمپنیوں کو کیا سزا اور جرمانہ کیا گیا اس کے بارے میں تفصیل دی جائے اور جو کمپنیاں فوڈ اتھارٹی نے غیر معیاری قرار دی ہیں کیا عوام الناس کو پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے شعور، آگاہی اور اطلاع دی گئی کہ عوام یہ دودھ لینے سے پرہیز کریں تاکہ شیر خوار بچے اس کے نقصان سے بچ سکیں اور جو ڈاکٹر یا LHV یا paramedical staff اگر عوام کو یہ دودھ لکھ کر دیتے ہیں اُن کے خلاف محکمہ کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 15 کمپنیوں کے دودھ کے نمونہ جات لئے گئے جس میں سے 6 کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے اور 9 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل ہوئے ان کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیسے اور کیا کارروائی کرتے ہیں؟ وہ بھی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! نمونہ جات check کئے جاتے ہیں۔ اگر کمپنی غیر معیاری دودھ بنا رہی ہے تو اس کی فیکٹری کو seal کیا جاتا ہے۔ اگر صفائی کا کوئی چھوٹا معاملہ ہو تو ان کی وارننگ دی جاتی ہے اور ناقص دودھ کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ان کے خلاف FIR درج کی جاتی ہیں اور مارکیٹ سے دودھ اٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے پہلے بتا دیا ہے کہ 6 کمپنیاں پاس ہوئی ہیں اور 9 فیل ہوئی ہیں۔ وہ پھر آپ سے سوال پوچھیں گے کہ وہ 9 کمپنیاں کون کون سی ہیں۔ آپ بتا دیں کہ کیا کارروائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے پاس ان 9 کمپنیوں کی تفصیل نہیں ہے کہ ان کو کتنا جرمانہ ہوا ہے۔ میں محکمہ سے تفصیل لے کر دے سکتا ہوں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بعض کمپنیاں وہی خراب دودھ نئی پیکنگ میں مارکیٹ میں سپلائی کر دیتے ہیں، ہمارے بچوں نے پرورش پانی ہے جنہیں طاقت ہی نہیں مل پاتی۔ کیا اس کا بعد میں بھی check and balance رکھا جاتا ہے یا نہیں رکھا جاتا؟ اس کے علاوہ جو دودھ ساشا پیک میں آرہا ہے اس کو کیسے check کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ مسلسل practice ہوتی ہے، ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دفعہ کسی کمپنی کو check کیا جائے اور اس کا دودھ معیاری نکلے، اس کے بعد اس کو check نہیں کیا جاتا۔ جن کمپنیوں کا دودھ غیر معیاری ہوتا ہے ان کی factories بھی seal کی جاتی ہیں، جرمانے کئے جاتے ہیں، ایف آئی آرز درج کی جاتی ہیں اور مقدمات عدالتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ کمپنیاں جب اپنے معیار کو ٹھیک کر لیتی ہیں تو پھر وہ مارکیٹ میں اپنا مال لا سکتی ہیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر!میرا سوال یہ ہے کہ کیا بعد میں check and balance رکھا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ یہ مسلسل practice کا کام ہے۔ ہم ایک دفعہ چیک نہیں کرتے بلکہ بار بار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جس کمپنی کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ مطلوبہ requirements اور quality پوری کرتی ہے تب ہی اپنا مال مارکیٹ میں لا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9865 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: لکھوڈیر میں سبزی منڈی کے منصوبہ پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*9365: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لکھوڈیر لاہور میں حکومت نے سبز منڈی بنانے کا منصوبہ تیار کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس منصوبہ پر عمل نہیں ہو سکا اگر ہاں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) مذکورہ منڈی کے لئے کتنے ایکڑ زمین خریدی گئی اور منڈی کی تعمیر کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈلاہور پاکستان کی دو بڑی اور اہم منڈیاں ہیں یہاں پورے پاکستان اور ہمسایہ ممالک سے سبزی و پھل آکر بذریعہ نیلام عام فروخت ہوتا ہے۔سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور سال1969 میں لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ (موجودہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی) نے تعمیر کی تھیں۔وقت کے ساتھ ساتھ کاروباری حجم بڑھنے کی وجہ سے موجودہ منڈیوں کی جگہ کاروبار کے لئے ناکافی ہو چکی ہے۔

محکمہ زراعت اور ضلعی انتظامیہ اس تمام صورتحال کا بغور جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ ان منڈیوں کو شہر سے باہر کسی موزوں جگہ پر منتقل کیا جائے تاکہ کمیشن ایجنٹس حضرات پر سکون طریقہ سے اپنا کاروبار کر سکیں اور ٹریفک اور صفائی جیسے مسائل مستقل طور پر حل ہو سکیں۔اس سلسلہ میں مورخہ 2013-10-08 کو ایک اہم اجلاس زیر صدارت وزیر اعلیٰ پنجاب منعقد ہوا جس میں سبزی و پھل منڈی کی ترقی و منتقلی کے بارے میں تفصیلی غور وخوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈلاہور کو محمود بوٹی کے نزدیک جگہ حاصل کر کے منتقل کر دیا جائے۔اس سے نہ صرف صفائی، سیوریج اور ٹریفک جیسے مسائل حل ہو جائیں گے بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کاروبار کرنے کے لئے وسیع مواقع میسر آئیں گے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے اس منصوبے کے نقشہ کی منظوری دے دی ہوئی ہے اور اس منصوبہ کا PC-1 بذریعہ کنسلٹنٹ تیار کر کے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب کو مورخہ 2016-06-24 برائے منظوری ارسال کیا گیا تھا۔لیکن محکمہ پی اینڈ ڈی نے اس پر کچھ

اعتراضات لگاتے ہوئے اس کو واپس کر دیا ان اعتراضات کو دور کرنے کے لئے PC-1 کنسلٹنٹ کو ارسال کر دیا ہے اور جلد ہی PC-1 دوبارہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو برائے منظوری ارسال کر دیا جائے گا۔

(ج) اس منڈی کی تعمیر کے لئے 1646 کنال زمین حاصل کی جا چکی ہے اور اس کی تعمیر کے لئے مبلغ 7175.13 ملین روپے Big City Project کے تحت تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں مورخہ 08-10-2013 کو ایک اہم اجلاس زیر صدارت وزیر اعلیٰ پنجاب منعقد ہوا جس میں سبزی و پھل منڈی کی ترقی و منتقلی کے بارے میں تفصیلی غور وخوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور کو محمود بوٹی کے نزدیک جگہ حاصل کر کے منتقل کر دیا جائے۔ یہ priority والا مسئلہ ہے کیونکہ لاکھوں لوگوں کا روزگار اس سے منسلک ہے۔ اس وقت جو منڈی ہے وہ ناکافی ہے اور ناکافی ہونے کی وجہ سے وہاں پر بہت مسائل بھی ہیں۔ سبزی منڈی کی منتقلی بہت اہمیت کا معاملہ ہے جس کے بارے میں حکومت نے فیصلہ کیا تھا۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ 2013 کے بعد اب 2018 آ گیا ہے لیکن اس اہم اور ضروری معاملہ میں پانچ سال کی دیر کیوں کی گئی ہے؟ انہوں نے جب کوئی underpass بنانا ہوتا ہے تو وہ دِنوں میں بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنے سوال پر ہی رہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی بھی کام کو priority پر کیا جائے تو دِنوں میں projects مکمل ہو جاتے ہیں۔ آخر اس منصوبے میں اتنی دیر کیوں ہوئی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم نے محکمہ پی اینڈ ڈی کو اس منصوبے کا PC-I بھجوایا تھا۔ انہوں نے اس پر کچھ اعتراضات لگا کر ہمیں واپس کر دیا۔ ہم اس کا دوبارہ PC-I تیار کروا رہے ہیں۔ اس کا دوسرا issue زمین کا تھا۔ ہمیں 1079 کنال زمین مل چکی ہے باقی 567 کنال رہتی

ہے۔ یہ big city کے تحت بہت بڑا منصوبہ ہے جس کا تخمینہ 7۔ارب روپے سے زیادہ کا ہے۔ اس منصوبے پر حکومت بہت سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔ انشاءاللہ بہت جلد اس کا PC-I محکمہ پی اینڈ ڈی کو دوبارہ بھجوایا جائے گا، ان کے جو اعتراضات تھے وہ دور ہو گئے ہیں اور بہت جلد اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ محکمہ کو اعتراضات دور کرنے میں پانچ سال لگ گئے۔ انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ ایک ہزار کنال سے زائد زمین acquire کر لی گئی ہے اور 500 کنال سے زائد زمین ابھی مزید acquire کرنی ہے۔ انہوں نے جواب میں تو یہ لکھا ہے کہ 1646 کنال زمین حاصل کی جا چکی ہے۔ ان کے جواب میں اور تحریری جواب میں تضاد ہے۔ اس کے علاوہ میں ان سے یہ پوچھوں گی کہ یہ زمین کتنے میں خریدی گئی ہے اور کس سے خریدی گئی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ایک ہزار کنال سے زیادہ زمین ہم نے 305 ملین روپے میں خریدی ہے بقیہ 567 کنال زمین بھی ہم تقریباً لے چکے ابھی اس کی payment کرنی ہے۔ اس کے علاوہ کس سے خریدی گئی ہے تو وہ تفصیل اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ اگر محترمہ چاہیں گی تو بعد میں ہم ان کو تفصیل بھجوا دیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے شہریوں سے ہی یہ زمین خریدی ہو گی تو کیا ان کو payment ہو چکی ہے اور کیا کسی کے بقایاجات تو نہیں رہتے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جو زمین ٹرانسفر ہو چکی ہے اس کے 305 ملین شہریوں تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جو زمین بقایا رہتی ہے اس کی payment بھی رہتی ہے اور ابھی وہ ٹرانسفر بھی نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس قسم کے projects کو priority پر کرنا چاہئے تھا۔ پچھلے 9 سال میں خادم اعلیٰ پنجاب نے 9 ہزار ارب روپیہ اپنے ہاتھوں سے پنجاب میں خرچ کیا ہے۔ ان 9 ہزار ارب روپے میں ہمیں priorities والی چیزیں تو کہیں نظر نہیں آتیں صرف سڑکیں، پُل اور انڈر پاسز وغیرہ نظر آتے

ہیں۔ ہمیں ان 9ہزار ارب روپے میں سبزی منڈی جیسے اہم issues یا صحت و تعلیم جیسے اہم issues کہیں بھی نظر نہیں آئے۔

جناب سپیکر! میری observation یہ ہے کہ اس منڈی کو جلد از جلد مکمل کرایا جائے تاکہ لوگوں کو اس کا فائدہ ہو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس issue کو expedite کرائیں۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9503 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں ملاوٹ والے دودھ فروشوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9503: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال 2015 سے آج تک ایسے دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ایسے دودھ فروش / دودھ تیار کرنے والے مافیا کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے نیز کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی ہیں اور کتنے جرمانے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ ضلع چنیوٹ میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18۔جولائی2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے نیز ضلع چنیوٹ میں ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت اور ترسیل کی روک تھام کو یقینی بنانے کے لئے ملاوٹ مافیا کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا آغاز کیا جاچکا ہے۔پنجاب فوڈاتھارٹی نے گزشتہ چند ماہ میں ضلع چنیوٹ میں78 دودھ کی دکانوں کا معائنہ کیا اور چیکنگ کے بعد 78 دکانوں کو تصحیح کے نوٹسز جاری کئے اور تین دکانوں کو جرمانے عائد کئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!اس سوال کے تین جز ہیں۔ جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے، جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے اور جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں۔

جناب سپیکر!الحاج محمد الیاس چنیوٹی بزرگ ہیں۔ وہ دروغ مصلحت سے بھی سوال پیش نہیں کرسکتے کوئی نہ کوئی ثبوت ان کے پاس ضرور ہو گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ ان کے پاس تو ثبوت ہو گا اگر آپ کے پاس کچھ ہے تو وہ پوچھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں عرض کرتا ہوں کہ اس سوال کے جز(الف اور ب) کے جواب میں نفی کی گئی ہے کہ کیمیکلز والے ڈرم استعمال نہیں کئے جارہے جو درست نہیں ہے کیونکہ عام لوگ جن کی خریداری کی قوت نہیں ہے انہوں نے کیمیکلز کے ڈرم صاف کرکے پانی کی ٹینکیاں بنا رکھی ہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیمیکلز کے ڈرموں میں دودھ بھی سپلائی ہوتا ہو۔

جناب سپیکر!یہ جز(ج)میں فرماتے ہیں کہ ضلع چنیوٹ میں 78 دودھ کی دکانوں کا معائنہ کیا گیااورchecking کے بعد 78 دکانوں کو تصحیح کے noticesجاری کئے گئے اور تین دکانوں کو جرمانے عائد کئے گئے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر جز(الف وب)کا جواب نفی میں ہے تو یہ 78 دکانوں کو تصحیح کے نوٹسز کیوں کر جاری کئے گئے اور تین دکانداروں کو جرمانے کیوں کئے گئے؟ظاہر ہے اس کے پیچھے کچھ اسباب تو ضرور ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ اپنا ضمنی سوال کریں تاکہ میں ان سے جواب لوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!یہ کیمیکل ملے یا بناوٹی دودھ کی سپلائی اور فروخت کے خلاف سپریم کورٹ کی بھیobservation ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!میں منسٹر صاحب سے کیا پوچھوں،یہ بتائیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!یہ میرے سوال کے تینوں جز کا جواب نفی میں دے رہے ہیں۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب اچھا ہے تو یہ 78 دکانوں کو تصحیح کے نوٹسز کیوں کر جاری کئے گئے اور کن تین دکانداروں کو جرمانے کیوں کر ہوئے؟ظاہر ہے کہ اس میں کچھ تو دال میں کالا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!جو ان کے معیار پر پورا نہیں اترا ہو گا ان کو جرمانے کر دیئے۔آپ تشریف رکھیں میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ کیا جو معیار پر پورا نہیں اترا ان کو آپ نے جرمانہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر!جن لوگوں کو نوٹسز دیئے جاتے ہیں وہ معمولی نوعیت جیسا کہ صفائی وغیرہ کے معاملات ہوتے ہیں تاکہ صفائی کے معاملات میں بہتری لائی جاسکے۔اگر کہیں دودھ میں پانی شامل ہے یا دودھ کی فیٹ کم ہے تو اس صورت میں بھی جرمانہ کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ پانی ملے دودھ پر ہی جرمانہ ہوتا ہے تو یہ جواب میں لکھتے کہ اس دودھ میں پانی شامل تھا۔سوال تو محل نظر ہے کہ کیمیکل کا دودھ ہو گا اس کا پانی بنا دیا گیا ہے تو کس بات پر جرمانہ ہوا؟اگر صفائی کی وجہ سے نوٹسز جاری کئے گئے ہیں تو یہ جواب میں لکھتے کہ ناقص

صفائی کی وجہ سے نوٹسز دیئے گئے ہیں لہٰذا اس سوال میں ابہام موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ کیمیکل ملے دودھ کی سپلائی سے متعلق تو سپریم کورٹ کی observation بھی موجود ہے۔ ہمارا دل اور ذہن نہیں مانتا لیکن ضلع چنیوٹ میں یقیناً کیمیکل ملے دودھ کی سپلائی ہوتی ہو گی جس کی وجہ سے مولانا صاحب نے یہ سوال داغ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میاں صاحب کو ذرا اس جواب سے متعلق مطمئن کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ضلع چنیوٹ میں دودھ کی checking کے دوران کوئی ایسی چیز سامنے نہیں آئی کہ اس میں کیمیکل شامل ہو۔ اگر کیمیکل یا کوئی ایسی چیز دودھ میں شامل ہو تو اس دودھ کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ چنیوٹ میں کسی بھی جگہ sample سے یہ چیز ثابت نہیں ہو سکی کہ دودھ میں کیمیکل یا سرف شامل ہو۔ ڈیپارٹمنٹ نے اپنی latest machines import کی ہیں اور موقع پر دودھ چیک کیا جائے گا اور ایک منٹ کے اندر وہ مشین بتائے گی کہ دودھ میں پانی یا کیمیکل ہے لہٰذا ہمارا ڈیپارٹمنٹ اب مزید بہتری کی طرف جا رہا ہے۔ ضلع چنیوٹ میں کسی sample میں کوئی کیمیکل یا سرف ملا دودھ ثابت نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت شیخ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ 78 دکانوں کی checking ہوئی اور 78 دکانوں کو تصحیح کے نوٹسز جاری کر دیئے گئے اور تین دکانوں کو جرمانہ کیا گیا تو مجھے یہ بتا دیں کہ وہ تین دکانیں کون سی تھیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کو دکانوں کی تعداد بتا تو دی ہے اور مزید کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہم نے دکانوں کی تعداد بتا تو دی ہے۔ اگر ان کو دکانوں کی specific معلومات چاہئے تو میں ڈیپارٹمنٹ سے لے کر بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ہمیں ان دکانوں کا پتا ہونا چاہئے کہ وہ کون سی دکانیں ہیں جن کو جرمانے کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 9456 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9456: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سکیل نمبر 1 سے سکیل 14 تک کل کتنے ملازمین ریگولر اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ یونیورسٹی میں اسامیوں کی سکیل وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) اس یونیورسٹی میں 2015 سے لے کر آج تک کتنی اسامیوں پر بھرتی ہوئی سکیل وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سکیل نمبر 1 سے 14 تک کے ملازمین کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کل منظور شدہ اسامیاں	کام کرنے والے ملازمین کی تعداد		خالی اسامیاں
	ریگولر	کنٹریکٹ	میزان
2522	2115	33 2148	347

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سکیل 1 سے 14 تک کی کل 2522 اسامیاں ہیں جن کی سکیل وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں2015 سے لے کر آج تک سکیل نمبر1 سے 14 تک بھرتی اسامیوں کی تعداد129 ہے جن کی سکیل وار تفصیل (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمے کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ مدیحہ رانا کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر9457 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں لیکچرار اور پروفیسر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9457: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں لیکچرار اور پروفیسر کی کل کتنی اسامیاں ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) 2015 سے لے کر آج تک کتنے لیکچرار اور پروفیسر بھرتی کئے گئے ان کے نام مع ولدیت، تعلیم اور ٹیسٹ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں لیکچرار اور پروفیسر کی کل410 اسامیاں ہیں۔ تفصیل اس طرح سے ہے:

تعداد لیکچرارز اسامیاں	تعداد پروفیسرز اسامیاں	میزان
290	120	410

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں یکم جنوری 2015 سے لے کر آج تک81 لیکچرار زاور تین پروفیسرز سمیت کل84 افراد بھرتی کئے گئے۔ بھرتی ہونے والے لیکچرارز اور پروفیسرز کے نام مع ولدیت، تعلیم اور قابلیت کی تفصیل ضمیمہ نمبر1 اور ضمیمہ نمبر2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمے کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8853 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8852 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! سوال نمبر 9031 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مکئی کی فصل اور اس کی امدادی قیمت سے متعلقہ تفصیلات

*9031: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکئی کی فصل کی امدادی قیمت مقرر کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

پنجاب کی زرعی فصلات کی پیداواری لاگت نکالنے والی صوبائی کمیٹی کا اجلاس DG(EXT) &AR کی سربراہی میں ہر سال منعقد کیا جاتا ہے جس میں تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے علاوہ کاشتکاروں کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس اجلاس میں کاشتکاروں کے فی ایکڑ پیداوار پر اٹھنے والے اخراجات کی بنیاد پر فصل کی فی ایکڑ پیداواری لاگت cost of production نکالی جاتی ہے جیسا کہ سال 18-2017 میں مکئی کی پیداواری لاگت 774 روپے فی من نکالی گئی۔

اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ کسی بھی فصل کی امدادی قیمت کا تعین کرنا صوبائی حکومت کی بجائے وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ وفاقی حکومت کا ادارہ Agriculture Policy Institute(API) تمام صوبوں سے موصول ہونے والی فصلوں کی پیداواری لاگت کی بنیاد پر ہی کسی فصل کی امدادی قیمت کا تعین کرتا ہے۔

چونکہ مکئی کی مارکیٹ قیمتیں زیادہ تر مستحکم ہی رہتی ہیں اس لئے وفاقی حکومت کو اس کی امدادی قیمت مقرر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

علاوہ ازیں حکومت پنجاب کی ہدایت پر تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار، باجرہ کا تحقیقی بورڈ تشکیل دیا گیا جس نے مکئی کی امدادی قیمت اور پیداواری لاگت کے بارے میں مندرجہ ذیل تجاویز مرتب کی ہیں:

- مکئی کی قیمت فروخت 850 سے 1050 روپے فی من کے درمیان رکھی جائے۔
- ملٹی نیشنل کمپنیوں کو پابند کیا جائے کہ پاکستان میں بیج پیدا کریں تاکہ بیج کی قیمت کم ہو سکے۔
- پیداواری اخراجات کو کم کرنے کے لئے کھادوں اور دیگر زرعی مداخل کی قیمت کم کی جائے۔
- ملکی صنعت کو تقویت دینے کے لئے مکئی کی مصنوعات کی درآمد پر ریگولیٹری اور امپورٹ ڈیوٹی لگائی جائے تاکہ قیمتوں میں استحکام رہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میرا سوال مکئی کی قیمت کے حوالے سے ہے۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے اقدامات میں اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! امدادی قیمت مقرر کرنا وفاقی حکومت کا کام ہے۔ 2017-18 میں ہم نے 776 روپے مکئی کی protection cost نکالی ہے۔ اس مرتبہ قیمت مقرر کرنے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ اس وقت مارکیٹ میں مکئی ایک ہزار روپے سے زائد میں فروخت ہو رہی ہے لہٰذا وفاقی حکومت نے کوئی امدادی قیمت نہیں نکالی۔

جناب سپیکر: وٹو صاحب! اگلا ضمنی سوال کریں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ بات درست ہے کہ امدادی قیمت وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے لیکن باقی اجناس کے حوالے سے Market Committees کی جتنی regulations

ہیں تو اس حوالے سے اتنا عرصہ گزر گیا ہے لہٰذا میندار پس رہا ہے۔ مکئی ایک main crop ہے اور اب مکئی کی کاشت شروع ہو جاتی ہے۔ آپ خود بھی ماشاءاللہ زمیندار ہیں اور یہاں پر بیٹھے تقریباً70 فیصد لوگ کاشتکاری سے منسلک ہیں اگر مکئی کی امدادی قیمت کے حوالے سے حکومت نے کوئی اقدام نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسانوں کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ چلیں، یہ آلو کی قیمت مقرر نہیں کر سکتے جیسا کہ آلو کے معاملے پر بھی یہاں کافی شور ہوا۔ گندم کی قیمت تو پہلے سے ہی مقرر ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اپوزیشن کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کا معاملہ ہے لہٰذا مکئی کی امدادی قیمت کے حوالے سے صوبائی حکومت کوئی assurance کروادے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے اور میرے بھائی نے یہ بات مانی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں، آپ بھی اس حوالے سے فیڈرل گورنمنٹ کو convince کریں ناں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم نے مکئی جو production cost نکالی ہے اور اس cost سے زیادہ اگر ایک چیز مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہے تو پھر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں مکئی ایک ہزار روپے سے زائد قیمت میں فروخت ہو رہی ہے تو جب جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے مطابق گورنمنٹ ایکشن بھی لیتی ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب پھر وفاقی حکومت کو اپنی سفارشات بھی بھیجتی ہے، اس کو ہم follow up بھی کرتے ہیں۔ اگر کبھی مکئی کی امدادی قیمت کی ضرورت پڑی تو ہم انشاءاللہ ضرور وفاقی حکومت کو اس کی سفارشات بھیجیں گے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں آپ کو on oath یہ بات بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وٹو صاحب! نہیں، آپ oath کے بغیر بات کریں۔ آپ یہاں پر جو بات کرتے ہیں اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ مکئی کی قیمت ایک ہزار روپے ہے۔ یہ پورا ایوان یہاں پر بیٹھا ہے اگر مکئی کا ریٹ ایک ہزار روپے ہو گا تو میں یہ اپنا سوال واپس لیتا ہوں۔ مکئی کا ریٹ آٹھ سے ساڑھے آٹھ سو سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: وٹو صاحب! آپ نے جو پوچھا ہے اس کے بارے میں منسٹر صاحب نے بتا دیا ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! آپ بھی کاشتکار ہیں اور یہاں پر بیٹھے تمام لوگ کاشتکار ہیں۔ 30 سے 35 ہزار روپے آج کل input کا خرچہ ہے۔ پرائیویٹ آڑھتی ہمیں ایسے blackmail کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ feed millers نے کسانوں کا استحصال ایسے کیا ہے کہ اپنی مرضی کے ریٹ لیتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارا زمیندار بے چارا تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ کیا ان feed millers کو regulate کرنے والا ادارہ یا کوئی حکومت ہے کیونکہ یہ تو اربوں پتی ہو گئے ہیں جبکہ کاشتکار بیچارا تباہ حال ہو گیا ہے؟ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ 10 فیصد feed millers ہیں۔۔ جب یہاں پر پولٹری ریگولیشن پر بل پیش ہوا تو میں نے کہا کہ آپ پولٹری فارمرز کا بل لے آئے ہیں لیکن خدا کے واسطے ان feed millers کو بھی regulate کریں۔ یہاں پر ان feed millers پر regulation کا بل کون اس ایوان میں لے کر آئے گا اور یہ کس کی ذمہ داری ہے؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر حکومت assurance کروائے، ایوان کی کوئی کمیٹی بنائیں کہ اس کا کیا ریٹ ہونا چاہئے، ہمارے rights کی protection اس ایوان نے نہیں کرنی تو کس نے کرنی ہے کیونکہ اگر ہم باہر جا کر بیٹھتے ہیں تو پھر شور مچتا ہے کہ آپ protest کیوں کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ میں اُدھر سے پوچھتا ہوں۔ یہ بالکل جائز بات ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بھی کہا ہے وہ کوئی غلط نہیں کہہ رہے ہوں گے مگر یہ بات میں بھی ایوان میں 100 فیصد بتاتا ہوں کیونکہ کل میری اپنے ٹھیکیداروں سے بات ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے مکئی فروخت کر دی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا ریٹ لیا ہے تو انہوں نے کہا کہ 1050 روپے میں ہم نے بیچی ہے اور اس کا moisture 14 تھا۔ جہاں

تک کو الٹی کی بات ہے تو800روپے میں بکتی ہے۔ سردیوں کی مکئی کو لوگ اکثر خراب کر بیٹھتے ہیں جس میں اُلّی لگ جاتی ہے جس کی وجہ سے ریٹ کم ہوتا ہے لیکن نمبر ایک کوالٹی کی مکئی کا ریٹ اچھا ہے۔ میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر اپنے بھائی سے یہ بات کر رہا ہوں کہ 1050 روپے میں میرے ٹھیکیدار نے بیچی ہے، مجھے باقی کسی کا نہیں پتا کہ مارکیٹ میں کیا پوزیشن ہے لیکن میں وہ بات کر رہا ہوں جو میری اپنی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ زمیندار پس رہا ہے۔ اس دفعہ ریٹ کچھ بہتر ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس بار مکئی کی کاشت بہت کم تھی۔ اس وقت مارکیٹ میں بیج black میں مل رہا ہے، کیونکہ ریٹ بہتر ہونے کی وجہ سے ہمارا زمیندار مکئی کی طرف جا رہا ہے جس کی وجہ سے اگلی دفعہ پھر اس کا ریٹ کم ہونا ہے اور مل مالکان کی اپنی مرضی ہوتی ہے کہ جس طریقے سے وہ خریدیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زمیندار پِس رہا ہے لیکن اس گورنمنٹ نے جتنا اس دفعہ زمینداروں کے لئے کیا ہے آج تک اس کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی اور میں بڑے دعوے سے یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اب سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں کیمیکلز اور ملاوٹ شدہ دودھ کی سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*8853: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین)

(الف) لاہور میں کیمیکلز اور ملاوٹ شدہ دودھ کی سپلائی سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔

جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہورہا ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہورہا ہے۔

(ج) لاہور میں کیمیکل زدہ دودھ کی نہ صرف سپلائی بلکہ تیاری کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی سخت اقدامات اٹھائے ہوئے ہے اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے16-2015سے آج تک دودھ کے957مختلف نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے852نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ105نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل نمونہ جات کی بنیاد پر14621لٹر دودھ تلف کر دیا گیا اور مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی اور روک تھام کے لئے سخت جرمانے بھی عائد کئے جارہے ہیں الغرض پنجاب فوڈ اتھارٹی کیمیکل زدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل کو روکنے کی ہر ممکن کوشش جاری رکھے ہوئے ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کررہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہورہا ہے۔

ضلع لاہور میں جعلی مشروبات تیار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8852: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال2016 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ کیا گیا الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال2016 کے دوران ضلع لاہور میں منرل واٹر و جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کے مکمل کوائف سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین)

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع لاہور میں نومبر2016 تا اکتوبر2017 میں140 بیوریجز پروڈکشن یونٹس کا معائنہ کیا گیا جن میں سے 15 کو سربمہر کیا گیا، تین کو بھاری جرمانے عائد کئے جبکہ گیارہ کو تصحیح کے نوٹسز جاری کئے معائنے کی تفصیل ضمنی نمبر (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع لاہور میں نومبر2016 تا اکتوبر2017 میں444واٹر پلانٹس کا معائنہ کیا جن میں سے12 کو سربمہر کیا گیا13 کو بھاری جرمانے عائد کئے جبکہ 61 کو تصحیح کے نوٹسز جاری کئے گئے معائنے کی تفصیل ضمنی نمبر (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع لاہور میں نومبر2016 تا اکتوبر2017 میں140 بیوریجز پروڈکشن یونٹس کا معائنہ کیا گیا جن میں سے 15 کو سربمہر کیا گیا، تین کو بھاری جرمانے عائد کئے جبکہ گیارہ کو تصحیح کے نوٹسز جاری کئے معائنے کی تفصیل ضمنی نمبر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

۔

غیر نشان زدہ سوال اوراس کا جواب

فیصل آباد زرعی یونیورسٹی کے پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1866: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی، بیلداراور فیلڈ اسسٹنٹ کی بھرتی کی تفصیل مع عہدہ علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ یونیورسٹی میں کتنے کلاس فور کے ملازمین کو سال 17-2016 میں کنفرم کیا گیا مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کھیتوں / تجرباتی ایریا میں کام کرنے کے لئے رکھے گئے ملازمین ہی پارکوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں جن میں مالی، بیلدار اور فیلڈ اسسٹنٹ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

عہدہ/سکیل	تعداد	عہدہ/سکیل	تعداد	عہدہ/سکیل	تعداد	میزان
مالی (BPS-1)	15	بیلدار(BPS-1)	159	فیلڈ اسسٹنٹ(BPS-7)	15	189

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 17-2016 میں سکیل نمبر 1 سے 4 تک 197 ملازمین بھرتی کئے گئے۔ جن کی کنفرمیشن یونیورسٹی قواعد کے مطابق ان کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے 2/3 سال کے عرصہ کے دوران ہوگی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم پچھلے دو تین دن سے بار بار ایوان کے اندر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ میٹرو ملتان کے حوالے سے فیصل سبحان کا انٹرویو SECP چائنا نے کیا ہے اس نے اُن سے سوالات کئے ہیں جس میں اس نے 2۔ارب روپے کی کرپشن کا اعتراف کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ان ساری کمپنیوں میں ہم تو فرنٹ مین کے طور پر کام کرتے ہیں جبکہ actually ان ساری کمپنیوں کو شریف خاندان کنٹرول کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم احتجاج بھی کر رہے ہیں اور بات بھی سن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے منہ سے یہ بات اچھی نہیں لگتی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں پر آکر وضاحت کریں، اگر وہ نہیں آتے تو پھر اُن کا کوئی نمائندہ آکر وضاحت کرے لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بات ٹھیک ہے اور میٹرو ملتان میں اربوں روپے کی کرپشن ہے جو شہباز شریف کے لئے پاناما بنے گی۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ بے شک چیف جسٹس صاحب ان معاملات کو دیکھنے کے لئے کمیٹی بنالیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر کوئی compromise نہیں ہے۔ یہاں پر وزیر اعلیٰ آکر وضاحت دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: یہ کہتے ہوئے آپ اچھے نہیں لگتے۔ جی، اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق شیخ اعجاز احمد کی ہے۔ آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ڈی آئی جی ٹریفک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ قبل ڈی آئی جی ٹریفک پنجاب فاروق مظہر صاحب کے دفتر گیا اور اُن سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ایک ٹریفک وارڈن کا تبادلہ پاکپتن کرنے کی درخواست کی۔ جواباً ڈی آئی جی صاحب نے مجھے کہا کہ ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔ کچھ دن بعد میں نے پھر یاددہانی کا فون کیا تو موصوف نے مجھے کہا کہ چیف منسٹر آفس سے ٹرانسفر پوسٹنگ کی پالیسی جاری ہوئی ہے، میں نے لیٹر لکھا ہوا ہے جونہی وہ پالیسی آتی ہے، آپ کا جائز کام ہے ہو جائے گا اور میں نے شکریہ کے ساتھ فون بند کر دیا۔ اسی دوران میرے یونین کونسل چیئرمین مظہر حسین نے مجھے بتایا کہ ڈی آئی جی تو ٹرانسفر کر رہے ہیں اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ پالیسی آئی ہے۔ مجھے یہ سُن کر بڑا افسوس ہوا کہ ایک اہم عہدہ پر بیٹھے ہوئے شخص کو ایک منتخب نمائندہ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں نے مورخہ 27۔فروری 2018 کو دوپہر ممبران اسمبلی حاجی الیاس انصاری، خالد سعید، عارف گل و دیگر کی موجودگی میں 90 شاہراہ قائداعظم سے ڈی آئی جی کو فون کیا کہ

میں نے آپ سے ایک ٹرانسفر کا کہا تھا جس پر موصوف نے کہا کہ "اورنج ٹرین" کی وجہ سے ٹرانسفر پوسٹنگ پر ban لگ گیا ہے جس پر میں نے جواباً کہا کہ کل یعنی ایک روز قبل آپ نے دو ٹرانسفر آرڈر جاری کئے ہیں اور اس سے قبل بھی 15 کے قریب کئے ہیں، کوئی عوامی نمائندہ کہے تو آپ ban سنا دیتے ہیں اور خود جو مرضی کریں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ آپ ڈی آئی جی سے بات کر رہے ہیں کسی سپاہی سے نہیں، میری صوابدید ہے میں جو مرضی کروں آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے؟ میں نے کہا کہ آپ نے مسلسل ایک ڈیڑھ ماہ مجھے ٹرک کی بتی کے پیچھے لگائے رکھا ہے، میں منتخب عوامی نمائندہ ہوں اور آپ میرا استحقاق مجروح کر رہے ہیں جس پر موصوف آگ بگولہ ہو گئے اور کہا:

"میں نے بھی پنجاب میں رہنا ہے آپ نے بھی سیاست یہاں کرنی ہے"

جناب سپیکر! آپ میرے خلاف زیادہ سے زیادہ تحریک پیش کر سکتے ہیں، کر لیں۔ ڈی آئی جی موصوف کا یہ طرز عمل قابل مذمت ہے جس سے میرا اور اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا کیا کیا جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور within one month اس کی رپورٹ دی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈاکو راج نامنظور" کی نعرے بازی)

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ لیڈر آف اپوزیشن! یہ آپ ہی کی تحاریک التوائے کار ہیں۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے وہ

اپنی تحریک پڑھیں۔میاں صاحب! آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔وہ نہیں پڑھتے اس لئے dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر89/18 محترمہ نبیرہ عندلیب کی ہے، نہیں پڑھنا چاہتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مندرجہ ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2018

MR SPEAKER: Introduction of Bills, Laying of reports and consideration and passage of Bills.

Now, A Minister to introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within two months.

کورم کی نشاندہی

راجہ راشد حفیظ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr. Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Registration (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within two months.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

MR SPEAKER: The Annual Activity Reports of the Parks and Horticulture Authority Faisalabad, Multan, Gujranwala, Lahore, Bahawalpur and Rawalpindi for the year 2015-16. A Minister may lay the reports!

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Activity Reports of the Parks and Horticulture Authority Faisalabad, Multan, Gujranwala, Lahore, Bahawalpur and Rawalpindi for the year 2015-16.

MR SPEAKER: Annual Activity Reports of the Parks and Horticulture Authority Faisalabad, Multan, Gujranwala, Lahore, Bahawalpur and Rawalpindi for the year 2015-16 has been laid.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرہ بازی)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Charities Bill 2018. A minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Charities Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Charities Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی آپ نے موقع فراہم کیا ہم آپ سے امید اور توقع کرتے ہیں کہ پنجاب حکومت کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم move کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Charities Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Charities Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose!

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز ممبران تھوڑا آہستہ نعرے لگائیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو بھی oppose کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز ممبران کو تمیز نہیں ہے چور کہہ رہے ہیں، چور صاحب کہنا چاہئے۔ ڈاکو نہیں، ڈاکو صاحب کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ جو کچھ کہتے ہیں میں اُن سے پوچھ لوں گا آپ اپنی بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ بازی)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پہلے House in order ہونا چاہئے۔ اگر انہوں نے ترمیم پر بات کرنی ہے، اپوزیشن کے سارے ممبران تو کھڑے ہیں پہلے یہ بیٹھ جائیں۔ House in order ہو گا تو اس پر بات ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال صاحب! میں نے question put کرنا ہے آپ نے جو ترمیم دی ہے اُس پر بات کریں، relevant بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے ترمیم introduce کروا دی ہے کہ چور نہیں کہنا چاہئے، ڈاکو نہیں کہنا چاہئے، چور صاحب اور ڈاکو صاحب کہنا چاہئے اس لئے کہ جو آپ The Punjab Charities Bill 2018 لے کر آئے ہیں پہلے آپ نے پاکستان کا جو پوری دنیا میں بھٹہ بٹھانا تھا وہ آپ نے بٹھالیا ہے grey list کے اندر پاکستان کو شامل کر لیا گیا ہے۔ سارے چور اور ڈاکو مل کر جس طرح ہم یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی issue گورنمنٹ کی گورننس کے حوالے سے ہم سامنے لاتے ہیں تو ہماری اپوزیشن۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر! اگر ہم کسی کی character assassination کریں گے تو حزب اقتدار کو بڑی تکلیف ہو گی اور اگر ہم یہ کہیں گے کہ جو بیوروکریٹس کے معاملات چل رہے ہیں اُن پر نظر دوڑائیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مائیک چل رہا ہے آپ بات کریں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں request کروں گا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ بات نہیں کر رہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر یہ مائیک بند کر دیتے ہیں میں کیا کروں؟ جناب سپیکر! یہ ایوان آپ نے چلانا ہے یہ انہوں نے چلانا ہے آپ کے کہنے پر مائیک نہیں کُھلتا میں نے بات کرنی ہے۔ ایوان آپ نے چلانا یا انہوں نے چلانا ہے آپ ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ اچھے طریقے سے بات کریں۔ مجھ سے بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ The Punjab Charities Bill 2018 آپ introduce کروا رہے ہیں ہم اس سے پہلے ایوان کے اندر یہ بات کر چکے ہیں ہم نے مطالبہ کیا کہ جو بڑے بڑے mega projects میں پنجاب کے اندر کرپشن کے معاملات آرہے ہیں، اُس حوالے سے Leader of the House اسمبلی کے اندر آکر۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال صاحب! آپ ترمیم پر بات کریں۔ باقی معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ انہیں بات کرنے دیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کون ہوتے ہیں میری طرف اشارہ کرنے والے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ آپ in order ہوں، آپ ترمیم پر بات کریں میں سنوں گا۔ آپ ترمیم سے باہر جائیں گے تو میں نہیں سنوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"کون بچائے گا پاکستان، عمران خان، عمران خان" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"گلی گلی میں شور ہے، سارا اٹہر چور ہے" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے

"گلی گلی میں شور ہے، عمران نیازی چور ہے" کی نعرے بازی)

اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو پھر میں آرڈر کرنے لگا ہوں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ (شور وغل)

میری بات سنیں اگر آپ ترمیم پر بات کریں گے تو میں سنوں گا اگر نہیں کریں گے تو میں پھر مائیک نہیں دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ جو Charities کا بل پیش کیا گیا ہے۔۔۔(شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ڈاکو، ڈاکو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے تمام ممبران سے request کروں گا کہ وہ چور اور ڈاکو کی آواز لگانا بند کریں۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ serious نہیں ہیں لہٰذا اب میں question put کرنے لگا ہوں۔

Now, the motion moved is:

"That the Punjab Charities Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Charities Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گلی گلی میں شور ہے، نواز شریف چور ہے" کی نعرے بازی)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

کیا آپ یہ ترمیم move کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں ترمیم move کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر ترمیم move کریں۔

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for the expression "serving or retired civil servants, retired

judges and private sector" the expression "retired civil servants, retired judges, civil society and private sector between the age of 60 to 65 years of age", be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for the expression "serving or retired civil servants, retired judges and private sector" the expression "retired civil servants, retired judges, civil society and private sector between the age of 60 to 65 years of age", be substituted.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose!

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف نے
جناب سپیکر ڈائس کے سامنے آکر نعرے بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر: اس کو منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔جی، عباسی صاحب! بات کریں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم نے یہ ترمیم اس وجہ سے دی ہے کہ اس سے پہلے بھی پنجاب کی 56 کمپنیوں میں جو انہوں نے اسی قسم کے لوگ لگائے تھے انہوں نے 80 یا 86۔ ارب روپے کی کرپشن کی اور یہ چور اور ڈاکو۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ ترمیم سے متعلقہ بات کریں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرے بازی)

Order please, order please. Order in the House.

یہ آپ کی ترمیم ہے اگر آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔ آپ صرف ترمیم کی حد تک بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"چور، چور" کی مسلسل نعرے بازی)

آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور ترمیم پر بات کریں۔ میاں صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

It is not good. Now, I am sorry for that. I say sorry for it. You should be in order. The House should be in order.

اگر آپ ترمیم پر بات کریں گے تو میں آپ کی بات ضرور سنوں گا۔(شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"میاں شہباز جواب دو، ملتان میٹرو کا حساب دو" کی نعرے بازی)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ مجھے direct instruction نہ دیں مجھے پتا ہے کہ میں نے کیا بولنا ہے، اس بل پر کیا بولنا ہے اور اس ایوان میں کیا بولنا ہے۔ مجھے legally یہ آزادی ہے کہ میں اپنی ترمیم پر جو بھی دلائل دوں، جو بھی بات کروں اس پر مجھے کوئی instruct نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے پابند نہیں کر سکتے کہ میں نے کس پر بولنا ہے اور کیا بولنا ہے۔ میں نے بولنا ہے کہ احد چیمہ کو جو انہوں نے پورا لاہور بیچنے کے لئے لگایا تھا۔(شور وغل)

MR SPEAKER: I am putting the question now. You should be in order.

آپ اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ میں اب question put کرنے لگا ہوں آپ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"ڈاکو، ڈاکو" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا مائیک on کریں میں بول رہا ہوں۔ میرا استحقاق مجروح نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ اس ایوان کے تقدس کا خیال کیجئے۔ مہربانی کریں اور آپ اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ میاں صاحب! آپ اپنے لئے اچھا نہیں کر رہے ہیں اور میرے لئے بھی اچھا نہیں کر رہے ہیں۔(شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"میاں شہباز جواب دو، ملتان میٹرو کا حساب دو" کی نعرے بازی)

Order please, order please. Order in the House.

دیکھیں، اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ میاں اسلم صاحب! اگر بات کرنی ہے تو کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یہ جو اپوزیشن کی طرف سے ترمیم introduce کروائی گئی ہے اس میں civil serving and retired servants, retired judges, private sector کی جو آپ نے عمر 60 سے 65 سال کے درمیان کی ہے، جو آپ ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔ جس طرح سابقا آئی جی پنجاب کو ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے وفاقی محتسب کے اندر اس کو نوازتے ہوئے ماڈل ٹاؤن کے واقعہ پر۔۔۔(شور وغل)

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! آپ پہلے ایوان in order کروائیں۔

جناب سپیکر: میاں اسلم صاحب! اس ترمیم کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

You should be in order. Order please, Order.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر آپ، جب بندہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی نے اپنی نشست کا مائیک توڑ دیا)

جناب سپیکر: دیکھیں! جناب عارف عباسی! آپ کے خلاف stricken pass ہو رہا ہے۔ آپ نے اس کو نقصان پہنچایا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جی، آپ بولیں، اگر آپ ترمیم کے بارے میں بولیں گے تو سنوں گا ورنہ نہیں سنوں گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! یہ غنڈہ گردی ہے، انہوں نے غنڈہ گردی کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نہیں بول سکتے، آپ بیٹھ جائیں، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! آپ ان کے خلاف کارروائی کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں اس پر کارروائی کروں گا۔ اس پر کارروائی عمل میں آئے گی، عباسی صاحب! کارروائی عمل میں آئے گی۔ میاں صاحب! آپ بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں ہم نے جو آپ کے سامنے ترمیم کی شکل میں یہاں پر اعتراض اٹھایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے جو اس charity کے معاملے، اس بل میں 60 سے 65 سال کے درمیان جو عمر کی حد رکھی گئی، یہاں پر میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جو من پسند ریٹائرڈ جج، من پسند بیوروکریٹس، پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ جو حکومتی ایوانوں کے ساتھ مل کر کرپشن کے نئے راستے introduce کرواتے ہیں، آپ نے ایک دم یہ والا بل لا کر، حکومت نے کوشش کی ہے کہ اپنے بندوں کو ان سیٹوں پر بٹھالیا جائے جس طرح سے پنجاب میں پہلے بھی جو 56 کمپنیاں بنی ہیں ویسے تو یہ 62 تھیں، بعد میں 56 ہو گئی تھیں اور ان 56 کمپنیوں کے اندر جو عوام کے ٹیکس money کی بربادی اور چوری ہوئی، ان کے حقوق پر ڈاکا ڈالا گیا، کمپنیوں کے سربراہان کے لئے آپ نے جو کچھ لوگ پرائیویٹ سیکٹر سے لئے اور وہی پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ آپ کو چوری اور ڈاکے کے راستے بتاتے ہیں۔ آپ ان کو نوازنے کے لئے یہ ترمیم لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر ہمارا اعتراض یہ ہے کہ اگر آپ کسی میرٹ کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے اور آپ اسی طرح سے اپنی عددی اکثریت کی بناء پر ترمیم کرتے رہیں گے جو کہ آپ نے پہلے بھی کی، آپ نے پہلے بھی محکمہ جات کے اندر جس میں ایل ڈی اے ہے اور دوسرے محکمے ہیں۔ آپ اگر تمام محکموں کو دیکھیں، ایک وزیر کا محکمہ ہے کوئی بھی محکمہ جیسے خوراک ہے، ایجوکیشن ہے یا ہیلتھ ہے ان تمام محکموں کے اندر آپ نے اس وزیر کے اوپر trust نہیں کیا، اپنے نمائندے پر trust نہیں کیا بلکہ وہاں پر آپ نے اتھارٹی اور کمپنی بنادی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر! ان کمپنیوں کے اوپر اپنے من پسند افراد کو آپ نے بٹھا دیا، آپ نے اس لئے ان من پسند افراد کو بٹھایا تاکہ ان کے ذریعے آپ کرپشن کے پیسے کو باہر کے ملکوں میں لے جا سکیں۔ یہاں پر میں ایک مثال دوں گا کہ آپ نے ڈاکٹر وسیم اجمل کو پنجاب صاف پانی کمپنی کا CEO لگایا، آپ

نے اس تمام سکینڈل کی تفصیلات میرے پاس موجود ہیں جو انشاءاللہ on the floor of the House آپ کے سامنے لے کر آؤں گا۔اس کے اندر آپ نے اس CEO کو مجبور کیا کہ letter of credit کے ذریعے،LC کے ذریعے جو باہر سے کنٹریکٹرز آئے ہیں ان کو payments کی جائے۔یہ ایک انوکھا واقعہ تھا کیونکہ آپ نے اپنے من پسند افراد کے ذریعے یہ کرپشن کرنے کی کوشش کی اور اس بندے نے انکار کر دیا۔اس بندے نے کہا کہ میں letter of credit نہیں کھولوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر!آپ نے وہ انکوائری CMIT چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کے سربراہ کے پاس ریفر کر دی۔اس شریف اور نیک آدمی نے بھی کہا کہ یہ سراسر پاکستان کی عوام کے پیسوں کے ساتھ زیادتی ہو گی۔آپ نے سوچا تھا کہ یہ میرا من پسند فرد ہے ہم اس کو لگا دیتے ہیں اس کے ذریعے کرپشن کر لیں گے۔وہ پیرا بھی میرے پاس موجود ہے جو انہوں نے ان کے خلاف لکھ کر بھیجا،پھر آپ نے کیا کیا،جب وہ بات باہر نکلی تو آپ نے ایک کمال مہربانی کرتے ہوئے ڈی جی انٹی کرپشن کے ذریعے ڈاکٹر وسیم اجمل جو کہ CEO پنجاب صاف پانی کمپنی تھے ان کے اوپر پرچہ کروادیا پھر اس کے باپ کا جنازہ تھا اور آپ نے اس کو پکڑنے کے لئے اس کے باپ کے جنازے پر بھی ریڈ کروادی۔پھر اس کے گھر کے اندر بھی ان کے بیوی بچوں کو harassment کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ ترمیم پر بات کریں،میاں صاحب!آپ کیا کر رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!یہ 60 اور 65 سال۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!جب آپ نے نوازنا ہوتا ہے،تو یہ عمر اس وجہ سے رکھی گئی ہے۔آپ نے سابقا آئی جی پنجاب کو بھی بہت جلدی میں ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد وفاقی محتسب کا ہیڈ بنا دیا۔اتنی کیا جلدی تھی اور اس ترمیم کی کیا ضرورت اور اس لئے ضرورت تھی کہ جن لوگوں نے آپ کے من پسند فیصلے دیئے ہیں،آپ کی چوری چکاری ڈاکا زنی میں ساتھ رہے ہیں ان کو تاعمر نوازا جائے؟آپ نے

سابقاایک جج کو جس کا تعلق کراچی سے تھااس نے آپ کے حق میں کوئی کوئٹہ بنچ میں بیٹھ کر فیصلہ دیا تھا۔ آپ نے اس کو بھی نوازنے کے لئے آخری عمر میں۔۔۔

MR SPEAKER: Please be relevant, please be relevant. Be relevant.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے ایسا اس لئے کیا تا کہ دوسروں کو impression دے سکیں کہ جو ہمارے لئے کرپشن کرتا ہے اور ہمارا ساتھ دیتا ہے ہم اسے آخری وقت تک ساتھ رکھتے ہیں۔ یہ ترمیم بھی اس مقصد کے لئے کی جارہی ہے تا کہ جو چور اور ڈاکو حاضر سروس آپ کے ساتھ رہے ہیں اور وہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ کے گُن گائیں، ان کو نوازتے رہیں۔ ناصرف ان کو بلکہ ان کے اہل و عیال کو بھی، کیونکہ یہ جو[*******]

جناب سپیکر: جی، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ آپ کی مہربانی آپ اپنی بات ختم کریں۔ Now I put the question. You are irrelevant. آپ مہربانی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خادم اعلیٰ کی سربراہی میں [*****]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ جی، Be relevant.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جی، مہربانی کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے جو بات آئی ہے اس کا اس ترمیم سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔۔۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ سیٹوں پر بیٹھتے نہیں ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھئے گا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب2018

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!یہ جو ترمیم انہوں نے دی تھی اس موجودہ کلاز کی رو سے حکومت کو یہ مکمل اختیار حاصل ہے کہ وہ حاضر سروس یا ریٹائرڈ ججز یا ریٹائرڈ جو بیوروکریٹس سول سرونٹس ہیں ان کے مطابق کسی کو بھی وہ بطور کمشنر تعینات کر سکتے ہیں تاہم رولز بناتے وقت اس کے بارے میں غور کیا جا سکتا ہے۔ اب اس موقع پر ترمیم بلاجواز ہے لہٰذا اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for the expression "serving or retired civil servants, retired judges and private sector" the expression "retired civil servants, retired judges, civil society and private sector between the age of 60 to 65 years of age", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these, the question is:

"That Clauses 4 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 14

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 14 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud- Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ur-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad,

Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud- Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ur-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 16 & 17

MR SPEAKER: Now, Clauses 16 & 17 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses the question is:

"That Clauses 16 & 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur -Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud- Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 19 to 27

MR SPEAKER: Now, Clauses 19 to 27 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses the question is:

"That Clauses 19 to 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur- Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad,

Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 29 to 31

MR SPEAKER: Now, Clauses 29 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses the question is:

"That Clauses 29 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur- Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif

Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ali Salman and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 33 to 43

MR SPEAKER: Now, Clauses 33 to 43 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses the question is:

"That Clauses 33 to 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Charities Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Charities Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Charities Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان نیب کی جانب سے صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعد 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی احتساب بیورو (نیب) کی جانب سے صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعد 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی احتساب بیورو (نیب) کی جانب سے صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعد 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی احتساب بیورو (نیب) کی جانب سے صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

نیب کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق اور انسانی وقار کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں پر تشویش کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان قومی احتساب بیورو (نیب) کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم اور انسانی وقار کے منافی کی جانے والی تمام کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ آئین پاکستان شرفِ انسانی کو نا صرف قابل حرمت قرار دیتا ہے بلکہ اسے یقینی بنانے کی ضمانت بھی دیتا ہے۔ نیب کی طرف سے اعلیٰ سرکاری افسران کو ہراساں کئے جانے، ان کی تضحیک، بعد از گرفتاری میڈیا پر باقاعدہ تشہیر اور ماورائے عدالت کردار کشی غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام ہیں۔

یہ ایوان پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ادارہ بشمول قومی احتساب بیورو (نیب) بنیادی انسانی حقوق، شرفِ انسانی، اخلاقی اقدار اور سب سے بڑھ کر آئین پاکستان کی پاسداری کو یقینی بنائے۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کی جاتی ہے کہ اس معاملے کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں زیر بحث لائے جانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

مزید برآں قومی احتساب بیورو آرڈیننس 1999 میں ایسی ترامیم کی جائیں جس سے غیر قانونی اختیارات کے استعمال کا سدّباب ہو سکے۔ خصوصی طور-plea bargain کی شق حذف کی جائے کیونکہ مذکورہ شق کا عملی مقصد ہمیشہ رشوت خوری اور بدعنوانی کرنے والے افراد کو محفوظ راستہ فراہم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ رہا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان قومی احتساب بیورو(نیب) کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم اور انسانی وقار کے منافی کی جانے والی تمام کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ آئین پاکستان شرفِ انسانی کو نا صرف قابل حرمت قرار دیتا ہے بلکہ اسے یقینی بنانے کی ضمانت بھی دیتا ہے۔ نیب کی طرف سے اعلیٰ سرکاری افسران کو ہراساں کئے جانے، ان کی تضحیک، بعد از گرفتاری میڈیا پر باقاعدہ تشہیر اور ماورائے عدالت کردار کشی غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام ہیں۔

یہ ایوان پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ادارہ بشمول قومی احتساب بیورو(نیب) بنیادی انسانی حقوق، شرفِ انسانی، اخلاقی اقدار اور سب سے بڑھ کر آئین پاکستان کی پاسداری کو یقینی بنائے۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کی جاتی ہے کہ اس معاملے کو مجلس شوریٰ(پارلیمنٹ) میں زیر بحث لائے جانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

مزید بر آں قومی احتساب بیورو آرڈیننس 1999 میں ایسی ترامیم کی جائیں جس سے غیر قانونی اختیارات کے استعمال کا سدّباب ہو سکے۔ خصوصی طور-plea bargain کی شق حذف کی جائے کیونکہ مذکورہ شق کا عملی مقصد ہمیشہ رشوت خوری اور بدعنوانی کرنے والے افراد کو محفوظ راستہ فراہم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ رہا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان قومی احتساب بیورو(نیب) کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم اور انسانی وقار کے منافی کی جانے والی تمام کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ آئین پاکستان شرفِ انسانی کو نا صرف قابل حرمت قرار دیتا ہے بلکہ اسے یقینی بنانے کی ضمانت بھی دیتا ہے۔ نیب کی طرف سے اعلیٰ سرکاری افسران کو ہراساں کئے جانے، ان کی تضحیک، بعد از گرفتاری

میڈیا پر باقاعدہ تشہیر اور ماورائے عدالت کردار کشی غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام ہیں۔

یہ ایوان پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ادارہ بشمول قومی احتساب بیورو (نیب) بنیادی انسانی حقوق، شرفِ انسانی، اخلاقی اقدار اور سب سے بڑھ کر آئین پاکستان کی پاسداری کو یقینی بنائے۔اس ضمن میں وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کی جاتی ہے کہ اس معاملے کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں زیر بحث لائے جانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

مزید بر آں قومی احتساب بیورو آرڈی ننس 1999 میں ایسی ترامیم کی جائیں جس سے غیر قانونی اختیارات کے استعمال کا سدّباب ہو سکے۔ خصوصی طور-plea bargain کی شق حذف کی جائے کیونکہ مذکورہ شق کا عملی مقصد ہمیشہ رشوت خوری اور بدعنوانی کرنے والے افراد کو محفوظ راستہ فراہم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ رہا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2۔مارچ2018 بوقت صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

question REGARDING-
-Non-supply of water in Aamar Minor Sargodha Chak No. 140/141 Southern Tehsil Silanwali, Sargodha *(Question No. 9470*)* 1062

ABDUL QADEER ALVI, MR.

question REGARDING-
-Details about air conditioned rooms for storage of medicine in hospitals *(Question No. 9380*)* 881

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deprivation of disabled students from facilities in educational institutions despite of orders of the Chief Minister 1070
-Provision of water for land allotted to landless Farmers in district Rajanpur 1071
-Undue increase in price of medicines 942
-Sale of substandard mineral water in Lahore 1069

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-20th February, 2018 857
-23rd February, 2018 961
-26th February, 2018 991
-27th February, 2018 1029
-28th February, 2018 1083

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Employees deputed for maintenance of parks of Faisalabad Agriculture University *(Question No. 1866)* 1124
-Implementation upon project of Vegetable Market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 9365*)* 1109 1118
-Maize crops and subsidiary price thereof *(Question No. 9031*)* 1100
-Making the water logged and salt affected land cultivatable in district Shaiwal *(Question No. 8861*)* 1093
-Offices and employees of Agriculture Department in district Sheikhupura *(Question No. 9298*)* 1117
-Posts of Lecturers and Professors in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9457*)* 1088
-Sellers of fake fertilizers and pesticides in district Sheikhupura

PAGE NO.

(Question No. 9297)*
-Vacant posts and employees of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9456*)* 1116

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

question REGARDING-
-Facility of Gynae Ward in THQ Hospital Bhalwal Sargodha *(Question No. 9482*)* 908

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

question REGARDING-
-Details about blocks, wards and senctioned posts of doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 9479*)* 898

AHMED KHAN BHACHER. MR.

point of order REGARDING- 939, 1077
-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers

Resolution REGARDING- 944
-Demand to construct water reservoirs for production of hydro power and to develop the Agricutlure

AKHTAR ALI, BAO
-Leave of absence 1064

ALA-UD-DIN, SHEIKH *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING- 1008
-Control over prices of edibles in Lahore *(Question No. 9242*)* 998
-Employees and institutes of Industries Department and industrial estate district Faisalabad *(Question No. 9172*)* 1002
-Facilities provided in Technical Educational Institutes in Lahore *(Question No. 9114*)* 1017
-Quality of edibles in Ramzan Bazars *(Question No. 9237*)* 1022
-Registration of Socities, Firms, Companies and Mosques in Punjab *(Question No. 9407*)* 1024
-Service Rules and upgradation of employees in Directorate General of Industries, Prices, weights and measures *(Question No. 9408*)*

ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING-
-Provision of Rabies vaccine in Government hospitals *(Question No. 1480)* 927

PAGE NO.

AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR. *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING-

-Canal water thefts in Abbasia Canal and areas of water logged and salt affected land in Bahawalpur *(Question No. 9487*)* 1041
-Expenditures incurred upon construction and repair of water courses in district Gujrat *(Question No. 8869*)* 1061
-Non-supply of water in Aamar Minor Sargodha Chak No. 140/141 Southern Tehsil Silanwali, Sargodha *(Question No. 9470*)* 1063
-Pavement of water course and construction and repair of bridges in Toba Tek Singh *(Question No. 9516*)* 1049 1056
-Punjab Irrigation and Drainage Authority *(Question No. 8599*)* 1038
-Recruitments of Class IV employees in Irrigation Department Faisalabad *(Question No. 9381*)*

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Employees of Auqaf Department in Shahkot, Nankana Sahib and number of shrines therein *(Question No. 9455*)* 976
-Illegal occupants over land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 9109*)* 969
-Income of land and shops of Auqaf Department in Shahkot city *(Question No. 9458*)* 979
-Number of holy shrines and income and expenditures thereof *(Question No. 9003*)* 966
-Leasing of land of Auqaf Department in Shahkot city, Nankana Sahib *(Question No. 9454*)* 974
-Leasing of land of Auqaf Department to Indus Sugar Mills in Rajanpur *(Question No. 9341*)* 971

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING-

-Brick kilns in district Sahiwal and labourers working therein *(Question No. 8665*)* 969
-Details about allocation of five thousand million rupees for prevention of bounded labour *(Question No. 9185*)* 972 980
-Establishment of more hospitals for labourers in Lahore *(Question No. 9580*)*
-Housing Colony of Workers Welfare Board in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8812*)* 968
-Increase in pension of retired employess of private institutions *(Question No. 9299*)* 975 981
-Insurance of labourers of industries and brick kilns *(Question No. 9582*)* 970
-Institutions of Workers Welfare Board in Sahiwal *(Question No. 8666*)* 983

PAGE NO.

-Number of offices and employees of Labour and Human Resources Department in Sahiwal *(Question No. 9603*)* 977
-Number of offices of Labour Department and workers in Sialkot *(Question No. 9569*)* 985
-Number of schools and dispensaries of Labour Department in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9621*)* 968
-Repair of roads and sewerage in Labour Colony district Sahiwal *(Question No. 8661*)*

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING- 1123
-Preparation of fake drinks in Lahore *(Question No. 8852*)* 1122
-Supply of chemical mixed milk in Lahore *(Question No. 8853*)*
BILLS -
-The Punjab Charities Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1129-1149
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 1127
-The Registration (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 1128

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-
-Details about budget of RHC Mamu Kanjan for the year of 2015-16 *(Question No. 1338)* 923
-Details about doctors and vacant posts of RHC Mamu Kanjan *(Question No. 1337)* 922
-Details about RHC Mamu Kanjan Faisalabad *(Question No. 1304)* 919
-Employees and institutes of Industries Department and industrial estate district Faisalabad *(Question No. 9172*)* 998
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1035
-Implementation of Drug Control Programme *(Question No. 9295*)* 1054
-Income from permits of wine in district Sahiwal *(Question No. 8755*)*
-Recoveries by Excise & Taxation Department in district Sahiwal *(Question No. 8753*)* 1054 1059
-Recovery and arrears of tax in district Sahiwal *(Question No. 9423*)*
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 3158, 3620, 8474 and 8825 935

PAGE NO.

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-
-Details about cost of construction of THQ Hospital Raiwind *(Question No. 8999*)* 872
-Employees of Auqaf Department in Shahkot, Nankana Sahib and number of shrines therein *(Question No. 9455*)* 976
-Leasing of land of Auqaf Department in Shahkot city, Nankana Sahib *(Question No. 9454*)* 974

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 23rd February, 2018 986

zero hour NOTICE REGARDING- 955
-Demand to regularize the School Health and Nutrition Supervisor

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING- 930
-Posting and ability of DHQ (Health) Narowal *(Question No. 1821)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 861
-On sad demise of Mother of Raheela Anwar, MPA

FATIMA FAREEHA, MISS.

Resolution REGARDING- 951
-Demand to merge Fire Brigade into Rescue 1122

FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1014
-Area of Forest Department and plantation in Gujrat *(Question No. 9384*)* 1018
-Area of Forests and plantation in Punjab *(Question No. 9496*)* 1023
-Ban upon prey of pigs in Sialkot *(Question No. 9532*)* 1005
-Forest and Fishries Department in district Sahiwal *(Question No. 8572*)*
-Forests in the province and timber theft cases in 2015-16 *(Question No. 9246*)* 1009
-Plantation, timber and action against employees of Forest Department in Sahiwal *(Question No. 9382*)* 1012
-Vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No. 9417*)* 1016

FOOD DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 1106
-Action against sellers of milk powder *(Question No. 9323*)* 1112
-Action taken against sellers of adulterated milk in Chiniot *(Question No. 9503*)* 1123
-Preparation of fake drinks in Lahore *(Question No. 8852*)* 1104
-Purchase of wheat and number of purchase centres in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 9306*)* 1122
-Supply of chemical mixed milk in Lahore *(Question No. 8853*)*

G

GHAZANFAR ABBAS CHHEENA, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 3158, 3620, 8474 and 8825 935

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 1106
-Action against sellers of milk powder *(Question No. 9323*)* 1123
-Preparation of fake drinks in Lahore *(Question No. 8852*)* 1122
-Supply of chemical mixed milk in Lahore *(Question No. 8853*)*

Resolution REGARDING- 947
-Demand to take action against usage of banned injection of increasing milk production

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

question REGARDING- 918
-Details about BHUs and RHCs in PP-188, Okara *(Question No. 1163)*

IJAZ AHMAD, SHEIKH

Privilege motion REGARDING- 1125
-Improper behavior of DIG Traffic with MPA

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING- 862
-Action against quacks in Nankana Sahib *(Question No. 7927*)* 903
-Advertisement and criterion for recruitment of District Manager (Health)

	PAGE NO.
(Question No. 9610)*	893
-Allotment of contract of laboratories of DHQ Hospitals *(Question No. 9447*)*	914
-Centres of Punjab Aids Controle Programme *(Question No. 9632*)*	
-Details about air conditioned rooms for storage of medicine in hospitals *(Question No. 9380*)*	882 918
-Details about BHUs and RHCs in PP-188, Okara *(Question No. 1163)*	
-Details about blocks, wards and senctioned posts of doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 9479*)*	898
-Details about budget of RHC Mamu Kanjan for the year of 2015-16 *(Question No. 1338)*	924 921
-Details about Civil Hospital Dinga Gujrat *(Question No. 1325)*	
-Details about cost of construction of THQ Hospital Raiwind *(Question No. 8999*)*	872
-Details about diesel used for generators in DHQ Hospital Oakra *(Question No. 9478*)*	908
-Details about doctors and vacant posts of RHC Mamu Kanjan *(Question No. 1337)*	922
-Details about Government hospitals in tehsil Tounsa and doctors posted therein *(Question No. 1360)*	924 867
-Details about Health Centres in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8710*)*	
-Details about medical tests and residential quarters in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9449*)*	905
-Details about operation theater and machines in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 9498*)*	910 919
-Details about RHC Mamu Kanjan Faisalabad *(Question No. 1304)*	920
-Details about Maternity Hospital Dinga *(Question No. 1324)*	
-Details about staff posted in BHUs and RHCs of PP-30, Daska *(Question No. 1593)*	929
-Details about wards and residential quarters in building of THQ Hospital Sangla Hill *(Question No. 9438*)*	887
-Establishment of BHU in each UC of PP-200, Multan *(Question No. 1471)*	926
-Establishment of dispensary in Chak No. 441 tehsil Sammundary *(Question No. 1818)*	930
-Establishment of Government hospital in Wagha Town Lahore *(Question No. 9034*)*	877
-Establishment of Government hospital on land of closed Gas factory in PP-145, Lahore *(Question No. 9585*)*	902
-Establishment of hospital in PP-145, Salamat Pura Lahore *(Question No. 9549*)*	900
-Facility of Gynae Ward in THQ Hospital Bhalwal Sargodha *(Question No. 9482*)*	909
-Number and scale of employees and officers in District Health Authoriy Sahiwal *(Question No. 9618*)*	912

PAGE NO.

-Number of dispensaries, BHUs and RHCs in district Lahore *(Question No. 9635*)* 916
-Number of hospitals and vacant posts in tehsil Sialkot *(Question No. 9626*)* 913
-Number of Trauma Centres and training of its staff *(Question No. 8879*)* 870
-Posting and ability of DHQ (Health) Narowal *(Question No. 1821)* 931
-Posting of Medical Officers in BHU Faizabad Okara *(Question No. 1483)* 928
-Provision of Rabies vaccine in Government hospitals *(Question No. 1480)* 927
-Regularization of employees working on contract in Health Department Muzaffargarh *(Question No. 1396)* 925
-Upgradation of Civil Hospital Daska *(Question No. 1465)* 926
-Upgradation of RHCs and BHUs in PP-30, Daska *(Question No. 1557)* 929

points of order REGARDING- 936
-Demand for allocation of ten percent quota for the students of Tribal Areas of Ghazi Medical College Dera Ghazi Khan 933
-Demand to regularize the School Health and Nutrition Supervisor

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1007
-Control over prices of edibles in Lahore *(Question No. 9242*)* 998
-Employees and institutes of Industries Department and industrial estate district Faisalabad *(Question No. 9172*)* 1002
-Facilities provided in Technical Educational Institutes in Lahore *(Question No. 9114*)* 1017
-Quality of edibles in Ramzan Bazars *(Question No. 9237*)* 1021
-Registration of Socities, Firms, Companies and Mosques in Punjab *(Question No. 9407*)* 1024
-Service Rules and upgradation of employees in Directorate General of Industries, Prices, weights and measures *(Question No. 9408*)*

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Canal water thefts in Abbasia Canal and areas of water logged and salt affected land in Bahawalpur *(Question No. 9487*)* 1040
-Expenditures incurred upon construction and repair of water courses in district Gujrat *(Question No. 8869*)* 1060
-Non-supply of water in Aamar Minor Sargodha Chak No. 140/141 Southern Tehsil Silanwali, Sargodha *(Question No. 9470*)* 1062
-Pavement of water course and construction and repair of bridges in Toba Tek Singh *(Question No. 9516*)* 1049
-Punjab Irrigation and Drainage Authority *(Question No. 8599*)* 1056
1038

PAGE NO.

-Recruitments of Class IV employees in Irrigation Department Faisalabad *(Question No. 9381*)*

IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.

-Leave of absence 1064

K

KANJI RAM, MR.

-Leave of absence 1064

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 1130

BILLS *(Discussed upon)*- 1127

-The Punjab Charities Bill 2018 1128

-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 1075

-THE REGISTRATION (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018 941

points of order REGARDING- 1034

-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers

-Demand to give supporting cheques to senior actress

-USE OF UNNATURAL AND IMMORAL WAYS OF INVESTIGATION BY FIA ON PITRAS MASIH AND SAJID MASIH OF SHAHDARA, LAHORE 1129

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Annual Activity Reports of the Parks and Horticulture Authority Faisalabad, Multan, Gujranwala, Lahore, Bahawalpur and Rawalpindi for the year 2015-16

KHIZER HAYAT SHAH KHAGGA, PEER

question REGARDING-

-Number and scale of employees and officers in District Health Authoriy Sahiwal *(Question No. 9618*)* 912

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

question REGARDING- 1118

-Maize crops and subsidiary price thereof *(Question No. 9031*)*

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Brick kilns in district Sahiwal and labourers working therein *(Question No. 8665*)* 969

-Details about allocation of five thousand million rupees for prevention of bounded labour *(Question No. 9185*)* 972

-Establishment of more hospitals for labourers in Lahore *(Question No. 9580*)* 980

-Housing Colony of Workers Welfare Board in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8812*)* 967

-Increase in pension of retired employess of private institutions *(Question No. 9299*)* 974 981

-Insurance of labourers of industries and brick kilns *(Question No. 9582*)* 970

-Institutions of Workers Welfare Board in Sahiwal *(Question No. 8666*)* 982

-Number of offices and employees of Labour and Human Resources Department in Sahiwal *(Question No. 9603*)* 977

-Number of offices of Labour Department and workers in Sialkot *(Question No. 9569*)* 984

-Number of schools and dispensaries of Labour Department in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9621*)* 968

-Repair of roads and sewerage in Labour Colony district Sahiwal *(Question No. 8661*)*

LEADER OF OPPOSITION

-See under under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Akhtar Ali, Bao 1064

-Irshad Ahmad Arain, Ch. 1064

-Kanji Ram, Mr. 1064

-Mansab Ali Khan, Rai 1064

-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 1065

-Najma Afzal Khan, Dr. 1065

-Nighat Intisar, Mrs. 1065

M

MADIHA RANA, MRS.

questions REGARDING-

-Employees deputed for maintenance of parks of Faisalabad Agriculture University *(Question No. 1866)* 1124

-Establishment of dispensary in Chak No. 441 tehsil Sammundary *(Question No. 1818)* 929

-Posts of Lecturers and Professors in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9457*)* 1117

PAGE NO.

-Vacant posts and employees of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9456*)* 1116

MANSAB ALI KHAN, RAI

-Leave of absence 1064

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

points of order REGARDING- 1075

-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers 954

-Demand to keep Inspector Abid Boxer under supervision of special cell 952

Resolution REGARDING-

-Demand to withdraw orders of increase in prices of medicine

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Muhammad Naeem Akhtar Khan Bhabha, Mr.

MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS

-See under Zaeem Hussian Qadri, Syed

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION

-See under Mujtaba Shuja ur Rahman, Mian

MINISTER FOR FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES

-See under Yawar Zaman, Mian

MINISTER FOR FOOD

-See under Bilal Yasin, Mr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-SEE UNDER ALA-UD-DIN, SHEIKH

MINISTER FOR IRRIGATION

-SEE UNDER AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES

-See under Ashfaq Sarwar, Raja

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE

-See under Imran Nazir, Khawaja

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 1150

MUHAMMAD AFZAL, DR.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about diesel used for generators in DHQ Hospital Oakra *(Question No. 9478*)* 907

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

questions REGARDING-

-Number of hospitals and vacant posts in tehsil Sialkot *(Question No. 9626*)* 913

-Number of offices of Labour Department and workers in Sialkot *(Question No. 9569*)* 977

-Number of schools and dispensaries of Labour Department in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9621*)* 984

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Charities Bill 2018 1135

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 28th February, 2018 1141

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Brick kilns in district Sahiwal and labourers working therein *(Question No. 8665*)* 969

-Details about Health Centres in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8710*)* 867

-Forest and Fishries Department in district Sahiwal *(Question No. 8572*)* 1005

-Income from permits of wine in district Sahiwal *(Question No. 8755*)* 1054

-Institutions of Workers Welfare Board in Sahiwal *(Question No. 8666*)* 970

-Making the water logged and salt affected land cultivatable in district Shaiwal *(Question No. 8861*)* 1100

-Recoveries by Excise & Taxation Department in district Sahiwal *(Question No. 8753*)* 1054

-Recovery and arrears of tax in district Sahiwal *(Question No. 9423*)* 1059

-Repair of roads and sewerage in Labour Colony district Sahiwal *(Question No. 8661*)* 968

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Secretary for Food)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action against sellers of milk powder *(Question No. 9323*)* 1107

-Action taken against sellers of adulterated milk in Chiniot *(Question No. 9503*)* 1113

-Purchase of wheat and number of purchase centres in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 9306*)* 1105

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Details about staff posted in BHUs and RHCs of PP-30, Daska 929
(Question No. 1593) 926
-Upgradation of Civil Hospital Daska *(Question No. 1465)* 928
-Upgradation of RHCs and BHUs in PP-30, Daska *(Question No. 1557)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
-Leave of absence 1065

questions REGARDING-
-Action taken against sellers of adulterated milk in Chiniot *(Question No. 9503*)* 1112
-Details about medical tests and residential quarters in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9449*)* 905
-Details about operation theater and machines in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 9498*)* 910

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Charities Bill 2018 1131, 1137

point of order REGARDING- 1072
-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers

MUHAMMAD NAEEM AKHTAR KHAN BHABHA, MR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING-
-Employees deputed for maintenance of parks of Faisalabad Agriculture University *(Question No. 1866)* 1124
-Implementation upon project of Vegetable Market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 9365*)* 1110 1118
-Maize crops and subsidiary price thereof *(Question No. 9031*)*
-Making the water logged and salt affected land cultivatable in district Shaiwal *(Question No. 8861*)* 1101
-Offices and employees of Agriculture Department in district Sheikhupura *(Question No. 9298*)* 1094
-Posts of Lecturers and Professors in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9457*)* 1117
-Sellers of fake fertilizers and pesticides in district Sheikhupura *(Question No. 9297*)* 1088
-Vacant posts and employees of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9456*)* 1116

MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA

point of order REGARDING-
-Demand for allocation of ten percent quota for the students of 936

PAGE NO.

Tribal Areas of Ghazi Medical College Dera Ghazi Khan

question REGARDING- 924
-Details about Government hospitals in tehsil Tounsa and doctors posted therein *(Question No. 1360)*
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

questions REGARDING-
-Allotment of contract of laboratories of DHQ Hospitals *(Question No. 9447*)* 892
-Pavement of water course and construction and repair of bridges in Toba Tek Singh *(Question No. 9516*)* 1049
953

Resolution REGARDING-
-Demand to withdraw orders of increase in prices of medicine
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

questions REGARDING-
-Recruitments of Class IV employees in Irrigation Department Faisalabad *(Question No. 9381*)* 1038
-Registration of Socities, Firms, Companies and Mosques in Punjab *(Question No. 9407*)* 1021
-Service Rules and upgradation of employees in Directorate General of Industries, Prices, weights and measures *(Question No. 9408*)* 1024
MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

questions REGARDING-
-Establishment of Government hospital on land of closed Gas factory in PP-145, Lahore *(Question No. 9585*)* 902
-Establishment of hospital in PP-145, Salamat Pura Lahore *(Question No. 9549*)* 899
-Establishment of more hospitals for labourers in Lahore *(Question No. 9580*)* 980
981
-Insurance of labourers of industries and brick kilns *(Question No. 9582*)*
MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK

question REGARDING- 928
-Posting of Medical Officers in BHU Faizabad Okara *(Question No. 1483)*
MUHAMMAD YOUSAF KASELYIA, CHAUDHARY

question REGARDING-
-Income of land and shops of Auqaf Department in Shahkot city 979

PAGE NO.

(Question No. 9458)*
MUJTABA SHUJA UR RAHMAN, MIAN *(Minister for Excise & Taxation)*

Answers to the questions REGARDING- 1036
-Implementation of Drug Control Programme *(Question No. 9295*)* 1055
-Income from permits of wine in district Sahiwal *(Question No. 8755*)*
-Recoveries by Excise & Taxation Department in district Sahiwal 1054
(Question No. 8753)* 1060
-Recovery and arrears of tax in district Sahiwal *(Question No. 9423*)*
MUMTAZ AHMAD QAISRANI, MR. (BHUTTO KHAN)

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 1063
(Bill No. 6 of 2018)
MURAD RAAS, DR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deprivation of disabled students from facilities in educational
institutions despite of orders of the Chief Minister 1070
-Undue increase in price of medicines 942

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-20th February, 2018 860
-23rd February, 2018 964
-26th February, 2018 994
-27th February, 2018 1032
-28th February, 2018 1086
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

point of order REGARDING- 938
-Demand to utilize the equipments purchased for DHQ Sahiwal

question REGARDING- 982
-Number of offices and employees of Labour and Human
Resources Department in Sahiwal *(Question No. 9603*)*
NABIRA INDLEEB, MRS.

question REGARDING-
-Number of holy shrines and income and expenditures thereof 966
(Question No. 9003)*
NAJMA AFZAL KHAN, DR.

PAGE NO.

-Leave of absence 1065
NAUSHEEN HAMID, DR.

point of order REGARDING- 941
-Demand to give supporting cheques to senior actress

questions REGARDING- 972
-Details about allocation of five thousand million rupees for prevention of bounded labour *(Question No. 9185*)* 1109
-Implementation upon project of Vegetable Market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 9365*)* 974
-Increase in pension of retired employess of private institutions *(Question No. 9299*)* 870
-Number of Trauma Centres and training of its staff *(Question No. 8879*)* 1093
-Offices and employees of Agriculture Department in district Sheikhupura *(Question No. 9298*)* 1088
-Sellers of fake fertilizers and pesticides in district Sheikhupura *(Question No. 9297*)*

NIGHAT INTISAR, MRS.
-Leave of absence 1065
NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-
-Establishment of Government hospital in Wagha Town Lahore *(Question No. 9034*)* 877
-Facilities provided in Technical Educational Institutes in Lahore *(Question No. 9114*)* 1002

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD
-*See under Muhammad Asad Ullah, Ch.*

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Demand for allocation of ten percent quota for the students of Tribal Areas of Ghazi Medical College Dera Ghazi Khan 936, 939,1070

-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers 941

-Demand to give supporting cheques to senior actress 954

-Demand to keep Inspector Abid Boxer under supervision of special cell 932

-Demand to regularize the School Health and Nutrition Supervisor 938

-Demand to utilize the equipments purchased for DHQ Sahiwal

-Use of unnatural and immoral ways of investigation by FIA on Pitras Masih and Sajid Masih of Shahdara, Lahore 1033

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 862

-ACTION AGAINST QUACKS IN NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 7927*)* 903

-Advertisement and criterion for recruitment of District Manager (Health) *(Question No. 9610*)* 892, 914

-Allotment of contract of laboratories of DHQ Hospitals *(Question No. 9447*)* 881

-Centres of Punjab Aids Controle Programme *(Question No. 9632*)* 918

-Details about air conditioned rooms for storage of medicine in hospitals *(Question No. 9380*)* 898

-Details about BHUs and RHCs in PP-188, Okara *(Question No. 1163)* 923

-Details about blocks, wards and senctioned posts of doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 9479*)* 921

-Details about budget of RHC Mamu Kanjan for the year of 2015-16 *(Question No. 1338)* 872

-Details about Civil Hospital Dinga Gujrat *(Question No. 1325)* 907

-Details about cost of construction of THQ Hospital Raiwind *(Question No. 8999*)* 922

-Details about diesel used for generators in DHQ Hospital Oakra *(Question No. 9478*)* 867

-Details about doctors and vacant posts of RHC Mamu Kanjan *(Question No. 1337)* 924

-Details about Health Centres in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8710*)* 905

-Details about Government hospitals in tehsil Tounsa and doctors posted therein *(Question No. 1360)* 910

-Details about medical tests and residential quarters in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9449*)* 919

-Details about operation theater and machines in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 9498*)* 919, 929

-Details about RHC Mamu Kanjan Faisalabad *(Question No. 1304)*

PAGE NO.

-Details about Maternity Hospital Dinga *(Question No. 1324)* 887
-Details about staff posted in BHUs and RHCs of PP-30, Daska *(Question No.1593)* 926
-Details about wards and residential quarters in building of THQ Hospital Sangla Hill *(Question No. 9438*)* 929
-Establishment of BHU in each UC of PP-200, Multan *(Question No. 1471)*
-Establishment of dispensary in Chak No. 441 tehsil Sammundary *(Question No. 1818)* 877
-Establishment of Government hospital in Wagha Town Lahore *(Question No. 9034*)* 902 899
-Establishment of Government hospital on land of closed Gas factory in PP-145, Lahore *(Question No. 9585*)* 908
-Establishment of hospital in PP-145, Salamat Pura Lahore *(Question No. 9549*)* 912
-Facility of Gynae Ward in THQ Hospital Bhalwal Sargodha *(Question No.9482*)* 915
-Number and scale of employees and officers in District Health Authoriy Sahiwal *(Question No. 9618*)* 913 870
-Number of dispensaries, BHUs and RHCs in district Lahore *(Question No. 9635*)* 930
-Number of hospitals and vacant posts in tehsil Sialkot *(Question No. 9626*)* 928
-Number of Trauma Centres and training of its staff *(Question No. 8879*)* 927
-Posting and ability of DHQ (Health) Narowal *(Question No. 1821)*
-Posting of Medical Officers in BHU Faizabad Okara *(Question No. 1483)* 925
-Provision of Rabies vaccine in Government hospitals *(Question No. 1480)* 926
-Regularization of employees working on contract in Health Department Muzaffargarh *(Question No. 1396)* 928
-Upgradation of Civil Hospital Daska *(Question No. 1465)*

-UPGRADATION OF RHCS AND BHUS IN PP-30, DASKA *(QUESTION NO. 1557)*

PAGE NO.

Privilege motion REGARDING- 1125
-Improper behavior of DIG Traffic with MPA

Q

questions REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Employees deputed for maintenance of parks of Faisalabad Agriculture University *(Question No. 1866)* 1124
-Implementation upon project of Vegetable Market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 9365*)* 1109 1118
-Maize crops and subsidiary price thereof *(Question No. 9031*)* 1100
-Making the water logged and salt affected land cultivatable in district Shaiwal *(Question No. 8861*)* 1093
-Offices and employees of Agriculture Department in district Sheikhupura *(Question No. 9298*)* 1117
-Posts of Lecturers and Professors in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9457*)* 1088
-Sellers of fake fertilizers and pesticides in district Sheikhupura *(Question No. 9297*)* 1116
-Vacant posts and employees of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9456*)*
AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT- 976
-Employees of Auqaf Department in Shahkot, Nankana Sahib and number of shrines therein *(Question No. 9455*)* 969
-Illegal occupants over land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 9109*)* 979
-Income of land and shops of Auqaf Department in Shahkot city *(Question No. 9458*)* 966
-Number of holy shrines and income and expenditures thereof *(Question No. 9003*)* 974
-Leasing of land of Auqaf Department in Shahkot city, Nankana Sahib *(Question No. 9454*)* 971
-Leasing of land of Auqaf Department to Indus Sugar Mills in Rajanpur *(Question No. 9341*)* 1035
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT- 1054
-Implementation of Drug Control Programme *(Question No. 9295*)* 1054
-Income from permits of wine in district Sahiwal *(Question No. 8755*)* 1059
-Recoveries by Excise & Taxation Department in district Sahiwal *(Question No. 8753*)*
-Recovery and arrears of tax in district Sahiwal *(Question No. 9423*)*
FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT- 1014

	PAGE NO.
-Area of Forest Department and plantation in Gujrat *(Question No. 9384*)*	1018
-Area of Forests and plantation in Punjab *(Question No. 9496*)*	1023
-Ban upon prey of pigs in Sialkot *(Question No. 9532*)*	1005
-Forest and Fishries Department in district Sahiwal *(Question No. 8572*)*	1009
-Forests in the province and timber theft cases in 2015-16 *(Question No. 9246*)*	1012
-Plantation, timber and action against employees of Forest Department in Sahiwal *(Question No. 9382*)*	1016
-Vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No. 9417*)*	1106
FOOD DEPARTMENT-	
-Action against sellers of milk powder *(Question No. 9323*)*	1112
-Action taken against sellers of adulterated milk in Chiniot *(Question No. 9503*)*	1123
-Preparation of fake drinks in Lahore *(Question No. 8852*)*	1104
-Purchase of wheat and number of purchase centres in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 9306*)*	1122
-Supply of chemical mixed milk in Lahore *(Question No. 8853*)*	1007
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	
-Control over prices of edibles in Lahore *(Question No. 9242*)*	998
-Employees and institutes of Industries Department and industrial estate district Faisalabad *(Question No. 9172*)*	1002
-Facilities provided in Technical Educational Institutes in Lahore *(Question No. 9114*)*	1017
-Quality of edibles in Ramzan Bazars *(Question No. 9237*)*	1021
-Registration of Socities, Firms, Companies and Mosques in Punjab *(Question No. 9407*)*	1024
-Service Rules and upgradation of employees in Directorate General of Industries, Prices, weights and measures *(Question No. 9408*)*	1040
IRRIGATION DEPARTMENT-	
-Canal water thefts in Abbasia Canal and areas of water logged and salt affected land in Bahawalpur *(Question No. 9487*)*	1060
-Expenditures incurred upon construction and repair of water courses in district Gujrat *(Question No. 8869*)*	1062
-Non-supply of water in Aamar Minor Sargodha Chak No. 140/141 Southern Tehsil Silanwali, Sargodha *(Question No. 9470*)*	1056
-Pavement of water course and construction and repair of bridges in Toba Tek Singh *(Question No. 9516*)*	1064
-Punjab Irrigation and Drainage Authority *(Question No. 8599*)*	1038
-Recruitments of Class IV employees in Irrigation Department Faisalabad *(Question No. 9381*)*	969
LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-	
-Brick kilns in district Sahiwal and labourers working therein *(Question No. 8665*)*	972
-Details about allocation of five thousand million rupees for prevention of bounded labour *(Question No. 9185*)*	980

PAGE NO.

-Establishment of more hospitals for labourers in Lahore *(Question No. 9580*)* 967
-Housing Colony of Workers Welfare Board in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8812*)* 974
-Increase in pension of retired employess of private institutions *(Question No. 9299*)* 981
-Insurance of labourers of industries and brick kilns *(Question No. 9582*)* 970
-Institutions of Workers Welfare Board in Sahiwal *(Question No. 8666*)* 982
-Number of offices and employees of Labour and Human Resources Department in Sahiwal *(Question No. 9603*)* 977
-Number of offices of Labour Department and workers in Sialkot *(Question No. 9569*)* 984
-Number of schools and dispensaries of Labour Department in district Sialkot and budget thereof *(Question No. 9621*)* 968
-Repair of roads and sewerage in Labour Colony district Sahiwal *(Question No. 8661*)* 862
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT- 903
-ACTION AGAINST QUACKS IN NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 7927*)* 892
-Advertisement and criterion for recruitment of District Manager (Health) *(Question No. 9610*)* 914
-Allotment of contract of laboratories of DHQ Hospitals *(Question No. 9447*)* 881
-Centres of Punjab Aids Controle Programme *(Question No. 9632*)* 918
-Details about air conditioned rooms for storage of medicine in hospitals *(Question No. 9380*)* 898
-Details about BHUs and RHCs in PP-188, Okara *(Question No. 1163)* 923
-Details about blocks, wards and senctioned posts of doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 9479*)* 921
-Details about budget of RHC Mamu Kanjan for the year of 2015-16 *(Question No. 1338)* 872
-Details about Civil Hospital Dinga Gujrat *(Question No. 1325)* 907
-Details about cost of construction of THQ Hospital Raiwind *(Question No. 8999*)* 922
-Details about diesel used for generators in DHQ Hospital Oakra *(Question No. 9478*)* 867
-Details about doctors and vacant posts of RHC Mamu Kanjan *(Question No. 1337)* 924
-Details about Health Centres in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8710*)* 905
-Details about Government hospitals in tehsil Tounsa and doctors posted therein *(Question No. 1360)* 910
-Details about medical tests and residential quarters in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 9449*)* 919
-Details about operation theater and machines in DHQ Hospital 919

PAGE NO.

Sargodha *(Question No. 9498*)*
-Details about RHC Mamu Kanjan Faisalabad *(Question No. 1304)* 929
-Details about Maternity Hospital Dinga *(Question No. 1324)*
-Details about staff posted in BHUs and RHCs of PP-30, Daska 887
(Question No. 1593) 926
-Details about wards and residential quarters in building of THQ Hospital Sangla Hill *(Question No. 9438*)* 929
-Establishment of BHU in each UC of PP-200, Multan *(Question No. 1471)*
-Establishment of dispensary in Chak No. 441 tehsil Sammundary 877
(Question No. 1818)
-Establishment of Government hospital in Wagha Town Lahore 902
(Question No. 9034)*
-Establishment of Government hospital on land of closed Gas factory 899
in PP-145, Lahore *(Question No. 9585*)* 908
-Establishment of hospital in PP-145, Salamat Pura Lahore
(Question No. 9549)* 912
-Facility of Gynae Ward in THQ Hospital Bhalwal Sargodha *(Question No. 9482*)*
-Number and scale of employees and officers in District Health Authoriy 915
Sahiwal *(Question No. 9618*)*
-Number of dispensaries, BHUs and RHCs in district Lahore 913
(Question No. 9635)* 870
-Number of hospitals and vacant posts in tehsil Sialkot 930
(Question No. 9626)* 928
-Number of Trauma Centres and training of its staff *(Question No. 8879*)*
-Posting and ability of DHQ (Health) Narowal *(Question No. 1821)* 927
-Posting of Medical Officers in BHU Faizabad Okara *(Question No. 1483)*
-Provision of Rabies vaccine in Government hospitals 925
(Question No. 1480) 926
-Regularization of employees working on contract in Health Department 928
Muzaffargarh *(Question No. 1396)*
-Upgradation of Civil Hospital Daska *(Question No. 1465)*

-UPGRADATION OF RHCS AND BHUS IN PP-30, DASKA *(QUESTION NO. 1557)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-23rd February, 2018 986
-28th February, 2018 1128, 1141

R

RAMESH SINGH ARORA, MR.

PAGE NO.

949

Resolution REGARDING-

-Demand to extend the expiry period of official passport of MPAs for life time

RASHID HAFEEZ, RAJA

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 28th February, 2018 1128

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 859

-20th February, 2018 963

-23rd February, 2018 993

-26th February, 2018 1031

-27th February, 2018 1085

-28th February, 2018

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Annual Activity Reports of the Parks and Horticulture Authority Faisalabad, Multan, Gujranwala, Lahore, Bahawalpur and Rawalpindi for the year 2015-16 1129

-The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 (Bill No. 6 of 2018) 1063

-The University of Narowal Bill 2018 (Bill No. 10 of 2018) 934

-The University of Sialkot Bill 2018 (Bill No. 9 of 2018) 934

Resolutions REGARDING-

-DEMAND TO CONSTRUCT WATER RESERVOIRS FOR PRODUCTION OF HYDRO POWER AND TO DEVELOP AGRICUTLURE 944

-Demand to extend the expiry period of official passport of MPAs for life time 949

-Demand to merge Fire Brigade into Rescue 1122 951

-Demand to take action against usage of banned injection of increasing milk production 947

-Demand to withdraw orders of increase in prices of medicine 952

-Show of perplexity upon activities of NAB against fundamental human rights and human dignity 1151

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

PAGE NO.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Sale of substandard mineral water in Lahore 1069
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
MOTION regarding-
1150
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION
1151
Resolution REGARDING-
-Show of perplexity upon activities of NAB against fundamental human rights and human dignity
SENATE ELECTIONS-
-Announcement of Mr. Speaker about election of Senate 1087
SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
point of order REGARDING- 1076
-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers
question REGARDING- 925
-Regularization of employees working on contract in Health Department Muzaffargarh *(Question No. 1396)*
SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.
question REGARDING- 926
-Establishment of BHU in each UC of PP-200, Multan *(Question No. 1471)*
SHAMEELA ASLAM, MRS.
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 934
-The University of Narowal Bill 2018 (Bill No. 10 of 2018) 934
-The University of Sialkot Bill 2018 (Bill No. 9 of 2018)
SHUNILA RUTH, MS.
point of order REGARDING-
1033
-USE OF UNNATURAL AND IMMORAL WAYS OF INVESTIGATION BY FIA ON PITRAS MASIH AND SAJID MASIH OF SHAHDARA, LAHORE 1007
1009
1035
questions REGARDING- 1017
-Control over prices of edibles in Lahore *(Question No. 9242*)*
-Forests in the province and timber theft cases in 2015-16

PAGE NO.

(Question No. 9246)*
-Implementation of Drug Control Programme *(Question No. 9295*)*
-Quality of edibles in Ramzan Bazars *(Question No. 9237*)*

T

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 1014
-Area of Forest Department and plantation in Gujrat *(Question No. 9384*)* 914
-Centres of Punjab Aids Controle Programme *(Question No. 9632*)* 921
-Details about Civil Hospital Dinga Gujrat *(Question No. 1325)* 919
-Details about Maternity Hospital Dinga *(Question No. 1324)*
-Expenditures incurred upon construction and repair of water courses in district Gujrat *(Question No. 8869*)* 1060
-Illegal occupants over land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 9109*)* 969
-Leasing of land of Auqaf Department to Indus Sugar Mills in Rajanpur *(Question No. 9341*)* 971
-Plantation, timber and action against employees of Forest Department in Sahiwal *(Question No. 9382*)* 1012
-Punjab Irrigation and Drainage Authority *(Question No. 8599*)* 1056

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING- 862
-Action against quacks in Nankana Sahib *(Question No. 7927*)*
-Details about wards and residential quarters in building of THQ Hospital Sangla Hill *(Question No. 9438*)* 887

TARIQ SUBHANI, CH.

question REGARDING- 1023
-Ban upon prey of pigs in Sialkot *(Question No. 9532*)*

U

UMAR FAROOQ, HAJI, MALIK

questions REGARDING-
-Housing Colony of Workers Welfare Board in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8812*)* 967
-Purchase of wheat and number of purchase centres in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 9306*)* 1104

PAGE NO.

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Provision of water for land allotted to landless Farmers in district Rajanpur 1071

points of order REGARDING- 1072
-Demand for getting the fixed price of sugarcane make paid to farmers 932

-DEMAND TO REGULARIZE THE SCHOOL HEALTH AND NUTRITION SUPERVISOR 903, 1018

questions REGARDING- 1040
-Advertisement and criterion for recruitment of District Manager (Health) *(Question No. 9610*)* 915
-Area of Forests and plantation in Punjab *(Question No. 9496*)* 1016
-Canal water thefts in Abbasia Canal and areas of water logged and salt affected land in Bahawalpur *(Question No. 9487*)*
-Number of dispensaries, BHUs and RHCs in district Lahore *(Question No. 9635*)*
-Vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No. 9417*)*

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Forests, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING- 1014
-Area of Forest Department and plantation in Gujrat *(Question No. 9384*)* 1018
-Area of Forests and plantation in Punjab *(Question No. 9496*)* 1023
-Ban upon prey of pigs in Sialkot *(Question No. 9532*)* 1005
-Forest and Fishries Department in district Sahiwal *(Question No. 8572*)* 1009
-Forests in the province and timber theft cases in 2015-16 *(Question No. 9246*)*
-Plantation, timber and action against employees of Forest Department in Sahiwal *(Question No. 9382*)* 1012
-Vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No. 9417*)* 1016

Z

ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

Answers to the questions REGARDING-
-Employees of Auqaf Department in Shahkot, Nankana Sahib and number of shrines therein *(Question No. 9455*)* 976, 970

PAGE NO.

-Illegal occupants over land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 9109*)* 979
-Income of land and shops of Auqaf Department in Shahkot city *(Question No. 9458*)* 975
-Leasing of land of Auqaf Department in Shahkot city, Nankana Sahib *(Question No. 9454*)* 966
-Number of holy shrines and income and expenditures thereof *(Question No. 9003*)* 972
-Leasing of land of Auqaf Department to Indus Sugar Mills in Rajanpur *(Question No. 9341*)*

zero hour NOTICE REGARDING- 955
-Demand to regularize the School Health and Nutrition Supervisor

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(جمعتہ المبارک2، سوموار5، منگل6، بدھ7، جمعتہ المبارک9، سوموار12، بدھ14،
جمعرات15، جمعتہ المبارک16۔مارچ2018)
(یوم الجمع13، یوم الاثنین16، یوم الثلاثہ17، یوم الاربعاء18، یوم الجمع20، یوم الاثنین23، یوم الاربعاء25،
یوم الخمیس26، یوم الجمع27۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد34(حصہ چہارم): شمارہ جات : 20 تا 28

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 2۔مارچ2018

جلد 34: شمارہ 20

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	1155
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1157
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1158
	سوالات (محکمہ جات منصوبہ بندی وترقیات، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم اورانسانی حقوق واقلیتی امور)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1159
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1195

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
6۔	مسودہ قانون تیا نجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پنجاب لاہور 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1200
	پوائنٹ آف آرڈر	
7۔	شام پر بمباری کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ	1201
	سوموار، 5۔مارچ2018	
	جلد 34: شمارہ 21	
8۔	ایجنڈا	1213
9۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1215
10۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1216
	سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز اور کانکنی ومعدنیات)	
11۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1217

12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1221
13۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1225
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
14۔	مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1231
	پوائنٹ آف آرڈر	
15۔	نو منتخب سینیٹرز کو مبارکباد	1232

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
16۔	مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1233
	تحاریک التوائے کار	
17۔	لاہور شہر میں میٹرو ٹرین کے ارد گرد اور دیگر علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے توڑ پھوڑ کی وجہ سے شہریوں میں پریشانی	1235
18۔	ہسپتالوں کی فیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کو طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم نہ کرنے کا انکشاف	1235
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1237
	قرارداد	
20۔	جنگ بندی کے باوجود شام کے شہریوں پر بمباری کی شدید مذمت	1237

21۔	کورم کی نشاندہی	1239

منگل،6۔مارچ2018

جلد 34:شمارہ 22

22۔	ایجنڈا	1243
23۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1245
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1246
	سوالات (محکمہ جات قانون وپارلیمانی امور اور داخلہ)	
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1247
26۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	1257
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
27۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2013، 16-2015 اور 18-2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1259
28۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	1259
	پوائنٹ آف آرڈر	
29۔	M.CAT اور E.CAT کے معاملے پر تشکیل دی گئی خصوصی کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ کو adopt کرنے کا مطالبہ	1262

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

	تحاریک التوائے کار	
30۔	نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑک پر غیر قانونی پارکنگ (۔۔۔جاری) ----------	1270
31۔	جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع کے دارالامانوں میں خواتین غیر محفوظ ہونے کا انکشاف ----------	1272
	پوائنٹ آف آرڈر	
32۔	وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر نابینا افراد پر پولیس کا تشدد ----------	1273
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
33۔	پانی کے بحران کے حل کے لئے بڑے سٹوریج قائم کرنے کا مطالبہ ----------	1277
34۔	ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ ----------	1278
35۔	قائداعظم میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ ----------	1279
36۔	ایل ڈی اے کی ڈکلیئرڈ کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ ----------	1280
37۔	کورم کی نشاندہی ----------	1283

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

بدھ، 7۔مارچ2018

جلد 34: شمارہ 23

38۔	ایجنڈا ----------	1287
39۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	1291
40۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	1292

	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال و بہبود آبادی، پبلک پراسیکیوشن)	
41۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	---------- 1293
42۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	---------- 1299
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	گنے اور گندم کی خرید کے حوالے سے وزیر خوراک سے ایوان کو update کرنے کا مطالبہ	---------- 1301
44۔	خواتین کے عالمی دن 8۔مارچ کو ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مخصوص کرنے کا مطالبہ	---------- 1303
	تحاریک التوائے کار	
45۔	محکمہ مال کے نوٹیفکیشن کے باوجود رجسٹری محرروں کی ملی بھگت سے انتقال کی کاپی گھر پہنچانے کا منصوبہ ناکام	---------- 1306
	پوائنٹ آف آرڈر	
46۔	وزیر خزانہ کے اعلان کے باوجود اسمبلی ڈسپنسری سٹاف اضافی الاؤنس سے محروم	---------- 1307
47۔	کورم کی نشاندہی	---------- 1308

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 9۔مارچ2018

جلد 34: شمارہ 24

48۔	ایجنڈا	---------- 1311

49۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1313
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1314
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت)	
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1315
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
52۔	مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق واقلیتی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1315
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1316
54۔	کورم کی نشاندہی	1336

سوموار، 12۔مارچ2018

جلد 34: شمارہ 25

55۔	ایجنڈا	1339
56۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1341
57۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1342
	سوالات (محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن)	
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1343
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1368
60۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1377

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
61۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 کے بارے میں	

	مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	1384
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
62۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	1384
63۔	نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	1385
	پوائنٹ آف آرڈر	
64۔	سمن آباد این بلاک لاہور کے کالج اور سکول کے سامنے مٹی کے ڈھیروں کی وجہ سے بچوں اور بچیوں کو پریشانی کا سامنا ----------	1387
65۔	لاہور کے میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال میں کارڈیک وارڈ ہونے کے باوجود مریضوں کو پی آئی سی کو ریفر کرنا ----------	1388
66۔	الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے نئی حلقہ بندیوں میں by laws کو یکسر نظر انداز کرنا ----------	1390
	تحاریک التوائے کار	
67۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	1395
68۔	کورم کی نشاندہی ----------	1396
	بدھ، 14۔مارچ2018	
	جلد 34: شمارہ 26	
69۔	ایجنڈا ----------	1401
70۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	1407

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

71۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1408
	حلف	
72۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	1409
	پوائنٹ آف آرڈر	
73۔	MCATاور ECATکے حوالے سے تشکیل دی گئی خصوصی کمیٹی نمبر9 کی رپورٹ کو ٹیک اپ کرنا	1410
	سوالات (محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ)	
74۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1416
75۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1427
	پوائنٹ آف آرڈر	
76۔	ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے حوالے سے سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ	1430
	تحاریک التوائے کار	
77۔	چلڈرن ہسپتال کے اولڈ سرجیکل آئی سی یو میں وینٹی لیٹرز کی کمی	1432
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
78۔	خصوصی کمیٹی نمبر9 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1433
	رپورٹ (جو زیر غور لائی گئی)	
79۔	رپورٹ برائے سپیشل کمیٹی نمبر9	1433
80۔	اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر9 کی سفارشات سے اتفاق	1433
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	

81۔	مسودہ قانون انند کاراج پنجاب2017 ----------	1436

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
82۔	کورم کی نشاندہی ----------	1443
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں(جوایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
83۔	ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کاایوان کی میز پر رکھا جانا ----------	1444
84۔	واسالاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014کاایوان کی میز پر رکھا جانا ----------	1445
85۔	راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیراتی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ----------	1445
	مسودات قانون(جوزیر غور لائے گئے)	
86۔	مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018 ----------	1446
87۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت2018 ----------	1448
88۔	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018 ----------	1453
89۔	کورم کی نشاندہی ----------	1454
90۔	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018(۔۔۔جاری) ----------	1454
91۔	مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018 ----------	1461
92۔	مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017 ----------	1464
93۔	مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017 ----------	1469
94۔	کورم کی نشاندہی ----------	1473

95۔	مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017(۔۔۔جاری)	1473
96۔	مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018	1474

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
97۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1477
98۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2018	1478
	قراردادیں (مفادعامہ سے متعلق)	
99۔	تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس پر پابندی کا مطالبہ	1480
100۔	تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ	1482
	زیرو آر نوٹس	
101۔	پھول نگر کے علاقے نتھے خالصہ، سردار پور اور لودھی ٹاؤن میں فیکٹری کے آلودہ پانی سے پینے کا پانی بھی آلودہ ہونے کا انکشاف	1486

جمعرات، 15۔مارچ2018

جلد 34: شمارہ 27

102۔	ایجنڈا	1501
103۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1503
104۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1504
	سوالات (محکمہ جات تحفظ ماحول اور مال)	
105۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1505

106۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1509
	قرارداد	
107۔	رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور مذمت	1510
108۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(۔۔۔جاری)	1512
	پوائنٹ آف آرڈر	
109۔	نئی حلقہ بندیوں کے حوالے سے متعلقہ ریکارڈ فراہم کرنے کا مطالبہ	1523

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
110۔	ننکانہ صاحب: شاہکوٹ میں دو طلباء کا قتل و دیگر تفصیلات	1529
	تحاریک التوائے کار	
111۔	پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کے لئے بغیر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ادویات خریدنے کا انکشاف	1533
112۔	صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تشنج کے وارڈز نایاب ہونے کا انکشاف	1534
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
113۔	مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد2018	1535
114۔	کورم کی نشاندہی	1536

جمعتہ المبارک،16۔مارچ2018

جلد 34:شمارہ 28

115۔	ایجنڈا	1539
116۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1541
117۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1542
	سوالات (محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)	
118۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1543
119۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1575
120۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1589
	پوائنٹ آف آرڈر	
121۔	رہائشی اور کمرشل پراپرٹی ٹیکس میں جرمانوں کی معافی کا مطالبہ	1592

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
122۔	بھارت میں پاکستانی سفارت کاروں کے ساتھ سفارتی آداب کے خلاف سلوک پر آؤٹ آف ٹرن قرارداد ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ	1596
123۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1597
	قرارداد	
124۔	بھارت میں پاکستانی سفارت کاروں کو ہراساں کرنے کے واقعات کی پُرزور مذمت	1598
125۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	1601
126۔	انڈکس	



1155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ2۔مارچ2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی وترقیات، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم اورانسانی حقوق واقلیتی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کاایوان کی میز پر رکھاجانا

1۔ پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا)لاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014

ایک وزیر محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا)لاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 2۔مارچ2018

(یوم الجمع، 13۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ﴿۸﴾

سُوْرَةُ التِّين آیات1 تا8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الہیٰ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
الہیٰ تجھے واسطہ پنجتن کا
ہوشاداب غنچہ دلوں کے چمن کا
یہ دامن ہمارے مرادوں سے بھر دے
کرم کی نظر اک خدا مانگتا ہوں
وطن میں بھڑکتے شرارے بجھا دے
اسے پھر اخوت کا گلشن بنا دے
میں امن و اماں کی دعا مانگتا ہوں
کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
عطا کر علی کی ولایت کا صدقہ
کرم کر دے زہرہ کی چادر کا صدقہ
رحم کر نبی ﷺ کے نواسوں کا صدقہ
میں صدقہ زہرہ دعا مانگتا ہوں
الہیٰ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی وترقیات، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم اورانسانی حقوق واقلیتی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات منصوبہ بندی وترقیات، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم اورانسانی حقوق واقلیتی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر8413جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں؟اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آگئے توtake upکرلیاجائے گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!یہ سوال اس سے پہلے بھی دو دفعہ pendingہوچکاہے آج پھرpendingہورہاہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال صرف آج کے وقفہ سوالات کے دوران تک کے لئےpendingہورہاہے اگر معزز ممبر اس دوران آگئے توtake upکریں گے۔ویسےpendingنہیں ہورہا۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال9304 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں؟اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8794ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئےpendingکیاجاتاہے اگر معزز ممبر اس دوران آگئے تواس سوال کوtake upکرلیاجائے گا۔اگلا سوال محترمہ شُنیلارُوت کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!سوال نمبر 8975 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ شُنیلارُوت کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کرسمس گرانٹ اور اس کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8975: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کرسمس گرانٹ کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا اس کی کوئی تقسیم کی پالیسی ہے؟

(ج) یہ فنڈز کن ایم پی ایز کو دیئے جاتے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا مختص کردہ رقم ہر سال تقسیم کی جاتی ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) مالی سال 17-2016 میں مبلغ تین کروڑ روپے کرسمس گرانٹ کی مد میں مختص کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! کرسمس گرانٹ کی تقسیم کے لئے پالیسی موجود ہے جس کے مطابق متعلقہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر مسیحی برادری کے نمائندوں اور سرکاری افسران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دیتا ہے جو مستحق افراد کی تحقیق کر کے ان کو مبلغ پانچ ہزار روپے فی خاندان کے حساب سے تقسیم کرتی ہے۔

(ج) یہ فنڈ کسی ایک ایم پی اے کو نہیں دیئے جاتے بلکہ ڈپٹی کمشنر کے اکاؤنٹ میں بھجوائے جاتے ہیں جو مستحق افراد میں میرٹ کی بنیاد پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! مختص کردہ رقم پالیسی کے مطابق ہر سال وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد تقسیم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ فنڈز کے تقسیم کی پالیسی کیا ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے اس کی منسٹر صاحب detail بتا دیں کہ اس کے کرنے کا process کیا ہے؟ بجائے کہ صرف یہاں پر

لکھ دیا ہے کہ ہم لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں پیسے دیتے ہیں اس کا سٹینڈر کیا ہے، میرٹ کیا ہے اس کی تفصیل بتادیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! process بڑا simple ہے وہاں کے جتنے بھی متعلقہ ایم پی ایز ہیں اور جو اچھی شہرت والے لوگ چاہئے وہ کسی بھی جماعت سے ہوں وہ اپنے اپنے نام ای ڈی کارڈ سمیت ڈپٹی کمشنر آفس میں جمع کرواتے ہیں اُس میں چار categories ہیں۔ بیمار ہیں، widows ہیں، needy جو بہت زیادہ غریب ہیں اور معزور ہیں پھر جو ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں کمیٹی بیٹھتی ہے اُس کے بارے میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہتا ہوں اُس کمیٹی میں سے جب فنڈز پاس ہوتا ہے یہ بہت چھوٹی گرانٹ کرسمس کے لئے ہوتی ہے ہولی پر ہندوؤں، سکھوں کے لئے اور اسی طرح minorities کے لئے کرسمس پر دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی کرسمس کی خوشیاں بڑھا سکیں۔ کمیٹی کے پاس ہونے کے بعد پنجاب بنک میں جاتا ہے وہاں اکاؤنٹ کھلتا ہے اور جو بھی deserving آدمی ہوتا ہے وہ بنک میں جاکر اپنا شناختی کارڈ دیتا ہے بنک منیجر اُس کو پھر verify کرکے اُس شخص کو پانچ ہزار روپے کی رقم دیتا ہے۔ یہ اس کا سارا process ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ابھی یہاں پر کہا گیا کہ اُس کمیٹی میں علاقے کے ایم پی ایز کو ڈالا جاتا ہے پانچ سال ہو گئے ہیں ہمیں تو کسی نے اُس کمیٹی میں نہیں بلایا۔ میرے ساتھ دیگر معزز ممبر بھی بیٹھے ہوئے ہیں میاں محمد اسلم اقبال سے پوچھ لیں ان کو کسی نے اُس کمیٹی میں بلایا ہو پانچ سال گزر گئے ہیں ہمیں کسی کمیٹی میں نہیں بلایا گیا۔ ہم نے پیسے اپنے پاس نہیں رکھنے ہم نے پیسے حلقے کے لوگوں کو دینے ہیں اور یہ حلقے کے اُن لوگوں کو دیئے جاتے ہیں جو ان کے اپنے favorite لوگ ہوتے ہیں اگر انہوں نے کسی میرٹ کے لحاظ سے دینے ہوں تو یہ ہمیں بھی بلائیں کہ کس کو دینے ہیں کس کو نہیں۔ ہم اُن حلقوں میں جیتے ہوئے ہیں ہمارے حلقوں کے فیصلے یہ کیوں آکر کر رہے ہیں کہ وہاں پر کس کو پیسے دینے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی recommendation ان کی آئی ہو آپ نے اُس کو oppose کیا ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یقیناً میرے بھائی معزز ممبر کو پتا نہیں ہو گا لیکن جو معزز ممبر محترمہ شنیلا روت ہیں جو minorities سے تعلق رکھتی ہیں اس دفعہ بھی انہوں نے 200 کے قریب فارم مجھے دیئے ہیں اُن کو ہر دفعہ یہ فنڈز دیئے جاتے ہیں ہم نے انہیں پچھلے سال ترقیاتی بجٹ بھی دیا یہ چونکہ minorities کا فنڈ ہے اپوزیشن کی معزز ممبر ہائی کورٹ بھی گئی تھیں لیکن ہم نے اُن کو بلا تفریق فنڈز دیئے ہیں۔ اب پھر اُن کے نام ترقیاتی سکیموں کے لئے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ میں پچھلے دس سال سے اس ایوان میں ہوں معزز ممبر ڈاکٹر مراد راس ایک سنگل کیس بھی ثابت کر دیں کہ کسی چہیتے کو یا کسی ایسے بندے کو فنڈ دیا گیا ہو تو میں آپ کا مجرم ہوں۔ ہم اپوزیشن کی minorities کی ممبر محترمہ شُنیلا رُوت کے فارم ڈالتے ہیں اُن سے آپ پوچھ لیں اگر اُنہیں شامل نہیں کیا تو پھر ہمارا فالٹ ہے ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9092 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8833 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8977 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کے تحت روڈ کی تعمیر کی تفصیل

*9095: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبری135323مورخہ 15۔مارچ 2017کے تحت گجرات ڈنگہ روڈ2815 appearing at GS No کی تعمیر کے لئے ترمیم شدہ feasibilityاورrevisedاسٹیمیٹ متعلقہ اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈائریکٹو کے تحت ایڈیشنل فنڈز ترمیم شدہADP سکیم کے تحت جاری کرنے کا حکم بھی جاری کیا تھا؟

(ج) محکمہ پی اینڈ ڈی نے اس بابت کیا ایکشن لیا ہے اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ مالی سال17۔2016میں چیف منسٹر ڈائریکٹو بابت سکیم نمبر 2815 برائے revised سکیم موصول ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹو کی روشنی میں ایڈیشنل فنڈز کا بندوبستInter/Intra Sectorial Reappropriation کے ذریعے کرنے کا کہا گیا۔

(ج) مذکورہ ڈائریکٹو کو مجاز اتھارٹی نے(PDWP) کی جاری کردہ ہدایات بسلسلہ ترقیاتی پراجیکٹ کی نظر ثانی مراسلہ نمبر(231)2016/P&D(Coord)PO35مورخہ 4۔جولائی2016 کی روشنی میں دیکھا اور فیصلہ کیا کہ اس پراجیکٹ کی مجوزہ نظر ثانی موجودہ مالی سال میں ایک نئی سکیم کی حیثیت سے کی جائے گی اور یہ پراجیکٹ اس سالانہ ترقیاتی پروگرام18۔2017 میں جنرل سیریل نمبر 6621 پر بعنوان گجرات ڈنگہ روڈ کے بقیہ حصہ، تعمیراتی تخمینہ مبلغ150 ملین روپے کے ساتھ موجود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال محکمہ مواصلات وتعمیرات میں تھا لیکن چونکہ یہ ذمہ داری پی اینڈ ڈی کی بنتی تھی اس لئے یہ سوال اس محکمہ کو بھیج دیا گیا تھا۔ اس سوال کے جز(ج) میں کہا ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹو کو مجاز اتھارٹی نے(PDWP) کی جاری کردہ ہدایات بسلسلہ ترقیاتی پراجیکٹ کی نظر ثانی

مراسلہ نمبر2016/P&D(Coord)PO(231)35 مورخہ 4۔جولائی2016 کی روشنی میں دیکھا اور فیصلہ کیا کہ اس پراجیکٹ کی مجوزہ نظر ثانی موجودہ مالی سال میں ایک نئی سکیم کی حیثیت سے کی جائے گی اور یہ پراجیکٹ اس سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں جنرل سیریل نمبر 6621 پر بعنوان گجرات ڈنگہ روڈ کے بقیہ حصہ، تعمیراتی تخمینہ مبلغ150 ملین روپے کے ساتھ موجود ہے۔

جناب سپیکر! جو محکمہ پی اینڈ ڈی والوں نے جواب دیا ہے کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے تو اپنا جواب دے دیا ہے اب اگر آپ کوئی سوال پوچھیں گے تو پھر میں ان سے پوچھوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جو6621 پر لکھا ہوا ہے:

Construction of remaining portion of Gujrat Dinga Road.
Length 10 kilometers in district Gujrat.

جناب سپیکر! یہ سکیم دوسری ہے اور وہ سکیم الگ ہے جس کے ساتھ یہ اس کو ملا رہے ہیں۔ اس روڈ کا ایک اور حصہ ہے جس میں سیریل نمبر 5707 ہے۔ اس پر rehabilitation of Gujrat Dinga Road. Length 30.90 kilometers approved Gujrat. اصل سکیم تو یہ ہے اور یہ اس سکیم کے ساتھ اس کو multiply کیسے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سکیم جو ہمارے بھائی بتا رہے ہیں یہ 5707 ہے اور جب یہ شروع کی گئی تو اس کی length 4.6 کلو میٹر تھی یہ 16-2015 کے ADP میں ڈالی گئی تھی پھر 17-2016 میں اس کی completion ہو گئی۔ جب یہ بات سامنے آئی کہ یہ sufficient نہیں ہے، اس میں مزید 25 کلو میٹر add کی جائے گی تب یہ complete ہو گی تو پھر بورڈ بیٹھا یا جن آفیسرز نے بیٹھ کر اس پر decision لینا تھا وہ لیا کہ ہم اس کی revised کو add نہیں کر سکتے اور مزید 25 کلو میٹر نہیں بڑھائی جا سکتی لہٰذا اس کے لئے ایک نئی سکیم دی جائے تا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔ اس تکنیکی ضرورت کے تحت اس کو ایک نئی سکیم کے تحت introduce کیا گیا جس کا سیریل نمبر 6621 ہے، اس کے تحت اس کو take up کیا گیا ہے اور اس کی لاگت جو assess کی گئی وہ 150 ملین روپے ہے اس کے بعد اس

سکیم کو شامل کر لیا گیا۔ جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم اس کو آگے لے کر جائیں گے اور آج میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی باقاعدہ approval ہو گئی ہے۔ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس پچھلے ماہ کی 21 تاریخ کو پہنچی ہے اور اس کی پرسوں approval ہو چکی ہے۔ اس کے پیسے پہلے فیز 18-2017 میں ڈالنے تھے اس میں 40 ملین روپے already release بھی ہو چکے ہیں میرے پاس لیٹر موجود ہے اس کو چیک کر سکتے ہیں اور باقی پیسے اگلے مالی سال میں ڈال دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات کو پورا سمجھ نہیں سکا۔ میرا اس سکیم کے بارے میں سوال یہ ہے کہ جو یہ 6621 کی بات کر رہے ہیں اس پر 17-09-18 کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک آرڈر substitution of scheme already reflected in ADP 2017-18 جاری کیا۔ یہ سکیم ہے جس میں انہوں نے آرڈر کیا ہے کہ اس کو substitute کر دیا جائے۔ یہ ڈائریکٹو جو وزیر اعلیٰ کا ہے کیا اس ڈائریکٹو کے بعد جو positive directive ہے جس میں کہا گیا ہے کہ:

> Before the Standing Committee of the Cabinet on Finance and Development for its consideration as 2(d) substituted of scheme within same cost of allocation during financial year 2017-18

جناب سپیکر! یہ کون سی بات کر رہے ہیں؟ یہ تو سکیم ہی اور ہے۔ یہ دونوں سکیمیں میری ہیں اور کیبنٹ سے بھی منظور ہو چکی ہیں۔ یہ میری دو سکیمیں ہیں ایک 5707 اور دوسری 6621 ہے۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ سکیمیں ہیں جو پنجاب حکومت بجٹ میں پاس کر چکی ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ یہ دونوں سکیموں پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں انہیں پھر explain کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم جو 5707 تھی یہ تقریباً 4.6 کلو میٹر تھی جو کہ already complete ہو چکی ہے۔ اب اس کے ساتھ انہوں نے اس کو بڑھانے کے لئے CM directive جاری کروایا کہ اس میں 25 کلو میٹر مزید add کر دیا جائے۔ جب 25 کلو میٹر add کرنے کی بات آئی تو پھر ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم اس

25 کلو میٹر کو revise میں نہیں کر سکتے بلکہ اس کے لئے ایک علیحدہ سکیم launch کرنی پڑے گی جس کے تحت یہ بھی کام ہو جائے گا۔ اس لحاظ سے اس کو نئی سکیم 6621 میں شفٹ کر دیا گیا اور اس کے لئے 150 ملین روپے کا estimate لگایا گیا۔ اس میں سے 40 ملین جو تین دن پہلے جاری ہو چکا ہے اور انشاء اللہ یہ complete ہو جائے گی یہ فکر نہ کریں۔ اس کے پیسے اب بھی آ گئے ہیں اور آئندہ آنے والے بجٹ میں بھی اس کو ڈال دیا گیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے منسٹر صاحب یہ دونوں سکیموں کے بارے میں کہہ دیں کہ ہم یہ دونوں سکیمیں کر رہے ہیں۔ یہ ADP کی سکیمیں ہیں میں کوئی باہر سے لے کر نہیں آیا۔ یہ دونوں مکمل کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اس کے پیسے release ہو گئے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں چٹھی بھی دے سکتا ہوں یہ پیسے release ہو گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ دوسری سکیم کے پیسے release ہونے کی بھی بات کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے دونوں سکیموں کی بات کر دی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9223 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پھر جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9305 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی میں ریسرچ اسسٹنٹس کی خدمات اور معاوضہ سے متعلقہ تفصیلات

*9305:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال17-2016میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں کتنے ریسرچ اسسٹنٹس اور consultantsنے کام کیاان کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا؟

(ب) ان ریسرچ اسسٹنٹس اورconsultantsکی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات بتائیں اور ان کی خدمات حاصل کرنے پر محکمہ میں کیا بہتری آئی؟

(ج) کیا ان ریسرچ اسسٹنٹس اورconsultantsکی خدمات حاصل کرنے سے قبل بھی ایسے ملازمین یا ادارے اس محکمہ میں کام کر رہے تھے تو پھر ان کی موجودگی میں ان کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

(د) ان دوسالوں کے دوران ان ریسرچ اسسٹنٹس اورconsultantsکو کتنی رقم ادا کی گئی ہے تفصیل سال وار بتائیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات(ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ ہذا میں سال2016 کے دوران کسی بھی ریسرچ ایسوسی ایٹ یا کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل نہیں کی گئیں جبکہ سال2017 میں حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کی پالیسی2004کے مطابق محکمہ پی اینڈ ڈی کے کیپسٹی بلڈنگ پراجیکٹ(فیزII)میں دس ریسرچ ایسوسی ایٹس کو ایک سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔ ان ریسرچ ایسوسی ایٹس کو 31۔ دسمبر2017تک ٹوٹل38لاکھ61ہزار504روپے معاوضہ ادا کیا گیا۔ مکمل تفصیلات(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ ہذا میں 2017 میں کم مدتی کنسلٹنسی کے لئے پیپرا رولز 2014 کے تحت 29 کنسلٹنٹس کی تقرری کی گئی جن کو 31۔دسمبر 2017 تک کل 2 کروڑ 55 لاکھ 26 ہزار روپے معاوضہ ادا کیا گیا۔ مکمل تفصیلات لف (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں جہاں ایک طرف تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی، شہروں میں روزگار و سکونت کا بڑھتا ہوا رجحان اور اس کے نتیجے میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ اور آبی و زمینی وسائل کی تنگی اور دیگر مسائل پر قابو پانے کے لئے ایک طرف سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اضافہ کیا گیا ہے اور کمپلیکس / میگا پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں، دوسری طرف چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور اور آمدورفت کے بڑے منصوبہ جات کے پیش نظر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو اپنی تکنیکی استعداد کو بڑھانے کی خاطر مختلف شعبہ جات میں مخصوص صلاحیت اور تجربہ کے حامل کنسلٹنٹس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ یہ کنسلٹنٹ محدود مدت کے لئے کسی خاص منصوبہ اور اس کی فزیبلٹی یا ایویلیوایشن کے لئے مخصوص تکنیکی استعداد کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کے وضع کردہ پیپرا (PPRA) رولز کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں۔

محکمہ ہذا میں متعدد نئے اور متنوع ترقیاتی منصوبہ جات کے پی سی ون کی جانچ پرکھ کے لئے اور ان کی منظوری کے حوالے سے پی اینڈ ڈی بورڈ کو معروضی حالات اور زمینی اعداد و شمار سے آگاہ رکھنے کی غرض سے ریسرچ ایسوسی ایٹس کو بھرتی کیا گیا ہے جو کہ مختلف ترقیاتی و معاشی سیکٹرز جیسے صحت، تعلیم، تحفظ ماحول، مواصلات میں علاقائی اور تاریخی ریسرچ کر کے پی اینڈ ڈی بورڈ کو اور متعلقہ ممبران کو فیصلہ سازی میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ مذکورہ بالا جواب میں واضح کیا گیا ہے کہ کنسلٹنٹس صرف اُن مخصوص اقتصادی منصوبہ جات اور تکنیکی استعداد کار کے لئے رکھے جاتے ہیں جس کے حوالے سے محکمہ کے باقاعدہ ملازمین نہ تو ماہرانہ تجربہ رکھتے ہیں اور نہ ہی اس طرح کی تکنیکی مہارت کے حامل ہیں۔

مزید برآں محکمے کے مستقل ملازمین کے برعکس مختلف شعبہ جات کے یہ ماہر محدود مدت کے لئے خاص تکنیکی مہارت میں محکمانہ استعداد کار نہ ہونے کے سبب بھرتی کئے جاتے ہیں۔

(د) سال 2016 میں محکمہ ہذا میں کسی بھی کنسلٹنٹ اور ریسرچ ایسوسی ایٹ کو بھرتی نہیں کیا گیااور نہ ہی کوئی معاوضہ ادا کیا گیا جبکہ سال2017 میں ماہ دسمبر تک مذکورہ بالا دس ریسرچ ایسوسی ایٹس کو مجموعی طور پر 38 لاکھ61 ہزار504روپے اور29 کنسلٹنٹس کو2 کروڑ 55لاکھ26ہزار روپے معاوضہ ادا کیا گیا ہے۔ تفصیل(الف،ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس کے جز(ب)میں سوال کیا گیا تھا کہ ان ریسرچ اسسٹنٹس اور consultants کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات بتائیں اور ان کی خدمات حاصل کرنے پر محکمہ میں کیا بہتری آئی؟اس کے جواب کی تفصیل میں انہوں نے کچھ بتایا نہیں ہے کہ ان اقدامات سے کیا بہتری آئی ہے اور کیاgain کیا ہے حالانکہ اتنے مہنگےconsultants رکھے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!میں معذرت سے بات کروں گا مجھے بتا دیں یہ کون سے جز کی بات کر رہی ہیں اس کو ذرا پڑھ دیں۔ یہ جز(الف)کی بات کر رہے ہیں یا (ب)کی بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: یہ جز(ب)کی بات کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں نے بتایا ہے کہ میں جز(ب)کی بات کر رہی ہوں۔ اس میں سوال کیا گیا تھا کہ انconsultants کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات بتائیں۔ وجوہات تو انہوں نے بتا دی ہیں مگر ان کی خدمت حاصل کرنے سے محکمے میں کیا بہتری آئی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران) جناب سپیکر!جی، میں سمجھتا ہوں کہ جیسے جیسے ٹیکنالوجی ایڈوانس ہو رہی ہے اور بہت سے معاملات ایسے ہیں جو کہ پوری دنیا کو بھیcompete کرنا پڑ رہا

ہے اور اپنے صوبہ میں بھی بہتر سے بہتر چیزیں لانے کی کوشش کی جارہی ہے تو اس سلسلہ میں ان کنسلٹنٹس کو ہائر کرنا اس لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم نے compete بھی کرنا ہے اور کوالٹی کو بھی maintain کرنا ہے۔ اس لحاظ سے جو کمپلیکس / میگا پراجیکٹس ہیں ان کے لئے ہمیں ہر صورت میں ایسے ٹیکنیکل لوگ چاہئے ہوتے ہیں جو اس کو سمجھتے ہوں اور اس کو بہتر طریقے سے پیش کریں۔ اس میں جتنے بھی ہم نے منصوبے جاری کئے ہوئے ہیں ان میں جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوتی ہے وہاں پر ان کنسلٹنٹس کو engage کیا جاتا ہے۔ ان کی صلاحیتوں سے ان میں ہمیں مدد بھی ملتی ہے اور جتنے بھی سیکٹرز ہمیں نظر آرہے ہیں، سڑکیں پہلے بھی بنتی تھیں، bridges پہلے بھی بنتے تھے لیکن ان کے آج سے اگر آٹھ دس سال پیچھے چلے جائیں اور اب ہم دیکھ لیں تو میرا خیال ہے کہ ہر چیز clear سامنے آجاتی ہے کہ کنسلٹنٹس کے ہائر کرنے کے ساتھ اور ان کی مشاورت کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک اچھے طریقے سے چیزیں manage ہو رہی ہیں اور یہی اس کا کام ہے۔

جناب سپیکر: آپ زیادہ کارپٹ کی طرف جارہے ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جی، کارپٹ روڈز بھی آرہی ہیں۔ فلائی اوورز ہیں، دیگر روڈز ہیں، انڈر پاسز ہیں، سب کچھ اسی میں آتا ہے اور پھر اس کے علاوہ جو بلڈنگز بن رہی ہیں جیسے KPLI بن رہی ہے، دیگر ہسپتال بن رہے ہیں، یہ ساری چیزیں اسی طرح سے آگے advanced stage پر چلی گئی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے وجوہات بتائی ہیں، وہ میں پہلے بھی agree کرتی ہوں کہ انہوں نے جواب میں وجوہات دی ہوئی تھیں۔ وہ ٹھیک ہے جائز ہے کہ آپ کو دنیا میں compete کرنے کے لئے ایکسپرٹس کی ضرورت ہے لیکن اس کے اندر جو کنسلٹنٹس ہیں وہ صرف انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے نہیں ہیں بلکہ وہ ایجوکیشن کے بھی کنسلٹنٹس رکھے ہیں، اکنامک کنسلٹنٹس، انرجی، لائیوسٹاک، ڈیری، ایگریکلچر اور اس طرح کے اور بہت سے محکمے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال تو صرف یہ تھا کہ چلیں ایک مثال ہی لے لیں کہ انرجی کا کنسلٹنٹ ہے اس نے آپ کو کیا output دی ہے یا لائیوسٹاک کا کنسلٹنٹ ہے اس نے آپ کو کیا output دی ہے؟

جناب سپیکر: اگر آپ output کا کہتی ہیں تو پھر دوبارہ وہ سوال کر لیں، آپ سوال لکھ کر دیں، وہ آپ کو ساری output بھی بتا دیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! دیکھیں! میرا خیال ہے کہ یہ جیسے انہوں نے خود ہی agree کیا ہے کہ یقیناً اس میں چیزیں آئی ہیں۔ یہاں پر ایجوکیشن کی بات کی گئی، میں نے ہیلتھ کی بھی ایک مثال دی اور اگر یہ لائیوسٹاک کی بات کرتی ہیں تو ایسے ایسے initiatives آئے ہیں جو شاید میں نے اور پورے ایوان نے کبھی اس کا سوچا بھی نہیں ہو گا، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ایک مثال دے دیتا ہوں کہ یہاں پر اس وقت بیواؤں، اپاہج اور بیمار لوگوں کے لئے لائیوسٹاک نے ایک پروگرام شروع کیا ہے جو ہمارے تصور میں بھی کبھی نہیں تھا کہ ان سب کو گائیں اور بھینسیں دی جا رہی ہیں۔ ان کے ساتھ شرائط یہ ہیں کہ یا بیمار ہوں یا بیوہ ہوں تو ان کو دی جاتی ہیں اور ان کا ایک بچہ سکول میں پڑھتا ہو، وہ ان سے دودھ نکال کر اس کو بیچیں اور بیچ کر اس سے گھر بھی چلائیں اور اس بچے کی تعلیم کا خرچہ بھی پورا کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو اتفاق ہو یا ایوان کے کسی ممبر کو اتفاق ہو کہ جب یہ distribution ہو رہی ہوتی ہے تو وہاں پر چیک کیا جا سکتا ہے کہ آیا یہ deserving لوگوں کو دیا جا رہا ہے یا ویسے ہی کسی کو دیا جا رہا ہے۔ ہم سب دیہاتی طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہیں آپ جا کر دیکھیں کہ جو جانور دیئے جاتے ہیں ان کی کوالٹی کا میں سمجھتا ہوں کہ اچھے سے اچھا امیر آدمی بھی ایسے کوالٹی کا جانور خرید نہیں سکتا اور مزید اس میں، میں یہ add کرنا چاہتا ہوں کہ ان جانوروں کی باقاعدہ تین سال کے لئے انشورنس بھی کروائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اس کی death ہو جائے تو تب اس کو اس کی replacement ملے اور جو گائے، بھینس دی جاتی ہے اس کا ایک بچہ بھی ساتھ لازمی ہونا چاہئے تاکہ تین سال کے بعد اس کو وہ بیچ کر مزید اپنے آسودہ حالات کو بہتر کر سکے۔ یہ میں نے ایک مثال دی ہے، اس طرح کی ایسی بہت سی مثالیں ہیں، اگر اور ڈیپارٹمنٹ کا کہیں گے تو میں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ initiative تو ٹھیک ہے کہ اچھا ہے، اگر غریب لوگوں کے کام آ رہا ہے، یہ کام تو ڈیپارٹمنٹ پہلے بھی کر رہا تھا اور اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ already موجود

ہیں، اس میں کنسلٹنٹ کی کیا ضرورت ہے کہ وہ identify کرے گا کہ کون غریب لوگ ہیں یا کون deserving لوگ ہیں، کنسلٹنٹ کا تو یہ کام نہیں ہوتا، کنسلٹنٹ کا کام تو ریسرچ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کام کو بہتر سے بہترین بنانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کام کنسلٹنٹ کا نہیں ہے۔ معزز منسٹر صاحب جو بتا رہے ہیں یہ کنسلٹنٹ کا کام نہیں ہے، یہ تو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ already کر رہے ہوتے ہیں، اتنے مہنگے کنسلٹنٹ جن کو آپ کروڑوں روپے کی payment کر رہے ہیں، یہ tax payer کے پیسے سے آپ ان پر ایک بوجھ ڈال رہے ہیں تو اس کا return کیا مل رہا ہے، میں تو پوچھ رہی ہوں کہ کنسلٹنٹس نے آپ کو ایسی کون سی reports بنا کر دی ہیں جن کی روشنی میں آپ نے کوئی کام کئے ہیں کیونکہ یہ سوال میں موجود ہے کہ وہ اب تک کیا بہتری لائے ہیں؟ اس کے جواب میں تو ان کی کوئی report ہمیں دی جاتی کہ انہوں نے ریسرچ کر کے یہ رپورٹ دی ہے یا انہوں نے ریسرچ کر کے یہ ڈیٹا دیا ہے۔ یہ غریبوں کو identify کرنا اور ان میں جانور بانٹنا یہ تو کنسلٹنٹس کا کام نہیں ہے، یہ تو اس ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ وہ تو اس طرح کی سکیم گورنمنٹ لاتی رہتی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جی، اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہی ہیں کہ یہ تو ڈیپارٹمنٹ کرتا رہتا ہے، یہ جو میں نے آج ایوان میں یہ بات کی ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دو سال سے پہلے اس کے متعلق کبھی سوچا بھی نہیں گیا ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی معزز ممبر کھڑا ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ تصور ہمارے ذہن میں تھا۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ ایک پراجیکٹ تیار کرتا ہے تو اس کو بہتر طریقے سے launch کرنے میں یا اس کو لوگوں تک پہنچانے میں کنسلٹنٹس کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کو آگے اچھے طریقے سے پہنچایا جائے اور اس میں

اگر کوئی کمی ہے تو اس کو دور کیا جائے۔ میں یہاں پر مثال دوں کہ کنسلٹنٹس کو ساتھ رکھ کر جب ہم پوری دنیا کے ساتھ compete کرتے ہیں، جیسے ابھی محترمہ نے کہا کہ انرجی کی بات کی گئی ہے تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دنیا میں ریکارڈ ہو گیا ہے کہ ساہیوال پاور پراجیکٹ جو ہے وہ بیس ماہ کے قلیل عرصے میں بنا اور یقیناً یہ چائنیز کمپنی یہاں پر آئیں تو انہوں نے آکر اس کو CPEC کے تحت لیا ضرور لیکن جب تک ہمارے کنسلٹنٹس ساتھ نہیں بیٹھے، ہمارے کنسلٹنٹس نے ساتھ بیٹھ کر اس کو workout نہیں کیا کہ یہ کیسے چھ ماہ پیشتر اس کو بنایا جا سکتا ہے تو یہ کنسلٹنٹس کا کام ہے کہ وہ بیٹھ کر ان کو workout کریں اور دوسرے جو ادارے ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو کریں تو کیا یہ ورلڈ ریکارڈ نہیں ہے، پوری دنیا میں اس کو سراہا جا رہا ہے کہ بیس ماہ میں 1320 میگاواٹ کا پاور پلانٹ لگایا گیا اور صرف ایک پاور پلانٹ کی وجہ سے ڈیڑھ گھنٹہ بجلی پورے پاکستان میں کم ہوئی تو کیا یہ چیزیں ہم ان سے pick نہیں کرتے یا ان کو engage کر کے ہم یہ چیزیں آگے نہیں لے کر جاتے؟ ایل این جی کے پلانٹس آ رہے ہیں، اسی طرح کی اور بہت سی چیزیں ہیں تو یقیناً یہ بحث نہیں بنتی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ کنسلٹنٹس کا ہائر کرنا، یہ اگر گھر بناتے ہیں، یہ اپنی مثال لے لیں، اپنا گھر بناتے ہیں تو کنسلٹنٹ ان کو گائیڈ کرتا ہے کہ یہ جی آپ باتھ روم ادھر بنا لیں یا آپ ڈرائنگ روم ادھر بنا لیں، یہ چھوٹے چھوٹے issues کے اوپر بھی کنسلٹنٹس ہائر ہوتے ہیں تو جب میگا پراجیکٹس آتے ہیں، جو دنیا نے دیکھ لیا ہے اور جو پنجاب کے عوام کے فائدے کی بات ہونی ہے تو کیا اس پر کنسلٹنٹس کی مشاورت ضروری نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! بحث اس بات پر نہیں ہے کہ کنسلٹنٹ کیوں ہائر کئے گئے ہیں، وہ تو ہم مان رہے ہیں کہ ان کی ضرورت ہے، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ان کنسلٹنٹس نے effective طریقے سے کام نہیں کیا، وزیر موصوف نے انرجی کی مثال دی ہے، انرجی کے اوپر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ کیا ان کے کنسلٹنٹس نے ان کو یہ نہیں بتایا کہ جو کول کے پراجیکٹس ہم لوگ یہاں پر لگا رہے ہیں وہ first generation کے ہیں، جو کہ پوری دنیا میں obsolete ہو چکے ہوئے ہیں، چائنا میں ان کو reject کر دیا گیا ہے، اب third generation کے پاور پلانٹس چائنا خود لگا رہا ہے جو کہ friendly environment بھی ہیں اور ہم لوگ وہاں سے لے کر صرف اس لئے کہ وہ حسن شہباز جو ہے وہ انرجی سیکٹر کے معاہدے کر رہا ہے اور وہ first generation کے پلانٹس تین گنا قیمت پر لا رہا ہے جو کہ one third قیمت کے اوپر ہم

لوگوں کوthird generation کے مل رہے ہیں جو کہfriendly environment ہیں تو یہ کنسلٹنٹس ان کو کیا بتا رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب نے جو کنسلٹنٹس کی بات کی ہے، گزارش یہ ہے کہ جب ہم سپلیمنٹری بجٹ پڑھتے ہیں تو consultancy کے حوالے سے کبھی گلبرگ اور کبھی دوسری جگہوں کا سروے کروایا جاتا ہے تو وہاں پر 15/15 کروڑ روپیہ، 45/45 کروڑ روپیہ، پچھلے بجٹ کے اندر بھی میں نے اسی ایوان کے Floor کے اوپر آپ کے سامنے وہ رکھا تھا، گزارش یہ ہے کہ consultancy کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ جو پراجیکٹ شروع کر رہے ہیں اس پراجیکٹ کی جو consultancy آپ نے لی ہے اس کا جب Performance Audit ہو گا تو اس کے فوائد بتائے جائیں، سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو ساہیوال پاور پراجیکٹ کی بات کی گئی ہے وہ بدترین پراجیکٹ ہے جس نے زرعی زمینوں کا خانہ خراب کر دیا ہے، کسانوں کا خانہ خراب کر دیا ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! وہاں پر انہوں نے صرف اپنی ضد نبھانے کے لئے پورے ساہیوال کو کالا کر دیا ہے، اس کے منہ پر سیاہی مل دی ہے۔ اس میں سب سے میگا کرپشن جو ہے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا ان کو یہ پتا ہے کہ ساہیوال ہے کدھر؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کدھر ہے۔(قطع کلامیاں)

اوہ بیٹھ جا بھئی۔۔۔ ساہیوال کدھر ہے؟

جناب سپیکر: وہ جواب دیں گے، منسٹر صاحب جواب دیں گے۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ ان کو پتا ہی نہیں کہ ساہیوال کدھر ہے؟ ساہیوال کالا نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کہ کدھر ہے۔ بھائی! بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال میں یہ پاور پراجیکٹ لگا کر ساہیوال کا منہ کالا کر دیا ہے۔ آپ صرف اور صرف اپنے فرنٹ مینوں کے ذریعے پنجاب کے اندر انرجی پاور پراجیکٹ لگا رہے ہیں اور آپ کی ان حرکتوں کی وجہ سے فرنٹ مین اندر ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر سے کہیں کہ وہ ضمنی سوال کریں اگر تقریر کرنی ہے تو پھر ہم بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پنجاب صاف پانی کمپنی کے اندر بھی یہی کنسلٹنٹ ہیں۔ کنسلٹنٹ کی جگہ پر بھی انہوں نے یہی کام کیا تھا اور پنجاب صاف پانی کمپنی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال کسی اور کا تھا لیکن آپ نے ان کو دے دیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کا کیس بھی NAB میں ہے اور جب وہ CEO وعدہ معاف گواہ بنیں گے تو پھر آپ کو لگ پتا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! محکمے کی consultancy کی بات ہو رہی ہے دونوں طرف سے اپنے آپ کو اس حد تک رکھیں۔ یہ کوئی بحث نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال سے یہ expect نہیں کرتا تھا کہ یہ یہاں پر اتنی غلط بیانی کریں گے۔ یہ پوری قوم کے سامنے غلط بیانی کر رہے ہیں میں نے ان سے کبھی expect نہیں کیا تھا کہ یہ ایسی غلط بیانی کریں گے جب ان کو کسی چیز کا پتا ہی نہیں تو پھر اس پر بحث بھی اچھی نہیں لگتی۔ دنیا میں combine circle کی جو latest technology ہے وہ اس کے لئے آئی ہے۔ یہ میرے ساتھ چلیں، ان کے ساتھ پیچھے معزز ممبر بیٹھی ہیں ان کا چہرہ دیکھ لیں میرا چہرہ دیکھ لیں کہ ہمارا چہرہ کتنا کالا ہوا ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم ساہیوال میں رہتے ہیں یہ بتا دیں کہ اس پراجیکٹ کی اتنی افادیت ہوئی ہے پورے پاکستان میں بجلی ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے لوڈشیڈنگ سے آزاد ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس پراجیکٹ سے relevant معاملہ نہیں تھا اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو کوئی اور forum ہو سکتا ہے جہاں پر ہم تقریر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جو انہوں نے پوچھا ہے آپ بھی مہربانی کر کے وہی بتائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال سے request کروں گا کہ یہ پہلے پوری معلومات لیں پھر اس پر بحث کریں۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں، اس بات پر پھر بحث کر لینا۔ ابھی آپ اس سے متعلقہ بات کریں، آپ کی مہربانی۔ جی، اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9448 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں محمد رفیق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے ممبر ہیلتھ کی تنخواہ اور دیگر مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*9448: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب کا ایک چیئرمین اور اس کے ساتھ ممبرز کی ایک ٹیم ہوتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پی اینڈ ڈی کے ممبرز کے نام اور اہلیت مع کوالیفکیشن، تجربہ اور ان کا تعلق کس محکمہ سے ہے تمام تر تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ کون ہیں ان کی تنخواہ اور مراعات کیا ہے اور یہ کب سے اس عہدہ پر فائز ہیں اور ممبر ہیلتھ بننے سے قبل کس کس این جی او سے وابستہ رہی ہیں نیز وہ این جی اوز کس شعبہ میں کام کر رہی تھیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) جی،ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب کا ایک چیئرمین اور ان کے ساتھ ممبرز کی ٹیم ہوتی ہے۔

(ب) پی اینڈ ڈی ممبرز کے نام اور اہلیت مع کوالیفکیشن، تجربہ اور دیگر تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ڈاکٹر شبانہ حیدر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ MP-I package کے تحت نومبر 2015 سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور اس سے قبل وہ اپنے کیریئر کے دوران کسی بھی این جی او سے وابستہ نہیں رہی ہیں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ ان کی تنخواہ اور مراعات MP-I package کے تحت درج ذیل ہیں۔

بنیادی تنخواہ Rs.4,33,950 + سالانہ اضافہ (Rs.33,000) = Rs.4,66,950

ہاؤس رینٹ Rs.101,000

دیگر مراعات Utilities Rs.24,300

گاڑی مع ڈرائیور

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ج) میں یہ لکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر شبانہ حیدر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ MP-I package کے تحت نومبر 2015 سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اور خود پڑھ بھی رہے ہیں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی، میں ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ اس کے package میں لکھا ہوا ہے کہ بنیادی تنخواہ سالانہ اضافے کے ساتھ 4 لاکھ 66 ہزار 950 روپے، ہاؤس رینٹ ایک لاکھ، ایک ہزار روپے دیگر مراعات 24300 روپے اور گاڑی مع ڈرائیور۔ اس میں کیا خوبی ہے کہ اسے اتنی مراعات دی گئی ہیں، اس کی کیا وجہ ہے، اس کی کیا qualification ہے اور کیا پاکستان میں اس کی سب سے اچھی qualification ہے کہ جس وجہ سے اسے اتنی مراعات دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یقیناً یہی بات ہو گی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب سلیکشن ہوتی ہے تو اس میں یہ نہیں ہوتا کہ کوئی کسی کا عزیز ہے یا کسی کو favour کیا جاتا ہے بلکہ اس کے لئے باقاعدہ advertise کیا جاتا ہے اس کے بعد competition ہوتا ہے اور competition میں جو relevant field سے تعلق رکھتے ہیں یا جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے ان کے انٹرویوز ہوتے ہیں اور انٹرویوز کے بعد جو بہتر candidate نظر آتا ہے اسے رکھا جاتا ہے۔ یہ package کوئی ان کے لئے نہیں رکھا گیا بلکہ اس جگہ پر کوئی بھی اور آفیسر آئے گا تو اس کے لئے بھی یہی package ہو گا۔ اس لحاظ سے لوگ باقاعدہ competition کے ذریعے آتے ہیں اور جو qualify کرتے ہیں انہیں select کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سیکرٹری پی اینڈ ڈی کی کیا تنخواہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری پی اینڈ ڈی کی کیا تنخواہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ qualification پوچھ رہے ہیں یا معیار پوچھ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ گورنمنٹ سیکرٹری پی اینڈ ڈی کو کیا تنخواہ دے رہی ہے اگر اس ممبر کو حکومت اتنی تنخواہ دے رہی ہے تو حکومت سیکرٹری کو کیا تنخواہ دے رہی ہے؟

جناب سپیکر: آپ پہلے وہ سوال کریں تو پھر جواب آ جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ relevant ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے اس جواب میں یہ بھی کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! آپ نے جن کا پوچھا تھا ان کا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ آپ جو دوسرا سوال کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے نیا سوال کر لیں۔ ایسے اچھا نہیں لگتا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں کوئی بحث نہیں کرتا میں تو تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اس لئے سوال کیا ہے کہ سیکرٹری پی اینڈ ڈی جو اس کو head کر رہا ہے اور یہ ممبر اس کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ہم ایک ممبر کو پانچ لاکھ روپے دے رہے ہیں اور جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ کسی بھی NGO سے وابستہ نہیں رہی لیکن اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ Programme Head Policy and Communication اور نیچے بزنس منیجر ایکسپریس انٹرنیشنل سنگاپور لکھا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب! بتائیں کہ کیا یہ NGO نہیں ہے کیا یہ کوئی گورنمنٹ کا ادارہ ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل معزز ممبر جو باتیں کر رہے ہیں یہ irrelevant سی ہیں اس لحاظ سے کہ کبھی یہ مجھ سے سیکرٹری کی تنخواہ پوچھتے ہیں کبھی پوچھتے ہیں کہ یہ NGO سے وابستہ ہے۔ جب ہم نے جواب دے دیا ہے کہ ان کا کسی NGO سے تعلق نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی proof ہے تو ہمارے پاس ضرور لائیں اور ہم یقیناً ان کی بات سنیں گے اور اس پر action بھی لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سے بڑا کیا proof ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اس کا کسی NGO سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نیچے اس کے سامنے لکھتے ہیں کہ بزنس منیجر ایکسپریس انٹرنیشنل سنگاپور۔ منسٹر صاحب ذرا اسے پڑھ لیں یہ تو آپ کے سامنے کی بات ہے، میں نے تو کبھی بھی اسمبلی میں ادھر ادھر کی بات کی ہی نہیں لیکن ایک بات ضرور ہے کہ میں اس ایوان کا ممبر ہوں، میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کو کتنی تنخواہ دی گئی ہے اور کیا وجہ ہے کہ اس غریب صوبے کا اتنا پیسا کس جگہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ یہ بات پوچھنے کا میرا حق ہے اور اس حق سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کا حق ضرور ہے لیکن جب آپ مارکیٹ سے experts لیتے ہیں تو آپ اندازہ لگائیں کہ اس وقت لوگ کیا کیا مانگ رہے ہیں۔ کسی کی تنخواہ پچاس ہزار روپے ہوتی تھی تو ہم سمجھتے تھے کہ بہت زیادہ ہے لیکن اب جو

نئے کنسلٹنٹ آرہے ہیں یامارکیٹ سے لئے جارہے ہیں پنجاب میں ان کی تنخواہ تو دس دس پندرہ پندرہ اور بیس بیس لاکھ روپے عام ہو چکی ہے۔اس لحاظ سے یہ کوئی ایسا سوال نہیں ہے کہ کیوں لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ان کی جگہ پر کوئی اور بھی آجائے تو اس کی بھی یہی تنخواہ ہو گی اس سے کم تنخواہ نہیں ہو گی۔ اس وقت ہم سب کے بچے بھی کہیں job کر رہے ہوں گے۔اس وقت اتنی qualification ہو گئی ہے، ٹیکنالوجی اتنی advance ہو گئی ہے کہ آپ مارکیٹ سے بچوں کو لیتے ہیں یا fresh graduates اور experience لوگ لیتے ہیں تو وہ دو تین لاکھ روپے پر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جب آپ نے مارکیٹ سے لوگوں کو لینا ہے تو یقیناً ان کی تنخواہ زیادہ ہو گی۔ ہمارے DMG یا دوسرے گروپ کے لوگ جو عرصہ دراز سے اپنی ملازمتیں کر رہے ہیں وہ اسی pay کے ساتھ چلے آرہے ہیں اور ان کا وہ سلسلہ change نہیں ہو سکتا جو مارکیٹ سے لیتے ہیں۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میں نے جو سوال پوچھا ہے منسٹر صاحب اس طرف نہیں گئے۔انہوں نے کہا ہے کہ یہ کسی NGO سے وابستہ نہیں ہے لیکن جواب کی تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ بزنس منیجر ایکسپریس انٹرنیشنل سنگاپور رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی قواعد کے مطابق آگیا ہے تو ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میری request سن لیں کہ یہ 2004 تا 2005 وہاں بطور منیجر رہی ہیں، پھر 2005 تا 2006 رہی ہیں۔ کیا یہ NGO نہیں ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!پاکستان میں NGO کی بات ہو رہی ہے ۔اگر یہ دنیا میں کہیں رہی ہیں تو ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ MP-I کا سکیل پنجاب گورنمنٹ بیٹھ کر نہیں کرتی بلکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے اور اسی کے تحت یہ مراعات دی جاتی ہیں اور اس کے مطابق ہی ان کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ وہ اس وقت کسی NGO سے وابستہ نہیں ہے.and we stand to this answer

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!میرے بھائی میاں طارق محمود بالکل درست فرما رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں پر Highly qualified and foreign qualified Civil

Service Officer کی تنخواہ35,40یا50ہزار روپے سے شروع ہوتی ہے۔جب ایک نیاڈاکٹر بھرتی ہوتا ہے تو اس کو نورپور تھل میں بھی ایک لاکھ دس ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے۔اس کے اُوپر جو اسسٹنٹ کمشنر لگا ہوا ہے اور جو سول سروس کا امتحان qualify کر کے آیا ہے وہ35یا40ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لے رہا ہے۔یہاں پر محکمہ جات کے Secretaries حکومت کے سکیل کے مطابق تنخواہیں لے رہے ہیں جبکہ MP-I package کے تحت کام کرنے والوں کو من مانی تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔ان کو یہ تنخواہیں کسی قانون یا قاعدے کے تحت دی جانی چاہئیں،کوئی ایسا قانون یا قاعدہ موجود ہونا چاہئے کہ سب آفیسرز کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جاسکے اور financial rules کے تحت اس کو control کیا جائے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔تشریف رکھیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے already قانون اور قاعدہ بتا دیا ہے کہ MP-I package کے بارے میں وفاقی حکومت decide کرتی ہے اور اسی پر حکومت پنجاب عملدرآمد کرتی ہے۔قانون و قاعدہ ایسے ہی بنتا ہے کہ کوئی اتھارٹی بیٹھ کر اس بابت فیصلہ کرے کہ ہم نے یہ hiring کرنی ہے تو اس کو کتنی تنخواہ،سہولیات اور perks دینے ہیں۔MP-I package کے تحت جو تنخواہیں دی جا رہی ہیں وہ قانون اور قاعدہ کے تحت ہی دی جا رہی ہیں۔MP-I package کے لئے وفاقی حکومت کی طرف سے ہمارے پاس جو ہدایات آئی ہوئی ہیں اگر معزز ممبر انہیں دیکھنا چاہیں تو میں ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ہم قاعدہ اور قانون سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کرتے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ منسٹر صاحب نے کیوں کہا کہ ڈاکٹر شبانہ حیدر کسی این جی او سے وابستہ نہیں ہیں؟ مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس میں سات این جی اوز کا بتایا گیا ہے کہ جہاں پر یہ کام کرتی رہی ہیں۔محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب!محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا بہت اچھا حال ہے۔آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا حال اچھا ہو گا لیکن ہمیں محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے ہم نے تو اسی کی بات کرنی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر جتنی مرضی تلخ بات کر لیں لیکن میں انہیں تحمل سے ہی جواب دوں گا۔ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی حالت بہت اچھی ہے۔ الحمد للہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ معزز ممبر کو مناسب طریقے سے ان کے سوال کا جواب دے سکوں۔ ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر شبانہ حیدر کا اس وقت کسی این جی او سے تعلق نہیں ہے۔ معزز ممبر بار بار ایک ہی سوال دُہرا رہے ہیں اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ وہ کسی این جی او کے ساتھ کام کر رہی ہیں تو مجھے فراہم کریں ہم اس پر کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے ایوان کے تقدس کا خصوصی خیال رکھیں اور ایک دوسرے کا احترام بھی ملحوظ رکھا جائے۔ میاں طارق محمود صاحب! آپ نے میاں محمد رفیق کے سوال پر قبضہ کیا ہوا تھا اب وہ خود ایوان میں پہنچ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تو آپ کی مہربانی سے ہوا ہے۔ آپ کی وساطت سے میری منسٹر صاحب اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے گزارش ہے کہ آئندہ جو لوگ MP-I package کے تحت رکھے جائیں گے ان کے لئے باقاعدہ کوئی کمیٹی بنائیں جو پہلے ان کی تنخواہوں اور دوسری مراعات کے حوالے سے غور کرے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب آپ صرف ایک سوال کر سکتے ہیں کیونکہ اس سوال پر میاں طارق محمود نے پہلے ہی چار ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ابھی ابھی موصوف منسٹر نے فرمایا ہے کہ موصوفہ ڈاکٹر شبانہ حیدر کسی این جی او کی ممبر نہیں رہی ہیں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ کسی این جی او کی ممبر رہی ہیں تو پھر یہ تحریک استحقاق بنتی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تحریک استحقاق دینا آپ کے لئے مناسب نہیں رہے گا۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں اور منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر شبانہ حیدر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ MP-I package کے تحت بھرتی کی گئی ہیں اسی طرح سے دیگر محکمہ جات میں بہت سارے ایسے پیاروں کو بہت ساری مراعات کے ساتھ پُرکشش نوکریاں دی گئی ہیں اس کی کیا وجہ ہے اور کیا پہلے سے موجود عملہ یا افسران بے کار ہیں؟ یہ تو outsource کرنے والی بات ہے اور پھر آپ حکمرانی بھی outsource کر دیں۔ اگر اسی طرح بہت زیادہ تنخواہوں اور مراعات پر باہر سے بندے بھرتی کرنے ہیں تو پھر اس محکمہ کا کیا کام ہے؟

جناب سپیکر: میاں محمد رفیق صاحب! آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اس کے لئے آپ نیا سوال دیں گے تو پھر جواب آجائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے، میں اس پر ضمنی سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں اور میں نے بالکل اس سوال سے related ضمنی سوال پوچھا ہے۔ یہاں پر ایسے لگتا ہے کہ ہر محکمہ کو outsource کیا جارہا ہے۔ پُرکشش مراعات اور پُرکشش نوکریاں دے کر ہر محکمہ کو outsource کیا جارہا ہے۔ کیا پہلے سے بھرتی شُدہ لوگ بے کار ہیں اور ان سے کام کیوں نہیں لیا جارہا؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بات کافی دفعہ ہو چکی ہے اور میں اسے پھر دُہرا دیتا ہوں۔ ہم نے بتایا ہے کہ اس وقت ڈاکٹر شبانہ حیدر کسی این جی او کی ممبر نہیں ہیں اگر معزز ممبر کے پاس کوئی ایسی انفارمیشن ہے تو مجھے بتائیں۔ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ وہ اس وقت کسی این جی او کی ممبر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ Sahiwal vs Sahiwal.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ان کے ساتھ vs نہیں ہو سکتا کیونکہ ملک ندیم کامران صاحب میرے اُستاد ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر بیورو آف سٹیسٹکس کا نام اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 9541: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں bureau of statistics کا دفتر موجود ہے اگر ہاں تو یہ کب بنایا گیا تھا؟

(ب) ضلع ساہیوال محکمہ bureau of statistics میں کتنا عملہ کب سے تعینات ہے، عملہ کی عرصہ تعیناتی اور مدت کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا bureau of statistics ضلع ساہیوال میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر BS-17 تعینات ہے اس کے نام، عرصہ تعیناتی و مدت اور یہ کب بھرتی کیا گیا پبلک سروس کمیشن پنجاب کے ذریعے یا محکمانہ بھرتی کیا گیا۔ ان کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) Bureau of statistics ضلع ساہیوال نے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کیا کیا assignments مکمل کیں۔ اس دفتر کے سالانہ بجٹ و اخراجات بابت 15-2014 اور 17-2016 کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ہ) محکمہ ہذا کی زیر نگرانی 14-2013، 16-2015 اور 17-2016 میں کتنے پراجیکٹس کئے گئے اور کیا حالیہ بھی کوئی پراجیکٹ چل رہا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں نیز محکمہ ہذا میں رجسٹرڈ پرائیویٹ محکمہ جات، کمپنیز اور ان کے ملازمین کتنے ہیں، جن کے ذریعے پراجیکٹس کروائے

جاتے ہیں ان کے نام، تعلیم وعہدہ جات سے آگاہ کریں اور اس میں bureau of statistics کا کیا role ہوتا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں bureau of statistics کا فیلڈ آفس موجود ہے اور یہ آفس مورخہ 10.12.2007 کو قائم کیا گیا تھا۔

(ب) ضلع ساہیوال، محکمہ bureau of statistics میں تعینات عملہ کی کل تعداد چودہ ہے جن میں تین آفیسرز ہیں جبکہ گیارہ نان گزٹیڈ سٹاف ممبرز ہیں۔ان کی تفصیل اور مدت تعیناتی Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں bureau of statistics دفتر میں مسٹر غلام یٰسین، 7۔جون 2012 سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17) تعینات ہے۔جو 19۔ ستمبر 2008 میں محکمانہ بھرتی سے تعینات ہوئے جبکہ 20۔اپریل 2010 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہوئے مزید تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال bureau of statistics دفتر نے سال 15۔2014، 16۔2015 اور 17۔2016 میں مندرجہ ذیل assignments مکمل کیں۔

2014۔15

1۔لیبر مارکیٹ انٹیلیجنس سروے فار فوڈ ان پنجاب اینڈ فار ٹیکسٹائل سیکٹر ان فیصل آباد۔	مکمل
2۔ملٹیپل انڈیکیٹر کلسٹر سروے (MICS) پنجاب 2014	مکمل
3۔آسٹیڈی آن نالج لیٹیٹیو ڈ فیملی پلاننگ	مکمل

2015۔16

1۔بیس لائن سروے فار چائلڈ لیبر پنجاب 2016	مکمل
2۔ہوم بیس ورکر سروے	مکمل
3۔پاپولیشن سکول ایجوکیشن سروے	مکمل
4۔پنجاب چائلڈ لیبر سروے 2016,	مکمل

(پائلٹ سروے مظفر گڑھ اور چکوال میں)

2016۔17

1۔پنجاب ہیلتھ سروے،2016 (Round -I)	مکمل
2۔پنجاب ہیلتھ سروے،2017 (Round -II)	جاری ہے
3۔ہیپاٹائٹس پریوالنس سروے	جاری ہے
4۔ملٹیپل انڈیکیٹر کلسٹر سروے(MICS)،پنجاب2017	جاری ہے
5۔پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سروے	مکمل
6 ۔صاف پانی سروے	مکمل
7۔وومن اکنامکس اینڈ سوشل ویلبینگ سروے ان پنجاب	جاری ہے۔

مزید بر آں ہیڈ آفس سے Assign کردہ تمام مکمل کئے جانے والے Surveys کی تفصیل Annex-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اخراجات بابت 17۔2014، Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا کی زیر نگرانی 14۔2013، 16۔2015 اور 17۔2016 میں کل 12 پراجیکٹس مکمل کئے گئے جبکہ حالیہ چار پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ محکمہ ہذا میں کوئی پرائیویٹ کمپنیز رجسٹرڈ نہ ہے ۔چار حالیہ سروے میں MICS 2017 محکمہ خود کر رہا ہے جبکہ ہیلتھ سروے راؤنڈ۔II، گیٹ کنسلٹنگ(GAT Consulting)غوث اعظم ٹرسٹ (پرائیویٹ)لمیٹڈ ہیپاٹائٹس پریوالنس سروے(Hepatitis Prevalence Survey 2017)، ایپکس(APEX) (پرائیویٹ)لمیٹڈ اور وومن اکنامک اینڈ سوشل ویلبیئینگ سروے، ایس ای ایم سی (SEMC)(پرائیویٹ)لمیٹڈ کو PPRA Rules 2014 کے مطابق الاٹ کئے گئے جو کہ اس وقت چل رہے ہیں ان کمپنیز کی طرف سے مہیا کی گئی کام کرنے والے افراد کی معلومات Annex-IV میں درج ہیں۔ان سروے میں Bureau of statistics کا رول مانیٹرنگ اور سپروائزری ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال میں جو Bureau of Statistics کا دفتر قائم ہوا ہے کیا یہ پنجاب لیول کا ہے اور کیا پنجاب میں اس کے مزید دفاتر بھی ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں اس کے علاوہ مزید دفاتر بھی قائم ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال بیورو آف سٹیٹسٹکس دفتر نے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 میں جو assignments مکمل کیں ان میں لیبر مارکیٹ انٹیلیجنس سروے فار فوڈ ان پنجاب اینڈ فار ٹیکسٹائل سیکٹر ان فیصل آباد اور پنجاب لیبر سروے 2016 (پائلٹ سروے مظفر گڑھ اور چکوال میں) بھی شامل ہیں۔ Bureau of Statistics کا دفتر ساہیوال میں ہے جبکہ یہ سروے پورے پنجاب میں کر رہے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب Bureau of Statistics کو کوئی assignment ملتی ہے اور اس کام کے لئے زیادہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں آفیسرز depute کر سکتے ہیں تاکہ given time میں کام مکمل ہو سکے یعنی ہمارے آفیسرز ضرورت کے تحت ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا تعلق ساہیوال سے ہے اور منسٹر صاحب بھی ساہیوال سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ مجھے بتا دیں کہ Bureau of Statistics ضلع ساہیوال کے لئے کون کون سے منصوبے پر کام کر رہا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ Bureau of Statistics کے اپنے منصوبے نہیں ہوتے بلکہ مختلف محکمہ جات اسے request کرتے ہیں کہ ہمیں اس چیز کی انفارمیشن چاہئے۔ محکمہ تعلیم کے حوالے سے، enrollment کے سلسلے میں، محکمہ صحت کے مسائل کے حوالے سے، ڈیری فارمنگ یا کسی بھی محکمہ کو جب کوئی statistics چاہئے ہوتے ہیں تو وہ ہمارے محکمہ کو request کرتا ہے اور ہم اس کا سروے کروانے کے بعد اس کی report submit کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صاف پانی سروے مکمل ہوا ہے تو ساہیوال میں صاف پانی کا سروے کیا ہوا اور اس پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس بات کا سب پتا ہے کہ ہم نے یہ سروے کر کے دینا ہے، یہ بھی ہمارے ساتھ جاتے رہے ہیں اور کام کرتے رہے ہیں لہٰذا ان کو ہر بات کا پتا ہے۔ محکمہ ہاؤسنگ کے ماتحت صاف پانی کا ادارہ ہے اُس ادارے نے decision لینا ہے کہ یہ پراجیکٹ کب launch ہونا ہے اور یہ کب مکمل ہونا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Sahiwal Statistics Bureau میں کتنے افسران posted ہیں اور وہاں پر کتنی deficiency ہے؟ وہ افسران contract پر ہیں یا اُن کی بھرتی کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے علم کے مطابق معزز ممبر انگلش پڑھ لیتے ہیں، شاید یہ آج انگلش والی عینک نہیں لے کر آئے۔ ان کے سوال کے جواب میں سارا کچھ لکھا ہوا ہے اس پر کہیں کوئی اعتراض ہے تو مجھے بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ وزیر موصوف غلط جواب نہیں دیتے کیونکہ یہ میرے اُستاد ہیں تو میں جواب پڑھ لوں گا۔ وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ Sahiwal Statistics Bureau میں deficiency کو کب تک مکمل کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ممبر موصوف کی یہ بات بڑی relevant ہے وہاں پر جتنے لوگ ہونے چاہئیں اگر اُس میں کوئی کمی ہے تو میں انشاء اللہ پوری کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اب ہم pending سوالات کو لیتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 8413 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 9304 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر8794ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر9092 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اربن ڈویلپمنٹ یونٹ کے سربراہ کے نام اور عہدہ سے متعلقہ تفصیلات

*9092: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اربن ڈویلپمنٹ یونٹ کا قیام کب عمل میں لایا گیا اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس ادارے کے سربراہ کا نام اور عہدہ کیا ہے اور وہ کب سے اس عہدہ پر فائز ہیں اس عہدہ کے علاوہ اگر یہ کسی اور ادارے میں بھی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں تو ان کی تفصیلات بھی فراہم کی جائیں؟

(ج) اس ادارے میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، مدت ملازمت اور تنخواہ کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(د) اس ادارے نے اپنے قیام سے سال2016تک کتنے پراجیکٹ کا آغاز کیا اور کتنے پراجیکٹ مکمل کئے؟

(ہ) اربن ڈویلپمنٹ یونٹ میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) اربن سیکٹر پلاننگ اینڈ مینجمنٹ سروسز یونٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (اربن یونٹ) کو پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے پراجیکٹ کے طور پہ نومبر 2005 میں قائم کیا گیا جسے بعد میں 18۔جون 2012 کو پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے تحت باقاعدہ ایک کمپنی "اربن سیکٹر پلاننگ اینڈ مینجمنٹ سروسز یونٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (اربن یونٹ)" میں تبدیل کر دیا گیا۔

اربن یونٹ کا مقصد اربن پلاننگ سے متعلق پالیسی سازی اور پروگرامز میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی تکنیکی استعداد کو بڑھانا ہے۔ اربن یونٹ کے قیام کا ایک انتہائی اہم مقصد ایک ایسے ادارے کا قیام ہے جس میں بہترین تعلیمی اداروں سے پڑھے لکھے پروفیشنلز کو ملک میں اربن سیکٹر سے متعلق مسائل کے حل میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور دیگر حکومتی اداروں کی مدد فراہم کرنا ہے۔

(ب) اربن سیکٹر پلاننگ اینڈ مینجمنٹ سروسز یونٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (اربن یونٹ) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کا نام ڈاکٹر ناصر جاوید ہے جو کہ نومبر 2005 سے اربن یونٹ کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ باقاعدہ سلیکشن کے عمل کے تحت پراجیکٹ ڈائریکٹر تعینات ہوئے جس کے لئے ایس اینڈ جی اے ڈی (سیکشن۔سروسز۔I) نے یکم نومبر 2005 نوٹیفیکشن نمبر No.SI.2-2/2005 جاری کیا۔ اربن یونٹ کے کمپنی بن جانے کے بعد ڈاکٹر ناصر جاوید کو باقاعدہ سلیکشن کے عمل کے تحت کمپنی کا چیف ایگزیکٹو آفیسر تعینات کر دیا گیا۔ مذکورہ افسر کسی اور ادارے میں ذمہ داری سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔

(ج) اس ادارے میں کام کرنے والے کل 417 ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، مدتِ ملازمت اور تنخواہ کی مکمل تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) مذکورہ ادارہ نے اپنے قیام سے سال 2016 تک کل 43 منصوبوں کا آغاز کیا جن میں سے 33 منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں جبکہ باقی 10 منصوبہ جات جاری ہیں۔ ان منصوبہ جات کی مکمل تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اربن ڈویلپمنٹ یونٹ میں کل چار افسران ڈیپوٹیشن پر اپنے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہے ہیں جن کی مکمل تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اربن ڈویلپمنٹ یونٹ کا قیام عمل میں آیا ہے اس میں مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہاں پر من پسند لوگ قواعد وضوابط کے خلاف بھاری مشاعرے پر کیوں بھرتی کئے جاتے ہیں جنہیں ہمارے taxes سے ادائیگیاں ہوتی ہیں اُن میں کون سی ایسی خوبیاں ہوتی ہیں جو محکمے میں پہلے سے موجود لوگوں میں نہیں ہوتیں؟ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر ناصر جاوید سال ہا سال سے یہاں پر بیٹھے ہیں حالانکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ تین سال کے بعد ٹرانسفر کر دیا جائے جب یہ لوگ سال ہا سال ایک ہی سیٹ پر بیٹھے رہیں گے تو ظاہر ہے کہ کرپشن اور بے ضابطگیوں پر تو پردہ پڑا رہے گا تو ان کو وہاں سے ٹرانسفر کیوں نہیں کیا جاتا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی وترقیات!

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ سلیکشن میرٹ کے بغیر کی جاتی ہے یا کسی من پسند شخص کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ تمام امیدواروں کو ایک open competition سے گزرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو دوسری بات پوچھی ہے کہ وہ سال ہا سال سے چلے آ رہے ہیں تو یہ چیز contract میں شامل ہے کہ جب تک ہمیں ضرورت ہو گی ہم آپ کو رکھیں گے اور جب آپ کی ضرورت نہیں ہو گی تو آپ کو فارغ کر دیں گے۔ اُسی contract کے حساب سے وہ چلے آ رہے ہیں اگر کسی موقع پر محکمہ اُن کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہو گا تو اُن کو change کر دیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے پھر حیرت ہو رہی ہے کہ یہ لوگ کیوں اتنے ناگزیر ہیں اور جب یہ لوگ احد چیمہ کی طرح پکڑے جائیں گے تو پھر ان کے بہت سارے انکشافات سامنے آئیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے...I am sorry for that جی، اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 8833 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے سکولوں کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8833: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لٹریسی اور نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے کتنے ادارے / سکول ضلع فیصل آباد میں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کے کتنے ملازم اس ضلع میں مستقل اور کتنے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس محکمہ کے اس ضلع کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات اور بجٹ کی تفصیل مدوار فراہم کریں؟

(د) اس محکمہ کے جو سکول اس ضلع میں چل رہے ہیں ان میں کتنے اساتذہ مستقل اور کتنے ڈیلی ویجز پر ہیں؟

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ لٹریسی و نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت 379 سکولز (280 نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول NFBES اور 35 نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول NFEFS

جبکہ 59 اڈلٹ لٹریسی سنٹرز ALC اور پانچ نان فارمل ایجوکیشن اڈولیسنٹ سنٹرز NFEAC) چل رہے ہیں، لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے ماتحت کوئی بھی ملازم مستقلی یا ڈیلی ویجز پر کام نہیں کر رہا ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی (DEA) کے تحت چھ 6 مستقل ملازم اور پراجیکٹس کے تحت 28 ملازم کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	50,067,808/-	29,747,745/-
2016-17	49,746,142/-	45,331,477/-

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ لٹریسی و نان فارمل بیسک ایجوکیشن کت تحت چلنے والے سکولوں میں خدمات سر انجام دینے والے اساتذہ مستقل یا ڈیلی ویجز پر تعینات نہ ہیں۔ تمام اساتذہ جز وقتی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز (ب) کی دوسری لائن میں جواب دیا گیا ہے کہ پراجیکٹس کے تحت 28 ملازم کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنٹریکٹ پر یہ 28 ملازم کب سے کام کر رہے ہیں اور ان کو کب تک regularize کیا جائے گا؟ اسی معاملے کے اوپر میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک قرارداد بھی جمع کرائی ہوئی ہے اس لئے یہ concerned question ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم!

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ملازمین specific project کے ہیں ایک تین سال کا پراجیکٹ ہے اور ایک پانچ سال کا پراجیکٹ ہے تو یہ ملازمین اُن پراجیکٹس کے against رکھے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں اس حوالے سے agitation بھی ہوا تھا اور اسمبلی میں سوالات بھی ہوئے تھے یہ ڈیپارٹمنٹ project mode میں چل رہا ہے تو محکمہ اس کو permanent

mode میں لانا چاہ رہا ہے تو جیسے ہی یہ ڈیپارٹمنٹ permanent mode میں آئے گا تو انشاء اللہ یہ ملازمین بھی permanent mode میں آجائیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ ملازمین پچھلے 15 سال سے contract پر ہیں اور اس پر بہت احتجاج بھی ہو چکے ہیں تو محکمہ اس پراجیکٹ کو کب تک permanent کر دے گا؟ وزیر موصوف اس پر کوئی time frame دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم!

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کا time frame اس لئے نہیں دیا جا سکتا کہ ہم نے یہ معاملہ پی اینڈ ڈی کے ساتھ take up کیا ہے تو جیسے ہی کوئی progress ہو گی انشاء اللہ ایوان کو بتا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 8977 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8977: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 17-2016 میں اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈز کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) یہ رقم کن کن ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) سکالرشپ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے، کتنی تقسیم ہوئی ہے، کتنی بقایا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) مالی سال17۔2016میں اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈ کی مد میں مبلغ70 کروڑ50لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

(ب) اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈ میں سے اب تک مبلغ43 کروڑ52لاکھ79ہزار روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(ج) یہ رقم درج ذیل ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی ہے۔

(i) مشنری ہسپتالوں میں طبی و تشخیصی آلات کی فراہمی (ii) سڑکوں کی تعمیر و مرمت

(iii) سیوریج کی تعمیر (iv) قبرستانوں کی چاردیواری

(v) گرجا، مندر دگردوارہ جات کی تزئین و آرائش

(د) سکالرشپ کی مد میں مبلغ25 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کے لئے مستحق اقلیتی طلباء و طالبات سے درخواستیں برائے سکالرشپ بذریعہ اشتہار اخبار لی گئی ہیں چھان بین کا عمل جاری ہے جس کے نتیجہ میں اہل طلباء و طالبات کو وظائف مرحمت کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈ کے لئے70 کروڑ50لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فنڈز کافی ہیں جبکہ صوبہ پنجاب میں10 فیصد کے لگ بھگ minorities موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ منسٹری2002 میں بنی تھی اور اس کا بجٹ20لاکھ روپے تھا۔2008 میں اس کا بجٹ کافی بڑھایا گیا اور اب اس کا بجٹ ایک ارب سے زائد ہے۔ میں محترمہ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ہم اس بجٹ کو مزید بڑھائیں گے یہ ناکافی ہیں۔ ان کی بات بالکل درست ہے۔ یہاں شہزاد منشی اور دوسرے ممبران بھی بیٹھے ہیں۔ ہم سب نے گورنمنٹ کو یہ لکھ کر دیا ہے اور میں محترمہ کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ یہ بجٹ اس دفعہ اور بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ اس بجٹ میں اور اضافہ کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں فرمایا ہے کہ 43 کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی کے 27/26 کروڑ کہاں گئے ہیں، وہ کس مد میں خرچ ہوئے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ کہیں نہیں گئے ادھر ہی ہیں۔ اس کے علاوہ بقیہ پیسوں کی پرسوں پی اینڈ ڈی نے انتظامی منظوری جاری کر دی تھی۔ آج محکمہ خزانہ اس کو online کر دے گا اور باقی سارے پیسے بھی مختلف سکیموں پر لگا دیئے جائیں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 25 ملین روپے سکالرشپ کی مد میں رکھے گئے ہیں جو شاید تقسیم بھی ہو گئے ہیں۔ کیا یہ پنجاب کے لئے کافی ہیں اور اس کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معیار بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ کیا وہ سکالرشپ پنجاب کے لئے کافی ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! 36 اضلاع میں جتنے بھی طلباء ہیں خاص طور پر ایسے طلبہ جن کے ماں باپ کی آمدن 12 ہزار روپے سے کم ہے لیکن وہ بہت competent ہیں اور آگے پڑھنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ہر ضلع کے حوالے سے جو بھی درخواستیں آتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ اس میں کسی ممبر کا including myself کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ یہ محکمہ خود کرتا ہے اور آج تک کوئی ایک شکایت بھی ایسی نہیں ہے کہ کسی ناحقدار کو حقدار بنا کر سکالرشپ دیا گیا ہو۔ یہ سکالرشپ بہت تھوڑے ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی بہت سے ہمارے طلباء پڑھ رہے ہیں جیسا کہ ہم نے 5 فیصد کوٹا کیا ہے تو ہمارے 5187 بچے 16ویں 17ویں گریڈ میں پنجاب میں لگے ہیں۔ ہم ان فنڈز کو مزید بڑھائیں گے۔ ہم نے ایک ڈیوٹی محترمہ کو بھی تفویض کی ہے کہ آپ جا کر چیک خود تقسیم کر کے آئیں تا کہ اقلیتوں کے طلباء میں یہ احساس محرومی پیدا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ برابری کا سلوک نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر: آپ کتنے فیصد بڑھا دیں گے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری کوشش ہو گی کہ اسے double کر دیا جائے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ کیا اقلیتی ممبران کا جو ڈویلپمنٹ فنڈ ہے وہ تقسیم ہو چکا ہے؟ پچھلے سال میں نے ہائی کورٹ میں کیس کیا تھا جس میں یہ direction دی گئی تھی کہ تمام ممبران کو بشمول اپوزیشن کی ممبر کو بھی برابر کے فنڈز دیئے جائیں لیکن ابھی تک مجھے اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اسی طرح سے کرسمس فنڈز کی جو فہرست جاری ہوئی ہے اس میں میرا نام نہیں ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے لکھ کر بھی بھیجا ہے لیکن میں یہ جاننا چاہوں گی کہ اس بارے میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ میں یہ بھی بتاتی ہوں کہ ابھی تک کرسمس فنڈز کسی بھی ضلع میں تقسیم نہیں ہوئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں محکمانہ ضابطوں سے ذاتی طور پر disagree کرتا ہوں کہ اس طرح بہت دیر ہو جاتی ہے حالانکہ حکم یہی ہوتا ہے کہ 22۔دسمبر سے پہلے پہلے فنڈز دیئے جائیں۔ میں نے اس کے لئے summary یکم نومبر کو محکمہ کو بھجوا دی تھی، اس کے بعد یہ پی اینڈ ڈی اور پھر محکمہ خزانہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ نے جو دوسری بات فرمائی ہے تو ہم نے ان کو پچھلے سال بھی ترقیاتی فنڈز دیئے تھے۔ ان کے نام کی پلیٹیں بہار کالونی جو بہت بڑی کرسچین آبادی ہے وہاں لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ان کا حق بنتا ہے۔ یہ کوئی مہربانی نہیں ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم اب بھی حاضر ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ concerns بھی ہوتے ہیں۔ میں نے میاں صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ ہم اپنی بہن ممبر پنجاب اسمبلی کو فنڈز دے رہے ہیں، پچھلے سال بھی دیئے تھے جو انہوں نے لگائے ہیں اور کرسمس کے فنڈز بھی دیئے تھے جو انہوں نے تقسیم کئے ہیں۔ ہم اب بھی ان کے ساتھ انصاف کریں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9223 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

منصوبہ بندی و ترقیات بورڈ کی جانب سے منظور کردہ ترقیاتی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*8413: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال16-2015اور17-2016کے دوران منصوبہ بندی و ترقیات بورڈ نے کون کون سی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی۔ ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان میں کتنی سکیموں کی منظوری چیئرمین پی اینڈ ڈی اور کتنی سکیموں کی منظوری وزیر اعلیٰ نے دی ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سالوں کے دوران کوئی بھی سکیم وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بغیر شامل نہیں کی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) پی اینڈ ڈی بورڈ کا چیئرمین کتنی مالیت تک کی سکیم کی منظوری دے سکتا ہے؟

(ہ) وزیر اعلیٰ کتنی مالیت تک کی سکیم کی منظوری دے سکتا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے مالی سال 16-2015اور17-2016کے دوران کل 491 سکیموں کی انتظامی منظوری دی ہے جن کی تفصیل منسلکہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا ترقیاتی سکیموں کی منظوری پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی(PDWP)نے چیئرمین پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں دی ہے۔ جبکہ وزیر اعلیٰ کسی بھی ترقیاتی سکیم کی انتظامی منظوری نہیں دیتے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) چیئرمین پی اینڈ ڈی بورڈ کو اپنے عہدے کے ساتھ سکیموں کی منظوری دینے کا اختیار حاصل نہ ہے تاہم یہ اختیار پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی(PDWP) کو حاصل ہے جس کی سربراہی چیئرمین پی اینڈ ڈی کرتے ہیں۔مذکورہ بورڈ 10۔ارب روپے مالیت تک ترقیاتی سکیموں کی انتظامی منظوری دینے کے اختیارات رکھتا ہے۔

(ہ) وزیر اعلیٰ سکیموں کی منظوری نہیں دیتے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی لاہور ممبرز کی تعداد تعلیمی قابلیت اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9304:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات لاہور میں کتنے ممبرز MPون سکیل میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے نام، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ MPون سکیل کے تحت تعینات افسران کو کنوینس الاؤنس مع گاڑی monetized کر دیا گیا ہے؟

(ہ) منصوبہ بندی و ترقیات نے سال17-2016 کے دوران کتنی نئی گاڑیاں کس کس آفیسر کے لئے پرچیز کی ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم پی ون سکیل کے تحت کام کرنے والے ممبرز کو گاڑیوں کا الاؤنس بھی دیا جارہا ہے اور یہ گاڑیاں بھی سرکاری استعمال کر رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات لاہور میں کل تین ممبرز MPون سکیل پر کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات میں جو ممبرز MPون پر کام کر رہے ہیں ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نام	تعلیمی قابلیت	تجربہ

ڈاکٹر محمد عابد بودلہ (ممبر انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ)	پی ایچ ڈی سول انجینئرنگ امریکہ ایم فل واٹر ریسورس مینجمنٹ، یو ای ٹی ایم ایس سی سول انجینئرنگ واٹر ریسورس سسٹم انیلیسز امریکہ بی ایس سی سول انجینئرنگ، یو ای ٹی پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ، ورلڈ ٹریڈ آر ایم گنائزیشن لاء	مذکورہ افسر محکمہ ہذا میں بحیثیت ممبر انفراسٹرکچر اینڈ ڈویلپمنٹ 1999 سے تاحال اپنے فرائض بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔انہوں نے انٹر نیشنل واٹر لوگنگ اینڈ سیلینٹی waterlogging & salinity ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں1987 سے1999 تک بحیثیت پرنسپل ریسرچ آفیسر کام کیا۔
	پوسٹ گریجویٹ انٹر نیشنل انوائرنمنٹ لاء	انہوں نے محکمہ واپڈا میں بھی بحیثیت سینئر سول انجینئر1987 سے1993 تک کام کیا۔ انہوں نے محکمہ واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں1978 تا 1986 بحیثیت اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کیا۔
صداقت حسین(ممبر انرجی)	ماسٹر ڈگری الیکٹریکل انجینئرنگ امریکہ	یہ الیکٹریکل پاور سسٹم میں انجینئرنگ پروگرام مینجمنٹ اور بزنس ڈویلپمنٹ کا20 سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔
ڈاکٹر شبانہ حیدر (ممبر ہیلتھ، نیوٹریشن اینڈ پاپولیشن)	ماسٹر ڈگری پبلک پالیسی اینڈ گورننس، ایف سی کالج یونیورسٹی،لاہور ایم بی بی ایس، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور ہیلتھ سر ٹیفکیشن ہیومن ریسورس، امریکہ	مذکورہ افسر نے سال 2014 میں سارک (SAARC)وومن اینڈ فری لانس کنسلٹنگ میں بطور ایڈوائزر فرائض انجام دیئے۔سال 2012تا2014 کے دورانیہ میں انہوں نے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن میں اپنی خدمات انجام دیں۔سال2007 سے 2012 تک بطور کنٹیک (Contech)انٹر نیشنل ہیلتھ کنسلٹنٹ فرائض انجام دیئے۔ایکسپریشن انٹر نیشنل سنگاپور میں سال 2005 تا 2006 بطور بزنس مینجر کام کیاسال 2004تا 2005 میں سرویئر ریسرچ اینڈ فارما سوٹیکل میں بحیثیت پراڈکٹ مینجر فرائض انجام دیئے ۔سال 2003 تا 2004 میں بطور ہاؤس سرجن سر گنگارام ہسپتال ڈیوٹی سر انجام دی۔

(ج) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات حکومت پنجاب کا اہم ترین پلاننگ ادارہ ہے محکمہ ہذا پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی(PDWP)کا سیکرٹریٹ بھی کہلاتا ہے۔پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی سربراہی چیئرمین پی اینڈ ڈی کرتے ہیں۔مذکورہ بورڈ صوبہ پنجاب کی ترقی میں بہتری کے لئے بہترین راہنمائی فراہم کرنے کے ضمن میں اپنا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔صوبہ پنجاب میں

پیچیدہ اور تکنیکی بنیادوں پر مشتمل ترقیاتی منصوبوں پر غور وخوض اوران کے عملدرآمد کے حوالے سے جامع اور مؤثر پراجیکٹ ڈویلپمنٹ سپورٹ، اپریزل، مانیٹرنگ اور ایویلیوایشن، ترقیاتی سکیموں کے لئے ضروری ٹیکنیکل ریویو اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کو حتمی شکل دینے کے لئے ممبران کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

مزید برآں مذکورہ بالا ممبران کی محکمہ ہذا میں تقرری باقاعدہ طور پر میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھ کر کی گئی ہے۔

(د) فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان اسلام آباد بحوالہ چھٹی نمبر F.3(2)R-4/2011 نوٹ جز(III) مورخہ 24۔دسمبر2012 ترمیم شدہ 13۔دسمبر2016 کے مطابق MP ون سکیل کے تحت تعینات افسران کو سرکاری گاڑی کی بابت کنوینس الاؤنس monetized کر دیا گیا ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ پالیسی حکومت پنجاب نے بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر FD.SR-II/1-12/2009 مورخہ 6۔اپریل2017 کے تحت اپنائی۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے سال17-2016 کے دوران کل تین گاڑیاں (ٹیوٹا کرولا) خرید کیں جن میں سے ایک گاڑی پی اینڈ ڈی بورڈ کے ممبر ایجوکیشن، دوسری گاڑی ممبر پروڈکشن سیکٹر ونگ (PSW) جبکہ تیسری گاڑی ممبر ہیلتھ پی اینڈ ڈی بورڈ کے زیر استعمال ہے۔

(و) محکمہ ہذا میں ایم پی ون سکیل کے تحت کام کرنے والے ایک ممبر (انرجی/آئی ٹی) گاڑی کا الاؤنس Conveyance Allowance/Monetization حاصل کر رہے ہیں اور انہیں محکمہ کی جانب سے گاڑی نہیں دی گئی ہے۔

بہاولپور میں نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*8794: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور میں لٹریسی نان فارمل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں فیلڈ میں تعلیم کے لئے کتنے سکول ہیں کتنے لوگ اس میں یکم جنوری 2017 کو زیر تعلیم تھے اور کتنے اساتذہ اس کام کے لئے تعینات ہیں؟

(ب) گزشتہ چار سالوں میں بہاولپور میں کتنے کتنے دورانیے کے کتنے کورسز پڑھائے گئے اور کتنے لوگ مکمل طور پر اس میں شریک رہے اور خواندہ ہو گئے؟

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع بہاولپور میں اِس وقت لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے 433 ادارے (333 نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول، 35 نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول، 60 نان فارمل اڈلٹ لٹریسی سینٹر زاور پانچ نان فارمل ایجوکیشن اڈالو سینٹ سینٹر) کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں 368 سکولز (333 نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول، 35 نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول) شامل ہیں۔ اِن اداروں سے مجموعی طور پر 433 نان فارمل ٹیچرز وابستہ ہیں جبکہ یکم جنوری 2018 سے مجموعی طور پر 14981 لرنرز پڑھ رہے ہیں۔

تاہم یکم جنوری 2017 کو محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت ضلع بہاولپور میں قائم کردہ اداروں میں مجموعی طور پر 19933 لرنرز پڑھ رہے تھے اوران اداروں سے اُس وقت مجموعی طور پر 672 نان فارمل ایجوکیشن ٹیچرز وابستہ تھے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں گزشتہ چار سالوں 2014 تا 2017 میں مجموعی طور پر نان فارمل ایجوکیشن کے حوالے سے تعلیم بالغاں و نوبالغاں کے لئے 1758 سنٹرز فعال رہے یہ کورسز تین تا چھ ماہ دورانیے پر محیط تھے۔ ان میں 37395 لرنرز شریک رہے اور خواندہ ہوئے۔

وہاڑی میں نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*9223: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل وہاڑی میں محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت کتنے سکول کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) ان میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کیا ہے اور ہر سکول میں بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سکولوں میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اسکی مدت کیا ہے؟

(د) ان سکولوں کے قائم کرنے کا طریق کار کیا ہے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل وہاڑی میں محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت130 سکول (121 نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول اور9 نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول) قائم ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لٹریسی سکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت PNFEP پراجیکٹ کے PC-I کے مطابق F.A اور TSKL پراجیکٹ کے PC-I کے مطابق matric ہے اور ہر سکول میں بچوں کی تعداد 20 سے 45 ہوتی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا سالانہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ چھٹیاں نہ ہونے کی بناء پر کورس کی تکمیل مدت آٹھ ماہ ہے۔

(د) PC-1 کے مطابق کمیونٹی اور فیلڈ سٹاف کی نشاندہی پر سکول بنانے کی سفارش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد پراجیکٹ لٹریسی کو آرڈیننیٹر تصدیق کے بعد ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (لٹریسی) کو سکول کھولنے کی منظوری کے لئے سفارش کرتا ہے جبکہ سکولوں کے لئے ضروری سامان اور بچوں کے لئے تعلیمی کتب وغیرہ پراجیکٹ کے فیلڈ سٹاف کے ذریعے متعلقہ پراجیکٹ سے مہیا کی جاتی ہیں۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو مجلس قائمہ برائے صنعت و تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پنجاب لاہور 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں

The Punjab Tianjan University of Technology Lahore Bill 2017 (Bill No. 3 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

شام پر بمباری کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے ممبران کی توجہ شام کے حالات پر مبذول کرانا چاہوں گا۔ اس وقت شام میں جس انداز سے بمباری ہو رہی ہے اور وہاں کے

معصوم بچوں کی videos سوشل میڈیا پر viral ہو گئی ہیں۔ ان پر اندوہناک طریقے سے ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے اور ہمارے سمیت عالمی برادری خاموش ہے۔ یہ خاموشی ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ میں نے اس حوالے سے ایک قرارداد جمع کرائی ہوئی ہے۔ آپ قواعد کو معطل کر کے مجھے اجازت دیں تاکہ ہم ان کے ساتھ کم از کم اظہار یکجہتی تو کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ مجھے کاپی فراہم کر دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! انسانی حقوق کی تنظیمیں اس پر کیوں خاموش ہیں؟ ویسے تو انسانی حقوق کے علمبردار دندناتے نظر آتے ہیں لیکن ایسے واقعات کہ جہاں پر انتہائی بربریت اور سفاکی کے ساتھ معصوم بچوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے قرارداد دیکھ لی ہے تو اس پر جو کچھ بتا دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس قرارداد کو متفقہ طور پر کر لیتے ہیں تاکہ سارے ایوان کی opinion آگے جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے پرسوں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے قرارداد جمع کرائی ہے۔ پچھلے دو تین ماہ میں ساتویں دفعہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتی بڑھائی گئی ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں جب بھی بڑھتی ہیں۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ وفاقی معاملہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ یہ وفاقی معاملہ ہے لیکن ہم نے اظہار تو کرنا ہے کیونکہ ذبح تو غریب عوام ہوتی ہے اور یہ بڑا ظلم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ایوان کو اس پر رائے کا اظہار کرنا چاہئے۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میری قرارداد کو بھی out of turn لیا جائے تاکہ اس پر بھی بات ہو جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایوان کی مرضی کے خلاف قرارداد out of turn نہیں لی جاسکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے قرارداد جمع کرائی ہے۔ اس کو check کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ متعدد ممبران نے اس issue پر قراردادیں جمع کرائی ہوئی ہیں۔ میں نے بھی ایک قرارداد جمع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب جس طرح کہہ رہے ہیں اور بہت سے ممبران نے پٹرولیم مصنوعات پر قراردادیں جمع کرائی ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ کی قرارداد Private Member's Day کو یعنی Tuesday کو آجائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر اب بات ہو گی تو لوگوں کو پتا چلے گا کہ ان کے دکھ اور درد کا ہمیں احساس ہے۔ ہم منتخب نمائندے ہیں۔ اگر ہمارے بس میں کچھ نہیں تو ہم یہاں پر یہ قرارداد پیش کر کے اپنی ناگواری کا اظہار تو کر سکتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ یہ قیمتیں واپس نہیں ہوں گی۔ آپ دیکھ لیں پچھلے تین چار ماہ کے دوران 32 روپے فی لٹر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس موضوع پر یہاں بات نہیں کر سکتے تو یہ ایوان کس لئے ہے؟ ایک عام آدمی کی زندگی عذاب بنی ہوئی ہے۔ اگر آپ نے یہی چھری چلانی ہے کہ جس سے موٹر سائیکل والے، رکشہ والے اور کار والے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ڈیزل کی قیمت سب سے زیادہ بڑھائی گئی ہے۔ ڈیزل جو پبلک ٹرانسپورٹ میں استعمال ہوتا ہے۔ ڈیزل کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے براہ راست مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ غریبوں کو جھیلنا پڑتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس طرح کے issues پر ہمیشہ ہمیں encourage کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ routine سے ہٹ کر قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھنے دیں اور اس قرارداد کو پاس ہونے دیں۔ یہ بہت ظلم و زیادتی ہے۔ یہ اربوں روپیہ

غریبوں کی جیب سے نکل کر براہ راست سرکار کے پاس جائے گا۔ سرکار کو شاید آئندہ عام انتخابات کی تیاری کے لئے پیسے چاہئیں۔ یہ جو ترقیاتی فنڈ کی مد میں پچاس پچاس کروڑ روپے لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں تو یہ ایک عوامی مسئلہ ہے، اس پر ہمیں بات کرنی چاہئے اور آپ کو ہمیں encourage کرنا چاہئے۔ آپ کو ہماری بات سننی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے یہ قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات بھی سن لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری آپ سے اور میاں صاحب سے humble submission ہو گی کہ اس قرارداد کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں لے آئیں اور وہاں اس کو discuss کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس قرارداد کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بیٹھ کر discuss کر لیں اور یہ پیر والے دن رکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے حیرت ہے کہ اس میں ایسا کون سا مسئلہ ہے جو کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں debate ہو؟ ہم تو اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں اور آپ بیٹھ کر اظہار کریں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں۔ یہ ظلم وزیادتی ختم ہونی چاہئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ ایسی بات کر رہے ہیں تو پھر پہلے آپ قاعدہ قانون پڑھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھنے لگا ہوں آپ یہ پڑھنے کی مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، یہ نامناسب بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اس پر ایوان کی sense لے لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ ایسے نہ کریں۔ یہ بات مناسب نہیں لگے گی کہ میں آپ کو آپس میں تقسیم کروں، کیا یہ اچھی بات ہے، آپ کیوں نہیں اس کو پیر والے دن پر رکھتے، مجھے بتائیں کہ اس قرارداد کو کتنے دن ہو گئے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے اس کا طریق کار پڑھیں اس کے بعد مجھ سے سوال وجواب کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے پرسوں جو کیا ہے وہ طریق کار تھا؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بہت مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے نیب کے خلاف قرارداد پاس کر لی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے نہیں روکا لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر احتجاجاً ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان رولز کے مطابق آپ کسی بھی statutory body کے خلاف یا نیب کے خلاف جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ میں آپ کو رولز پڑھ کے سناتا ہوں۔

117: Raising discussion on matters before Tribunals, Commissions, etc.- A resolution which seeks to raise discussion in respect of a matter pending before any statutory tribunal or statutory authority performing any judicial or quasi-judicial functions or any Commission or Court of inquiry appointed to enquire into or investigate any matter shall not be permitted to be moved.

جناب سپیکر!اب مجھے یہ بتائیں کہ ان رولز کے مطابق آپ ان کو کیسے اجازت دے سکتے کہ نیب جو کہ ایکstatutory body ہے اس کے خلاف آپ قرارداد پاس کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!میں نے ان کو اجازت دی ہے کیونکہ انہوں نے سفارش کروائی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کو سفارش کی ہے۔ دیکھیں یہfederal issues ہوتے ہیں، ان پر آپس میں بیٹھ کر اگر اتفاق رائے ہو جائے تو کیا یہ اچھی بات نہیں ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!یہ لیڈر آف دی اپوزیشن کا مائیک کیوں بند کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آصف صاحب!میاں صاحب کا مائیک بند نہیں کیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور چور اور ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی کی گئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ان رولز کے مطابق جو کچھ آپ نے پرسوں کیا وہ نہیں کر سکتے تھے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!.No, I could do but I did not آپ رول نمبر235 پڑھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!کن رولز کے مطابق آپ نے نیب کے خلاف قرارداد پاس کرنے کیpermission دی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب!اب آپ منسٹر صاحب کی بات بھی سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!جی، منسٹر صاحب سنائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!میں معزز لیڈر آف دی اپوزیشن سے گزارش کرتا ہوں کہ جو پرسوں قرارداد پاس ہوئی ہے وہ کسی بھیstatutory body کے خلاف نہیں تھی۔ اس قرارداد میںplea bargaining کے بارے میں بات ہوئی ہے اور وہ لاءڈیپارٹمنٹ کو refer کی گئی ہے۔ Otherwise اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے گزارش کی ہے کہGovernment it comes under the ambit of federal لیکن ہم نے کسی بھیstatutory body کے خلاف کوئی بات نہیں کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ وہ قرارداد لے آئیں اور اس قرارداد کو آپ ابھی پڑھ لیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ نیب statutory body ہے یا نہیں، وہاں ایک مسئلہ inquire ہو رہا ہے یا نہیں، وہاں تفتیش ہو رہی ہے یا نہیں، وہاں احد چیمہ گرفتار ہوا ہے یا نہیں؟ حکومتی بنچوں کو آپ نے اجازت دے دی جبکہ یہ رولز آپ کو permit نہیں کرتے کہ آپ کسی اس طرح کی statutory body کے خلاف قرارداد پاس کر دیں۔ انہوں نے اربوں روپے کی کرپشن کی ہے اس پر اگر وہ پکڑے جائیں تو بجائے اس کے کہ ہم ان کی تحسین کرتے ہم یہاں پر قرارداد لے آئے۔ مجھے آپ ایک منٹ دیجئے۔ ہم یہاں پر کہتے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہئے اور یہ بھی بار بار کہتے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہئے بلکہ ان کے قائد ایوان انگلی ہلا ہلا کر کہتے ہیں کہ میں نے ایک پائی کی کرپشن نہیں کی تو اگر کرپشن کے الزام میں ایک بیوروکریٹ پکڑا جائے اور اس بیوروکریٹ پر۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کسی کی شخصیت کے بارے میں بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ اس بیوروکریٹ پر آپ یہاں سے قرارداد پاس کرواتے ہیں۔ یہ کتنی shameful بات ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! فیڈرل گورنمنٹ کو اس قرارداد میں سفارش کی گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس ایوان میں اس چیز کی اجازت نہیں ہونی چاہئے تھی۔ آپ نے کن rules کے تحت نیب کے خلاف حکومتی بنچز کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد کوئی نیب یا کسی اور ادارے کے خلاف نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کرپشن کا خاتمہ نہیں بلکہ کرپشن کی پروموشن چاہتے ہیں۔ (شور و غل)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ خود اس ٹولے کی سفارش کرتے ہیں جو کہ دہشت گردی اور کرپشن بھی کرتا ہے۔ اس قرارداد میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر

کہاں سے آیا اس کا جواب نہیں دیں گے۔ یہ جہانگیر ترین کی اربوں روپے کی جائیداد کا حساب نہیں دیں گے۔ یہ ڈرامہ کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ خود یہودی لابی کے ایجنٹ ہیں۔ یہ پنجاب کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ قرارداد دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب قرارداد پڑھ رہے ہیں وہ سن لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان قومی احتساب بیورو (نیب) کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم اور انسانی وقار کے منافی کی جانے والی تمام کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ آئین پاکستان شرفِ انسانی کو نا صرف قابل حرمت قرار دیتا ہے بلکہ اسے یقینی بنانے کی ضمانت بھی دیتا ہے۔ نیب کی طرف سے اعلیٰ سرکاری افسران کو ہراساں کئے جانے، ان کی تضحیک، بعد از گرفتاری میڈیا پر باقاعدہ تشہیر اور ماورائے عدالت کردار کشی غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایوان پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ادارہ بشمول قومی احتساب بیورو (نیب) بنیادی انسانی حقوق، شرفِ انسانی، اخلاقی اقدار اور سب سے بڑھ کر آئین پاکستان کی پاسداری کو یقینی بنائے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کی جاتی ہے کہ اس معاملے کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں زیر بحث لائے جانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں قومی احتساب بیورو آرڈیننس 1999 میں ایسی ترامیم کی جائیں جس سے غیر قانونی اختیارات کے استعمال کا سدّباب ہو سکے۔ خصوصی طور plea-bargain کی شق حذف کی جائے کیونکہ مذکورہ شق کا عملی مقصد ہمیشہ رشوت خوری اور بدعنوانی کرنے والے افراد کو محفوظ راستہ فراہم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ ہم نے اس قرارداد میں کس ادارے کے خلاف بات کی ہے؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب یہ قرارداد دوبارہ پڑھ دی گئی ہے لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ کسی کے کہنے پر شور مچا رہے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بتائیں اگر اس قرارداد میں کوئی ایک لفظ بھی کسی ادارے کے خلاف ہو؟ ہم نے اس قرارداد میں fundamental rights کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے منسٹر صاحب کی بات سننے دیں۔ آپ سب لوگ تشریف رکھیں اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا مائیک کھولیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کا مائیک کھلا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ جب ایک statutory body جو کسی کیس کو inquire کر رہی ہے تو اُس کے اوپر قدغن لگانے اور اس کے خلاف ایک resolution move کر کے مرکز کو سفارش کریں تو ان رولز کے مطابق آپ اجازت نہیں دے سکتے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کو دیکھنا چاہئے تھا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 4, 9 and 10A اجازت دیتے ہیں اور ان آرٹیکلز کے مطابق کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر لہرائیں)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ پاکستان کے آئین کی توہین کر رہے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد فیڈرل لاء منسٹری کو بھیجی گئی ہے۔ یہ بے شک اس کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم یہاں پر یہ نہیں ہونے دیں گے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد وفاقی سطح پر لاء منسٹری کو بھیجی گئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مہربانی کر کے یہ پڑھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایوان کو ان رولز کے مطابق چلائیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں رولز سے باہر نہیں جاؤں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف ہم آپ سے request کر رہے ہیں کہ آپ ہماری resolution کو لیں لیکن آپ نہیں لے رہے۔ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے جس کی آپ اجازت نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پرسوں آپ نے میرٹ کے خلاف۔۔۔(شور و غل)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ غنڈہ گردی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران بات سن ہی نہیں رہے۔ ایوان in order نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 5۔مارچ2018 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،5۔مارچ2018

(یوم الاثنین،16۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 21

1213

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز اور کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے)رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014

ایک وزیر واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1214

3۔ راولپنڈی ، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ ، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

پری بجٹ بحث

1215

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار،5۔مارچ2018

(یوم الاثنین،16۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دو پہر2بج کر49منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمۡوَٰلَهُم بِٱلَّيۡلِ وَٱلنَّهَارِ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ فَلَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ ٢٧٤ ٱلَّذِينَ يَأۡكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِي يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيۡطَٰنُ مِنَ ٱلۡمَسِّۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ قَالُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡبَيۡعُ مِثۡلُ ٱلرِّبَوٰاْۗ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْۚ فَمَن جَآءَهُۥ مَوۡعِظَةٞ مِّن رَّبِّهِۦ فَٱنتَهَىٰ فَلَهُۥ مَا سَلَفَ وَأَمۡرُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِۖ وَمَنۡ عَادَ فَأُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ ٢٧٥

سورۃ البَقَرَۃ آیات 274 تا 275

جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (راہ اللہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم(274) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس اللہ کی

نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے (275)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے رسولِ امیںؐ خاتم المرسلینؐ تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیر نگیں تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پر لائی گئی
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں تجھ سا کوئی نہیں

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز اور کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے ایک ضروری اعلان ہے۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ A-133 کے تحت آج سے پری بجٹ بحث کا آغاز ہو رہا ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کو اپنے نام بھجوا دیں۔

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال وکالونیز اور کان کنی و معدنیات ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے مال محترمہ نازیہ راحیل اچانک بیمار ہو گئی ہیں جن کا میڈیکل بھی آیا ہے اور ان کی طرف سے request بھی آئی ہے اس لئے ہم ان کے سوالات کو pending کر لیتے ہیں۔ کانکنی اور معدنیات سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8819 حاجی عمر فاروق کا ہے جو کہ محکمہ مال کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلے سوالات نمبر 9160 اور 9161 محترمہ راحیلہ انور کے محکمہ مال وکالونیز سے متعلق سوالات ہیں تو انہیں بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2601 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جو محکمہ مال وکالونیز سے متعلق ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9435 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مظفر گڑھ: چوک سرور شہید میں مسیحی برادری کے لئے الاٹ زمین سے قبضہ واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*8491: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک سرور شہید، ضلع مظفر گڑھ مسیحی برادری کو چک نمبر518/ TDA میں رہائشی کالونی اور قبرستان الاٹ کیا گیا مگر علاقہ کے بااثر افراد نے مسیحی آبادی کو متبادل زمین پر رہائش دے رکھی ہے اورالاٹ شدہ زمین برائے قبرستان و کالونی کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے نیز مسیحی برادری کو الاٹ شدہ قبرستان کے بیشتر حصہ پر بااثر افراد نے دکانات تعمیر کر رکھی ہیں علاقہ مکین بارہا متعلقہ محکمہ جات سے اس بابت شکایت کر چکے ہیں؟

(ب) کیا حکومت مسیحی برادری کے لئے مختص رہائشی کالونی اور قبرستان کی اراضی سے قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر، مظفر گڑھ۔ یہ درست نہ ہے کہ مسیحی برادری کو چک نمبر-TDA 518 تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں کوئی رہائشی کالونی یا قبرستان سرکاری طور پر الاٹ ہوا تھا بلکہ عیسائی برادری کے تقریباً دس پندرہ گھرانے ناجائز قابض ہو کر مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر ہیں جہاں تک عیسائی برادری کے قبرستان کی الاٹمنٹ کا تعلق ہے کبھی الاٹ نہ ہوا ہے بلکہ رجسٹر حقداران زمین کھاتہ نمبر 44 کھتونی نمبر 297، مستطیل نمبر 265 میں دس کنال چھ مرلے رقبہ سرکاری غیر ممکن قبرستان اندراج موجود ہے اس رقبہ میں سے موقع پر تقریباً سات کنال رقبہ قبرستان اہل اسلام میں شامل ہے جبکہ ایک کنال چھ مرلے رقبہ موقع پر خالی ہے جس میں عیسائی برادری کی دو قبریں موجود ہیں جن پر اہل اسلام کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

(ب) جواب جز(الف) میں آچکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ضمنی سوال کرنے سے پہلے میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا میں نے سوال میں بھی لکھا تھا کہ چوک سرور شہید میں مسیحی برادری اس کے لئے لاء بھی موجود ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں کو عیسائی نہ لکھا جائے بلکہ مسیح لکھا جائے اس سوال کے جواب میں پہلی مرتبہ مسیحی برادری لکھا ہے اُس کے بعد تین مرتبہ عیسائی برادری اس کا مطلب ہے ہمیں دو حصوں میں بانٹا جا رہا ہے سب سے پہلے تو میں محکمے کا یہ جو جواب ہے جس میں پہلے مسیحی برادری پھر عیسائی برادری۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تصحیح کروادیں کہ کیا لکھا جائے۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ بتائیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اس طرح ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں میں آپ سے اور معزز پارلیمانی سیکرٹری سے بھی درخواست کروں گا کہ سوال میں بھی اور ویسے بھی مسیحی برادری کو مسیحی برادری ہی لکھا جائے۔

جناب سپیکر: مسیحی برادری ہی لکھا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! دوسری لائین میں مسیحی کے بعد عیسائی لکھا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تصحیح کر دی جائے کہ مسیح لکھا جائے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کوٹ ادو میں جو مسیحی آبادی ہے وہاں پر مسیحی قبرستان بھی موجود ہے چونکہ وہاں پر بہت بڑا رقبہ موجود ہے وہاں پر دس کنال چھ مرلے جگہ ہے جواب میں لکھا گیا ہے اُس میں سے مسیحی برادری کے قبرستان کے لئے ایک کنال اور چند مرلے جگہ ہے جو کہ ریکارڈ میں نہیں ہے تو میں یہ کہوں گا کہ پاکستان میں بسنے والے مسیحی برادری کے لوگ بھی اُتنے ہی حق دار ہیں جتنے دوسری کمیونٹی کے لوگ ہیں وہاں پر مسیحیوں کی ایک بڑی آبادی موجود ہے تو میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ التماس بھی کروں گا اور سوال بھی کروں گا کہ براہ مہربانی کر سچئن لوگوں کے لئے ایک کنال جگہ اور دوسری طرف 9 کنال جگہ ہے تو کیا وہ اس جگہ کو اس لحاظ سے divide کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ مسیحیوں کو بھی ایک مناسب رقبہ مل جائے جس سے وہ بھی اپنے لوگوں کو آنے والے وقت میں دفنا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!جیسے شہزاد منشی صاحب نے کہا ہے کہ مسیحی برادری کی جگہ عیسائی برادری لکھا ہوا ہے اس پر میں معذرت خواہ ہوں یہ clerical mistakeہوئی ہے انشاءاللہ اس کو درست کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!دوسری جو بات قبرستان کے حوالے سے کر رہے ہیں تو الحمدللہ پاکستان میں اقلیتی ہمارے بھائی ہیں ہمارے ساتھ ہیں ان کا بھی اُتنا ہی حق ہے جتنا کہ اہل اسلام کا ہے تو میری گزارش ہو گی ان کی آبادی کی طرف سے ہمیں کوئی درخواست کمشنر صاحب کے آفس میں موصول نہیں ہوئی تو یہ مسیحی برادری کے وہاں کے لوگ قبرستان کے حوالے سے ایک درخواست دیں۔ہم انشاءاللہ as for policy جو بھی ہے اُس کے اوپر قبرستان کے حوالے سے میں انہیں یقین دلا تا ہوں کہ وہ allotment کر دی جائے گی۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!شکریہ۔

جناب سپیکر:جی،اگلا سوال نمبر8604میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں؟اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر9065جناب محمد وحید گل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ؟اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئےpending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر9163محترمہ راحیلہ انور کا ہے یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9375ڈاکٹر نجمہ افضل خان کا ہے یہ سوال بھی محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9508الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9509 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کوpending کیا جاتا ہے وقفہ سوالات میں معزز ممبران کی عدم موجودگی کی وجہ سے جو سوالات pending کئے گئے تو انہیں دوبارہ take up کرتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ!جب سوالات ہو رہے ہوں پھر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ اس بارے میں مہربانی کریں۔جی، سوال نمبر9434ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9435ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع میانوالی: پی پی۔44 سے معدنیات کے رقبہ جات سے ایکسائز ڈیوٹی / ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*9434:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔44 ضلع میانوالی کے یونین کونسل داؤلے والی قریشیاں کے علاقہ وٹووانوالہ اور یو سی موچھ کے علاقہ جات دڑرانوالہ میں محکمہ معدنیات کے رقبہ جات سے ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں ٹیکس وصول کرتا ہے وہ کس شرح سے وصول کر رہا ہے؟

(ب) ان علاقہ جات میں کون کون سی معدنیات پر ایکسائز ڈیوٹی / ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے؟

(ج) محکمہLease outکے بغیر معدنیات پر بھی ایکسائز ڈیوٹی لے سکتا ہے اگر نہیں تو پھر ان علاقہ جات میں ایسے ایریاز پر کن وجوہات کی بناء پر ایکسائز ڈیوٹی / ٹیکس کیوں وصول کر رہا ہے، وجوہات بتائیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ پنجاب بشمول ضلع میانوالی میں تمام معدنیات کی ترسیلminerals Excise duty on (labour) welfare act, 1967 کے سیکشن نمبر3 کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کے حقوق بمطابق گورنمنٹ ترمیمی نوٹیفکیشن نمبری SO(T)M&MD8-2011/21مورخہ30.04.2013زیر قاعدہ(A)36ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر)(پنجاب)رولز 1971 مبلغ پانچ روپے فی ٹن برائے عرصہ ایک سال نیلام عام کئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں عام طور پر فائر کلے،لائم سٹون، آئرن اور جپسم،نمک،ڈولومائیٹ، اوکر، سلیکا سینڈ، کوئلہ اور عام ریت کی معدنیات موجود ہیں۔ جن پر ایکسائز ڈیوٹی مبلغ پانچ روپے فی ٹن کے حساب سے وصول کی جاتی ہے۔

(ج) چونکہ جملہ معدنیات بشمول عام ریت حکومت پنجاب کی ملکیت ہے اس لئے لیز آؤٹ کے بغیر معدنیات کی ترسیل وفروخت چوری کے زمرہ میں آتی ہے ٹھیکیدار ایکسائز ڈیوٹی ہر طرح کی ترسیل / فروخت شدہ معدنیات پر ایکسائز ڈیوٹی وصول کرنے کا مجاز ہے۔

ضلع میانوالی: پی پی۔44 میں معدنیات کے ٹھیکہ جات کی تفصیل

*9435: **ڈاکٹر صلاح الدین خان:** کیا وزیر کان کنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔44 ضلع میانوالی کے کون کونسے علاقہ جات میں کون کونسی معدنیات پائی جاتی ہیں ان کیleaseکا ٹھیکہ کب کن پارٹیوں کو دیا گیا ہے؟

(ب) محکمہ معدنیات ان علاقہ جات میں پائی جانے والی معدنیات پر کون کون سے ٹیکس وصول کر رہا ہے؟

(ج) حلقہ پی پی۔44 ضلع میانوالی کی یونین کونسل سی موچھ کے علاقہ دھدھڑ انوالا میں لیز پر دیئے گئے رقبہ کی تفصیل مربع نمبر اور کھیوٹ نمبر وار بتائیں نیز اس علاقہ سے کتنا ٹیکس سال 16-2015اور17-2016لیا گیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا محکمہ ایسے قطعہ زمین / رقبہ پر ٹیکس لے سکتا ہے جس کو lease out کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو پھر یونین کونسل سی موچھ کے علاقہ دھدھڑ انوالا میں ایسے رقبہ سے بھی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے جو کہ lease out نہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پی پی۔44 ضلع میانوالی ماڑی انڈس، داؤد خیل، ٹھٹی، پائی خیل، سوانس، غنڈی، ایاز والا، بوری خیل اور پیڑھا کے پہاڑوں میں لائم سٹون، فائر کلے، اوکر، چائنا کلے، سلیکا ریت، نمک، جپسم، کوئلہ اور آئرن اوور پائے جاتے ہیں۔ ان معدنیات کے پٹہ جات سمال سکیل مائننگ کے تحت مختلف پارٹیوں کو عطا شدہ ہیں جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ میدانی علاقوں میں ادنیٰ معدنیات کے طور پر ماڑی، ماڑی انڈس، جابہ نالہ، خیر آباد، پل دس ہزار، پائی خیل نزد باہیاں والا موڑ، روکھڑی موڑ، شہباز خیل، چھبورانوالہ اور ڈھبہ کرسیل کے نزدیک عام ریت / گھسر / بھسر کے پٹہ جات واقع ہیں عام ریت کے پٹہ جات بذریعہ نیلام عام دو سال کے لئے عطا کئے جاتے ہیں۔ جنکی تفصیل بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ معدنیات لارج سکیل مائننگ و سمال سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹہ جات سے نکالی جانے والی معدنیات پر فی ٹن کے حساب سے رائیلٹی وصول کرتا ہے جس کی شرح درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام معدن	شرح رائیلٹی فی ٹن (روپوں میں)
1	لائم سٹون	60/-
2	فائر کلے	72/-
3	اوکر	70/-
4	چائنا کلے	50/-
5	سلیکا ریت	40/-

6	نمک	70/-
7	جپسم	30/-
8	کوئلہ	100/-
9	آئرن اوور	100/-
10	کلے(Clay)	20/-

جبکہ ادنیٰ معدنیات یعنی عام ریت کے پٹہ جات بذریعہ نیلام عام الاٹ کئے جاتے ہیں اور محکمہ معدنیات نیلام عام میں وصول ہونے والی بولی کی رقم قسطوں میں وصول کرتا ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ معدنیات کا لیبر ویلفیئر ونگ پانچ روپے فی ٹن ایکسائز ڈیوٹی برائے مائنز لیبر ویلفیئر وصول کرتا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔44 ضلع میانوالی کی یو سی موچھ کے علاقہ (دھدھڑانوالا) میں کانکنی کے لئے کسی قسم کا پٹہ عطا شدہ نہ ہے معدنی پٹہ جات سروے آف پاکستان کے تیار کردہ نقشہ جات کے مطابق عطا کئے جاتے ہیں ان کا محکمہ مال کے مربع نمبر اور کھیوٹ نمبر سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہے۔ یونین کونسل موچھ سے محکمہ معدنیات کو کوئی آمدن حاصل نہ ہوئی ہے۔ ضلع میانوالی سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	لارج سکیل مائننگ	سمال سکیل مائننگ	ادنیٰ معدنیات	کل رقم
2015-16	210027162/-	77603231/-	20793090/-	308423483/-
2016-17	283843322/-	107249870/-	23655808/-	414549000/-

(د) صدارتی حکم نمبر 8، 1961 اور پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی شق نمبر 49 کے تحت تمام معدنیات خواہ سرکاری زمین میں پائی جائیں یا نجی زمین میں بلا شرکت غیرے حکومت کی ملکیت ہیں اور کوئی بھی شخص خواہ وہ مالک اراضی ہی کیوں نہ ہو مروجہ معدنی قوانین کے تحت پٹہ حاصل کئے بغیر کسی بھی معدن کی نکاسی نہ کر سکتا ہے۔ اگر کسی علاقہ /رقبہ کی معدن کی نکاسی کے لئے lease out نہ کیا گیا ہو تو کوئی شخص لیز کی رقم وصول نہ کر سکتا ہے اور بغیر لیز حاصل کئے کوئی شخص معدن کی نکاسی نہ کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے والے کے خلاف کارروائی کرنے کا قانون موجود ہے جس کی سزا تین سال قید یا پچاس ہزار روپے جرمانہ یا دونوں ہو سکتی

ہیں۔ یونین کونسل موچھ کے علاقہ دھدھڑانوالا میں نکاسی معدن کے لئے کوئی لیز الاٹ نہ ہے اور نہ ہی کوئی شخص لیز کی رقم وصول کر رہا ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ کی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9065: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع ہربنس پورہ لاہور میں بننے والی مختلف آبادیوں کو مالکانہ حقوق کب تک دیے جارہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان آبادیوں کا ایل ڈی اے اور متعلقہ اے سی کی نگرانی میں پٹواریوں نے سروے کئی سال سے مکمل کیا ہوا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق ڈائریکٹر کچی آبادی، ایل ڈی اے، لاہور رپورٹ نمبر LDA/DKA/11، مورخہ 04.01.2018 موضع ہربنس پورہ، لاہور میں واقع تین کچی آبادیاں(1)ہربنس پورہ نمبر 1 (2) قلندر پورہ، (3)بدر کالونی ڈکلیئر ہو چکے ہیں اور انتقال بھی بحق کچی آبادی ایل ڈی اے جاری ہو چکے ہیں جن کو مالکانہ حقوق دیئے جارہے ہیں۔

موضع ہربنس پورہ، لاہور کی جو آبادیاں سابقا متروکہ زمین پر قائم ہیں، کچی آبادی کے زمرہ میں نہ آتی ہیں کیونکہ ان کے لئے الگ سے قانون Scheme for the Management and Disposal of Urban properties, 1977 موجود ہے۔

(ب) بمطابق ایل ڈی اے رپورٹ مورخہ 17.01.2018، 2013 میں موضع ہربنس پورہ، لاہور میں واقع پانچ آبادیوں کا سروے اے سی، صاحب (شالامار) کی نگرانی میں ایل ڈی اے عملہ کے ہمراہ ہوا تھا۔ ان تمام آبادیوں کا ریکارڈ اے سی، صاحب کے دفتر میں ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولپور میں صادق آباد ڈیرہ بکھا

کے مسیحی مکینوں کو الاٹمنٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1731: **محترمہ میری گل:** کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقلیتی برادری کو ٹبی صادق آباد ڈیرہ بکھا بہاولپور میں رہائش کے لئے کالونی مختص کی گئی جس پر مسیحی آبادی رہائش اختیار کئے ہوئے ہے لیکن تاحال مسیحی آبادی کو الاٹمنٹ جاری نہیں کی گئی جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی بہت سے مسائل کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)، بہاولپور صدر ٹبی صادق آباد، چک نمبر33/BC، تحصیل بہاولپور صدر میں اقلیتی مسیحی برادری کے لئے علیحدہ سے رقبہ سرکار برائے اقلیتی کالونی منظور شدہ نہ ہے۔ یہ لوگ رقبہ سرکار پر ناجائز قابض ہیں، سترہ کچے پکے مکانات تعمیر کر رکھے ہیں۔ پنجاب حکومت کی کسی مخصوص سماجی فرقہ بشمول اقلیتی برادری کی علیحدہ کالونی بنانے اور مالکانہ حقوق دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) میں درج ہے۔

بہاولپور اقلیتی ہندو برادری کی رہائشی کالونی سے متعلقہ تفصیلات

1732: **محترمہ میری گل:** کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ اقلیتی ہندو برادری کو اوچ شریف، احمد پر شرقیہ بہاولپور میں رہائشی کالونی نیز دیگر بہت سی کالونیاں مختص کی گئی ان الاٹ شدہ کالونیوں کے تاحال کوئی مالکانہ حقوق الاٹمنٹ لیٹر جاری نہیں کئے گئے جبکہ اقلیتی آبادی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور موجودہ کالونیوں کی جگہ کم پڑ رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اوچ شریف، احمد پور شرقیہ میں قائم اقلیتی برادری کی کالونیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے اور مزید کالونیاں اس کمیونٹی کے لئے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)، بہاولپور بروئے ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال 08-2007 کھاتہ نمبر 163، کھتونی نمبر 361، نمبرات خسرہ 4999، 4تا7 (32 کنال)، 14 الف (6 کنال 13 مرلے) رقبہ تعدادی 38 کنال 13 مرلے واقع موضع جھانگڑہ غربی (اوچ شریف) تحصیل احمد پور شرقیہ پانچ مرلہ جناح آبادی سکیم کے لئے مختص ہونے کا اندراج ہے جس میں مسلم آباد کے علاوہ اقلیتی برادری کے افراد کے نام بھی اہل درخواستیان میں شامل ہیں۔ تاہم حقوق ملکیت تفویض شدہ نہ ہیں۔ اس بارے میں ڈپٹی کمشنر، احمد پور شرقیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فی الفور معاملہ ہذا کا جائزہ لیں اور جناح آبادی کے الاٹیان کو عدم عطائیگی حقوق ملکیت کی بابت مفصل رپورٹ ارسال کریں۔

علاوہ ازیں اقلیتی کالونی کے لئے علیحدہ سے کوئی رقبہ سرکار منظور شدہ نہیں ہے۔ پنجاب حکومت کی کسی مخصوص سماجی فرقہ بشمول اقلیتی برادری کی علیحدہ کالونی بنانے اور مالکانہ حقوق دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) میں درج ہے۔

ضلع بہاولپور منڈی یزمان میں ہندو برادری کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

1733: **محترمہ میری گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقلیتی ہندو برادری کو 1986 میں چک 118/DB ہیڈ راجگاں، ،منڈی یزمان ضلع بہاولپور میں رہائشی جناح آبادی الاٹ کی گئی لیکن تاحال الاٹ شدہ کالونی کے مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے اور آدھے سے زائد دخل بھی جاری نہیں کئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس چک میں قائم جناح آبادی کے مکینوں خاص کر اقلیتی برادری/ہندو کمیونٹی کے افراد کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بروئے رجسٹر حقداران زمین سال09-2008 رقبہ تعدادی72 کنال باتفصیل مربع نمبر65، نمبرات خسرہ1,2(16 کنال)9تا13(40 کنال)،18،19(16 کنال)،واقع چک نمبر118/DB، تحصیل یزمان اقلیتی کالونی کے لئے مختص ہونے کا اندراج موجود ہے۔ موقع پر ہندو اقلیتی برادری کے افراد ازخود ناجائز قابض ہو کر کچے پکے مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر ہیں۔ اقلیتی برادری کے کسی فرد کے نام کوئی الاٹمنٹ نہ ہے۔ پنجاب حکومت کی کسی مخصوص سماجی فرقہ بشمول اقلیتی برادری کی علیحدہ کالونی بنانے اور مالکانہ حقوق دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ب) جزہذا کا جواب جز(الف) بالا میں درج ہے۔

ضلع بہاولپور میں مینگوال برادری کو مالکانہ حقوق سے متعلقہ تفصیلات

1734: **محترمہ میری گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ مینگوال برادری کو چک DNB113 ہیڈراجگاں ،منڈی یزمان میں رہائشی کالونی مختص کی گئی لیکن تاحال مختص کردہ کالونی کے دخل جاری نہیں کئے گئے اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس چک میں رہائشی مینگوال برادری کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بات درست ہے کہ مینگوال برادری کو چک نمبر113/DNB ہیڈ راجگاں منڈی یزمان میں رہائشی کالونی مختص کی گئی لیکن تاحال مختص کردہ کالونی کے دخل جاری نہیں کئے گئے اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے۔

بروئے ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال11-2010 کھاتہ نمبر104 من، کھتونی نمبر 491 من، مربع نمبر93، نمبرات سرہ 1 تا12(96 کنال)،13/1(4کنال)، کل رقبہ تعدادی100 کنال، واقع چک نمبر113/DNB تحصیل یزمان جناح آبادی کے لئے ریزرو ہونے کا اندراج ہے اور موقع پر مختلف افراد نے بصورت تعمیر مکانات ناجائز قبضہ کر کے رہائش رکھی ہوئی ہے۔

(ب) جزہذا کا جواب جز(الف) بالا میں درج ہے۔

ضلع بہاولپور میں بھیل برادری کو مالکانہ حقوق سے متعلقہ تفصیلات

1735: **محترمہ میری گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھیل برادری کو چکDNB112 ہیڈ راجکاں ،منڈی یزمان ضلع بہاولپور میں رہائشی کالونی الاٹ کی گئی لیکن تاحال اس کالونی کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کالونی کے مکینوں خاص کر بھیل برادری کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بات درست ہے کہ مینگوال برادری کو چک نمبر113/DNB ہیڈ راجگاں منڈی یزمان میں رہائشی کالونی مختص کی گئی لیکن تاحال مختص کردہ کالونی کے دخل جاری نہیں کئے گئے اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے۔

بروئے ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال11-2010 کھاتہ نمبر104 من، کھتونی نمبر491 من، مربع نمبر93، نمبرات سرہ1 تا12(96 کنال)،13/1(4کنال)، کل رقبہ تعدادی 100 کنال،

واقع چک نمبر113/DNB تحصیل یزمان جناح آبادی کے لئے ریزرو ہونے کا اندراج ہے اور موقع پر مختلف افراد نے بصورت تعمیر مکانات ناجائز قبضہ کر کے رہائش رکھی ہوئی ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) بالا میں درج ہے۔

لاہور ہر بنس پورہ میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

1886: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہر بنس پورہ لاہور میں کچی آبادیاں قائم ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مذکورہ موضع کی کچی آبادی کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا نہ صرف اعلان بلکہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی اگر ہاں تو اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد اور نام بتائے جائیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کمیٹی کی سفارشات پر تاحال مذکورہ موضع کی کتنی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں اور کتنی بقایا ہیں تعداد بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈائریکٹر کچی آبادی، ایل ڈی اے، لاہور نمبری LDA/DKA/11، مورخہ 04.01.2018 موضع ہر بنس پورہ، لاہور میں واقع تین کچی آبادیاں (1) ہر بنس پورہ نمبر 1 (2) قلندر پورہ، (3) بدر کالونی ڈکلیئر ہو چکی ہیں، انتقال بھی بحق کچی آبادی ایل ڈی اے جاری ہو چکے ہیں جن کو مالکانہ حقوق دیئے جا رہے ہیں۔

(ب) بمطابق مذکورہ بالا ایل ڈی اے رپورٹ، موضع ہر بنس پورہ میں (کچی آبادیوں کے علاوہ) سابقا متروکہ لینڈ پر قائم شدہ آبادیوں کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت بذریعہ نمبر DS(IMP)/CMS/45/OT-47/R/2011/0119866 مورخہ 21.11.2011 ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو کہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل تھی:

1۔	جناب سمیع سعید، سینئر ممبر / ممبر (ریونیو)، بورڈ آف ریونیو، پنجاب	چیئرمین
2۔	جناب رانا تجمل حسین، ایم پی اے۔	ممبر
3۔	جناب ڈاکٹر نذیر سعید، چیف سیٹلمنٹ کمشنر۔	ممبر

4۔	جناب ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی، سیکرٹری (لاء اینڈ پی اے)	ممبر
5۔	جناب طارق باجوہ صاحب، سیکرٹری فنانس	ممبر
6۔	جناب خضر حیات گوندل، سیکرٹری (ایل جی اینڈ سی ڈی)	ممبر
7۔	جناب احد چیمہ، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر، لاہور	ممبر
8۔	جناب وحید گل، کوآرڈینیٹر ٹو چیف منسٹر	ممبر

(ج) متعلقہ کمیٹی کا اجلاس مورخہ 23.11.2011 کو منعقد ہوا تھا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ مذکورہ آبادیاں جو سابقا متروکہ زمین پر قائم ہیں اور ان آبادیوں کے مکینوں کو کچی آبادیوں میں شامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کے لئے الگ سے قانونScheme for the Management and Disposal of Urban properties, 1977 موجود ہے۔ منٹس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ یہ آبادیاں کچی آبادی کے زمرہ میں نہ آتی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! خیریت ہے، اللہ خیر کرے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس لاء منسٹر صاحب کے آنے تکpending کرتے ہیں۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! یہ وقفہ سوالات کا ہی سوال ہے جس کے اوپر میں بات کرنا چاہتی ہوں 19 تاریخ کو جو ستوکتلہ ڈرین پر میں نے سوال کیا تھا جس کے لئے وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ 28۔ فروری تک ستوکتلہ ڈرین مکمل ہو جائے گی انہوں نے تین دفعہ House on the floor of theاس بات کی ضمانت دی کہ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ 28۔ فروری تک وہ کام مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر نہ مکمل ہوا تو اس کے اوپر پھر ایوان جو فیصلہ کرے گا اس کو ماننا پڑے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مجھے لکھ کر بھجوائیں پھر اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے جمعہ والے دن آپ کی اجازت سے ایک قرارداد لی تھی آپ نے اور منسٹر خلیل طاہر سندھو نے وہ قرارداد پڑھ کر اُس پر کہہ دیا تھا کہ unanimouslyاس کو پاس کر لیں۔Syria کے اندر جو بمباری ہو رہی ہے اُس میں معصوم بچے اور بے گناہ لوگوں کا قتل عام وہاں پر چل رہا ہے اس حوالے سے میری ایک قرارداد تھی اگر آپ اس کو دیکھ لیں۔۔

جناب سپیکر: وہ قرارداد حکومت کی طرف سے تیار ہو رہی ہے ابھی وہ لے کر آجاتے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب ظفر اقبال مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ظفر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill of 2018 (Bill No. 5 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! کیا آپ بل نمبر2018/2 کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں نے چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اپنا protest ریکارڈ کروایا تھا اس لئے میں رپورٹ پیش کرنے سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ رپورٹ پیش نہیں کرنا چاہتے، تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک تحریک استحقاق میں نے بھی دی ہوئی تھی اور میری تحاریک التوائے کار کا جواب ایوان میں نہیں آتا۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار کا یا تحریک استحقاق کا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحاریک التوائے کار کا جواب نہیں آتا اس پر بھی ایک تحریک استحقاق، دوسری تو آپ نے اپنے پاس رکھی تھی اس کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں پھر بات کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بولتے جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

نو منتخب سینیٹرز کو مبارکباد

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم یہاں پر چودھری سرور صاحب کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں ہمارے ایم پی ایز نے جو زبردست ووٹ دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں (ن) لیگ کے ایم پی ایز جنہوں نے ہمیں ووٹ دیا ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرے خیال میں بہت اچھا، صاف ستھرا اور زبردست الیکشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔ یہ مبارکباد سب کو دینی چاہئے جتنے بھی سینیٹرز جیتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں تمام سینیٹرز کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تمام سینیٹرز کو مبارکباد دی جاتی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ (ن) لیگ والوں نے ووٹ دیا میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے جو ہمارے گروپ تھے انہی کو ووٹ دیا ہے، میں اس کی تردید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ کس کو ووٹ دیا اور نہ کوئی پوچھ سکتا ہے۔ یہ کسی کو بتانے کی بات نہیں ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، صدیقی صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اس معزز ایوان کو پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی دفعہ پاکستان تحریک انصاف کے چودھری سرور کی شکل میں سینیٹر بننے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان سے مل لیں اور ان سے مل کر ضرور مبارکباد پیش کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ایوان کے اندر آتے ہوئے میڈیا سارا باہر کھڑا ہے، ہم اس معزز ایوان کے ممبران ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے 8 ممبران ہوتے ہوئے انہیں 26 ووٹ کہاں سے ملے؟ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے دیئے،۔۔ ہم اس ایوان کے ممبر ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر کرپشن کے اندر ان کے لیڈران پر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کی پارٹیز کا معاملہ ہے وہاں جاکر ایک دوسرے کے ساتھ discuss کریں۔This is no Point of Order

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر نوشین حامد مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں
The Punjab Hepatitis Bill 2017 (Bill No. 2 of 2018)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی بات صحیح اور جائز ہوئی تو ضرور سنوں گا اگر آپ نے کوئی اور بات کی تو پھر نہیں سنوں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے حلقے کے point of view سے بات کرنی ہے کہ واپڈا ٹاؤن کے "جے بلاک" میں دو، اڑھائی سال پہلے واٹر پلانٹ لگا تھا لیکن جب سے وہ واٹر پلانٹ لگے ہیں نہ صرف واپڈا ٹاؤن بلکہ بہت سارے علاقوں میں ان کے فلٹر تبدیل نہیں کئے گئے۔ وہاں کے رہائشی لوگوں نے جب مجھے بلا کر پانی دکھایا تو اس میں انتہائی گندگی تھی even وہاں مرے ہوئے کیڑے مکوڑے بھی موجود ہیں۔ حکومت نے یہ واٹر پلانٹ لگا تو دیئے ہیں لیکن نہ صفائی کا کوئی انتظام ہے، ان کے فلٹر change ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی maintenance ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ جب ہم لوگوں کی صحت اور صاف پانی پر بات کرتے ہیں تو اس پر فوری طور پر کوئی اقدام بھی کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس ہیں مگر لاء منسٹر کے آنے تک توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار سردار وقاص حسن مؤکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ دونوں ہی تشریف نہیں رکھتے۔ ان کا انتظار کرتے ہیں اگر وہ اس دوران آ گئے تو ان کی تحریک التوائے کار کو take up کر لیا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب! میری قرارداد کا کچھ کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کوئی طریق کار ہوتا ہے وہ قرارداد آ رہی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/94 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں جب تک اس کا ٹائم ہے اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر، سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔ دونوں ہی موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار 18/99 ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

لاہور شہر میں میٹرو ٹرین کے اردگرد اور دیگر علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے توڑ پھوڑ کی وجہ سے شہریوں میں پریشانی

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 13۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق لاہور شہر میں مال روڈ، ایوان اقبال، شملہ پہاڑی چوک، لکشمی چوک اور میٹرو ٹرین کے اردگرد کے علاقوں سمیت درجنوں سڑکیں خاص طور پر شہر کے اندر جاری ترقیاتی کاموں کی وجہ سے ہر طرف گرد آلود مٹی اڑتی ہوئی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے شہری پریشان نظر آتے ہیں جبکہ الیکشن کی آمد کے پیش نظر گلی محلوں میں بھی حکومتی نمائندوں کی طرف سے سڑکیں اور گلیاں توڑ کر نئی بنوائی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے شہر میں ہر وقت ٹریفک بھی جام رہتی ہے اور لوگوں کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شہر میں پچھلے ایک ماہ سے جاری

ترقیاتی کاموں کی وجہ سے فضائی آلودگی کی شرح میں بہت حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ شہریوں میں سانس اور الرجی کی بیماریوں میں بے حد اضافہ ہو رہا ہے اور ہسپتالوں میں مریضوں کی بڑی تعداد علاج کے لئے پہنچ رہی ہے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور جواب کے لئے اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 102 جناب شعیب صدیقی کی ہے۔جی، صدیقی صاحب!

ہسپتالوں کی فیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کو طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم نہ کرنے کا انکشاف

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم اور ٹی وی چینلز کی رپورٹس کے مطابق ہاسپٹلز کی انتظامیہ کو بار بار ہدایات دی گئیں کہ ہسپتالوں کی فیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کی درج ذیل شرح کے مطابق تقسیم کی جائے۔ جس میں گورنمنٹ شیئر 45 فیصد، ڈاکٹرز کا شیئر 35 فیصد اور پیرا میڈیکل سٹاف کا شیئر 20 فیصد مقرر کیا گیا۔ جو تاحال میو ہسپتال، جنرل ہسپتال، گنگارام ہسپتال میں جزوی طور پر جبکہ جناح ہسپتال لاہور میں کلی طور پر نہیں دیا جا رہا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں لیٹر نمبر SO(B&A)28-25/2001 مورخہ 4۔فروری2002 کے تحت ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دی گئی تھی۔ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کی انتظامیہ نے ہسپتالوں کی فیس شیئر کے معاملہ کو ڈاکٹرز کی پرائیویٹ پریکٹس کی آمدن سے ملا دیا گیا یا بنیاد بنا لیا جبکہ اس کے برعکس پیرا میڈیکل سٹاف کو کسی بھی سرکاری ہسپتال میں جنرل یا پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہ ہے۔ اس وقت بھی پنجاب کے تمام RHCs, DHQs, THQs اور لاہور کے علاوہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں پیرا میڈیکل سٹاف کو حکومت کی پالیسی اور نوٹیفکیشن کے مطابق 20 فیصد شیئر دیا جا رہا ہے۔ آخر معاملہ صرف لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہی کیوں خراب کیا گیا ہے۔ کیا لاہور کے علاوہ

سارے پنجاب کے لئے مختلف معیار ہے ؟لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پیرا میڈیکل سٹاف کو2004 سے 2012تک حکومت کے نوٹیفکیشنز کے بر خلاف20 فیصد شیئر کے بجائے5 فیصد شیئر ملتا رہا۔ باقی ہسپتال کی انتظامیہ خود کھاتی یا خُورد بُرد کرتی رہی ہے۔ یہ معاملہ آڈٹ کے ذریعے سامنے لایا جاسکتا ہے۔2013 میں پیرا میڈیکل سٹاف کی جانب سے اپنا شیئر 20 فیصد بمطابق حکومتی نوٹیفکیشن -SO(H&D)8 (P)89/19 مورخہ 3۔ ستمبر2008 مانگنے پر جناح ہسپتال کی انتظامیہ نے ان کا5 فیصد شیئر بھی روک دیا۔ گنگا رام، جنرل ہسپتال، میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور میں حکومتی، پیرا میڈیکل اور ڈاکٹرز کے شیئر کے علاوہ ایک انتظامیہ کا شیئر بھی شامل کر لیا گیا ہے جو حکومتی نوٹیفکیشنز کے خلاف ہے۔ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کے پرنسپلز اور ایم ایس صاحبان محکمہ صحت کے احکامات، گورنر پنجاب، صوبائی محتسب اور عدالت عالیہ کی واضح ہدایات کے باوجود محکمہ کے احکامات اور عدالتی فیصلوں کا احترام نہیں کر رہے بلکہ دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کا پیرا میڈیکل سٹاف اس تذبذب کا شکار ہے کہ آخر ان احکامات اور عدالتی فیصلوں پر عملدرآمد کون کرائے گا۔ اس صورتحال سے لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کے پیرا میڈیکل سٹاف میں بالخصوص اور عوام الناس میں بالعموم سخت غم وغصہ، بے چینی، خوف اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کے لئے تحریک التوائے کار next week تک pending کیا جاتا ہے۔ جی، قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون وپارلیمانی امور رانا ثناءاللہ خان، وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور جناب طاہر خلیل سندھو، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشد اور جناب آصف محمود ایم پی اے نے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں محرک سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کرے۔

جنگ بندی کے باوجود شام کے شہریوں پر بمباری کی شدید مذمت

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد پر اتفاق کے باوجود ملک شام میں عام شہریوں پر کی جانے والی بمباری کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے جاری اس بمباری میں سینکڑوں بے گناہ شامی شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ قتل عام نہ صرف جنگی جرائم بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ سے کرتا ہے کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اسلامی ممالک کی تنظیم کے platform پر اٹھایا جائے تاکہ شام کے معصوم شہریوں کے قتل عام کو رکوانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد پر اتفاق کے باوجود ملک شام میں عام شہریوں پر کی جانے والی بمباری کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے جاری اس بمباری میں سینکڑوں بے گناہ شامی شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ قتل عام نہ صرف جنگی جرائم بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ سے کرتا ہے کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اسلامی ممالک کی تنظیم کے platform پر اٹھایا جائے تاکہ شام کے معصوم شہریوں کے قتل عام کو رکوانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد پر اتفاق کے باوجود ملک شام میں عام شہریوں پر کی جانے والی بمباری کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے جاری اس بمباری میں سینکڑوں بے گناہ شامی شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ قتل عام نہ صرف جنگی جرائم بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ سے کرتا ہے کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اسلامی ممالک کی تنظیم کے platformپر اٹھایا جائے تاکہ شام کے معصوم شہریوں کے قتل عام کو رکوانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پہلے درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔Laying of reports

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ بیس منٹ کے لئے ایوانadjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 3 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 6۔مارچ 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

منگل،6۔مارچ2018

(یوم الثلاثہ،17۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 22

1243

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات قانون وپارلیمانی امور اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 27۔فروری 2018 کے ایجنڈے سے متعلق زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی کے بحران کو حل کرنے کے لئے فی الفور بڑے سٹوریج قائم کئے جائیں۔

2۔ محترمہ فاطمہ فریحہ اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، نشتر میڈیکل کالج، راولپنڈی میڈیکل کالج، فیصل آباد میڈیکل کالج کی طرح قائداعظم میڈیکل کالج کو بھی میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔

4۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایل ڈی اے کی طرف سے ڈکلیئر کی گئی کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو فوری مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں ایجوکیشن سٹی کا قیام عمل

میں لایا جائے۔

2۔ محترمہ فاطمہ فریحہ اس ایوان کی رائے ہے کہ نشے کے عادی افراد کے لئے قائم تمام بحالی مراکز کی فی الفور رجسٹریشن کی جائے اور ان کی نگرانی کا جامع نظام وضع کیا جائے۔

1245

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،6۔مارچ2018

(یوم الثلاثہ،17۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر11منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى ٱلۡكِبَرِ إِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ ٱجۡعَلۡنِي مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِيۡ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لِي وَلِوَٰلِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ يَوۡمَ يَقُومُ ٱلۡحِسَابُ ﴿٤١﴾

سورة إبراهيم آيات 39 تا 41

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے (39)اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش)اے پروردگار میری دعا قبول فرما(40) اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت کیجئو(41)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ دنیا ایک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر ایک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی میں
یہ دنیا جل کر بُجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے
مدینے کے مسافر تجھ پہ میرے جان و دل قرباں
تیری آنکھیں بتاتی ہیں تیری منزل مدینہ ہے
شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمدؐ کی غلامی کا
وہ میرے دل میں رہتے ہیں میرا بھی دل مدینہ ہے

سوالات

(محکمہ جات قانون وپارلیمانی امور اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات قانون وپارلیمانی امور، داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ محکمہ داخلہ سے متعلق جتنے سوالات ہیں ان کوpending کیا جاتا ہے کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ چودھری سرفراز افضل کی خالہ کی وفات ہوگئی ہے۔ انہوں نے اطلاع کی ہے کہ میں آج ایوان میں نہیں آسکتا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! باقی چار سوالات رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات کر رہا ہوں۔وہ آج نہیں آسکے۔ محکمہ قانون سے متعلق پہلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو بلالیا جاتا۔

جناب سپیکر: یہ بات اچانک ہوئی ہے مجھے پہلے معلوم نہیں تھا ورنہ جو آپ بات کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔جی، محترمہ فائزہ احمد ملک! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8325 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں محکمہ قانون کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8325: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر قانون وپارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ضلعی سطح کے محکمہ قانون کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں ان دفاتر کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان دفاتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے ملازم عہدہ و گریڈوار کام کر رہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کی سال16-2015 کی کارکردگی کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):

(الف) لاہور میں ضلعی سطح کے محکمہ قانون کے دو دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، ایوان عدل لاہور

2۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، پنجاب سروس ٹربیونل لاہور

مذکورہ بالا دونوں دفاتر کے سال16۔2015 اور17۔2016 کے بجٹ اوراخراجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس لاہور میں تعینات لاء آفیسرز حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حوالہ سے دیوانی مقدمات جن میں ڈسٹرکٹ کورٹس لاہور کو اختیار سماعت حاصل ہے، کا دفاع / پیروی کرتے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، سروس ٹربیونل لاہور میں تعینات لاء آفیسرز، سرکاری ملازمین کی طرف سے دائر کردہ سروس اپیل و دیگر مقدمات کا حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کی طرف سے دفاع / پیروی کرتے ہیں۔

(ج) متذکرہ بالا دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس لاہور کی کارکردگی رپورٹ برائے سال 16-2015 کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، پنجاب سروس ٹربیونل لاہور کی کارکردگی رپورٹ برائے سال 16-2015 کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید تفصیل بشمول زیر التواء مقدمات تتمہ (ہ،ن) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ ریکارڈ کے مطابق ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا 2016-17 کا کل بجٹ 33 کروڑ 85 لاکھ 23 ہزار تھا جس میں سے 33 کروڑ 20 لاکھ 55 ہزار145روپے صرف کیا گیا۔ یہاں مجھے جو detail دی گئی ہے اس میںon expenditure 03-06-2017 میں کہا ہے کہ 18 کروڑ94لاکھ 63ہزار 988روپے الاؤنس کی مد میں دیئے گئے ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ یہ ریگولر الاؤنس کیا ہے اور اس کو کس مد میں خرچ کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اصل میں لاہور میں ہمارے دو آفس ہیں۔ ایک آفس ڈسٹرکٹ اٹارنی کا ہے جو ایوان عدل میں ہے وہ مقدمات کی پیروی کرتے ہیں اس میں ڈسٹرکٹ اٹارنی، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ان کا تمام عملہ ہے۔ دوسرا آفس پنجاب سروس ٹربیونل میں کام کرتا ہے۔ اس میں ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ان کا عملہ ہے۔ ان کی 2015-16اور2016-17 کی تنخواہ اور دیگر اخراجات کے بارے میں معلومات کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو 2015-16 میں تنخواہ کی مد میں ایک کروڑ 17 لاکھ 53 ہزار294 روپے ہیں اور اس کے علاوہ دیگر اخراجات میں 2 کروڑ3لاکھ71 ہزار832 روپے ہیں۔ یہ کل ملا کر4 کروڑ14 لاکھ29 ہزار90 روپے بنتے ہیں اور اسی طرح2016-17 میں سٹاف کی تنخواہ کی مد میں49لاکھ99ہزار341روپے اور دیگر اخراجات میں 73لاکھ 54 ہزار794 روپے ہیں۔ یہ کل ملا کر ایک کروڑ63 لاکھ88 ہزار401روپے خرچ کئے گئے جن کی مکمل تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ مکمل تفصیل دے دی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں تفصیل ہی پڑھ رہی ہوں اور تفصیل پڑھ کر میں نے ضمنی سوال کیا ہے۔ انہوں نے مجھے تنخواہ کی detail بتائی ہے وہ تو میرے پاس موجود ہے۔ میں نے تو ریگولر الاؤنس کی بات پوچھی ہے کہ اس کا طریق کار کیا ہے کیونکہ یہ تنخواہ سے ہٹ کر ہوتا ہے؟ ہمارے پاس اس وقت جوdetail آرہی ہے وہ ٹوٹل بجٹ کا55 فیصد ریگولر الاؤنس کی شکل میں دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ ریگولر الاؤنس کا طریق کار پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس الاؤنس کے سلسلے میں عرض یہ ہے کہ انہوں نے 16-2015اور 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل پوچھی تھی۔ باقی جو دیگر مد میں اخراجات ہوتے ہیں اس کی فہرست تو بہت طویل ہے اگر کہتے ہیں تو وہ بھی منگوالیں گے لیکن جو سوال تھا اس کے مطابق ہم نے ٹوٹل اخراجات کی تفصیل دے دی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جو ریگولر الاؤنس ہے یہ تنخواہ سے ہٹ کر ہوتا ہے۔ جب ان کو salary دی جاتی ہے تو salary لینے کے بعد ایک طویل عرصے تک cases pending رکھے جاتے ہیں اور ان کو حل نہیں کیا جاتا ہے۔ محکموں کے مسائل ویسے کے ویسے ہی ہیں پھر ان کو ریگولر الاؤنس کیوں دیا جاتا ہے آخر یہ ملازمین کیا extraordinary کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!جو اس وقت مروجہ قانون، رولز ہیں اس کے مطابق یہ کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی قسم کی Rules & Regulations میں تبدیلی ہو تو پھر اس کے مطابق کیا جائے گا۔ میں جناب کی وساطت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ جتنے بھی اخراجات ہوتے ہیں یا جتنے بھی ان کے الاؤنسز ہیں وہ Rules & Regulations کے مطابق ہی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں Rules ہی جاننا چاہ رہی ہوں مجھے Rules کا پتا نہیں ہے۔ میں چاہ رہی ہوں کہ پورے ایوان کو یہ بتایا جائے کہ وہ کون سے Rules ہیں کہ ان کی inefficiency پر اتنی نوازش کی جا رہی ہے کہ کل بجٹ کا 55 فیصد آپ ان کو ریگولر الاؤنس کی صورت میں دے رہے ہیں، ان کو یہ شاباش دے رہے ہیں کہ وہ لوگوں کے مسائل حل نہ کریں اور ان کو delay کرتے رہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!وہ پوچھ رہی ہیں کہ ریگولر الاؤنس کا معیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس میں کسی پر نوازش نہیں ہے بلکہ جو بھی ان کے گریڈ کے مطابق تنخواہ اور الاؤنسز ہیں وہ دیئے جاتے ہیں اس میں رولز سے ہٹ کر کسی بھی لحاظ سے کوئی violation نہیں کی گئی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ خود جواب دے رہا ہے کہ تنخواہ سے ہٹ کر ان پر ہم یہ والا خرچہ کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کے اوپر فالتو خرچہ کوئی نہیں ہو رہا ہے تو فالتو خرچہ تو خود ہی ہو گیا ہے۔ ان پر 55 فیصد ٹوٹل بجٹ کا خرچ ہو رہا ہے۔ وہ ایسا کیا کارنامہ سر انجام دے رہے ہیں جس کے لئے ان کو شاباش کے طور پر تنخواہ کے علاوہ بجٹ کا 55 فیصد انعام میں مل رہا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ سے definition چاہتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ definition بتادیں، کوئی SOP بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ان کے دو سوال ہیں۔ جو یہ تفصیل پوچھ رہی ہیں یہ اس سے اگلے والے سوال سے متعلق ہے۔ اس سوال نمبر 8325 میں انہوں نے ڈسٹرکٹ اٹارنی ایوان عدل اور ڈسٹرکٹ اٹارنی پنجاب سروس ٹریبونل کا پوچھا تھا وہ تفصیل دے دی ہے۔ اس سے آگے سوال آرہا ہے یہ تفصیل اس میں پوچھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ میں جواب میں عرض کر دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر SOP نہیں بتانا تو یہی بتادیں کہ کون سے ایسے افسران ہیں جن کو یہ دیا جانا ہے، ان کے نام ہی بتادیں تاکہ مجھے پتا تو چلے کہ کون اتنے خوش قسمت ہیں؟

جناب سپیکر: نام بتانے کے لئے پھر آپ کو علیحدہ سوال کرنا پڑے گا بہر حال وہ آپ کو پالیسی بتا دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ہمارا جو ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس ایوان عدل میں ہے اس میں ڈسٹرکٹ اٹارنی ہے، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی ہے، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی ہے، سپرنٹنڈنٹ اور اسٹنٹ ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سٹاف ہے جس میں سٹینو ہے، سپیشل کلرک ہے اور دیگر کلاس 4 کے ملازمین ہیں جو تقریباً پندرہ کی تعداد میں ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس پنجاب سروس ٹربیونل میں ہمارے ڈسٹرکٹ اٹارنی سپرنٹنڈنٹ اور کلاس4 کے ملازمین ہوتے ہیں جن کو Rules & Regulations کے مطابق الاؤنس یا تنخواہ وغیرہ دی جاتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!آپ کے سامنے ہم آئے دن محکموں کے متعلق سوالات کرتے ہیں کہ محکموں کے کیسز عدالتوں میں سالہا سال سے pending چلے آرہے ہیں۔ خاص طور پر جو قبضہ گروپ ہیں جنہوں نے سرکاری زمینوں پر قبضے کئے ہوئے ہیں ایسے کیسز میرا خیال ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں کورٹس میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، گپ شپ کے لئے آپ کے پاس لابی موجود ہے اگر آپ نے گپ شپ لگانی ہے تو ادھر چلے جائیں مہربانی کریں یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ سوال کر رہے ہیں اور آپ نے شور مچانا شروع کیا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہی تھی کہ جن افسران کے انہوں نے نام لئے ہیں یہ وہ افسران ہیں جن کی وجہ سے اس وقت ہمارے کئی ایسے بڑے بڑے محکموں کی سرکاری اراضی پر قبضہ گروپ قابض ہیں۔ ان افسران کی کارکردگی پر ہم یہاں debate کرتے رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سرکاری وکیل پیش ہوا، عدالت نے تاریخ دے دی اور سالہا سال سے تاریخیں پڑ رہی ہیں۔ ان کی کیوں نہیں efficiency چیک کی جاتی اور ان کو اتنا کیوں نوازا جا رہا ہے؟ میں نے نام پوچھے تھے نام بھی نہیں بتائے۔ افسران کی تفصیل تو میرے پاس ہے میں نے تو پوچھا ہے کہ وہ کون خوش نصیب افسران ہیں جو سرکاری تنخواہ بھی لے رہے ہیں، وظیفے بھی لے رہے ہیں اور ان کو کام نہ کرنے کی شاباش بھی مل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جو اچھا کام کرے اس کو شاباش دینی چاہئے یا نہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!کام بھی تو نظر آئے۔ یہ تو بتائیں کہ کس بندے کو کتنی تنخواہ دے رہے ہیں؟ یہ detail مجھے الگ سے بتائیں۔

جناب سپیکر: وہ بندہ تو آپ پوچھیں گے پھر وہ بتائیں گے کہ اس کو کتنی تنخواہ مل رہی ہے اور کتنا الاؤنس مل رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اصل میں بات یہ ہے کہ یہ جو ہمارے ڈسٹرکٹ اٹارنی ہیں ان کا جتنا بھی وہاں عملہ ہے ان کو رولز اور قانون کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے اور رولز سے ہٹ کر کسی کو بھی کوئی ادائیگی نہیں کی جاتی۔ اسی طرح ایوان عدل کے ساتھ ہمارے جو سروس ٹربیونل میں ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ان کا پورا عملہ ہے جو کہ حکومت کے مقدمات چاہے سروس ٹربیونل میں ہوں یا ڈسٹرکٹ کورٹس میں ہوں یہ پورا سٹاف ان کی پیروی کرتا ہے اور ان کو رولز کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے لیکن کسی پر نوازش کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! میرے خیال میں اس پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی کون سے سوال پر؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی سوال پر۔

جناب سپیکر: جی، وہ کون سا سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو محترمہ فائزہ احمد ملک کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے سوال بتائیں ناں، وہ کون سا سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے سوال نمبر تو بول دیا ہے میں تو اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں، کیا کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جو بات کرنے لگا ہوں وہ بہت اہم ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مجھے بات بھی مکمل کرنے دی جائے اور میں محکمہ سے سوال بھی کروں گا۔ اس وقت جو ہمارا

جوڈیشل سسٹم ہے جس میں یہ ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ججز ہیں ان پر بے پناہ اخراجات ہوتے ہیں۔ اب ایک سول جج جب induct ہوتا ہے تو پہلی تنخواہ لاکھ روپے کے قریب ملتی ہے، ججوں کو گاڑیاں بھی دی گئی ہیں، اب وکلاء کی تعداد بھی لاکھوں میں پہنچی ہوئی ہے لیکن صورتحال یہ ہے کہ غریب آدمی کو انصاف نہیں ملتا۔

جناب سپیکر! میں اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کرتا ہوں کہ میرے ایک دوست نے 1964 میں پراپرٹی کے dispute پر مقدمہ دائر کیا، 2004 میں 40 سال بعد وہ مقدمہ سپریم کورٹ میں تین سال pending رہا۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ تو بتائیں کہ اس سوال سے اس کی relevancy کیا بنتی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی سے relevant بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 1964 میں جب ایم پی اے تھا اور میں نے اسلام آباد جا کر مقدمہ لگوایا، سپریم کورٹ کے دو ججوں نے سماعت کی، انہوں نے پانچ منٹ کے اندر decision دیا کہ سول جج از سر نو اس کی سماعت کرے۔ یہ جو جوڈیشل سسٹم کے اندر اتنی طوالت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ اس پر تجویز دیں، وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن یہ سوال نہیں بنتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ کیا یہ سارے جوڈیشل سسٹم کو renovate کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، آپ اس جوڈیشل سسٹم کو improve کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ہم تو عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کرتے ہیں لیکن فیصلہ کرنا تو جج صاحبان کا اپنا کام ہے۔ ہم رولز کے مطابق عدالتوں میں مقدمات کی سرکاری سطح پر عوام کی طرف سے پیروی کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان مقدمات کے لئے ایک نظام یا سسٹم پنجاب اسمبلی بنا سکتی ہے اور اس کو time limit کریں تو یہ معاملہ بنے گا ورنہ غریب آدمی فوجداری اور سول مقدمات کو لڑتے لڑتے رل جاتا ہے اور نسلیں ختم ہو جاتی ہیں لیکن فیصلے نہیں ہوتے تو کیا اس نظام کو تبدیل کرنا اسمبلی کی ذمہ داری نہیں ہے؟ میں نے جو point raise کیا ہے اس تجویز پر۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 8988 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک! آپ کا دوسرا سوال جو ساتویں نمبر پر ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9071 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے ملازمین اور بجٹ کی تفصیل

* 9071: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا سال 17-2016 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس کے آفسز لاہور اور کتنے دیگر شہروں میں کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) کتنے مقدمہ جات کی پیروی یکم جولائی 2016 سے آج تک کس کس عدالت میں کی گئی ہے؟

(ہ) کیا کسی کیس کی پیروی کے لئے کسی وکیل کی خدمات حاصل کی گئی تھیں تو اس وکیل کا نام، پتا جات اور اس کو کتنی رقم دی گئی، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(و) کیا ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر نے پرائیویٹ وکلاء کی خدمات کے لئے کوئی پینل تشکیل دیا ہوا ہے تو اس پینل میں شامل وکلاء کے نام، پتا جات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):

(الف) ریکارڈ کے مطابق ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا17۔2016کا کل بجٹ ۔/33,85,23,000روپے تھا جس میں سے۔/33,20,55,145روپے صرف کیا گیا، تفصیل تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر لاہور ہائی کورٹ لاہور، کے علاوہ بہاولپور بنچ، راولپنڈی بنچ، ملتان بنچ اور اسلام آباد میں ہیں۔

(ج) ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایڈووکیٹ جنرل آفس ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں گورنمنٹ کے کیسز کی پیروی کرتا ہے۔2016سے آج تک تقریباً10ہزار کیسز کی پیروی کی گئی ہے۔

(ہ) ایڈووکیٹ جنرل آفس میں مذکورہ عرصہ کے دوران کسی پرائیویٹ وکیل کی خدمات حاصل نہ کی گئیں۔

(و) ایڈووکیٹ جنرل آفس میں پرائیویٹ وکلاء کا کوئی پینل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!(د)جز میں مجھے جواب دیا گیا ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل آفس ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں گورنمنٹ کے کیسز کی پیروی کرتا ہے۔2016 سے آج تک تقریباً 10ہزار کیسز کی پیروی کی گئی ہے تو میں جاننا چاہوں گی کہ ان کیسز کی نوعیت کیا تھی؟چند ایک کی بتا دیں، ظاہر ہے دس ہزار کی نہیں بتا سکتے اور ان کی ابھی تک پیروی پوزیشن کیا ہے؟میں دہرا دوں کہ یہ کیس کس نوعیت کے تھے اور اب تک ان کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اصل میں یہ کیسز جو ہیں جن میں مقدمات کی پیروی کی گئی وہ تقریباًدس ہزار کے قریب ہیں۔ہمارے ایڈووکیٹ جنرل صاحب کا آفس لاہور ہائیکورٹ مین بنچ میں ہے اس کے علاوہ بہاولپور، راولپنڈی اور ملتان بنچ میں

آفس ہیں مزید اسلام آباد میں ایک آفس ہے جو کہ تمام صوبوں کے جتنی بھی بنچز ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہے اسلام آباد میں بھی پنجاب گورنمنٹ کے متعلقہ جتنے کیسز ہیں ان کی پیروی کرتے ہیں۔ تقریباً دس ہزار کیسز کی پیروی کی گئی تمام کی تفصیل فوری طور پر ممکن نہیں ہے لیکن ان کو میں یہ بتا سکتا ہوں کہ یہ جتنے ہمارے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ہیں انہوں نے جتنے جتنے کیسز کی پیروی کی ہے وہ فہرست میرے پاس مکمل موجود ہے لیکن دس ہزار مقدمات کی پوری تفصیل کہ وہ کس نوعیت کے تھے اور ان کا کیا بنا، وہ pending ہیں یا فیصلہ ہو گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سوال ان سے دوبارہ پوچھ لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے دس ہزار مقدمات کی تفصیل تو مانگی نہیں، وہ دو مقدمات کی تفصیل دیتے نہیں تو دس ہزار مقدمات کی تفصیل کیسے دیں گے۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کہ جن الاؤنسز کا میرے پچھلے سوال میں ذکر تھا، یہ الاؤنسز انہی لوگوں کو دیئے جاتے ہیں تو میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ کیسز کی نوعیت کیا ہے؟ یہ majority cases کا بتا دیں کہ کس نوعیت کے کیس تھے اور ان کے فیصلے ہو گئے ہیں یا ابھی تک وہ کیسز سالہا سال سے pending ہی چلے آ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، کس نوعیت کے کیس ہیں، گورنمنٹ کے خلاف جو بھی کیسز ہیں وہ ان کی پیروی کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کر دوں کہ ہمارے جتنے بھی ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ہیں ان تمام کی فہرست میرے پاس ہے۔ مثلاً ہمارے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل محمد عظیم ملک ہیں ان کی پیروی کرنے سے 95 کیس dispose of ہوئے، 17 کیس dismiss ہوئے اور اس طرح withdrawn cases پندرہ ہیں اس طرح ان کے total two allow ہوئے ہیں انہوں نے 164 مقدمات کی سپریم کورٹ میں پیروی کی۔ اسی طرح جناب امتیاز احمد خان ہیں ان کے 102 disposed of cases ہیں، 40 dismissed cases ہیں، اس طرح 19 withdrawn cases ہیں اور انہوں نے ٹوٹل 213 کیسوں کی پیروی کی۔ اسی طرح

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ملک وسیم ممتاز ہیں ان کےcases dispose of کی تعداد196 ہے انہوں نے ٹوٹل332 مقدمات کی پیروی کی۔اس طرح ہمارے جتنے بھی ایڈیشنل جنرل ہیں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!انہوں نے جتنے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے نام لئے ہیں تو مجھے صرف یہ بتادیں کہ انہوں نے کتنے برس لگا کر یہ کیسز نمٹائے ہیں؟یعنی تین سال،چار سال یاپانچ سال؟

جناب سپیکر: جی، نہیں، یہ سوال نہیں بنتا۔ آپ کی مہربانی، آپ کوئی اور سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ جی،اگلا سوال کن کا ہے؟

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

محکمہ قانون و پارلیمانی امور کے بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8988: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امورازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ قانون وپارلیمانی امور کا سال16-2015اور17-2016 کا کل بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) اس محکمہ کے قیام کے مقاصد کیا ہیں نیز اس کے صوبہ میں ملازمین کی تعداد ،عہدہ اور گریڈوار بتائیں؟

(ج) اس کے صوبائی دفتر سول سیکرٹریٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان میں سے کتنے مستقل ،کتنے عارضی اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(د) کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کے نام،عہدہ،گریڈیا تنخواہ کاpackage بتائیں؟

(ہ) کیا کنٹریکٹ پر جو ملازم کام کر رہے ہیں ان کی بھرتی کے لئے کبھی اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اگر ہاں تو اس کی تفصیل بتائیں؟

(و) کیا ان کنٹریکٹ ملازمین کی تعیناتی قاعدہ / قانون کے مطابق ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) محکمہ قانون وپارلیمانی امور کا سال16۔2015 اور17۔2016 کا کل بجٹ مدوار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ قانون وپارلیمانی امور کے قیام کے درج ذیل مقاصد ہیں:

(الف) صوبہ میں قانون سازی اور پارلیمانی امور کی انجام دہی۔

(ب) حکومت کے انتظامی محکمہ جات کو قانونی مشاورت کی فراہمی اور مراسلہ جات کی درستی۔

محکمہ قانون وپارلیمانی امور پنجاب سول سیکرٹریٹ آفس لاہور اور مذکورہ آفس کے زیر انتظام سولیسٹر آفس پنجاب، ایڈووکیٹ جنرل آفس پنجاب اور ایڈمنسٹریٹر جنرل اینڈ آفیشیل ٹرسٹیز آفس پنجاب کے ملازمین کی تعداد بلحاظ عہدہ و گریڈ بالترتیب تتمہ (ب، ج، د، ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ملازمین کی تفصیل تتمہ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ تفصیل تتمہ (ص) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ قانون وپارلیمانی امور پنجاب سول سیکرٹریٹ آفس لاہور میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کی بھرتی وزیر اعلیٰ کی تشکیل کردہ سلیکشن کمیٹی اور پنجاب سروس کمیشن کے ذریعے باقاعدہ اخبار اشتہار کے بعد کی جاتی ہے۔

(و) ملازمین قواعد وضوابط کے مطابق بھرتی کئے گئے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، پہلے مجھے extension لینے دیں۔ جی، سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2013، 16-2015 اور 18-2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، 5، 18، 20 بابت سال 2015، 20، 35 بابت سال 2016، 2، 3، 6، 9، 11، 13، 15، 16 بابت سال 2017، 2 بابت سال 2018 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 29۔مارچ سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، 5، 18، 20 بابت سال 2015، 20، 35 بابت سال 2016، 2، 3، 6، 9، 11، 13، 15، 16 بابت سال 2017، 2 بابت سال 2018 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 29۔مارچ سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، 5، 18، 20 بابت سال 2015، 20، 35 بابت سال 2016، 2، 3، 6، 9، 11، 13، 15، 16 بابت سال 2017، 2 بابت سال 2018 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 29۔مارچ سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں۔ میں رخصت کی درخواستیں پڑھوالوں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد شاویز خان

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی جناب محمد شاویز خان، ایم پی اے، پی پی۔17 مورخہ 29۔ جنوری تا19۔ فروری2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ مدیحہ رانا، ایم پی اے، ڈبلیو346 کی جانب سے مورخہ 20۔ فروری2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار بہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: سردار بہادر خان میکن، ایم پی اے، پی پی۔38 کی جانب سے مورخہ 9۔ فروری2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ نسیم لودھی، ایم پی اے، ڈبلیو۔314 کی جانب سے مورخہ 5 اور 6۔ فروری 2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اکرام

سیکرٹری اسمبلی: چودھری محمد اکرام، ایم پی اے، پی پی۔122 کی جانب سے مورخہ 26۔ فروری2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا محمد اقبال ہرنہ

سیکرٹری اسمبلی: رانا محمد اقبال ہرنہ، ایم پی اے، پی پی۔121 کی جانب سے مورخہ 26۔ فروری2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ذوالفقار غوری

سیکرٹری اسمبلی: جناب ذوالفقار غوری، ایم پی اے، این ایم۔370 کی جانب سے مورخہ 26۔ فروری 2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ ثوبیہ انور ستی، ایم پی اے، ڈبلیو۔325 کی جانب سے مورخہ 29 تا31۔ جنوری 2018 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: شکریہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

M.CATاور E.CAT کے معاملے پر تشکیل دی گئی خصوصی کمیٹی نمبر9 کی رپورٹ کو adopt کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ آپ نے ایک سپیشل کمیٹی نمبر9 بنائی۔ اس سپیشل کمیٹی نمبر9 کے اندر ایک M.CAT matter اور E.CAT کے بارے میں تھا۔ چیئر نے مہربانی کرتے ہوئے کمیٹی بنا دی جس میں ٹریژری بنچ کے دوست بھی شامل تھے، اپوزیشن کی طرف سے بھی نمائندگی تھی، جماعت اسلامی، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی کی بھی نمائندگی تھی، تمام دوست شامل تھے۔ اس کمیٹی کے اندر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، اس کے اندر کون ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کمیٹی کے اندر سیر حاصل سر۔۔۔ سیر حاصل۔

جناب سپیکر: سیر حاصل کیا؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شیر حاصل نہیں۔ سیر حاصل۔ (قہقہے)
یعنی کہ detail میں گفتگو ہوئی۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! شیر، شیر، شیر

جناب سپیکر: شیر نہیں کہا، انہوں نے سیر حاصل کہا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بات کر لینے دیں، serious issue ہے، پھر اس کے بعد اس کا جواب بھی میں دے دیتا ہوں۔ یہ تھوڑی سی serious گفتگو ہے، اگر ان کے اوپر سے نہ گزرے تو سن لیں، اگر اوپر سے گزارنی ہے تو پھر نعرے لگاتے رہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہیں اس مقصد کے لئے اسمبلی میں نہیں لایا گیا تھا، جس مقصد کے لئے لایا گیا تھا وہ میں بیان کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی نمبر9 بنائی گئی، اس کے اندر بچے اور بچیاں اور ان کے والدین کا فیسوں کے ذریعے جو استحصال ہو رہا تھا اس کو وہاں پر بیان کیا گیا۔ کمیٹی کے چیئرمین راجہ قمر الاسلام نے اس پر کافی میٹنگز conduct کیں، اس میں جو سٹیک ہولڈر پرائیویٹ سیکٹر کے تھے ان کو بھی بلایا گیا، گورنمنٹ سیکٹر کے بھی بلائے گئے، اس پر لمبی چوڑی گفتگو ہوتی رہی، پھر اس کی consensus کے ساتھ

تمام ممبرز نے ایک رپورٹ بنائی اور اس رپورٹ کو اسمبلی کے اندر lay کر دیا، پہلے report interim آئی، پھر final report آ گئی، اس کو ہم نے lay کر دیا، اب آپ نے اس کو adopt کرنا ہے، میری آپ سے request ہے کہ اگر جتنا عرصہ ہم نے کوئی legislation اس ایوان کے اندر کرنی ہو تو باہر جا کر ڈپٹی سیکرٹری کے ذریعے ہم مارشل لاء لگا دیتے ہیں کہ باہر کوئی نہیں جائے گا اور سارے اندر رہیں گے۔ کیا یہ جو issue ہے، جو ایک آدمی کا، ایک عام بچے کا issue ہے، غریب کے بچے کا issue ہے، جو ڈیرہ غازی خان میں رہتا ہے یا دور دراز کے علاقے میں رہتا ہے یا لاہور کے علاقے میں رہتا ہے، جو فیسیں نہیں دے سکتا تو کیا ہم سب کا حق نہیں بنتا کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں؟

جناب سپیکر! اگر آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے ایک کمیٹی بنا دی، آپ نے بہت زبردست کام کیا، پھر اس کمیٹی کی اہمیت تو یہی ہے کہ ہماری رپورٹ آئی ہے اسے adopt کیا جائے، اب ایوان کا ٹائم ویسے بھی ختم ہو رہا ہے اور دو تین مہینے چلے گا، سلسلہ ہو گا، کتنی دفعہ ہونا، نہیں ہونا، میری request ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی کی طرف سے بتایا گیا کہ وزیر قانون موجود نہیں ہیں)

مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنا مدعا بیان کر لوں۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس پر کل بات کر لیں گے، کوئی بات نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ صرف میری گزارش سن لیں، آج ویسے بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور اس کے اوپر آپ نے مجھے بولنے کا موقع دے دیا ہے، آپ کی مہربانی۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہماری طرف سے جو recommendations ہیں ان recommendations کو adopt کیا جائے، جو Federal level کے اوپر آپ نے اس کو take up کرنا ہے، اس کو کیا جائے تاکہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے ایک عام بچے اور بچی کو، ان کے غریب والدین کو ذہنی سکون دیا جائے اس لحاظ سے کہ وہ لاکھوں روپیہ فیس نہیں بھر سکتے۔ M.CAT اور E.CAT کے بارے میں رپورٹ کے اندر ایسی ایسی خوفناک چیزیں آئی ہیں کہ وہاں پر وی سی جو تھے، وہ وی سی اپنی بات بیان کر رہے تھے اور وہاں پر جو کنٹرولر ڈاکٹر فاطمہ تھیں، صرف اس ڈاکٹر فاطمہ کے minutes کمیٹی نے ریکارڈ کئے ہوں گے، میری request ہے کہ وہ پڑھ لیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ جناب اربوں روپیہ، وہ کنٹرولر کہہ رہی تھی،

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی جو کنٹرولر تھی وہ یہ کہہ رہی تھی کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کس طرح سے پیپر بنا کر آؤٹ کیا جاتا ہے اور پیسے بنائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے، یہ میرا ذاتی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سب کا issue ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، سب کا issue ہے۔ پلیز اس کو take up کریں۔

جناب سپیکر: آپ کل اس پر motion لائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کمیٹی میں ٹریژری بنچ کی طرف سے لوگ زیادہ تھے، ہم کم تھے لیکن آپس میں ہم سارے ایک page پر تھے، سب نے ایک دوسرے کی بات کو second کیا، consensus کے ساتھ مانا اور ایک بندے نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی۔ میری request ہے کہ اس رپورٹ کو adopt کیا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری لاء سے کہیں کہ مجھے مل کر جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں طاہر خلیل سندھو صاحب سے بھی کہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد ذرا تھوڑا سا ٹائم نکالیں، مجھے مل کر جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چیئرمین صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! تشریف رکھیں، ذرا ان کو بات کرنے دیں۔ ان کے متعلقہ بات ہے، پھر میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں بھی اسی بات پر اس ایوان کے چند قیمتی منٹ لوں گا۔ اس ایوان نے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس میں اپوزیشن اور حکومت کی تمام نمائندگی موجود تھی، اس کمیٹی نے اس issue کو thrash کیا، یہ issue پنجاب کے ان لاکھوں بچوں کا basically مسئلہ ہے کہ جو لائق ترین ہیں، جو کہ aspire کرتے ہیں، جو میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹیز میں آنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور جس طریقے سے ان کا استحصال ان اکیڈیمیز کے ہاتھوں ہو رہا تھا اس کے لئے کمیٹی نے ایک balanced view لیا اور یہ ایک متفقہ فیصلہ تھا۔

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس ایوان کا متفقہ فیصلہ تھا تو ہم نے قواعد کے عین مطابق ایک interim report پیش کی، پھر پتا چلا کہ اس interim report میں شاید کوئی lacuna legal تھا جو کہ میری دانست میں نہیں تھا، بہر حال پھر دوبارہ وہ کمیٹی بیٹھی اور انہوں نے متفقہ طور پر پھر ایک final report پیش کی اور یہ صرف ایوان کی recommendations ہیں کیونکہ obviously یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے تو ان recommendations کو بھی اتنی تاخیر کا شکار کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے، اس پورے ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبرز کی اس میں متفقہ ایک opinion ہے، یہ کمیٹی جب بنائی جاتی ہے تو اس کے پیچھے wisdom یہی ہوتا ہے کہ یہ ایوان کی نمائندگی کریں گے اور details میں deliberate کریں گے اور جمہوریت کا یہ اصول ہے کہ جو ایوان ہے basically it works in committees تو اگر کمیٹی کی رائے کو اس طرح پس پشت ڈال دیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی روایت قائم نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کو فوری طور پر ایوان میں take up کیا جائے۔ ایوان میں ان ممبرز کے سامنے رکھا جائے اور ایوان کی جو متفقہ رائے ہو اسے حکومت پنجاب، وفاقی حکومت کے سامنے پیش کرے چونکہ اس میں PMDC اور پاکستان انجینئرنگ کونسل کے رولز حائل ہیں ورنہ ہم ان بچوں کے ساتھ ناانصافی کے مرتکب ہوں گے جن کے والدین پنجاب کے طول و عرض میں ان کے مستقبل کے لئے خواب دیکھتے ہیں۔ میری یہی گزارش تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ذرا ادھر کی بات تو سن لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات بھی اسی موضوع پر ہے لہذا وہ بھی اسی کے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ الحمدللہ! آپ نے جس طرح اس issue کو take up کیا یہ بہت ہی اچھا اقدام ہے۔ ہر جگہ پر آپ کا conduct discuss ہوا اور سٹینڈنگ کمیٹی کے مختلف sessions ہوئے اور میں انجینئر قمر الاسلام صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اسے بہت اچھے طریقے سے conduct کیا اور ہر ایک کو پورا موقع دیا۔ جو محروم رہنے والے دیہی ذہین بچے ہیں ان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، یہ خالی اکیڈمیز نہیں ہیں بلکہ UHS کے اہلکار بھی پوری طرح اس استحصال کے اندر شریک ہیں۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میں نے یہ پرچہ پچیس لاکھ روپے میں خریدا چونکہ میں پرائیویٹ میڈیکل کالج کی زیادہ فیس نہیں بھر سکتا تھا پھر میں نے یہ پرچہ پچیس پچیس ہزار روپے میں آگے sale کر کے اپنے پیسے پورے کئے۔ کنٹرولر ڈاکٹر فاطمہ نے بھی اسے second کیا کہ ایک عرصے سے یہ پریکٹس چل رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے اس معاملہ کو priority پر لیا اس بارے میں ہماری طرف سے ایک comprehensive سفارش جانی چاہئے اور سٹیڈنگ کمیٹی نے جو approve کیا ہوا ہے وہ من و عن منظور کر کے اس پر implement کروانے کے لئے جتنے بھی طریقہ ہائے کار ہو سکتے ہیں انہیں adopt کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اب منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سارے ایوان کا concern تھا میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس رپورٹ کو اسمبلی میں کسی motion کے تحت لے آئیں اور پھر اس پر discuss کر کے اسے adopt کر لیتے ہیں اس کے بعد اسے گورنمنٹ کو بھیج دیا جائے گا چونکہ اس پر سب کا unanimous concern ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اسے کل لے آئیں۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسے سارے دوستوں نے بھی کہا اس پر پورے ایوان کا consensus ہے پھر اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے تھی۔ دو تین ماہ سے یہ رپورٹ بنی پڑی ہے

اور ہر گزرتے دن کے ساتھ والدین کے اندر بے چینی اور روز بروز اضطرابی کیفیت بڑھتی جارہی ہے۔ میں سمجھتاہوں کہ اسی اجلاس کے دوران آپ اسے کل یاپرسوں لے آئیں اوروہ رپورٹ ایوان کے اندر پیش ہو۔ اگر اس پر کسی نےdebate کرنی ہے تو کرے ورنہ اسےadopt کیا جائے۔

جناب سپیکر: اسے کل ہی لے آئیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اسے کل لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتاہوں۔

جناب سپیکر: کوئی اور بات ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ اور بات ہے۔ گزارش ہے کہ۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): شاہ صاحب! پہلی بات ختم ہو لینے دیں میں نے جناب سپیکر سے گزارش کی ہے کہ اسے کل کے لئے رکھ لیں، اس کے بعد اسےadopt کر لیں گے اور رولز کے مطابق اسے فوری طور پر کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس اجلاس کے شروع ہی میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اندر بھی بڑی بحث ہوئی اور ہماری طرف سے بھی بار بار اس issue کو اٹھایا جارہاہے کہ گنے کا مسئلہ ایوان کی خواہش کے مطابق حل نہیں ہو پارہا۔ آپ نے دو تین بار حکم دیا کہ منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب آکر ہمیں brief کریں بوجہ وہ pending ہوتا رہا۔ اس وقت بھی کسان کا بری طرح استحصال جاری ہے اور یہ خدشہ ہے کہ شوگر ملیں گنے کی کرشنگ پہلے بند کر دیں گی۔ میں گزارش کروں گا کہ ایوان شوگر ملوں کو کرشنگ کے لئے 15۔ اپریل تک پابند کرے اور اس بارے میں پوری طرح صحیح briefing دی جائے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ جمعرات کو فوڈ منسٹر صاحب ایوان میں آئیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن و کلچر (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں کچھ گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن و کلچر (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں دوبارہ اس انٹری ٹیسٹ اور اس issue پر آنا چاہتی ہوں چونکہ میں ایوان میں وہ متاثرہ ماں ہوں جس کی بچی نے اس سال یہ سب face کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ فوری طور پر اس issue کو ایوان میں take up ہونا چاہئے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کمیٹی میں کیا ہوا اور وہاں سے کیا recommendations آئیں لیکن میں نے اسے personally observe کیا ہے اور میں اس تمام process سے خود گزری ہوں میری بچی نے وہ agony برداشت کی ہے اس لئے اسے کل لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: کل اسے take up کیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن و کلچر (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میری بڑی دردمندی کے ساتھ گزارش ہو گی کہ یہ سارے بچوں کا معاملہ ہے خدا کے واسطے اس پر سیاست نہ کریں اور وعدہ کریں کہ کل اس پر کورم پوائنٹ نہیں ہو گا ہم نے اس پر بات کرنی ہے اور پھر اس کا کوئی حل نکالنا ہے تاکہ اگلے بچوں کو تکلیف برداشت نہ کرنی پڑے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے۔ I agree

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں اس میں ایک clarification کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسے motion کی صورت میں لانے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ کمیٹی کی رپورٹ موجود ہے اور وہ ایوان میں lay ہونی چاہئے اور انشاءاللہ ایوان اسے approve کرے گا۔

جناب سپیکر! میں دوسری clarification یہ کروں گا کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ ان بے قاعدگیوں کا تھا جو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی طرف سے ہوئیں جن میں پیپر out ہونے کا

issue بھی تھا۔ ظاہر ہے اگر پیپر out ہو تو پیپر پھر بیچنے کا issue تھا یہ اس کا ایک component تھا اور اس کے بعد سسٹم close نہیں کئے جاتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے اسے take up کیا اور اس وقت کے ذمہ دار وائس چانسلر تھے He was sent behind the bars اگر کوئی کہے کہ اس کی انکوائری ہونی ہے تو وہ اپنی جگہ ہوتی رہے گی۔ اس کا اکیڈمک پہلو یہ ہے کہ اب بورڈز بوٹی مافیا سے پاک ہو چکے ہیں اور جو بچہ دو سال پڑھنے کے بعد دسویں کا امتحان دیتا ہے پھر دو سال مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے تو اس کے مقابلے میں اس ایک گھنٹے کے ٹیسٹ کی کیا weightage ہونی چاہئے یہ سوال ہے اور بد عنوانی والا معاملہ الگ چل رہا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جب آج یہ اجلاس adjourn ہو گا تو قمر الاسلام راجہ، خلیل طاہر سندھو اور میاں محمد اسلم اقبال مجھے چیمبر میں ملیں گے چونکہ ہم بیٹھ کر اس مسئلے کو اچھے طریقے سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ صبح کے وقت ٹیلیویژنز پر جو Morning Shows پیش کئے جاتے ہیں ذرا ان پر نظر ثانی کی جائے کہ ہم اپنی قوم کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں اور ہم اپنی بچیوں کو کیا سبق دے رہے ہیں۔ آپ سے التجا ہے کہ اس پر تھوڑی سی نظر ثانی ہونی چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ Morning Shows ختم کریں لیکن اس کا جو رنگ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ لکھ کر لائیں اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میرا ایک اور پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کام نہیں کرنے دینا صرف پوائنٹ آف آرڈر ہی چلنے ہیں۔ یہ تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے صرف قرارداد پر ہی بات کرنی ہے جس طرح میری بہن نے کہا Morning Shows کے حوالے سے میری بھی ایک قرارداد جمع ہوئی ہوئی ہے لیکن اس پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا۔ میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ قرارداد lucky draw کے ذریعے ہوتی ہے لیکن ایوان کے بعض ممبران پر تو luck اتنی مہربان ہے کہ ہر مرتبہ ہی ان کی luck کام کر جاتی ہے۔ بعض ممبران اتنے اہم issues ایوان میں جمع کرواتے ہیں لیکن ان کی luck کے ساتھ بنتی نہیں ہے

۔

جناب سپیکر: جی، جناب رمضان صدیق بھٹی، ڈاکٹر مراد راس کی تحریک التوائے کار نمبر 1197/17 کا جواب دیں۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب کدھر ہیں؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

معزز ممبران: ٹائم دیکھیں پورے 12 بج چکے ہیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: معزز ممبران! تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہے اور پارلیمانی سیکرٹری تحریک کا جواب دے رہے ہیں ان کو جواب دینے دیں۔ اس کے بعد سردار صاحب کو ٹائم دیتے ہیں۔

نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑک پر غیر قانونی پارکنگ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نیلا گنبد پارکنگ سٹینڈ منظور شُدہ ہے۔ یہاں پر جدید پارکنگ کو اپنانے اور عوام کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے میٹر پارکنگ سسٹم بنایا ہوا ہے۔ اس سسٹم کے تحت نیلا گنبد پارکنگ سٹینڈ کو چلایا جا رہا ہے۔ اس سسٹم کے نفاذ کے تحت گاڑیوں کو کم از کم وقت پارکنگ ایریا

لائن میں کھڑا کیا جاتا ہے اور ٹریفک کے مسائل کو کنٹرول کیا جاتا ہے تاکہ ٹریفک کی روانی میں کوئی خلل نہ پڑے۔

جناب سپیکر! گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، بابر مارکیٹ کے اطراف میں اور کچھ دوسرے ایسے corners ہیں کہ جہاں پر ٹریفک پولیس کی طرف سے پارکنگ منع کی گئی ہے تو وہاں پر ہم پارکنگ نہیں کرواتے۔ تمام پارکنگ سٹینڈز لاہور پارکنگ کمپنی کے زیر سایہ چل رہے ہیں۔ جہاں تک پارکس کا تعلق ہے تو وہاں پر پی ایچ اے پارکنگ سسٹم کے مطابق پارکنگ کروائی جاتی ہے کیونکہ پی ایچ اے کا اپنا پارکنگ سسٹم اور parking areas ہیں۔

جناب سپیکر! نیلا گنبد کے درمیان گرین بیلٹ اور پارک بنا ہوا ہے۔ وہاں پر فوارے لگے ہوئے ہیں اور وہ بالکل چالو حالت میں ہیں۔ ان دنوں وہ فوارے بند ہیں کیونکہ آج کل ڈینگی مچھر کی افزائش کا موسم ہے۔ اس پارک کے پودوں اور پھولوں کو پی ایچ اے maintain کر رہا ہے۔ وہاں پر سائیکل یا موٹر سائیکل کو مرمت کرنے کے لئے تھوڑی بہت عارضی encroachment ہوتی ہے کیونکہ وہ سائیکلوں کی ایک بڑی مارکیٹ ہے۔ کارپوریشن اس encroachment کو ہٹا دیتی ہے۔ وہاں پر گندگی کے ڈھیر ہیں اور نہ ہی پارک خراب ہے البتہ فوارے ڈینگی مچھر کی افزائش کے موسم کی وجہ سے بند ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ہم 22۔مارچ 2018 کو World Water Day منائیں گے لیکن بدقسمتی سے اگر آپ دریائے راوی کے old bridge کے نیچے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس پُل کے دونوں طرف قبضہ مافیا نے دریا کے اندر قبضہ کیا ہوا ہے اور وہاں پر بھینسوں کا باڑہ بنا ہوا ہے۔ وہاں پر انسانوں اور جانوروں کا فُضلہ direct پانی کے اندر جا رہا ہے۔ ہم 22۔مارچ کو Water World Day منانے جا رہے ہیں۔ لاہور کارپوریشن کا عملہ اس قبضہ مافیا کے سامنے بالکل بے بس نظر آ رہا

ہے۔قبضہ مافیا اب دریائے راوی کے اندر تک پہنچ چکا ہے اور اسی طرح اس دریا کے اندر لاہور کا سارا waste بھی جارہا ہے۔

جناب سپیکر!میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر فوری طور پر action لیا جائے اور اس قبضہ مافیا سے دریا کو نجات دلائی جائے۔وہاں پر قبضہ مافیا نے دریا کے اندر بھینسوں کا پورا باڑا بنایا ہوا ہے۔یہ بھینسوں کا باڑا کس کی اجازت سے بنا ہوا ہے اور اس کو کون allow کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جناب رمیش سنگھ اروڑا!یہ جگہ کسی کی ملکیت ہو گی کیونکہ ایسے کوئی قبضہ نہیں کر سکتا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر!دریا کے اندر کس کی ملکیت ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جب کوئی زمین دریا کے اندر آجاتی ہے تو پھر بھی ملکیت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر!میں چاہوں گا کہ آپ اس بارے میں ایک کمیٹی constitute کر دیں جو وہاں پر جا کر جائزہ لے۔

جناب سپیکر: اروڑا صاحب!آپ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لائیں اور میں آپ کو بتاؤں گا کہ جو زمین دریا کے اندر آجاتی ہے اس کی ملکیت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ابھی آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر67/18ڈاکٹر محمد افضل اور ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔جی،ڈاکٹر صاحب!

جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع کے دارالامانوں میں خواتین غیر محفوظ ہونے کا انکشاف

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 25۔جنوری2018 کی خبر کے مطابق ملتان سمیت جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع کے دارالامانوں میں بھی خواتین غیر محفوظ ہیں۔یہاں بھی انہیں پناہ نہیں مل رہی۔آئے روز خواتین کے اغواء، فرار اور harassment کے واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں۔اس کے باوجود حکام خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ذرائع کے مطابق ملتان ، مظفر گڑھ، خانیوال، راجن پور، ڈیرہ غازی

خان، رحیم یار خان، وہاڑی، بھکر، لیّہ، لودھراں، بہاولنگر، بہاولپور، جھنگ، میانوالی اور دیگر اضلاع میں معاشرے اور اپنوں کے ہاتھوں ستائی خواتین کو تحفظ دینے کے لئے قائم دارالامان مسائل کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ مرد سٹاف کی جانب سے خواتین کو ذہنی جسمانی اور جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے۔ رقم لے کر زبردستی اور غیر قانونی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی عام ہے۔ متعدد دارالامانوں میں آئے روز خواتین کے اغواء کے واقعات بھی رپورٹ ہوتے ہیں جنہیں اکثر فرار قرار دیتے ہوئے کاغذات کا پیٹ بھرنے کے لئے انکوائریاں کرائی جاتی ہیں اور بعد ازاں فائلیں بند کر دی جاتی ہیں۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کو جواب کے لئےnext weekتکpendingکیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر نابینا افراد پر پولیس کا تشدد

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس وقت ایوان میںHuman Rightsکے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں کل کے ایک واقعے کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ کل وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر نابینا افراد پر پنجاب پولیس نے بے پناہ تشدد کیا، ان کو ڈُھڈے مارے گئے اور انہیں زخمی کیا گیا ہے۔ میریHuman Rightsکے منسٹر سے درخواست ہے کہ وہ اس پر کوئیactionلیں۔ وہ ہماریcommunityکا ایک محروم طبقہ ہے۔ ان کی بات کو غور سے سُننے کی بجائے کل ان پر ظلم و ستم ڈھایا گیا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر نوشین حامد نے جو بات point outکی ہے اس بارے میں انکوائریunder processہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو بصارت سے

محروم نہ کرے۔ ہمارے ان نابینا بھائیوں کو کچھ بصیرت سے محروم لوگ کھانا پہنچاتے اور اُکساتے ہیں کہ آپ اس طرح سے احتجاج کریں۔ ہماری حکومت نے ان نابینا افراد کے لئے پہلے ہی ملازمتوں میں تین فیصد کوٹا مخصوص کیا ہوا ہے۔ اب بھی ہم ان کے جائز مطالبات کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں تک کل کے واقعے کا تعلق ہے تو میں نے personally ساری چیزوں کو observe کیا ہے اور جو بھی ذمہ دار ہو گا قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے یہ تماشا لگا ہوا ہے۔ کوئی شوق سے یہاں آ کر احتجاج نہیں کرتا اور یہ بے چارے نابینا لوگ بھی مجبور ہو کر احتجاج کرتے ہیں۔ یہ سخت سردی میں بھی احتجاج کرتے رہے ہیں اور انہیں کھانے پینے اور رفع حاجت کے لئے بھی بہت سے مسائل کا سامنا رہا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر انسانی حقوق نے یہ کہہ دیا ہے کہ ان کے جائز مطالبات پورے کر دیئے جائیں گے، ہم ان سے رابطے میں ہیں اور کل کے واقعے کی inquiry بھی کر رہے ہیں۔ بھئی! پچھلے دو سال سے یہی تماشا لگا ہوا ہے۔ آپ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا اور پھر announce کیا کہ ان کے مطالبات ہم نے مان لئے ہیں۔ ان کے مطالبات کیا ہیں؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ سرکاری ملازمتوں میں disabled کا جو کوٹا ہے وہ ہمیں دے دیں۔

جناب سپیکر! بدقسمتی سے تمام تر یقین دہانیوں کے باوجود آج تک اس وعدہ پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ اگر حکومت اپنے کئے گئے ان وعدوں پر بھی عمل نہیں کرتی تو پھر ان بے چاروں کے پاس احتجاج کے علاوہ اور کیا طریق کار رہ جاتا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ وزیر انسانی حقوق Blind Association کے صدر اور سیکرٹری کو اپنے پاس بُلوا لیں اور وہ ان کو دکھائیں گے کہ حکومت کے نمائندوں نے ان کے ساتھ کون کون سے وعدے کئے تھے لیکن ان میں سے کسی ایک وعدہ پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ کاش! حکومت انہیں ملازمتوں میں تین فیصد کوٹا کے حساب سے نوکریاں مہیا کر دے اور ان کے جائز مطالبات کو عملی طور پر مان لے۔ یہ نہ ہو کہ چار یا چھ مہینے کے بعد وہ بے چارے تنگ آ کر دوبارہ اکٹھے ہو کر احتجاج کرنے

کے لئے آجائیں۔ کبھی وہ اسمبلی کے دروازے کے آگے احتجاج کرتے ہیں، کبھی میٹرو بند کرتے ہیں اور کبھی کسی اور جگہ پر جا کر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت گڈ گورننس کی بات کرتی ہے۔ کیا یہ گڈ گورننس ہے کہ آپ نابینا افراد کو چکر پہ چکر دیتے جا رہے ہیں؟ آپ seriously ان کو on board لیں اور ان کے ساتھ آپ نے جو وعدے کئے تھے ان کو پورا کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں قابل احترام میاں محمود الرشید سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جتنی بھی نوکریوں کے اخبارات میں اشتہارات آتے ہیں اُن میں معذور افراد کو 3 فیصد کوٹا دیا جا رہا ہے اور اگر میاں محمود الرشید چاہیں تو جن معذور افراد کو 3 فیصد کوٹا کے حساب سے ملازمتیں ملی ہیں جیسا کہ ایک معذور شخص کو پنجاب یونیورسٹی میں لیکچرار کی ملازمت ملی ہے اسی طرح کالجز میں بھی معذور افراد کو ملازمتیں دی گئی ہیں میں وہ تفصیل اس ایوان میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! جس طرح میاں محمود الرشید اُن کے صدر کی بات کر رہے تھے اصل میں اُن کے 8/9 صدر ہیں کیونکہ اُن کے اندر بھی بڑی grouping ہے لیکن میاں محمود الرشید نے جو بات out point کی ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ ایک تو معذور کوٹے پر من و عن عمل ہو رہا ہے اور میں اس معزز ایوان میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کہیں پر کوئی کمی و کوتاہی ہو گی اُس کو بھی لازماً دُور کیا جائے گا کیونکہ ہم اُن کے درد کو سمجھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف نے نوکریوں کا ذکر کر دیا ہے تو بات یہ ہے کہ اخبار میں ایک اشتہار آتا ہے اور میں یہاں پر WASA کی مثال دیتا ہوں کہ انہوں نے مختلف جگہ پر 400 لوگوں کو ٹیوب ویل آپریٹر بھرتی کرنا ہے وہاں پر جا کر ہزاروں لوگ apply کرتے ہیں چار مہینے گزرنے کے بعد اخبارات میں دوبارہ وہی اشتہار آجاتا ہے تو انہوں نے پہلے جو process کیا تھا وہ لوگ کہاں جائیں گے؟ تماشا یہ ہو رہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات سے پہلے انہوں نے تمام محکموں کے اندر کوٹا مقرر کر دیا ہے کہ درجہ چہارم کی ملازمتیں حکومتی ایم پی ایز اور ایم این ایز کو دینی ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے ایم ایس، سروسز ہسپتال نے شکایت کی تھی تو انہوں نے اُن کے خلاف انٹی کرپشن میں مقدمہ دائر کیا ابھی وہ معاملہ یہاں سپیشل کمیٹی میں چل رہا ہے اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کا ڈپٹی سیکرٹری سپیشل کمیٹی کی میٹنگ میں 3 دفعہ بلانے کے باوجود بھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر! یہ میرٹ کی بات کرتے ہیں، یہ گڈ گورننس کی بات کرتے ہیں لیکن انہوں نے مختلف محکموں کے اندر ہزاروں ملازمتوں پر ban لگایا ہوا تھا تو اب اگر ban lift ہوا ہے اخبار میں ایک اشتہار آتا ہے وہاں پر سارا process مکمل ہو جاتا ہے اُس کے بعد وزیر اعلیٰ ہاؤس سے ایک لسٹ آ جاتی ہے کہ آپ ان لوگوں کو appointment letter دے دیں۔ پہلے بھی یہی ظلم ہوا تھا آج پھر وہی ظلم ہونے جا رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ ملازمتیں میرٹ پر دے دیں آدھی ملازمتیں خود رکھ لیں اور آدھی ملازمتیں تو عوام الناس تک پہنچنے دیں تاکہ کسی غریب کا بچہ بھی میرٹ پر گورنمنٹ نوکری حاصل کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں میاں محمود الرشید سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اشتہار میں اقلیتی کوٹے کا ذکر نہیں تھا جس کو میں نے point out کیا تھا جس پر وہ اشتہار دوبارہ چھپا تھا یہ بات اس حد تک درست ہے لیکن کسی ایم پی اے یا کسی منسٹر کو درجہ چہارم کی کوئی ایک ملازمت بھی نہیں ملی اور میاں محمود الرشید نے جتنے بھی allegations لگائے ہیں یہ unfound and concocted ہیں۔ نا صرف معذور افراد بلکہ خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مخصوص کیا گیا ہے اور یہ دیکھیں کہ مرکز میں اقلیتی کوٹا 5 فیصد ہے تو تمام صوبوں میں بھی اقلیتی کوٹا 5 فیصد ہونا چاہئے۔ صوبہ پنجاب میں اقلیتوں کے 5 ہزار 187 بچے ہیں جن میں 79 سب انسپکٹر ہیں جن میں ہندو بھی ہیں، سکھ بھی ہیں اور کرسچین بھی ہیں اگر میاں محمود الرشید چاہیں تو میں ان کی لسٹ بھی اس معزز ایوان میں پیش کر دیتا ہوں جبکہ خیبر پختونخوا میں یہی کوٹا 3 فیصد ہے اور میں نے اپنی بہن محترمہ شُنیلا رُوت سے بھی بہت دفعہ گزارش کی ہے کہ خیبر پختونخوا میں بھی اقلیتی کوٹا 5 فیصد ہونا چاہئے۔ میاں محمود الرشید نے جو بات کی ہے اس حوالے سے گزارش ہے کہ پہلے سکیل سے لے کر چوتھے سکیل تک

باقاعدہ اخبارات میں اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور کسی ایم پی اے یا کسی منسٹر کو کوئی ایک نوکری بھی نہیں دی گئی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جتنی نوکریاں ہوتی ہیں اُتنے لوگوں کو ہی بھرتی کیا جاسکتا ہے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف فرمارہے ہیں کہ کسی ایم پی اے کو کوئی نوکری نہیں دی گئی اور رانا محمد ارشد صاحب نیچے منہ کر کے ہنس رہے تھے وزیر موصوف انجیل پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیں کہ کسی ایم پی اے کو کوئی نوکری نہیں دی گئی۔ وزیر صاحب on the Floor of the House غلط بات کر رہے ہیں کیونکہ پچھلے 5 سال سے عام آدمی کو کوئی نوکری نہیں ملی اور یہ آپس میں نوکریوں کی بندر بانٹ کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے میاں محمود الرشید سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ ایسی بات کرتے کیونکہ بات سچی ہو یا جھوٹی ہو، کسی بھی صورت میں اور کسی کے کہنے پر بھی ہم انجیل پر ہاتھ نہیں رکھتے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ! تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ لبنیٰ فیصل!

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں توجہ دلانا چاہوں گی کہ کافی دنوں سے الیکٹرانک میڈیا میں یہ خبر گردش کر رہی ہے کہ انہوں نے عدت پوری ہونے سے پہلے ہی شادی کر لی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا بات کر رہی ہیں؟ No, no. Not at all.

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار اور پاکستان تحریک انصاف کی معزز خواتین ممبران کی طرف سے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! آپ ایسی بات نہ کریں۔جی، اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔مورخہ 27۔فروری 2018 کے ایجنڈے سے قراردادیں زیر التواء رکھی گئی تھیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔وہ اسے پیش کریں۔

پانی کے بحران کے حل کے لئے بڑے سٹور یج قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی کے بحران کو حل کرنے کے لئے فی الفور بڑے سٹور یج قائم کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی کے بحران کو حل کرنے کے لئے فی الفور بڑے سٹور یج قائم کئے جائیں۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ میں محترمہ حنا پرویز بٹ سے کہتا ہوں کہ اس قرارداد کو amend کر لیں کیونکہ اس قرارداد نے وفاقی حکومت کو جانا ہے تو اس کے ذریعے ہم demand واپڈا کو بھیج دیں گے لہٰذا اس قرارداد کو feasibility کے مطابق amend کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! جس طرح وزیر صاحب کہہ رہے ہیں آپ اس قرارداد میں ترمیم کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں تھوڑے سے points highlight کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس قرارداد کو ترمیم کے ساتھ پاس کر دیا جائے؟

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی کے بحران کو حل کرنے کے لئے فی الفور بڑے سٹوریج قائم کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اگلی قرارداد محترمہ فاطمہ فریحہ کی ہے۔ اس قرارداد کو محترمہ حنا پرویز بٹ پیش کریں گی۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری گزارش ہو گی کہ خواتین کے 15 فیصد کوٹا پر سختی سے عمل کروایا جا رہا ہے جس کے باعث بہت ساری خواتین پنجاب ایمرجنسی سروس میں بھرتی ہو چکی ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ We should have at least 33 percent quota کیونکہ ہم خواتین 50 فیصد ہیں تو at least 33 percent quota ہونا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اگر یہ کر دیا گیا تو پھر open meritوالے کدھر جائیں گے؟

جناب سپیکر::Not pressed, Dispose of تیسری قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔جی، ڈاکٹر صاحب!

قائداعظم میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، نشتر میڈیکل کالج، راولپنڈی میڈیکل کالج، فیصل آباد میڈیکل کالج کی طرح قائداعظم میڈیکل کالج کو بھی میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، نشتر میڈیکل کالج، راولپنڈی میڈیکل کالج، فیصل آباد میڈیکل کالج کی طرح قائداعظم میڈیکل کالج کو بھی میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحب کی قرارداد بہت اچھی ہے لیکن اس کا جو قانونی ضابطہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کو سب سے پہلے معزز اسمبلی سے پاس کروانا ضروری ہوتا ہے۔اس کے بعد PMDC سے بھی رجسٹرڈ کروانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!میں نے ڈاکٹر صاحب کو پہلے بھی یقین دلایا ہے کہ ہمارے جو نامکمل منصوبے ہیں ان پر کام کیا جارہا ہے لیکن قائداعظم میڈیکل کالج کو بھی ہم فوری طور اسمبلی سے پاس کروا کر مناسب وقت پر یونیورسٹی کا definitely درجہ دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میری استدعا یہ ہے کہ یہ قرارداد منظور ہونے دیں۔اس کے بعد جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے بتدریج اس پر عملدرآمد ہو جائے گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ ڈاکٹر صاحب سر دست اس کو withdraw کر لیں میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ اس کو موزوں وقت پر کر دیں گے۔ ہم اس قرارداد کے مخالف نہیں ہیں لیکن قانون کے مطابق اس کا اسمبلی سے پاس ہونا ضروری ہے پھر PMDC کے ساتھ رجسٹرڈ ہونا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میری گزارش ہو گی کہ ہم procedure adopt کر لیں گے۔ ڈاکٹر صاحب اس قرارداد کو فی الوقت withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ سارا process adopt ہوئے بغیر صرف قرارداد پر یونیورسٹی نہیں بنتی۔ یہ process تو adopt ہونا ہی ہے۔ میری استدعا ہے کہ یہ قرارداد پاس ہو جانے دیں باقی process آپ adopt کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ اس قرارداد کو pending کر لیں۔ ہم اس حوالے سے متعلقہ محکمہ سے جواب لے لیتے ہیں اور اس کے مطابق بعد میں ڈاکٹر صاحب سے بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو pending کرانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یہ بے زر رسی قرارداد ہے۔ یہ اس کو منظور کر لیں جو بھی process ہے اس کے بعد کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایوان کی تقسیم ہو گی یہ اچھا نہیں لگے گا۔ یہ قرارداد pending کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ pending ہو جائے گی تو پھر بعد میں یہ نہیں آئے گی۔ اس طرح مشکل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیوں نہیں آئے گی۔ آپ کی یہ قرارداد دوبارہ آئے گی۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پڑھیں۔

ایل ڈی اے کی ڈکلیئرڈ کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایل ڈی اے کی طرف سے ڈکلیئرڈ کی گئی کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو فوری مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایل ڈی اے کی طرف سے ڈکلیئرڈ کی گئی کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو فوری مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے گزارش ہو گی کہ اگر یہ اس قرارداد کو تھوڑا سا amend کر لیں کہ "پالیسی کے مطابق" کے الفاظ شامل کر لیں تو ہمیں کوئی objection نہیں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک ہے یہ amend کر کے اس کو کر دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، اس کو amend کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی ترمیم دیں۔ ان کی ترمیم لے لیں اور اس کے مطابق کر دیا جائے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پالیسی کے تحت کے الفاظ کے ساتھ قرارداد منظور کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایل ڈی اے کی طرف سے ڈکلیئرڈ کی گئی کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو فوری مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق قرارداد جمع کرائی ہوئی ہے۔ آپ نے اس دن فرمایا تھا کہ اس قرارداد کو ہم ایک دو دن بعد لے لیں گے۔ آج Private Members Day ہے اس قرارداد کو take up کر لیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ یہ ہر آدمی کا مسئلہ ہے۔ یہ غریب مزدور اور کسان کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ vote out ہو گئی تھی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں ہوئی تھی۔ ہم نے احتجاج کر کے walk out کیا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ اسے کل لے لیں گے۔ اس کے بعد آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ Private Members Day پر لیں گے۔ یہ بڑی اہمیت کی قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ آپ نے کورم کی نشاندہی کی تھی۔ آپ نے walk out نہیں کیا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔ میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی کہ یہ مفاد عامہ کے مسائل ہیں۔ ہم ان کو اسمبلی میں اٹھانے کے لئے آتے ہیں۔ پچھلے ایک سال کے دوران یہاں پٹرول کی قیمت میں 32 روپے فی لٹر اضافہ ہوا ہے۔ آپ تصور کریں کہ کہاں 60 روپے فی لٹر تھا اب 90 روپے فی لٹر پر چلا گیا ہے۔ اسی طرح ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ سے براہ راست عام آدمی شدید مشکلات کا شکار ہے۔ میری اس قرارداد کے پاس ہونے سے شاید حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگے لیکن ہمارے جذبات اور احساسات تو عام آدمی تک جائیں گے کہ ہم ان کی مشکلات کی بات کرتے ہیں۔ اس سے حکومت کو بھی شاید احساس ہو جائے اور وہ بار بار پٹرول بم گرانے کے بجائے کوئی اور طریقہ سوچ لے۔ ان کے جو بڑے بڑے assets ہیں اور لوگوں نے کرپشن کے جو پیسے اکٹھے کئے ہوئے ہیں وہاں سے برآمد کر لیں لیکن لوگوں کی جیبوں پر ڈاکا نہ ڈالیں۔ میری یہ قرارداد انتہائی valid ہے۔ آپ مجھے اس قرارداد کو out of turn لینے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے اور آپ کی اس اسمبلی نے قاعدے اور قوانین بنائے ہیں۔ ان پر عملدرآمد کرنے کے لئے میں دونوں اطراف سے گزارش کروں گا۔

میاں صاحب! آپ نے یکم مارچ کو نوٹس دیا تھا۔ یہ نوٹس دو ہفتہ کے لئے ہوتا ہے۔ جس دن 14 دن ہو جائیں گے اس دن اس قرارداد کو take up کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے NAB کے خلاف آدھے گھنٹے میں قرارداد پاس کرائی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! Rules suspend ہوئے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیا عوام کے لئے Rules suspend نہیں ہو سکتے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! Rules suspend کئے جاسکتے ہیں۔ آپ Rules کی معطلی کی تحریک لے کر آئیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ اچھا طریقہ نہیں ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے اجلاس کی کارروائی بروز بدھ صبح 10:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،7۔مارچ2018

(یوم الاربعاء،18۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 23

1287

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔مارچ2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود وبیت المال، سپیشل ایجوکیشن، بہبود آبادی اور پبلک پراسیکیوشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے)رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا)لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014

ایک وزیر واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا)لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1288

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)میعاد سماعت2018(مسودہ قانون نمبر8بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)میعاد سماعت2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)میعاد سماعت2018منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون(تنسیخ)بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018(مسودہ قانون نمبر6بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018(مسودہ قانون نمبر10بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017(مسودہ قانون نمبر3بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017منظور کیا جائے۔

5۔ **مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018(مسودہ قانون نمبر9بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018 منظور کیا جائے۔

1289

6۔ **مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017(مسودہ قانون نمبر2بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017 منظور کیا جائے۔

7۔ **مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018**
(مسودہ قانون نمبر5بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار ،صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018 منظور کیا جائے۔

(سی)عام بحث

پری بجٹ بحث

1291

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ،7۔مارچ2018

(یوم الاربعاء،18۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

سورۃ الشّمس آیات 1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے(3) اور رات کی جب اُسے چھپالے(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6) اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا(7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیز گاری کرنے کی سمجھ دی(8) کہ جس نے (اپنے) نفس(یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میری اُلفت مدینے سے یوں ہی نہیں میرے آقاؐ کا روضہ مدینے میں ہے
میں مدینے کی جانب نہ کیسے کھنچوں میرا دین اور دُنیا مدینے میں ہے
عرشِ اعظم سے جس کی بڑی شان ہے روضۂ مصطفیٰؐ جس کی پہچان ہے
جس کا ہم پلہ کوئی محلہ نہیں ایک ایسا محلہ مدینے میں ہے
پھر مجھے موت کا کوئی خطرہ نہ ہو موت کیا زندگی کی بھی پروا نہ ہو
کاش سرکارؐ اِک بار مجھ سے کہیں اب تیرا مرنا جینا مدینے میں ہے

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، سپیشل ایجوکیشن، بہبود آبادی اور پبلک پراسیکیوشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، سپیشل ایجوکیشن، بہبود آبادی اور پبلک پراسیکیوشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سپیشل ایجوکیشن اور پبلک پراسیکیوشن کے سوالات pending کئے جاتے ہیں کیونکہ سپیشل ایجوکیشن منسٹر چودھری محمد شفیق کے عزیز فوت ہوگئے ہیں اور جناب احمد خان بلوچ بیمار ہیں لہٰذا بقیہ سوالات کے جوابات ہم لیتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے بتایا ہے کہ منسٹر صاحب کے عزیز فوت ہوگئے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کدھر ہیں، وہ جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! چودھری صاحب حاضر باش ہیں۔ منسٹر صاحب خود ہی جواب دیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کدھر ہیں؟ ابھی ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال سوشل ویلفیئر کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو دیکھا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا سپیشل ایجوکیشن کے سوالات بھی pending کرنے ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، وہ سوالات تو pending کر دیئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس محکمہ سے کون غیر حاضر ہے جبکہ سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن تو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سیکرٹری صاحب تو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں لیکن میں نے جو آپ سے گزارش کی ہے کہ منسٹر صاحب نے آج سپیشل request کی ہے کہ میں آج نہیں آپاؤں گا۔ سپیشل

ایجوکیشن کے سیکرٹری تو موجود ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں۔جی، حاجی محمد الیاس انصاری کدھر ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ آنکھ مچولی تو چلتی رہے گی کہ کبھی منسٹر تو کبھی پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، پارلیمانی سیکرٹری آگئے ہیں اور یہ آنکھ مچولی ختم ہوگئی ہے۔سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9432 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بھیک مانگنے والی خواتین اور خواجہ سراء کو غیر قانونی کام سے روکنے سے متعلقہ تفصیلات

*9432: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں بالخصوص اور دیگر شہروں میں بتدریج جیسے ہی گاڑی کسی چوک پر رکتی ہے میک اپ کئے ہوئے ہیجڑے یا خواتین گاڑیوں کے شیشے پر دستک دیتے ہوئے بھیک طلب کرتے ہیں اور الٹی سیدھی حرکات بھی کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ کام حکومت کی اجازت سے ہو رہا ہے اگر غیر قانونی ہے تو پھر حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) یہ بات درست ہے کہ لاہور میں بالخصوص چوراہوں پر بھکاری کھڑے ہوتے ہیں۔

(ب) یہ کام حکومت کی اجازت سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ غیر قانونی ہے جس کے سدّباب کے لئے Vagrancy Ordinance 1958 موجود ہے جس کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر نے دارالکفالہ قائم کیا ہوا ہے۔اس قانون کے تحت بھکاریوں کو پکڑنے کی ذمہ داری محکمہ پولیس کی ہے جس نے سال 17-2016 کے دوران کل 1659 بھکاریوں کو گرفتار کیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اس کے جواب میں انہوں نے بتادیا ہے کہ اتنے لوگ ہم نے گرفتار کر لئے ہیں لیکن لاہور کی سڑکوں اور چوکوں پر ویسی ہی صورتحال ہے۔ ہم اجلاس میں شرکت کے لئے آئے ہیں تو سوائے مال روڈ کے ہر چوک میں وہی کیفیت ہے۔ جیسے ہی چوک یا اشارے پر گاڑی کھڑی ہوتی ہے وہاں پر خواجہ سراء موجود ہوتے ہیں اور وہ آکر گاڑی کے شیشے knock کرنا شروع کر دیتے ہیں لہٰذا صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو دارالکفالہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا آپ ان میں سے کسی کا نام بتاسکتے ہیں جس نے آپ کا شیشہ knock کیا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آئندہ نام پوچھ کر آپ کو بتاؤں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر میں دارالکفالہ قائم ہے۔ لاہور میں کل کتنے دارالکفالہ ہیں اگر یہ ایک ہی ہے تو اس کی capacity کتنی ہے اور اس میں کتنے لوگ accommodate ہوسکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! لاہور میں ایک Welfare Shelter Home ہے۔ اس میں actually problem یہ آرہی ہے کہ Vagrancy Ordinance 1958 میں بنا تو اس کے ذریعے اس وقت قانون پاس ہوا۔ یہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھکاریوں کو گرفتار کرے گی اور اس کے بعد ان کو Home Welfare Shelter بھجوایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں خود propose کرتا ہوں کہ اس قانون میں ترمیم کرنی چاہئے اور قانون کو واضح ہونا چاہئے کہ کوئی اس طرح کا طریق کار وضع کیا جائے کہ جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے جس پر بعد میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں اکثر اوقات یہی کہا جاتا ہے کہ یہ تمام تر ذمہ داری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی ہے لیکن کچھ قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ اب ہماری سوسائٹی اس طرف جارہی ہے کہ اس معاملے کو اس ایوان میں ایک بحث کے ذریعے حل کیا جائے تاکہ یہ جو خرابیاں ہیں دور ہوسکیں اور

capacity کے حوالے سے جب پہلی دفعہ کوئی بھی پولیس آفیسر کسی کو arrest کر کے محکمہ کے سپرد کرتا ہے تو first of all ایس ایچ او یا اس کا کوئی بھی subordinate سب انسپکٹر وغیرہ اس کو personally خود ہی bail کر سکتا ہے۔ اگر اس کا case کسی عدالت میں پہنچتا ہے تو اس کی سزا تین ماہ سے لے کر دو سال تک ہے لیکن ابھی تک اس طرح کی کوئی پریکٹس نہیں ہوئی کہ کسی beggar کو لمبے عرصے یا تین ماہ کے لئے کوئی سزا دی گئی ہو۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے تو سوال کچھ اور پوچھا ہے کہ جو کچھ آپ نے بنانا ہے کیا آپ کے محکمہ نے اس کا کوئی تحرک کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! کافی عرصہ پہلے محکمہ نے ایک proposal بنا کر سمری بھجوائی جس کی ابھی تک approval نہیں آئی لیکن میری پھر دوبارہ یہی request ہو گی کہ اس ایوان کی کمیٹی بنا دیں جس میں ڈاکٹر صاحب اور ممبران بھی ہوں تا کہ وہ کوئی ترمیم کے ذریعے اس سسٹم میں بہتری لا سکیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! پہلے ڈاکٹر صاحب سوال کر لیں اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال 14۔ ستمبر 2017 کو گیا ہے جو کہ 30۔ جنوری کو وصول ہوا ہے جس کا جواب انصاری صاحب دے رہے ہیں لہٰذا گزارش یہ ہے کہ اگر محکمہ نے کوئی غور و خوض کیا ہے تو کوئی چیز proposal کی صورت میں اس ایوان کے اندر اس وقت پیش کی جانی چاہئے تھی۔ یہ تو vague سی بات کی ہے کہ اس طرح ہونا چاہئے اور یہ ہونا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ اس گورننس کو اب دسواں سال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جنہوں نے کرنا ہے وہ آپ کو اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے اور کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب آپ ہی اس کا فیصلہ فرما دیں۔ میں اور آپ مل بیٹھتے ہیں اور کچھ اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر کمیٹی بنائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں جس پر سیر حاصل بحث ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں اس پر کمیٹی بنا دوں گا کیونکہ انہوں نے میرے ذمے ڈال دیا ہے۔ جی، قریشی صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی فرما رہے ہیں کہ یہ پولیس والوں کا کام ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ان کا کام ہے، یہ خود جائیں اور کہیں کہ ہمیں پولیس کی اتنی نفری چاہئے۔ یہ cognizance لیں گے، پولیس والے ان کی help کریں گے تب جا کر beggars کو اور ان کو آپ جا کر پکڑ سکتے ہیں۔ یہ اپنا کام کرتے نہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ پولیس والوں کا کام ہے اور وہ کریں حالانکہ وہ direct cognizance نہیں لے سکتے بلکہ انہوں نے لینا ہے۔ انہوں نے چالان بنانا ہے اور وہ عدالت میں put کرنا ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں نے آپ کی بات پہلے ہی ان تک پہنچا دی ہے اور دیکھیں اب کیا صورت نکلتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بھی اس بات کو کہہ چکا ہوں کہ یہ ذمہ داری first پولیس کی ہے اور ویلفیئر شیلٹر ہوم کا کام صرف اتنا ہے کہ وہاں پر جو پہنچے گا اس کی rehabilitation کرنی ہے۔ میں نے اسی لئے کہا ہے کہ اس میں ترامیم ہونی چاہئیں۔ اگر یہ محکمہ کی ذمہ داری ہوتی تو ہم اس کو ہر صورت اپنے اوپر لیتے اور اس پر کارروائی بھی کرتے۔

جناب سپیکر: جی، یہ معاملہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ چوکوں، چوراہوں سے ان لوگوں کے مکمل خاتمے کے لئے کیا قانون سازی کرنا چاہتے ہیں؟ اس وقت معزز ایوان میں جتنے لوگ ہیں، اگر انہوں نے پانچ سال نہیں بتایا تو کم از کم اب اس ایوان کو بتائیں تاکہ جو serious ممبران ہیں وہ اس معاملے کے اوپر کمیٹی کے اندر اپنی سفارشات اور تجاویز جمع کروا سکیں ورنہ نشستن اور برخاستن کے لئے تو کمیٹی کے حوالے نہیں کرنا۔ ہماری زندگی تنگ ہو گئی ہے، ہم کسی

جگہ سڑک پر کھڑے نہیں ہو سکتے اور عجیب سا ماحول ہوتا ہے لیکن اس عجیب سے ماحول کو ختم کرنے کی بجائے یہاں پر صرف ایک بات کر دی جائے اور جملہ بول دیا جائے کہ اس پر قانون سازی ہونی چاہئے تو کیا آپ دس سال سے سو رہے ہیں، اگر آپ دس سال سے نہیں تو پانچ سال سے سو ہی رہے ہیں ناں؟ اس لئے آپ نے قانون سازی کرنی ہے تو کمیٹی کے حوالے کریں اور ہمیں بتائیں تا کہ ہم کمیٹی میں اپنی تجاویز دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ پانچ یا دس سال سونے کی بات نہیں ہے۔ ہم 1958 سے سوئے ہوئے ہیں اور اس وقت 60 سال ہو گئے ہیں اسی لئے میں نے اب کہا ہے کہ اس قانون میں بہتری لانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے refer کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے لیکن اب آپ اور کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اگلا سوال نمبر 9629 میاں محمد رفیق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2465 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن یہ سوال pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8863 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9641 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9643 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8452 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9656 میاں طارق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9657 حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہے۔ اگلا سوال نمبر 9682 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال pending ہو گیا ہے۔ اب سوالات کو دوبارہ سے شروع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں یہ سوال repeat کرنا چاہتا تھا، اگر آپ چاہیں تو میں کر دوں اور نہ چاہیں تو نہیں کرتا۔ میاں محمد رفیق کا سوال نمبر 9629 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8863 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9641 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے پاس تو ان کی کوئی ایسی request نہیں آئی اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرے سوال کو pending کروا دینا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے پہلے بولنا تھا تو اس پر کچھ سوچا جا سکتا تھا لیکن اب دوسروں کی fate ہے اس کے مطابق ہی ہو گا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ پاپولیشن ویلفیئر میں خالی اسامیوں کی تفصیل

*9629: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پاپولیشن ویلفیئر میں FWW,FWA,FH چوکیدار، سوئیپر اور ڈرائیور کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی اسامیاں کہاں کہاں، کب سے خالی ہیں، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ب) کیا محکمہ ان خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ بالا اسامیوں سے متعلق تفصیلات الگ سے پیش کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ پاپولیشن ویلفیئر میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ اسامیاں پنجاب کے تمام اضلاع میں فیملی ویلفیئر سینٹرز، ضلعی دفتر بہبود آبادی اور فیملی ہیلتھ کلینکس میں عرصہ دو سال سے خالی ہیں۔

(ب) محکمہ خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور جلد ہی ان اسامیوں کو مشتہر کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں دارالامان کی تعداد اوراس میں موجود خواتین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8863: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں دارالامان کی تعداد اور اس میں موجود خواتین کی تعداد کتنی ہے اور سال 16-2015 سے آج تک کتنا بجٹ ان کے لئے جاری کیا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال کے دارالامان میں موجود تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد نیز یہ کس تشدد سے متاثرہ ہوئیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مزید برآں دارالامان ساہیوال میں خواتین کو رکھنے کی کتنی گنجائش ہے کیا اس میں تعداد سے زیادہ خواتین ہیں اگر ہاں تو حکومت کوئی دوسرا سیٹ اپ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال دارالامان میں اس وقت خواتین کی تعداد 16 ہے اور بچوں کی تعداد 6 ہے 16۔2015 اور 17۔2016 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Total Allocation of Budget 2015-16 = 6432000

Total Expenditue = 5912010

Total Allocation of Budget 2016-17 = 4897000

Total Expenditue = 3988663

51,61,000 Total Allocation of Budget 2017-18 =

(ب) ضلع ساہیوال کے دارالامان میں موجود جسمانی تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد16 ہے۔

(ج) دارالامان ساہیوال میں20خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت تعداد16 ہے۔

فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ کے عہدے کا گریڈ اور ملازمین کی حق تلفی کی تفصیل

*9641: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) FWA کے عہدے کا گریڈ کیا ہے؟

(ب) FWA کا محکمہ میں کیا کردار ہوتا ہے؟

(ج) صوبہ کے علاوہ ان ملازمین کا گریڈ کون سا ہے؟

(د) اگر صوبہ میں ان ملازمین کا گریڈ مختلف ہے تو ایسا کیوں ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ان کی اپ گریڈیشن کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر بہبود آبادی(ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمانہ سروس رولز2009ترمیم شدہ بحوالہ حکومت پنجاب محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(ریگولیشنز ونگ) کے نوٹیفکیشن بتاریخ08.05.2014 (Annex-I)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کے تحت فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ(میل / فیمیل) کا گریڈ5 ہے۔

(ب) فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل / فیمیل) اپنے مقرر کردہ علاقوں میں شادی شدہ جوڑوں کو رجسٹر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مانع حمل طریقے فراہم کرتے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا میں دوسرے صوبوں کے ملازمین کے متعلق فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل / فیمیل) کے گریڈ کی تفصیل موجود نہ ہے۔

(د) جیسا کہ (ج) میں جواب درج کیا جا چکا ہے۔

(ہ) کسی بھی پوسٹ کو اپ گریڈ کرنے کا اختیار محکمہ ہذا کو نہ ہے۔ البتہ ایسی تمام اسامیاں (گریڈ05تا16) جن کے لئے سروس رولز میں پروموشن چینل موجود نہ ہے ان کے لئے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے خط بتاریخ04.01.2016(Annex-II)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے تحت ان کو ٹائم سکیل پروموشن دیا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلا پوائنٹ آف آرڈر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس کے بعد محترمہ کنول نعمان کا ہے پھر آپ کی باری ہے۔

گنّے اور گندم کی خرید کے حوالے سے وزیر خوراک سے ایوان کو update کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ گنّے کے معاملات کے بارے میں جمعہ 9۔مارچ کو منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کو بلایا گیا ہے جس میں وہ جو بھی رام کہانی ہے پیش کریں گے۔ یہ آنیاں جانیاں ہیں لیکن اس کا نتیجہ ابھی تک کچھ نہیں نکلا۔ اس وقت گزارش یہ ہے کہ گندم کی فصل بھی اب برداشت ہونے کے قریب ہے اور ایک ماہ کے بعد گندم کی فصل کی کٹائی شروع ہو جائے گی۔ پچھلے سال کی طرح اس دفعہ بھی یہ خدشات موجود ہیں کہ اس دفعہ کسان کی گندم کی فصل "رُلے گی" اور بالخصوص نقصان چھوٹے کسان کا ہوتا ہے۔ چونکہ جمعہ کو وزیر خوراک آئیں گے اور گنے کے بارے میں

"اپنی آنیاں جانیاں" کی رپورٹ پیش کریں گے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ انہیں یہ بھی کہا جائے کہ اب جو گندم کی فصل مہینے ڈیڑھ مہینے میں آجائے گی، یقیناً اس کی خریداری کی تیاریاں اور منصوبہ بندی پہلے سے ہوتی ہے تو وہ گنّے کے ساتھ ساتھ گندم کے بارے میں بھی update کریں گے کہ باردانہ کی تقسیم ہے، خرید ہے، اس کے اندر جو کوتاہیاں اور خامیاں پچھلے سال رہ گئی تھیں اُن کو rectify کر کے ہمیں بتائیں کہ انہوں نے کیا منصوبہ بنایا ہے؟ آپ ساتھ یہ بھی direction دے دیں گے تو محکمہ جواب دے دے گا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب نے جو کہا ہے اس حوالے سے منسٹر صاحب کو convey کیا جائے تاکہ وہ گندم کے حوالے سے بھی پالیسی لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول نعمان!

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہی تھی کہ کل جب میں اپنی ادویات لینے کے لئے ڈسپنسری گئی ہوں تو پتا چلا کہ دو ہفتے سے ادویات بند ہو گئی ہیں اور سیکرٹری صحت فرما رہے ہیں کہ چونکہ فنڈز نہیں ہیں اس لئے مزید medicines نہیں آسکیں۔ یہ general issue ہے کہ اگر اس طرح medicines روک دی گئی ہیں اور فنڈز allocate نہیں کر رہے تو ہماری اسمبلی کے معزز ممبران کی ادویات کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ آپ سیکرٹری صحت سے یہ سوال ضرور raise کریں کہ یہ کیا بات ہوئی کہ فنڈز ختم ہو گئے ہیں اور اب مزید medicines آپ لوگوں کو نہیں دی جائیں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے معزز ممبران کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جس پر مہربانی کر کے آپ نوٹس لیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر ممبران میں پریشانی پیدا ہوئی ہے تو in probe کریں کہ یہ medicines والے فنڈز بھی تو کہیں اور نج لائن ٹرین کے لئے نہیں چلے گئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ مزید بہتری کے لئے انتظار کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواتین کے عالمی دن 8۔مارچ کو ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مخصوص کرنے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ 8۔مارچ کو International Women Day ہے تو میری گزارش ہے کہ کل ایوان میں باقاعدہ ان خواتین کو tribute پیش کرنے کے لئے اس دن کو مخصوص کیا جائے تاکہ ہم اس کو اچھے طریقے سے پنجاب اسمبلی کے اندر منا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ وزارت کل اس دن کو منانے کے لئے انتظام کرے۔ منسٹر صاحبہ کا فون بھی آیا تھا کہ وہ کل کے بزنس میں نہیں آسکیں گی لیکن ان کی وزارت کو پیغام convey کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! عورتوں کے حقوق کے لئے مارچ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ خواتین کے حقوق کا تو عالمی دن منایا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شادی شدہ مردوں کا بھی عالمی دن منانا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ کا شکر ہے ہمارے حقوق پورے ہو رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیونکہ ان سے زیادہ تو کوئی مظلوم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جب مرد آپس میں بیٹھیں گے اور ایسی سوچ رکھیں گے تو وہ بھی ہو جائے گا۔ ہمیں خواتین کا بہت احترام ہے اس لئے ہم آپ کا دن منانے کی خوشی میں آپ کے ساتھ ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! چونکہ میرے ضلع سے متعلقہ issue ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے خصوصی ہدایات بھی فرمائی تھیں کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر جو بلڈنگ کا کام ہو رہا ہے اور وہاں پر ناقص ٹائلیں لگی تھیں جس پر وزیر اعلیٰ نے special directions بھی pass کی تھیں کہ ان ٹائلوں کو فوری تبدیل کیا جائے لیکن تاحال ان ٹائلوں کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ وہاں پر لوہے کے جو شیڈ بنائے جا رہے ہیں ان میں بھی ناقص مٹیریل لگ رہا ہے اور اس کے علاوہ اس بلڈنگ کی تعمیر میں کرپشن کے کروڑوں روپے کے گھپلے ہو چکے ہیں اس لئے میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اس پر کوئی قدم اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ لکھ کر لائیں تو اس پر نوٹس لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 94 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں sorry then, 94 is going اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی بھی ان کی اور سردار وقاص حسن مؤکل کی مشترکہ ہے تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔ دونوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہیں تو یہ ان کی دلچسپی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ نے دلچسپی کی بات کی ہے تو مجھے یاد آ گیا کہ تحاریک التوائے کار کے جوابات نہیں آتے کیونکہ میں نے کئی بار آپ سے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! آپ پرسوں تھے، کل تھے؟

جناب آصف محمود: جی، میں بالکل تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نہیں تھے اور پارلیمانی سیکرٹری نے تحاریک التوائے کار کے جوابات دیئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں تو اپنی تحریک التوائے کار کی بات کر رہا ہوں کیونکہ میں نے جوابات نہ آنے کی بابت ایک تحریک استحقاق دی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہے جس پر آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق ہے؟

جناب آصف محمود: جی، ہاں۔ کیونکہ تحاریک التوائے کار کے جوابات محکمہ نے نہیں دیئے اس لئے میں نے تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔ میں نے اس بات پر تحریک استحقاق جمع کروائی ہے کہ محکمہ جات نے آپ کے ایوان میں جواب نہیں دیئے جس سے اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم لاء ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کس کا جواب لے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جو آپ نے فرمایا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں جواب نہیں دے سکتا بلکہ وہ جواب دیں گے اور ڈیپارٹمنٹ آ کر انشاء اللہ جواب دے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب تک جواب دے گا؟

جناب سپیکر: جلدی دے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اب دیکھیں ناں کہ time بھی ایسا ہے۔ میں تو پچھلے ایک سال سے لگا ہوا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جتنی تکلیف آپ کو ہے اتنی ہی مجھے بھی ہوتی ہے۔ میں انہیں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس کے جواب میں delay کریں۔ انشاء اللہ وہ جلد ہی جواب دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کوdispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/107 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو چونکہ ایک تحریک التوائے کار بھیdispose کر دی گئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کوpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد شاہ کھگہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں چونکہ ان کی بھی ایک تحریک التوائے کارdispose کر دی گئی ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں چونکہ ان کی تحریک التوائے کار کو بھیdispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/113 ملک تیمور مسعود اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔جی، محترمہ!

محکمہ مال کے نوٹیفکیشن کے باوجود رجسٹری محرروں کی ملی بھگت سے انتقال کی کاپی گھر پہنچانے کا منصوبہ ناکام

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 22 فروری 2018 کی خبر کے مطابق لاہور میں محکمہ مال کے حکام کی مجرمانہ غفلت کے باعث پانچ ماہ قبل جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے باوجود شہری اراضی انتقال کے لئے شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ انتقال فیس رجسٹری برانچز میں ادا کرنے کے باوجود رجسٹری محرروں کی ملی بھگت سے انتقال کی کاپی گھر پہنچانے کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے جبکہ شہری فیسیں دے کر بھی خوار ہو گئے ہیں اور پنجاب حکومت کی طرف سے شہریوں کی اراضی منتقلی میں درپیش مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ رجسٹری برانچز میں وصول کی جانے والی فیس کو500 روپے سے بڑھا کر 600روپے کر دیا گیا لیکن پانچ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک کسی بھی شہری کو انتقال کی کاپی گھر میں نہیں جا سکی مگر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ڈی سی اور دیگر حکام نے ابھی تک بڑی سطح پر کی جانے والی کرپشن کا

نوٹس نہیں لیا کہ ضلع بھر میں وصول کی جانے والی رجسٹریوں کی فیس کہاں جاتی ہے۔ تاہم سینئر ممبر بورڈ نے اس ساری صورتحال سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ کے اعلان کے باوجود اسمبلی ڈسپنسری سٹاف اضافی الاؤنس سے محروم

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ ابھی پہلے ادویات کے حوالے سے بات ہو رہی تھی لیکن ایک بڑا اہم مسئلہ ہے کہ ہماری اسمبلی میں ڈسپنسری سٹاف کے لئے پچھلے بجٹ اجلاس کے موقع پر وزیر خزانہ نے اچھی کارکردگی پر اضافی الاؤنس دینے کا اعلان کیا تھا لیکن ایک سال ہو گیا۔ بجٹ کے اجلاس میں اچھی کارکردگی کے اوپر تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، وہ اسمبلی سٹاف کا نہیں ہیلتھ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایسا ہی ہے۔ سیکرٹری ہیلتھ کو اسمبلی کی طرف سے لیٹر لکھا گیا تھا۔ سیکرٹری صاحب نے لکھا کہ ان کو ان کے wages اور جو ان کا انعام ہے وہ دیا جائے۔ پھر سیکرٹری ہیلتھ نے ایم ایس سروسز ہسپتال کو لیٹر لکھ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ issue یہاں اس لئے mention کر رہی ہوں کہ ایم ایس سروسز ہسپتال تو authorized ہے ہی نہیں۔ اگر محکمہ خزانہ کی طرف سے ان کو payment ملے گی تو پھر وہ آ کر اس عملے کو تنخواہیں دیں گے۔ جب ان کے اختیار میں کسی کو payment کرنا ہے ہی نہیں تو وہ کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ آج اسلام آباد ہیں وہ کل تشریف لے آئیں گی تو کل انشاء اللہ ان سے بات کر لی جائے گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نیا بجٹ آنے کو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن سے بات کرنے کا مسئلہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ مسئلہ انشاء اللہ resolve کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ان کا کام کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا 20 منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد

جناب سپیکر 1:26 پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھئے گا۔
گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 9۔مارچ 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،9۔مارچ2018

(یوم الجمع،20۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 24

1311

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

1313

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9۔مارچ2018

(یوم الجمع،20۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر12منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُۥ هُوَ يُبۡدِئُ
وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلۡوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٞ
لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلۡ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلۡجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾
بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِي تَكۡذِيبٖ ﴿١٩﴾ وَٱللَّهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطُۢ ﴿٢٠﴾
بَلۡ هُوَ قُرۡءَانٞ مَّجِيدٞ ﴿٢١﴾ فِي لَوۡحٖ مَّحۡفُوظِۭ ﴿٢٢﴾

سورۃ البُرُوج آیات 12 تا 22

بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے (12) وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ(زندہ) کرے گا(13) اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے(14) عرش کا مالک بڑی شان والا (15) جو چاہتا ہے کر دیتا ہے(16) بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے(17)(یعنی) فرعون اور ثمود کا(18) لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں(19) اور خدا (بھی) ان کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے(20)(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے(21) لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)(22)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمدؐ نورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی
تصویرِ کمال محبت تنویرِ جمال خدائی
تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کون کرے گا بڑائی
اک گردِ سفر میں گم ہے جبرائیل امیں کی رسائی
ما اَجملک تیری صورت ما احسنک تیری سیرت
ما اَکملک تیری عظمت تیری ذات میں گم ہے خدائی
تیری ایک نظر کے طالب تیرے ایک سخن پر قرباں
ہم سب تیرے دیوانے ہم سب تیرے شیدائی

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میرے علم میں آیا ہے کہ محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کے سیکرٹری صاحبان آفیسر box میں تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا وہ پندرہ منٹ کے اندر پہنچ جائیں بصورت دیگر کارروائی مختلف ہو سکتی ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب رمیش سنگھ اروڑا مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق واقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق واقلیتی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Anand Karaj Bill 2017(Bill No. 31 of 2017) move by my self

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق واقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کا سوال ہے۔۔۔

نوٹ: ڈاکٹر مراد راس کی جانب سے کورم کی نشاندہی کی وجہ سے وقفہ سوالات شروع نہ ہو سکا اس لئے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ پنجاب میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*8652: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبہ میں جو ورکرز ویلفیئر بورڈ بنایا گیا ہے مالی سال16-2015 میں کتنا ورکرز فنڈ مرکز سے وصول ہوا اور یہ کیسے خرچ ہوا؟

(ب) میٹرک کے بعد صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو تعلیم کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ سے کیا مدد دی جاتی ہے یونیورسٹی اور پروفیشنل تعلیم کے لئے کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟

(ج) کیا ورکرز ویلفیئر فنڈ سے ورکرز کے بچوں کے روزگار کے لئے چھوٹی انڈسٹریز لگانے کا بھی کوئی پروگرام محکمہ کے زیر غور ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ اٹھارہویں ترمیم کے بعد نہ بنایا گیا بلکہ ورکرز ویلفیئر فنڈ، آرڈیننس 1971 کے تحت بنایا گیا ہے ۔مالی سال16-2015 میں ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کی طرف سے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کو 7453.633 ملین کے فنڈ موصول ہوئے جن میں سے 5930.648 ملین رقم اب تک خرچ کی جاچکی ہے۔ تفصیل ضمیہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو تعلیم کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ سے انٹر کے لئے 1600 روپے ماہانہ، گریجویشن کے لئے 2500 روپے ماہانہ اور ماسٹر کے لئے 3500 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیوشن فیس، امتحانی فیس، لیب فیس، لائبریری فیس، کمپیوٹر فیس وغیرہ ادا کی جاتی ہے۔ پروفیشنل تعلیم کے لئے بھی انہی ہیڈز میں ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی کارکنان کے لئے رہائشی، تعلیمی اور ویلفیئر گرانٹ کا اجراء کرتا ہے اور صنعتی مزدوروں کے بچوں کے لئے چھوٹی صنعتیں لگانے کا ادارہ مجاز نہ ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راجباہوں اور نہروں کے کناروں پر درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9100: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں اور راجباہوں کے کناروں سے تمام پرانے درخت کاٹ لئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں، راجباہوں اور سیم نالوں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان جگہوں پر شجر کاری کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) جو درخت اپنی عمر پوری کر کے یا کسی بیماری کی وجہ سے خشک ہو جاتے ہیں انہیں نیلام کر کے کاٹ دیا جاتا ہے اور ریونیو خزانہ سرکار میں جمع کروا دیا جاتا ہے۔ باقی درخت موقع پر موجود ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں راجباہوں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ کا نہروں اور راجباہوں کے کناروں پر شجر کاری کا ارادہ ہے۔ محکمہ نے اس کی شجر کاری کے لئے منصوبہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو ارسال کیا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے یہ منصوبہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہو سکا۔ محکمہ کوشش کر رہا ہے کہ اس سال گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جائیں تا کہ شجر کاری کی جا سکے۔

محکمہ محنت وانسانی وسائل کے ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8653:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نوٹیفکیشن نمبرM&DS(O)S&GADمورخہ 02-03-2013جاری کیا کہ پورے صوبہ میں ڈیلی ویجزاور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے گریڈ1 تا گریڈ15 کے ملازمین کو ریگولر کر دیا جائے اس وقت ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ ملازمین کس کس شہر میں کس کیٹیگری میں کتنے کتنے تھے؟

(ب) کیاان سب کو ریگولر کر دیا گیاہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ہاں!یہ درست ہے حکومت پنجاب نے DS(O&M)(S&GAD)/5-3/2013 مورخہ 02-03-2013 جاری کیا کہ پورے صوبہ میں ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے گریڈ1 تا15 کے ملازمین کو ریگولر کر دیاجائے ۔ محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ جات، ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر، سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ اور پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ میں اُس وقت کیٹیگری اور شہر کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین کی تفصیل بالترتیب ضمیمہ (الف، ب اورج)(i & ii)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب)

i. ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر میں 51 ملازمین میں سے 48 ملازمین کو ریگولر کر دیا گیاہے جبکہ تین ملازمین، جونیئر کلرک ضلع بہاولپور، نائب قاصد ضلع لیہ، نائب قاصد ضلع خانیوال کو ریگولر نہ کیا ہے۔بحوالہ انچارج ڈسٹرکٹ آفیسر متعلقہ کیس مجاز اتھارٹی ڈسٹرکٹ ایگزیکٹو آفیسر(کمیونٹی ڈویلپمنٹ)کے پاس زیرالتواء تھا۔مورخہ 31.12.2016

کو ڈسٹرکٹ نظام کے خاتمہ کے بعد ان ملازمین کی مجاز اتھارٹی ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر(کمیونٹی ڈویلپمنٹ)کی جگہ متعلقہ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کی تبدیلی کا نوٹیفکیشن ریگولیشن ونگ(ایس اینڈ جی اے ڈی)میں زیر غور تھاجو کہ اب بحوالہ ریگولیشن ونگ(ایس اینڈ جی اے ڈی)نوٹیفکیشن نمبر(No.SOR-III(S&GAD)1-16/05(P)

مورخہ 04.04.2017 کو جاری ہو چکا ہے ۔متعلقہ ڈائریکٹرز کو ان ملازمین کو قانون کے مطابق جلد ریگولر کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

ii. محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے گریڈ1 سے 15 کے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے ماسوائے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	ضلع	وجہ
1	باسط نسیم	جونیئر کلرک	ساہیوال	بوجہ انکوائری
2	عمران علی	وارڈ کلینر	لاہور	غیر حاضری کی وجہ سے برخاستگی
3	محمد حسین	نائب قاصد	مظفر گڑھ	کورٹ کی طرف سے بحالی کے بعد زیرِ غور ہے
4	شہزاد حمید	الیکٹریشن	لاہور	ڈپلومہ کی ویریفکیشن

iii. محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ میں 355 کنٹریکٹ ملازمین گریڈ 1 تا 15 ضمیمہ ج(i) کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔ صرف درجہ چہارم کے دو کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر نہیں کیا گیا کیونکہ انکی کارکردگی تسلی بخش نہ تھی۔ البتہ پنجاب کے مختلف شہروں میں 62 کنٹریکٹ ملازمین ضمیمہ ج(ii) کو ریگولر کرنے کے لئے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے اپنی سفارشات گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی میٹنگ منعقدہ مورخہ 30.03.2017 میں منظوری دے دی ہے۔ ضروری کارروائی مکمل کرنے کے بعد آفس آرڈر جاری کئے جائیں گے۔

ساہیوال میں اینگرو فوڈ کے کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8662: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) (Engro Foods)اینگرو فوڈز ساہیوال میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے ریکارڈ کے مطابق تعینات ملازمین کی تعداد سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ (Engro Foods)اینگرو فوڈز ساہیوال میں زیادہ تر ملازمین مختلف کنٹریکٹر کی طرف سے مہیا کردہ ہیں جن کو تنخواہ اینگرو فیکٹری ادا نہیں کرتی بلکہ کنٹریکٹرز ادا کرتے ہیں جبکہ یہ ملازمین فیکٹری میں کام کرتے ہیں اگر یہ درست ہے تو تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو قانون کے مطابق Daily Wages تنخواہ بھی حکومت کی کم از کم پالیسی کے مطابق ادا نہیں کی جارہی بلکہ 10/12 ہزار روپے فی کس تنخواہ دی جاتی ہے؟

(د) محکمہ نے آج تک اس بابت کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ مزدوروں کو استحصال سے بچایا جاسکے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) اینگرو فوڈز (Pvt) لمیٹڈ ساہیوال کے ملازمین کی کل تعداد 2050 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1800 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کرتے ہیں ملازمین کو بذریعہ کنٹریکٹر اجرت دی جاتی ہے اینگرو فوڈز کنٹریکٹر کو ادائیگی کرتی ہے جو بعد ازاں ملازمین کو ادائیگی کر دیتا ہے۔

(ج) یہ غلط ہے کہ ملازمین کو کم تنخواہ دی جارہی ہے۔ کنٹریکٹر بذریعہ بنک ادائیگی کرتے ہیں اور کم از کم اجرت کے قانون کے مطابق ادائیگی کر رہے ہیں۔

(د) حکومت کی مقرر کردہ کم از کم اجرت کی عدم ادائیگی کی صورت میں محکمہ کم از کم اجرت کے قانون مجریہ 1969 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

محکمہ ثقافت کا بجٹ اور اس کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*9011: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی ثقافتی پالیسی کیا ہے؟

(ب) محکمہ ثقافت کو مالی سال 15-2014 اور 16-2015 میں تنخواہوں کے علاوہ کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اور اس بجٹ کا محکمہ نے کس طرح استعمال کیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت کی ثقافتی پالیسی پانچ بنیادی نکات پر منحصر ہے۔

ثقافت کے ذریعے امن کا پرچار۔

پنجاب کی روایات، جملہ فنون لطیفہ کی ترویج اور ثقافتی ورثے کی ترقی کے لئے کام کرنا

عوام الناس بالخصوص نوجوان نسل کو ثقافتی سرگرمیوں سے روشناس کرانا اور اس میں شامل کرنا۔

ثقافتی اور تخلیقی صنعت کی ترویج کے ذریعے معاشی ترقی میں کردار ادا کرنا۔
ثقافتی اداروں کی سرپرستی اور بہتری کے لئے کام کرنا۔
ثقافتی پالیسی کا ڈرافٹ محکمہ کی مسلسل دو سال کی محنت، جانفشانی، لگن اور مشاورت سے مکمل ہو چکا ہے جو بہت جلد کیبنٹ کمیٹی سے تصدیق کے بعد لاگو کر دیا جائے گا۔

(ب) مالی سال15۔2014 میں محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ذیلی اداروں کا تنخواہوں کے علاوہ ٹوٹل بجٹ۔/4,7,42,30,252 روپے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے فراہم کئے تھے جس میں سے۔/2,42,328,150روپے استعمال ہوئے تھے بقیہ رقم۔/2,31,902,102 روپے واپس خزانہ میں جمع ہو گئے تھے۔اس طرح سال16۔2015کا بجٹ جس میں تنخواہوں کے علاوہ ٹوٹل بجٹ۔/5,01,090,721روپے محکمہ خزانہ نے فراہم کئے تھے جس میں سے۔/4,92,900,141 روپے استعمال ہوئے اور باقی رقم۔/8,190,580 روپے واپس محکمہ خزانہ میں جمع ہو گئے تھے۔

اسی طرح محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ذیلی اداروں کو سال15۔2014 اور16۔2015میں تقسیم کی جانے والی گرانٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں محکمہ جنگلات کے رقبہ اور لگائے گئے درختوں سے متعلقہ تفصیلات

*9250: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس وقت کتنے رقبہ پر جنگلات اور کتنے رقبہ پر خود رو پودے یا جڑی بوٹیاں ہیں؟

(ج) محکمہ نے سال16-2015اور17-2016کے دوران صوبہ بھر میں کتنے سرکاری رقبہ پر جنگلات لگایا اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کتنی لکڑی محکمہ نے کتنی مالیت میں فروخت کی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی سرکاری لکڑی چوری ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) صوبہ پنجاب میں1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔ جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

پہاڑی جنگلات0.171 ملین ایکڑ (بمقام: مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے پہاڑی جنگلات)، نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات 0.635 ملین ایکڑ (بمقام:راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم خوشاب اور ڈی جی خان کے پہاڑو ں کے نچلی سطح کے جنگلات)، آبیاری ذخیرہ جات / جنگلات0.371 ملین ایکڑ (صوبہ بھر کے میدانی سیر ابی علاقہ جات)، دریائی جنگلات / بیلہ جات 0.144 ملین ایکڑ (دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات کے جنگلات)، رینج لینڈ / چراگاہیں0.138 ملین ایکڑ (تھل، لیّہ، بھکر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان)

علاوہ ازیں صوبہ بھر میں قطاروں میں جنگلات نہروں کے کنارے32640 کلو میٹر، سڑکات کے کنارے11680 کلو میٹر، ریلوے لائنوں کے کنارے2987 کلو میٹر پر پائے جاتے ہیں ان جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً3.1 فیصد ہے۔

(ب) جنوبی زون ملتان:

نام سرکل	نام ڈویژن	جنگلات (ایکڑوں میں)	جڑی بوٹیاں (ایکڑوں میں)
ڈیرہ غازی خان	لیہ	2143	10369
	راجن پور	7631	23446
	مظفر گڑھ	4193	24048.82
	ڈیرہ غازی خان	11175.24	6779.23
	ٹوٹل سرکل	**25142.24**	**64443.05**
بہاولپور	بہاولپور	5604.76	2744.88
	لال سوہانرا	162568.00	68700.00
	رحیم یار خان	30756.50	19051.00
	بہاولنگر	23269.74	23125.14
	ٹوٹل بہاولپور سرکل	**222198.73**	**113621.02**
ملتان		2818.20	4131.40
		6050.87	3400.00
		326.50	736.00

ٹوٹل سرکل	**9195.57**	**8267.40**
ٹوٹل جنوبی زون	2,56,536.54ایکڑ	1,86,331.47ایکڑ

شمالی زون راولپنڈی:

1۔ راولپنڈی فارسٹ سرکل:راولپنڈی فارسٹ سرکل کے زیر انتظام جنگلات کا کل رقبہ 5,55,407 ایکڑ پر محیط ہے جس میں جھاڑی دار اور نوکیلے پتوں والے درخت پائے جاتے ہیں جڑی بوٹیاں چونکہ خود رو ہوتی ہیں جو کہ جنگل کے تمام رقبہ پر پائی جاتی ہیں۔ تاہم جڑی بوٹیوں کا تفصیلی ریکارڈ مرتب نہیں کیا جاتا۔

2۔ سرگودھا فارسٹ سرکل:سرگودھا فارسٹ سرکل میں1,37,868 ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں جبکہ 21,591ایکڑ پر جڑی بوٹیاں ہیں۔

ٹوٹل شمالی زون	6,93,275ایکڑ جنگلات	21,591ایکڑ جڑی بوٹیاں

وسطی زون لاہور:

1۔ لاہور فارسٹ سرکل:لاہور فارسٹ سرکل میں22,564ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں جبکہ 7,630ایکڑ پر جڑی بوٹیاں ہیں۔

2۔ گوجرانوالہ فارسٹ سرکل:لاہور فارسٹ سرکل میں38,126ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں جبکہ 14,078 ایکڑ پر جڑی بوٹیاں ہیں۔

3۔ فیصل آباد فارسٹ سرکل:فیصل آباد فارسٹ سرکل فیصل آباد اس وقت 16878.59 ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہے19892.78ایکڑ رقبہ خالی ہے جس میں سے قابل کاشت رقبہ14789.99ایکڑ ہے۔

ٹوٹل شمالی زون	77,568ایکڑ جنگلات	21,708ایکڑ جڑی بوٹیاں
ٹوٹل پنجاب	10,27,379.54ایکڑ جنگلات	2,29,630.47ایکڑ جڑی بوٹیاں

(ج) تفصیل سال وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں لیبر لاء کے تحت مزدوروں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8663: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ محنت نے ضلع ساہیوال میں لیبر لاء کے تحت مزدوروں کی بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے؟

(ب) ضلع ہذا میں کون کون سے ہسپتال یا ادارے مزدوروں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کررہے ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا وفاقی حکومت کی طرز پر پنجاب حکومت غریب مزدوروں کے لئے اولڈ ایج بینیفٹس یا وطن کارڈ یا ان کو رہائشی کالونی کی تعمیر اور دیگر کوئی ایسی سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ محنت نے ضلع ساہیوال میں مروجہ لیبر لاز کے تحت مزدوروں کی بہتری کے لئے مختلف ادارہ جات میں1545 معائنہ جات،1043 چالان اور۔/11,20000 روپے کے جرمانہ جات کئے۔

علاوہ ازیں محکمہ محنت نے ضلع ساہیوال میں گزشتہ پانچ سال میں کم اجرت، گریجویٹی، اوورٹائم اور چھٹیوں کی ادائیگی نہ کرنے والے99مالکان و ادارہ جات کے خلاف کل ۔/94,59,323روپے کی رقوم ڈگری کی ہیں جن میں سے۔/49,77,667روپے مالکان سے وصول کرکے متعلقہ سائیلان کو ادا کردیئے گئے ہیں جبکہ بقیہ ڈگری شدہ رقم کی ریکوری کے لئے کوشش جاری ہے۔

محکمہ محنت کے ذیلی ادارے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے مذکورہ ضلع میں مزدوروں کو میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ اور تعلیمی وظائف کی مد میں۔/296,47,721روپے تقسیم کئے اور مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے ورکرز ویلفیئر سکول کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے جس میں278 بچے زیر تعلیم ہیں۔

ادارہ سوشل سکیورٹی نے مذکورہ ضلع کے کارکنان اور ان کے لواحقین کے لئے دس بستروں پر مشتمل ہسپتال قائم کیا ہے اس ہسپتال میں تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔مزید برآں مزدوروں کی سہولت کے لئے ڈائریکٹوریٹ سوشل سکیورٹی اوکاڑہ سے ساہیوال منتقل کیا ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت مزدوروں کو علاج معالجہ کے لئے دس بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال اور ایمرجنسی کی بنیاد پر بروقت طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے تین ایمرجنسی سنٹر کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال، سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، ساہیوال۔

اس ہسپتال میں میڈیکل سپیشلسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ، گائنی کالوجسٹ اور میڈیکل آفیسر موجود ہیں۔اس کے علاوہ ایکسرے، ای سی جی لیبارٹری و دیگر سہولیات دستیاب ہیں۔

2۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، ہڑپہ

3۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، چیچہ وطنی

4۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، قادر آباد

(ج) اولڈ ایج بینیفٹس انسٹیٹیوٹ(EOBI)پورے پاکستان بشمول پنجاب کے ضعیف العمر کارکنان کو پنشن ادا کرتا ہے۔جہاں تک رہائشی کالونی کی تعمیر کا تعلق ہے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت مذکورہ ضلع میں ایک لیبر کالونی کی تعمیر جون 1994 میں مکمل ہوئی۔ جو295 رہائشی پلاٹس پر مشتمل ہے۔مزید برآں بورڈ آف ریونیو نے بیس ایکڑ اراضی ضلع ساہیوال میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کو بلا معاوضہ برائے تعمیر لیبر کالونی الاٹ کی ہے۔ ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی جانب سے NOC وصول ہوتے ہی مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ڈائریکٹر جنرل پی آر پنجاب کی جانب سے دیئے گئے اشتہارات سے متعلقہ تفصیلات

*9546: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی، پی آر پنجاب کی جانب سے یکم جنوری 2014 سے آج تک کتنے رقم کے اشتہارات کس کس ٹی وی چینل اور اخبارات کو دیئے گئے؟

(ب) اخبارات اور ٹی وی چینل کو اشتہارات دینے کا طریق کار اور معیار کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنوری2014 سے 31۔ دسمبر2017تک حکومت نے جن محکموں کی طرف سے موصول ہونے والے اشتہارات (پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا) کو جاری کئے ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سال	پرنٹ	الیکٹرانک
2014(جنوری تا دسمبر)	63,06,62,450	19,31,77,570
2015(جنوری تا دسمبر)	77,42,81,822	61,19,62,233
2016(جنوری تا دسمبر)	1,09,32,71,367	71,84,70,890
2017(جنوری تا دسمبر)	2,94,37,66,059	95,28,23,683

(ب) اشتہارات پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو پنجاب گورنمنٹ ایڈورٹائزمنٹ پالیسی 2012 کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔ پالیسی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جنگلات میں ڈی ایف او کی پوسٹوں اور گریڈ سے متعلقہ تفصیلات

*9413: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات میں DFO کی کل کتنی پوسٹیں ہیں اور یہ کتنے گریڈ کی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ملی بھگت سے DFO گریڈ18 کی اسامیوں پر گریڈ 17 کے SDFO لگائے ہوئے ہیں؟

(ج) محکمہ جنگلات میں ٹرانسفر / پوسٹنگ کا کتنا عرصہ اور ایک DFO کو ایک جگہ پر کتنا عرصہ رہنا چاہئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ جنگلات میں DFO کی کل 57 اسامیاں ہیں۔ DFO کا گریڈ 18 ہے۔

(ب) جب کوئی DFO کی اسامی خالی ہوتی ہے تو دفتری امور کو چلانے کے لئے فوری طور پر یا تو کسی دوسرے DFO کو اس کا Additional Charge دے دیا جاتا ہے یا پھر کسی SDFO کو OPS پر DFO لگایا جاتا ہے۔

42 آفیسران ریگولر BS-18 کے ہیں اور آٹھ آفیسران BS-18 میں officiating پر وموٹ کر کے لگائے گئے ہیں۔ سات اسامیوں پر BS-17 کے آفیسران OPS پر لگے ہوئے ہیں۔

(ج) محکمہ جنگلات میں بھی ٹرانسفر / پوسٹنگ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق عرصہ تین سال تک ہو سکتی ہے۔ تاہم ترقیاتی سکیموں اور کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی DFO کا عرصہ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔

گجرات: محکمہ لیبر کے ادارے سوشل سکیورٹی کے سکولوں کی تعداد اور بجٹ کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9558: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ لیبر کے ادارے سوشل سکیورٹی کے کتنے سکول اور ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں اور سکولوں کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ج) سکولوں میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں سکول وار تفصیل دی جائے ان میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(د) ان سکولوں میں کس کس کے پاس Pick & Drop کے لئے گاڑیاں کون کون سی ہیں جن کے پاس نہیں ہیں ان کو کب تک حکومت یہ سہولت فراہم کرے گی؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف)

i. ضلع گجرات میں محکمہ لیبر کے ادارے سوشل سکیورٹی کے تحت کوئی سکول نہ ہے تاہم محکمہ کے ذیلی ادارے ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل سکول کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	سکول	مقام
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	بھمبر روڈ، گجرات
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	بھمبر روڈ، گجرات

ii. ضلع گجرات میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ کے علاوہ ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال جی ٹی روڈ اور پانچ طبی مراکز کام کر رہے ہیں۔

1. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، بغداد کالونی جی ٹی روڈ گجرات۔
2. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سمال اسٹیٹ انڈسٹریز نزد پاک فین، جی ٹی روڈ گجرات۔
3. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لیبر کالونی بھمبر روڈ گجرات۔
4. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری محلہ جناح کالونی فاروق پارک جلالپور جٹاں گجرات۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری بلمقابل احمد پٹرولیم جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ۔

(ب)

1. ادارہ سوشل سکیورٹی ضلع گجرات میں موجود ہسپتال اور دیگر طبی مراکز کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہسپتال/طبی مراکز	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی گجرات	سوشل سکیورٹی ہسپتال گجرات	سوشل سکیورٹی ڈسپنسریز
بجٹ برائے سال 2016-17	5کروڑ39لاکھ85ہزار روپے	کروڑ44لاکھ61ہزار روپے	کروڑ92 لاکھ45ہزار روپے
اخراجات برائے سال 2016-17	5کروڑ21لاکھ59ہزار912روپے	7کروڑ24لاکھ81ہزار21روپے	7کروڑ57لاکھ28ہزار68روپے
بجٹ برائے سال 2017-18	4کروڑ68لاکھ17ہزار روپے	11کروڑ52لاکھ95ہزار روپے	8کروڑ79لاکھ64ہزار روپے
اخراجات برائے مالی سال 2017-18 (31جنوری2018تک)	2کروڑ17لاکھ70ہزار 105روپے	4کروڑ53لاکھ24ہزار328روپے	3کروڑ49لاکھ88ہزار215روپے

2. ادارہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت چلنے والے سکولوں کے لئے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)، بھمبر روڈ، گجرات	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)، بھمبر روڈ، گجرات
بجٹ برائے سال	6کروڑ77لاکھ69ہزار249روپے	6کروڑ94لاکھ58ہزار110روپے

2016-17 اخراجات برائے سال	4کروڑ45لاکھ79ہزار545روپے	4کروڑ41لاکھ19ہزار429روپے
2016-17 بجٹ برائے سال	7کروڑ54لاکھ64ہزار496روپے	7کروڑ71 لاکھ37ہزار314روپے
2017-18 اخراجات برائے مالی سال (31جنوری2018تک)	2کروڑ90لاکھ7ہزار981روپے	2کروڑ74لاکھ96ہزار148روپے

(ج) ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)، بھمبر روڈ، گجرات میں 1081 (ایک ہزار اکیاسی) اور ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)، بھمبر روڈ، گجرات میں 1212 (ایک ہزار دو سو بارہ) بچے زیر تعلیم ہیں۔ ان سکولوں میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ورکرز کے بچوں کو Pick & Drop کے لئے ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)، بھمبر روڈ، گجرات میں 13 اور ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)، بھمبر روڈ، گجرات میں 14 بسیں فراہم کی گئی ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی انہار پر درختوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9515: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہروں کی پٹڑیوں پر موجود درخت محکمہ نہر کی ملکیت اور ان کی دیکھ بھال محکمہ کی ذمہ داری ہوا کرتی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ پالیسی کب تبدیل ہوئی اور اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) کیا پالیسی کی تبدیلی سے حالات میں بہتری پیدا ہوئی ہے یا حالات دگرگوں ہوئے ہیں اس پالیسی سے قبل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی انہار کی پٹڑیوں پر درختوں کی تعداد کتنی تھی اور آج کتنی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) درست ہے۔

(ب) نہروں کی پٹڑیوں پر درخت95۔1994 میں محکمہ انہار سے محکمہ جنگلات کو ٹرانسفر ہوئے تھے چونکہ محکمہ انہار کے پاس درختوں کی دیکھ بھال کے لئے ٹیکنیکل سٹاف نہ تھا جس کی وجہ سے یہ درخت محکمہ جنگلات کو ٹرانسفر کئے گئے تھے۔

(ج) درختوں کی باقاعدہ دیکھ بھال اور مینجمنٹ کے سلسلہ میں بہتری ہوئی ہے اور درختان محکمہ جنگلات کو ٹرانسفر ہونے کے بعد ترقیاتی سکیم linear Enumeration of trees along plantation کے تحت سال06-2005 تا07-2006 کے دوران درختوں کی باقاعدہ نمبر شماری کی گئی تھی جس کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انہار کی پٹڑیوں پر 80,284 درخت شمار کئے گئے تھے۔ چونکہ شیشم ڈائی بیک بیماری کی وجہ سے شیشم کے درخت خشک ہوتے رہے جن کو باقاعدہ محکمہ کے قانون کے مطابق نیلام کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ انہار کی rehabilitation اور نہروں کے کنارے سڑکات کی تعمیر میں رکاوٹ بننے والے درختان بھی نیلام کئے جاتے رہے۔ مزید قانونی کارروائی شدہ درخت منہا کرنے کی وجہ سے درختوں کی تعداد میں بتدریج کمی ہوتی رہی اور اب 41071 درختان انہار کے کناروں پر موجود ہیں۔

لاہور میں مزدوروں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*9579: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں قائم کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اگر ہاں تو تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی رجسٹریشن بھی کی گئی ہے تو تعداد بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال متعدد کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں اوران میں کام کرنے والوں کی رجسٹریشن نہ ہوئی ہے تو تعداد بتائی جائے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر رجسٹرڈ کارخانوں، فیکٹریوں، بھٹوں اور مزدوروں کو رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے لاہور میں فیکٹریز ایکٹ1934 کے تحت رجسٹرڈ کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں کی کل تعداد2902 ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے سوشل سکیورٹی آرڈیننس1965 کے تحت لاہور میں کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں میں کام کرنے والے رجسٹرڈ مزدوروں کی تعداد3لاکھ35ہزار 423ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی آرڈیننس1965 کے تحت پانچ یا پانچ سے زائد ملازمین پر مشتمل تمام صنعتی و تجارتی اداروں اور ان کے ملازمین کو رجسٹر کیا جاتا ہے۔ لاہور میں موجود تمام کارخانوں، فیکٹریوں اور بھٹوں کی رجسٹریشن بمطابق قانون مکمل ہو چکی ہے تاہم مزدوروں کی رجسٹریشن بمطابق قانون ایک مسلسل عمل ہے جو تاحال جاری ہے۔

(د) جواب جز(ج) ملاحظہ فرمائیں۔

لاہور سوشل سکیورٹی ہسپتال میں سرجن فزیشن اور بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*9598: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) اس میں سرجری اور کارڈیالوجی کے وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(د) ان وارڈز میں کتنے سرجن اور فزیشن کام کر رہے ہیں کیا اس ہسپتال میں میجر سرجری کی جاتی ہے تو کون کون سے سرجن میجر سرجری کرتے ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال میں ایکسرے مشین، سی ٹی سکین اور وینٹی لیٹر کی تعداد کتنی ہے؟

(و) اس ہسپتال میں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور 96 کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور اس میں بیڈز کی تعداد 550 ہے۔

(ب) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال کی ایمرجنسی 17 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں سرجری سے متعلقہ وارڈز 138 بیڈز پر مشتمل ہیں جبکہ کارڈیالوجی کا کوئی وارڈ نہیں ہے۔ البتہ دل کے امراض کے علاج کے لئے نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال سے منسلک ادارہ ہذا کا ایک اور ہسپتال رحمت العالمین انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کیا گیا ہے جہاں کارڈیالوجی وارڈ میں بیڈز کی تعداد 53 ہے۔

(د) اس ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں دس سرجن اور میڈیکل وارڈ میں سات فزیشن کام کر رہے ہیں۔ اس ہسپتال میں میجر سرجری کی جاتی ہے اور متذکرہ بالا دس سرجن میجر سرجری کرتے ہیں۔

(ہ) اس ہسپتال میں چار ایکسرے مشین، ایک سی ٹی سکین مشین اور چھ وینٹی لیٹرز ہیں۔

(و) اس ہسپتال میں روزانہ اوسطاً 1500 مریض علاج کے لئے آتے ہیں۔

لاہور میں سوشل سکیورٹی ہسپتالوں کی تعداد اور ان میں سی ٹی سکین مشین، وینٹی لیٹر سے متعلقہ تفصیلات

*9599: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سوشل سکیورٹی کے ہسپتال کتنے کہاں کہاں ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز کے ہیں ان میں کون کون سی مرض کے وارڈز ہیں ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ان میں بیک وقت کتنے ڈاکٹرز اور نرسز کام کرتے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں طبی مشینری کون کون سی ہے اور کن ہسپتالوں میں سی ٹی سکین مشینیں موجود ہیں اوران میں کتنے وینٹی لیٹر موجود ہیں؟

(و) ان ہسپتالوں میں مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں ان کے سال 2017-18 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) لاہور میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں کی تعداد چار ہے۔ ان کے نام و پتا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال و پتا
1۔	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور۔
2۔	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور۔
3۔	پیسی میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، فیروز پور روڈ لاہور۔
4۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ، بارہ دری روڈ، چوک شاہدرہ۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں میں بستروں اور وارڈز کی تعداد درج ذیل ہے:

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں 21 وارڈز ہیں جبکہ بیڈز کی تعداد 550 ہے۔

نام وارڈ	تعداد بیڈز	نام وارڈ	تعداد بیڈز	نام وارڈ	تعداد بیڈز
شعبہ حادثات	17	آئی سی یو	07	جنرل میڈیسن	62
جنرل سرجری	62	آرتھوپیڈک سرجری	62	امراضِ نسواں	87
آنکالوجی	13	پیڈیاٹرکس	28	ٹی بی اینڈ چیسٹ	46

ناک کان گلہ	09	امراضِ چشم	31	نرسری	27
امراضِ جلد	05	نفسیاتی امراض	05	یورالوجی	31
ڈینٹل سرجری	05	فزیوتھراپی	03	پرائیویٹ رومز	08
مین آپریشن تھیٹر	21	بلڈ بنک	02	مین لیبارٹری	01
نفرالوجی+ڈائیلسز	18				

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے وارڈز میں بیڈز کی تعداد85ہے۔وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

کارڈیالوجی وارڈ		کارڈیک سرجری وارڈ	
نام وارڈ	تعداد بیڈز	نام وارڈ	تعداد بیڈز
سی سی یو	13	آئی سی یو	8
ایچ ڈی یو	9	مردانہ وارڈ	11
مردانہ وارڈ	10	زنانہ وارڈ	11
زنانہ وارڈ	10	ایچ ڈی یو	4
ایمبیو وارڈ	9		

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ100بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں موجود 11وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام وارڈ	تعداد بیڈز	نام وارڈ	تعداد بیڈز
ہڈی وارڈ	04مرد04خواتین	آنکھ	01مرد01خواتین
ٹی بی اور سینہ	05مرد05خواتین	آئی سی یو	02مرد02خواتین
سرجری	07مرد04خواتین	ایمرجنسی	04مرد04خواتین
میڈیکل	08مرد08خواتین	ڈینگی	04مرد04خواتین
ناک،کان،گلہ	02مرد01خواتین	لیبر روم	11
بچہ وارڈ	09	گائنی	10

پیسی میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت50بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں موجود سات وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام وارڈ	تعداد بیڈز	نام وارڈ	تعداد بیڈز
ایمرجنسی	10	سرجیکل	10
میڈیکل	07	چائلڈ	03
گائنی	10	ڈینگی وارڈ	03
لیبر روم	07	-	-

(ج) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال کی ایمرجنسی 17 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں بیک وقت 7 ڈاکٹرز اور 9 نرسز کام کرتی ہیں۔

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال کے زیر انتظام ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ کی ایمرجنسی آٹھ بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں بیک وقت پانچ ڈاکٹرز اور سات نرسز کام کرتی ہیں۔

پیسی میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت کی ایمرجنسی دس بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں بیک وقت چار ڈاکٹرز اور پانچ نرسز کام کرتی ہیں۔

(د) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں 29 ڈاکٹرز، 33 نرسز، 127 پیرا میڈیکل اور دیگر سٹاف کی 86 اسامیاں خالی ہیں۔

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں سات ڈاکٹرز، پانچ نرسز، اکیس پیرا میڈیکل سٹاف اور 38 دیگر سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ میں 31 ڈاکٹرز، 10 نرسز، 16 پیرا میڈیکل سٹاف اور 20 دیگر سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔

پیسی میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت میں 11 ڈاکٹرز، ایک نرس اور 36 پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں میں موجود مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

اس ہسپتال میں ایک سی ٹی سکین مشین اور چھ وینٹی لیٹرز موجود ہیں۔

سی ٹی سکین مشین	پورٹیبل الٹراساؤنڈ مشین	کلر ڈوپلر الٹراساؤنڈ مشین	پی سی آر مشین
سی بی سی مشین	ای سی جی مشین	سکشن مشین	پلس آکسی میٹر
سپائرومیٹر	ٹونومیری	سی آرم مشین	لیرونگوسکوپ
یوریٹروسکوپ	گیماکیمرہ	ایکسرے مشین	ڈیجیٹل کلر ڈوپلر مشین

کیمسٹری اینالائیزر	الیکٹرولائیٹ اینالائیزر	وینٹی لیٹر	ری سیٹیشن مشین
پراکٹوسکوپ	ریسپائرومیٹری	گونیوسکوپ	لیپروسکوپ
سگمائیڈوسکوپ	ڈینٹل یونٹ	الٹراساؤنڈ مشین	پورٹیبل ایکسرے مشین
میموگرافی مشین	مائیکروایب 300	الائزاایکپمنٹ مشین	برونکوسکوپ
ریٹینوسکوپ	انستھیزیامشین	گیسٹروسکوپ	کولونوسکوپ
ڈینٹل ایکسرے پلانٹ	ڈایالیسس مشین	انفنٹ انکیوبیٹر	ہیموراٹیڈل گن
ہیموڈائیلسز مشین	فوٹوتھراپی یونٹ	شارٹ ویوڈایاتھرمی	بےبی انکیوبیٹر
سی ٹی جی مشین	-	-	-

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

اس ہسپتال میں کوئی سی ٹی سکین مشین موجود نہیں جبکہ وینٹی لیٹرز کی تعداد 12 ہے۔

اینجیوگرافی مشین	ایکوکارڈیوگرافی	ای۔ٹی۔ٹی مشین	موبائل ایکسرے مشین
ہائپوتھرمیامشین	انسھیزیامشین	ہارٹ لنگ مشین	ای۔ٹی۔اوسٹیرلائزر
انویسوکارڈیک مانیٹر	نان انویسوکارڈیک مانیٹر	ہولٹرمانیٹر	انٹراورنک بیلون پمپ
سٹیم سٹرلائزر	ٹی پی ایم	وینٹی لیٹر	-

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

اس ہسپتال میں کوئی سی ٹی سکین مشین موجود نہیں جبکہ وینٹی لیٹرز کی تعداد 2 ہے۔

کیمیکل اینالائزر	ہیماٹواینالائزر	ای سی جی	سی ٹی جی
ایکسرے موبائل	لیپروسکوپی	اوپھتھولموسکوپی	انفیوژن پمپ
ڈینٹل یونٹ	الٹراسونوگرافی	نیبالائزر	کارڈیک مونیٹر

پیسی میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت

اس ہسپتال میں ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی جی اور مختلف لیب ٹیسٹ کے لئے مشینری موجود ہیں۔

(و) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات اور 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

ہسپتال کا 18-2017 کا بجٹ ایک ارب تین کروڑ 12 لاکھ 63 ہزار ہے۔ ہسپتال میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ حادثات	آئی سی یو	جنرل میڈیسن	مین آپریشن تھیٹر
جنرل سرجری	آرتھوپیڈک سرجری	امراضِ نسواں	بلڈ بنک

آنکالوجی	پیڈیاٹرکس	ٹی بی اینڈ چیسٹ	مین لیبارٹری
ناک کان گلہ	امراضِ چشم	نرسری	ڈینٹل سرجری
امراضِ جلد	نفسیاتی امراض	یورالوجی	فزیوتھراپی
نفرالوجی + ڈائیلسز	-	-	-

رحمت اللعالمین انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی

اس ہسپتال میں دل کے تمام امراض کا علاج بشمول اینجیو گرافی، اینجیو پلاسٹی، پیس میکر امپلانٹیشن، دل کا بائی پاس آپریشن، دل کے والوز کے آپریشن، چیسٹ سرجری اور پیرفرل، واسکولر سرجری کی سہولت میسر ہے۔ ہسپتال کا 18-2017 کا کل بجٹ 23 کروڑ 45 لاکھ 63 ہزار روپے ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

اس ہسپتال کا 18-2017 کا کل بجٹ 31 کروڑ 78 لاکھ 28 ہزار روپے ہے۔ مریضوں کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

جنرل سرجری	میڈیکل	آرتھوپیڈک سرجری	گائنی
ٹی بی اور امراض سینہ	فزیوتھراپی	ذہنی امراض	نومولود بچوں کے امراض
دانتوں کے امراض	شعبہ چشم	ناک، کان، گلہ	ایکسرے
لیبارٹری	الٹراساؤنڈ	فیملی پلاننگ	

پیسی میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت

اس ہسپتال کا 18-2017 کا کل بجٹ 22 کروڑ 69 لاکھ 76 ہزار روپے ہے۔ ہسپتال میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

میڈیکل	سرجیکل	گائنی	لیبر روم
سکن	چائیلڈ	ڈیپاٹائیٹس	ایکسرے
الٹراساؤنڈ	ای سی جی	لیب ٹیسٹ	-

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 11 بج کر 23 منٹ پر
جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔مارچ دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،12۔مارچ2018

(یوم الاثنین،23۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 25

1339

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

1341

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 12۔مارچ 2018

(یوم الاثنین، 23۔جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دو پہر 2 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

سَبِّحِ ٱسۡمَ رَبِّكَ ٱلۡأَعۡلَى ۝١ ٱلَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝٢ وَٱلَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ ۝٣ وَٱلَّذِيٓ أَخۡرَجَ ٱلۡمَرۡعَىٰ ۝٤ فَجَعَلَهُۥ غُثَآءً أَحۡوَىٰ ۝٥
سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ۝٦ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ إِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلۡجَهۡرَ
وَمَا يَخۡفَىٰ ۝٧

سورۃ الأعلیٰ آیات 1 تا 7

(اے پیغمبرؐ) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمد نُورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی
تصویرِ کمالِ محبت تنویرِ جمالِ خُدائی
تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی
اُس گردِ سفر میں گم ہے جبریلِ امیں کی رسائی
یہ رنگِ بہارِ گلشن یہ گل اور گل کا جوبن
تیرے نورِ قدم کا دھوون اس دھوون کی رعنائی
ما اجملک تیری صورت ما احسنک تیری سیرت
ما اکملک تیری عظمت تیری ذات میں گم ہے خدائی

سوالات

(محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو آج کے وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9634 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں محمد رفیق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری کالجز میں لائبریرینز اور اسسٹنٹ لائبریرینز کی اسامیوں کی تفصیل

*9634: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے سرکاری کالجز میں لائبریرینز اور اسسٹنٹ لائبریرینز کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) لائبریری سائنس کے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرار کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا اسامیوں میں کتنی اسامیاں کہاں کہاں کب سے خالی ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(د) کیا محکمہ ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے 2013 میں تمام اسسٹنٹ لائبریرینز کی پوسٹ کو اپ گریڈ کر کے abolished کر دیا اور لائبریرینز(BS-17)میں اپ گریڈ کر دیا۔ لائبریرینز کی208 اسامیاں ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لائبریری سائنس کے پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی کوئی اسامی نہیں ہے۔ اسسٹنٹ پروفیسرز کی پانچ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک خالی ہے اور لیکچرارز کی کل 52اسامیاں ہیں جن میں سے32اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہائر ایجوکیشن،پنجاب پبلک سروسز کمیشن کے ذریعے ان اسامیوں کو پُر کرے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!جناب سپیکر!جز(الف)میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ لائبریرین کو گریڈ۔17 میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے اور لائبریریز کی 208 اسامیاں خالی ہیں۔پنجاب میں لائبریریز کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!شکریہ۔لائبریریز کی کل208اسامیاں ہیں جس کی کاپی میرے پاس موجود ہیں جو میں معزز ممبر کے ساتھ share کر دوں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اس کا مطلب ہوا کہ لائبریریز کی208اسامیاں ہیں اور ساری اسامیاں ہی خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جواب میں 208 کل اسامیوں کا بتایا گیا ہے جن میں سے 32 اسامیاں خالی ہیں جن پر ابھی پنجاب پبلک سروس کمیشن نے almost 7 males and 7 females کی بھرتیاں کی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ لائبریری سائنس کے پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کی کوئی اسامی نہیں ہے، اسسٹنٹ پروفیسر کی پانچ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک اسامی خالی ہے اور لیکچرارز کی کل 52 اسامیاں ہیں جن میں سے 32 اسامیاں خالی ہیں۔ میں نے کچھ اور پوچھا تھا اور محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے کچھ اور جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریرینز اور لائبریری سائنسز کی الگ الگ اسامیاں ہیں۔ لائبریرینز کی ٹوٹل 208 اسامیاں ہیں جو سب filled ہیں جبکہ لائبریری سائنسز کی 52 اسامیاں ہیں جن میں سے 32 اسامیاں خالی ہیں جن میں سے ابھی تقریباً 14 اسامیوں پر بھرتی مکمل کی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرے گا۔ یہ خالی اسامیاں کب پُر ہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریری سائنسز کی 14 سیٹوں پر ابھی پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بھرتی مکمل کر لی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جن اسامیوں پر بھرتی کر رہا ہے اس کی speed slow ہے کیا محکمہ نے اس حوالے سے کوئی طریق کار بنایا ہے کہ یہ خالی اسامیاں جلدی سے جلدی پُر ہو جائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اب پنجاب پبلک سروس کمیشن میں بڑی speed سے کام ہو رہا ہے۔ پہلے سال سال یا دو دو سال لگ جاتے تھے۔ اب زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں بھرتی کا عمل مکمل کیا جاتا ہے۔ جیسے ہی یہ بھرتی مکمل ہو جائے گی اس کے بعد rationalize کر کے تمام اسامیوں کی request پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی جائے گی تاکہ اس بھرتی میں جو اسامیاں خالی رہ جائیں گی وہ آئندہ بھرتی میں مکمل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شاباش۔ اگلا سوال نمبر 4491 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7046 پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر سوال نمبر 4707 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سروبہ اٹاری میں بی ایچ یو سے متعلقہ تفصیلات

*4707: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سروبہ اٹاری ضلع لاہور میں کتنے بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز میں کل کتنا سٹاف کس کس گریڈ کا کام کر رہا ہے؟

(ج) ان بی ایچ یوز میں پچھلے تین سالوں کے دوران میڈیسن کی مد میں کتنے فنڈز رکھے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان سنٹرز میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے لوگوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سروبہ اٹاری ضلع لاہور میں کوئی بی ایچ یو کام نہ کر رہا ہے۔ بی ایچ یو دیہی علاقوں میں بنائے جاتے ہیں جبکہ اٹاری سروبہ اربن ایریا میں واقع ہے۔ تاہم قریب ہی ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی واقع ہے جو زچہ بچہ کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

مزید بر آں کچھ ہی فاصلے پر جنرل،گلاب دیوی اور چلڈرن جیسے بڑے ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

(ب) جز(الف)میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز(الف)میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(د) جز(الف)میں جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!میں نے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ سروبہ اٹاری ضلع لاہور میں کتنے BHUsہیں؟جواب دیا گیا ہے کہ یہ اربن ایریا ہے اس لئے یہاں پر BHU نہیں ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی کا reference دیا ہے تو یہ اس علاقہ سے کتنا دور ہے یا کتنے فاصلہ پر ہے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!شکریہ۔سروبہ اٹاری اب ڈی ایچ اے اور دیگر علاقوں کی وجہ سے تقریباً اربن ایریا بن چکا ہے۔اس لئے اس کے اندر کوئی BHU نہیں ہے لیکن جیسا کہ سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ قریب ہی ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی میں کام کر رہا ہے۔اس کے علاوہ کچھ ہی فاصلے پر گلاب دیوی اور چلڈرن ہسپتال ہیں۔یہ کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو بھی معلوم ہے کہ کتنا فاصلہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی کتنے فاصلے پر ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی تقریباً ڈیڑھ سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!وزیر صاحب یہ بھی بتا دیں کہ چلڈرن ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال میرے حلقہ میں آتے ہیں یہ سروبہ اٹاری سے کتنے دور ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! صحت کی سہولیات کے لئے مختلف steps ہیں۔ پہلے step پر BHUs اور اس طرح کے سنٹرز ہیں دوسرے step پر specialized facilities ہیں لاہور شہر تقریباً تمام علاقوں کی آبادی کو cover کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ لاہور میں علاج کے لئے باہر سے لوگ آتے ہیں اور لاہور سے کوئی باہر نہیں جاتا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ لاہور اپنے تمام مریضوں کو cover کر رہا ہے اور ان کی care کر رہا ہے۔ میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے سوال کو دوبارہ سے دیکھنا چاہئے تو میں اسے open mind سے دوبارہ دیکھنے کے لئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی صرف زچہ بچہ کے حوالے سے علاج یا کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس علاقے سے باقی ہر بیماری اور ہر ایمرجنسی کے لئے لوگوں کو جنرل ہسپتال، گلاب دیوی یا چلڈرن ہسپتال آنا پڑتا ہے۔ آپ اس فاصلے کو دیکھ لیں یہ فاصلہ بہت زیادہ ہے کیونکہ سروبہ اٹاری بارڈر کے پاس کا علاقہ ہے یہ ادھر سے قریب نہیں ہے۔ یہ نہ ہو کہ لوگ وہاں سے علاج کرانے کے لئے انڈیا جائیں کیونکہ اُن کا ہسپتال زیادہ قریب ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ بغیر اجازت کے انڈیا جا سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ شاید ایمرجنسی میں وہ ہمارا بندہ لے ہی لیں۔ میں تو صرف reference کے طور پر کہہ رہا تھا کہ انڈیا کا BHU زیادہ قریب ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم لوگوں کو قریب سے قریب entertain کریں کیونکہ چلڈرن ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال اس علاقہ سے کافی دور ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جب اسمبلی میں سوال کئے جاتے ہیں تو بہتری کے لئے کئے جاتے ہیں۔ میں اس کو کبھی بھی ذاتی طور پر نہیں لیتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اچھی بات کی ہے اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ واقعی وہاں کے لوگوں کو suffer کرنا پڑ رہا ہے تو میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو direction on the floor of the House دیتا ہوں کہ

اس کو examine کرایا جائے اور اس میں اگر ایسی صورتحال ہو تو فوری طور پر اس معاملہ کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9497 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8342 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9595 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلارُوت کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ڈرگ کنٹرول پروگرام پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*9295: **محترمہ شُنیلارُوت:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا؟

(ب) اس پروگرام پر عملدرآمد کے حوالے سے کیا پیشرفت ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) صوبہ بھر میں نشہ آور ادویات کے غلط استعمال اور غیر قانونی فروخت کو کنٹرول کرنے کے لئے پنجاب ڈرگز رولز PDR 2007 موجود ہیں۔

PDR 2007 کے 'Schedule B' میں Narcotics (نشہ آور ادویات)، ڈپریشن کے علاج کے لئے ادویات اور دوسری کنٹرولڈ ڈرگز کی لسٹ شامل ہے۔ ان رولز کے سیکشن 20(1)(d) کے تحت فارمیسیز اور میڈیکل سٹور پر ان ادویات کی فروخت ڈاکٹر کے

تجویز کردہ نسخہ کے مطابق کی جاتی ہے۔ سیکشن20(1)(f) کے مطابق ان ادویات کی بل وار نٹی اور سیل پرچیز کے ریکارڈ کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔

سیکشن20(11) کے تحت ایسی ادویات کی غیر قانونی خرید و فروخت کا مزید کنٹرول کرنے کے لئے انہیں فارمیسی اور میڈیکل سٹور پر ایک الگ الماری میں عوام کی رسائی سے دور سٹور کیا جاتا ہے۔ حوالہ کے لئے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومتِ پنجاب کی جانب سے صوبہ بھر کی تحصیل کی سطح پر ڈرگ انسپکٹرز تعینات کئے ہوئے ہیں جو ڈرگ ایکٹ1976 اور DRAP ایکٹ2012 کے تحت اپنے فرائض بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔ فارمیسی پر نشہ آور ادویات 'Category 'A فارماسسٹ کے زیرِ نگرانی ڈاکٹر کے نسخے پر بیچی جاتی ہیں۔ تمام ڈرگ انسپکٹرز روزانہ کی بنیاد پر کی جانے والی کارروائی کے دوران ادویات کی بل وار نٹی، سیل ریکارڈ اور خصوصاً مریضوں کے نسخہ جات بھی چیک کرتے ہیں اور کہیں بھی نشہ آور ادویات کے حوالہ سے کسی بھی قسم کی قانونی خلاف ورزی آئے تو متعلقہ فارمیسی یا میڈیکل سٹور کے خلاف مکمل اور بروقت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا؟ یہ بڑا سادہ سا سوال تھا لیکن مجھے جو جواب ملا ہے اس میں ڈرگ کنٹرول، ادویات اور معلوم نہیں کیا کیا رولز کا بتایا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کو ساری بات بتائی ہے۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سادہ سا سوال یہ ہے کہ ہمارے نوجوان جو سڑکوں پر نشے میں لت پت ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ چرس، افیون اور دیسی شراب پی کر نشے میں دھت ہوتے ہیں ان کے

بارے میں کیا ہماری حکومت نے کچھ سوچا ہے یا محکمہ نے اسے کنٹرول کرنے کے لئے کوئی پروگرام شروع کیا ہے؟

جناب سپیکر: اس کا محکمہ بھی موجود ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری بہن بالکل ٹھیک فرما رہی ہیں۔ ان کا سوال بہت اہم ہے۔ یہ سوال ہمارے پاس آیا تھا تو ہم نے ایک خط بھی لکھا تھا کہ یہ سوال بنیادی طور پر ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ اس کے باوجود یہ سوال ہمارے پاس آ گیا ہے تو پھر ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے اپنے اختیار اور معاملات کے مطابق جواب دیا ہے۔ یہاں جو جواب دیا گیا ہے تو محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں جو ڈرگ کنٹرول رجیم ہے وہ نشہ آور ادویات کی فروخت کے بعد صحیح طور پر ان ادویات کے استعمال کے لئے کام کرتی ہے۔ ہم نے اپنے steps بتائے ہیں اور جہاں تک سنٹرز اور پالیسی کا تعلق ہے تو یہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی jurisdiction میں آتے ہیں۔ یہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی jurisdiction میں نہیں آتے۔ یہاں جو جواب دیا گیا ہے ہم نے اپنے محکمہ کے مطابق دیا ہے کہ ہمارے پاس کیا کیا facilities موجود ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے ایک social issue raise کیا ہے کہ ہمارے نوجوانوں نے نشہ آور چیزوں کے استعمال سے اپنی زندگیاں خراب کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کچھ نوجوانوں نے کی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ علاقوں اور محلوں میں جا کر دیکھیں جگہ جگہ لوگ نظر آتے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پولیس کے لوگ ان کو support کر رہے ہوتے ہیں اور ان سے بھتہ لے رہے ہوتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ڈرگ کنٹرول پروگرام بنایا جائے۔ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ یہ سوال ان کے محکمہ کا نہیں تھا تو میں چاہوں گی کہ یہ سوال جس بھی محکمہ کا ہے اس کو refer کیا جائے۔ اگر یہ سوال محکمہ ایکسائز کا ہے تو اسے کو refer کیا جائے کیونکہ یہ ایک important issue ہے جس کے اوپر بات کرنا بہت ضروری ہے۔ مجھے رولز اور ان چیزوں کا پتا ہے لیکن

میری یہ درخواست ہو گی کہ اس سوال کو محکمہ ایکسائز کو refer کیا جائے تا کہ مجھے پورا اور صحیح جواب مل سکے جو میں چاہ رہی ہوں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بات کو second کرتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم issue ہے۔ ہم کچھ NGOs کے ساتھ مل کر اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہماری Drug Task Force ہے۔ میں نے Anti-Narcotics Force والوں سے خود میٹنگ کی تھی۔ ہم نے سکولز اور کالجز کے آگے اپنی vigilance شروع کی ہوئی ہے جس کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح openly بتانا مناسب نہ ہو گا۔ ہم نے کچھ لوگوں کو پکڑا بھی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے۔ اس میں awareness دینے کی بھی ضرورت ہے اور اس میں steps لینے کی بھی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ پچھلے دنوں ہم نے Schedule-G اور ڈرگ ترمیم کے حوالے سے جو بات کی تھی۔ حکومت پنجاب یہی چاہتی تھی کہ ایسی ادویات جو نشہ کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں ان کے بکنے کے mechanism پر proper عمل ہونا چاہئے۔ اس حوالے سے چند ساتھیوں کو ناگوار گزرا تو انہوں نے پچھلے دنوں ہڑتال بھی کی تھی۔ بہر حال بہتری کے معاملات ہم اپنے level پر ضرور کرتے رہیں گے لیکن میں اپنی بہن کو second کرتا ہوں کہ یہ سوال جس کی jurisdiction میں آتا ہے اس کے سپرد ہونا چاہئے اور اس کا comprehensive جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے یہ سوال ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا گیا اور اس کے بعد یہ آپ کو refer کر دیا گیا۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ جو بات محترمہ کر رہی ہیں اس کا کوئی طریق کار وضع کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ جو بات محترمہ کر رہی ہیں اس کا comprehensive answer ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ہی دے گا لیکن اس سوال کا ایک پارٹ ہمارے پاس ہے۔ ایسی ادویات جو کہ نشہ کرنے کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہیں، مثال کے طور پر ایک انجکشن جو کہ lives saving drug ہے لیکن اس کو اگر چاہیں تو نشہ کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے تو یہ end-user کی صوابدید ہے وہ اس کو کس مقصد کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہم نے یہ چیز ensure کی ہے کہ ایسی medicines ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر فروخت نہ کی جائیں اور بقایا

جوcampaign یا دیگر issues کا تعلق ہے تو میری معزز ممبر ٹھیک فرما رہی ہیں کہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے بھرپور پالیسی یہاں دینی چاہئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ چاہے یہ سوال ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن اس حوالے سے کوئی پروگرام مرتب ہونا چاہئے۔ نوجوانوں کو نشے سے باز رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ ہماری نوجوان نسل خراب ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے وہ درست ہے لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا چرس، افیون اور گندی دو نمبر شراب بیچنے کے لئے کوئی لائسنس کی ضرورت ہوتی ہے؟ وہ جہاں سے مرضی خرید لیتے ہیں اور لوگوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس سوال کو دوبارہ ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا جائے یا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تا کہ اس مسئلے کا کوئی proper solution نکالا جا سکے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ڈیپارٹمنٹ سوال اٹھا کر دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دے وہ کہتا ہے کہ یہ سوال میرے سے متعلقہ نہیں ہے اور وہ اٹھا کر دوبارہ اسی ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیتا ہے؟ I think this is very important issue and needs to be addressed. یہ بات ڈاکٹر صاحب بھی سمجھتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا brief کر دیتا ہوں۔ میں تو already محترمہ کی بات کو second کر رہا ہوں کہ یہ بہت important issue ہے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام کچھ rehabilitation centres چل رہے ہیں اور اس پر پورا ایک پروگرام چل رہا ہے چونکہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی اپنی اپنی domain ہوتی ہے اس لئے میں as a Minister Primary and Secondary Health Care ان تمام چیزوں کا جواب officially نہیں دے سکتا لیکن میرے علم میں ہے کہ یہ پورا پروگرام چل رہا ہے۔ اسی طرح میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ ہم نے انٹی نارکوٹکس فورس کے ساتھ۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تو آپ اس کو ڈرگ ایکٹ کے تحت control کریں ناں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!اس کا علاج معالجہ اور rehabilitation محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے ذمے ہے۔اس سوال کے کچھ پارٹس ہمارے پاس ہیں ان کو ہم ensure کرتے ہیں اور اس کا basic portion محکمہ ایکسائز کے پاس ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!گورنمنٹ اس پر joint adventure کر لے۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!اس سوال کو specialized field کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!اس سوال کو refer کرنے کی اب ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!ایسے نہ کریں۔یہ کہتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب سپیکر:محترمہ!نہیں،نہیں وہ کریں گے اور خود کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!اگر آپ اس سوال کو سپیشلائزڈ کمیٹی کو refer کر دیں یا اس سوال پر کوئی سپیشل کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!نہیں،میں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!ایسے نہ کریں۔

جناب سپیکر:محترمہ!مہربانی۔اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے اور یہ بھی refer کردہ سوال ہے۔اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر:سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!سوال نمبر 9597 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:UETمیں سگریٹ نوشی اور چرس کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*9597: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ UETلاہور میں سگریٹ، گٹکااور چرس باآسانی دستیاب ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یو ای ٹی کی انتظامیہ اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یو ای ٹی اینٹی سموکنگ اینڈ نارکوٹکس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق تمام کنٹین، جنرل سٹورز، دکانوں اور کسی بھی فرد کو سگریٹ، گٹکا اور چرس وغیرہ کی فروخت اور استعمال پر سختی سے پابندی عائد ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے تاہم یونیورسٹی ہذانے اس ضمن میں درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔

12۔اپریل2017کو یو ای ٹی، لاہور میں نشہ کی روک تھام کے لئے طلباء وطالبات کی آگاہی کے لئے انٹی نارکوٹکس فورس پنجاب کے تعاون سے سیمینار منعقد کروایا گیا۔

انٹی نارکوٹکس فورس پنجاب کے تعاون سے یونیورسٹی میں sniffer dogs کی مدد سے سرچ آپریشن کروایا گیا۔

طلباء وطالبات اور یونیورسٹی سٹاف کی آگاہی کے لئے نشہ / سگریٹ نوشی کے خلاف سٹیکرز، پمفلٹ تقسیم کئے گئے مزید برآں پوسٹرز اور سائن بورڈز آویزاں کئے گئے۔

یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی کے مطابق یونیورسٹی کو smoke free campusبنانے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر:جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!میرے سوال کے جز(ب)کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ UETلاہور میں drugs کے لئےSniffer Dogs کی مدد سے سرچ آپریشن کروایا گیا۔میرا سوال یہ ہے کہ جو سرچ

آپریشن کیا گیا اس کا رزلٹ کیا تھا، کیاhostelسےdrugsملی تھی کیونکہ ہمارے knowledge کے مطابق وہاںdrugsموجود تھی لیکن انہوں نے اس رزلٹ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہuniversitiesمیںdrugs searchکے حوالے سے on and offایسی activitiesچلتی رہتی ہیں۔UETنے باقاعدہ ایک کمیٹی بھیconstituteکی ہوئی ہے جو کہdogs on and off sniffer سے آپریشن کرواتی رہتی ہے لیکنuniversityسے کوئیdrugنہیں ملی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ تو بہت عام سی بات ہے کہ universitiesتو drugsکا گڑھ ہیں یا تو وہdogs proper trainedنہیں تھے یا ان کے ساتھ جو عملہ تھا وہtrainedنہیں تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ!UETلاہور تو آپ کے نزدیک ہیں لہٰذا آپ بھی اس بارے میں کچھ ہمت کریں اور ان کی مدد کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ وہاںuniversitiesمیںdrugsموجود ہیں تو میری requestہے کہ اس چیز کو دوبارہ دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! محترمہ! اس برائی کو ختم کرنے کے لئے آپ بھی کوشش کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جی، میں بھی اس برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ وہاں پر بہت بڑی تعداد میںstudents drugs useکر رہے ہیں اور میں آپ کو یہ انفارمیشن دے رہی ہوں۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس یونیورسٹی کوsmoke free campusبنانے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتادیں کہ وہ کون سےstepsہیں جو اس حوالے سے اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے جیسا کہ پہلے بھی بتایا ہے کہ یونیورسٹی کے اندر ہی ایک کمیٹیconstituteکی گئی ہے جس کے کنوینر پروفیسر ڈاکٹر ناصر حیات ہیں اور اس کے آگے مزید چار ممبرز ہیں۔

A Student from each department and hall of residence will be nominated as Ambassador Anti-Smoking/

Narcotics Force. Hostels will be inspected by Anti-Narcotics team with sniffer dogs. All Imams of University Masjids will deliver lectures for awareness against smoking and use of drugs. Social media's (UET Tribune, X News etc) will be used for awareness. All Heads of Departments will be requested to be vigilant and take necessary measures against use of drug and smoking. Member of Anti-Smoking/ Narcotics Committee will visit the common places along with proctorial board (Transport section, Library etc) to educate the students and staff of University for drug abuse. Public Relation Officer of the University will be asked to publish material in University magazine. Necessary measures will be made for the counselling of smoke addicted students.

جناب سپیکر! جب میٹنگ ہوئی تھی اس میں یہ تمام چیزیں decide کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں اللہ خیر کرے۔ محکمہ اس کے لئے پوری محنت کر رہا ہے۔ آپ بھی مزید جو ہدایات دینا چاہتی ہیں وہ دیں ان پر عمل ہو گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! Sniffer dogs کو smoking section سے الگ رکھنا پڑے گا کیونکہ یہ دونوں الگ الگ sections ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ڈاکٹر صاحب کی بات کو نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 9499 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9684 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئیں تو اس سوال کو take

up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9642 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ رانا عبدالرحیم ہسپتال میں نائٹ ڈیوٹی نہ لگانے کی تفصیل

*9642: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ رانا عبدالرحیم ہسپتال سوڈیوال لاہور آر ایچ سی لیول کا ہسپتال ہے جہاں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز کی بڑی تعداد تعینات ہے اور سٹاف نرسز کی تعداد 12 ہے جو کہ مقررہ مطلوبہ تعداد سے بہت زیادہ ہے لیکن ایوننگ و نائٹ شفٹ میں ان میں سے کوئی موجود نہیں ہوتا جسکی وجہ سے سینکڑوں مریضوں کو پریشانی کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایوننگ و نائٹ شفٹ میں صرف ایک مڈوائف اور ایک سوئیپر ہوتا ہے جو مریضوں کو فرسٹ ایڈ مہیا کرتا ہے اور ان سے یہ ڈیوٹیاں جبراً لی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کا مین گیٹ ایم ایس اور ہیڈ نرس کے آنے پر دن 12 بجے کھلتا ہے اور ایک بجے ان کے جانے کے ساتھ ہی بند ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں مریض اور ان کے لواحقین بند گیٹ دیکھ کر دوسرے ہسپتالوں میں جانے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت گورنمنٹ رانا عبدالرحیم ہسپتال سوڈیوال لاہور میں ایوننگ و نائٹ شفٹ میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور 12 میں سے کم از کم 3/3 سٹاف نرسز کی ڈیوٹیاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ رانا عبدالرحیم ہسپتال سوڈیوال لاہور ایک ڈسپنسری تھی جسے ستمبر 2015 میں اپ گریڈ کر کے 20 بستروں کا رانا عبدالرحیم خاں میموریل ہسپتال لاہور کا درجہ دے دیا گیا۔ کاپی

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گورنمنٹ رانا عبدالرحیم خاں ہسپتال سوڈیوال میں مارننگ شفٹ پر ایک گائناکالوجسٹ، ایک ماہر امراض بچگان، چار لیڈی ڈاکٹرز، دو ڈاکٹرز ، سات نرسز، ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر اور ایک مڈوائف اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں جبکہ ایوننگ شفٹ میں ایک ڈاکٹر، ایک لیڈی ڈاکٹر ایک سٹاف نرس اور ایک مڈوائف ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جو کہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے کافی کم ہے اور ایک سٹاف نرس کی جنرل ڈیوٹی سمن آباد ہسپتال میں لگی ہے۔ ہسپتال میں مارننگ مریضوں کی تعداد 550 سے 600 ہے جبکہ ایوننگ ونائٹ میں 100 سے 125 مریضوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ ایوننگ شفٹ میں ایک ڈاکٹر، ایک لیڈی ڈاکٹر ایک سٹاف نرس اور ایک مڈوائف ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں کسی سے کسی قسم کی کوئی جبراً ڈیوٹی نہیں لی جاتی۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے اور ہر وقت عملہ ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے۔ دروازہ کسی بھی وقت بند نہیں ہوتا اور اس کی سی سی ٹی وی کیمرہ سے پڑتال بھی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی مریض کو دوسرے ہسپتال میں جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔

(د) گورنمنٹ ہسپتال سوڈیوال میں ایوننگ اور نائٹ شفٹ میں ضرورت کے مطابق ڈاکٹرز و دیگر سٹاف تعینات ہے۔ مزید یہ کہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی ڈیوٹی لگاتے وقت مریضوں کی تعداد کو خاص طور پر مد نظر رکھا جاتا ہے تاکہ مریضوں کے علاج اور دیکھ بھال میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے جو جواب محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ یہ جواب درست نہ ہے۔ میں اپنا ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ کچھ دن پہلے رانا عبدالرحیم ہسپتال کی ایم ایس صاحبہ نے مجھ سے ٹیلی فون پر رابطہ کرکے یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ آپ نے جو سوالات جمع کروائے ہیں وہ سارے غلط ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ ہسپتال کا visit کریں اور خود دیکھیں کہ جو سوالات آپ نے جمع کروائے ہیں وہ غلط ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ request کی کہ مجھے ہسپتال کے عملے نے خود ان مسائل سے آگاہ کیا ہے تو پھر وہ جھوٹ پر مبنی کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اپنا پہلا ضمنی سوال جز(الف) کے حوالے سے کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں انہوں نے جو عملے کی تعداد بتائی ہے اور اس حوالے سے مجھے annexure بھی دیا گیا ہے۔ اس میں جو ڈاکٹرز کی تعداد بتائی گئی ہے وہ غلط ہے۔ اس ہسپتال میں 4 میل ڈاکٹرز، 8لیڈی ڈاکٹرز، 12نرسز، 3مڈوائف اور2وارڈ بوائے ہیں۔ میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ یہ ہسپتال جس علاقے میں ہے یقیناً اس علاقے میں اسی لئے بنایا گیا ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولیات دی جائیں لیکن وہاں پر کام نہیں ہوتا اور وہاں بھی دوسرے ہسپتالوں کی طرح بے پناہ مسائل ہیں۔ اگر سیمی پرائیویٹ یا اس طرح کے چھوٹے ہسپتالوں میں بھی وہی مسائل ہیں تو پھر ہماری طرف سے ایک سوالیہ نشان ضرور اٹھے گا۔ مجھے کوئی ذاتی طور پر approach کرلے اور یہ کہے کہ آپ آکر visit کرلیں، میں protocol کے ساتھ جب بھی جاکر visit کروں گی تو سب اچھا کی رپورٹ آئے گی لیکن بغیر introduction کروائے اور بغیر protocol کے جب ہم ہسپتال کو دیکھیں تو اس کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ صفائی کے حوالے سے، باقی چیزوں کے حوالے سے اور مریضوں کی حالت کے حوالے سے بھی۔۔ چیف جسٹس صاحب پروٹوکول کے ساتھ گئے ہیں کیونکہ پروٹوکول کے ساتھ انہوں نے visit کرنا تھا اس لئے ہر بیڈ پر ایک ایک مریض لٹا دیا، ڈاکٹروں کی لائنیں لگا دیں، سب کچھ اچھا ہو گیا اور صفائی بھی ہو گئی۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر اگر سوال کرتے ہیں تو وہ سوال ہمارے تک آتا کیوں ہے کیونکہ ہسپتالوں اور لوگوں کے مسائل جوں کے توں ہیں؟ ڈائیلسز یا دل کے مریضوں کو دو دو تین تین ماہ کے بعد date دی جائے گی تو میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے سوال کرتی ہوں کہ کیا تین مہینے میں وہ بندہ expire نہیں ہو جائے گا؟ یہاں پر ایک سال کی date بھی دی جاتی ہے کہ ایک سال کے بعد آپ کی باری آئے گی تو کیا وہ ایک سال تک چیک اپ کے بغیر اپنی بیماری کے ساتھ لڑتا رہے گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ general پوچھ رہی ہیں یا اس پر ضمنی سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اسی سوال کے حوالے سے ہی ضمنی سوال ہے کہ جو facts میرے پاس ہیں وہ غلط ہیں یا اس ہسپتال کے ایم ایس کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!جہاں تک معزز ممبر کا یہ کہنا ہے کہ ایم ایس نے رابطہ کیا اور رابطہ کرنے کے بعد اِن کو offer کی کہ آپ آکر دیکھیں تو محترمہ کو اس بات کو positive لینا چاہئے کہ اگر ایم ایس نے رابطہ کیا ہے تو اللہ معاف کرے انہوں نے approach کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ offer کی ہے کہ آئیں اور visit کریں۔ میں نے خود بھی جا کر دیکھا ہے۔ میں ایک مرتبہ 12 بجے سے پہلے وہاں بتائے بغیر گیا تھا، میرے پروگرام میں شامل تھا اور نہ کسی کو پتا تھا کہ میں وہاں پر جارہا ہوں تو اُس وقت گیٹ کھلا تھا۔ ایک دفعہ میں اڑھائی بجے گیا تو اس کا گیٹ کھلا تھا لیکن اندر چھوٹی موٹی deficiencies ضرور ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر!میں کبھی نہیں کہتا کہ یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں لیکن میں معزز ممبر کی اس پریشانی اور اُن کے دل میں جو جذبہ ہے میں اس کی بالکل ستائش کرنا چاہتا ہوں۔ میری offer ہے کہ اگر ایوان اس issue کو مزید دیکھنا چاہتا ہے تو بالکل کمیٹی بنادیں ہم اس کی انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر:جی،اس کو متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!جی، بالکل کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ سوال متعلقہ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور کمیٹی کی رپورٹ دو ماہ میں آنی چاہئے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!On his behalf

جناب سپیکر:سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!سوال نمبر 9651 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے حاجی عمران ظفر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات شہر اور پی پی۔111 میں ہسپتالوں کی تعداد، خالی اسامیاں اور بجٹ کی تفصیل

*9651: حاجی عمران ظفر: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گجرات شہر اور پی پی۔111 میں کتنے ہسپتال کس کس جگہ کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کو سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کون کون سی طبی مشنیری کی کمی ہے اور وہ کب تک فراہم کی جائے گی؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ہ) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(و) حکومت ان ہسپتالوں میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان میں طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گجرات شہر اور پی پی۔111 میں دو سرکاری ہسپتال گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات واقع فوارہ چوک گجرات اور عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات واقع بھمبر روڈ گجرات ہے جبکہ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے ماتحت نہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات کا 17-2016 کا سالانہ بجٹ تنخواہ مع دیگر اخراجات 1,85,52,660 روپے ہے اور سال 18-2017 کا سالانہ بجٹ 1,87,71,600 روپے ہے بجٹ کی تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں ریسیسٹیشن ٹرالی، بے بی وارمر اور انکیوبیٹر کی ضرورت ہے جو ایمرجنسی نوعیت کی نہ ہیں ان ضروریات کو بجٹ موصول ہونے کے بعد فراہم کر دیا جائے گا۔

(د) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں کل 64 اسامیاں ہیں کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی جانب سے مراسلہ نمبر SO(H-I)7-6/2017 مورخہ 02۔11۔2017 کے تحت مزید 28 نئی اسامیاں منظور کی گئی ہیں کل اسامیوں میں سے 47 اسامیاں پر ہیں جبکہ 17 اسامیاں خالی ہیں۔اسامیوں کی تفصیل Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات 22 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(و) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت گجرات کی جانب سے روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ میں مورخہ 03۔02۔2018 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے اور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا عمل جاری ہے اور گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں ریسیسٹیشن ٹرالی، بے بی وارمر اور انکیوبیٹر کی ضرورت ہے جو ایمرجنسی نوعیت کی نہ ہیں ان ضروریات کو بجٹ موصول ہونے کے بعد جلد فراہم کر دیا جائے گا۔اشتہار کی کاپی Annexure-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(د) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں 64 سیٹیں تھیں تو نومبر 2017 میں اس میں مزید 28 سیٹوں کی منظوری دی گئی لہٰذا تب سے خالی ہوں گی جن کا process تقریباً مکمل کر لیا گیا ہے۔ ابھی تقریباً 17 اسامیاں خالی ہیں۔ روزنامہ "ایکسپریس" میں مورخہ 3 فروری 2018 کو Ad دیا گیا ہے جس کے تحت یہ تمام اسامیاں انشاء اللہ cover کر لی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں یعنی کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میں نے یہی عرض کیا ہے کہ نومبر میں یہ اسامیاں منظور ہو رہی ہیں تو definitely نومبر سے ہی خالی ہوں گی۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میں نے specific پوچھا ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو پہلے کی 17 اسامیاں خالی ہیں وہ کب سے خالی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!یہ process ongoing ہوتا ہے،لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور بعض دفعہ ٹرانسفر پوسٹنگ ہو جاتی ہے۔ابھی اس وقت یہ بتانا کہ 17 اسامیاں کب سے خالی ہیں تو میرا نہیں خیال کہ میرے لئے یہ possible ہے۔اگر معزز ممبر اجازت دیں تو میں اس کا breakup منگوا کر ان کو دے دیتا ہوں اور ایوان سے بھی share کر لیتے ہیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!جواب میں لکھا ہوا ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ میں مورخہ 03-02-2018 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے۔روزنامہ ایکسپریس کے بارے لکھا ہوا ہے کہ یہ پاکستان کے گیارہ شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار ہے۔

جناب سپیکر:کیا کہہ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!لکھا ہوا ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" پاکستان کے گیارہ شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار ہے۔کیا صرف یہی اخبار ہی ہے جس میں advertisement دی جا سکتی ہے یا دیگر اخبار بھی ہیں؟

جناب سپیکر:میاں صاحب!اخبار میں Ad یہ نہیں دیتے۔جو محکمہ Ad دیتا ہے وہ تعلقات عامہ ہے لہٰذا اس سے پتا کریں کیونکہ یہ تو اُن کا سوال بنتا ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ سوال کا جواب جو محکمہ نے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر:انہوں نے جواب دیا تو ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!بہر حال میں اِن سے صرف یہ پوچھ لیتا ہوں کہ کیا PPRA رولز کے مطابق ٹھیک ہے جو اس کی advertisement ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، PPRA رولز کے مطابق وہ نہیں بتا سکتے۔ آپ ان کے محکمہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کو بتائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں محکمہ سے ہی پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کون سے محکمہ کے بارے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں گوش گزار کر دیتا ہوں۔ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں تو میرے خیال میں معزز ممبر کو بھی اس کا پتا ہے کہ محکمہ جات کے اشتہار ہم DGPR کو بھجوا دیتے ہیں پھر ان کی صوابدید ہوتی ہے کہ وہ تمام قانونی تقاضوں کے مطابق ان اسامیوں کو advertise کرتے ہیں جبکہ ہم ان کو اپنی choice نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بالکل ایسا نہیں ہے۔ یہ ذرا پڑھ لیں کہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت گجرات کی جانب سے روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ میں مورخہ 03-02-2018 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ گجرات والوں نے بھیجا ہے۔ جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ جواب آنا چاہئے اس کا مطلب ہے کہ یہ جواب پھر غلط ہوا جو انہوں نے بتایا ہے۔

جناب سپیکر: ان کے محکمہ کی بات نہیں ہے کیونکہ انہوں نے متعلقہ محکمہ کو بھیج دیا اور متعلقہ محکمہ نے یہ اشتہار جاری کر دیا تھا۔ جو محکمہ اشتہار جاری کرتا ہے اُن کے پاس یہ گیا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس محکمہ کا اشتہار ہو گا تو لازمی بات ہے کہ وہ اس کا claimer تو بنے گا لہٰذا محکمہ ہیلتھ گجرات نے وہ اشتہار move کیا تھا تو DGPR نے اس اشتہار کو publish کروایا۔ اب یہ ان کی صوابدید تھی کہ وہ "ایکسپریس" میں دیتے ہیں یا کسی اور اخبار میں دیتے ہیں بہر حال claimer محکمہ ہیلتھ گجرات ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کی ذمہ داری ہے کہ فول پروف طریقے سے مشینری خریدی جائے اور فول پروف طریقے سے اس کی advertisement ہو۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ انہوں نے اس کی Ad دے دی لیکن اب اگر دوبارہ یہ خرچ کریں گے تو آپ کے قومی خزانے کا پیسا خرچ ہو گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا قومی خزانہ اس سے بچتا ہے جو گوجرانوالہ میں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ایسے نہیں ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تھوڑا اپنے بھائی سے share کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے زیادہ share کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے بات ختم کر دی ہے اور آپ پھر اس کو شروع کر دیتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب سوالات repeat کرتے ہیں۔ سوال نمبر 9609 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4491 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7046 پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9497 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 8342 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا on her behalf take up ہو گیا تھا۔ اگلا سوال نمبر 9499 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ! آپ کا جو پہلا سوال UET سے متعلقہ ہے کیا اس سوال کو take up کرنا چاہتی ہیں یا نہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے تو پتا ہی نہیں ہے کہ میرا سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9595 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور UET میں سکیورٹی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*9595: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) UET میں سکیورٹی کے کیا انتظامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکیورٹی کے نام پر طلباء وطالبات اور باقی لوگوں سے بھی گیٹ پر داخلہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ UET لاہور میں بوگس بھرتیاں کی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گزشتہ برس سے جاری دہشتگردی کی لہر اور صوبائی سکیورٹی اداروں کی اطلاعات کی روشنی میں یو ای ٹی انتظامیہ شبانہ روز کاوشوں سے سکیورٹی کی استعداد کار میں اضافہ کرتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ چند ماہ سے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. یو ای ٹی سکیورٹی کے لئے دس عدد POF WAH 0.308 کے جدید ہتھیاروں کی فراہمی۔
2. یو ای ٹی میں سی سی ٹی وی کیمروں کی اپ گریڈنگ اور کیمروں کی تعداد میں اضافہ۔
3. سمارٹ یونیورسٹی پروگرام کے تحت یونیورسٹی کی چار دیواری پر تقریباً سو سے زائد حساس کیمروں اور سینسرز کی تنصیب تکمیل کے آخر مراحل میں ہے۔ ان کیمروں اور سینسرز کی تنصیب سے یونیورسٹی کی چار دیواری پر بیک وقت نظر ہو گی۔
4. انٹری پوائنٹ گیٹ نمبر 3 پر یو ای ٹی انتظامیہ نے تمام ضروری لوازمات مہیا کئے ہوئے ہیں جن میں واک تھرو گیٹ، انڈر وہیکل کیمرے، بائم مرر، میٹل ڈیٹکٹرز، 6 عدد CCTV کیمرے۔
5. گیٹ نمبر 3 کو مزید محفوظ بنانے کے لئے ویسٹیج پوائنٹ کی تنصیب بھی آئندہ چند روز میں متوقع ہے جس سے کسی بھی ناگہانی صورت میں گارڈ مورچہ بند رہ کر مقابلہ کر سکے گا۔

6. یو ای ٹی کی حدود کے اندر مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے ہمہ وقت پٹرولنگ جاری رہتی ہے۔ جس کا رابطہ یو ای ٹی انتظامیہ سے ہوتا ہے۔

(ب) یو ای ٹی انٹری گیٹ یا یو ای ٹی کی حدود کے اندر سکیورٹی کے نام پر کسی قسم کی کوئی فیس کسی طالب علم سے اور نہ ہی دیگر لوگوں سے قطعاً وصول کی جاتی۔

(ج) یو ای ٹی لاہور میں بھرتیاں یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے مطابق کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جی، جناب سپیکر! میرا اس میں صرف سکیورٹی کے حوالے سے concern تھا کہ UET کی main entrance پر کچھ گاڑیاں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے فرمایا تھا کہ طلباء سے بھی سکیورٹی کے لئے کچھ لیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جی، جناب سپیکر! وہ مخصوص گاڑیوں کو تو اندر جانے دیتے ہیں اور بعض گاڑیوں کو روک لیتے ہیں۔ اگر سکیورٹی کے انتظامات ہیں تو پھر طلباء کے لئے اور وہاں کی فیکلٹی کے لئے بھی سٹیکر issue کریں یا کوئی ایسا سسٹم ہونا چاہئے ناں کہ جو گاڑی یونیورسٹی کے اندر جانی ہے اس پر اگر سٹیکر لگا ہو تو اسے جانے دیں اور جس پر سٹیکر نہیں لگا ہوا تو اس کی چیکنگ کر کے اسے اندر جانے دیں لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ main gate پر گاڑی کھڑی کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب آپ نے یونیورسٹی کے اندر جس ڈیپارٹمنٹ میں جانا ہے وہاں پیدل جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ فیکلٹی کی گاڑی کو تو اندر جانے سے نہیں روکتے لیکن طلباء کے لئے restrictions ہیں اور جو سکیورٹی measures لئے گئے ہیں اس کے تحت ہر گاڑی کو اندر نہیں جانے دیا جاتا۔ محترمہ کی سٹیکر والی تجویز ہم یونیورسٹی کو convey کر دیں گے اور ان سے اس حوالے سے بات چیت بھی کر لیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سٹیکر slip فیکلٹی کو نہ دیں بلکہ وہاں پر جو Visiting Teachers جاتے ہیں اور visiting lectures دینے والوں کو بھی روک لیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ gate main سے پیدل ہی اندر جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی specific شکایت تو بتائیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر کوئی specific شکایت ہے تو بتایا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے کوئی گھر بیٹھ کر تخیلاتی طور پر یہ issue نہیں بنالیا بلکہ وہاں پر کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو میں نے یہاں پر point out کیا ہے ناں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آپ کی بات سے اتفاق نہیں کر رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! محترمہ کی اگر کوئی specific complaint ہے تو مجھے بتا دیں باقی سٹیکر والی ان کی تجویز کو یونیورسٹی کے ساتھ discuss کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اگر کوئی ایسی بات ہے تو اسے ضرور چیک کروایا جائے اور ان کی طرف سے جس شکایت کی نشاندہی کی گئی ہے اسے دور کیا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر مجھے specific بات کرنا ہوتی تو الحمدللہ میں خود بھی جا کر کروا سکتی تھی لیکن بات یہ ہے کہ teachers اور students کا بھی احترام ہونا چاہئے۔ میری ایک request تھی اور تجویز ہے کہ سٹیکر لگا کر students اور teachers کی گاڑیوں کو بھی اندر جانے دیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس سے بات تھوڑی سی مختلف ہو جائے گی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ فیکلٹی کے لئے یونیورسٹی کے اندر access ہے کہ ان کی گاڑیوں کے نمبر وغیرہ گیٹ پر دیے جاتے ہیں۔ چونکہ ہر student کو گاڑی allow نہیں ہوتی تو انہیں اس کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ گاڑی کو اندر لے کر جائے تاہم معزز ممبر کی سٹیکر والی تجویز پر ضرور یونیورسٹی سے discuss کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9684 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

امتحانات میں پرچوں کی ری چیکنگ کے طریق کار کی تفصیل

*9609: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) امتحانات میں پرچوں کی ری چیکنگ کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) اگر کسی طالبعلم کا جواب درست ہے اور اس کو نمبر نہیں دیئے گئے اس طالب علم کو مستقبل سے محروم کرنے کا کسی کو کیا حق ہے اور اس کی سزا کیا ہے؟

(ج) اگر کوئی ایسا قانون نہیں ہے تو پھر ایسے اساتذہ جو جان بوجھ کر نمبر نہیں دیتے، ان کے لئے قانون سازی کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) تعلیمی بورڈوں میں ری چیکنگ بورڈ کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کی جاتی ہے۔ دوران ری چیکنگ درج ذیل امور پر عملدرآمد یقینی بنایا جاتا ہے۔

1. جوابی کاپی کے سرورق پر میزان میں کوئی غلطی تو نہیں۔
2. حل کئے گئے مختلف سوالات کے حصوں کے علیٰحدہ علیٰحدہ دیئے گئے نمبروں کو درست جمع کیا گیا ہے۔
3. تمام سوالات کا انفرادی مجموعہ نمبرات، جوابی کاپی کے سرورق پر ٹھیک طور پر منتقل کیا گیا ہے۔

4. جوابی کاپی کا کوئی حصہ نمبر لگانے سے رہ تو نہیں گیا۔
5. جوابی کاپی یا اس کا کوئی حصہ تبدیل تو نہیں کیا گیا۔
6. جوابی کاپی کی پڑتال کے دوران اگر مندرجہ بالا حوالوں سے کوئی غلطی دریافت ہو تو درست کر دی جاتی ہے اور طالب علم کو ادا شدہ فیس واپس کر دی جاتی ہے۔
7. جواب کاپی کے معروضی حصے میں دوران پڑتال اگر Answer Key کے مطابق کوئی غلطی پائی جائے تو اسے درست کر دیا جاتا ہے۔
8. طالب علم اپنی جوابی کاپی کی پڑتال کے دوران درج بالا امور کی تسلی کرتا ہے۔

(ب) مزید برآں درج ذیل عدالتی فیصلہ جات کی روشنی میں ری مارکنگ نہیں کی جا سکتی۔

1۔ طاہر سعید قریشی بنام بورڈ 2۔ منزہ خلیل بنام بورڈ
3۔ سلمٰی افروز بنام بورڈ

(ج) بورڈ کیلنڈر کے باب14(سیکشن11) جس کے مطابق ری چیکنگ کی جاتی ہے، کی نقل اور عدالتی فیصلہ جات کی نقول کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں فارماسسٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4491: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبر SO(DC)6-6-2011(P) اکتوبر2012 کے تحت50بیڈز پر ایک فارماسسٹ ڈیوٹی دینے کا پابند ہو گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت کے مراسلہ نمبر SO(DC)6-6-2011(P) مورخہ 13-05-30 کے ذریعے تمام پرنسپل صاحبان ٹیچنگ انسٹیٹیوشن، میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، سپیشل انسٹیٹیوٹ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کو ہدایت کی گئی ہے کہ50بستروں کی شرح کے مطابق فارماسسٹوں کی شفٹ وار تعداد Calculate کر کے محکمہ کے علم میں لائیں اور اب تک کی صورتحال سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ مراسلہ کی روشنی میں ہر ہسپتال میں شفٹ وار مزید فارماسسٹ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبر SO(DC)6-6-2011(P) اکتوبر2012 کے حوالہ کے مطابق ہسپتالوں میں کم از کم ہر پچاس بیڈ پر ہر شفٹ کے لئے ایک فارماسسٹ کی تعیناتی لازمی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت اپنے جاری کردہ مراسلہ کے تحت صوبہ بھر کے تمام ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز میں 50 بستروں کی شرح کے مطابق فارماسسٹوں کی تعیناتی کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے ہر ڈی ایچ کیو میں کم از کم چار اور ہر ٹی ایچ کیو میں کم از کم ایک فارماسسٹ کی تعیناتی کو یقینی بنایا ہے۔

مزید یہ کہ حکومت نے ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوراٹر ہسپتالوں کی تجدید نو کے لئے مرحلہ وار ایک منصوبہ کا آغاز کیا جس کے تحت فارماسسٹ کی موجودہ منظور شدہ اسامیوں میں بتدریج اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ ہسپتالوں میں 24 گھنٹے فارماسسٹ کی موجودگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ صوبہ بھر کے تمام ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز میں تعینات فارماسسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ کی طرف سے فارماسسٹ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا کام جاری ہے جس کا تفصیل سے جواب جزج میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جی، ہاں! پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب فارمیسی کے شعبہ میں بین الاقوامی معیار حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں صوبہ پنجاب کے تمام تحصیل لیول اور ضلعی لیول کے ہسپتالوں میں 170 فارماسسٹ کی تعیناتی کا عمل بذریعہ اشتہارات مرحلہ وار جاری ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس سلسلے میں پنجاب سروس کمیشن کے ذریعے مستقل اور نیشنل ٹیسٹنگ سسٹم (NTS) کے ذریعے ایک سال کے کنٹریکٹ پر پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں فارماسسٹ کی تعیناتی کا عمل مرحلہ وار جاری ہے۔ اب تک محکمہ نے 130 فارماسسٹ کو تقرر نامہ ارسال کر دیا ہے جبکہ

باقی40فارماسسٹ کو بھی جلد تقرر نامے ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی تمام خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

ملتان: علی گڑھ کالج کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*7046: پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان میں علی گڑھ کالج کی اراضی 1962 میں 30 سال کے لئے علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے نام لیز پر دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لیز کی مدت 1992 میں ختم ہوئی اور آج تک حکومت کی جانب سے اس کی لیز میں توسیع نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علی گڑھ کالج کے دونوں اطراف غیر قانونی 43 کمرشل دکانیں ہیں، ان دکانوں کا لاکھوں روپے ماہانہ کرایہ آ رہا ہے لیکن سرکاری اراضی ہونے کے باوجود بھی قومی خزانے میں کوئی رقم جمع نہیں کروائی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں کمرشل ہاسٹلز بھی قائم ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی پنجاب ملتان ریجن کے ریکارڈ کے مطابق علی گڑھ کالج کے اطراف میں جو کمرشل مارکیٹ ہے وہ نقشوں کے مطابق کالج اور سکول کے کلاس رومز ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اراضی فلاحی اور تعلیمی مقاصد کے لئے دی گئی تھی جس کا غیر قانونی طور پر کمرشل استعمال ہو رہا ہے؟

(ز) کیا حکومت اس قیمتی سرکاری اراضی کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) محکمہ ٹاؤن پلاننگ ملتان نے علی گڑھ کالج کو15 سال کے لئے لیز پر زمین دی مزید پندرہ سال یہ ادارہ غیر قانونی طور پر قابض رہا تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارہ تھا جس کا محکمہ اعلیٰ تعلیم سے تعلق نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ لیز 15 سال کے بعد یعنی 1977 میں ختم ہو گئی تھی اور باقی ماندہ عرصہ غیر قانونی ہے تاہم متعلقہ ریکارڈ محکمہ ٹاؤن پلاننگ ملتان کے پاس موجود ہو سکتا ہے۔

(ج) 1962 سے یہ اراضی لیز پر دی گئی اور قومی خزانہ میں صرف۔/280 روپے جمع کرائے گئے یہ درست ہے کہ علی گڑھ کالج کے دونوں اطراف غیر قانونی کمرشل دکانیں موجود ہیں۔

(د) جی ہاں! سابقا علی گڑھ کالج کی انتظامیہ غیر قانونی طور پر طلباء کے لئے مخصوص ہاسٹلز کو کمرشل ہاسٹلز کے طور پر استعمال کرتی رہی۔

(ہ) سابقا علی گڑھ کالج کی انتظامیہ نے کلاس رومز کی دیواروں کو غیر قانونی طریقے سے توڑ کر کمرشل دکانیں بنالیں۔ تاہم نقشہ کی تفصیلات محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پاس موجود نہیں۔

(و) جی ہاں! مذکورہ اراضی فلاحی اور تعلیمی مقاصد کے لئے دی گئی تھی لیکن سابقا انتظامیہ اس کو غیر قانونی طور پر کمرشل استعمال کرتی رہی ہے۔

(ز) ضلعی حکومت نے مورخہ 18-02-13 سے یہ قیمتی سرکاری اراضی سابقا علی گڑھ کالج کی انتظامیہ سے واگزار کروا کر محکمہ ہاؤسنگ کے سپرد کر دی ہے۔

پنجاب کے کالجز میں لیکچرار کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9497: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے کالجز میں 2002 سے پہلے اور 2012 کے بعد لیکچرارز کو Date of Joining سے ریگولر بنیاد پر بھرتی کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت2009،2005،2002اور2012میں بھرتی کئے گئے لیکچرار کوDate of Joining سے ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں توان لیکچرار کے ساتھ امتیازی سلوک کی وجوہات کیاہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ملازمین کو بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOP-11,(S&GAD)12(316)/06-A مورخہ 19۔جنوری2017 کے تحت Date of joining سے ریگولر کیا گیا جبکہ وہPPSC کے ذریعے کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے تھے؟

(د) اگر(ج)کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سال 2009،2005،2002 اور2012 میں بھرتی ہونے والے لیکچرار کوDate of Joining سے ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ2002 سے پہلے اور 2012 کے بعد لیکچرار کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے زریعے ریگولر بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

(ب) PPSC کے ذریعے اس وقت2004 کی کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ پر بھرتیاں کی گئیں۔بعد ازاں انہیں چیف منسٹر کی منظوری سے نوٹیفکیشن کی تاریخ سے مستقل کیا گیا۔ نوٹیفکیشن اور پالیسی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے متعلقہ ہے۔

(د) موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق پنجاب پبلک سروس کمیشن مستقل بنیادوں پر لیکچرار کو بھرتی کر رہاہے۔

محکمہ صحت گریڈ ایک سے 15 تک کی اسامیوں کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8342:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ صحت کے گریڈ1 سے15 سکیل تک کے پیرا میڈیکل سٹاف، نرسز و دیگر ملازمین کو اگلے گریڈوں میں ترقی دینے کا معاملہ کب سے زیر غور ہے کیونکہ کلیریکل سٹاف کو مختلف گریڈ مل چکے ہیں اور جو(Cadre) کیڈر رہ گئے ہیں جن ملازمین / عہدہ جات کی اسامیوں کو اپ گریڈ نہیں کیا ہے ان میں بے چینی ہے اس حوالہ سے کب تک حکومت فیصلہ کرے گی اور کب تک ان کی اسامیوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

محکمہ صحت نے نوٹیفیکشن نمبر(Paramedics)2007/11-7(ND)SO مورخہ 24-11-2011 کے ذریعے تمام پیرا میڈیکس سٹاف سکیل5 سے15 تک کی تمام پوسٹوں کو فورTier فارمولہ الائیڈ ہیلتھ سروس سٹرکچر کے تحت/upgrade redesignate کر دیا ہے اور جس کے تحت ان ملازمین کو اگلے سکیل میں پروموشن فراہم کی گئی ہے ،کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. اس نوٹیفکیشن کے مطابق گریڈ5 سے8 تک کے تمام پیرا میڈیکس ملازمین کو (Junior Technician (BPS-9 اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے۔
2. سکیل9 سے11 تک کے تمام پیرا میڈیکس ملازمین کو(Technician (BPS-12 اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے
3. سکیل12 اور13 کے تمام پیرا میڈیکس ملازمین کو(Senior Technician(BPS-14 کو اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے۔
4. سکیل14 اور15 کے تمام پیرا میڈیکس ملازمین کو(BPS-16 Chief Technician) اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے۔
5. مزید بر آں ان کے سروس رولز بھی تبدیل کر دیئے گئے ہیں جس کے تحت ان کی باقاعدہ پروموشن اگلے گریڈ میں ہو جائے گی۔کاپی(Annexure-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہاں تک سکیل نمبر 1 تا سکیل نمبر 4 کے ملازمین کا تعلق ہے اُن تمام ملازمین کو ٹائم سکیل پروموشن دے دی گئی ہے اس نوٹیفکیشن کے مطابق گریڈ1 سے 4 کے تمام ملازمین جن کے

لئے پروموشن کے مزید مواقع میسر نہیں ہیں، انہیں اپنی سروس کے دوران ہر آٹھ سال کے بعد اگلے گریڈ میں ترقی کا حق دے دیا گیا ہے جس کے تحت باقاعدہ ترقیاں دی جارہی ہیں۔

بحوالہ نمبر O.FD.PC.39.14/77 (pt.iv) APCA/2008 PROVL

مورخہ 21-06-2017 کاپی (Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی مشینوں کے ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*9499: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چنیوٹ کے کون کون سے ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مشینوں کو مفادات کے حصول کے لئے ناکارہ بنایا جاتا ہے؟

(ج) حکومت ان ناکارہ مشینوں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع چنیوٹ کے کسی بھی سرکاری ہسپتال میں فی الحال ایم آر آئی مشین کی سہولت موجود نہ ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے Revamping of DHQs/THQs کے نام سے ایک مرحلہ وار منصوبہ 17-2016 میں شروع کیا ہے جس کے تحت صوبہ بھر کے 26 ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور 100 تحصیل ہیڈ کوراٹرز ہسپتالوں میں صحت عامہ کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس منصوبہ کے فیزون کے تحت ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں ایم آر آئی مشین کی تنصیب کا کام بھی شامل ہے جو کہ مارچ کے آخری ہفتے تک مکمل کر لیا جائے گا اور عوام اس جدید سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(ب) جز(الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز(الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

ساہیوال میں گرلز کالجز کی تعداد اور سال 18-2017 میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل

*9684: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں گرلز کالجز کی تعداد کتنی اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ساہیوال شہر میں واقع گرلز کالجز کے نام بتائیں اور ان کی بلڈنگ کی پوزیشن کیا ہے ان میں زیر تعلیم طالبات کی کلاس وار تعداد کتنی ہے اور ان کو پڑھانے کے لئے ٹیچنگ سٹاف کی تعداد عہدہ و گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ساہیوال شہر کے گرلز کالجز کو سال2017-18 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) کس کس کالج کے پاس pick and drop کے لئے کتنی کتنی بسیں ہیں؟

(ہ) کس کس کالج میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے اور کس میں یہ سہولت نہ ہے؟

(و) حکومت ساہیوال شہر کے گرلز کالجز کی ناکافی سہولیات کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ضلع ساہیوال میں چھ گرلز کالج ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام
1۔	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین نزد فریدیہ پارک ساہیوال۔
2۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن نزR6/93 ساہیوال۔
3۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیمر ٹاؤن نزد ساہیوال۔
4۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال۔
5۔	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی نزد 15 بلاک، ساہیوال۔
6۔	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال۔

(ب) ساہیوال شہر میں واقع گرلز کالجز میں طالبات کی کلاس وار اور ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور عہدہ وار کی تفصیل درج ذیل ہے:

		اینرولمنٹ				ٹیچنگ سٹاف			
نمبر شمار	نام	انٹرمیڈیٹ	ڈگری	بی ایس	ایم اے	BS.17	BS.18	BS.19	BS.20
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین نزد فریدیہ پارک ساہیوال	2296	00	1817	68	42	23	08	04
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن نزR6/93 ساہیوال	189	307	00	00	08	02	00	00
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیمر ٹاؤن نزد ساہیوال	204	128	00	00	05	00	00	00
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال	619	184	00	00	07	00	00	00
5	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے	1548	758	00	00	10	02	00	00

6	خواتین،چیچہ وطنی نزد15بلاک،ساہیوال گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال	164	68	00	00	08	00	00	00

مندرجہ بالا کالجوں کی بلڈنگ کی پوزیشن تسلی بخش ہے ماسوائے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین جو گورنمنٹ کالج آف کامرس(بوائز) کے پرنسپل کی رہائش گاہ میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے۔

(ج) ساہیوال شہر میں واقع گرلز کالجز کو مالی سال 18-2017 کے دوران درج ذیل فنڈز فراہم کئے گئے۔

نمبر شمار	نام	بجٹ
1۔	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین نزد فریدیہ پارک ساہیوال	-/96,698,000روپے
2۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن نز93/R6 ساہیوال	-/14,852,962روپے
3۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن نزد ساہیوال	-/9,446,042روپے
4۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال	-/16,690,330روپے
5۔	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی نزد15بلاک، ساہیوال	-/25,935,566روپے
6۔	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال	-/28,805,384روپے

تاہم ترقیاتی بجٹ میں تین منصوبہ جات کے لئے 57.797 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

نمبر شمار	کالج کا نام	بسوں کی تعداد
1۔	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی	ایک عدد
2۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال	ایک عدد
3۔	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال	ایک عدد

اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر کے لئے ایک بس کی خریداری کا عمل شروع کیا جا چکا ہے۔

(ہ) شہر کے مندرجہ ذیل دو کالجوں میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے باقی ماندہ کالجوں میں ہوسٹل کی سہولت موجود نہ ہے۔

1. گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، ساہیوال۔

(و) جیسا کہ مندرجہ بالا جوابات میں وضاحت کی دی گئی ہے کہ کالجز میں موجود سہولیات کافی اور تسلی بخش ہیں تاہم نئے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کے لئے تفصیلات اکٹھی کی جارہی ہیں۔ ساہیوال شہر میں موجود گرلز کالجز کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: داروغہ والا ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1820: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) داروغہ والا لاہور میں ہسپتال کی تعمیر کب کی جارہی ہے اور پائپ فیکٹری کی زمین کو ہسپتال کے لئے حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔145 لاہور سلامت پورہ میں کئی سال سے زچہ وبچہ سنٹر کی تعمیر رُکی ہوئی ہے جبکہ فنڈ بھی منظور ہو چکے ہیں؟

(ج) کب تک ہسپتال کی تعمیر شروع کر دے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پائپ فیکٹری کی زمین کو حاصل کرنے کے لئے ministry of communication کو مراسلہ لکھا گیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ زمین ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے حکومتی زمین حاصل کرنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ لکھا تھا کہ وہ اس علاقے میں 40 تا 50 کنال زمین کو ہسپتال بنانے کے لئے مختص کرے تاکہ ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہو سکے (منسلکہ۔01) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔145 لاہور سلامت پورہ ڈسپنسری کے ساتھ خالی پلاٹ پر دس بستروں پر مشتمل گائنی ہسپتال بنانے کی سکیم منظوری ہو گئی تھی جس کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر نوٹس بھی جاری کر دیا تھا۔ کاپی (منسلکہ۔02) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

اس پلاٹ پر اس وقت پی ایچ اے نے بچوں کا پارک بنایا ہوا تھا۔ پس محمد نعیم نامی شخص نے کورٹ میں کیس کر دیا تھا۔ بچوں کے پارک پر کوئی تعمیر نہ کی جائے تفصیل (منسلکہ-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بعد ازاں یہ کیس واپس لے لیا گیا ہے اور اب پھر اس پلاٹ پر ہسپتال کی بلڈنگ بنانے کی منظوری ہو گئی ہے۔

مورخہ 26- جنوری 2018 کو اس سکیم کے لئے 16 ملین کے فنڈز منظور کئے گئے ہیں۔ اب جلد ہسپتال کی تعمیر شروع ہو جائے گئی۔ تفصیل (منسلکہ-4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جلد ہسپتال کی تعمیر شروع ہو جائے گئی۔

گجرات میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو کے نام اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1858: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-113 گجرات میں آر ایچ سی، بی ایچ یو ہسپتال اور میٹرنٹی سنٹرز کے نام اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں مراکز/ صحت میں ڈاکٹرز/ پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل دی جائے نیز کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(د) ان مراکز صحت / ہسپتالوں میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں اور ان کے لئے سال 18-2017 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور یہ مسنگ فسلیٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی-113 گجرات میں آر ایچ سیز، بی ایچ یوز ہسپتال اور میٹرنٹی سنٹرز کے نام اور پتا جات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ہسپتال	پتا
1-	رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ	ڈنگہ شہر

2۔	رورل ہیلتھ سنٹر دلانوالہ	گاؤں دلانوالہ ڈنگہ روڈ گجرات
3۔	گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ	ڈنگہ شہر
4۔	سول ہسپتال ڈنگہ	ڈنگہ شہر
5۔	بنیادی مرکز صحت نور جمال	گاؤں نور جمال
6۔	بنیادی مرکز صحت سیکر انوالی	گاؤں سیکر انوالی
7۔	بنیادی مرکز صحت دھکڑانوالی	گاؤں دھکڑانوالی
8۔	بنیادی مرکز صحت امر اکلاں	گاؤں امر اکلاں
9۔	بنیادی مرکز صحت کھوجہ	گاؤں کھوجہ
10۔	بنیادی مرکز صحت باگڑیانوالہ	گاؤں باگڑیانوالہ
11۔	بنیادی مرکز صحت کراریوالہ	گاؤں کراریوالہ
12۔	بنیادی مرکز صحت چنن	گاؤں چنن
13۔	بنیادی مرکز صحت مرزاطاہر	گاؤں مرزاطاہر
14۔	بنیادی مرکز صحت برنالی	گاؤں برنالی
15۔	بنیادی مرکز صحت بانسریاں	گاؤں بانسریاں
16۔	بنیادی مرکز صحت جوڑاکرنانہ	گاؤں جوڑاکرنانہ
17۔	بنیادی مرکز صحت کرنانہ	گاؤں کرنانہ
18۔	بنیادی مرکز صحت حاجی محمد	گاؤں حاجی محمد

(ب) ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

		ڈاکٹرز کی اسامیوں کی تفصیل			پیرا میڈکس کی اسامیوں کی تفصیل		
سیریل نمبر	نام ہسپتال	منظور شدہ سیٹیں	پُر سیٹیں	خالی سیٹیں	منظور شدہ سیٹیں	پُر سیٹیں	خالی سیٹیں
1۔	رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ	5	5	0	26	19	7
2۔	رورل ہیلتھ سنٹر دلانوالہ	7	5	2	20	19	1
3۔	گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ	11	2	9	13	9	4
4۔	سول ہسپتال ڈنگہ	7	5	2	9	7	2
5۔	بنیادی مرکز صحت نور جمال	1	1	0	7	5	2
6۔	بنیادی مرکز صحت سیکر انوالی	1	1	0	7	3	4
7۔	بنیادی مرکز صحت دھکڑانوالی	1	1	0	7	2	5

8۔	بنیادی مرکز صحت امر اکلاں	1	1	0	7	4	3	
9۔	بنیادی مرکز صحت کھوجہ	1	0	1	9	7	2	
10۔	بنیادی مرکز صحت باگڑیانوالہ	1	1	0	7	2	5	
11۔	بنیادی مرکز صحت کراریوالہ	1	1	0	7	3	4	
12۔	بنیادی مرکز صحت چغن	1	1	0	9	7	2	
13۔	بنیادی مرکز صحت مرزا طاہر	1	1	0	7	2	5	
14۔	بنیادی مرکز صحت برنالی	1	1	0	7	4	3	
15۔	بنیادی مرکز صحت بانسریاں	1	1	0	7	2	5	
16۔	بنیادی مرکز صحت جوڑا	1	1	0	7	3	4	
17۔	بنیادی مرکز صحت کرنانہ	1	1	0	7	4	3	
18۔	بنیادی مرکز صحت حاجی محمد	1	1	0	7	4	3	

(ج) خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے روزنامہ ایکسپریس میں 31۔ مئی 2017 کو خالی اسامیوں کا اشتہار IPL NO.7141 دیا گیا جس کے بعد NTS کے ٹیسٹ کے نتائج موصول ہونے کے بعد انٹرویوز کا عمل جاری ہے۔

(د) مذکورہ بالا مراکز صحت میں مریضوں کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے تقریباً تمام مسنگ فسیلٹیز پوری کی گئی ہیں اور ان مراکز صحت میں مسنگ فسیلٹیز کے لئے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی جاتی بلکہ ضرورت کے مطابق ہائر اتھارٹی سے بجٹ کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے جبکہ بنیادی مراکز صحت میں مریضوں کو طبی سہولیات کی فراہمی کے لحاظ سے بھی تقریباً تمام سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور بنیادی مراکز صحت میں قائم ہیلتھ کونسلز سے

حکومت پنجاب کی جانب سے فراہم کی جانے والی رقم سے ہی مسنگ فسیلٹیز کو پورا کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ محکمہ صحت میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1873: **ملک ذوالقرنین ڈوگر:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں یکم جنوری2014 سے آج تک محکمہ صحت میں گریڈ ایک تا چودہ پر کتنے افراد بھرتی ہوئے گریڈوار تفصیل اوراسامی کا نام مع مکمل ایڈریس فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ ساری بھرتی بذریعہ اخبار اشتہار اور سارے قانونی تقاضے پورے کر کے کی گئی اشتہار کی تاریخ اور تعداد اسامی بھی بتائی جائے؟

(ج) کیا بھرتی بغیر اشتہار کے بھی کی گئی اس کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے بغیر اشتہار کی گئی بھرتی کا کیا status ہے اوراب تک اس کے ذمہ داران کا تعین کیا گیا ہے تو اس کی مکمل تفصیل اور ذمہ داران کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت ضلع ننکانہ صاحب میں یکم جنوری2014 سے آج تک گریڈ ایک تا چودہ میں ریگولر پوسٹس پر جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ ساری بھرتی بذریعہ اخبار اشتہار اور سارے قانونی تقاضے پورے کر کے کی گئی ملاحظہ کے لئے تمام اخبار اشتہارات لف رپورٹ ماسوائے جو بھرتی دسمبر2016 میں ہوئی تھی جس میں سابقا چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی) ننکانہ صاحب ڈاکٹر عمر فاروق، سپرنٹنڈنٹ ظہور احمد (ریٹائرڈ)، محمد یوسف اسسٹنٹ (ریٹائرڈ) اور محمد سعید جونئیر کلرک (ڈسمس) نے 61 کی بجائے 94 افراد بھرتی کر لئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ملازمین کے آڈر زیر دستخطی نے بحوالہ آڈرز نمبر 19630-40/E-II مورخہ 2017-07-07 کے تحت منسوخ کر دیئے تھے تاہم ان ملازمین نے لاہور ہائیکورٹ لاہور میں رٹ

نمبر52146/2017 دائر کر دی جو کہ انڈر ٹرائیل ہے۔تاہم ذمہ دران کے خلاف پیڈا ایکٹ2006 کے تحت کارروائی کرنے کے لئے محکمہ پرائمری اینڈ سکینڈری ہیلتھ کیئر لاہور کو بحوالہ لیٹر نمبر23930/LO مورخہ 16-08-2017 کے تحت کاروائی کرنے کی استدعا کر دی گئی تھی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اخباری اشتہار کے بغیر کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

اوکاڑہ:ڈی ایچ کیو ہسپتال کا سال 17-2016 کا بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1875:**جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کا کل بجٹ کتنا ہے،17-2016 کے لئے کتنا بجٹ جاری ہوا کتنا خرچ ہوا اور کتنا lapse ہوا؟

(ب) اس ہسپتال میں سٹاف نرسوں (میل اور فی میل) کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں نیز کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں 17-2016 کے دوران صفائی کی مد فنڈز کتنا خرچ ہوا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی job description کیا ہے نیز کیا ان کی کوئی یونیفارم ہے اگر ہاں تو کیا وہ باقاعدگی سے یونیفارم پہنتے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کا کل بجٹ-/217136314 روپے ہے 17-2016 کے لئے -/217136314 روپے بجٹ جاری ہوا اس میں سے -/215753299 روپے کا بجٹ خرچ ہوا جبکہ -/1383015 روپے کی رقم lapse ہوئی۔

(ب) اس ہسپتال میں سٹاف نرسوں (فی میل) کی کل 102 اسامیاں منظور شدہ ہیں جس میں سے 13 اسامیاں خالی ہیں جبکہ سٹاف نرس (میل) کی اسامیاں اس ہسپتال میں منظور شدہ نہ ہیں۔

(ج) اس ہسپتال میں 17-2016کے دوران صفائی کی مد میں-/2885717روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

(د) اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی job descriptionدرج ذیل ہے۔

1. اپنی ڈیوٹی کے آغاز میں سٹریچر کا چارج لینا۔
2. آنے والے مریض کو سٹریچر مہیا کرنا۔
3. مریض کو ایمرجنسی میں موجود ڈیوٹی ڈاکٹر کے پاس پہنچانا۔
4. مریض کو بیڈ پر شفٹ کروانے کے بعد واپس سٹریچر اپنی جگہ پر پہنچانا۔
5. ایمرجنسی کے باہر سٹریچر ہر وقت مریضوں کے لئے تیار رکھنا۔
6. سٹریچر خراب ہونے کی صورت میں اس کی اطلاع ایڈمن آفیسر کو دینا۔

اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی باقاعدہ یونیفارم ہے اور تمام سٹریچر کیریئر باقاعدگی سے یونیفارم پہنتے ہیں۔

ساہیوال: چیف ایگزیکٹو آفیسر (صحت) کی تعیناتی کی تفصیل

1895: پیر خضر حیات شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف ایگزیکٹو آفیسر (صحت) ساہیوال کی پوسٹ کس سکیل کی ہے اور اس پر کس سکیل کا آفیسر تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک جونیئر آفیسر کو اس انتہائی اہم اور سینئر پوسٹ پر تعینات کیا ہوا ہے؟

(ج) مذکورہ پوسٹ پر proper گریڈ کا موزوں آفیسر کب تک تعینات کیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈاکٹر مشتاق احمد سپرا (SMO/BS-18) اس وقت CEO ساہیوال کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔ پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کنڈکٹ آف بزنس رولز کے رول 8(3) کے تحت،

حکومت گریڈ 18 یا اس سے اوپر کے آفیسر کو CEO کی پوسٹ پر تعینات کر سکتی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔CEO ساہیوال کی پوسٹ پر گریڈ 18 کا آفیسر تعینات ہے جو کہ رولز کے عین مطابق ہے۔

(ج) CEO ساہیوال کی پوسٹ پر تعینات آفیسر ، پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز رولز کے عین مطابق ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب صوبائی وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No. 7 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Appropriation Accounts for the year 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8۔ مارچ2018 سے 31۔ مئی2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Appropriation Accounts for the year 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8۔ مارچ2018 سے 31۔ مئی2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Appropriation Accounts for the year 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8۔ مارچ2018 سے 31۔ مئی2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر2338 اور7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"میاں طارق محمود کے سوالات نمبر2338 اور7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"میاں طارق محمود کے سوالات نمبر2338 اور7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میاں طارق محمود کے سوالات نمبر2338 اور7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، تینوں کو اجازت ہے۔ خود فیصلہ کر لیں کہ پہلے کس نے بات کرنی ہے؟

(اس مرحلہ پر محترمہ فائزہ احمد ملک اور ڈاکٹر مراد راس اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ last time یہاں پر MCAT اور ECAT کے حوالے سے بات ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ میرے چیمبر میں آ کر مجھ سے ملیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور دوسرے معزز ممبران بھی آپ کے چیمبر میں آئے۔ آپ نے categorically direction دی اور اس وقت معزز وزیر خلیل طاہر سندھو صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے categorically کہا کہ اس motion کو take up کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ پنجاب کے بچوں اور بچیوں کا بہت دیرینہ مسئلہ ہے لہٰذا اسے kindly take up کیا جائے۔ آپ کے ایجنڈے کے اوپر بھی سیکرٹری اسمبلی کی فائل میں وہ چیز موجود ہے اور مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں اسے پڑھ سکوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آج آپ میری بھی request مان لیں کہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ جس دن وہ موجود ہوں تو اس پر بات کی جائے تاکہ اس کا کوئی اچھا نتیجہ آئے۔ انشاء اللہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسے کل کے ایجنڈے پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں ایک دو مزید گزارشات کرنا چاہتا ہوں جو کہ پبلک کے issues ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اسی کے متعلقہ ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں۔ وہ اس سے ہٹ کر ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو پھر آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوبارہ لینا پڑے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے دوبارہ پوائنٹ آف آرڈر پر request کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایسے ٹھیک نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پبلک کے حوالے سے ایک issue ہے جس میں بچے اور بچیاں متاثر ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے پہلے ان کی بات بھی سننے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک منٹ میں بات مکمل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سمن آباد این بلاک لاہور کے کالج اور سکول کے سامنے مٹی کے ڈھیروں کی وجہ سے بچوں اور بچیوں کو پریشانی کا سامنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سمن آباد این بلاک لاہور میں سنٹرل ماڈل سکول ہے، ایم سی جونیئر ماڈل سکول کے علاوہ بچیوں کا مڈل سکول بھی ہے اور قرب وجوار میں مساجد کے علاوہ دوسرے سکولز بھی ہیں لیکن وہاں پر مٹی کے بڑے بڑے ڈھیر اور گند اندر والی پوری روڈ کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ وہاں پر بچے اور بچیاں سکولوں میں جاتے ہیں اور اس کے بالکل سامنے لاہور کا سب سے بڑا سمن آباد کالج فار وومن ہے جس میں ساڑھے آٹھ ہزار بچیاں پڑھتی ہیں۔ وہاں پر بچوں اور بچیوں کی گزرگاہ ہے لیکن مٹی اور گند کے اتنے اتنے بڑے ڈھیر لگے ہوئے ہیں تو مجھے ڈر ہے کہ خدانخواستہ ان مٹی کے

ڈھیروں کی وجہ سے کوئی مسئلہ نہ ہو جائے تو آپ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو حکم دیں کہ وہ اس پر توجہ دے اور ان مٹی کے ڈھیروں کو اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کا فوری طور پر نوٹس لے۔

لاہور کے میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال میں کارڈیک وارڈ ہونے کے باوجود مریضوں کو پی آئی سی کو ریفر کرنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر معزز وزیر خزانہ آج یہاں پر موجود ہیں اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری بہن یہاں پر تشریف رکھتی ہیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے بجٹ تقریر کے اندر اور بجٹ کی تجاویز کے دوران بھی یہ request کی تھی کہ جس طرح پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہے، اسی طرح میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال کے اندر کارڈیک وارڈ موجود ہیں لیکن ہوتا کیا ہے کہ وہاں سے مریض کو پی آئی سی کے اندر ایک دم refer کر دیا جاتا ہے۔ وہاں پر اتنی زیادہ تعداد ہو جاتی ہے کہ لوگوں کو مجبوری کے تحت کرسیوں اور فرش پر بٹھایا جاتا ہے۔ وہاں پر ڈاکٹرز بھی موجود ہیں، وہاں پر آپ نے مشینیں بھی لے کر دی ہیں۔۔

جناب سپیکر: منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر یہاں ہوں گے ان کو ذرا واپس بلایا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب یہ چیزیں ہیں تو پھر وہاں پر آپریشن کیوں نہیں ہو رہے ہیں اور کیوں ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی پوری نہیں کر رہے ہیں؟ سینئر پروفیسرز پرائیویٹ ہسپتال میں جا کر ڈیوٹیاں کرتے ہیں۔ میری request یہ ہے کہ اگر آپ نے وسائل لگا لئے ہیں تو وہاں پر مینجمنٹ کی ضرورت ہے۔ بہتر یہی ہے کہ via ہیلتھ سیکرٹری ان تمام ہسپتالوں کے ڈاکٹرز کو ہدایات دی جائیں کہ وہاں جو مریض آ رہا ہے اس کو کسی اور ہسپتال میں ریفر نہ کیا جائے بلکہ اسی ہسپتال میں اگر سہولت موجود ہے تو اس کو treat کیا جائے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ڈائیلسز کے حوالے سے انتہائی بُرے حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ تمام ہسپتالوں میں جو ڈائیلسز مشینیں ہیں اور جتنے بھی patients ہیں ان کی ایک centrally list بنائی جائے اور ان غریب لوگوں کو accommodate کیا جائے جو پیسے نہیں دے سکتے کیونکہ وہ حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے بجٹ میں بھی، میں اپنی بہن سے request کروں گا کہ ایک منٹ کے لئے بات سن لی جائے۔ پچھلے بجٹ میں بھی میں نے request کی تھی کہ ڈائیلسز والے مریضوں کو kindly accommodate کریں، ان کی central list بنائیں، تمام ہسپتال جہاں جہاں آپ نے ڈائیلسز کی سہولتیں دی ہوئی ہیں اور جہاں آپ سہولتیں دینا چاہتے ہیں وہاں central list بنائی جائے تا کہ آپ ان کو properly adopt کر سکیں۔ وہ بے چارے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ وہ ڈائیلسز نہ کروانے کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ یہ میری چھوٹی چھوٹی گزارشات اور خواہشات پبلک کے حوالے سے ہیں اس میں میرا ذاتی کوئی عنصر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کو properly take up کریں گے اور اس کو ہوا میں نہیں چھوڑیں گے بلکہ عوام کے مسائل کو سمجھتے ہوئے ان کو حل کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ان کی تجویز متعلقہ محکمے کو بھیجی جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: ان توجہ دلاؤ نوٹس کو پھر جمعرات کو take up کر لیں گے۔ ان توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر لیتے ہیں جب لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو ان سے جواب لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب پہلے بھی نہیں تھے، آج بھی نہیں ہیں تو میرا خیال ہے کہ اجلاس نہ رکھا جاتا پہلے ان کی سہولت دیکھ لی جاتی کہ رانا ثناء اللہ خان کب available ہیں پھر اس کے مطابق اجلاس رکھا جاتا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں راستے میں ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے گزارش کر لی ہے، مہربانی فرمائیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:یااللہ خیر۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے
نئی حلقہ بندیوں میں bylaws کو یکسر نظر انداز کرنا

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!الیکشن کمیشن نے نئی حلقہ بندیوں کا اعلان کر دیا۔

جناب سپیکر:اچھا کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!تاریخ میں کبھی ایسے نہیں ہوا الیکشن کی pre-poll rigging کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ وہاں پر جو by laws ہیں ان کو یکسر نظر انداز کر کے مثلاً لاہور کا این اے۔122 صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے اس کے کوئی دس ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا اپنا حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن ہے، ملتان روڈ اور وحدت روڈ ایک نیچرل باؤنڈری ہے، اس میں سے بلا کس کو اٹھا کر کچھ علاقوں کو دریا کے ساتھ لگا دیا، کچھ کو ٹھوکر نیاز بیگ سے لگا دیا ہے اور کچھ کو ڈھولنوال سے لگا دیا ہے۔

جناب سپیکر!میں اس پر احتجاج کرتا ہوں کہ یہ صریحاً غلط طریقے سے کیا گیا ہے، حلقہ بندی کے جو bylaws تھے، جو rules and regulations تھے ان کو نظر انداز کر کے یہ کیا گیا ہے۔ اگر لاہور کا یہ حال ہے تو پھر باہر بھی اسی طرح کیا ہو گا۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق شنید یہ ہے کہ مسلم لیگ(ن) کے اپنے امیدواران، موجودہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کو ٹاسک دیا گیا تھا خواجہ سعد رفیق کے دفتر میں ان کا پورا سٹاف بیٹھا ہوا ہے وہاں بیٹھ کر ایک مہینے کی ایکسر سائز ہوئی ہے کہ کس طرح سے ان حلقوں کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ یہ سب کچھ کر کے انہوں نے submit کر دیا اور وہ announce ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر!ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ pre-poll rigging کے ذریعے سے اگر ماضی میں یہ سارا کچھ ہوتا رہا ہے تو آئندہ ہم اسے نہیں ہونے دیں گے۔اس پر ہم عدالت میں تو جا ہی رہے ہیں، الیکشن کمیشن میں اپیل میں بھی جا رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرٹ کی بنیاد پر لاہور کی ایک سیٹ بڑھ گئی ہے تو آپ 10 to 20 فیصد تبدیل کر سکتے ہیں A to Z سو فیصد کسی حلقے کو آپ اڑا دیں اور اس کا پتا بھی نہ چلے کہ این اے۔ 122 کہاں پر ہے، پی پی۔15 کہاں پر ہے، این اے۔126 کہاں پر ہے اس پر میں الیکشن کمیشن سے احتجاج کرتا ہوں اور میری آواز ان تک پہنچنی چاہئے۔اپیلوں کے اندر لوگ اس قدر خوار ہو رہے ہیں کہ انہیں required documents نہیں مل رہے ہیں، circles, charges Census, block, نہیں مل رہے ہیں۔لوگ تین تین، چار چار دن سے وہاں پر جا کر دھکے کھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں اس پر الیکشن کمیشن سے یہ مطالبہ کروں گا کہ فوری طور پر وہاں پر اپنا سٹاف مہیا کرے تاکہ جو بھی شہری وہاں پر اپیل کرنا چاہتا ہے اسے کم از کم چار جز پر دستاویزات اور Census blocks کی مصدقہ نقول مل سکیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی آپ کو ملیں گی۔ آپ کو پورا حق ہے کہ آپ اس میں اپیل فائل کریں جو آپ کی بات صحیح ہو گی اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہو گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!محترم اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو فرمایا ہے میں ان کی جزوی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ ہمارے اپنے بھی بہت سارے ممبران شامل ہیں ان کو بھی پتا نہیں کہ الیکشن کمیشن نے حلقہ کہاں کہاں پر بنا دیا ہے۔یہ بات تو درست ہے لیکن جو محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ ہمارے ایک فیڈرل منسٹر خواجہ سعد رفیق صاحب کے آفس میں بیٹھ کر یہ سب کچھ کیا گیا ہے تو یہ بالکل unfounded اور uncounted بات ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمیں بھی آپ کی طرح بہت ساری reservations ہیں۔ آپ اس بات کو بالکل ذہن سے نکال دیں کہ اس میں خواجہ سعد رفیق یا کسی اور کا کوئی تعلق ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!میرا ابھی حلقہ دو حصوں میں تقسیم ہوا ہے۔انہوں نے تجویز کیا ہے اب آپ نے اس کو دیکھنا ہے کہ constituency کس طرح ہے اور آپ کی پٹوار سرکل کیسے ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کچھ منٹ بات کرنی ہےWith your permission

جناب سپیکر: آپ کے کتنے منٹ ہو گئے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر موقع دے دیں گے تو آپ کی مہربانی ہے ورنہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو حلقہ بندیاں ہیں، دیکھیں یہاں کچھ دوست لاہور کے بیٹھے ہیں۔ یہ حلقہ بندیاں بڑی unnatural سی ہوئی ہیں۔ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ایک یو سی کو اٹھا کر، جب charges کو combine کر کے دیکھا گیا ہے تو اس میں آپ کو کئی سڑکیں پار کر کے دوسری سائڈ پر جانا پڑا۔ صرف آبادی کو پورا کرنے کے لئے اگر اسی طرح کرنا تھا تو پھر blocks اور چارجز کی natural division ہونی چاہئے تھی جو کہ نہیں ہوئی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر انہوں نے کر لیا ہے تو ٹھیک ہے ہم نے الیکشن لڑنا ہے ہم لڑیں گے لیکن اعتراض اس بات پر ہے کہ اگر آپ نے حلقوں کو مثلاً حلقہ 122 ہے جہاں سے میں بیس سال سے الیکشن لڑ رہا ہوں اس حلقے کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جہاں سے آپ لڑیں ہیں وہاں سے میرے والد صاحب بھی الیکشن لڑے ہیں۔ آپ اپیل کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے سامنے یہ فورم ہے اس لئے ہم آپ کے سامنے اپنا دکھ تکلیف رکھتے ہیں۔ مہربانی کر کے آپ اس کو سنا کریں اور آپ کی چیئر سے جس کو direction دینی ہوتی ہے کم از کم وہ چیزیں دیکھ لیا کریں۔ اس ایوان کے floor کو استعمال کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے یہ قطعاً مقصد نہیں ہوتا ہے کہ ہم نے کوئی بات کر لی ہے تو وہ ہوا میں چلی جائے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جو بھی بنا لیا ہے آپ حلقے کی natural cutting کریں اس طرح cutting نہ کریں کہ ایک یو سی میرے گھر والی ہے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ پھر ہم جائیں گے کہاں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی ٹھہریں بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ میں نے اس دن اسمبلی کی ڈسپنسری کے ملازمین کا مسئلہ آپ کے سامنے پیش کیا تھا آپ نے فوری طور پر وہ مسئلہ up take کیا اور ایک سال سے جو ان کی تنخواہ رکی ہوئی تھی اس مسئلے کو حل کیا۔ میں اسی حوالے سے آج بھی آپ کے سامنے request کروں گی کہ اسمبلی کے اندر مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے الیکٹریشن موجود ہیں ان کی تنخواہ کے لئے بھی بجٹ میں اعلان کیا گیا تھا لیکن ان کو بھی ایک سال سے تنخواہ نہیں ملی۔ آج منسٹر صاحبہ بھی موجود ہیں میں ان سے request کروں گی کہ اس پر بھی عملدرآمد کروا دیں تاکہ ان لوگوں کا بھی بھلا ہو جائے گا جہاں باقی سب کا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ نے نشاندہی کر دی ہے منسٹر صاحبہ دیکھ لیں گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایک بہت اہم issue ہے باہر لوگ صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کی اور معزز ایوان کی توجہ چاہوں گی کہ پنجاب رورل ہیلتھ ایمپلائز ایسوسی ایشن کے لوگ باہر موجود ہیں۔ ان کی request ہے کہ وہ تقریباً 14 سال سے گورنمنٹ ملازمین ہیں لیکن جو منظور شدہ گورنمنٹ کی اسامیاں ہیں ان پر انہیں as government servants consider نہیں کیا جا رہا تو میں request کروں گی کہ اگر متعلقہ محکمہ موجود ہے اور ان کے منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہیں۔ آپ ان کے کسی گروپ کو بلوا لیں اور ان کا جو یہ مسئلہ ہے اس کو سن لیا جائے تاکہ وہ لوگ اس احتجاج میں شدت لانے پر مجبور نہ ہوں۔ ابھی تو وہ ہم سب ایم پی ایز سے request کر رہے ہیں کہ ہمارے مسئلے کو دیکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! خواجہ سراء بھی باہر احتجاج کر رہے ہیں مہربانی کر کے ان کا بھی مسئلہ حل کرائیں۔

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔ عباسی صاحب! ایک mishap ہوا تھا، آپ کو یاد ہو گا، کچھ اس ایوان کے تقدس میں کمی کرنے کے لئے جو اقدام کئے گئے اس پر کچھ نہ کچھ انسان کو جو یہاں اس معزز ایوان کے ممبرز صاحبان ہیں ان کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے۔ اس دن پتا نہیں کیا آپ کو کیا ہوا؟ میں اس بارے

میں کچھ نہیں کہہ سکتا، بہر حال آپ نے اس دن ایوان کی تقدس کی پامالی میں حصہ ادا کیا تو میرا دل دکھا۔ آپ مہربانی کریں اس بارے میں اپنی بات کر لیں تا کہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس ایوان کا تقدس اور جمہوری روایات ہم سب کے بنیادی فرائض میں شامل ہیں۔ ہم لاکھوں لوگوں کو یہاں represent کرتے ہیں اور لاکھوں لوگوں کا اعتماد لے کر آتے ہیں۔ اس ایوان کا تقدس ہی ان لوگوں کی عزت ہے، اس ایوان کے تقدس میں کسی قسم کی کمی یا اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنا میں تو کم از کم سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس ایوان کے تقدس میں ہم سب کی عزت ہے اور پورے صوبے کی عزت ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میرے کسی بھی action اور جذبات کی وجہ سے اس ایوان کا تقدس پامال ہوا ہے تو میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے معذرت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ایوان کا تقدس کا ہر معزز ممبر پر فرض ہے، آپ custodian of the House ہیں اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اس ایوان کو چار سے پانچ سال چلایا لیکن اپوزیشن کے ممبران کو جس حد تک Constitution یا قواعد وضوابط اجازت دیتے ہیں ہم اس پر رہیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! جو آپ کا حق ہے میں اس میں کمی نہیں رہنے دیتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں کبھی بھی ایسی کسی چیز کا حصہ نہیں بنوں گا جس سے خدانخواستہ اس معزز ایوان کے تقدس پر کوئی حرف آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی شکریہ۔ شاباش۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں دیکھتا ہوں، یہ بڑی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرازنہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ کا کام بھی کچھ ہونا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں دو issues پر پوائنٹ آف آرڈر چاہوں گا۔ مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔ ایک تو کل نواز شریف صاحب پر جو جوتا پھینکا گیا as PTI رکن اس کی سخت مذمت کرتے ہیں کیونکہ اس کے بعد چیئرمین عمران خان کے ساتھ ایک اور incident ہوا جہاں پر بتایا گیا اور نجی ٹی وی پر رپورٹ کیا گیا کہ وہ ن لیگ کے رانا ثناء اللہ کی طرف سے ایک بندہ بھیجا گیا تھا اس بندے نے کلمہ پڑھا۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! Please میری بات تو پوری سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: باتوں کی تصدیق کریں۔ یہ جس جس نے بھی کیا ہے یہ سب کے لئے اچھا نہیں ہے

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر اس طرح کے action رانا ثناء اللہ کی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ یہ سب کے لئے برا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سب ایک دوسرے کا احترام بھی کریں، ایسی روایات نہ آنے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر ایک پارٹی نے اس طرح کوشش کی ہے تو آپ کو اس کی مذمت کرنی چاہئے تاکہ دونوں فریقین calm down کریں اور اس issue کو نہ اٹھایا جائے کیونکہ دونوں فریقین calm down رہیں گے تو بات آگے چلے گی۔ آپ نے بھی پبلک میں جانا ہے اور میں نے بھی جانا ہے۔ دونوں پارٹیز کو چاہئے کہ جو کل حرکت کی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بھی اس کو support نہیں کرے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! فیصل آباد میں کل جو بندہ پکڑا گیا ہے۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بالکل جھوٹ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!رانا ثناءاللہ خان صاحب ایسی حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔Pleaseاس طرح سے یہallegationنہ لگائیں۔۔۔

جناب سپیکر:جی، تحاریک التوائے کار لیتے ہیں، آپ تشریف رکھیں ناں۔دیکھیں!یہ آپ سب کے لئے احترام لازم ہے،جو آپ کے لیڈر صاحبان ہیں،ان کا احترام اور آپ کا بھی احترام۔۔۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!انہوں نے غلط الزام لگایا ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر:نہیں،الزام جو غلط لگا ہے وہ غلط ہے لیکن آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آپ کی جو عزت ہے دوسرے کی بھی اس سے زیادہ عزت ہے۔شکریہ۔پہلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر107/18محترمہ خدیجہ عمر کی ہے،سردار وقاص حسن مؤکل!۔۔۔احمد شاہ کھگہ صاحب!۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر:جی،کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر:جی،معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 14۔مارچ2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،14۔مارچ2018

(یوم الاربعاء،25۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 26

1401

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ14۔مارچ2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل13۔مارچ2018کی بجائے زیر قاعدہ(2)27)

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Anand Karaj Bill 2017.

MR RAMESH SINGH ARORA: to move that the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once.

MR RAMESH SINGH ARORA: to move that the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed.

1402

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ **شیخ اعجاز احمد:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ Nights) کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء وطالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔

2۔ **ڈاکٹر نوشین حامد:** اس ایوان کی رائے ہے کہ دُنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ غیور اقوام نے اپنی عزت، غیرت اور حمیت پر کبھی کوئی سمجھوتا نہیں کیا۔ تمام اقوام کو آزادانہ کاروبار کرنے کا حق ہے لیکن کسی بھی غیر ملکی کو پنجاب کی سرزمین پر زمین کی ملکیت کا اختیار نہ دیا جائے۔ اس بارے میں پنجاب میں قانون سازی کی جائے کہ کسی غیر ملکی فرد / کمپنی یا ملک کو ملکیت کا حق نہیں دیا جائے گا۔

3۔ **سید عبدالعلیم** اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے موثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔

4۔ **محترمہ راحیلہ خادم حسین** اس ایوان کی رائے ہے کہ ریس کورس پارک میں ہونے والے سالانہ میلہ جشن بہاراں کو ہمیشہ کی طرح اس سال بھی بھرپور طریقے سے منعقد کروایا جائے۔

5۔ جناب محمد سبطین خان اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر آبادی میں پانی سپلائی کرنے والی مین پائپ لائن میں فلٹر نصب کیا جائے تاکہ عوام کو خطرناک بیماریوں سے بچایا جا سکے۔

1403

(ب) سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ **پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015**

ایک وزیر پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ **محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014**

ایک وزیر محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ **راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015**

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹس کی نقول 2 اور 5۔مارچ 2018 کو مہیا کر دی گئیں)

1404

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017 منظور کیا جائے۔

1405

6۔ **مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

7۔ **مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 منظور کیا جائے۔

8۔ **مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی2018منظور کیا جائے۔

1407

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ،14۔مارچ2018

(یوم الاربعاء،25۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ
مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّآ أَخۡرَجۡنَا لَكُم مِّنَ ٱلۡأَرۡضِۖ وَلَا
تَيَمَّمُواْ ٱلۡخَبِيثَ مِنۡهُ تُنفِقُونَ وَلَسۡتُم بِـَٔاخِذِيهِ إِلَّآ أَن تُغۡمِضُواْ
فِيهِۚ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ٢٦٧ ٱلشَّيۡطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلۡفَقۡرَ
وَيَأۡمُرُكُم بِٱلۡفَحۡشَآءِۖ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغۡفِرَةٗ مِّنۡهُ وَفَضۡلٗاۗ
وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٞ ٢٦٨ يُؤۡتِي ٱلۡحِكۡمَةَ مَن يَشَآءُۚ وَمَن يُؤۡتَ
ٱلۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ أُوتِيَ خَيۡرٗا كَثِيرٗاۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُوْلُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ ٢٦٩
وَمَآ أَنفَقۡتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوۡ نَذَرۡتُم مِّن نَّذۡرٖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُهُۥۗ
وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٍ ٢٧٠

سورة البَقَرَة آیات 267 تا 270

مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے (راہ اللہ میں) خرچ کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو اور جان رکھو کہ اللہ بے پروا (اور) قابل ستائش ہے (267) (اور دیکھنا) شیطان (کا کہنا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے (268) وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی

بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں(269) اور تم (اللہ کی راہ میں) جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر مانو اللہ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں(270) **وماعلینا الا البلاغo**

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دسو میرے نبی جیا کہڑا لجپال اے
جس دا نہ ثانی کوئی جس دی مثال اے
باپ عبداللہ جیدا ماں جیدی آمنہ
شمس تے چن جیدا کردے نہ سامنا
دسو اوہدے حسن دی جھلے کہڑا جھال اے
حق نوں بچان والا ذمہ جنے چا لیا
نیزے تے قرآن جنے چڑھ کے سنا لیا
نبیؐ دا نواسہ اے تے علیؓ دا او لال اے
حاکم سوہنے نال اے وسدا جہان اے
اوہدیاں شاناں نال بھریا قرآن اے
زلفاں توں پیراں تک سارا ای کمال اے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: دیکھیں! مجھے پہلے بولنے دیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔ آپ پہلے میری بات سن لیں، اس کے بعد آپ بات کریں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر جناب یاسر ظفر سندھو، پی پی۔30 سرگودھا حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھالیں، اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر جناب یاسر ظفر سندھو نے حلف لیا
اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ آپ کو بہت مبارک ہو۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کو ٹائم دیں ناں ذرا۔ آپ دیکھیں کہ وہ نو منتخب ممبر ہیں، وہ اپنی بات کریں گے۔ جی، آپ کوئی بات کر لیں، جو آپ کرنا چاہیں۔

جناب یاسر ظفر سندھو: جناب سپیکر! سب سے پہلے جناب سپیکر اور میرے انتہائی قابل احترام ممبران اسمبلی، سب کو میری طرف سے السلام علیکم۔

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔

جناب یاسر ظفر سندھو: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے حلقہ کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری قیادت پر پورا اعتماد کیا اور انہوں نے ہمیں ووٹ دیا۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ یہ پہلے بھی (ن) لیگ کا mandate تھا اور اب بھی (ن) لیگ کو ہی ملا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تو انشاء اللہ اپنے حلقہ کے لوگوں کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق ان کی خدمت کا سلسلہ آگے چلتا رہے گا اور جو خدمت میرے حصہ میں آئے گی انشاء اللہ میں پوری کوشش کروں گا کہ ان لوگوں کے کام آسکوں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ تمام پارلیمانی پارٹیز کے لیڈر صاحبان نے مل کر جو بات کی ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر اس کے بعد آپ ضرور لیں۔ یہ سوالات کا وقفہ ہے، مہربانی فرمائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا لیڈر آف دی اپوزیشن سے اس بارے میں مشورہ کر لیں کہ جو بات ہم نے آپس میں طے کی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

MCAT اور ECAT کے حوالے سے تشکیل دی گئی خصوصی کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ کو ٹیک اپ کرنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اتنی دیر میں، میں نے بات بھی مکمل کر لینی تھی۔ میری عرض صرف اتنی سی ہے کہ پچھلے سیشن میں بھی، اس سیشن میں بھی، پچھلے ہفتہ میں بھی، میں آپ سے یہ

گزارش کرتا رہا کہ جناب سپیکر!MCATاورECAT کے حوالے سے جو سپیشل کمیٹی نمبر9 ہے، جس نے متفقہ طور پر اس چیز کو منظور کیا ہے، اس کی تمام رپورٹ ایوان کے اندر پیش کر دی گئی ہے، آپ نے بھی کہا کہ یہ رپورٹ آ جائے گی۔Take up نہیں ہوئی، پھر آپ نے کہاtake up نہیں ہوئی اور پھر آپ نے کہاtake up نہیں ہوئی۔ آج یہ دس کلو ردی ادھر رکھ دی گئی ہے، اس دس کلو کے اندر ایک چھٹانک کا صفحہ بھی نہیں بنتا، ایک تولے کا بھی نہیں بنتا، آپ نے وہ بھی نہیں رکھا۔ میرے پاس صرف ایک حل رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا؟

میاں محمد اسلم اقبال: آپ اسمبلی کاhighest forum ہیں، میں آپ کے پاس آیا، آپ سےrequest کی، آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے سب کوorder کر دیا اگر یہ آپtake up نہیں کر سکتے تو پھر میرے پاس ایک اختیار رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہtake up کر لیں گے۔ کیوں نہیں کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں ہو رہا ناں۔ اس کے اندر میری زبان نہ کھلوائی جائے، یہ کیوں نہیںtake up ہوتا۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو کس نے کہا ہے، آپ کو کس نے کہا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری زبان نہ کھلوائی جائے کہ یہtake up کیوں نہیں ہو رہا۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے ان سے پوچھنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر اتنا کچھ کرنے کے باوجود، آپ کے کہنے کے باوجود گورنمنٹ اس کو نہیں لینا چاہ رہی، کوئی مسئلہ نہیں، میں باہر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کیوں باہر جائیں گے، آپ اس اسمبلی کے معزز ممبر ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر آئیں اور اسمبلی کے اندر آ کر معاملات کو حل کریں۔ یہ میرا مسئلہ ہے یا پنجاب کے ان غریبوں کے بچوں کا مسئلہ ہے، یہ مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: سب کا مسئلہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ نہیں کریں گے تو میں اجلاس کا بائیکاٹ کر کے باہر جا کر بیٹھ جاؤں گا اور ان کا اصلی چہرہ بتاؤں گا کہ یہ حکمران اکیڈمیز مافیا کا ساتھ دیتے ہیں اور اس وجہ سے یہاں پر قانون سازی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے نہیں، ایسے نہیں۔ نہیں، نہیں، ایسے نہ کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کو رولز بتائیں۔ یہ کوئی طریقہ ہے۔ آپ نے take up کرنا ہے۔ آپ ان کا سٹائل دیکھیں، ان کا رویہ دیکھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، میاں صاحب! میں نے آپ کی بات بڑے غور سے سنی ہے۔ اب میں ان سے جواب لے رہا ہوں۔ آپ کی بات کا میں جواب لے رہا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ ان کا سٹائل دیکھیں۔ پچھلی دفعہ ان کو 15 کروڑ روپیہ دیا، اس دفعہ ان کو 10 کروڑ روپیہ دیا، اگلی دفعہ انہوں نے 15 کروڑ روپیہ لے لینا ہے۔ ان کا سٹائل دیکھیں، اس کو کنٹرول کیا جائے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مجھے کیا کنٹرول کریں گے۔ بیوروکریسی تین تین گھنٹے ان کو باہر بٹھاتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کا رویّہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ جس دن معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال یہ بل لائے تھے، تجویز لائے تھے تو اس وقت بھی میں ہی officiate کر رہا تھا تو میں نے ان کو support کیا تھا، میں آج بھی ان سے promise کرتا ہوں کہ یہ جذباتی نہ ہوں اور جوش کے ساتھ تھوڑا سا ہوش بھی رکھیں، انشاء اللہ ہم اس کو آج ہی take up کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی منتیں کر کر کے تھک گیا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ کسی اور وجہ سے تھکے ہوں گے، اس بل کی وجہ سے نہیں تھکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے بچوں کا مسئلہ ہے۔ آپ اس وجہ سے ابھی take up نہیں کر رہے کہ یہ کورم کی نشاندہی نہ کریں اور آخر کار آپ یہ take up نہیں کریں گے۔ یہ پہلے take up ہو گا، سارے بزنس سے پہلے take up ہو گا، نہیں ہو گا تو ہم پھر اپنے اختیارات استعمال کریں گے۔ وقفہ سوالات کے بعد یہ take up ہو گا تو ہم اسمبلی کا حصہ بنیں گے، اگر take up نہیں ہو گا تو ہم اسمبلی کا حصہ نہیں بنیں گے اور اسمبلی کے باہر جا کر بیٹھیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں حیران ہوں چونکہ میں تو سمجھتا تھا کہ معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال سیاسی ورکر ہیں لیکن یہ تو پہلے خود ہی نجومی ہیں کیونکہ کورم کی نشاندہی انہوں نے کرنی ہوتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے ہمیشہ دھوکا کیا ہے۔ آپ کو سمجھ ہی نہیں آ رہی اور الزام ہم پر لگاتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب آپ بیٹھیں، اسمبلی کے آداب سیکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز.Order in both sides. Order in both sides

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کوئی دو نمبری نہیں ہے۔ میاں صاحب! آپ مجھ پر یقین کریں انشاء اللہ ہم اس بل کو take up کریں گے۔ آپ سے میری ذاتی گزارش ہے کہ آپ اسمبلی کے ماحول کو چلنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات ہو گئی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا اسمبلی کا ماحول میں خراب کر رہا ہوں یا آپ لوگوں کی commitment خراب کر رہی ہے؟ اسمبلی کا ماحول آپ کی commitment خراب کر رہی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): میاں صاحب! آپ خود کہہ رہے ہیں کہ میں ماحول خراب کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بول رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس صوبے کے غریب لوگوں کی بات کر رہا ہوں لیکن ان کی اکیڈمیز مافیا کے ساتھ commitment ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وزیروں کو یہ الفاظ زیب نہیں دیتے۔ سیکرٹریوں کے سامنے تو یہ بلی بنے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بول رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ seat. Please have your آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کے لیڈر کھڑے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کتنے مہینوں سے یہ معاملہ یہاں میاں محمد اسلم اقبال نے take up کیا اس کے بعد کمیٹی بنی اور اس کمیٹی میں کئی میٹنگز کرنے کے بعد unanimously کچھ سفارشات مرتب کیں کہ آپ انہیں فوری طور پر ایوان میں لے آئیں تاکہ ان پر

عملدرآمد کا مرحلہ آجائے۔ ایجنڈے پر باقی ہر چیز آرہی ہے لیکن کیا امر مانع ہے کہ اتنا اہم معاملہ نہیں آ رہا جس میں لاکھوں غریب اور متوسط طبقے کے لوگ، فیملیاں suffer کر رہی ہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال جو بات کر رہے ہیں پھر وہی بات درست ہو گی کہ یہ delaying tactics کیوں ہیں ؟ اگر ایک کمیٹی نے unanimously اپنی سفارشات دے دی ہیں اور پچھلے ڈیڑھ ماہ سے ایوان کا اجلاس چل رہا ہے اور بزنس بھی کوئی نہیں ہے کورم پورا نہیں ہو رہا۔ آپ یہ آج ہی لے آئیں تا کہ اسمبلی میں take up ہو سکے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آج ہی لائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی! آپ کیا کر رہے ہیں؟ وہ آج ہی اسے لائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ لے آئیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ پہلے گورنمنٹ کے فضول بزنس کو نکالیں اور آخر پر پنجاب کے مستقل کا بل نکالیں گے۔ اگر آپ پنجاب کے مستقبل کے ساتھ sincere ہیں تو وہ قرارداد پہلے لے کر آئیں، وہ motion پہلے لے کر آئیں چونکہ غریب کے بچے کا پہلے حق بنتا ہے۔ آپ اکیڈمیوں کے ذریعے ہر سال غریب کے بچوں کو بیچتے ہیں۔ وہ پیسے اکٹھے کر کے آپ کو بھی دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی highest stage ہے آپ انہیں آرڈر کریں کہ یہ آج ہی لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، آج ہی ہو گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر سن لیں تو میں ان سے گزارش کروں گا لیکن وہ ایک دم نہ اٹھ جائیں۔ House. You are Custodian of the پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم آپ کو کسی صورت بھی dictate نہیں کر سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی موجودگی میں فیصلہ ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ میاں محمد اسلم اقبال نے جو فرمایا ہے ہم آج ہی وقفہ سوالات کے بعد اس بل کو لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آج ہی وقفہ سوالات کے بعد سرکاری ایجنڈے سے پہلے اسے take up کریں تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، لے لیں گے۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے، آپ کیوں پریشان ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔No. Let me proceed

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایوان سے متعلق مسئلہ ہے آپ میری بات سن لیں کہ میں پچھلے دو مہینے سے سٹینڈنگ کمیٹی کو آپریٹو کی میٹنگ بلانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں لیکن سیکرٹری صاحب اور فیص الباسط صاحب سیکرٹری کمیٹی ایک میٹنگ بھی بلانے کے لئے تیار نہیں ہیں چونکہ یہ راولپنڈی ائر پورٹ سوسائٹی کا کیس چھ مہینے سے چل رہا ہے۔ ہر دفعہ وہاں سے ان کو کوئی فون کر دیتا ہے کہ یہ میٹنگ نہیں بلانی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اجلاس چل رہا ہے۔ جس طرح آپ اجلاس چلا رہے ہیں یہ تو قیامت تک چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! مجھے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ اجازت نہیں دے رہے۔ کیا آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو آپریٹو کی میٹنگ کرنے کی اجازت نہیں دے رہے؟

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے رولز کے مطابق چلنے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ یہ میٹنگ کیوں نہیں رکھی جا رہی اور مجھے بتایا جائے کہ انہیں کون چلا رہا ہے؟

جناب سپیکر: ان کی بات کا نوٹس لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب آپ مہربانی کریں اور پوائنٹ آف آرڈر نہ لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کو آپریٹو کی میٹنگ رکھنے کے لئے چار بار کہہ چکا ہوں۔

سوالات

(محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوآپریٹو کی میٹنگ کا ٹائم نہیں ہے۔ جب آپ کا ٹائم آئے گا تو بولنا لیکن اب نہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے

۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری گزارش سنی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ میاں صاحب! آج آپ نے انہیں کیا سکھایا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر ایوان میں بات نہیں کریں گے تو پھر کدھر کریں گے؟

جناب سپیکر: وقفہ سوالات چل رہا ہے لیکن آپ بار بار interrupt کر رہے ہیں This is not good at all محترمہ شُنیلا رُوت کا سوال ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔ میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد تو کورم point out ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کچھ نہیں ہو گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر: سوال نمبر 9165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*9165: محترمہ شُنیلارُوت: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کتنے واقعات کس کس جگہ ہوئے اوران سے کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تفصیل سے آگاہ کیاجائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانامحمد افضل):

(الف) سال16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کل 45واقعات رونما ہوئے اور ان میں 93افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں بالترتیب لاہور شہر میں6 قصور1، گوجرانوالہ4 ، سیالکوٹ1 ،نارووال1 ، راولپنڈی5 ، اٹک1 ، جہلم1 ، چکوال1 ، سرگودھا4، خوشاب1، میانوالی1 ، فیصل آباد6 ، جھنگ1 ، چنیوٹ1 ، ملتان1 ، ساہیوال3 ، پاکپتن2 ، ڈیرہ غازی خان2، مظفر گڑھ 1 اور رحیم یار خان میں 1، سلنڈر پھٹنے کے واقعات ہوئے۔ اسی طرح ان اضلاع میں بالترتیب جن میں لاہور شہر میں15، قصور1، گوجرانوالہ 3، سیالکوٹ2،نارووال2،راولپنڈی1،اٹک2، سرگودھا3،میانوالی4،فیصل آباد13،چنیوٹ1، ملتان5، ساہیوال16، پاکپتن17، مظفر گڑھ 1 اور ڈیرہ غازی خان7 افراد ہلاک ہوئے۔

(ب) صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے جس کے نتیجے میں کئی افراد کے خلاف انسدادی کارروائی عمل میں لائی گئی، جس کے باعث سال2017 میں ان واقعات میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے۔۔۔

MR SPEAKER: Order Please, Order in the House. Order in the House.

جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!میں جز(الف)میں پوچھناچاہوں گی کہ۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!ذرا مجھے یہ بتادیجئے کہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں اور متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں؟متعلقہ سیکرٹری صاحب کانام بتادیں۔

جناب سپیکر:جی،بیٹھے ہیں۔

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!متعلقہ سیکرٹری صاحب کانام بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ(رانا محمد افضل):جناب سپیکر!ڈاکٹر شعیب صاحب سپیشل سیکرٹری ہوم بیٹھے ہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!سپیشل سیکرٹری ہوم ڈاکٹر شعیب صاحب موجود ہیں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔وہ جوبات کرتے ہیں انہیں پوچھنے دیں۔

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!سپیشل سیکرٹری نہیں ہوتا ہوم سیکرٹری ہوتا ہے۔آپ میرا سوال pending کردیں۔جب تک ہوم سیکرٹری نہیں آئیں گے میں یہ سوال نہیں کروں گی۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!اب وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کاعہدہ بن چکا ہے اور ڈاکٹر شعیب صاحب سیکرٹری ہیں جو یہاں گیلری میں تشریف فرما ہیں۔انہیں پتا ہونا چاہئے کہ وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہیں۔

جناب سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب بات کررہے ہیں۔جی،آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ(رانا محمد افضل):جناب سپیکر!سپیشل سیکرٹری صاحب موجود ہیں، ایڈیشنل سیکرٹری صاحب موجود ہیں اور میں بھی یہاں موجود ہوں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!قومی اسمبلی کے سپیکر نے واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر:میں ایسے نہیں کرتا۔میں واک آؤٹ نہیں کرتا۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قومی اسمبلی کے سپیکر نے اس لئے واک آؤٹ کیا ہے کہ وہاں پر فیڈرل منسٹر، فیڈرل سیکرٹری یعنی کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ انہوں نے وہاں پر بار بار کہا جب کوئی نہیں آیا تو انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں سپیشل سیکرٹری موجود ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے بار بار کہا ہے ۔ اگر یہاں پر ہوم سیکرٹری موجود ہیں تو ٹھیک ہے اگر موجود نہیں ہیں تو پھر SOPs بتادیں چونکہ سپیشل سیکرٹری کی حاضری mandatory نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اب وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہیں اور سپیشل سیکرٹری ہوم ہی ہوم سیکرٹری ہیں۔ ان سے پوچھ لیں کہ یہی ہوم سیکرٹری ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہوم سیکرٹری ایوان میں نہیں ہیں لہٰذا آپ ان سے متعلقہ سوالات pending کر دیں۔ منسٹر صاحب جھوٹ نہ بولیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری ہی ہوم سیکرٹری ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! کیا کہہ رہے ہیں? So what

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان میں جھوٹ بولنا بُری بات ہے ۔ یہ کیا جواب دیں گے بیوروکریسی تو ان کی سنتی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ اپنا سوال لینا چاہتی ہیں یا نہیں؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہوم سیکرٹری نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: شُنیلا رُوت صاحبہ! میری بات سُنیں۔ آپ کے سوال کا جواب تو پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے اور وہ جواب دینے کے لئے موجود ہیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!اس وقت گیلری میں ہوم سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے تھا۔یہ آپ کی اپنی رولنگ ہے کہ جس محکمہ کے سوالات ہوں اس سے متعلقہ سیکرٹری کو آفیشل گیلری میں موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلارُوت!اس وقت ایوان میں پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ تشریف فرما ہیں اور آفیشل گیلری میں سپیشل سیکرٹری(داخلہ) بھی موجود ہیں اور میں نے ان کو اجازت دی ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!کل سپیکر قومی اسمبلی نے منسٹر،پارلیمانی سیکرٹری اور متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کے نہ آنے پر walkout کیا ہے تو آپ بھی walkout کریں۔

جناب سپیکر: میں کیوں walkout کروں؟

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!اس لئے کہ حکومت آپ کی ruling کی پاسداری نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: اس وقت گیلری میں جو سپیشل سیکرٹری(داخلہ) موجود ہیں ان کے پاس ہوم سیکرٹری کا charge ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!اگر ان کے پاس ہوم سیکرٹری کا charge ہے تو اس کا نوٹیفکیشن دکھادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلارُوت!کیا آپ اپنا سوال take up نہیں کرنا چاہ رہیں؟

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!چونکہ ہوم سیکرٹری گیلری میں موجود نہیں ہیں تو آپ میرے سوال کو pending فرمادیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!ان سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے ایوان کی کارروائی چلنے دینی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس وقت گیلری میں ہوم سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو آپ میرے سوال کو pending کر دیں کیونکہ میں ان کی موجودگی میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جنہوں نے جواب دینا ہے وہ پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس وقت جو سپیشل سیکرٹری ہوم گیلری میں موجود ہیں انہی کے پاس ہوم سیکرٹری کا چارج ہے۔ محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری اور سیکرٹری پراسیکیوشن بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: میں اجازت دے رہا ہوں۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا جواب لیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ شُنیلا رُوت کے سوال نمبر 9165 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9608 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں ڈولفن پولیس کے اہلکاروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9608: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں ڈولفن پولیس کے اہلکاران کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے بہاولپور ڈویژن کے کتنے اہلکار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):

(الف) ضلع بہاولپور میں ڈولفن پولیس اہلکاران کی تعداد 91 ہے۔

SI	ASI	Constable
04	04	83

(ب) بہاولپور ڈولفن پولیس کے 90 اہلکاران کا ڈومیسائل بہاولپور کا ہے جبکہ ایک سب انسپکٹر کا ڈومیسائل بہاولنگر کا ہے جسے بہاولنگر میں سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضلع بہاولپور الاٹ ہوا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) کا جو جواب دیا گیا ہے وہ جزوی طور پر تو درست ہو سکتا ہے لیکن پورا جواب درست نہیں ہے۔ بہاولپور ڈولفن پولیس کے 90 اہلکاروں کا تعلق ضلع بہاولپور سے ہے جبکہ ایک سب انسپکٹر بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھتا ہے۔ کیا ضلع بہاولپور سے کوئی آدمی نہیں ملا کہ انہوں نے بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھنے والے آدمی کو بھرتی کیا ہے، بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھنے والے آدمی کو یہاں کیوں تعینات کیا گیا ہے اور اسے یہ خصوصی رعایت کیوں دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: میاں محمد رفیق صاحب! آپ جواب کو غور سے پڑھ لیں۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "ایک سب انسپکٹر کا ڈومیسائل بہاولنگر کا ہے جسے بہاولنگر میں سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضلع بہاولپور الاٹ ہوا ہے"۔

میاں محمد رفیق: کیا بہاولپور میں اہل لوگوں کا کال پڑ گیا تھا کہ بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھنے والے کو یہاں پر تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! کال کی بات نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ خصوصی رعایت دیتے ہوئے باہر والے بندے کو وہاں پر کیوں تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! باہر کا بندہ کیا ہے؟ سارے پاکستانی اور پنجاب کے لوگ ہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔ ایک بندہ مطلوبہ qualification کے مطابق qualify کر کے آیا ہے۔ اگر اس ضلع میں سیٹ نہیں تھی تو اسے دوسرے ضلع میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس میں آپ ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! ضلع بہاولنگر میں سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس سب انسپکٹر کو ضلع بہاولپور الاٹ ہوا ہے۔ یہ آدمی باقاعدہ qualify کر کے آیا ہے، وہ پاکستانی ہے اور اس میں اعتراض والی کوئی بات نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا پاکستان صرف بہاولنگر اور بہاولپور تک ہی محدود ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کیسا سوال کر رہے ہیں اور میں ان سے کیا جواب لوں؟ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2465 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8598

جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8452: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں ڈسٹرکٹ پراسیکیوشن کا دفتر کب قائم ہوا اور اس کی عمارت کہاں واقع ہے؟

(ب) ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر ساہیوال متعلقہ ضلع میں کب سے تعینات ہے ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کی تعیناتی کا کیا معیار ہے ان کو کتنا عرصہ تک ایک ہی ضلع میں تعینات کیا جاتا ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال کے پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ میں تعیناتDDPPs ADPPsاور دیگر عملہ کی کتنی تعداد ہے اور کب سے یہاں تعینات ہیں ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) محکمہ پراسیکیوشن ضلع ساہیوال نے13-2012،14-2013،15-2016میں کتنے مقدمات کی پیروی کی اور عوام الناس کو اس میں کتنا ریلیف دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):

(الف) ضلع ساہیوال میں دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر باقاعدہ طور پر مارچ 2007میں قائم ہوا۔ دفتر ہذا کو سرکاری عمارت مستقل بنیادوں پر نہ ملی ہوئی ہے۔ البتہ ضلع کچہری سے ملحقہ تین کمرے جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے عارضی طور پر دفتری ضروریات پوری کرنے کے لئے دیئے ہوئے ہیں اور سعید پلازہ (نجی عمارت) میں دو کمرے کرایہ پر حاصل کر کے دفتری ضروریات کو پورا کیا جارہا ہے۔ تحصیل چیچہ وطنی میں کوئی سرکاری عمارت عارضی یا مستقل بنیادوں پر نہ ہے البتہ تحصیل چیچہ وطنی میں تحصیل کچہری سے ملحقہ نجی عمارت کرایہ پر لے کر تحصیل آفس کی دفتری ضروریات پوری کی جارہی ہیں۔

(ب) شاہد علیم سابقا ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ساہیوال کی بطور ایڈیشنل پراسیکیوٹر جنرل تعیناتی کے بعد مورخہ 17.02.2017سے خالی ہے اس وقت عارضی طور پر سینئر ترین ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی تعیناتی محکمہ میں موجود آفیسران گریڈ19میں سے مجاز اتھارٹی(وزیرِاعلیٰ)کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے۔ محکمہ پبلک پراسیکیوشن نےDPP ساہیوال کی تعیناتی کے لئے سمری وزیرِ اعلیٰ پنجاب کو ارسال کر دی ہے۔ ضلعی پراسیکیوٹر سکیل19کا آفیسر ہوتا ہے حکومتِ پنجاب رولز آف بزنس2011رول 23(4)اور شیڈول6کے تحت ضلعی پراسیکیوٹر کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) دفتر پراسیکیوشن ضلع ساہیوال میں تعینات ADPPs, DDPPs اور دیگر عملہ کی تعداد درجہ ذیل ہے DDPPs کی تعداد 9 ہے۔ ADPPs کی تعداد 22 ہے جبکہ دیگر عملہ کی تعداد 73 ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل اور تاریخ تعیناتی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ پراسیکیوشن ضلع ساہیوال میں سال 13-2012، 14-2013 اور 16-2015 میں جن مقدمات کی پیروی کی گئی اور عوام الناس کو جو ریلیف دیا گیا اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر 2007 میں قائم ہوا۔ دفتر ہذا کو سرکاری عمارت مستقل بنیادوں پر نہ ملی ہوئی ہے۔ تین کمرے کچہری میں اور دو کمرے سعید پلازہ میں ملے ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنا سٹاف ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ضلع ساہیوال کا سٹاف بتایا جائے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی ہاں! میں نے یہ سوال کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے اصل سوال میں سٹاف کی تعداد کا نہیں پوچھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ضلع ساہیوال میں ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کے پاس سرکاری عمارت نہیں ہے۔ مجھے جواب کے ساتھ سٹاف کی ایک فہرست مہیا کی گئی ہے۔ اس فہرست کے مطابق 31 افسران ہیں اور 73 دیگر عملہ کے افراد ہیں جبکہ ان کے پاس صرف پانچ کمرے ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 31افسران اور 73دیگر عملہ کے افراد کے لئے صرف پانچ کمرے ہیں تو وہ کہاں پر بیٹھتے ہیں اور کیسے کام کرتے ہیں؟ میں اپنی بات کو short کرتے ہوئے پوچھتا ہوں کہ کیا حکومت ان کے لئے کوئی facility دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! وہاں پر ضلع کچہری سے ملحقہ تین کمرے جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے عارضی طور پر دفتری ضروریات پوری کرنے کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ مزید دو کمروں کی ضرورت تھی تو سعید پلازہ کی نجی عمارت میں دو کمرے کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں۔ وہاں پر ایک پلاٹ کا کیس چل رہا تھا اب اس کا فیصلہ ہو گیا ہے اور میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ دو سال میں ان کا دفتر مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ 31افسران اور 73دیگر عملہ کے افراد کہاں بیٹھتے ہیں اور کیسے کام کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال سمجھ نہیں سکا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جناب احمد خان بلوچ صاحب میرے سینئر ہیں اور میں نے ان سے سارے پارلیمانی امور سیکھے ہیں۔ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ دو سال میں پبلک پراسیکیوٹر کا اپنا دفتر تعمیر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس دو سال کی مدت کو کم کر کے چھ مہینے کر دیا جائے۔ ان کو زمین مل گئی ہے اور meanwhile ان کے 31 افسران ہیں اور 73 ملازمین ہیں جو 104 لوگ بنتے ہیں تو اتنے افسران و ملازمین کے لئے پانچ کمرے کیسے پورے ہو سکتے ہیں؟ آپ مہربانی فرما کر محکمہ کو کوئی direction دے دیں کہ یہ فوری کوئی building لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن(جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! اگلے دو سال میں ان کو مکمل بلڈنگ ملے گی اور اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ period زیادہ ہے تو انشاء اللہ ہم اس سے بھی جلدی بلڈنگ تیار کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے یقین دہانی کرانے پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر یہاں سے transfer ہوئے ہیں لیکن ابھی تک نیا ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر تعینات نہیں کیا گیا یہ کب تک تعینات کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن(جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر ضلع ساہیوال 17-02-2017 کو transfer ہوا تھا تو اُس کے بعد وہاں کے سینئر ترین پراسیکیوٹر کی ڈیوٹی لگا دی گئی تھی اور میاں افضال کو 05-10-2017 سے مستقل ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر تعینات کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرے دونوں سوال نمبر 9236 اور 9398 محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہیں چونکہ سیکرٹری محکمہ داخلہ موجود نہیں ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ میرے دونوں سوالات کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شُنیلا رُوت کے دونوں سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم آج کے وقفہ سوالات میں pending کئے گئے سوالات کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9608 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 2465 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر8598جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور: پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پراسیکیوٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2465:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کتنے پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پراسیکیوٹرز ہیں ان کی تقرری کا معیار کیا ہے انہیں کیا مراعات اور سہولیات فراہم کی جارہی ہیں تقرری کون سی مجاز اتھارٹی کرتی ہے؟

(ب) کیا لاہور ضلع کے مقدمات کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد کافی ہے اور کیا حکومت ان کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(ج) گزشتہ ایک سال میں اس کی کارکردگی کے نتیجہ میں کتنے فیصد مقدمات میں حکومتی مؤقف کو کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

(د) حکومت نے کبھی اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ کتنے فیصد مقدمات کا سالانہ فیصلہ ان پراسیکیوٹرز کی وجہ سے حکومت کے حق میں ہوتا ہے۔کیا حکومت کے خلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں فیصلہ کے مندرجات کے مطابق اپنے کمزور دلائل کا جائزہ لینے کا اہتمام ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور اس وقت 65اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اور 31ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹر کام کر رہے ہیں اور ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ صوبائی سطح پر اسیکیوٹر جنرل تمام پراسیکیوٹرز کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کو گریڈ17 اور۔/5000 روپے ماہانہ الاؤنس دیا جاتا ہے جبکہ ڈپٹی پراسیکیوٹر گریڈ18 اور۔/7500 روپے اور ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر گریڈ19اور۔/10,000 روپے ماہانہ

الاؤنس وصول کرتے ہیں۔ پراسیکیوٹرز کی تعیناتی محکمہ پراسیکیوشن پنجاب سروس کمیشن کی سفارشات پر کرتا ہے۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کی تقرری کے لئے ضروری ہے کہ لاء گریجویٹ ہو اور کم از کم دو سالہ وکالت کا تجربہ رکھتا ہو۔ ڈپٹی پراسیکیوٹر کے لئے ضروری ہے کہ اس کا سات سالہ وکالت کا تجربہ ہو۔ یا پانچ سال بطور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کے طور پر ہو اور ڈسٹرکٹ پراسیکوٹر بننے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم بارہ سال بطور اسسٹنٹ اور ڈپٹی پراسیکیوٹر کام کیا ہو۔

(ب) لاہور میں زیرِ سماعت مقدمات کے لئے پراسیکوٹرز کی موجودہ تعداد کافی ہے۔ پراسیکیوٹرز کے احتساب کے لئے ایک الگ محکمہ انسپکشن قائم کیا گیا ہے۔ انسپکشن والے پراسیکیوٹر کے دفاتر اور کام کا معائنہ کرتے ہیں اور اس کی رپورٹ محکمہ پراسیکیوشن کو بھیجی جاتی ہے۔ جس پر محکمہ پراسیکیوشن خطا کاروں اور اپنے فرض سے پہلو تہی کرنے والے پراسیکیوٹر کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔

مزید برآں یہ کہ پراسیکیوٹر کے کام کو جانچنے کے لئے آن لائن نظام وضع کیا جارہا ہے اور پورے سسٹم کو automate کیا جارہا ہے۔

(ج) سال 2013 میں 6691 مقدمات کا میرٹ پر فیصلہ ہوا جن میں سے 6589 مقدمات میں ملزمان کو سزائیں ہوئیں اور 53 مقدمات میں ملزمان بری ہوئے اور کامیابی کی شرح 99 فیصد ہے اور 1603 مقدمات کے دفعات 512 اور 249 کے تحت فریقین میں راضی نامہ ہونے کی وجہ سے بری ہوئے جبکہ 28756 مقدمات کے فیصلے داخل دفتر ہوئے۔

(د) کسی بھی سیشن کورٹ / خصوصی عدالت / ڈرگ کورٹ مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے بعد متعلقہ پراسیکیوٹر فیصلہ کی مصدقہ نقل حاصل کرتا ہے۔ اس کا معائنہ کرنے کے بعد اپنی رائے کے ساتھ ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی کو بھیج دیتا ہے ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی فیصلے کا معائنہ کرتی ہے اور پراسیکیوٹر کی رائے کو دیکھتی ہے اور اگر فیصلہ کے خلاف اپیل کی جانی ضروری ہو تو معاملہ پراسیکیوٹر جنرل کو بھیج دیا جاتا ہے اور پراسیکیوٹر جنرل پنجاب اگر مناسب گردانتا ہے تو محکمہ پراسیکیوشن کو منظوری کے لئے بھیج دیتا ہے اور محکمہ کی منظوری کے بعد اپیل لاہور

ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ فیڈرل شریعت کورٹ میں دائر کر دی جاتی ہے اور اگر فیصلہ مجسٹریٹ نے کیا ہو تو متعلقہ پراسیکیوٹر اپنی رائے کے ساتھ معاملہ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر /ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی کو بھیج دیتا ہو اور اگر فیصلے کو چیلنج کیا جانا مناسب ہو تو ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اس فیصلہ کو سیشن کورٹ میں چیلنج کرتا ہے۔ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی کا سربراہ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ہوتا ہے۔

فیصل آباد میں تھانہ، چوکیاں اور ناجائز اسلحہ سے متعلقہ تفصیلات

*8598: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) یکم جنوری2016 سے آج تک ان میں ناجائز اسلحہ رکھنے کے کتنے مقدمہ جات کن کن افراد کے خلاف درج ہوئے ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور ان سے جو اسلحہ ملا اس کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتا جات اور تھانہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 41 تھانہ جات اور پانچ پولیس چوکیاں ہیں۔

(ب) یکم جنوری2016 سے لے کر آج تک ضلع فیصل آباد میں کل 4307 مقدمات اسلحہ ناجائز درج رجسٹر ہوئے نام، پتا ملزمان و تفصیل اسلحہ تھانہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری2016 سے لے کر آج تک 4307 مقدمات میں 4310 ملزمان گرفتار ہوئے اور کوئی ملزم مفرور نہ ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں کوئی ملزم مفرور نہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے حوالے سے سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمارے پاس یہی forum ہے اور آپ کی ہی Chair کے ذریعے public interest کے matters کے حوالے سے حکومت سے باور کروا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مراد راس کی سٹینڈنگ کمیٹی میں ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی، راولپنڈی کے حوالے سے میرا ایک matter pending ہے۔ وہاں پر معاملات یہ ہیں کہ وہ سوسائٹی 12 ہزار لوگوں کی ہے جن میں سے 700 سے زائد affectees ہیں وہاں پر ایک مخصوص پراپرٹی مافیا 300 سے زائد کنال اراضی کے اوپر قابض ہے۔ وہ issue یہاں سے سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہوا پچھلے 8/7 ماہ سے میری اور ڈاکٹر مراد راس، چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی کی بے انتہا کوششوں اور کاوشوں کے باوجود محکمہ کوآپریٹو کے ہاتھ کھڑے ہوئے نظر آئے، RPO/CPO راولپنڈی کے ہاتھ کھڑے ہوئے نظر آئے اور یہ سارے افسران سٹینڈنگ کمیٹی کے میٹنگ میں آکر برملا یہ کہتے رہے کہ یہ بہت strong مافیا ہے تو ہم جو بھی کارروائی کرتے ہیں اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہ رہا ہوں کہ پاکستان کا political culture مجھے یہ بتاتا ہے کہ جیل کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ مجھے فون کر کے یہ بات کہتے ہیں کہ آپ کی campaign election

میں کھانے بھی دیں گے، گاڑیاں بھی دیں گے تو پاکستان کا political culture تو مجھے یہ کہتا ہے کہ اس مافیا کے ساتھ میں بھی مل جاؤں لیکن وہاں پر جو affectees ہیں اُن بے چاروں کا کیا بنے گا۔ آج میں یہ بات ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ مجھے اور میرے بچوں کو indirectly threats کئے جا رہے ہیں آپ اس معاملے کی نزاکت کو سمجھئے کہ میں تو بالکل ایک عام سا شہری ہوں میرے ہاتھ تو ڈنڈا بھی نہیں ہوتا، اسلحہ تو بڑی دُور کی بات ہے۔ کل میرے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ اس معاملے پر بتائے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کیوں نہیں بلائی جا رہی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہاں پر لوگوں کو دن دہاڑے برہنہ کر کے مارا جاتا ہے، وہ لوگ پس رہے ہیں اور وہاں پر ان مافیا کے لوگ گنیں لے کر پھرتے رہتے ہیں۔ سابقہ وزیر داخلہ چودھری نثار احمد کا یہ حلقہ ہے اور وہاں پر law and order کے یہ حالات ہیں تو میں تو کھڑا ہی ہوں لیکن ان لوگوں کی دادرسی کرنے کا آپ کا بھی کوئی فرض بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کی دادرسی کریں گے، کیوں نہیں کریں گے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان نہایت محترم ہے اور پچھلے کوئی ڈیڑھ مہینے سے ایوان کے تمام معزز ممبران کو medicines نہیں مل رہیں تو اس حوالے سے آپ کوئی strict orders کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ابھی بات کی ہے تو آپ کا یہ مسئلہ آج ہی حل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سکھ کمیونٹی سے کچھ مہمان پنجاب اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہیں تو میں اُن کو welcome کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہم سب اُن کو welcome کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے بھائی میاں طارق محمود نے بات کر دی ہے۔ ہمارے بہت سارے سکھ مہمان خصوصاً کینیڈا اور انگلینڈ سے پنجاب اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں تو میں on behalf of government انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ سردار تاراسنگھ جی، PSGPC سردار گوپال سنگھ، سردار بشن سنگھ اور سردار گرنٹھی صاحبان کو ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ان مہمانوں کو کمیٹی روم نمبر 1 میں چائے پلائی جائے اگر مجھے ٹائم ملا تو میں بھی اُدھر آجاؤں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار سردار وقاص حسن مؤکل، جناب احمد شاہ کھگہ دونوں میں سے کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 123 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

چلڈرن ہسپتال کے اولڈ سرجیکل آئی سی یو میں وینٹی لیٹرز کی کمی

ڈاکٹر مراد راس: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 28۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق چلڈرن ہسپتال کے اولڈ سرجیکل آئی سی یو میں وینٹی لیٹر نایاب ہو گئے۔ ہسپتال انتظامیہ نے معاملہ حکام کے نوٹس میں لانے کی بجائے خاموشی

اختیار کرلی۔ چلڈرن ہسپتال جو کہ 1100 بیڈز کا ہسپتال ہے، عالمی ادارہ صحت کے مقررہ معیار کے مطابق اس ہسپتال میں کم از کم 110 وینٹی لیٹرز ہونے چاہئیں۔ اس کے برعکس ہسپتال میں صرف 80 وینٹی لیٹرز ہیں جن میں سے بیشتر خراب ہیں۔ ہسپتال کے اولڈ سرجیکل یونٹ میں دس وینٹی لیٹرز ہیں جو کہ تمام کے تمام خراب ہیں جس کے باعث وہاں موجود مریض بچوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ ماہ سے اجلاس چل رہا ہے میں تو تحاریک التوائے کار پڑھی جا رہا ہوں لیکن ابھی تک ایک کا بھی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی ہے۔ اس کا جواب آ جائے گا۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

خصوصی کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: اب میاں محمد اسلم اقبال سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! I lay the Report of the Special Committee No.9.

MR SPEAKER: The Report of the Special Committee No.9 has been laid.

Now, the mover may move the motion for consideration of the report.

رپورٹ
(جوزیر غور لائی گئی)
رپورٹ برائے سپیشل کمیٹی نمبر9

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That the Report of the Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Report of the Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Report of the Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ move کریں۔

اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر9 کی سفارشات سے اتفاق

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That the Assembly may agree with the recommendations of Special Committee No.9, as contained in the said Report."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Assembly may agree with the recommendations of Special Committee No.9, as contained in the said Report."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Assembly may agree with the recommendations of Special Committee No.9, as contained in the said Report."

(The motion was carried.)

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ بلوچستان سے سینیٹ کا چیئرمین منتخب ہوا ہے۔ ہم اس کو appreciate کرتے ہیں اور انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!یہ تاریخی فیصلہ ہے۔ ہم سب ان کو مبارکباد دیتے ہیں کہ سینیٹ کا چیئرمین ایک بلوچ منتخب ہوا ہے۔ یہاں سے ان کو unanimouslyمبارکباد دینی چاہئے تاکہ بلوچ بھائیوں کو احساس ہو کہ پنجاب کے لوگوں کے دل بھی ہمارے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ہم سب ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سینیٹ میں بلوچستان کا چیئرمین منتخب ہونے سے پاکستانی سیاست پر بالخصوص بلوچستان کے حوالے سے انتہائی دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔ اس سے بہتری آئے گی اور بلوچستان کے لوگوں کا احساس محرومی ختم ہو گا۔ انہیںsense of participationملے گی کہ قومی دھارے میں جو مرکزی عہدے ہیں ان میں سے ایک عہدہ بلوچ لوگوں کو ملا ہے۔ ہم اس کوappreciate کرتے ہیں اور انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order please. Order in the House. میاں محمد اسلم اقبال صاحب!اب آپ اپنی بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں آپ کا اور سارے ایوان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کے بچوں اور بچیوں کے لئے جو تقریباً پچھلے 20 سال سے اکیڈمی مافیا کا شکار تھے، آج اس معزز ایوان میں آپ کی Chair نے مہربانی فرماتے ہوئے اس استحصالی نظام کے خلاف جو take business up کیا ہے۔ میں اس پر تہہ دل سے آپ کا اور تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ہم سب کے بچوں کا مسئلہ ہے اور پاکستان کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کے توسط سے مزید ایک بات کہہ کر اپنی بات کو ختم کروں گا۔ میں آپ سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ اس معاملہ کو اب پنجاب حکومت نے وفاقی حکومت کے ساتھ up take کرنا ہے۔ اس کمیٹی کی recommendations کو حکومتی ممبران اور اپوزیشن کے ممبران نے مل کر متفقہ فیصلے کے ساتھ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے پاس کیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس کو وقت پر take up کیا جائے تاکہ بچوں کے لئے اس کی جو recommendations سال2018 کے لئے رکھی گئی ہیں ان پر عملدرآمد ہو سکے۔

جناب سپیکر: اسے note کیا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کو بھی credit جاتا ہے کہ آپ لوگوں نے بھی اس میں حصہ ڈالا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے اس پر کام کیا ہے لیکن کمیٹی کے اندر ایسی ایسی باتیں آئی تھیں جو ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ کمیٹی میں ایک کنٹرولر صاحبہ آئی تھیں اگر آپ صرف ان کی باتوں کو سن لیتے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے کہ کس طرح پنجاب کے بچوں اور بچیوں کا استحصال خاص طبقہ اور خاص اکیڈمی مافیا کر رہا تھا۔ ان کی جیبوں میں اربوں روپے جا رہے تھے اور کوئی ان بچوں کا پرسان حال نہیں تھا۔ آج آپ کی Chair کو یہ credit جاتا ہے، آپ نے مہربانی کی ہے اور تمام ایوان کو credit جاتا ہے جس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ امید کرتا ہوں کہ آپ آگے بھی مہربانی کرتے ہوئے یہاں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کی بات وفاقی لیول پر take up کریں گے تاکہ as early as possible سال2018 کے اندر اس استحصالی نظام سے چھٹکارا حاصل ہو تاکہ غریبوں کے بچے اکیڈمیوں سے بچ سکیں۔ ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور دور دراز علاقوں میں بیٹھا ہوا طالب علم جو ان اکیڈمیوں کی فیس نہیں دے سکتا جو پڑھنا چاہتا ہے، جو اپنے ماں باپ اور پاکستان کا نام روشن کرنا چاہتا ہے۔ آج آپ لوگوں نے یہ business take up کر کے ان کو حوصلہ دیا اور یہ بتایا ہے کہ پنجاب کی عوام جاگ رہی ہے۔ ہم انشاءاللہ غریب کے بچوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان میں سے جو انجینئر یا ڈاکٹر بن کر اس ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو ہم اور آپ ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ اس بزنس کو Federal level پر جتنی جلدی ہو سکے گا آپ take up کروائیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے question put کر دیا ہے لہٰذا اب مہربانی کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ضرور وقت دوں گا۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Anand Karaj Bill 2017. First reading starts. Mr Ramesh Singh Arora may move the motion for consideration of the Bill.

MR RAMESH SINGH ARORA: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human

Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once."

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!گورنمنٹ آف پنجاب اس بل کو oppose نہیں کرتی بلکہ اس کوwelcome کرتی ہے۔

MR SPEAKER: Thank you. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

محترمہ شُنیلا رُوت:جناب سپیکر!میں سردار صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ بعد میں مبارکباد پیش کر دیجئے گا۔

CLAUSES 3 to 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Ramesh Singh Arora!

MR RAMESH SINGH ARORA: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بل کے اس معزز ایوان سے پاس ہونے پر سردار رمیش سنگھ اروڑا کو جو کہ اس بل کے mover ہیں، سکھ کمیونٹی کے اکابرین اور معززین جو کہ اس ایوان کی گیلری میں موجود ہیں، ان کی وساطت سے پاکستانی سکھ کمیونٹی جو کہ پاکستان میں پاکستانی

شہری ہیں، یہاں پر آباد ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں تو میں ان سب کو اپنی، اس معزز ایوان کی اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے سکھ بھائیوں کا یہ دیرینہ مطالبہ اور خواہش تھی اور آج اس بل کی approval پر ہم اپوزیشن کے تمام ممبران سکھ کمیونٹی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔جی، وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں جناب رمیش سنگھ اروڑا کو آج اس بل کے پاس ہونے پر بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کا بے حد مشکور ہوں on behalf of myself as well as on behalf of the Department. اس گورنمنٹ نے سب سے پہلے جو Christian minorities کے نکاح نامے رجسٹرڈ نہیں ہوتے تھے وہ رجسٹرڈ کروائے اس کے متعلق اب کوئی اِکا دُکا شکایات آتی ہیں لیکن اس کے باوجود جب میں نے معزز وزیر قانون کو request کی تو پھر انہوں نے اس کے نادرا کے ساتھ attachment کے بھی orders جاری فرما دیئے جس پر کام ہو چکا ہے۔ Minorities کی شادیاں جو کہ رجسٹرڈ نہیں ہوتی تھیں اب نہ صرف ہر یونین کونسل کی سطح پر شادیاں بلکہ بچوں کی پیدائش اور فوتیدگی ہر چیز وہاں پر رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں ہندو کمیونٹی جو کہ اقلیت میں ہے ان کا ایک بل تھا جو کہ ہمارے ہندو بھائی اس اسمبلی میں لائے گورنمنٹ اور اپوزیشن نے اس بل کے لئے unanimous vote دیئے اور اس کو بھی پاس کروایا تو اس کے لئے بھی میں گورنمنٹ اور پھر وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! آج at last but not least جناب رمیش سنگھ اروڑا اور ان کے ساتھ ساتھ کینیڈا، انگلینڈ اور پوری دنیا سے سکھ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس طرح معزز وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ سکھ حضرات پاکستان یا جہاں کہیں بھی ہیں وہ پاکستان کے ساتھ اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ تینوں minoritiesکے بارے میں legislation ہوئی ہے اور یہ تمام creditمیاں محمد شہباز شریف، لاءڈیپارٹمنٹ اور وزیر قانون کو جاتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے تھوڑا سا وقت دیجئے گا کیونکہ آج ایک تاریخی موقع ہے۔ میں جتنے بھی یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اِک اونکا رست نام کرتا پُرکھ نِربھو نِرویر اکال مورت اجونی سے بھنگ گور پرشاد۔ پاک ہے وہ ذات جو بہت بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ سب سے پہلے تو میں آج پنجاب اسمبلی کے اس مقدس ایوان میں جو تاریخ رقم ہوئی ہے اس کے لئے آپ، لاءمنسٹر، راجہ اشفاق سرور، وزیر اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو، باقی ساری cabinet اپنے معزز ممبران اور اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ پاکستان اس دنیا کے خطے میں پہلا ملک ہے کہ جہاں پر آج باقاعدہ طور پر سکھ میرج رجسٹریشن پر legislationہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خداوند کریم کا بھی شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے سامنے سربسجود ہوں۔ میں اپنی والدہ محترمہ ماتا جی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی دعاؤں کے صدقے پہلے مرتبہ یہ ممکن ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1947 کے بعد سکھ کمیونٹی کی representation آئی اور اس کا credit بھی no doubt میری قیادت میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بل کے لئے رانا ثناءاللہ خان کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں وہ کم ہے کیونکہ جس دن میں اس بل کو لے کر آیا تو میں نے معزز وزیر قانون سے اس کو discuss کیا، بہرحال ان کی support میرے ساتھ رہی اور انہوں نے ہر موقع پر مجھے support کیا ہے۔ معزز وزیر قانون نے پہلے دن ہی یہ کہا تھا کہ یہ آپ کا دیرینہ مطالبہ ہے اور ہم اس کو support کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لاءڈیپارٹمنٹ، سیکرٹری لاء اور ڈائریکٹر لاء جو کہ پنجاب اسمبلی میں بیٹھتے ہیں ان کی پوری ٹیم کی support رہی۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون اور ان کی پوری ٹیم کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں۔ راجہ اشفاق سرور میرے محسن ہیں، انہوں نے ہمیشہ مجھے moral support دی اور اس بل میں

بھی مجھے جہاں جہاں راجہ صاحب کی ضرورت پڑی انہوں نے مجھے پورا support کیا جس پر میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح خلیل طاہر سندھو اور ان کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وہ اور ان کے محکمے نے پورے بل کو support کیا۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میری سٹینڈنگ کمیٹی میں ان کے ممبران تھے جنہوں نے support کیا۔ میں ایک بات ریکارڈ پر لانا چاہوں گا کہ یہ بل آج پاس ہوا ہے تو ایک تاریخ رقم ہوئی ہے کیونکہ پاکستان کے اندر اس وقت 25 لاکھ کے قریب سکھ کمیونٹی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ minority کے اندر بھی minority ہے لیکن جس طریقے سے پاکستان اور ہماری حکومت نے سکھوں کو carry کیا ہے اُس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ انڈیا جہاں پر اِس وقت ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ سکھ مقیم ہیں وہاں پر ابھی بھی بدقسمتی سے سکھوں کی شادی کی رجسٹریشن ہندو میرج ایکٹ کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں پر ابھی بھی سکھ کی جب definition ہوتی ہے تو سکھ کو کہا جاتا ہے کہ یہ ہندو کا part ہے اور سکھ کیسا داری ہندو ہے جو بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ وہاں پر ہمارے سکھ پارلیمنٹیرین چاہے وہ انڈیا کی پنجاب اسمبلی ہو چاہے دہلی کی قومی اسمبلی ہو، وہاں پر کھڑے ہو کر بے چارے ہر وقت اسی بات کا رونا رو رہے ہوتے ہیں کہ سکھ میرج بل پر موقع دیتے ہوئے قانون سازی کی جائے لیکن بدقسمتی سے کبھی اُن کی شنوائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں پاکستان کی حکومت اور اپنی لیڈر شپ کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب بھی سکھوں کے related کوئی چیز یا مسئلہ آیا ہے تو ہمیشہ اُس کو priority دیتے ہوئے اس کو consider کیا گیا ہے جس کی ایک مثال آج یہاں پر آئی ہے کہ یہ بل متفقہ طور پر پاس ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ پاکستانی قوم اور پاکستان کی چاہے کوئی بھی گورنمنٹ ہو وہ ہمیشہ اپنی اقلیتوں کو carry کرتی ہے اور اُن کا بھرپور تحفظ کرتی ہے۔ ہم دنیا بھر کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی سلطنت اقلیتوں سے ہمیشہ پیار کرتی ہے اور اُن کو ہمیشہ carry کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے آپ کو اقلیت کہتے ہیں حالانکہ پاکستان کے جتنے بھی شہری ہیں چاہے وہ ہندو ہیں، سکھ ہیں یا عیسائی ہیں اُن سب کے basic rights برابر ہیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرمارہے ہیں۔ چونکہ یہ لفظ آئین میں درج ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو کبھی بھی اقلیت نہیں سمجھا اور ہمیشہ ہمیں اکثریت سے زیادہ پیار ملا ہے خاص طور پر میں سمجھتا ہوں کہ سکھ کمیونٹی کو ہمیشہ سب سے زیادہ پیار دیا گیا ہے۔ میں آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ پاکستان اسی طرح دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ ہم سب مل کر پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے محترمہ شنیلا رُوت کو بات کر لینے دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! پہلے محترمہ بات کر لیں۔

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! Thank you. I would like to first welcome the most Honourable Members of the Sikh community who are here today.

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم نے جو اقدام کیا ہے اس کے لئے اپنے سکھ بھائیوں اور پوری پارلیمنٹ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ بل گورنمنٹ لے کر آتی جو نہیں لے کر آئی لیکن اس کے باوجود ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ پرائیویٹ ممبر کا بل تھا۔ اپوزیشن کی استدعا پر اور بار بار کہنے پر پنجاب میں پہلی دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور بنی اور یہ پہلا بل ہے جو سٹینڈنگ کمیٹی سے آیا ہے۔ یہ انسانی حقوق و اقلیتی امور کا پہلا بل تھا جس پر میں رمیش سنگھ اروڑا اور پوری کمیٹی کو مبارکباد دیتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، راجہ اشفاق سرور!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں مسلم لیگ اور حکومتِ پنجاب کی طرف سے رمیش سنگھ اروڑا اور پوری سکھ کمیونٹی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج اپوزیشن یا حکومتی بنچوں کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سہرا پاکستان کو جاتا ہے۔ آپ نے سینیٹ میں بھی دیکھا کہ وہاں untouchables کو representation ملی ہے۔ یہاں وہ تاریخ رقم ہوئی ہے جو انڈیا میں اتنی بڑی کمیونٹی ہونے کے باوجود نہیں ہوئی۔ پاکستان میں سکھ کمیونٹی کو جو respect اور recognition ملی ہے اس پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح معزز منسٹر نے ابھی بات کی اسی طرح میں رمیش سنگھ اروڑا صاحب کو اپوزیشن کی جانب سے۔۔۔

جناب سپیکر: رمیش سنگھ اروڑا جی کہنا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپوزیشن اور حکومت کی جانب سے اس بل کو پاس کرانے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جس طرح راجہ صاحب نے ابھی کہا کہ بلوچستان کی نمائندگی سینیٹ کے اندر آئی اور انہوں نے untouchables کی بات کی لیکن کچھ دیر پہلے جو رویہ تھا جب معزز اپوزیشن لیڈر نے بلوچستان میں سینیٹ۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ سب اکٹھے ہیں۔ اس میں کیا بُرائی ہے؟ (شور وغل)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سینیٹ کے چیئرمین صادق سنجرانی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب اپوزیشن لیڈر نے بات کی تب یہاں بدتمیزی کی گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب بڑا صوبہ ہے اور بڑا ہونے کی حیثیت سے چھوٹے صوبے کا خیال رکھنا چاہئے۔ مجھے اس پر انتہائی افسوس اور دکھ ہوا ہے اس لئے میں واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ فائزہ احمد ملک ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

1. Laying of Reports
2. Consideration and passage of the Bill

ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: The Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA, Faisalabad, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the audit year 2015-16. Minister for Law may lay the Reports!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA, Faisalabad, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA, Faisalabad, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report upto 31st May 2018.

واسالاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Special Audit Report on Water & Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2014-15. Minister for Law may lay the Report!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Water & Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2014-15.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Water & Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2014-15 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No.1 for examination and report up to 31st May 2018.

راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیراتی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: The Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16. Minister for Law may lay the Report!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 1 for examination and report up to 31st May 2018.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018

MR SPEAKER: Now we take up the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، انہوں نے oppose کیا ہے۔ آپ بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس بل کو در حقیقت میں oppose نہیں کر رہی ہوں بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ اقدام جو کیا گیا ہے یہ ہائیکورٹ کی direction پر کیا گیا ہے ہائیکورٹ نے کہا کہ جو لوگوں کی بہتری کے لئے ایک ایسا اقدام جو کیا جا رہا ہے اور ایک ترمیم لائی جا رہی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کو elicit کیا جائے، اس کی تشہیر کی جائے کیونکہ جب بھی ہم کسی قانون میں کوئی اچھی ترمیم لے کر آتے ہیں تو لوگوں کو اس کی awareness دینی بہت ضروری ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کو پتا نہیں چلے گا کہ پہلے یہ کلاز تھی پھر اس کو ختم کر دیا گیا اور اب اس کو پھر دوبارہ لے کر آ رہے ہیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس کو لوگوں تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔ آپ مجھے یہ کہیں گے کہ ہم نے website پر ڈال دیا، ہم نے اس بارے میں لوگوں کو بتا دیا لیکن ہمارے میں کتنے لوگ ہیں جو website پڑھتے ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ اس کو عام لوگوں تک جانا چاہئے کیونکہ۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!میں یہ کہہ رہی تھی کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ جو ترمیم دی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کوelicit کیا جائے اور لوگوں کو اس کا بتایا جائے۔جب بھی ہم کوئی قانون بناتے ہیں اور جو لوگوں کی بہتری کے لئے ہوتا ہے اس میں بہت ضروری ہوتا ہے کہ لوگ اس سے aware ہوں کیونکہ پہلے یہ قانون تھا پھر اس کو ختم کر دیا گیا اور اب ہائیکورٹ کیdirection پر اس میں دوبارہ سے ترمیم لائی جارہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ اچھی ترمیم ہے لیکن اس کی تشہیر ہونی چاہئے،لوگوں کو awareness دینے کے لئے بہت ضروری تھا۔میرا اس میں دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ نے اس میں 90 days for the revision of the application دیئے ہیں اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اس کو delaying tactics کے طور پر استعمال کرے اور جب89 days or 88 days رہ جائیں تو پھر وہ اپنیapplication کو فائل کرے۔

جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ اس کو دیکھنا بہت ضروری ہے اور پھر اسrevision application کوdispose of کرنے کی کوئی میعاد نہیں دی گئی۔یہ نہ ہو کہ پھر سالہا سال کیس چلتا رہے تو میری یہ درخواست اور recommendation ہو گی کہdelaying tactics سے بچنے کے لئے جو بھیrevision application آتی ہے اس کوdispose of کرنے کے لئےdeadline مقرر کی جائے تاکہ لوگوں کو واقعی ریلیف مل سکے کیونکہ یہ ریلیف دینے کے لئے ہی دوبارہ قانون میں یہ ترمیم لائی جارہی ہے تو اس ضمن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ایک تو اس کی تشہیر کی جائے،اس کے بارے میں لوگوں کو awareness دی جائے تاکہ لوگconfuse نہ ہوں۔اکثر لوگconfuse ہو جاتے ہیں اور پھر ان کو یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ قانون کیا ہے؟

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہdelaying tactics کو روکنے کے لئے اقدامات ہونے چاہئیں اورapplication کیdispose of مدت یاdeadline اس میں ضرور آنی چاہئے تاکہ لوگوں کو واقعی طور پر ریلیف مل سکے۔

جناب سپیکر:جی،آپ اس کوoppose تو نہیں کر رہیں؟

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!نہیں،میں یہrecommendation دے رہی ہوں جو کہ بہت ضروری ہے۔شکریہ

جناب سپیکر: چلیں!ٹھیک ہے،پوچھتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اس میں جو Limitation Act 1908 ہے اس کے سیکشن نمبر 115 کے تحت جو revision دائر ہوتی ہے اس revision کو ہم شیڈول ون میں شامل کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس پر جو delay ہے اس کو condone کیا جا سکے۔ یہ تو بڑی and minor positive amendment ہے اس کو further delay کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو گا جب سے یہ ترمیم move ہوئی ہے تب سے یہ پنجاب لاءڈیپارٹمنٹ کی website پر already موجود تھی تو اس میں کوئی further consideration والی بات نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر!Ayes زیادہ ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ایسے نہیں ہے۔میں نے repeat کیا ہی نہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر!آپ نے سوال کیا ہے اور انہوں نے Ayes کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے کیا ہے ناں!

The motion moved is:

> "That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Sialkot Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the University of Sialkot Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ اس وقت ایوان میں 89 ممبران موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ کی بات پر افسوس ہے۔ کورم پورا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! 89 ممبران ہیں۔

مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

The motion moved is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it. Since, no one wants to move it; the same is taken as withdrawn.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ معزز ممبر ہیں، جھوٹ نہ بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہم نے وہ ترمیم withdraw کر لی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے وہ ترمیم withdraw کر لی ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، ہم نے وہ ترمیم withdraw کر لی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 & 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 & 4 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 & 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSE 5

MR SPEAKER: There is an amendment is this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

> That after Clause 4 of the Bill, the following new Clause be added and subsequent Clauses be renumbered accordingly:
>
> "5 **Teaching in the University:** (1) A discipline to be called Islamic and Pakistan Studies shall be offered as a

compulsory subject at the bachelor's level in the university and the constituent colleges but the non-Muslim students may opt for Ethics and Pakistan Studies.

(2) A degree, diploma or certificate shall be granted to a student who fulfills the prescribed requirements for that degree, diploma or certificate.

(3) A continuous evaluation shall be built into the system of studies."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 4 of the Bill, the following new Clause be added and subsequent Clauses be renumbered accordingly:

"**5.Teaching in the University**: (1) A discipline to be called Islamic and Pakistan Studies shall be offered as a compulsory subject at the bachelor's level in the university and the constituent colleges but the non-Muslim students may opt for Ethics and Pakistan Studies.

(2) A degree, diploma or certificate shall be granted to a student who fulfills the prescribed requirements for that degree, diploma or certificate.

(3) A continuous evaluation shall be built into the system of studies."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم نے اس بل میں Clause 5 کی addition اس لئے کی ہے چونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اسلامک سٹڈی کو بھی اس میں include کرنا چاہئے کیونکہ مذہبی تعلیم اور اسلامک سٹڈی کا کوئی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ جیسے باقی سکولوں اور کالجوں میں اس کو compulsory کیا ہوا ہے اور غیر مسلم Ethics یا پاکستان سٹڈی پڑھتے ہیں میں ذاتی طور پر اس سے agree نہیں کرتی کہ انہیں Ethics اور پاکستان سٹڈی پڑھائی جائے بلکہ میرا اپنا ذاتی point of view یہ ہے کہ انہیں religious education دی جائے لیکن ابھی اس پر کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ کم از کم اس سٹڈی کے لئے ایک ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہئے اور ان کے لئے option کھلی ہونی چاہئے this should be open آپ نے یونیورسٹی کا بڑا اچھا انتظام کیا ہے ایجوکیشن بہت important ہے اور

> I am all there for education because education is key to development.

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام ہے، اسے بروئے کار لانے، اسے اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے اور ہمارے بچوں میں اخلاقیات جنم دینے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ ہم انہیں ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی دیں اور جو غیر مسلم بچے ہیں جو اسلامیات نہیں پڑھتے ان کے لئے کوئی اور خاطر خواہ انتظام ہونا چاہئے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ بنانے میں حکومت کو کیا اعتراض ہے لہٰذا میری تجویز ہے کہ اس کے لئے ایک independent department بنایا جایا۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے ترمیم کے ذریعے جس مقصد یا object کے حصول کی بات کی ہے that is already there پنجاب میں گریجویشن سطح کی تمام ڈگریوں

کے حصول کے لئے اسلامیات ہے اور مطالعہ پاکستان کی تعلیم پہلے سے ہی لازمی ہے تاہم غیر مسلم طلباء کو یہ اختیار ہے کہ وہ اسلامیات کی جگہ Ethics کے مضمون کا چناؤ کر سکتے ہیں already there. That is

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That after Clause 4 of the Bill, the following new Clause be added and subsequent Clauses be renumbered accordingly:

"**5.Teaching in the University**: (1) A discipline to be called Islamic and Pakistan Studies shall be offered as a compulsory subject at the bachelor's level in the university and the constituent colleges but the non-Muslim students may opt for Ethics and Pakistan Studies.

(2) A degree, diploma or certificate shall be granted to a student who fulfills the prescribed requirements for that degree, diploma or certificate.

(3) A continuous evaluation shall be built into the system of studies."

(The motion was lost.)

CLAUSES 5 to 30

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 5 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the University of Sialkot Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون ناروال یونیورسٹی2018

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Narowal Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the University of Narowal Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Narowal Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad

Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم اس ترمیم کو withdraw کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: The amendment has been withdrawn.

Now, the question is:

"That the University of Narowal Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 53

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there are no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the University of Narowal Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Narowal Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the University of Narowal Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اس کو کیسے oppose کیا ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں نے Rule-98 کے تحت General Principles of Bill کو oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ ایجوکیشن سیکٹر میں یہ بہت اچھی ڈویلپمنٹ ہے۔ ہم ہر روز یہ بات کرتے ہیں کہ ہمیں بہت سارے نئے institutions کی ضرورت ہے کیونکہ آبادی بڑھ رہی ہے۔ میں اس بل کو بہت positive sense میں oppose کر رہی ہوں اور میرا مقصد اس میں بہتری لانا ہے۔ خاص طور پر جب ہم ایجوکیشن کے حوالے سے قانون سازی کرتے ہیں تو میں اس میں اپنی رائے کو اس لئے شامل کرنا ضروری سمجھتی ہوں کیونکہ یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ ہمارے ہاں ایک روایت قائم ہوتی جا رہی ہے کہ ہم جب بھی کوئی نئی

یونیورسٹی یا ادارہ بنانے کا سوچتے ہیں تو وہ صرف لاہور میں قائم ہوتا ہے۔ ہم پورے پنجاب کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے؟ ہم چائنا کے تعاون سے ایک نئی تیانجن یونیورسٹی کا قیام عمل میں لانا چاہتے ہیں۔ پنجاب حکومت کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اپنے ایجوکیشن سیکٹر کو مزید develop کریں تو کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہم اس یونیورسٹی کو کسی backward area میں قائم کرتے جہاں پر تعلیم کی سہولتیں اتنی نہیں جتنی کہ لاہور کے اندر میسر ہیں۔ لاہور میں تو پہلے ہی بہت زیادہ تعلیمی ادارے قائم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بھی اس کے ساتھ attach کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ لاہور کی آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ دوسرے علاقوں کے لوگ یہاں پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور ان کے رش کی وجہ سے لاہور شہر میں ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ ہم سکولوں، کالجوں اور دفتروں میں بروقت نہیں پہنچ پاتے۔

جناب سپیکر! آپ مسکرا کر میری بات سُن رہے ہیں۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہم اس یونیورسٹی کو کسی ایسے علاقے میں قائم کریں کہ جہاں پر پہلے ایسی سہولت میسر نہیں۔ کیا ہم اس یونیورسٹی کو سی پیک کے نزدیک نہیں بنا سکتے تھے اور کیا لاہور کے اندر ہی ہر کام کو کرنا ضروری ہے؟ تمام overhead bridges یہاں پر بن رہے ہیں، میٹرو یہاں پر بنی ہے اور اورنج ٹرین بھی یہاں پر بن رہی ہے۔ کیا ہمارے باقی علاقوں اور اضلاع کی needs نہیں ہیں، کیا وہاں کے بچوں کو تعلیم کی بہتر سہولتیں نہیں ملنی چاہئیں؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہم اپنے ignored area کو مدنظر رکھیں اور جن علاقوں میں تعلیم کی سہولتیں میسر نہیں وہاں پر نئے تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں۔ لاہور میں تو پہلے ہی بے تحاشا technology اور دوسرے تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں اور دوسرے علاقوں کے لوگ یہاں پر تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں جن کی وجہ سے یہاں پر رش لگا ہوا ہے لہٰذا ہمیں ان ساری چیزیں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں کسی بھی اچھے کام کی مخالفت نہیں کرتی بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ ہر اچھے کام میں ہمیں بھی حکومت کا ساتھ دینا ہے۔ ہمارے کہنے پر اگر کوئی اچھی چیز سامنے آتی ہے تو اسے بھی شامل

کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ہم اس یونیورسٹی کو کسی ایسی جگہ پر بنائیں کہ جہاں پر بچوں کے لئے یہ سہولت میسر نہیں ہے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پہلے تو قائد حزب اختلاف اور خاص طور پر حزب اختلاف کے ان ممبران کو appreciate کرتا ہوں جو کہ اس legislation process میں موجود ہیں۔ میں ان کی موجودگی کو appreciate کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ اس tenure کی legislation کا آج آخری دن ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک آدھ Bill بعد میں بھی up take ہو جائے ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ اس tenure کی legislation کا یہ آخری دن ہو گا۔ آج کے لئے ایک heavy ایجنڈا ترتیب دیا گیا ہے جس میں legislation شامل ہے اور اس میں تین یونیورسٹیوں کے Bills بھی ہیں۔ جہاں تک اس یونیورسٹی کا تعلق ہے تو میں محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ ایک بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے دوست ملک چائنا کی مدد سے جیسا کہ اُس یونیورسٹی کے نام سے ظاہر ہے ہم اس یونیورسٹی کو بنانے جا رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں یہ practice ہے کہ جب آپ اس قسم کی کسی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لاتے ہیں تو سب سے بڑا faculty problem ہوتا ہے۔ ایسی یونیورسٹیز کے لئے جتنا سینئر اور تجربہ کار سٹاف درکار ہوتا ہے تو ایسا سٹاف کسی اور جگہ جانے کو تیار نہیں ہوتا یا وہاں پر ایسے سٹاف کی availability مشکل ہوتی ہے۔ ابھی تک ہمیں یہی problems ہیں کہ teaching medical colleges کے سٹاف کی ابھی تک مشکل پیش آ رہی ہے اور لوگوں کو وہاں پر by hook and crook بھیجنا پڑتا ہے کیونکہ کوئی جانے کو تیار نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! اس کا otherwise impact ہے کہ یہ درست ہے کہ کسی بھی شہر میں جب یہ چیزیں زیادہ بنیں گی یا وہاں سے شروعات ہوں گی تو فوری طور پر وہاں پر زیادہ لوگوں کا آنا، تو یہی تو وجہ ہے کہ لوگوں نے دنیا بھر میں ان مسائل کے حل کے لئے بڑے شہروں میں ایسی سہولیات دی ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا بڑا شہر نہیں ہے جہاں پر میٹرو بس نہیں ہے، جہاں پر میٹرو ٹرین نہیں ہے تو اسی لئے ہم لاہور میں میٹرو بس لا رہے ہیں، میٹرو ٹرین لا رہے ہیں جب کہ میٹرو ٹرین لانے کے لئے ہمیں کس قسم کی دقت اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کہ 22 ماہ تک عدالت کا stay رہا، 5 ماہ تک اورنج ٹرین کے لئے فیصلہ محفوظ رہا۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق ملک کی ترقی سے ہے۔ اس یونیورسٹی کا قیام عمل میں آ جائے

تو اس کے بعد اس کے کیمپسز بن سکتے ہیں جیسے ہی سٹاف اور فیکلٹی کا مسئلہ حل ہو گا تو North South, and Central Punjab کے دوسرے شہروں میں بھی اس یونیورسٹی کے کیمپسز قائم کئے جا سکتے ہیں لیکن ان کی شروعات کے لئے یہ ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے باضابطہ طریقے سے تو کوئی ترمیم نہیں دی تھی جو آپ نے بات کی ہے مجھے اُسی طرح اس کو رکھنا پڑے گا۔

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it,

Now, motion moved and the question is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

(The motion was carried, unanimously.)

CLAUSES 3 to 54

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 54 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Hepatitis Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan , Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2018."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر نوشین حامد!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں اس بل کے حوالے سے یہی کہوں گی کہ:

بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

جناب سپیکر!2013 میں جب یہ tenure شروع ہوا تھا تو پہلے سال سے ہی ہم لوگوں نے یہ demand کرنی شروع کی تھی اور اب صورتحال یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کا ہر دسواں باشندہ ہیپاٹائٹس کا شکار ہے اور اس وقت پاکستان دنیا میں 2nd number پر آرہا ہے صرف Egypt ہم سے زیادہ ہے۔صوبہ

پنجاب میں بعض دیہات کے 80 فیصد لوگ اس مرض کا شکار ہیں تو بہر حال یہ بل بہت اچھا ہے مگر اس بل میں مجھے کچھ چیزوں کی کمی محسوس ہوئی ہے جس کی وجہ سے میں سمجھتی ہوں کہ اس کے اوپر تھوڑی سی اور consideration کر لی جائے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بل کے اندر ہیپاٹائٹس بی اور سی پر focus کیا گیا ہے جب کہ صوبہ پنجاب میں ہیپاٹائٹس اے اور ای کا very high incidence rate is تو اس بل کے اندر ہیپاٹائٹس کی ان دونوں قسموں کو بالکل بھی address نہیں کیا گیا۔ جہاں پر سیوریج کا گندا پانی اور پینے والے پانی کے پائپ آپس میں مل جاتے ہیں، and poor drainage poor sanitation اور fruits and vegetables کو جہاں گندے پانیوں سے سیراب کیا جاتا ہے اُن چیزیں کو جب لوگ استعمال کرتے ہیں تو ہیپاٹائٹس اے اور ای کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بل میں ہیپاٹائٹس کی ان دونوں قسموں کو address کرنے کے لئے کوئی شق موجود نہیں ہے۔ انہوں نے اس بل کی کلاز۔16 میں یہ بتایا ہے کہ جو بھی شخص کسی گورنمنٹ جاب کے لئے میڈیکل ٹیسٹ کرانے آئے گا تو ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ کے بعد اُس کو eligible قرار دیا جائے گا تو on record موجود ہے کہ ایسے میڈیکل سرٹیفکیٹس باہر کے ملکوں میں جانے کے حوالے سے بھی required ہوتے ہیں تو آج ہمارے لاہور شہر اور پنجاب کے مختلف شہروں میں labs جعلی سرٹیفکیٹس جاری کر رہی ہیں تو ان جعلی سرٹیفکیٹس کی روک تھام کے لئے کوئی شق موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اُس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کیا جائے تا کہ لوگ جعلی سرٹیفکیٹس بناتے ہوئے کچھ سوچیں۔ آرٹیکل۔27 میں attentional transmission والی جو چیز ہے کہ اگر کوئی شخص جانتے بوجھتے کسی کو یہ infection transfer کرتا ہے تو اُس کے اوپر 50 ہزار روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سزا رکھی گئی ہے تو یہ سزا بہت ناکافی ہے کیونکہ آپ کسی انسان کی زندگی سے کھیل رہے ہو تو یہ سزا بہت ہی کم ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ چند ایک recommendations اس بل میں ڈال دی جائیں تو اس میں مزید بہتری ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے اپنی ترمیم میں جو گفتگو کی ہے وہ بڑی relevant تھی اور اس بل کے حوالے سے واقعی دیر ہوئی ہے اور اب میں چاہوں گا کہ اس کو further مشتہر کرنے سے further delay ہو گی باقی محترمہ نے جن چیزوں کی نشاندہی کی ہے وہ بطور پرائیویٹ ممبران ترامیم کو لے کر آئیں تو ہم ان کو accept کریں گے اور اس بل کا حصہ بنائیں گے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Civil Courts (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2018.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 37

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 37 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے بلکہ ایک سو سے زائد ممبران ایوان میں موجود ہیں۔

مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017

(۔۔۔جاری)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Live Stock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Live Stock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, as recommended by the

Standing Committee on Live Stock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 53

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018."

None opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2018

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 20

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم مفادعامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد شیخ اعجاز احمد کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس پر پابندی کا مطالبہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ nights) کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء وطالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ nights) کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء وطالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس کو اس طرح سے respond کروں گا کہ اس قسم کی تقریبات کے انعقاد پر قطعی طور پر اس کی اجازت ہے اور نہ ہی سرکاری کالجوں یا سکولوں میں اس کی اجازت ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی سرگرمی کسی بھی سکول یا کالج میں ہوتی ہے تو وہ ایک جرم ہے جس کی نشاندہی کی جانی چاہئے اور اس پر ڈیپارٹمنٹ اور متعلقہ دوسری Law Enforcing Agencies اس کے خلاف action لیں گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے کچھ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شیخ اعجاز احمد نے جو قرارداد یہاں پیش کی ہے میں اس کی support کروں گا کیونکہ دکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ ہو رہا ہے۔ آج سے چند ماہ پہلے مجھے اتفاق ہوا، اس طرح کی تقریب میں مجھے انہوں نے بلایا اور کہا کہ آپ ضرور آئیں۔ میں دس منٹ سے زیادہ وہاں نہیں بیٹھ سکا۔ اتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ نوجوان بچے اور بچیوں کی طرف سے مخلوط محفل میں جس انداز سے سٹیج شو، ٹیبلو، ڈرامے اور جگت بازی ہو رہی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد بڑی ضروری ہے۔ اگر اس پر already پابندی ہے تو پھر دیکھا جائے کہ جن تعلیمی اداروں کے اندر یہ سب کچھ ہو رہا ہے اُس کو روکنے کے لئے یہ قرارداد بھی پاس کریں نیز تمام پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کو حکومت کی طرف سے باقاعدہ ایک مراسلہ جانا چاہئے کہ آئندہ اس طرح کا کوئی پروگرام وہاں منعقد نہ ہونے پائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک مراسلہ کی بات کا تعلق ہے تو لیڈر آف اپوزیشن کی بات بالکل درست ہے لہٰذا اس قسم کا مراسلہ بھی جاری کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ کسی ایسی محفل میں خود گئے ہیں تو حکم فرمائیں اور اس کی نشاندہی کریں تو اُن کے خلاف بھی قانونی کارروائی ابھی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ nights) کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء وطالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ

نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی،اگلی قرارداد سید عبدالعلیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی قرارداد ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔جی، محترمہ!اپنی قرارداد پیش کریں۔

تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس پر کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!جی، میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے محترمہ کو بات کر لینے دیں۔جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہوں گی کہ پچھلے دنوں ٹی وی، میڈیا اور اخبارات میں بے شمار ایسے واقعات آئے کہ بچوں پر تشدد کیا گیا ہے اور خاص طور پر ذہنی معذور طلباء کی بس میں اس طرح کا واقعہ رونما ہوا جو بہت ہی افسوسناک ہے۔ یہ بچے ہمارا future ہیں۔ یہ بھی ایک رواج پڑ گیا ہے جیسے مدرسوں، سکولوں اور خاص طور پر rural areas کے سکولوں کے استاد گاؤں کے ماحول میں مار پیٹ کر پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض دفعہ اُن سے ذاتی کام بھی کروانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ انکار پر ان بچوں کو مار پیٹ اور تشدد کا شکار کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ punishment corporal کے لئے اس ایوان میں بہت ضرورت ہے کہ قانون سازی کی جائے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ضمن میں عرض کرتا ہوں کہ حکومتِ پنجاب نے اس سلسلے میں پہلے ہی The Punjab Free and Compulsory Education Act 2014 پاس کیا ہوا ہے۔ اس ایکٹ کی شق نمبر 16 ذیلی 4 کے تحت سکول میں ہر قسم کی جسمانی سزا اور ہراساں کرنے پر پابندی لگ چکی ہے۔ دوسرے تعلیمی محکموں کی طرح محکمہ خصوصی تعلیم حکومتِ پنجاب کے تمام اداروں میں زیر تعلیم معذور بچوں کو ہر لحاظ سے تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور کسی بھی معذور بچے کی طرف سے تشدد کی شکایت موصول ہونے پر محکمہ فوری طور پر action لیتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے سپیشل یونیورسل نمبر 042-111222733 شکایت کے لئے مقرر کیا ہوا ہے جس پر کوئی بھی شخص اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ نے پنجاب بھر میں تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو مورخہ 3-1-2018 کو خصوصی طور پر ہدایات جاری کی ہیں جس کی کاپی بھی لف ہے۔ اس میں معذور بچوں کی سکیورٹی کے حوالے سے ہم اقدام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح محترمہ نے کہا کہ پچھلے دنوں چند واقعات ہوئے ہیں تو دو واقعات ہمارے سامنے آئے تھے جس میں بچوں پر ہمارے کنڈیکٹر اور ڈرائیوروں نے تشدد کیا تھا لیکن میں یہ بھی بتادوں کہ اس سلسلے میں ہم نے سخت ترین کارروائیاں کی ہیں۔ جب رات ٹی وی پر یہ خبر چلی تھی کہ بچوں پر تشدد کیا گیا ہے تو میں نے اپنی پوری ایڈمنسٹریشن اور مقامی پولیس کی سطح پر خود ان کے ساتھ جا کر

raid کئے ہیں، گرفتار کیا ہے، اُن کے خلاف پرچے درج کرائے ہیں اور انہیں suspend کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اپنے کنڈیکٹر اور ڈرائیوروں کی تربیت اور ٹریننگ کے لئے سائیکالوجسٹ سے کہا کہ ان کو تربیت دی جائے کہ خصوصی بچے جو معصوم ہیں ان کو کس طریقے سے deal کرنا ہے اور کس طریقے سے ان کے ساتھ برتاؤ کرنا ہے لہٰذا ہم نے اپنے تمام ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو مکمل ٹریننگ دی ہے۔ ہم نے سائیکالوجسٹ کے ذریعے ان کو بار بار مختلف شفٹوں کے تحت ٹریننگ دی ہے تاکہ اس قسم کا واقعہ پیش نہ آئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومتِ پنجاب کی ہدایات کی بنیاد پر ہمارے ادارے نے تمام بسوں میں کیمرے لگائے ہیں اور پولیس کے دو آدمی خصوصی سکیورٹی کے طور پر ان کے ساتھ attach کئے ہیں تاکہ کسی بچے کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم نے سخت ترین اقدام اٹھائے ہیں اور آپ کو علم ہونا چاہئے کہ اس کے بعد ایسی کوئی کارروائی ہمارے سامنے نہیں آئی۔ ہمارے کنڈیکٹروں اور ڈرائیوروں کا تعلیمی معیار بہت کم ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ایسے معاملات ہو جاتے ہیں کیونکہ خصوصاً ہمارے کچھ بچے شرارتی بھی ہیں لیکن ہمارا کام اُن کو اچھے طریقے سے deal کرنا اور اچھے طریقے سے سہولتیں مہیا کرنی ہیں اور ان بچوں کے لئے ہم نے ٹرانسپورٹ کا بھی بندوبست کیا ہے، ہم بچوں کو دیہاتوں سے شہروں میں بھی لے کر آتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ ان بچوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت دی جائے۔ میں شکر ادا کرتا ہوں کہ ہماری جتنی کوشش تھی وہ اللہ کی مہربانی سے ہمارے کام آرہی ہے اور اس سلسلے میں اگر کسی جگہ بھی کوتاہی ہو گی تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اس پر قابو پانے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جو قرارداد انہوں نے پیش کی ہے اس کا اب کیا کرنا چاہئے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں اور میری یہ درخواست ہے کہ جس legislation Free and Compulsory Act کا حوالہ دیا ہے تو آج اتنے سال گزرنے کے بعد بھی اس کے رولز notify نہیں ہوئے۔ رولز notify نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ابھی تک وہ legislation implementation کی طرف نہیں آئی اس لئے میری آپ کے توسط سے

منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ اس کے رولز کو جلد از جلد بلکہ اسی tenure میں notify کروادیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قرارداد بڑی harmless سی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ !منسٹر صاحب نے ساری بات کرلی اور بہتر یہ ہے کہ آپ اسے withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !منسٹر صاحب نے جس legislation کا حوالہ دیا ہے اس کے رولز notify نہیں ہوئے اور اس پر implementation نہیں ہو رہا اس لئے اگر آپ اس قرارداد کو منظور کر لیں تو یہ ایک اچھا gesture ہو گا کیونکہ بچے سب کے ہیں اور اس میں کوئی harm نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نہیں چاہتا کہ ایوان کی تقسیم ہو تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !میں اس پر political scoring نہیں کر رہی۔۔۔

جناب سپیکر: میں اسے پڑھ دیتا ہوں اور جو اس کی fate ہو گی وہ آپ جانیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر ! آگے بھی مختلف جگہوں پر اس کی legislation کی ضرورت پڑے گی۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔"

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر !میں نے ساری تفصیل بتائی ہے اور تا حال کوئی ایسا وقوعہ اس کے بعد نہیں ہوا لہٰذا ایسی کسی قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں بہت سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور مزید بھی اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ ! آپ اس کو withdraw کرتی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !میں صرف commitment مانگ رہی ہوں کہ Free and Compulsory Education Act کے رولز کو notify کرنے کی commitment دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ چلیں، تینوں قراردادیں pending کی جاتی ہیں۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 286 رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 287 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔ جی، محترمہ!

پھول نگر کے علاقے نتھے خالصہ، سردار پور اور لودھی ٹاؤن میں فیکٹری کے آلودہ پانی سے پینے کا پانی بھی آلودہ ہونے کا انکشاف

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پھول نگر کے علاقہ جات نتھے خالصہ، سردار پور اور لودھی ٹاؤن میں فیکٹری کا آلودہ پانی زمین میں سرایت کرنے سے پینے والا پانی بھی آلودہ ہو گیا ہے جس سے لوگوں کو موذی امراض لاحق ہو رہی ہیں اور ہزاروں ایکڑ پر پھیلی فصلیں برباد ہونے لگی ہیں۔ فیکٹری غیر قانونی اور قواعد وضوابط کے برعکس چل رہی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں خود ہی اس کا نوٹس لوں گا۔ Don't worry اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ لمحہ فکریہ ہے کہ فیکٹریاں اگر ہم بناتے ہیں تو ہمارا مقصد وہاں پر لوگوں کو facilitate کرنا ہوتا ہے اور ان کی جانوں سے کھیلنا نہیں ہوتا لیکن یہاں پر الٹ ہو رہا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات 15۔مارچ2018 کی صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات15۔مارچ2018

(یوم الخمیس،26۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34:شمارہ 27

1501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15۔مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور ریونیو)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 پیش کریں گے۔

1503

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات،15۔مارچ2018

(یوم الخمیس،26۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

سورة إبراهيم آيت 32

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا(32)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور مال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور مال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ محکمہ مال سے متعلق پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اچانک رات کو کہیں بیمار ہو گئیں اور ان کا میڈیکل آیا ہے۔ اس سے پہلے میاں عطا محمد خان مانیکا محکمہ مال کے وزیر ہیں اور بیمار ہیں لہٰذا ان کے سوالات کو pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! دوسری دفعہ ایسا ہو رہا ہے۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ اجلاس وقت پر ہوا کرے گا۔ میں 10:00 بجے سے ایوان میں بیٹھی ہوئی ہوں اور اب پتا چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ میں نے تو جواب نہیں دینا۔ جواب تو انہوں نے دینا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ جواب نہیں لے سکتے لیکن آپ نے ہی رولنگ دی تھی کہ کوئی آئے نہ آئے اجلاس شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، جواب تو محکمے نے دینا ہے۔ آپ کی مہربانی، ان کے سوالات کو pending کر لیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی اسی طرح ہوا ہے اس طرح تو معاملات نہیں چل سکتے کہ 10:00 بجے سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آئندہ ان کو ایسا موقع نہیں دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: پھر سوالات 12 بجے pending ہو جائیں۔ ان کو اچھا سسٹم بنانا چاہئے لیکن یہ تو بہت خرابی والی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو اور مجھے بھی پتا ہے کہ وہ نہیں آ سکے ہیں۔ جی، محکمہ مال کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کو کل تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے میری بات نہیں سنی؟

میاں طارق محمود: جی، میں نے سن لی ہے، ان سوالوں کو کل تک کے لئے pending کریں ناں، ان کو کل رکھیں، یہ ریونیو سے متعلقہ جو سوالات ہیں یہ بڑے اہم ہیں، یہ مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: کل کا پروگرام کچھ اور ہو گا۔ ان کو pending کر لیتے ہیں، یہ پھر آجائیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ جو روایات ہیں یہ نئی جنم لے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ نئی نہیں جنم لے رہیں۔ بیماری کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ روز بیمار ہوتے ہیں۔ ان سے explanation لیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ خود ہی اس کی explanation دے رہے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

معزز ممبران: نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو یہاں دیکھا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر وہ نہیں ہیں تو میں take up کر لیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری کا ہے کے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ مال اور تحفظ ماحول دونوں کے موجود ہیں؟

جناب سپیکر: پہلے تو دونوں موجود تھے لیکن اب کا مجھے نہیں پتا۔ ایک تو موجود تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہاں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ موجود ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں۔

جناب آصف محمود: ایک محکمے کے ہیں، دوسرے محکمے کے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کے سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ڈپٹی سیکرٹری آئے ہیں، سیکرٹری صاحب نیپا کورس پر گئے ہوئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں، مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ روز اسی طرح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، بڑی مہربانی۔ جی، آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے عرض کی ہے کہ سیکرٹری محکمہ جو ہیں وہ نیپا کورس پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ کورس پر گئے ہوئے ہیں تو ان کے ڈپٹی سیکرٹری موجود ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمیں بھی کسی کورس پر بھیج دیں ناں۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی ایسا کورس ہے نہیں، ورنہ میں بھیج دیتا۔ آپ کا کوئی کورس ایسا نہیں ہے جو میں بھیج دوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمارا بھی کوئی ایسا کورس رکھ لیں، ہم بھی کر لیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس Chair کی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! یہ آپ دیکھیں، وہ ٹریننگ پر گئے ہوئے ہیں، وہ نہیں ہیں، ان کی جگہ پر وہ آ چکے ہیں۔ یہ تو بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری مال موجود ہیں؟

جناب سپیکر: وہ نیپا کورس پر ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جی، مجھے سوال کا جواب لینے دیں۔ On his behalf question

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل بھی یہی تنازعہ تھا، بیوروکریسی انہیں لفٹ نہیں کرا رہی۔

جناب سپیکر: جی، میں نے جو رولنگ دی ہے، آپ بات سنیں، میری بات سنیں ناں، ان کے پاس چارج ہے، آپ ایسے نہ کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج آپ بھی واک آؤٹ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں واک آؤٹ نہیں کروں گا۔ میں کیوں واک آؤٹ کروں اور کس بات پر واک آؤٹ کروں؟

جناب آصف محمود: آپ واک آؤٹ کریں، اس ایوان کے تقدس کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ میں نہیں کروں گا، میں واک آؤٹ نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: سنیں، سنیں۔ اب ان کو بھی سنیں۔ ان کی بات سن لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ اجلاس adjourn کر دیں۔ آپ جمہوری روایات کے ساتھ کھڑے ہوں۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order please. Have your seats.

ان کا جواب سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جتنا لاء منسٹر کا حق ہے اتنا ہمارا بھی حق ہے۔ آپ کی اپنی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے جو رولنگ دی ہے، میں نے قانون کے مطابق دی ہے۔ دیکھیں! میری بات سنیں، ان کے پاس چارج ہے اور جس کے پاس چارج ہے وہ آگئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چارج تو آپ کسی کو بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ میرے معزز بھائی آپ کی رولنگ کے حوالے سے جو protest کر رہے ہیں تو اس میں جو بات سامنے آئی ہے کہ جو

سیکرٹری environment ہیں وہ نیپا کورس پر ہیں اور ان کی جگہ پر ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس چارج ہے اور وہ موجود ہیں، ان کو اگر اس بات کے اوپر اعتراض ہے تو آپ یہ جو دو تین سوالات ہیں ان کو pending فرمالیں اور اس بات کو inquire کر لیں، اگر یہ بات درست ہے کہ ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس چارج ہے اور وہ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اور جو سیکرٹری ہیں وہ کورس پر گئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ چارج ان کے پاس ہے۔ جن کے پاس چارج ہے وہ موجود ہیں۔جی، آپ سوال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوالوں کے جواب دینا ہی نہیں چاہتے۔

جناب سپیکر: نہیں، سوالوں کے جواب ضرور دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سارے سوال pending کر دیں۔بیوروکریسی heavy ہو گئی ہے۔بیوروکریسی ان کے قابو میں نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری ریونیو بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: سیکرٹری ریونیو کے سوالات تو pending کر دیئے ہیں۔ ان کے سوال تو پہلے تھے۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ میرے خیال میں اس کو کسی اور طریقے سے کر لیں تو بہتر ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کر لیں۔

رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کل 14۔مارچ 2018 کو رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعے میں پنجاب پولیس کے افسران اور جوانوں سمیت متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔

(اس میں کوئی 9 شہادتیں ہیں اور 30 کے قریب زخمی ہیں۔
شہادتوں میں 5 پولیس کے آفیسرز اور جوان ہیں، 4 سویلین ہیں اور
اسی طرح سے زخمیوں میں 18 پولیس کے جوان ہیں اور باقی سویلین ہیں)

یہ ایوان ان شہید افسران اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بے شمار زندگیوں کو بچا لیا اور قومی فریضے کی سرانجام دہی میں جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبردآزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جناب سپیکر! اس قرارداد کے پاس ہونے کے بعد میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرائی جائے کیونکہ جنازہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کل۔14۔مارچ2018 کو رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعے میں پنجاب پولیس کے افسران اور جوانوں سمیت متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔

یہ ایوان ان شہید افسران اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بے شمار زندگیوں کو بچا لیا اور قومی فریضے کی سرانجام دہی میں جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان،اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کل۔14۔مارچ2018 کو رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزُور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعے میں پنجاب پولیس کے افسران اور جوانوں سمیت متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔

یہ ایوان ان شہید افسران اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بے شمار زندگیوں کو بچا لیا اور قومی فریضے کی سرانجام دہی میں جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان،اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر سانحہ رائیونڈ لاہور میں شہید ہونے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب! آپ سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔On her behalf

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نمبر بولیں

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 8894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔144 کی فیکٹریوں میں کاربن پاؤڈر کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*8894: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور کی فیکٹریوں میں کاربن، کیمیکل اور تاریں جلا کر پورے علاقے کو آلودہ کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹریوں کے غیر قانونی فعل سے علاقہ کے مکین مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ فیکٹریوں کے خلاف کیا قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور انہیں شہری آبادی سے دور منتقل کرنے کا کب تک ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) شمالی لاہور کے حلقہ پی پی۔144 میں فیکٹریاں اور آبادیاں ساتھ ساتھ ہیں اور یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آئے ہیں۔ اس علاقہ کی فیکٹریوں میں لوہے کو گرم کرنے کے

لئے گیس بطور ایندھن استعمال ہوتی تھی لیکن گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ان فیکٹریوں نے ٹائر ،کاربن پاؤڈراور کوئلہ وغیرہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ فضائی آلودگی اور علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

(ب) یہ فیکٹریاں فضائی آلودگی کا موجب ہیں۔

(ج) ضلعی دفتر ماحولیات نے علاقے کا سروے کرتے ہوئے 101 فیکٹریوں کی رپورٹس مرتب کی ہیں جس کے نتیجہ میں 63 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں اور 38 کو نوٹسز جاری ہو چکے ہیں اور قانون کے مطابق مزید کارروائی بھی جاری ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ "ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا" اس سوال کے تینوں جز میں محکمہ تحفظ ماحول کا اعتراف ہے، confession ہے۔

جناب سپیکر: کون سے جز میں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے اعتراف کیا گیا ہے، مان لیا گیا ہے۔ پہلے جز میں ہے کہ گیس نہیں ملتی تھی اس لئے لوگوں نے کاربن اور ٹائر وغیرہ استعمال کرنا شروع کر دیئے یہ سوال کا درست جواب ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ فضائی آلودگی کا باعث ہے اور لوگوں میں دمہ اور سانس کی بیماریاں پھیل رہی ہیں اس لئے یہ بھی confession ہے اور جز (ب) میں بھی یہ confession کیا گیا ہے کہ یہ فیکٹریاں فضائی آلودگی کا موجب ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمے نے کمال کر دیا چونکہ پہلے کبھی ایسا confession نہیں آیا عذر لنگ ہوتا تھا اور یہ بھی عذر لنگ ہی ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ یہ پیاروں کا کنبہ جو ہر شرط سے آزاد ہے لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے ان کی وجہ سے فضائی اور زمینی آلودگی پھیلی ہوئی ہے۔ ان پر نہ تو فضائی آلودگی کے حوالے سے کوئی شرائط لاگو ہیں اور نہ ہی زمینی آلودگی کے حوالے سے کوئی شرائط لاگو ہیں۔ فیکٹریوں کے اجراء کے وقت ان پر پابندی ہوتی ہے کہ وہ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائیں گے لیکن کسی کے پاس بھی نہیں ہے اور سارا پانی نہروں اور نالوں کے ذریعے ہم تک پہنچتا ہے اور ہم زمینی آلودہ اور

زہریلا پانی پیتے ہیں۔ جواب میں فرمایا گیا ہے کہ 63 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول آرڈرEPO جاری ہو چکے ہیں اور 38 فیکٹریوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ مہربانی کر کے ہمیں دکھا دیں کہ کون سے نوٹس جاری ہوئے ہیں اور کون سا آرڈر جاری ہوا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ادھر یہ سارا عذر لنگ ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ان کو کھلی چھٹی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات کو سچ بھی مان رہے ہیں اور پھر آگے بات بھی کر رہے ہیں۔ اب میں ان سے کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ دروغ گوئی اور عذر لنگ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تحفظ ماحول آرڈر کے تحت 63 فیکٹریوں کو EPO جاری کئے گئے ہیں اور جو 38 فیکٹریوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں وہ دکھائیں تو ہم مان لیں گے کہ یہ کارروائی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول ایک regulatory body ہے اور اس کا کام ہے کہ ماحول بہتر بنانے کے لئے جو اقدامات ہونے چاہئیں انہیں regulate کرے۔ فیکٹریوں کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے ان کی regular inspection ہوتی رہتی ہے اور اگر کوئی فیکٹری۔۔۔

جناب سپیکر: خلاف ورزی کرتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اگر کوئی فیکٹری ماحول خراب کرنے کے حوالے سے خلاف ورزی کرتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے اور جس طرح محترم ممبر صاحب فرما رہے تھے میں انہیں وہ تفصیل بھی فراہم کر سکتا ہوں کہ کن کن فیکٹریوں کے خلاف یہ کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح کا دوسرا سوال بھی ہے اس کے جواب کے ساتھ سارے annexure لگے ہوئے ہیں اور وہ تفصیل ایوان میں موجود ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہمیں تفصیل تو اس وقت چاہئے۔ آپ نے کہا ہے تو یہ پچھلی تاریخوں میں بنوا کر لے آئیں گے کیونکہ جعلی کارروائیاں تو ہوتی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آگے سوال آرہا ہے اس میں ساری تفصیل موجود ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر تحفظ ماحول کا معاملہ درست چل رہا ہو تا تو یہ فضائی اور زمینی آلودگی کیوں ہوتی؟ یہ ثبوت ہے کہ ان کی کوئی کارکردگی نہیں ہے اور انوائرنمنٹ کا سارا محکمہ سفید ہاتھی ہے اور یہ قطعی طور پر خزانے پر بوجھ ہے۔ آپ دیکھیں کہ امریکہ کے اندر اگر کسی فیکٹری کی چمنی سے آلودگی نکلتی ہے تو فیکٹری کو بند کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کیا نوٹس بھیجے ہیں؟ یہ تو فرضی کارروائی ہے۔ یہاں پر فضائی آلودگی موجود ہے اور زیر زمین پانی میں بھی آلودگی موجود ہے جن کی وجہ سے سانس، ہیپاٹائٹس ،

بلڈ پریشر اور شوگر جیسی امراض فضائی اور زمینی آلودگی کی وجہ سے ہیں۔ ہم زہریں کھاتے ہیں، زہریں پیتے ہیں اور تمام بیماریاں اسی وجہ سے ہیں۔ ہم ادویات خریدنے کے زمرے میں روزانہ کتنا زرمبادلہ خرچ کر رہے ہیں اور کتنی محنت کرنا پڑتی ہے لیکن اس پر ہمارے محکمہ صحت اور تحفظ ماحول کی کوئی توجہ اور غور نہیں ہے بلکہ یہ محض کارروائی ہے۔ محکمہ تو اسی لئے بنایا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سفید ہاتھی کیا کر رہا ہے؟ اس نے 70 سال میں کیا کیا ہے؟ ہمیں بتا دیں کہ اس محکمہ نے 70 سال میں کیا کیا ہے؟ آپ ندی نالے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: 70 سال پہلے تو ایسی چیزیں تھی ہی نہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تب سے تھوڑی تھوڑی بڑھتی گئیں انہیں آزادی ملتی گئی پیسا یہاں سے کماتے ہیں اور بھیجتے باہر ہیں۔ جس کے پاس سرمایہ ہے اس کا سرمایہ باہر چلا جاتا ہے۔ یہ فیکٹریوں والے، صنعت کار سب یہی کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب میں ان سے کیا پوچھوں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آصف صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں ۔جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ جواب 15۔ مئی 2017 کو آیا تھا جواب کے جز(ج) کی آخری لائن میں لکھا ہوا ہے کہ قانون کے مطابق مزید کارروائی بھی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری latest situation بتا دیں کہ ان فیکٹریوں کے خلاف جو کارروائی ہوئی وہ کیا تھی؟ اور ابھی وہ کارروائی کس stage پر پڑی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جواب میں لکھ دیا ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کے خلاف EPOs جاری ہوتے ہیں۔ میں اسی کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ ہمارے محکمہ کا جو عملہ ان فیکٹریوں کو چیک کرتا ہے اگر کہیں پر کوئی ایسی بے قاعدگی پائی جاتی ہے تو وہ انہیں نوٹس جاری کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹس کے جواب میں اپنی بے قاعدگیاں دور نہیں کرتے تو پھر انہیں ایک EPO جاری کیا جاتا ہے۔ اگر وہ پھر بھی اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے تو پھر ان کے خلاف ٹربیونل میں کیسز بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ وہ فیکٹریاں seal بھی کی جاتی ہیں اور انہیں ہدایات دی جاتی ہیں کہ ماحول کو خراب کرنے والی چیزیں ختم کر کے ماحول بہتر کرنے والی چیزیں لگائی جائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا بلکہ انہوں نے تو مجھے ایک procedure بتایا ہے۔ انہوں نے مجھے جو procedure بتایا ہے اس کے مطابق میرے خیال میں پانچ چھ ماہ اسی میں گزر جاتے ہوں گے۔ ہمارے صوبے اور خصوصاً لاہور شہر کے اندر pollution بہت بڑھ گیا ہے۔ آج لاہور شہر دنیا میں air quality pollution کے حساب سے پانچویں نمبر پر ہے۔ لاکھوں لوگوں کی صحت اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری تفصیل بتا دیں کہ ٹربیونل کی آخری stage میں کتنی فیکٹریوں کے cases پہنچے ہیں اور کتنی فیکٹریوں کو seal کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ کو اس کی تفصیل چاہئے تو ہم آپ کو فراہم کر دیتے ہیں۔ کیا آپ کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اسی طرح کا ایک سوال آگے آرہا ہے اور اس کی تفصیل اس کے جواب میں موجود ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے تو مجھے ابھی بتادیں۔ انہوں نے اپنے جواب کے جز(ج) میں بتایا ہے کہ 38 فیکٹریوں کو notices جاری ہو چکے ہیں۔ مجھے بتادیں کہ انہوں نے کتنی فیکٹریاں seal کی ہیں، کتنی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور کتنی فیکٹریوں کے خلاف ٹربیونل میں cases چل رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کی ساری تفصیل منگوانی پڑے گی۔ معزز ممبر اگر کہتے ہیں تو میں انہیں یہ تفصیل ابھی منگوا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تفصیل تو آپ کے جواب میں موجود ہے۔ اسی حوالے سے جو اگلا سوال ہے اس میں یہ ساری تفصیل موجود ہے۔ آپ وہ تفصیل دیکھ کر ابھی جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ تفصیل ایوان کی میز پر موجود ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری آخری request سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں محکمہ نے باقاعدہ confess کیا ہے کہ اس طرح کے crimes یہاں پر commit ہو رہے ہیں۔ محکمہ خود لکھ رہا ہے کہ اس سے کافی سارے لوگ متاثر ہو رہے ہیں اور لوگوں کو بیماریاں لاحق ہو رہی ہیں۔ محکمہ خود admit کر رہا ہے لہٰذا مہربانی فرما کر اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ proper طریقے سے اس کو probe کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! اس کی تفصیل جواب میں موجود ہے تو پھر اسے کمیٹی کے سپرد کیوں کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل موجود ہے میں معزز ممبر کو یہ فراہم کر دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اگر آپ نے کوئی ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں specific ضمنی سوال کروں گا۔ بار بار معزز ممبران نے پارلیمانی سیکرٹری کو point out کیا ہے کہ آپ کے محکمہ نے confess کیا ہے کہ آلودگی کے باعث لوگوں کو بہت زیادہ پریشانی ہو رہی ہے۔[**********]

جناب سپیکر: ان کو سب سمجھ آ رہی ہے۔ کیا صرف آپ کو ہی سمجھ آتی ہے کسی اور کو سمجھ نہیں آتی؟ ایسے الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے اپنے جواب میں ابھی بتایا ہے کہ یہ ایک Regulatory Authority ہے۔ جب ان کا ادارہ ایک Regulatory Authority ہے اور محکمہ نے اس اتھارٹی کو کہہ دیا ہے کہ یہ جُرم ہو رہا ہے۔ جب ان فیکٹریوں کا visit کیا گیا تو وہاں پر تحفظ ماحول کے قانون کی خلاف ورزی پائی گئی اور اسی بناء پر ان کو EPO جاری ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود کسی کے خلاف کوئی action لیا گیا اور نہ ہی کوئی فیکٹری seal کی گئی ہے۔ یہ صرف پی پی۔144 کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ صوبہ پنجاب کے ہر شہر میں ٹائر جلائے جا رہے ہیں اور یہ محکمہ ان فیکٹریوں کو seal کیوں نہیں کرتا اور ان فیکٹریوں کو EPO جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جُرم establish ہو گیا ہے اور یہ فیکٹریاں ماحول خراب کر رہی ہیں تو یہ ان فیکٹریوں کو کب seal کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں بھی اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بھی ضمنی سوال پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! اس ایوان سے باقاعدہ ایک ruling پاس کی گئی تھی کہ پورے پنجاب کی فیکٹریوں کے اندر ٹائر نہیں جلائے جائیں گے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پورے پنجاب کے اندر اکثر فیکٹریوں میں پرانے ٹائر اور کپڑے جلائے جا رہے ہیں۔ ایک دن فیکٹری seal کی جاتی ہے اور اگلے دن وہ دوبارہ یہی کام شروع کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سُن لی گئی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ میں ٹوکنا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ آپ کو اس طرح بولنے کا اختیار نہیں ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ بھی اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں بھی اسی علاقے کی رہائشی ہوں۔ یہ واقعی بہت بڑا issue ہے۔ میں نے 2013 میں جو سب سے پہلے سوال کیا تھا وہ اسی حوالے سے تھا۔ آج پانچ سال گزرنے کے بعد بھی اس بارے میں کچھ نہیں ہوا۔ یہ بہت اہم issue ہے لہٰذا میں درخواست کرتی ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ فیکٹری مالکان بہت بااثر لوگ ہیں۔ وہ اپنا influence استعمال کر کے فیکٹری کو seal نہیں ہونے دیتے۔ ان فیکٹریوں کے مالکان کو بہت سے بااثر لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ یہ فیکٹریاں بالکل رہائشی علاقے کے اندر ہیں۔ اگر آپ اس علاقے کا visit کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں کی مٹی بھی کالی ہو چکی ہے۔ وہاں پر چائے کی پیالی بنا کر رکھیں تو پانچ منٹ کے بعد اس کے اُوپر کالک کی layer آ جاتی ہے۔ بچوں کے یونیفارم سکول جاتے جاتے کالے ہو جاتے ہیں۔ پانچ سال گزرنے کے باوجود آج تک اس حوالے سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی کیونکہ اس کے پیچھے بہت بااثر شخصیات ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ مہربانی کر کے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ پچھلے پانچ سالوں میں بارہا مرتبہ یہ سوال اس floor پر آ چکا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے پارلیمانی سیکرٹری سے جواب لیتے ہیں اور پھر اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جب بھی کوئی فیکٹری seal کی جاتی ہے تو اس کو ساتھ ہی بتایا جاتا ہے کہ آپ کی فیکٹری اس وجہ سے seal کی گئی ہے لہذا آپ اپنی فیکٹری میں Air Pollution Control کرنے کی devices لگائیں اور اپنا ایندھن بہتر کریں۔ جب اس فیکٹری میں Air Pollution Control کرنے کی devices لگادی جاتی ہیں اور وہ surety دیتے ہیں تو پھر یہ فیکٹری کھولی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دوماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔ جی، گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال نمبر 9557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور حلقہ پی پی-145 میں فیکٹریوں کے خلاف کارروائی اور بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9557: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-145 لاہور افشاں پارک، بٹیر فارم، احمد ٹاؤن روڈ اور مومن پورہ میں قائم فیکٹریوں اور کارخانوں میں سے اکثر دن کے اجالے اور رات کے اندھیرے میں ٹائر (کاربن) جلائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے علاقہ کے مکین دمہ جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں اور کارخانوں کو مستقل بند کرنے اور رہائشی علاقے سے شفٹ کروانے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) شمالی لاہور کے حلقہ پی پی-145 میں تقریباً134 سٹیل ملز / فیکٹریاں اور فونڈریز قائم ہیں۔ تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سٹیل ملوں / فیکٹریوں میں لوہا گرم کرنے کے لئے گیس بطور ایندھن استعمال کی جاتی ہے لیکن گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے کوئلہ کے ساتھ ساتھ کچھ فیکٹریاں غیر معیاری ایندھن مثال کے طور پر کاربن پاؤڈر، پلاسٹک بھی استعمال کرتی ہیں جو کہ علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی اور دھواں کا باعث ہیں۔

(ب) یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آئے جس کی وجہ سے ان علاقوں میں سٹیل ملیں / فیکٹریاں آبادی کے ساتھ ساتھ قائم ہیں۔ محکمہ ہذا نے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 94 فیکٹریوں اور ملوں کو ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی کرتے ہوئے تحفظ ماحول آرڈر (EPO) کئے ہیں جن کی تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کے کیسز ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

مزید یہ کہ محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر لاہور نے کارروائی کرتے ہوئے 98 سٹیل ملوں / فیکٹریوں کو جو کہ غیر معیاری ایندھن استعمال کرتے ہوئے پائی ہیں کوseal کیا ہے ۔ تفصیلAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کاربن پاؤڈر کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے محکمہ ہذا کی اس کارروائی کے نتیجے میں106 آلودگی پھیلانے والی سٹیل ملوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ تفصیلAnnex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وجہ سے غیر معیاری ایندھن کا استعمال کافی حد تک کم ہوا ہے۔ مزید یہ کہ دفتر ہذا ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی مسلسل بنیادوں پر جاری ہے۔ فیکٹریوں کو مستقل بند کرنا یا اس علاقہ سے شفٹ کرنا محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب کے مطابق شمالی لاہور کے حلقہ پی پی۔145 میں تقریباً134 سٹیل ملز / فیکٹریاں اور فونڈریز قائم ہیں جن میں سے 94 فیکٹریوں کے EPO cases کے تحت زیر سماعت ہیں۔ اسی طرح آگے جواب میں کہا گیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر لاہور نے کارروائی کرتے ہوئے 98 سٹیل ملوں / فیکٹریوں کو seal کیا ہے جو کہ غیر معیاری ایندھن استعمال کرتے ہوئے پائی گئی ہیں۔ محکمہ نے اپنے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ محکمہ ہذا کی اس کارروائی کے نتیجے میں 106 آلودگی پھیلانے والی سٹیل ملوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ یہ میرا حلقہ ہے۔ ابھی ڈاکٹر نوشین حامد نے جو کچھ کہا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں بلکہ وہاں پر اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات ہیں۔ وہاں پر اللہ کے گھر یعنی مسجدیں کالی ہو گئی ہیں، گھروں کی چھتیں کالی ہو گئی ہیں اور بچے شدید بیمار ہو رہے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اس سوال کو بھی مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9667 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9163 محترمہ راحیلہ انور کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9702 حاجی عمران ظفر کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9508 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9509 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہوئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تین سوالات کے جواب نہیں آئے تو میں آپ کی حمایت میں ایوان کے floor پر نیچے بیٹھتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب آصف محمود ممبران اسمبلی
کی نشستوں کے آگے آکر احتجاجاً نیچے بیٹھ گئے)

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں، مجھے اُٹھنا پڑے گا۔ آپ یہاں سے اُٹھ جائیں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں آپ اُٹھیں اور اپنی نشست پر بیٹھیں۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! آپ جناب آصف محمود کو اُٹھا کر اُن کو نشست پر بٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) نے جناب آصف محمود سے floor سے
اُٹھ کر اپنی نشست پر بیٹھنے کی request کی تو معزز ممبر اپنی نشست پر تشریف لے گئے)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح فضائی آلودگی بڑھتی جارہی ہے تو لاہور جیسے خوبصورت شہر کے اندر ہر سال smog کا issue سامنے آتا ہے جب یہ issue سامنے آتا ہے تو حکومت کی طرف سے اخبارات میں ایک بیان جاری ہو جاتا ہے کہ اس smog کے اوپر حکومتی سطح پر ایک پالیسی بن رہی ہے جس کے اوپر بہت جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا لیکن پچھلے تین سال سے یہ بیانات سُننے اور پڑھنے کے باوجود ابھی تک حکومت کی وہ پالیسی کیوں نہیں آئی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں تحفظ ماحول قائمہ کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوں تو مجھے محترمہ فائزہ احمد ملک کے پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے صرف دو باتیں کر لینے دیں۔ میری انفارمیشن کے مطابق ہمارے اس محکمے کے پاس air quality measure کرنے کے آلات ہی موجود نہیں ہیں اور population کے حوالے سے اس وقت لاہور شہر دنیا کے پانچویں نمبر پر ہے اس سے لاکھوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے لوگ اپنی جانیں گنوا چکے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کو کوئی خاص بجٹ بھی نہیں ملا۔ اس سال کے بجٹ میں 90 ملین روپے کی رقم صرف تنخواہوں اور پٹرول کی

مد میں ضائع ہو رہی ہے اور اس صوبے کے اندر لوگ اُسی طرح مرے جا رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ اب چونکہ اس حکومت کے آخری ایام ہیں تو اس حوالے سے کچھ کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری انفارمیشن کے مطابق یہ پالیسی Environment Council کی approval سے تین ماہ پہلے جاری ہو چکی ہے۔ میں نے متعلقہ لوگوں سے کہا ہے تو کل اس پالیسی کی کاپی ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔ معزز ممبر جب چاہیں اس پر discussion کر لیں اس پر جو تجاویز آئیں گی انہیں اس پالیسی میں شامل کر لیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

نئی حلقہ بندیوں کے حوالے سے متعلقہ ریکارڈ فراہم کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے دو دن پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر delimitation کے حوالے سے یہاں بات کی تھی۔ غالباً 3-اپریل تک اپیلیں دائر ہونی ہیں۔ میں ذاتی طور پر کوشش کر کے الیکشن کمشنر پنجاب کے پاس گیا کہ delimitation کے اوپر اعتراضات کے حوالے سے جملہ ریکارڈ ہم کہاں سے لیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ یہ نقشے لے سکتے ہیں تو ہم نے apply کر کے نقشے لئے جس پر کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم اُن نقشوں کے اوپر کیسے اعتراضات داخل کریں؟ اُس پر انہوں نے کہا کہ آپ کو Census سے یہ چیزیں مل جائیں گی۔ پنجاب کے Census incharge سے فون پر میری بات ہوئی انہوں نے کہا کہ کل آپ اپنے لوگ میرے پاس بھیج دیں جتنی ہو سکی میں آپ کی help کروں گا۔ وہاں پر ہمارے لوگ دو گھنٹے تک خوار ہوتے رہے اور انہوں نے انکار کر دیا کہ یہاں سے آپ کو کوئی ریکارڈ فراہم نہیں کیا جا سکتا تو یہ کیسے ادارے ہیں؟ آپ نے 3-اپریل تک ایک اعتراض کرنا ہے اور اُس کے لئے جو ریکارڈ چاہئے وہ ریکارڈ اگر نہیں ہے تو کسی کو الہام تو آتا کہ انہوں نے جو نقشے بنا کر فضا میں پھینک دیئے ہیں کہ اس کا یہ حلقہ بن گیا ہے، اس کا یہ حلقہ بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! قومی اسمبلی کے اندر بھی اس issue پر بات ہو رہی ہے لہٰذا آپ سے میری استدعا ہے کہ آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے دو تین معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دیں جو

اُن تمام لوگوں کو facilitate کرے کہ وہ اپنے اعتراضات کے حوالے سے اپیل دائر کر سکیں۔ الیکشن کمیشن یا Census مطلوبہ ریکارڈ نہیں دیتا تو ہم اس کے کیسے چیلنج کر سکتے ہیں؟اس کے اندر delimitations rules کو violate کیا گیا ہے تو اس پر کوئی اعتراض کرنا چاہتا ہے تو وہ کیا کرے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! 1974 Delimitation Act کے تحت delimitation کی گئی ہے اُس سے واقعی بڑے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ کچھ ایسے حلقے ہیں جن میں دو دو، تین تین تحصیلیں ملا دی گئی ہیں تو کل قومی اسمبلی میں ایک کمیٹی بن گئی ہے لیکن وہ کمیٹی قومی اسمبلی کے حلقوں کی حد تک ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معاملے پر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ الیکشن کمیشن سے جو ریکارڈ آ رہا ہے وہ واقعی پڑھا نہیں جا رہا اُس کے اندر موضع جات بھی پڑھے جا رہے ہیں اور آپ کو سُن کر حیرانی ہو گی کہ ایک نقشہ ایسا آیا ہے جس میں پورے پورے موضع جات غائب ہیں لیکن وہاں پر صرف روڈ موجود ہیں۔ یہ بڑا alarming ہے اور وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے تو اگلے 15 دن میں کیا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: میری بات سُنیں اس میں کمیٹی کیا کر سکتی ہے؟ الیکشن کمیشن نے حلقوں کے حوالے سے ابھی تجویز کیا ہے تو جس کو کوئی اعتراض ہے تو وہ اُس کے خلاف اپیل دائر کرے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! نئی حلقہ بندیاں Delimitation Act کے تحت ہوئی ہیں۔ اس میں کامل اور entire powers کا اختیار الیکشن کمیشن کا ہے۔ الیکشن کمیشن صوبائی حکومت کے ماتحت ہے اور نہ ہی صوبائی حکومت یا اس کی بنائی ہوئی کمیٹی کسی بھی قسم کی کوئی direction اس کو جاری کر سکتی یا اس بارے میں کسی کو طلب کر سکتی۔ حلقہ بندیاں ڈسٹرکٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں۔ ان پر اعتراضات کے لئے باقاعدہ procedure درج ہے۔ اس کے لئے تقریباً ایک ماہ کا وقت ہے غالباً 3 یا 5۔ مارچ کو حلقہ جات announce ہوئے تھے۔ اس حوالے سے پہلے ہمیں بھی شک پڑا کہ

شاید ہمارے کسی مخالف سے استفادہ کیا گیا ہے لیکن جب ہم نے اپنے مخالفین کی طرف دیکھا تو وہ ہمارے اوپر شک کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد تیسری جماعت بھی ہے جس کا نام و نشان تو نہیں ہے لیکن اس کا وجود ہے تو پھر لوگوں نے سوچا کہ شاید اُدھر سے کوئی مداخلت ہوئی ہے۔ ان کے منظور نظر لوگوں کے حلقے دیکھے گئے تو ان کا حال بھی وہی تھا۔ میری جہاں تک observation ہے کہ الیکشن کمیشن نے جو exercise کی ہے تو انہوں نے deliberately اس بات کو manage کیا ہے کہ سیاسی جماعتوں کی یا کسی کی بھی consultation یا مداخلت نہ ہو۔ اس کے بعد ایک چیز سامنے آ گئی ہے اور پورا ایک ماہ ہے۔ اس ایک ماہ میں ڈسٹرکٹ لیول پر اعتراضات ہونے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں اپنے حلقہ پر اعتراض کرتا ہوں کہ میرے حلقہ میں یہ چیز جو شامل کی گئی ہے درست نہیں ہے یا جو شامل نہیں کی گئی وہ شامل ہونی چاہئے تھی تو مجھے اس تجویز کے ساتھ یہ بھی بتانا ہو گا کہ جو چیز تبدیل ہو گی یا amend ہو گی اس کا پورے ضلع پر جو impact ہو گا وہ کس طرح سے adjust ہو گا۔ اس طرح سے میں نے وہ اعتراض کرنا ہے۔ شیخ علاؤالدین نے جس طرح فرمایا ہے کہ کسی جگہ پر تحصیل کی limitation violate ہوئی ہیں یا کسی اور طرح سے rule violate ہوا ہے۔ اگر آپ اس طرح کا اعتراض کریں گے تو اس کے تسلیم کئے جانے یا accept ہونے کے بڑے chances ہیں۔ یہ معاملہ legal ہے اور ہمیں legally fight کرنی پڑے گی۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ پریس کانفرنس کے ذریعے یا ایوان میں تقاریر کے ذریعے یہ معاملہ حل ہو سکے گا بلکہ اس سے otherwise implications پیدا ہوں گی۔ اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کو چاہئے کہ وہ ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹیاں بنائیں جو debate کریں اور اس کے بعد ایک پارٹی، دوسری پارٹی اور تیسری پارٹی اپنی اپنی تجاویز لے کر جائیں جو کہ پورے ڈسٹرکٹ پر محیط ہوں اور اس کے مطابق جو best تجویز ہو گی یا جس کو وہ best سمجھیں گے اس کے مطابق فیصلہ ہو جائے گا۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں ایوان کی طرف سے کسی قسم کی یا even گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ قانون اور رولز کے مطابق جائز بھی نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان نے جو بات کی ہے وہ اپنی جگہ درست ہو گی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر data پاس نہیں ہے تو کسی بھی پارٹی کا کوئی بھی کارکن کیسے اعتراض داخل کرا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ آپ الیکشن کمیشن کے پاس جائیں گے، وہ آپ کو نقشہ دیں گے اور اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے۔ ہمیں جب census سے بلاک کوڈ، سرکل اور چارج کی آبادی نہیں ملتی کہ فلاں علاقہ کی یہ آبادی ہے، یہ چارج اتنے ہزار پر مشتمل ہے اور اس کے اتنے سرکلز ہیں۔ اگر ہمیں یہ تفصیل نہیں ملتی تو ہم ایک قدم بھی آگے نہیں جا سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فورم ہے جس پر ہم بات کریں کہ آئندہ انتخابات کی بنیاد کے لئے یہ genuine مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن یا حکومتی ممبران کی بات نہیں کر رہا بلکہ تمام ممبران کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سنجیدگی سے بات کرنی چاہئے جس طرح شیخ علاؤالدین نے کہا ہے۔ آپ کم از کم پنجاب کے census کے آفس کے ساتھ negotiate کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں۔ اس میں کیا امر مانع ہے کہ وہ مختلف اضلاع کے census record کی کاپی دینے سے کیوں انکاری ہیں یا اس کی انفارمیشن کیوں نہیں دے رہے؟ اگر کسی کے پاس ریکارڈ نہیں ہو گا، الیکشن کمیشن بھی ریکارڈ نہیں دے گا اور census والے بھی ریکارڈ نہیں دیں گے تو پھر آپ بتائیں کہ ایک ماہ میں سے بارہ دن تو گزر گئے ہیں لوگ دفتروں کے چکر لگا رہے ہیں، دھکے کھا رہے ہیں اور کسی کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس پر صرف نظر کرنے کے بجائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں بات بھی کرنی چاہئے اور اس کا کوئی حل بھی تجویز کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ کہوں گا کہ دو تین ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں جو الیکشن کمیشن سے negotiate کرے۔ پنجاب الیکشن کمشنر ہمیں facilitate کرنے کے لئے نہیں بیٹھا تو پھر کس لئے بیٹھا ہوا ہے؟ اگر اس میں complications نہ ہوتیں تو علیحدہ بات تھی لیکن حلقہ بندیوں کے اندر اتنی زیادہ پیچیدگیاں ہیں کہ آدمی سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک اچھا بھلا حلقہ جو natural

boundary کے اندر تھا جس کے تین ٹکڑے کر کے ایک جگہ سے نکال دیا گیا ہے اور دو جگہ پر ڈال دیا گیا ہے جس کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کی بنیاد کیا تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف جو فرما رہے ہیں تو ان کی بات سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ وہ ریکارڈ کے حصول کی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اب تو کوئی محکمہ ایسا نہیں رہا کہ جس کی website پر اس کا ریکارڈ نہ ہو۔ میرا خیال ہے کہ الیکشن کمیشن نے جو بھی کام کیا ہے اور جو بھی اس کا متعلقہ ریکارڈ ہے وہ website پر موجود ہے اسے کھول کر وہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کے آفس جا کر کاپی حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کسی بھی ضلع میں ڈسٹرکٹ الیکشن کمیشن کے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ ہمیں لاہور بھیجا جا رہا ہے۔ میں لاہور میں صوبائی الیکشن کمیشن کے آفس گیا تو انہوں نے مجھے جو نقشے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے دیئے ہیں وہ بالکل پڑھے نہیں جا رہے۔ ان میں اتنی چیزیں miss ہیں۔ میں چار دن سے راولپنڈی کے نقشے لے کر آیا ہوں۔ ہم سارے ایم پی ایز ایک ساتھ بیٹھے ہیں اور ہم نے انہیں دیکھا ہے تو وہ پڑھے ہی نہیں جا رہے۔

جناب سپیکر! میرا اپنا حلقہ جہاں میں پیدا ہوا اور جہاں میں آج رہ رہا ہوں مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی کہ اسے کہاں سے کہاں لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ جو نقشے یہ پیسوں کے دیتے ہیں یہ ایک ہزار روپیہ ایک نقشے کا لیتے ہیں پورے ضلع کے نقشے لیں تو کافی سارے پیسے بن جاتے ہیں اور ہر بندہ وہ نقشے لیتا ہے۔ اس حوالے سے نقشے ایسے ہونے چاہئیں کہ کم از کم سمجھ تو آ سکیں۔ اس کے علاوہ چارج، سرکل اور بلاک کوڈ کی معلومات الیکشن کمیشن کی website پر available ہیں لیکن یہ نہیں پتا کہ وہ 2017 کے census کی ہیں یا اس سے پہلے 2013 کے الیکشن کی ہیں۔ ہمیں اس میں یہ clear نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقہ کے بلاک کوڈ، چارج اور سرکل download کئے ہیں اس میں کہیں یہ mention نہیں ہے کہ یہ 2013 کے ہیں یا 2017 کے ہیں۔ الیکشن کمیشن کی website یا Pakistan Bureau of Statistics کی website پر mention کر دیا جائے کہ یہ census 2017 کے ہیں تو اس سے

کچھ چیزیں clear ہو جائیں گی لیکن جب تک printed نقشے ایسے نہیں ملیں گے جو امیدوار پڑھ نہیں سکیں گے تو یہ اعتراضات دور نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو سرکل، چارج اور بلاک کوڈ ہیں ان میں بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ ان کو جب نقشے سے ملایا جاتا ہے تو وہاں وہ نہیں ملتے۔ نقشے پر صرف چارج نمبر لکھا ہوا ہے تو چارج کے نیچے سرکل ہے اور سرکل میں بلاک کوڈ ہے۔ وہاں چارج میں کہیں clear نہیں ہے کہ کون سا چارج نقشے میں کہاں mention ہے۔ آپ کے پاس lists موجود ہیں جب آپ ان کو نقشے کے ساتھ ملاتے ہیں تو کوئی چیز آپ کے پلے نہیں پڑتی اگر وہاں چارج نمبر clear ہوں تو پھر نیچے آپ سرکل اور بلاک کوڈ تلاش کر سکتے ہیں اس لئے میری گزارش ہو گی کہ کم از کم الیکشن کمیشن کو convey کیا جائے کہ جو نقشے یہ قیمتاً دیتا ہے وہ readable ہوں اور ان کا کوئی فائدہ ہو۔ ایسے نقشوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اجلاس adjourn ہونے کے بعد میں اور قائد حزب اختلاف بیٹھ کر حلقہ بندیوں کے حوالے سے آنے والی difficulties کے بارے میں بات کریں گے کہ نقشے پڑھے نہیں جا رہے اور نقشے ٹھیک نہیں مل رہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے پاس گاڑی میں نقشے پڑے ہوئے ہیں۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں نقشے منگوا لیتا ہوں۔ آپ خود ان کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: اس پر بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے تین چار روز پہلے اسمبلی میں ایک request کی تھی کہ لاہور کے سمن آباد میں سنٹر ماڈل سکول ہے، بچیوں کا مڈل سکول ہے، ایم سی جونیئر ماڈل سکول بالکل آمنے سامنے ہیں۔ ان کی دیواروں کے ساتھ تمام حلقے کا گند ڈال دیا گیا ہے اور سڑک کا ملبہ بھی ڈالا گیا ہے۔ وہاں سکول کی دیوار جتنی رہ گئی ہے تو اسے پھلانگ کر کوئی آدمی اندر جا سکتا ہے بچیوں کا سکول ہے۔ ان کے سامنے لاہور اور پنجاب کا سب سے بڑا گورنمنٹ کالج سمن آباد برائے خواتین ہے۔ آپ نے

direction بھی دی تھی کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کچرے کو وہاں سے lift کرے۔ آپ یہ کام نہ کریں میری صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ رہا لیکن میں یہ بات اس وجہ سے اس floor پر کر رہا ہوں کہ اللہ نہ کرے کہ اگر کل کو کوئی حادثہ ہو گیا تو اس کی ذمہ دار پھر گورنمنٹ ہو گی۔ میرا کام تو یہ ہے کہ اس floor کے ذریعے آپ تک پیغام پہنچا دوں وہ میں نے پہنچا دیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم نے بھی آپ کی بات آگے پہنچا دی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اب اس پر کام کروانا یا نہ کروانا یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرے موبائل میں اس area کی ویڈیو اور تصویریں بھی ہیں جو کہ میں ثبوت کے طور پر لے کر آیا ہوں۔ میں آپ سے گزراش کر رہا ہوں کہ آپ متعلقہ ایل ڈے اے اور کارپوریشن کے دفتر کو ہدایات جاری کریں کہ اس کچرے کو وہاں سے lift کریں کیونکہ یہ بچوں کے لئے بہت زیادہ security risk ہے۔ اگر وہاں پر کوئی چیز رکھ دے یا کوئی دیوار پھلانگ کر اندر آجائے دونوں صورتوں میں ہمارے لئے problem ہے۔ مہربانی کر کے اس چیز کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! آپ نے جو لیٹر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لکھا ہے وہ لے کر میرے پاس آئیں پھر میں ان کے ساتھ بات کروں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب جاوید اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!میں نے جناب جاوید اختر اورآر پی او صاحب کی اپنے آفس میں میٹنگ کروائی تھی تو یہ معاملہ ان کی خواہش کے مطابق جیسے کہ وہ چاہتے تھے کہ میرٹ پر ہونا چاہئےsettled ہو گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر1462 میاں محمود الرشید کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ننکانہ صاحب:شاہ کوٹ میں دو طلباء کا قتل و دیگر تفصیلات

1462: قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 7-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق ننکانہ صاحب کے علاقہ شاہکوٹ میں دو طلباء تنظیموں کے تصادم کی وجہ سے جواد بھٹی اور حسیب مانگٹ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا جبکہ چھ طلباء کو شدید زخمی کر دیا گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس کے جز(الف) کے جواب کے مطابق یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور اس پر مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس واقعہ کی اب تک کی انوسٹی گیشن کے مطابق ان ملزمان کا طلباء تنظیم یا سکول و کالج کے سٹوڈنٹس ہونا ابھی تک ثابت نہیں ہوا۔ ان میں سے دو ملزمان ظہیر ولد رشید، قوم کمبوہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایک ملزم اعجاز حسین قبل از گرفتاری ضمانت پر ہے اور اس کی 19-03-2018 کو پیشی ہے۔ باقی ملزمان کو پکڑنے کے لئےraid کئے جا رہے ہیں اور ان کے قریبی عزیزوں کو بھی حفاظتی حراست میں لے کر ان کے ذریعے جہاں وہ ملزمان چھپے ہوئے ہیں وہاں پہنچ کر ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ within next week یہ تمام ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں اس بارے میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ درست ہے کہ وہاں پر ISFجو کہ سٹوڈنٹس کی تنظیم ہے انہوں نے کوئی ممبر سازی مہم

شروع کرنے کے لئے مشاورتی اجلاس بلایا اور اس کے بعد MSF کے سٹوڈنٹس نے ان کو للکارا اور اس کے بعد ایک جھگڑے کی شکل اختیار ہوئی اور جن دو لوگوں نے فائرنگ کی ان کا تعلق MSF سے اور مقتولین کا تعلق ISF سے تھا؟ اس کے ساتھ ہی میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ آج اس واقعہ کو ایک ہفتے سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے میرے خیال میں اب تک کیا ان ملزمان کو پکڑے نہیں جانا چاہئے تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مدعی نے FIR میں یہ مؤقف اختیار نہیں کیا لہذا ابھی تک ایک ملزم گرفتار ہوا ہے اور دوسرا ملزم bail before arrest پر ہے جونہی یہ تمام ملزمان گرفتار ہوتے ہیں اس کے بعد اگر کوئی ایسا معاملہ سامنے آیا تو بالکل اس کے مطابق تنظیم کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں پانچویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب ہے۔ یہ کتاب کل رات کچھ لوگوں نے مجھے بھیجی ہے اور انہوں نے کہا کہ آپ اس پر اسمبلی میں ضرور بات کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ بہت important issue بنا ہوا ہے اگر اس طرح سے ہماری کتابوں میں غلط اشاعت ہو گی اس سے نہ صرف لوگوں کے بلکہ بچوں کے جذبات بھی جن کی ہم تعلیم دے رہے ہیں aggravate کریں گے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے یا کسی ذمہ دار نے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دینے سے پہلے اس کو check نہیں کیا کہ اس میں جو غلطی ہونے جا رہی ہے اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟ میں آپ سے گزارش کروں گی اور میں یہ غلطی point out کر دیتی ہوں۔ آپ متعلقہ محکمہ کے وزیر اور سیکرٹری صاحب کو بلا لیں اور ان سے یہ پوچھیں کہ یہ واقعہ کیسے ہوا؟

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے کوئی چیز آپ لکھ کر دیں یا مجھے بتائیں تاکہ میں بھی اس کو دیکھوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کتاب کے صفحہ نمبر 8 پر ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کون سی کتاب ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ پانچویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب ہے۔ اس میں دنیا کی زندگی اور آخرت کی تیاری کے حوالے سے ایک حدیث لکھی ہے جیسا کہ ہم بھی بچپن سے پڑھتے آئے ہیں کہ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے" اور ہم کو یہی پتا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ ہے لیکن یہاں اس کتاب میں لکھا گیا جیسا کہ مشہور قول ہے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ ایک حدیث کو آپ قول کے طور پر لکھ دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب یہ House adjourn ہو جائے گا اس کے بعد آپ میرے پاس تشریف لائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے کام کر لینے دیں۔ یہ کیا ہر وقت پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر ہی چلتا ہے۔ ڈاکٹر مراد راس اپنی تحریک التوائے کار نمبر 124/18 پڑھیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو پھر floor دوں گا۔ مہربانی۔ مجھے کام کرنے دیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک سیکنڈ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے ایک سیکنڈ بات کرنی ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے کچھ دن پہلے census پر بات کی تھی جس میں، میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ minorities کی census کے بارے میں ابھی تک بتایا نہیں جا سکا لہٰذا اس وجہ سے اقلیتی حلقوں

میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہMinister of Statistics کے ساتھ بات کریں گے تو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس پر کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے یہ بالکل درست ہے۔ ہم بھی اس بارے میں کافی کوشش کر رہے ہیں اور ہم نے فیڈرل منسٹر اور فیڈرل گورنمنٹ کو خط بھی لکھا ہے کہ ہمارے minorities کے census کے بارے میں بتایا جائے کہ ہم کم ہوئے ہیں یا زیادہ ہوئے ہیں۔ یہ بات ان کی بالکل درست ہے اور میں ان کو days within two اس بات کا جواب دوں گا کہ مجھے کیا جواب ملا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! Within two days آپ کو اس بات کا جواب ملے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پھر تحریک التوائے کار پڑھوں گا پھر اس کا جواب نہیں آئے گا اور میں ڈیڑھ ماہ سے تقریباً روزانہ کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پہلے تحریک پڑھ تو لیں پڑھنے سے پہلے ہی کس طرح جواب آ جائے گا؟ جب جواب آئے گا پھر اس بارے میں آپ کو بتا دیں گے۔

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کے لئے بغیر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ادویات خریدنے کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ As usual میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" نیوز کی اشاعت مورخہ 20۔ فروری 2018 کی خبر کے مطابق پنجاب

کے سرکاری ہسپتالوں میں حکام کی نااہلی کی وجہ سے بغیر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے سرکاری سطح پر خریدی گئی ادویات کو تجزیے کروائے بغیر استعمال کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ آٹھ ٹیچنگ ہسپتالوں کی انتظامیہ نے لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادویات، disposable items سمیت دیگر 21 کروڑ 70 لاکھ 72 ہزار 636 روپے مالیت کی اشیاء کے ٹیسٹ کروائے بغیر ہی مریضوں کے لئے استعمال کر لیا۔ پنجاب حکومت کی پالیسی ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے خریدی جانے والی ادویات کا ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے تجزیہ لازمی کروایا جائے تاکہ ان کے معیاری اور غیر معیاری ہونے کا ثبوت مل سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہاں پر بحث کرنے کا کوئی چکر ہے اور نہ کوئی جواب آ رہا ہے۔ میں آپ سے ہی کہہ رہا ہوں کیونکہ آپ کے سامنے ہی سب کچھ ہو رہا ہے۔ آپ نے کل بھی کہا اور پچھلے ڈیڑھ مہینے سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار آج ہی پڑھی گئی ہے تو جواب کا کیسے کہہ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو چھوڑ دیں بلکہ میں پھینک دیتا ہوں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ جو پہلے والی تحاریک پڑھی گئی ہیں اُن کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: جس کا جواب آتا رہا ہے وہ آپ کو بتاتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے لیکن کسی نے ایک بھی تحریک کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: میں کیسے کہوں کہ ڈیڑھ مہینہ جواب نہیں آیا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ کے سامنے یہ سب کچھ پڑا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے جواب دیئے گئے ہیں اور dispose of ہوئی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں 90 فیصد تحاریک التوائے کار کے جواب نہیں آتے اس لئے میں نے تحریک استحقاق بھی جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر: جی، تحریک استحقاق بھیج دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے آپ کو تحریک استحقاق دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہو گیا۔

جناب آصف محمود: ٹھیک نہیں ہوا بلکہ سب غلط ہو رہا ہے۔ آپ کیوں کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کی اُس پر میں نے کہا کہ ٹھیک ہو گیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک اہم issue کی طرف میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار نمبر 131/18 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تشنج کے وارڈز نایاب ہونے کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 16۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تشنج (ٹیٹنس) کے وارڈز نایاب ہیں، عوام میں آگاہی ہے اور نہ ہی سرکاری ہسپتالوں میں تشنج کے وارڈز بن سکے۔ محکمہ صحت کی جانب سے تشنج جیسے خطرناک مرض کے بارے میں کسی قسم کی آگاہی نہیں دی جا رہی جس کے باعث چوٹ کے مریض تشنج کا انجکشن لگانے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 90 فیصد سے زائد عوام تشنج کے نام و بیماری کے بارے مکمل طور پر لاعلم ہیں کہ اگر تشنج جیسا مرض لاحق ہو جائے تو اس کے کیا نقصانات ہیں۔ اس کی بڑی وجہ محکمہ صحت کی جانب سے عوام میں عدم آگاہی بتائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری جانب تعلیمی نصاب کے اندر ایسا کوئی مضمون بھی شامل نہیں جس میں اس سے بچاؤ اور اس کے علاج سے متعلق تفصیلات سے کسی کو آگاہ کیا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ روایت ہے کہ روزانہ میری کوئی نہ کوئی تحریک التوائے کار ہوتی ہے لیکن وہی آصف محمود صاحب والی بات کہ ان تحاریک کا جواب کیا آتا ہے اور ان پر کتنا عملدرآمد ہوتا ہے؟ ہم عوامی مسائل کی آواز یہاں اٹھاتے ہیں لیکن اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیتا۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر introduction of Bill ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے کل بھی آپ سے کوآپریٹو کی میٹنگ کے حوالے سے request کی تھی کہ آپ کی approval چاہئے۔ سیکرٹری صاحب مجھے دو دفعہ کہہ چکے ہیں کہ سپیکر صاحب approval دیں گے۔ کوآپریٹو کی میٹنگ کا دو مہینے extension time بھی ختم ہونے لگا ہے اس لئے کمیٹی کی extension چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کل کے بعد آپ کو ٹائم دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کی extension کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ سیشن ختم نہیں ہونا کیونکہ یہ قیامت تک چلنا ہے۔

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

MR SPEAKER: The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018. A Minister to introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018. Minister for Human Rights and Minorities!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018.

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن میری طرف سے نہیں پڑھا گیا۔ جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 16۔مارچ2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،16۔مارچ2018

(یوم الجمع،27۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 28

1539

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16۔مارچ2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب2018 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2016

ایک وزیر انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1541

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،16مارچ2018

(یوم الجمع،27۔جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر37منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ ﴿۴﴾
اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ يَسۡجُدَانِ ﴿۶﴾
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ ﴿۸﴾
وَاَقِيۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِيۡزَانَ ﴿۹﴾
وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾

سُوۡرَةُ الرَّحمٰن آیات 1 تا 10

(اللہ جو)نہایت مہربان(1)اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی(2)اسی نے انسان کو پیدا کیا(3)اسی نے اس کو بولنا سکھایا(4)سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں(5)اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں(6)اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی(7)کہ ترازو(سے تولنے)میں حد سے تجاوز نہ

کرو(8) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو(9) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی (10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

روک لیتی ہے آپؐ کی نسبت
تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضورؐ کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
اپنی اوقات صرف اتنی ہے کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ اُن کے پلتے تھے اب بھی ٹکڑوں پہ اُن کے پلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا لیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں 6968 ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 6968 کر take up کرتے ہیں، اگر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو pending اس سوال کو وقفہ سوالات تک بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک 8233 لیں گے۔ اگلا سوال نمبر pending کیا جاتا ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! کیا ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، کون سے سیکرٹری کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری تو تشریف رکھتے ہیں؟

جناب آصف محمود: کیا محکمہ کے سیکرٹری موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کے محکمہ کے سیکرٹری موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! کیا ان کو سیکرٹری چاہئے یا جواب چاہئے؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! اِن کو پتا ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ سوال کریں ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کوشش کریں اور اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئے تو well and good ورنہ ایوان کی طرف سے اُن کو فوری طور پر displeasure letter بھجوایا جائے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں لیکن ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہ آجائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہہ دیا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے۔ اگر وہ آ گئے تو well and good لیکن نہ آئے تو displeasure letter ایوان کی طرف سے جائے گا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! اب یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب میں نے کہہ دیا ہے اس لئے اب اس بات کو چھوڑیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ روایت بن چکی ہے کیونکہ بیوروکریسی اس ایوان کو مان رہی ہے اور نہ ہی حکومت کی اتھارٹی کو مان رہی ہے۔ کل بھی یہی مسئلہ تھا اور آج بھی یہی مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ آپ ہی کی Ruling ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اب کہہ دیا ہے۔ کیا آپ نے سنا نہیں ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان کے وقار کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، This is not good پلیز مجھے آگے بڑھنے دیں اور کام کرنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان کے وقار کا سوال ہے اس لئے اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں۔ آپ اسے pending کر دیں یا اجلاس ختم کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! یہ روزانہ کا مسئلہ ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نےdispleasure letterکا کہہ دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس اجلاس میں یہ انتہا ہو گئی ہے کیونکہ جناب سپیکر اور پورے ایوان کی طرف سے ایکmessageاورRuling بیوروکریسی تک جاتی ہے۔ اگر پنجاب اسمبلی کے ایوان میں دو یا چار مہینے کے بعد کسی محکمہ کے سیکرٹری کو آنا پڑتا ہے تو وہ بھی یہاں نہ آئے اور کہا جائے کہ وہ کسی میٹنگ میں ہیں تو میرے خیال میں اس بات سے اندازہ لگالینا چاہئے کہ اس ایوان کی عزت اور توقیر نہیں رہی۔

جناب سپیکر: جی، ان کوdispleasure letterایوان کی طرف سے جائے گا.This I tell you

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج اگر یہ خود ایوان میں آگئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ روزانہ آتے ہیں۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ لوگ خود ایوان میں نہیں آتے۔ انہوں نے لوگوں سے ووٹ لئے ہوئے ہیں لیکن یہ اُن کی یہاں پر کتنی نمائندگی کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ وہ تشریف لاتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب اگر ان کا یہیmindsetہے تو پھر یہ نہیں ہو سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ان سوالات کوpendingکر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے ایڈیشنل سیکرٹری موجود ہیں۔ یہ آج خود آگئے ہیں اور صرف تنقید

برائے تنقید کرنا چاہ رہے ہیں جو اِن کا حق ہے جتنی مرضی کر سکتے ہیں۔ ان کو جوابات سے مطلب ہونا چاہئے۔(شور وغل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ 15 منٹ یا آدھا گھنٹہ ایوان کی کارروائی میں وقفہ کریں یا موخر کر دیں یا اگر دوسرا business take up کرنا ہے تو وہ کر لیں۔ سیکرٹری صحت آئیں گے تو پھر آپ ان سوالوں کے وقفہ کو دوبارہ شروع کریں کیونکہ روزانہ کی یہ حالت ہے کہ محکمہ کے سیکرٹری صاحبان نہیں آتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔I agree with the Leader of the Opposition یہ بات ان کی درست ہے اس لئے اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 15 پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order at this stage. Thank you. یہ وقفہ سولات ہے۔وقفہ سوالات کے بعد آپ ضرور کریں۔ شکریہ۔ جی، محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! آپ اپنی سیٹ پر پہنچیں اور سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 5802 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میڈیکل کالج سے متعلقہ تفصیلات

*5802: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج کے قیام کے بعد اس کی کلاسز نئی بلڈنگ کے زیر تعمیر ہونے کے باعث کس جگہ پر پڑھائی جا رہی ہیں؟

(ب) کالج ہذا میں داخلہ کے لئے UHS کا کیا معیار ہے اس میں طالبات اور بوائز کا کوٹا کیا ہے؟

(ج) کیا کالج ہذا کے قیام سے مقامی طلباء و طالبات کو داخلہ کے لئے کوئی میرٹ relaxation یا سپیشل استحقاق دیا جاتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت کب تک ساہیوال میڈیکل کالج کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل کر کے اسے فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کا کتنے فیصد کام construction مکمل ہو چکا ہے، کتنا باقی ہے اور کلاسز کب تک نئی عمارت میں شروع ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج کی کلاسز نئے کیمپس میں پڑھائی جا رہی ہیں۔

(ب) کالج میں داخلہ کے لئے سینٹرل ایڈمیشن ہوتا ہے جو یو ایچ ایس کرتی ہے۔ ایڈمیشن اوپن میرٹ پر ہوتا ہے کوئی کوٹا مقرر نہ ہے۔

(ج) مقامی طلبہ و طالبات کے لئے کوئی میرٹ relaxation نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے۔

(د) ساہیوال میڈیکل کالج کی بلڈنگ مکمل طور پر فنکشنل ہے اس کا تقریباً 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ کلاسز 2014 سے نئی بلڈنگ میں ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (ب) میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت میڈیکل کالج میں کتنے سٹوڈنٹس زیر تعلیم ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! سوال کا پتا نہیں چلا۔

جناب سپیکر: ان کے سوال کا نمبر 5802 ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ان کا پہلا سوال نمبر 8675 ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، یہ آپ کے متعلق نہیں ہے۔ ابھی تو ہیلتھ ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صحت پہلے ہونی اے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس میں ہمارے پاس جو ٹوٹل seats ہیں وہ 3405 ہیں، اس کی جو detail ہے وہ کافی lengthy ہے تو میں ان کو ویسے share کر دوں گا۔

جناب سپیکر: یہ share آپ نے ان سے نہیں کرنا، یہ share آپ نے اس ایوان سے کرنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اگر specifically اس کالج کے بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہیں تو پھر تو وہ نیا سوال کریں۔ ابھی تو انہوں نے پوچھا ہے کہ اس ہسپتال کا قیام کب ہوا اور اس کی کلاسز کہاں پر ہو رہی ہیں؟ تو یہ نیا سوال کریں اگر ان کو سٹوڈنٹس کی strength یا ان کو عملے کی strength چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ direction ان کو آپ نے دینی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! نہیں، آپ سے گزارش کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی particular بات پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے بالکل particular سوال کیا ہے۔ میرا simple سا ضمنی سوال ہے کہ جس کالج کا ذکر ہو رہا ہے اس کالج کا نام ساہیوال میڈیکل کالج ہے۔ اب ساہیوال میڈیکل کالج کے لئے میں نے simple سی بات پوچھی ہے کہ اس وقت وہاں پر کتنے سٹوڈنٹس زیر تعلیم ہیں، میں نے ایسی کوئی بات باہر سے تو پوچھی ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ساہیوال میڈیکل کالج میں ہر سال 100 سٹوڈنٹس کا داخلہ کیا جاتا ہے، پچھلے سٹوڈنٹس جو ہوتے ہیں وہ اگلی کلاسز میں جا چکے ہوتے ہیں، پہلے سال میں ہمیشہ 100 سٹوڈنٹس ہر سال داخل کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تعداد پوچھ رہے ہیں کہ کتنی ہے، آپ بتا دیں۔ اس میں کیا برائی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر تھوڑا سا حساب جانتے ہوں تو ہر سال 100 سٹوڈنٹس داخل ہو رہے ہیں تو پانچ سالوں میں 500 ہو گئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے اجازت دے دیں کہ میں نے کب سے یہ گنتی شروع کرنی ہے۔ کیا ان کی پیدائش سے پہاڑا شروع کرنا ہے؟

جناب سپیکر: ایسے الفاظ استعمال نہ کریں. I will not permit you آپ کے لئے ایسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ اپنے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سوال پر ہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ Don't be personal

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی مرضی کہ سٹوڈنٹس کا نہیں بتا سکتے چونکہ یہ تگڑے آدمی ہیں۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس وقت ساہیوال میڈیکل کالج میں کتنی faculties ہیں، وہاں کون کون سی faculty موجود ہے اور کون کون سی missing ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر faculties کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر سوال کی نوعیت کو غور سے دیکھا جائے تو بلڈنگ کے حوالے سے پوچھا ہوا ہے کہ بلڈنگ مکمل ہے یا نہیں۔ اب اگر معزز ممبر کالج کے سٹاف کے حوالے سے پوچھنا چاہتے ہیں تو اس حوالے سے دوبارہ سوال کریں تو انشاء اللہ ان کو مکمل جواب مل جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا حکومتی بنچز سے تعلق ہے۔ اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں تو میں ان الفاظ کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا ہم پر اور ساہیوال کی عوام پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے ساہیوال میڈیکل کالج کا قیام کروایا اور آج وہاں پر بچے میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ خوش ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر faculties کی کمی ہے۔ وہاں ساہیوال کے بچے اور بچیوں کو داخلہ نہیں مل رہا۔ ساہیوال پسماندہ علاقہ ہے اس لئے اس میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے ساہیوال کے بچوں کا حق ہے لہٰذا آپ یہ حق دلوا دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں تو پہلے بھی بیٹھا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ ایسی بات نہیں کر پائیں گے جو آپ پوچھ رہے ہیں۔ یہ بات تو نہیں کہ ساہیول کو confine کر لیں کہ اس میڈیکل کالج میں صرف ساہیوال کے بچے ہی داخلہ لے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Confine نہ کریں لیکن میرٹ میں ہمارے بچوں کو پانچ دس اضافی نمبر تو ضرور دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو بتا دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس جگہ پر کالج بنتا ہے وہاں کے بچوں کو پانچ دس نمبر تو اضافی ملنے چاہئیں۔ ہم نے ساہیوال کے دل میں کالج بنایا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کوٹے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کوئی کوٹا رکھ سکتے ہیں Is it possible?

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! نہیں، قانون میں ایسی کوئی provision available نہیں ہے، کسی کو مقامی ہونے پر کوئی relaxation نہیں ہے بلکہ تمام صوبہ کے لئے open merit ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی سیٹ ان کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں نے تو resign دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا resignation accept ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! آپ نے ہی منظور کرنا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے منظور نہیں کرنا۔ جنہوں نے منظور کرنا ہے ان سے بات کریں۔ آپ کی مہربانی۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا تیسرا ضمنی سوال ہو گیا ہے۔ اب آپ کو بیٹھنا پڑے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تو اجازت لی ہے کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ ساہیوال میڈیکل کالج میں faculties پوری کروا دیں وہاں پر سٹاف پورا کروا دیں چونکہ وہاں پر طلباء suffer کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ساہیوال میڈیکل کالج میں سٹاف پورا کرائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال کے بچوں کو ان کا حق دلوا دیں اور ہر جگہ پر ایسے ہے کہ وہاں کے رہائشیوں کو کچھ اضافی نمبر دیئے جاتے ہیں لہٰذا ساہیوال کے بچوں پر بھی مہربانی فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتے بلکہ قانون و قاعدے کے مطابق ہی ہو گا اس کے لئے آپ کو قانون بنانا پڑے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! معزز ممبر وہاں پر جو کمی سمجھتے ہیں اس کی نشاندہی کروا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے اور میں نے بھی کہہ دیا ہے کہ کمی پوری کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جی، ساہیوال میڈیکل کالج میں سٹاف کی کمی کو پورا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8675 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن
کے طالب علموں کو کھانے کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8675: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کو حکومت کی طرف سے کھانے پینے کا سامان فراہم کیا جاتا ہے؟

(ب) ساہیوال کے کس کس ادارے میں طالب علموں کو یہ سہولت فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) ان اشیاء کی فراہمی پر کتنی رقم سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران خرچ ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت سپیشل ایجوکیشن ساہیوال کے تمام اداروں میں مذکورہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن: (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیرِ انتظام کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے صرف ایک ادارے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول برائے متاثرہ سماعت ساہیوال میں حکومتی پالیسی کے تحت اقامتی طلباء کو مفت رہائش اور خوردونوش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہاسٹل میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد 18 ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں صرف ایک ہی ادارے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول برائے متاثرہ سماعت ساہیوال کے اقامتی طلباء کو مذکورہ بالا سہولت فراہم کی جاتی ہے کیونکہ ضلع ساہیوال میں ایک ہی اقامتی ادارہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں مذکورہ ادارہ میں خوردونوش کی مد میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال برائے 15۔2014 ۔/108270 روپے

مالی سال برائے 16۔2015 ۔/162381 روپے

(د) حکومت پنجاب نے متاثرہ سماعت اور متاثرہ بصارت سے محروم خصوصی طلباء کے لئے قائم شدہ اقامتی اداروں میں رہائش پذیر طلباء کے لئے مفت خوراک و رہائش کی فراہمی کی پالیسی بنائی ہے جس کے تحت ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کو کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کو حکومت کی طرف سے کھانے پینے میں کیا کیا سامان فراہم کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: کھانے پینے کی تمام حلال اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنے ساتھی سے کہتا ہوں کہ وہ ہمارے بڑے ہی معصوم بچے ہوتے ہیں ہم ان کی خوراک کے لئے ہر قسم کا بندوبست کرتے ہیں جو ان کی ضروریات ہوتی ہیں لہٰذا ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہم انہیں کھانے کے لئے نہیں دیتے۔ کھانے میں چاول، گوشت، دالیں اور چائے بھی ملتی ہے حتیٰ کہ وہاں رہائش پذیر بچوں کو ضرورت کی ہر چیز مہیا کی جاتی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم وہاں پر رہائش پذیر بچوں کے لئے کھانے کا بندوبست نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: اسے تھوڑادرست کر لیں کہ ہاسٹل میں رہائش پذیر بچوں کو کھانے فراہم کی جاتا ہے کی بجائے فراہم کئے جاتے ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ تمام چیزیں فراہم کی جاتی ہیں۔ انہوں نے جواب کے جز (ج) میں amount بتائی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس ایسا کون معیار اور کیلکولیٹر ہے کہ 18 بچے ایک سال میں ایک لاکھ 8 ہزار روپے پر پل رہے ہیں۔ مجھے کوئی ایسے بچے تو دکھا دیں۔ آپ کے اور ہمارے گھروں میں ایک بچے پر مہینے کا لاکھوں روپیہ خرچہ آتا ہے تو کیا یہ بچے نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: ہمیں یہ بھی بتا دیں کہ آپ ایک بچے پر لاکھوں روپے کس طرح خرچ کرتے ہیں اور آپ اپنے بارے میں بتا دیں کہ اپنے ایک بچے پر لاکھوں روپے ماہانہ کس طرح خرچ کرتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 18 بچے ہیں اور ایک لاکھ 8 ہزار روپے سالانہ خرچ ہے یہ کیسے ممکن ہے؟

جناب سپیکر: ظاہر ہے کہ menu بنتا ہے اور اس حساب سے ہاسٹل میں کھانا دیتے ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر 15-2014 کی amount بتا رہے ہیں ہم نے سارے خرچ کی تفصیل فراہم کی ہے۔ اب کون سی ایسی چیز ہے جو رہ گئی ہے اور ان کی ڈیمانڈ ہے۔ ہم نے کوئی over خرچہ نہیں کیا جتنا مناسب تھا جتنا وہ کھا پی سکتے تھے ہم نے وہ دیا اور اسی طریقے سے 16-2015 کا اس سے زیادہ ہے 18-2017 کا اس سے بھی زیادہ ہے یعنی جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی جاتی ہے تو اخراجات بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر آپ 18-2017 کا حساب لینا چاہتے ہیں تو میں وہ بھی بتا دیتا ہوں۔ 17-2016 کا خرچہ 3 لاکھ روپے کے قریب ہے اور 18-2017 میں ساڑھے چار پانچ لاکھ روپے کے قریب ہو چلا ہے۔ مہنگائی کے حساب سے اخراجات بڑھتے ہیں اور ہم بڑھاتے بھی ہیں۔ ہم ان کی خدمت کرتے ہیں، ان کا خیال کرتے ہیں، ان کی ذہنی و جسمانی صحت کا خیال رکھتے ہیں اور انہیں

اچھا کھانا مہیا کرتے ہیں۔ ہمارے جو disable معصوم بچے یا نابینا افراد ہیں گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال کرے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک لاکھ آٹھ ہزار روپے سالانہ میں تو آلو ہی کھلاتے ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میری توجہ آپ کی طرف ہے آپ بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی توجہ میری طرف ہے اور میری آپ کی طرف ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم منسٹر صاحب کا حکم مانتے ہوئے 15-2014 کو چھوڑ دیتے ہیں آپ 16-2015 کا خرچ دیکھ لیں کہ پورے سال میں 18 بچوں پر -/162381 روپے خرچ ہوا اور یہ 30 روپے فی بچہ روزانہ کا نہیں بنتا۔

جناب آصف محمود: آلو کھلاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ساہیوال کے سپیشل ایجوکیشن سکول میں جا کر خوراک کا معائنہ کریں کہ کیا واقعی میاں محمود الرشید کے کہنے کے مطابق ان کو کھانے کے لئے آلو ملتے ہیں یا صحیح خوراک مہیا کی جاتی ہے؟ یہ اس سکول کا معائنہ کریں اور اگر ان نابینا بچوں کو اچھی خوراک نہیں ملتی تو اسے point out کریں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس کا ازالہ کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان بچوں کا پوری طرح سے خیال رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پورے ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔ میں نے نابینا اور disable بچوں کو مہیا کی جانے والی خوراک کے

حوالے سے سوال کیا ہے۔میں نے یہ سوال اسی وجہ سے کیا ہے کیونکہ وہاں پر ان بچوں کو معیاری خوراک مہیا نہیں کی جارہی۔ آپ دیکھیں کہ 30روپے میں دودھ کیسے آتا ہو گا،دال اور چاول کیسے آئیں گے ؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!میری اطلاع کے مطابق معزز رکن جناب محمد ارشد ملک کبھی ان اداروں میں نہیں گئے۔بہت سارے صاحب حیثیت لوگ اور ویلفیئر ادارے ہمارے ان سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں کی مدد کرتے ہیں۔میری معزز رکن سے بھی گزارش ہے کہ وہ وہاں جائیں،ان بچوں کا خیال کریں اور ان پیارے پیارے معصوم بچوں کی خدمت کریں۔ حکومت پنجاب اپنی حیثیت سے بڑھ کر ان بچوں کی خدمت کر رہی ہے۔یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اپنی اس ذمہ داری کو نبھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! آپ وہاں visit کریں،اپنا کھانا ساتھ لے جایا کریں اور وہاں بچوں کو مہیا کیا جانے والا کھانا چیک کر لیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!ہمیں بخوبی علم ہوتا ہے کہ ہمارے ضلع کے کس کس ادارے میں کیا کیا ہو رہا ہے اور میں نے اس خصوصی سکول کے حوالے سے جو چیز point out کی ہے وہ بالکل درست ہے۔

جناب سپیکر!میں آخری ضمنی سوال کروں گا۔ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے پانچ ادارے ہیں جبکہ صرف ایک ادارے میں رہائش کی سہولت میسر ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے باقی سکولوں کے بچوں کو یہ کب تک رہائش یعنی اقامتی سہولت، خوراک اور دوسری سہولیات مہیا کریں گے،وہاں پر ایک ادارے میں اقامتی سہولت موجود ہے تو باقی چار سکولوں میں کب تک یہ سہولت مہیا کر دیں گے ؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!اللہ کا شکر ہے کہ باقی چار اداروں میں جو بچے پڑھ رہے ہیں وہ اپنے گھروں سے آتے ہیں اور ہم ان کو ٹرانسپورٹ مہیا کرتے ہیں۔ہم ان بچوں کو گھروں سے pick کر کے سکول لاتے ہیں اور پھر واپس گھروں میں drop کرتے ہیں۔ہمارے جس

ادارے میں نابینا بچے پڑھتے ہیں جو کہ سفر نہیں کر سکتے انہیں رہائش اور خوراک کی سہولت میسر کی جاتی ہے۔ یہ نابینا بچے دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہیں اور سفر نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے لئے ہم نے ہاسٹل بنایا ہوا ہے۔ ان بچوں کی رہائش، کھانے پینے، بیٹھنے اُٹھنے اور سونے کے انتظامات کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ باقی چار اداروں میں یہ سہولت مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان میں پڑھنے والے بچوں کو ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری اسی حوالے سے ایک گزارش ہے مہربانی کر کے اس پر عمل درآمد کروا دیں۔ ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے باقی چار سکولوں میں پڑھنے والے بہت سے طالب علم ایسے ہیں جو کہ وہاں پر stay کرنے کے لئے تیار ہیں تو ان کو بھی اقامتی سہولت میسر کی جائے۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! وہ بچے تو روزانہ گھروں سے آتے ہیں اور واپس اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سکول ان کے گھروں سے کافی دُور ہیں اور انہیں بڑا سفر کرنا پڑتا ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی direction دے دیں کہ ان کو بھی اقامتی سہولت میسر کی جائے۔

جناب سپیکر: ایسی direction جاری نہیں ہو سکتی۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! تقریباً پچاس کلومیٹر کے area سے ہم ان تمام بچوں کو اُٹھاتے ہیں جو کہ ان سکولوں میں آنا چاہتے ہیں۔ ہماری بسیں ان علاقوں میں جاتی ہیں اور ان بچوں کو سکول میں لے کر آتی اور واپس چھوڑتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8232 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ پریکٹس کرنے والے ڈاکٹرز کی فیسوں سے متعلقہ تفصیلات

*8232: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ کلینکس پر فی مریض ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے سرکاری میڈیکل کالجز اور ہسپتالوں کے پروفیسر صاحبان آؤٹ ڈور میں پورا وقت نہیں اور مریضوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ پرائیویٹ کلینک پر آئیں اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کو regulate کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟

(ج) کیا حکومت پروفیسر ڈاکٹر کی معائنہ فیس۔/600 فی مریض، ایسوسی ایٹ پروفیسر کی۔/400 روپے فی مریض، اسسٹنٹ پروفیسر۔/300 روپے فی مریض، سینئر رجسٹرار۔/200 روپے فی مریض اور ایم بی بی ایس ڈاکٹر۔/100 روپے فی مریض مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں سپیشلسٹ حضرات ہزاروں روپے فیس وصول کرتے ہیں۔ تاہم اس حد تک درست ہے کہ زیادہ تر سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ کلینیکس پر فی مریض ایک ہزار روپے سے دو ہزار روپے تک بطور مشورہ فیس وصول کرتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کے پروفیسر صاحبان آؤٹ ڈور میں پورا وقت نہیں دیتے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پروفیسر ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر حضرات کی آؤٹ ڈور میں اوقات کے مطابق موجودگی کو یقینی بنانے کے لئے ہدایات جاری کرتا رہتا ہے پروفیسر حضرات اپنی ڈیوٹی کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں ۔ سرکاری ہسپتالوں کے پروفیسر صاحبان کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر صاحبان کی انتظامی، تعلیمی و تدریسی ذمہ داریوں کی بناء پر آؤٹ ڈور میں ہمہ وقت موجودگی ممکن نہیں ہوتی تاہم میڈیکل کالجوں اور تدریسی ہسپتالوں کی انتظامیہ اپنے مخصوص حالات کے مطابق پروفیسر صاحبان کی ڈیوٹی لگاتی ہے۔

(ج) سر دست ایسا کرنا اکیلے صوبائی حکومت کے لئے ممکن نہ ہے تاہم میڈیکل پروفیشن اور اس کی خدمات کے معیار کو regulate کرنے کے ذمہ دار وفاقی و صوبائی ادارے طبی مشاورت کے معاوضہ کی مناسب حدود کے تعین پر کام شروع کر رہے ہیں۔ تاہم اس سلسلے میں کوئی ٹائم لائن کا تعین کرنا سر دست ممکن نہ ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (الف وب) کا بالکل غلط جواب دیا ہے۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ:

> "کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ کلینکس پر فی مریض ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں؟"

اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ:

> "یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹر حضرات ہزاروں روپے فیس وصول کرتے ہیں ۔ تاہم اس حد تک درست ہے کہ زیادہ تر سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ کلینکس پر فی مریض ایک ہزار روپے سے دو ہزار روپے تک بطور مشورہ فیس وصول کرتے ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ آج کل لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان ایک مریض سے تین ہزار سے پانچ ہزار روپے تک بلکہ بعض تو اس سے بھی زیادہ فیس وصول کر رہے ہیں۔ کیا محکمہ اتنا بے خبر ہے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ کلینکس پر فی مریض ایک ہزار روپے سے دو ہزار روپے تک بطور مشورہ فیس وصول کرتے ہیں۔ اگر کوئی رجسٹرار اپنا پرائیویٹ کلینکس کھول کر بیٹھے تو ایک ہزار روپے فیس تو وہ بھی نہیں لیتا۔ محکمہ کی طرف سے on the floor of the House غلط جواب آرہے ہیں۔ یہاں بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کو علم ہے کہ سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ کلینکس پر فی مریض تین ہزار سے پانچ ہزار روپے فیس چارج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ:

"یہ درست نہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کے پروفیسر صاحبان آؤٹ ڈور میں پورا وقت نہیں دیتے۔ پروفیسر حضرات اپنی ڈیوٹی کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں اور مریضوں کو شام کے وقت اپنے کلینکس پر آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے۔"

جناب سپیکر! حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آؤٹ ڈور میں اکثر سپیشلسٹ ڈاکٹر حضرات نہیں بیٹھے ہوتے اور مریضوں کو مجبور ہو کر شام کے وقت ان کے پرائیویٹ کلینکس میں جانا پڑتا ہے یعنی ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹر حضرات وقت نہیں دیتے۔ یہ دونوں جواب غلط ہیں۔ مہربانی کر کے اس کو نوٹ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے کہوں گا کہ پروفیسر حضرات کی بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں۔ انہوں نے تدریسی اداروں میں پڑھانا ہوتا ہے، بے شمار بچوں کو لیکچرز دینے ہوتے ہیں اور کئی operations کرنے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ بات ذہن میں رکھیں کہ معزز ممبر خود بھی ڈاکٹر ہیں۔ This I tell you.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں اس بات کو جانتا ہوں اسی لئے میں ان کو تفصیلی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی حاضری کو چیک کرنے کے لئے باقاعدہ ایک mechanism موجود ہے۔ ہسپتالوں کی ایڈمنسٹریشن اور ایم۔ایس صاحبان اس چیز کو ensure کرتے ہیں کہ تمام ڈاکٹرز available ہوں اور اگر کسی وجہ سے کوئی ڈاکٹر available نہیں ہو پا رہا تو وہ ہسپتال کو باقاعدہ inform کرتا ہے۔ ہسپتال سے کوئی ڈاکٹر غیر حاضر ہوتا ہے تو اس کی شکایت محکمہ سے کی جاتی ہے اور اس کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ شہر کے بڑے ہسپتالوں میں روزانہ لاکھوں کی تعداد میں مریض مستفید ہو رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں سے روزانہ بے شمار مریض صحت یاب ہو کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بڑے ہسپتالوں میں رَش بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی ڈاکٹرز اور پروفیسر حضرات محنت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ڈاکٹر نوشین حامد نے پرائیویٹ پریکٹس اور پرائیویٹ کلینکس پر لی جانے والی فیس کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ تمام ڈاکٹرز کی جب appointment ہوتی ہے تو ان کے offer letter کے اندر یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ وہ اس وقت اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر سکتے ہیں جب ان کی سرکاری ڈیوٹی affect نہ ہو رہی ہو۔ تمام ڈاکٹرز اپنے hours duty کے علاوہ شام کے وقت پریکٹس کرتے ہیں اور یہ ان کا حق ہے۔ سپیشلسٹ ڈاکٹرز عموماً اپنے پرائیویٹ کلینکس پر ایک سے دو ہزار روپے مشورہ فیس لیتے ہیں۔ معزز ممبر اگر specifically کسی ڈاکٹر کا بتائیں، کسی کے خلاف تحریری طور پر ہمیں درخواست دیں تو ہم اس کی انکوائری کریں گے اور یہ درست ثابت ہوا تو اس کے خلاف پیڈا ایکٹ کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ operation days یا پھر اُن کی تدریسی مصروفیت ہوتی ہے۔ ڈاکٹرز کا پورا time table ہوتا ہے، ہفتے میں اُن کو ایک دن OPD کرنی ہوتی ہے مگر آج کل OPDs رجسٹرار، سینئر رجسٹرار یا زیادہ سے زیادہ اسسٹنٹ پروفیسرز چلا رہے ہیں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی پروفیسر OPD میں آتا ہے۔ یہ غلط بیانی نہ کریں بلکہ یہ اپنی غلطیوں کو admit تو کریں اور میرے ساتھ میری معزز ممبر بیٹھی ہوئی ہیں یہ 3 ہزار روپے فیس دے کر پرائیویٹ ڈاکٹر کو دکھاتی

ہیں تو یہ ایک مثال ہے اور یہ بالکل حقیقت ہے۔ یہ میرے سوال کے جواب کی درستی کر لیں اس کو defend نہ کریں کم سے کم اس بات کو admit کریں کہ پرائیویٹ سپیشلسٹ ڈاکٹر 3 سے 5 ہزار روپے فیس لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ defend نہ کریں، آپ اپنا ریکارڈ درست کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پروفیسرز کی کلاسز بھی چل رہی ہوتی ہیں اور اگر کسی کیس کی سمجھ نہ آ رہی ہو تو اُس پر discussion ہوتی ہے۔ اگر بی جی ڈریس ڈیزائنر ایک سوٹ کی سلائی 50 ہزار روپے لیتی ہے تو ڈاکٹر 3 ہزار روپے فیس نہیں لے سکتا اور وہ اپنی پرائیویٹ پریکٹس شام کے ٹائم کرتا ہے، دن کو سارے ڈاکٹر available ہوتے ہیں یہ غلط بات ہے کہ ڈاکٹرز available نہیں ہوتے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ڈاکٹر فرزانہ نذیر ڈاکٹر صاحبہ ہیں تو یہ ذرا مریض کی بات بھی سُن لیں کیونکہ میں مریض ہوں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے بات کی کہ ڈریس ڈیزائنر ایک سوٹ کا 50 ہزار روپے لیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر 70 فیصد ایسے غریب لوگ ہیں جو ان ڈاکٹرز کی پرائیویٹ فیس afford نہیں کر سکتے تو بجائے اس بات کو serious لینے کے اُلٹا غریب لوگوں کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ جیسے ہماری معزز ممبر ڈاکٹر نوشین حامد نے کہا یہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز OPDs کے اندر تو بیٹھتے ہی نہیں ہیں وہاں تو ہاؤس جاب کرنے والے اور رجسٹرار مریضوں کو چیک کر رہے ہوتے ہیں تو حکومت سوچ سمجھ کر اس کے اوپر کوئی serious action لے۔ لوگ سسکیاں لے لے کر مر رہے ہیں اور ڈاکٹر فرزانہ نذیر کو ڈریس ڈیزائنرز زیادہ آ رہے ہیں اور یہ ڈاکٹرز کے دفاع کے لئے آ گئی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جب ڈاکٹرز مریضوں کو دیکھتے ہیں اُس وقت سارے مریضوں کا free treatment نہیں ہو رہا ہوتا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کر رہی ہیں کیا آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی، آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ ڈاکٹرز کو غلط defend کر رہی ہیں۔ میں بھی جاب کر چکی ہوئی ہوں، میں نے بھی میڈیکل کالج میں گولڈ میڈل لیا ہوا ہے اور میں بھی hospital

system میں رہ چکی ہوں تو جب یہ غلط طریقے سے defend کریں گی کہ ڈاکٹرز جتنی مرضی فیس لیں۔ میں تو یہ بات کر رہی ہوں کہ اس سوال کا غلط جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! معزز ممبر آصف محمود نے اجازت مانگے بغیر ضمنی سوال پر کافی تقریر کی ہے تو اگر یہ اپنے آپ کو مریض کہیں تو مجھے تو یہ سب مریض لگتے ہیں۔ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ جو بات کر رہی ہیں میں نے انہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ ہسپتالوں میں تمام پروفیسرز صاحبان اپنے ٹائم پر OPDs میں آتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر اُن کی کوئی اور اہم مصروفیات ہوں تو وہ ادارے کو inform کرتے ہیں کہ ہم اس وجہ سے نہیں آ پا رہے اور وہ پھر بھی on call available ہوتے ہیں۔ اُن کا OPD کا ایک دن ہوتا ہے لیکن وہ اُس کے علاوہ بھی on call ہوتے ہیں اُنہیں جب بھی call کریں وہ آ کر مریضوں کو چیک کر لیتے ہیں۔ یہ ڈاکٹرز کے پاس پرائیویٹ جا کر نہ چیک کرائیں، یہ OPDs میں جا کر فری چیک کرائیں۔ ہم تو انہیں کھلی دعوت دیتے ہیں ہم ان کے لئے دن رات ہسپتال بنا رہے ہیں ہم نے ہسپتالوں سے پورا لاہور شہر بھر دیا ہے۔ یہ VIP culture سے باہر نکلیں، پرائیویٹ ہسپتالوں میں نہ جائیں اور عوام کے ساتھ مل کر خود OPDs میں چیک کرائیں میں ensure کروں گا کہ وہاں پر ان کا علاج ٹھیک ہو۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! مجھے معزز ممبر ڈاکٹر فرزانہ نذیر کی بات پر بہت افسوس ہے کہ وہ غریب عوام کا نہیں سوچ رہیں۔ یہ وہ عوام ہے جنہوں نے پاکسان میں علاج کرانا ہے انہوں نے انگلینڈ میں جا کر علاج نہیں کرانا، ہم اُن کے لئے بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے امیر لوگ تو یہ فیس ادا کر سکتے ہیں لیکن غریب لوگوں کے لئے بڑے مسائل ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ہر بندے کے لئے سرکاری ہسپتال موجود ہے اور وہاں سے وہ روز علاج کرا رہے ہیں۔ یہ لوگ جو ہزاروں روپے فیس دے کر پرائیویٹ علاج کراتے ہیں یہ لگژری میں آتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لوگ تشریف رکھیں، آپ ایسا نہ کریں.Have Order please, order please your seats.جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جب 2017-18 کی ADP مرتب ہو رہی تھی [**********] آج یہ ایوان میں آ کر صحت عامہ کی بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ Be care full آپ ایسی بات نہ کریں۔ جن کا سوال ہے میں نے اُن کو ٹائم دیا ہے۔ محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔ (قطع کلامیاں) Order please. Order on both sides.جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس وقت معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کٹ موشن کی طرف refer کیا ہے۔ کٹ موشن اسمبلی کے Rules and Procedures کا حصہ ہے اگر یہ اُس کے اوپر اعتراض کر رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ اسمبلی کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کوئی اعتراض نہیں کرتا کیونکہ یہ آپ کا اختیار ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اُن کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ ایک procedure ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جب یہ کہتے ہیں کہ پنجاب حکومت ہیلتھ سیکٹر کو ایک روپیہ دے یہ non serious لوگ ہیں۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1563 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایسے بات نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اگر یہ serious ہوں اور یہ عام عوام کا سوچیں تو یہ دھرنا بازی کی سیاست کو ترک کر

دیں۔2014 میں چائنا کے صدر یہاں پر آ رہے تھے تو ان لوگوں نے دھرنے دے کر اُن کو نہ آنے دیا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ اُن کا right ہے وہ اپنی right exercise کر سکتے ہیں۔ Order Order please. please. نہیں، یہ طریقہ نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایسا نہ کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ کٹ موشن دیں گے کیونکہ کٹ موشن دینا ان کا حق ہے۔ محترمہ! تشریف رکھیں Have your seat.(قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! cut motion دینا آپ کا حق ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے تقریر کی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! You should be very careful اس قسم کی بات کرنا آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ ان کو سمجھائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں ان کو سمجھا رہا ہوں۔(قطع کلامیاں)

Order please. Order in the House. پارلیمانی سیکرٹری! کٹ موشن دینا ان کا حق ہے۔ آپ کے لئے ایسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم ان کے غیر پارلیمانی روّیے کے خلاف ایوان سے بائیکاٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کروا دیا ہے۔ میں نے نوٹس لیا ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کا روّیہ غیر جمہوری اور غیر پارلیمانی ہے۔ انہوں نے یہاں پر اپوزیشن کے بارے میں تابڑ توڑ غلط قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ہم اس روّیے کے خلاف بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے۔)

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔ آپ آ جائیں۔ وزیر سپیشل ایجوکیشن چودھری محمد شفیق، وزیر انڈسٹری شیخ علاؤالدین اور پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جائیں اور ممبران حزب اختلاف کو اچھے طریقے سے منا کر ایوان میں واپس لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر سپیشل ایجوکیشن، چودھری محمد شفیق، وزیر انڈسٹری، شیخ علاؤالدین اور پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے لابی میں تشریف لے گئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لائے)

جناب سپیکر: Welcome back۔جی، شیخ صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران کی مہربانی ہے کہ وہ میری اور چودھری صاحب کی request پر ایوان میں واپس تشریف لائے ہیں لیکن ان کا گِلہ ہے کہ پارلیمانی روایات کے مد نظر الفاظ کی ادائیگی اور الفاظ کو ادا کرتے ہوئے language body پر اعتراض ہے کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اپوزیشن ہمارا حصہ ہے، جمہوریت کا حسن ہے، مجھے ان کا پورا regard ہے اور میں حکومت کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ آپ کے یا آپ کی leadership کے بارے میں کوئی ایسا لفظ ہم بولیں گے اور نہ ہی body language ایسی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کا شکر گزار ہوں کہ یہ واپس ایوان میں تشریف لائے ہیں اور ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں نے آپ کے تمام الفاظ جو آپ نے اس قسم کے ادا کئے ہیں وہ حذف کر دیئے ہیں۔ آپ بھی اپوزیشن کو ایوان میں واپس آنے پر welcome کریں۔ آپ نے اب کچھ اُلٹا نہیں بولنا۔ میں جو کہہ رہا ہوں وہ بات کرنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یقیناً جب وہ لوگوں کے حقوق کی بات کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں اور کس طرف جا رہے ہیں، یہاں کوئی اور بات ہو گی تو کیا پھر ٹھیک رہے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں معزز ممبران کو ایوان میں واپس آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بات یہاں سے شروع ہوئی تھی کہ جو لوگ ڈاکٹروں کے پاس privately جاتے ہیں تو ان سے زیادہ فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہم سب کو پتا ہے کہ سرکاری ہسپتال میں عوام کی اکثریت جاتی ہے کیونکہ 70 فیصد سے زیادہ عوام privately علاج afford نہیں کر سکتے۔ کوئی شخص ڈاکٹر کو privately خوشی سے نہیں دکھاتا بلکہ باامر مجبوری جب سرکاری ہسپتالوں میں اس کو مناسب توجہ نہیں ملتی یا اس کی تسلی نہیں ہوتی تو وہ مجبوراً private checkup کے لئے جاتا ہے۔ ہم سب کو یہ معلوم ہے اس میں کوئی سیاست نہیں ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس سے کسی کی تضحیک ہو۔ ڈاکٹر صاحبہ کا بڑا valid ضمنی سوال تھا جس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ سوال یہ تھا کہ کیا پنجاب حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ private practice کرنے والے سپیشلائزڈ ڈاکٹروں کی ان کے تجربے اور qualification کی بنیاد پر فیس مقرر کی جائے؟ جس سے زیادہ نہ کوئی وصول کر سکے یہ ہمارا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس بارے میں ذرا تحمل سے بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ جب ان کو hire کیا جاتا ہے تو contract ہوتا ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم ان کو provision دیتے ہیں کہ گورنمنٹ کی نوکری کے علاوہ ان کے پاس جو وقت بچتا ہے اس میں اگر وہ private practice کرنا چاہیں تو یہ ان کا حق ہے۔

جناب سپیکر! بات فیس کے حوالے سے شروع ہوئی تھی۔ آپ بھی جانتے ہیں اور اس ایوان میں موجود تمام لوگ جانتے ہیں کہ یہ بڑا skilled طبقہ ہے۔ ہمارے ملک میں اس کی بہت کمی ہے۔ چند پروفیسر حضرات ہیں، ہم نے ان سے مستفید ہونا ہے نہ کہ ہم نے over burden کر کے ان کو بیمار کرنا ہے۔ وہ سرکاری setup میں اپنا وقت پورا کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہر انسان سے کمی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ کبھی وہ اپنے کام سے چھٹی کر سکتا ہے، ہر شعبہ میں کبھی کوئی فرد کام سے چھٹی کر لیتا ہے یا کسی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ وہ اس کے متعلق inform کرتے ہیں۔ صرف پروفیسر صاحبان نہیں، ان کے ساتھ جو اسسٹنٹ پروفیسر بھی ہیں ان میں اور پروفیسر صاحبان میں تجربے کا زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ وہ بھی ان کو ساتھ help کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کام ultimately چل رہا ہوتا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ آنے والے سالوں میں ہم health sector میں اس کو مزید promote کریں۔ آج سے پانچ سال پہلے جو حالات تھے وہ آج نہیں ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم کافی کٹھن راستہ طے کر چکے ہیں اور انشاءاللہ آگے مستقبل میں بھی آپ دیکھیں گے کہ بے شمار ہسپتال بنیں گے اور specialist cadre میں بھی اضافہ ہو گا کیونکہ بے شمار لوگ ہیں جو نیچے سے ترقی پاتے ہوئے اوپر آ رہے ہیں۔ ان کو شام میں private practice کی اجازت ہے تو انہوں نے اپنے تجربے اور قابلیت کی بنیاد پر فیس لینی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: ان سے بات کر کے فیس تھوڑی کم کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جو تین ہزار روپے سے زائد فیس لے رہے ہیں ان سے بات کی جا سکتی ہے باقی تین ہزار روپے تک ان کو کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا حکومت ان کی فیس regulate کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ ڈاکٹر فیس تو دس ہزار روپے تک بھی لے رہے ہیں۔ کیا عام آدمی کی جس کی سرکاری ہسپتال میں کسی وجہ سے تسلی نہیں ہوتی تو کیا یہ ان کے لئے ڈاکٹروں کی فیسوں کو regulate

کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ ڈاکٹروں کو فیس کے حوالے سے frame یا table دے دیا جائے یا وہ اپنی مرضی کے مطابق فیس وصول کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! سیکرٹری ہیلتھ افسران کی گیلری میں بیٹھے ہیں۔ اس حوالے سے میں انہیں یہ ضرور کہوں گا کہ سارے ڈاکٹروں کو بلائیں اور کوشش کریں کہ ان کو یہ سمجھائیں کہ وہ اپنی فیس مناسب رکھیں تاکہ شام کو بھی لوگ ان کے تجربے سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر: Sympathetic consideration چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

* 9643: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر قائم ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکول اور دیگر ادارے ہیں ان کے نام اور وہ کس کس قصبہ / شہر میں ہیں نیز ان میں کتنے بچے زیر تعلیم سکول وار ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کو حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

(د) ان سکولوں کے سال 18-2017 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کا کوئی دفتر قائم نہ ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب کے کل سات ادارے کام کر رہے ہیں ان سات اداروں کے نام و پتاجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز ان اداروں میں کل 794 بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں زیرِ تعلیم طالب علموں کو حکومت پنجاب کی طرف سے درج ذیل سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ پہلی جماعت سے بی اے تک مفت تعلیم
2۔ مفت پک اینڈ ڈراپ
3۔ مفت یونیفارم (سال میں تین مرتبہ)
4۔ 800 روپے ماہانہ وظیفہ۔
5۔ بریل کتب کی مفت فراہمی۔
6۔ خوراک کی مفت فراہمی۔
(ہاسٹل میں رہائش پذیر متاثرہ سماعت اور بصارت سے محروم بچوں کے لئے)
7۔ سپیچ تھراپی کی سہولت
8۔ ووکیشنل ٹریننگ نصابی سرگرمیاں اور کھیلوں کی سہولت
9۔ جسمانی معذور طلباء کو ویل چیئر کی مفت فراہمی
10۔ فری میڈیکل چیک اپ و سماعت جانچ کروانے کی سہولت
11۔ سماعت سے محرم بچوں کو آلہ سماعت کی مفت فراہمی

(د) ضلع گجرات میں محکمہ خصوصی تعلیم کے قائم سات اداروں کو مالی سال 18-2017 میں سیلری اور نان سیلری بجٹ -/8,45,87,642 مہیا کیا گیا ہے جس میں سے کل اخراجات -/3,62,46,028 ہو چکے ہیں۔ ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان سکولوں میں ٹیچرز اور نان ٹیچرز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 186 ہے جن میں سے 110 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے اور 76 اسامیاں خالی ہیں۔ ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ نے پنجاب پبلک

سروس کمیشن کو288پوسٹوں کے لئےrequisition بھیج دی ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات موصول ہونے کے بعد جلد ہی ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میرے سوال کے جز(د)میں انہوں نے تمام اداروں کے اخراجات کی تفصیل دی ہوئی ہے اور انہوں نے جو جز(ب)کے ساتھ annexure کا نمبر6دیا ہے اس کو اگر یہ دیکھ لیں تو اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول آف سپیشل ایجوکیشن کے آگے انہوں نے اس سکول کاsanction budget لکھا ہوا ہے لیکن اس کے اخراجات نہیں لکھے ہوئے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!شکریہ۔یہ ایک نیا ادارہ بنا ہے اور یہ نامکمل ہے اس وجہ سے وہاں اخراجات nil لکھے گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اس کے لئے بجٹ تو رکھا ہوا ہے۔اس ادارے کو ہم نے گرلز اور بوائز دو حصوں میں تقسیم کیا ہے لہٰذا اس کو ہم jointly چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ہمارے دوسرے ادارے کے اخراجات مشترکہ آ رہے ہیں وہ ہم نے درج کئے ہوئے ہیں اور وہ ہم نے show کئے ہیں کہ یہ اخراجات ہیں۔اگر ہمارے پاس اخراجات نہیں ہوئے تو وہ ہم نے show کیا ہے کہ ہمارے اخراجات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!وہاں انہوں نے جو سٹوڈنٹس کی تعداد دی ہے وہ104ہے اور جواب میں اخراجات کے بارے میں فروری تک کا بتایا گیا ہے۔اگر وہاں104بچے پڑھ رہے ہیں تو یہاں یہ تینوں خانے خالی ہیں پھر انہوں نے اپنے ٹوٹل اخراجات بھی نیچے دیئے ہیں اور یہ اخراجات ٹوٹل میں بھی شامل نہیں ہیں لہٰذا یہ جواب بالکل نامکمل ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہم نے اس ادارے کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے جو نئے ادارے کی بلڈنگ بن رہی ہے یا اس کے اخراجات اگر نہیں ہو رہے تو ہم نے نہیں لکھے دوسرے ادارے میں اخراجات ہو رہے ہیں جن کو ہم jointly چلا رہے ہیں ان کی ہم نے بسوں کا system اور stock بھی jointly رکھا ہوا ہے لہٰذا جب اخراجات ہوں گے تو ہم

انشاءاللہ تعالیٰ وہ بھی بتا دیں گے کہ اخراجات ہو رہے ہیں۔ اگر اخراجات نہیں کرتے تو آپ دوسرے سیکٹر میں دیکھ لیں کہ وہاں پر اخراجات موجود ہیں نا۔ ہمارا کام سسٹم کو لے کر چلنا ہے ہم نے کوئی فضول خرچیاں تو نہیں کرنی کہ ہم نے زیادہ اخراجات ضرور show کرنے ہیں لہٰذا جہاں پر اخراجات ہو رہے ہیں وہ ہم نے show کئے ہیں۔ ہم نے per month per year budget بھی بتایا ہے اور فروری تک جتنا پیسا خرچ ہوا ہے وہ بھی ہم نے آپ کو بتایا ہے ہم نے ہر چیز آپ کے سامنے رکھ دی ہے اور کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھی کہ کوئی ابہام پیدا ہو۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم عجیب بحث میں پڑ جاتے ہیں جو ہماری خامیاں ہیں ہمیں مان لینی چاہئیں۔ وہاں ادارے میں سٹوڈنٹس کا بھی بتا دیا ہے اور ادارہ چل بھی رہا ہے اور سب کے اخراجات دیئے ہوئے ہیں لیکن یہ تین خانے خالی چھوڑے ہوئے ہیں یہ اپنی غلطی مان لیں کیونکہ یہ آپ کے سامنے ریکارڈ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ صفحہ نمبر بتا دیں کہ کون سا صفحہ ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ویسے نہیں کوئی ضمنی سوال کرتا ہوں۔ اب یہ باقی اداروں کی بات کر رہے ہیں جبکہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے department wise expenditure بتائیں۔ اگر یہ اس کا جواب نہیں دے سکے تو وہ بات کریں اس طرح بات نہ کریں کہ ہم نے جواب دیا ہوا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ اس بات کو منوانا چاہتے ہیں کہ یہ ہمارا fault ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہم نے جو رپورٹ تیار کی ہے اور انفارمیشن دی ہے وہ صحیح ہے اس میں ایک روپے کا فرق نہیں ہے۔ ہم نے سٹوڈنٹس، تعداد، سٹاف اور نہ ہی اخراجات کے بارے میں کوئی چیز چھپائی ہے۔ یہ ساری چیزیں آپ کے سامنے ہیں پھر یہ ہم سے کون سی ایسی چیز منوانا چاہتے ہیں۔ ہمارا کام سسٹم کو چلانا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ کیا ادارے چل رہے ہیں، کیا اخراجات صحیح طریقے سے ہو رہے ہیں کیا اس میں کوئی embezzlement تو نہیں ہو رہی تو یہ آپ کی اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو دُور کریں لہٰذا ہم تو پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جو بھی انفارمیشن ہے وہ آپ تک پہنچائی جائے۔

اس میں کون سی ایسی بات ہے کہ اگر ہم نے کہا ہے کہ یہ joint ادارہ ہے، نیا بنا ہے تو وہاں اخراجات نہیں ہو رہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ join چلے۔ ہم نے اس ادارے کی buses بھی joint رکھی ہوئی ہیں وہ بچوں کو لے کر آتی ہیں اور وہاں بچوں کی اتنی تعداد ہے لہٰذا ایسی کوئی بات نہیں ہے جو کہ ہم آپ سے چھپا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ papers آپ کے سامنے ہیں میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ یہ آپ دیکھ لیں کہ جو بات ریکارڈ میں آجائے وہ باتوں سے درست نہیں ہو سکتی یہ تو ریکارڈ کی بات ہے جو کچھ ریکارڈ میں موجود ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن: (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ ریکارڈ میں ہم نے ہر سکول کا نام، سکول میں بچوں کی تعداد، اور اس ادارے کا بجٹ لکھا ہے اور جو اخراجات ہوئے ہیں وہ لکھے ہیں اور جو balance ہمارے پاس موجود ہے وہ ہم نے بھی لکھا ہے، اس ادارے میں کتنی seats ہیں اور کتنی vacant ہیں لہٰذا ہم نے تو جو انفارمیشن انہوں نے نہیں مانگی وہ بھی دے دی ہے اور اب یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ آپ نے خالی جگہ کیوں چھوڑی ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو جواب انہوں نے دیئے ہیں وہ نامکمل ہیں یہ بات میں نے پوچھی ہی نہیں۔ میرا کوئی نیا ضمنی سوال نہیں ہے۔ انہوں نے جو چارٹ دیا ہے اس میں ان کی غلطی ہے تو یہ مان لیں کہ اس کا جواب نامکمل ہے اور یہ محکمے سے اس کا مکمل جواب لے کر دے دیں گے تو میں چُپ کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ صفحہ نمبر 9 پر (b) دیکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں کوئی بحث نہیں کرتا یہ آپ کے سامنے چارٹ ہے۔ میں اُٹھ کر فضول بات کرنے والا نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ 6 نمبر پر سکول ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے colleague کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ یہ بہتر سمجھتے ہیں لیکن ہمارے پاس جو صحیح انفارمیشن ہے وہ ہم نے ان کو مہیا کی ہے اور ہم نے ان سے کوئی چیز نہیں چھپائی ہے۔ میں نے جب کہا ہے کہ ہم اداروں کو دو حصوں میں تقسیم کر رہے ہیں اور جو نئی بلڈنگ بن رہی ہے اس کے اخراجات ہمارے پاس نہیں آئے چونکہ ہم ایک ہی ادارے میں یہ سارے معاملات چلا رہے ہیں ان کی بسیں اور اخراجات بھی مشترکہ ہیں۔ اگر یہ کسی جگہ پر کوئی کمی محسوس کرتے ہیں تو میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور اس مسئلے کو بھی حل کر لیں گے۔ ہمارا ایسا مسئلہ نہیں ہے ہم نے اداروں کو چلانا ہے اگر آپ کہیں گے تو ہم وہاں آپ کے پاس آجائیں گے وہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے ادارے میں چلے جائیں گے لہٰذا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! اس میں کمیٹی کیا کرے گی؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا تو کام ہے ہر چیز آپ کے سامنے رکھ دینا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے خود بھی دیکھ لیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ادھر آکر بھی اس کو ٹھیک کرنے کے لئے تیار ہوں تو یہ ان کی مہربانی ہے، بس ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے دفاتر، سکول اور ملازمین کی تعداد کی تفصیل

*9656: میاں طارق محمود: کیاوزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے دفاتر اور سکول کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) اس ضلع میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں طالب علموں کو کیا کیا مراعات دی جاتی ہیں؟

(ہ) دو سالوں کے دوران طالب علموں کو جو جو سہولیات دی گئی ہیں ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(و) حکومت اس ضلع کے کس کس قصبہ / شہر میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب کے کل سات ادارے کام کر رہے ہیں ان سات اداروں کے نام و پتاجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ خصوصی تعلیم کے سات اداروں میں کل 110 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 54 اور 56 نان ٹیچنگ سٹاف کے ملازمین تعنیات ہیں ۔ یہ ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں قائم محکمہ خصوصی تعلیم کے سات اداروں کو مالی سال برائے 2017-18 میں۔/84,587,642 کی رقم فراہم کی گئی۔ ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سکولوں میں زیرِ تعلیم طالب علموں کو حکومت پنجاب کی طرف سے درج ذیل مراعات مفت فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ پہلی جماعت سے بی اے تک مفت تعلیم
2۔ مفت پک اینڈ ڈراپ
3۔ مفت یونیفارم (سال میں تین مرتبہ)
4۔ 800روپے ماہانہ وظیفہ۔
5۔ بریل کتب کی مفت فراہمی۔
6۔ خوراک کی مفت فراہمی۔
(ہاسٹل میں رہائش پذیر متاثرہ سماعت اور بصارت سے محروم بچوں کے لئے)
7۔ سپیچ تھراپی کی سہولت
8۔ ووکیشنل ٹریننگ نصابی سرگرمیاں اور کھیلوں کی سہولت
9۔ جسمانی معذور طلباء کو ویل چیئر کی مفت فراہمی
10۔ فری میڈیکل چیک اپ و سماعت جانچ کروانے کی سہولت
12۔ سماعت سے محروم بچوں کو آلہ سماعت کی مفت فراہمی

(ہ) مالی سال برائے 18-2016 میں خصوصی بچوں کو دی جانے والی سہولیات جن میں یونیفارم، پک اینڈ ڈراپ اور ماہانہ وظیفہ شامل ہیں کی مد میں خرچ ہونے والی رقم۔/1,68,24,388 ہے۔ تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) حکومت پنجاب محکمہ خصوصی تعلیم ضلع گجرات کی تحصیل جلال پور جٹاں میں ایک نیا سپیشل ایجوکیشن سنٹر مالی سال 19-2018 میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (د) میں لکھا ہے کہ ان سکولوں میں زیرِ تعلیم طالب علموں کو حکومت پنجاب کی طرف سے درج ذیل مراعات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپیشل بچے جو سکول پڑھنے نہیں جاتے جن کے ماں باپ غریب ہیں اور وہ بچے گھروں میں

ہی رہ جاتے ہیں کیا حکومت کوئی باقاعدہ سروے کر کے ان بچوں کو بھی سکول تک لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیوں نہیں ارادہ رکھتے وہ ضرور ارادہ رکھتے ہوں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن: (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میاں صاحب کا ماشاءاللہ بہت اچھا ضمنی سوال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بھی اس چیز کو محسوس کر رہے ہیں کہ ہم اپنے تمام districts میں سپیشل بچوں کے لئے سروے کروائیں۔ ہم نے یہ تجویز کر رکھا ہے اور ہم نے ایک دو اضلاع میں سروے کروانا بھی شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری ایڈمنسٹریشن آپ کی لوکل انتظامیہ سے مل کر ہر صورت ہر ڈسٹرکٹ کا سروے کریں گے کہ کتنے ہمارے بچے اس علاقے میں disable اور سپیشل ہیں۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم پوری کوشش کریں گے۔

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

وزیر سپیشل ایجوکیشن: (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں نے بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیل

*6968:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں تین سو بستر پر مشتمل بچوں کی بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کا منصوبہ کس مرحلہ میں ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے لئے کتنی زمین کہاں پر لی گئی ہے؟

(ج) کیا اس منصوبہ میں ہر قسم کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی بھی شامل کی گئی ہے اور جواب اثبات میں ہے تو ہر کیٹیگری کے سٹاف کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ کتنی رہائش گاہیں تعمیر ہوں گی؟

(د) کیا مالی سال16-2015میں اس منصوبہ کے لئے کوئی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چلڈرن ہسپتال بہاولپور کا495بستروں پر مشتمل منصوبہ کے لئےCommittee Economic of National Council نے اپنی میٹنگ2017-07-10کو 5008.576 ملین روپے کی لاگت سے اس سکیم کی منظوری دے دی ہے۔اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کی گئی ہے جس میںfeasibility study اور کوریا کے اشتراک سے ہسپتال بنانے کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبے کے لئے زمین تقریباً28 ایکڑ جھانگی والا روڈ نزد سول ہسپتال جو کہ محکمہ صحت کے نام ہے مختص کر دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل رہائش گاہیں فیز2میں اس منصوبہ کے لئے شامل ہیں۔

سکیل نمبر20	06
03بیڈ فیملی فلیٹس16فلیٹس گراؤنڈ فلور2بلاک	
02بیڈ فیملی فلیٹس گراؤنڈ فلور تا سیکنڈ فلور	4بلاک
سکیل نمبر1تا10(4منزلہ)	2بلاک

(د) مالی سال16-2015میں اس منصوبہ کے لئے80ملین(برائے تعمیر عمارت)رقم مختص کی گئی تھی۔17-2016میں19ملین کی رقم مختص کی گئی۔

پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلہ کے مسئلہ سے متعلقہ تفصیلات

*8233:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائز ڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے قیام کی منظوری 18ویں آئینی ترمیم کے بعد پنجاب حکومت دیتی ہے اور متعلقہ دیگر معاملات کو دیکھنے کی ذمہ دار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج فی طالبعلم لاکھوں روپے داخلہ فیس وصول کرتے ہیں اورآف دی ریکارڈdonation کے نام پر بھی فی طالب علم لاکھوں روپے وصول کرتے ہیں جس کی کوئی رسید بھی نہیں دیتے؟

(ج) ان معاملات کو حکومت ریگولیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں کوئی پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے قیام کی منظوری کا طریق کار PMDC نے وضع کر رکھا ہے۔ ان ضوابط کے مطابق کوئی بھی پرائیویٹ میڈیکل کالج رجسٹریشن کے لئے وفاقی حکومت کو درخواست دیتا ہے۔ وفاقی حکومت PMDC کو درخواست بھجواتی ہے۔ PMDC اپنی ٹیم کے ذریعے میڈیکل کالج کا معائنہ کراتی ہے اگر پرائیویٹ میڈیکل کالج معیار پر پورا اترتا ہے تو اس کی رجسٹریشن کی سفارش کی جاتی ہے۔

(ب) پرائیویٹ میڈیکل کالج PMDC کے ضوابط کے مطابق ہر MBBS طالب علم سے -/642000 روپے ٹیوشن فیس وصول کر سکتے ہیں۔ تاہم پریس میں اس قسم کی خبریں آتی ہیں کہ طالب علموں سے اضافی فیس اور donation بھی وصول کی جاتی ہیں سپریم کورٹ نے ان خبروں کا suo moto نوٹس لیا ہوا ہے۔ اور تمام پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو پابند کیا ہے کہ وہ کسی بھی طالب علم سے اضافی فیس وصول نہ کریں۔ سپریم کورٹ نے پرائیوٹ میڈیکل کالجز کی فیس کے تعین کے لئے کمیٹی بھی تشکیل دی ہے۔

(ج) 27۔ اکتوبر2016 کو پی ایم ڈی سی نے ایم بی بی ایس /بی ڈی ایس کے داخلوں کے لئے نئے ضوابط 2016 جاری کئے ۔ جن کے تحت پرائیویٹ میڈیکل اینڈ ڈنٹل کالجز کے داخلے centerlized کر دیئے گئے اس مقصد کے لئے صوبائی سطح پر ایڈمیشن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا سربراہ صوبائی سیکرٹری صحت ہے۔ حکومت پنجاب نے ان ضوابط پر عمل درآمد کے لئے اشتہار دیا اور درخواستیں موصول کیں تاہم پرائیویٹ میڈیکل کالجز یہ معاملہ لاہور ہائی کورٹ میں لے کر گئے ۔ معزز عدالت نے نئے ضوابط 2016 پر عملدرآمد روک دیا اور اس وقت یہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کے آئی سی یو وارڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8917:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

قائداعظم میڈیکل کالج سے ملحقہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں 30 بستروں پر مشتمل ICU وارڈ کس مالی سال میں تعمیر کے لئے منظور ہوا، کب تعمیر شروع ہوئی اور کب تعمیر مکمل ہوگئی، کیا یہ operative ہو گیا ہے اگر نہیں ہوا تو کن وجوہات کی بناء پر تاحال operative نہ ہو سکا، کون کون سے آلات اس وارڈ کے لئے کب خرید کئے گئے اور وہ اب کس حالت میں ہیں نیز کب تک حکومت SNE کے تحت اس کو چلانے کے لئے عملہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

30 بیڈڈ ICU وارڈ 2008۔11۔06 میں منظور ہوا اور اس کی تعمیر 2009۔02۔26 کو شروع ہوئی اور اس کی تعمیر 2017۔06۔30 کو مکمل ہوئی۔ اس کی تاخیر کی وجہ 10-2009 میں فنڈ lapse ہونا تھی۔ مزید یہ کہ اگلے تین سال میں یہ سکیم 11-2010 تا 13-2012 کی ADP میں reflect نہیں ہوئی اور نہ ہی فنڈ مہیا کئے گئے ۔ یہ سکیم ADP میں دوبارہ

2013-14 میں include ہوئی مزید HVAC کی وجہ سے سکیم بار بار revise ہوئی جس کی وجہ سے سکیم operative نہ ہو سکی۔

ICU کے تمام آلات خریدے جا چکے ہیں اور موقع پہ موجود ہیں۔ جن کی انسٹالیشن ہو چکی ہے جبکہ 6۔فروری 2018 میں ICU کے 10 بستروں پر مشتمل ایک (Bay) کو فنکشنل کر دیا گیا ہے۔

مورخہ 2017-05-02 کو 135 سیٹوں کی SNE منظور ہوئی، مزید 33 سیٹوں کی سمری وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظور ہو گئی ہے۔ مزید بر آں سٹینڈنگ کمیٹی کیبنٹ برائے فنانس اور ڈویلپمنٹ کی منظوری کے لئے ارسال کر دی گئی ہے۔ ان کی منظوری کے بعد لیٹر ارسال کر دیا جائے گا۔

لاہور میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی مشینری کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9043: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں خراب مشینری کو ٹھیک کروانے کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سرکاری ہسپتالوں میں آئے روز خراب مشینری ٹھیک نہ ہونے پر قیمتی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ ہسپتالوں میں خراب مشینری کو ڑا کرکٹ کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے اگر ہاں تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں خراب مشینری کو ٹھیک کروانے کے لئے حکومت نے بڑا واضع طریق کار وضع کیا ہوا ہے۔ جو کمپنی ہسپتالوں کو مشینری فراہم کرتی ہے۔ وہ اپنی وارنٹی کے مطابق حسب ضرورت مشین کی دیکھ بھال کرتی ہے اور اسے چالو حالت میں رکھنے

کی ذمہ دار ہوتی ہے اگر اس کی وارنٹی کا دورانیہ ختم ہو گیا ہو تو پھر بذریعہ اشتہار متعلقہ کمپنی / فرم سے یا دیگر کمپنی / فرم سے سالانہ بنیادوں پر مشینوں کو ٹھیکہ دے کر ٹھیک کروایا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ اس وقت پنجاب کے تمام تر ٹیچنگ ہسپتالوں میں بائیو میڈیکل انجینئرز تعینات ہیں جو کہ خراب مشینری کو اپنی نگرانی میں فوری مرمت کرتے ہیں۔ مزید برآں چونکہ مشینوں کے پرزے عموعی طور پر صرف مشین بنانے والی کمپنی کے پاس موجود ہوتے ہیں اس لئے بعض اوقات بیرون ملک سے بھی پرزوں کی درآمد کی جاتی ہے جس کے لئے ایک سے دو ہفتے کا دورانیہ درکار ہوتا ہے۔

(ج) یہ بات قطعی طور پر بے بنیاد ہے کہ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کی خراب مشینری کو ڑا کرکٹ کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔ درحقیقت مشینوں کی دیکھ بھال اور مرمت کا باقاعدہ طریق کار وضع کیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے 2017 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بائیو میڈیکل انجینئرز کی 86 سیٹوں کا اشتہار دیا تھا جس میں سے 137 انجینئرز کامیاب ہوئے جو اس وقت مختلف ہسپتالوں میں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

مزید برآں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے 18-2017 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے 50 سیٹوں کا اشتہار دیا تھا جس پر 46 بائیو میڈیکل انجینئرز کو پنجاب پبلک سروس کمیشن نے کامیاب قرار دیا ہے جو کہ جلد ہی ہسپتالوں میں تعینات کر دیئے جائیں گے۔

گجرات شہر اور پی پی۔111 میں سپیشل ایجوکیشن کے دفاتر اور ان کی تفصیل

*9657: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر اور پی پی۔111 میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان اداروں میں بچوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کی بلڈنگ کتنے کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں۔ خالی اسامیاں کب پُر کی جائیں گی؟

(د) ان کے پاس طالب علموں کے pick and drop کے لئے کتنی بسیں اور وین ہیں؟

(ہ) ان اداروں کی تمام سہولیات حکومت کب تک فراہم کرے گی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) گجرات شہر اور پی پی۔111 میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں زیرِ تعلیم بچوں کی تعداد 437 ہے اور ان اداروں کی بلڈنگز کتنے کتنے کمروں پر مشتمل ہیں تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گجرات شہر میں قائم سپیشل ایجوکیشن کے ان اداروں میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل ادارہ وار (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پُر شدہ اسامیوں کی تعداد:70

خالی اسامیوں کی تعداد:64

کل اسامیوں کی تعداد:134

مزید برآں، اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو 288 پوسٹوں کے لئے requisition بھیج دی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات موصول ہونے کے بعد جلد ہی ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ خصوصی تعلیم کے تمام اداروں میں بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی مفت سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ گجرات شہر میں قائم اداروں کے پاس کتنی کتنی بسیں اور ویگنیں ہیں تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع گجرات میں سپیشل بچوں کے اداروں میں تمام سہولیات موجود ہیں تاہم کسی بھی سہولت کی کمی کی نشاندہی کی صورت میں محکمہ فوری طور پر انتظام کرے گا۔

سرکاری ہسپتالوں میں خراب مشینری کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9045: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال، جناح، گنگا رام، چلڈرن، سروسز، جنرل ہسپتال میں الٹراساؤنڈ، ایکسرے مشین، سی ٹی سکین، ای سی جی، وینٹی لیٹرز، میمو گرامی، ایم آر آئی اور خون کے ٹیسٹ والی متعدد مشینیں اکثر خراب رہتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں خراب مشینری کو ٹھیک کرانے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے اس سے خراب پڑی پڑی مشینوں کی عمر پوری ہو جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں مشینوں کو ٹھیک کرنے کے لئے مینٹیٹینس، انٹی ریپیئر کا شعبہ ہی موجود نہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے سرکاری ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے پرنسپل صاحبان نے بائیو میڈیکل انجینئرز کے شعبے کی طرف توجہ نہ دی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ میو ہسپتال، جناح، گنگارام، چلڈرن، سرورسز، جنرل ہسپتال میں الٹراساؤنڈ، ایکسرے مشین، سی ٹی سکین، ای سی جی، وینٹی لیٹرز، میمو گرافی، ایم آر آئی اور خون کے ٹیسٹ والی متعدد مشینیں اکثر خراب رہتی ہیں جو کمپنی ہسپتالوں کو مشینری فراہم کرتی ہے۔ وہ اپنی وارنٹی کے مطابق حسب ضرورت مشین کی دیکھ بھال کرتی ہے اور اسے چالو حالت میں رکھنے کی ذمہ دار ہوتی ہے اگر اس کی وارنٹی کا دورانیہ ختم ہو گیا ہو تو پھر بذریعہ اشتہار متعلقہ کمپنی / فرم سے یا دیگر کمپنی / فرم سے سالانہ بنیادوں پر مشینوں کو ٹھیکہ دے کر ٹھیک کروایا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ خراب مشینوں کو ٹھیک کروانے کے لئے قانونی تقاضے پورے کرنا ضروری ہوتا ہے جس کا بروقت بندوبست کیا جاتا ہے۔ جو مشینیں ایک لاکھ روپے کے اندر ٹھیک ہو

جائیں ان کو فوری طور پر مرمت کروالیا جاتا ہے جبکہ مرمت کی رقم ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہو جائے تو اس کے لئے مروجہ قانون کے پیش نظر اخبار میں اشتہار دینا اور پیپرا کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے اور تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد مشینری کی مرمت کے احکامات جاری کئے جاتے ہیں۔ اہم مشینری جیسا کہ انجیوگرافی، سی ٹی سکین، لتھوٹریسی، ڈائیلسز یونٹس، ریڈیوتھراپی وغیرہ کو فعال رکھنے کے لئے مستند کمپنیوں کے ساتھ سالانہ کی بنیاد پر ریپیئر اینڈ مینٹینینس کا ٹھیکہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ان ہسپتالوں میں بائیو میڈیکل انجینئر تعینات ہیں جو کہ خراب مشینری کو اپنی نگرانی میں فوری مرمت کرواتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ سرکاری ہسپتالوں میں باقاعدہ بائیو میڈیکل انجینئرنگ کے شعبے موجود ہیں جو کہ 24 گھنٹے انتظامیہ کے زیر سایہ اپنی سروسز فراہم کر رہے ہیں۔

(د) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے ایم ایس صاحبان اور پرنسپل صاحب لاہور کے ان ہسپتالوں میں بائیو میڈیکل انجینئرز اور آلات کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر قسم کی مشینوں کو درست کر کے مریضوں کو سہولت بہم پہنچا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے باقاعدہ بائیو میڈیکل ورکشاپس بنائی گئی ہیں۔

مزید برآں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بائیو میڈیکل انجینئرز کی 86 سیٹیں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے advertise کی تھیں جس میں سے 37 انجینئر کامیاب ہوئے ہیں جو کہ مختلف ہسپتالوں میں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے، طالب علموں اور ٹیچرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9682: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے کتنے اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد اور ٹیچرز کی تعداد کتنی ہے، تفصیل ادارہ وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں کو سال2017-18 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(د) ان اداروں کی بلڈنگ کی پوزیشن ادارہ وار بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں کون کون سی ناکافی سہولیات ہیں اور کب تک یہ ناکافی سہولیات فراہم کر دی جائیں گی؟

(و) محکمہ ان اداروں میں سال2016-17 کے دوران کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل سات ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن، سکیم نمبر2 فرید ٹاؤن، ساہیوال۔
2. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولر نرز، راوی ٹاؤن، ساہیوال۔
3. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی بلائنڈ(Visual Impaired) طارق بن زیاد کالونی، ساہیوال۔
4. گورنمنٹ السا ہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر فار M.C طارق بن زیاد کالونی، ساہیوال۔
5. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، علی ٹاؤن چیچہ وطنی۔
6. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، فرید ٹاؤن، ساہیوال۔
7. گورنمنٹ سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن گرلز ساہیوال (زیر تکمیل)

(ب) ضلع ساہیوال میں قائم خصوصی تعلیم کے سات اداروں میں بچوں کی کل تعداد 678 ہے اور اساتذہ کی کل تعداد 62 ہے، ادارہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں کو مالی سال18-2017 کے دوران کل۔/8,11,61,800 کی رقم فراہم کی گئی۔ ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں کی بلڈنگ کی پوزیشن ادارہ وار (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں حکومت پنجاب کی طرف سے اعلان کردہ تمام سہولیات سپیشل بچوں کے اداروں میں موجود ہیں تاہم کسی بھی سہولت کی کمی کی نشاندہی کی صورت میں محکمہ فوری طور پر انتظام کرے گا۔

(و) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں17-2016 کے دوران جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کا نام، پتاجات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ فاطمہ جناح ڈینٹل انسٹیٹیوٹ کے بجٹ اور ملازمین کی تعداد کی تفصیل

*9077: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ فاطمہ جناح ڈینٹل انسٹیٹیوٹ جوبلی ٹاؤن لاہور کی تعمیر کب ہوئی تھی اس پر کتنی لاگت آئی تھی کیا اس کی تعمیر پر حکومت کے خزانہ سے رقم خرچ ہوئی؟

(ب) کیا یہ ڈینٹل انسٹیٹیوٹ چالو حالت میں ہے اگر ہاں تو اس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کے سال16-2015 اور17-2016 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ میں مشینری موجود ہے؟

(ہ) اس کی کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) حکومت کب تک اس کی مسنگ فسیلٹیز فراہم کرے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس پراجیکٹ کا پی سی ون 2007 میں منظور ہوا۔ پراجیکٹ سات حصوں پر مشتمل تھا جن میں سے پہلے حصہ admin block کی تعمیر مارچ 2008 میں شروع ہوئی جس کا Structure Grey 60 فیصد مکمل ہو چکا ہے جس پر 459.281 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) یہ انسٹیٹیوٹ ابھی چالو حالت میں نہیں ہے۔

(ج) 16۔2015 میں 5.215 ملین بجٹ ملا اور 2.387 ملین خرچ ہوا۔17۔2016 میں 3.848 ملین بجٹ ملا اور 3.071 ملین خرچ ہوا۔

(د) مشینری موجود نہیں ہے۔ تعمیر مکمل ہونے کے بعد خریدی جائے گی۔

(ہ) ابھی تعمیر مکمل نہیں ہے۔

(و) حکومت 19۔2018 میں پہلے package کی تعمیر مکمل کرنے اور چالو کرنے کے لئے بجٹ فراہم کرے گی۔

لاہور کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں ادویات کے لئے مختص کی گئی رقم اور ٹینڈر سے متعلقہ تفصیلات

*9309: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں سال 2013 سے آج تک ادویات کی فراہمی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی ادویات خریدی گئیں سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ادویات کی خریداری کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے گئے تو ان اخباروں کے نام اور تاریخ بتائی جائے؟

(ج) جن کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا اور جو کمپنیاں اہل قرار پائیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ہسپتال ہذا میں آج تک جتنی رقم ادویات کی خریداری کے لئے مختص کی گئی اور کتنی ادویات خریدی گئی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال14۔2013	70000000روپے	ادویات خرید	69992659روپے
مالی سال15۔2014	83000000روپے	ادویات خرید	75363201روپے
مالی سال16۔2015	80000000روپے	ادویات خرید	73733137روپے
مالی سال17۔2016	129903960روپے	ادویات خرید	122325909روپے
مالی سال18۔2017	15500000روپے	ادویات خرید	90000000روپے

(جاری ہے)

(ب) اگر ادویات کی خریداری کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے گئے تو ان اخباروں کے نام اور تاریخ بتائی جائے۔

ہسپتال ہذا میں ادویات کے خریداری کے لئے جو اشتہارات دیئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹینڈر14۔2013:

Daily Jang, Express Tribune dated 29-06-2013(IPL-6539)

ٹینڈر

Daily Nawa-e-Waqt dated27-03-2014,The News:2013-14(Re-Tender)
29-3-2015 (IPL-3406)

ٹینڈر

15 :2014۔Daily Nawa-e-Waqt dated 25-05-2014, Daily News dated 27-05-2014
Daily Khabrain dated 13-10-2014 Daily Nawa-e-waqt: 2014-15(Re-Tender) dated 13-11-2014 (IPL-14559(

ٹینڈر

Daily Express dated 07-06-2015, The News dated 09-06-2015:2015-16 (IPL-7671)

ٹینڈر

(Re-Tender)2015۔16 Daily Nawa-e-Waqt 14-01-2016:

ٹینڈر

2016-17Daily Time dated 07-07-2016, Daily Express dated02-07-2016:(IPL-8116)

ٹینڈر

:2016-17(Re-Tender))Daily Express dated 17-11-2016 (IPL-13774

ٹینڈر

2017-18 :Daily Express dated 17-06-2017 (IPL-8072)

(ج) جن کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیااور اہل قرار پائی ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سیالکوٹ کے ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*9567: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ شہر کے کس کس ہسپتال میں لیب، ایکسرے مشین اور دیگر کون کون سی مشینری برائے ٹیسٹ موجود ہے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریضIn doorاورOut doorمیں علاج کے لئے آتے ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں داخل ہونے والے مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں وینٹی لیٹر مشینیں کتنی ہیں اوران کی ضرورت کتنی وینٹی لیٹر مشین کی ہے؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں تمام ضروری سہولیات جلد از جلد فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں درج ذیل مشینری برائے ٹیسٹ موجود ہے۔
لیبارٹری موجود ہے جس میں تمام ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ ایکسرے مشین اور الٹراساونڈ مشین کی سہولت ہے۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں لیبارٹری وایکسرے والٹراساونڈ سے متعلقہ تمام مشینری موجود ہے۔

(ب) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

ہسپتال ہذا میں روزانہ تقریباًIndoor مریض300 اورOutdoor مریض1600 آتے ہیں اور ان کو ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں تقریباً2600 سے2800 مریض تشخیص کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ان میں100 سے150 مریض نئے داخل ہوتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

ہسپتال ہذا میں گائنی، بچوں کی سرجری، بچوں کی جنرل وارڈ، بچوں کی نرسری، بچوں کا انتہائی نگہداشت کا وارڈ موجود ہے۔ جہاں ہر قسم کے علاج بشمول آپریشن اور ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں موجود تمام سہولیات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

ہسپتال ہذا ایمرجنسی میں گیارہ بیڈز پر مشتمل ہے۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کی ایمرجنسی38 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ہ) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

ہسپتال ہذا میں 3 وینٹی لیٹر مشینیں موجود ہیں اور مزید 5 وینٹی لیٹر مشینیں اور سٹاف کی ضرورت ہے۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کی تفصیل:

اس وقت علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں 09 وینٹی لیٹر مشینیں موجود ہیں جن میں دو خراب ہیں اور مزید وینٹی لیٹر کی ضرورت نہ ہے۔

(و) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں missing facilities فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ IDAP کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے جس کی مالیت تقریباً 8۔ارب روپے ہے۔ یہ منصوبہ اگلے مالی سال 19۔2018 میں شامل کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

فیصل آباد: ایف آئی سی کا بجٹ اور مشینری خریدنے کی تفصیل

*9668: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایف آئی سی (فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی) کا سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران اس ہسپتال کے لئے کون کون سی طبی مشینری اور بیڈز کس کس کمپنی سے کتنی رقم سے خرید کئے گئے اور کن افسران کی نگرانی میں خرید کئے گئے؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا اس ہسپتال میں داخل ہونے والے دل کے مریضوں کے لئے ایمرجنسی کی تمام سہولیات ادویات، مشینری اور کارڈیک سرجری کی سہولیات موجود ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) 17-2016 کے لئے 1,165,153,000 کا بجٹ ہے۔ مدوار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

18۔2017 کے لئے1,527,815,000 کا بجٹ ہے۔ مدوار تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دو سالوں کے دوران طبی مشینری خریدی گئی ہے اس کی تفصیلAnnex-Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا میں اس وقت کل 1029 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر 449 اسامیاں خالی پڑی ہیں جن میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور سینئر ڈاکٹرز (پی ایم او اے ، اے پی ایم او، سینئر میڈیکل آفیسر) جن کی تقرری سپیشلائزڈ تعلیم اور پروموشن کی بنیاد پر ہوتی ہے بوجہ سپیشلائزڈ تعلیم یافتہ ڈاکٹرز کے اپلائی نہ کرنے کہ وجہ سے خالی پڑی ہیں اور دوسرے جانب سینئر ڈاکٹرز کی پروموشن پر ہوتی ہے۔ تاہم میڈیکل آفیسر کی ایڈہاک تعیناتی کے لئے دوبارہ درخواستیں طلب کی گئی ہیں اور بھرتی کا عمل جاری ہے تاہم پیرامیڈیکل سٹاف کی کچھ اسامیاں جن پر تقرری پروموشن کی بنیادپر ہوتی ہے۔ بوجہ ریفریشر کورس تشکیل نہ دیئے جانے کی وجہ سے خالی پڑی ہیں۔ جن کے پروگرام ڈائریکٹرDHDCاور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیلتھ فیصل آباد کو متعدد بار لکھا گیا ہے۔

(د) ادارہ ہذا میں داخل ہونے والے دل کے مریضوں کے لئے ایمرجنسی کی تمام ضروری ادویات، مشینری اور کارڈیک سرجری کی سہولیات موجود ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ملتان: کارڈیالوجی ہسپتال ملتان کی ٹی ایس سے متعلقہ تفصیلات

1011: پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارڈیالوجی ہسپتال ملتان کا ٹی ایس 95 کروڑ رقم کا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کا ٹی ایس راولپنڈی اور لاہور کے ٹھیکیداروں کی ملی بھگت سے ایک ارب تین کروڑ 53 لاکھ 83 ہزار روپے کا بھیجا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کرپشن پر تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چیف انجینئر (South) کی رپورٹ کے مطابق چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ADP سکیم نمبر 847 کا تخمینہ ایک ارب اکانوے کروڑ چورانوے لاکھ اور بیالیس ہزار لگایا گیا تھا جس میں کیپیٹل پورشن ایک ارب بیس کروڑ چوبیس لاکھ انتالیس ہزار روپے تھا جس کی منظوری PDWP سے ہوئی تھی۔

(ب) منظوری کے بعد محکمہ تعمیرات نے منظور شدہ نقشے میں کچھ ترمیم کیں جس کی بنیاد پر نیا تخمینہ 2۔ارب ایک کروڑ تینتیس لاکھ بتیس ہزار روپے لگایا گیا تھا جس میں کیپٹیل پورشن ایک ارب انتیس کروڑ تریسٹھ لاکھ چھہتر ہزار روپے ہے یہ نیا تخمینہ PDWP سے منظور ہو چکا ہے اس کی AA فنانس ڈیپارٹمنٹ سے تصدیق ہو چکی ہے۔

(ج) ترمیم شدہ تخمینہ کسی فرم کی مرضی سے نہیں بنایا گیا ہے۔ بلکہ پہلے سے منظور شدہ سکیم میں موجود کمیوں کو دور کیا گیا ہے۔

لاہور: کرکٹ میچ کھیلے جانے کے دوران عارضی ہسپتال کے قیام کے لئے جناح ہسپتال سے لائے گئے بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

1078: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان اور زمبابوے کے درمیان کھیلے جانے والے میچ کے دوران عارضی ہسپتال کے قیام کے لئے بیڈز جناح ہسپتال سے لائے گئے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے بیڈز جناح ہسپتال سے منتقل کئے گئے؟

(ج) کیا اس طرح کے میچز کے دوران بیڈز سرکاری ہسپتالوں سے لائے جاتے ہیں، ان کا الگ سے بندوبست کیوں نہیں کیا جاتا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ بیڈز جناح ہسپتال لاہور سے منتقل نہیں کئے گئے تھے بلکہ حکومت کی ہدایات پر عارضی ہسپتال کے لئے نئے بیڈز خریدے گئے۔

(ب) جواب اثبات میں نہیں ہے۔

(ج) یہ بیڈز سرکاری ہسپتال سے نہیں لائے گئے تھے بلکہ الگ بندوبست کیا گیا تھا۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں انجیو گرافی مشین کو چالو کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1327: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں مارچ 2014 میں انجیو گرافی مشین کا افتتاح ہوا تھا مگر ابھی تک سرجیکل بیک اپ کی سہولت فراہم نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی انجیو گرافی نہ کی جا رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سرجیکل بیک اپ کی سہولت فراہم کر دے گی، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مارچ2014 میں انجیو گرافی مشین کا ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں افتتاح کیا گیا۔ یہ مشین ڈاکٹر اطہر انصاری کارڈیالوجیسٹ USA نے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ کو بطور عطیہ دی تھی۔ یہ مشین پرانی اور فلپس کمپنی کی بنی ہوئی تھی جب اسے فلپس کمپنی پاکستان سے چیک کروایا گیا تو پتا چلا کہ یہ مشین خراب ہے اور ناقابل مرمت ہے۔

انجیو گرافی مشین کو چلانے کے لئے سرجیکل بیک اپ انتہائی ضروری ہے لیکن یہ فیسیلٹی ہسپتال میں تاحال موجود نہیں ہے۔

ایک NGO سٹیزن ہیلتھ کمیونٹی بورڈ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ نے رینٹ پر انجیو گرافی مشین مہیا کی جس پر چند مریضوں کی انجیو گرافی کی گئی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ مشین کے رینٹ کے لئے بجٹ مہیانہ کر سکی۔

مزید برآں مئی سال2014 میں ہیلتھ کیئر کمیشن پنجاب کی ٹیم نے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ کا دورہ کیا اور انجیو گرافی مشین کو مزید کام کرنے سے اس بنا پر روک دیا کہ ہسپتال میں کارڈیک سرجری کی بیک اپ کی سہولت موجود نہ ہے اور یوں یہ مشین واپس چلی گئی۔

(ب) یہ صحیح ہے کہ ہسپتال میں سرجیکل بیک اپ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی revamping مالی سال18-2017 میں ہو رہی ہے جس میں ایک عدد نئی انجیو گرافی مشین مع سرجیکل بیک اپ ہسپتال میں لگانے کی سکیم بن رہی ہے اور 18-2017 میں یہ سکیم حتمی شکل اختیار کر جائے گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ میں نے floor شیخ صاحب کو دیا ہے اور آپ سب نے اس بات کو سنا ہے۔

رہائشی اور کمرشل پراپرٹی ٹیکس میں جرمانوں کی معافی کا مطالبہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ معاملہ یہ چل رہا ہے کہ جب residential and

commercial پراپرٹی ٹیکس increase کیا گیا، چلیں یہ increase ہو گیا لیکن اُس پر جو اپیل ہوئی وہ بات آپ کو سن کر حیرانی ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحبہ ابھی تشریف رکھتی تھیں، کہاں گئی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا یہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ صاحبہ تشریف لے آئی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میری اُن سے بھی بات ہوئی تھی لیکن میں آج آپ کے علم میں بھی لانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑا alarming مسئلہ ہے جو کہ residential اور commercial بھی ہے۔ اب ہوا یہ کہ جب appeal effect ہوئی تو آپ کو سن کر بڑی حیرانی ہو گی کہ جو جرمانے کئے گئے تھے وہ معاف نہیں ہو رہے۔ فرض کیجئے ایک پراپرٹی ٹیکس ایک لاکھ روپے ہے تو اپیل کے بعد پچاس ہزار روپے رہ گئے لیکن ایک لاکھ روپے پر جو penalty لگی تھی وہ ابھی بھی قائم ہے۔ پوری دنیا میں یہ کہیں نہیں ہے حالانکہ انکم ٹیکس قانون، سیلز ٹیکس قانون اور ویلتھ ٹیکس قانون بھی یہ نہیں کہتا۔ فرض کیجئے ایک لاکھ روپیہ ٹیکس ہے جو 99 ہزار 99 روپے رہ گیا ہے تو ایک روپے کا اگر relief ملا ہے تو penalty will go یہ پکا اور بین الاقوامی قانون ہے۔

جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں وزیر خزانہ سے بھی بات ہوئی تھی جن سے میں نے یہ کہا تھا کہ میرے پاس چیمبر آف کامرس کے جو لوگ آتے ہیں میں اُن کو جواب نہیں دے سکتا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اس issue پر ایک کمیٹی بنائیں کیونکہ روزانہ کوئی نہ کوئی چیمبر آف کامرس کا نمائندہ اس سلسلے میں آ رہا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جب ہمیں appeal effect نہیں ملتا تو ہمیں penalty کیوں دی جائے؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں نے سنا نہیں کہ کیا issue ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ یہ اس طرح کرتے ہیں کہ ایک آرڈر میں یہ جاری کرتے ہیں اور ten time penalty لگا دیتے ہیں۔ شیخ صاحب نے جو کہا ہے اس کی واقعی ہم بھرپور support کرتے ہیں، اس پر ایک کمیٹی بننی چاہئے اور اس

issue کو ضرور دیکھنا چاہئے کیونکہ لوگوں کے ساتھ بہت ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے تاکہ اس کا بالکل fair سلسلہ بن جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ نے کہا تھا کہ سوالات کے بعد بات کرنے کی اجازت دیں گے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ آ گئی ہیں اور میں نے اُن سے بھی گزارش کی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ پہلے اس issue پر بات سن لیجئے کیونکہ میرے لئے یہ روزانہ کا مسئلہ ہے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی چیمبر آف کامرس کا نمائندہ میرے پاس آ کر بیٹھا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے بھی اسی point پر بولنا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اس کے بعد بات کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، فنانس منسٹر صاحبہ کو ذرا بات کرنے دیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب کی بات ابھی سنی ہے اور چیمبر میں یہ بات ہم نے پہلے بھی کہی تھی۔ میں نے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے سیکرٹری کو بھی بھیجا تھا جہاں پر بیٹھ کر معاملہ resolve کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب چونکہ بجٹ کا سلسلہ چل رہا ہے اور consultation پھر شروع کر رہے ہیں۔ اس کو ہم انشاءاللہ بالکل resolve کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! اس کو فوری حل کروائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ بڑا alarming مسئلہ ہے۔ آپ محترمہ سے یہ کہیں کہ اگلے دو چار دن میں بلا لیں۔ میں اِن کو internationally prove کروں گا کہ وہ غلط کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ہماری حکومت کے بارے میں غلط تاثرات جان بوجھ کر پھیلائے جا رہے ہیں۔ آپ بھی سمجھتے ہیں کیونکہ آپ بھی بہت بڑے ٹیکس گزار ہیں۔ جب ایک ٹیکس کی

demand ٹوٹ گئی چاہے ایک روپیہ ٹوٹی then penalty will go میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کر رہا ہوں جسے پورا ایوان سن رہا ہے اور میں اپنی بات کو گارنٹی سے کرتا ہوں کہ penalty will not sustained اگر main ٹیکس ٹوٹ گیا چاہے ایک پیسا ہی ٹوٹا ہے۔ یہ کیا کرتے ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اس کو ہم دیکھ لیں گے۔ ہم پری بجٹ کے context میں اگلے کچھ ہی دنوں میں انشاء اللہ اس معاملے کو دیکھ لیں گے۔ منسٹر صاحب اور باقی ممبران۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ بات دنوں کی بجائے مہینوں میں نہ چلی جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جس طرح آپ بات سمجھ گئے ہیں اس طرح منسٹر صاحبہ بھی سمجھ گئی ہیں۔ دراصل ہو یہ رہا ہے کہ جون آ رہا ہے جس کی وجہ سے جائیدادیں، دکانیں اور فیکٹریاں seal کر رہے ہیں۔ پہلے ہی ہمارا انڈسٹری اور بزنس کا بُرا حال ہے اس حوالے سے میں آپ سے کیا عرض کروں؟ میری عرض یہ ہے کہ اس پر فوری طور پر ان سے logical بات کرنی چاہئے کیونکہ بزنس کمیونٹی قطعاً کوئی relief نہیں مانگ رہی۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پھر یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ بزنس کمیونٹی کی سہولت کے لئے ہم نے بڑی پیشرفت کی ہے۔ یہ ہمارے ایجنڈے پر ہے اور ہم نے ایک آدھ چیز پر نہیں بلکہ کافی سہولیات دی ہیں۔ ہم نے چیمبرز آف کامرس کے پاس خود جا کر پوچھا ہے کہ آپ کو کون کون سی مشکلات درپیش ہیں؟ ہم نے one portal one window جیسی بہت سی سہولیات اُن کے ساتھ مل کر اُن کو دی ہیں اور الحمدللہ عنقریب ہم e-payment بھی شروع کر رہے ہیں لہٰذا یہ چھوٹی موٹی چیزیں چلتی رہتی ہیں۔ ہم اُن سے اُن کی مشکلات خود جا کر دروازے پر بیٹھ کر پوچھتے ہیں تو یہ بھی ہم نے ہی شروع کیا ہے۔ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اس پر مزید بات کر لیں اور ابھی بجٹ کا زمانہ چل رہا ہے اس لئے pending چیزوں کو ہم resolve کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ!میرے خیال میں آپ ایسے کریں کہ اسی ہفتے میں اس کے متعلق میٹنگ کر کے اس معاملے کو resolve کرائیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!میں انشاءاللہ اس معاملے کو resolve کرواؤں گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!آپ اپنے اس ایوان کی کمیٹی کو مضبوط کریں اور اس معاملے کو فنانس کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ اس طرح آپ کے ایوان کے وقار میں اضافہ ہو گا۔ سٹینڈنگ کمیٹی فنانس کو یہ معاملہ refer کریں وہ کس لئے بنائی جاتی ہے،وہ اسی مقصد کے لئے بنائی جاتی ہے تا کہ ہمارے مسائل سنے جائیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب!اس میں زیادہ وقت لگے گا پھر آپ شکوہ کریں گے۔ میں وزیر خزانہ صاحبہ کو کہہ رہا ہوں کہ اسی ہفتے میں یہ مسئلہ حل کر دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس سے آپ کے ایوان کی عزت بڑھے گی۔ آپ ان کو ایوان میں بلائیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!یہ urgent matter ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!یہ ایوان کی کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر: اگر فنانس کمیٹی کے سپرد کریں گے تو اس کو دو ماہ لگ جائیں گے اور وقت زیادہ لگے گا۔ میں دیکھتا ہوں اگر آپ کی بات مناسب ہوئی۔

بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کے ساتھ سفارتی آداب کے خلاف سلوک پر آؤٹ آف ٹرن قرارداد ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!شیخ علاؤالدین نے جو بات کی ہے وہ genuine complaint ہے اور جیسے محترمہ وزیر خزانہ نے کہا ہے تو یہ جلد از جلد مسئلہ حل ہونا چاہئے۔ میں بات یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ انڈیا کے اندر پاکستانی سفارتکاروں کے ساتھ پچھلے کافی عرصے سے انتہائی بُرا سلوک کیا جا رہا ہے تو میں نے اس بارے میں ایک آؤٹ آف ٹرن قرارداد جمع کروائی ہے لہٰذا

میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو take up کر کے ہم یہاں سے قرارداد پاس کریں تا کہ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ بات ہو کہ بھارت ہمارے سفارتکاروں کے ساتھ سفارتی آداب کے اُلٹ اور ہر طرح کے بین الاقوامی سفارتی rules and regulations کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ یہ روزمرہ کا معمول ہے کہ وہاں پر وہ ہمارے سفارتکاروں کو ہراساں کرتے ہیں، انہیں دباتے ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کا انتہائی ہتک آمیز رویہ ہوتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے وہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں ذرا محترمہ کا پوائنٹ آف آرڈر لے لوں کیونکہ وہ بڑی دیر سے کہہ رہی ہیں۔ جی، اروڑا صاحب! پہلے آپ بولیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ پرسوں پورے ایوان نے ایک تاریخ ساز کام کیا اور The Punjab Sikh Anand Karaj Marriage Act متفقہ طور پر پاس ہوا تو نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا میں ہماری اس کاوش کو appreciate کیا گیا ہے۔ مجھے دنیا بھر کی سکھ قوم نے آپ کے لئے اور اس مقدس ایوان کے لئے مبارکباد بھیجی ہے اور شکریہ بھی ادا کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن سب کا بہت شکریہ۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میں آپ کا، اپنی پارٹی کا اور اس پورے ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں مختصر بتانا چاہوں گی کہ ڈیرہ غازی خان میں حضرت سخی سرور کا عرس ہو رہا تھا وہ جس تاریخ کو شروع ہوا اُسی تاریخ کو بند کر دیا گیا ہے اور پولیس نے لاٹھی چارج کیا ہے۔ وہاں کے بہت سے لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور کچھ لوگ باہر بھی موجود ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ساڑھے تین سو بسوں کو غازی گھاٹ میں روک لیا گیا، وہاں کی دکانیں بند کروادی گئیں اور کسی وجہ سے عرس بند کر دیا گیا ہے لہٰذا یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ سکیورٹی وجوہات موجود ہیں لیکن اس طرح نہیں کہ سب کچھ بند کروا کر لاٹھی چارج کیا جائے۔ وہاں عوام کی بہت بڑی تعداد نے احتجاج کیا ہے اس لئے FIR درج کی جا رہی ہے بجائے کہ اُن کو سکیورٹی فراہم کی جائے۔ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے اور وہاں ایک تماشا بنا ہوا ہے لہٰذا مہربانی کر کے اس کے لئے ہدایات جاری کریں کہ وہاں پر کم از کم لاٹھی چارج نہ کیا جائے۔ وہاں سب کی دکانیں بند کر دی گئی ہیں حالانکہ سب کا وہاں روزگار ہے۔ وہ لوگ بہت غصے سے بھرے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ باہر احتجاج کے لئے بھی آئے ہوئے ہیں۔ گزارش ہے کہ یہ مسئلہ resolve کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وزیر قانون (رانا ثناء اللہ خان)، قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، وزیر خصوصی تعلیم (چودھری محمد شفیق) اور معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد) نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ جی، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے واقعات کی پُرزور مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ کچھ دنوں سے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے مسلسل واقعات کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ ایسے واقعات نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ بین الاقوامی سفارت کاری کے اصولوں اور آداب کے بھی یکسر منافی ہیں۔

یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ معاملہ بین الاقوامی اداروں کے forums پر اٹھایا جائے تاکہ بھارت کا اصلی چہرہ بے نقاب ہو سکے اور عالمی برادری بھارت کو ان واقعات سے روکنے کے لئے اس پر دباؤ ڈال سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ کچھ دنوں سے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے مسلسل واقعات کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ ایسے واقعات نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ بین الاقوامی سفارت کاری کے اصولوں اور آداب کے بھی یکسر منافی ہیں۔

یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ معاملہ بین الاقوامی اداروں کے forums پر اٹھایا جائے تاکہ بھارت کا اصلی چہرہ بے نقاب ہو سکے اور عالمی برادری بھارت کو ان واقعات سے روکنے کے لئے اس پر دباؤ ڈال سکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ کچھ دنوں سے بھارت میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنے کے مسلسل واقعات کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ ایسے واقعات نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ بین الاقوامی سفارت کاری کے اصولوں اور آداب کے بھی یکسر منافی ہیں۔

یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ معاملہ بین الاقوامی اداروں کے forums پر اٹھایا جائے تاکہ بھارت کا اصلی چہرہ بے نقاب ہو سکے اور عالمی برادری بھارت کو ان واقعات سے روکنے کے لئے اس پر دباؤ ڈال سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے بھی باری دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اپنی باری کے بغیر بھی بات کر لی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ Interior Minister یا کوئی بھی Minister ہو، انہوں نے جو Oath اٹھایا ہوتا ہے، ہم expect کرتے ہیں کہ وہ آئین کی پاسداری کرتے ہوئے، اپنے حلف کی پاسداری کرتے ہوئے اپنا conduct جاری رکھیں گے اور اپنی ذمہ داریاں انجام دیں گے۔[*****]

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! آپ یہ سوال قومی اسمبلی میں اٹھائیں۔ یہاں یہ نہیں بنتا۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ[*****]

MR SPEAKER: No, I do not allow you. Thank you very much. I am not allowing. Only point of order. This is no Point of Order. This is no Point of Order.

اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر
قائد حزب اختلاف کے ساتھ کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اور میں اسے rule out کرتا ہوں۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

(اذان جمعہ)

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(104)/2018/1721. Date: 16th March, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on Friday, 16th March 2018 after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 15th March 2018

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL QADEER ALVI, MR.

question REGARDING- 1317

-DETAILS ABOUT PLANTATION ON BANKS CANAL AND WATER COURSES IN TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9100*)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure about insecurity of women in all Dar-ul-Amans of Southern Punjab 1272

-Disclosure of not to distribute the fee collected in hospitals according to the settled formula 1235

-Failure of project of sending copy of mutation certificate of property at residences of applicants in connivance of Registry Clerks 1306

-Illegal parking at sides of road of Nila Gumbad, Lahore 1270

-Non presence of Tetanus wards in Government hospitals in Lahore 1534

-Problems faced by public due to smashing works at sides of Metro Train and other roads in Lahore 1235

-Purchase of medicines for Government hospitals without testing from Drug Testing Laboratories 1533

-Shortage of ventilators in Old Surgical ICU of Children Hospital Lahore 1432

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-2nd March, 2018 1155

-5th March, 2018 1213

-6th March, 2018 1243

-7th March, 2018 1287

-9th March, 2018 1311

-12th March, 2018 1339

-14th March, 2018 1401

-15th March, 2018 1501

-16th March, 2018 1539

AGREE-

-The Assembly agrees with the recommendations of Special Committee No. 9 1434

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

question REGARDING- 1381

-Vacant posts and budget of DHQ Hospital Okara for 2016-17 *(Question No. 1875)*

PAGE NO.

AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Secretary for Public Prosecution)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about Dolphin Police in Bahawalpur *(Question No. 9608*)* 1421
-Details about Prosecution Department in Sahiwal *(Question No. 8452*)* 1423

AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action taken against factories burning carbon in PP-145, Lahore *(Question No. 9557*)* 1520
-Use of carbon powder in factories in PP-144, Lahore *(Question No. 8894*)* 1513

ALA-UD-DIN, SHEIKH *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

points of order REGARDING-
-Demand for provision of record of demarcation of new constituencies 1524
-Demand for remission of fines upon property tax 1592

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about CT Scan Machines and ventilators in Social Security Hospitals of Lahore *(Question No. 9599*)* 1332
-Details about facilities to labourers under Labour Laws in district Sahiwal *(Question No. 8663*)* 1323
-Details about surgeons, physicians and beds in Social Security Hospital Lahore *(Question No. 9598*)* 1330
-Details about Workers Welfare Board Fund *(Question No. 8652*)* 1316
-Number of schools of Social Security in Gujrat and budget allocated for 2016-17 and 2017-18*(Question No. 9558*)* 1327
-Registration of Labourers in Lahore *(Question No. 9579*)* 1330
-Regularization of employees of Labour & Human Resources Department *(Question No. 8653*)* 1318
-Work charge employees in Angro Foods Sahiwal *(Question No. 8662*)* 1319

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

question REGARDING-
-Starting of Angiography machine in DHQ Teaching Hospital Gujranwala *(Question No. 1327)* 1591

ASIF MEHMOOD, MR.

points of order REGARDING- 1201

PAGE NO.

-Demand for grant of leave for presentation of resolution about bombardment on Syria 1430
-Demand for holding meeting of Standing Committee on Cooperatives on issue of Airport Housing Society Rawalpindi
QUORUM- 1536

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 15TH MARCH, 2018 1237

1237

resolution REGARDING-
-Condemnation of bombardment at citizens of Syria despite cease-fire resolution of UNO
SUSPENSION OF RULES for-
-Presentation of a resolution

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR
-Leave of absence 1260
BILLS-
-The Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1446-1448
-The Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1474-1477
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1478-1480
-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 1536
-The Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1448-1453
-The Punjab Anand Karaj Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 1436-1438
-The Punjab Hepatitis Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 1469-1474
-The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 1464-1468
-The University of Narowal Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1461-1463
-The University of Sialkot Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 1453-1461

C

Call attention Notice REGARDING 1529
-Murder of two students in Shahkot Nankana Sahib
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-SEE UNDER MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN

PAGE NO.

COLONIES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1225

-ALLOTMENT OF LAND TO CHRISTIANS IN SADIQABAD DERAH BAKHA, BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1731)* 1228

1226

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO BHAIL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1735)* 1227

1224

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO HINDUS OF MANDI YAZMAN, DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1733)* 1229

1225

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO MANOWAL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1734)* 1217

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO POPULATION OF HARBANSPURA LAHORE *(QUESTION NO. 9065*)*

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO RESIDENTS OF KACHI ABADIS IN HARBANSPUR LAHORE *(QUESTION NO. 1886)*

-HOUSING COLONY FOR HINDUS IN BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1732)*

-VACATION OF LAND IN CHOWK SARWAR SHAHEED, MUZAFFARGARH ALLOCATED FOR CHRISTIANS *(QUESTION NO. 8491*)*

Consideration OF- 1413

-Report of Special Committee No. 9 by the House

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Budget and employees of Law and Parliamentary Affairs Department *(Question No. 8988*)* 1257
-Budget and machinery of Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 9668*)* 1588
-Budget and number of employees of Government Fatimah Jinnah Dental Institute Lahore *(Question No. 9077*)* 1583
-Details about advertisements by DGPR Punjab *(Question No. 9546*)* 1325
-Development schemes sanctioned by Communication & Works Board *(Question No. 8413*)* 1195
-Employees in schools of Faisalabad *(Question No. 8833*)* 1189
-Land of Forest Department *(Question No. 9250*)* 1321
-Number, educational qualification and motor vehicles of Members of Planning & Development Lahore *(Question No. 9304*)* 1196
-Police Stations, Check posts and illegal arms/weapons in Faisalabad *(Question No. 8598*)* 1429
-Services and wages of Research Assistants in Planning & Development Department *(Question No. 9305*)* 1166

QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 12TH MARCH, 2018 1396

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Action taken against factories burning carbon in PP-145, Lahore *(Question No. 9557*)* 1520
-Use of carbon powder in factories in PP-144, Lahore *(Question No. 8894*)* 1512

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2014-15 1384
-Privilege Motions of 2013, 2015-16 and 2017-18 1259
-Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 1385

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

point of order REGARDING-
-Deprivation of staff of Assembly Dispensary from additional 1307

PAGE NO.

allowance despite of announcement by Finance Minister 1331

questions REGARDING-

-Details about CT Scan Machines and ventilators in Social Security Hospitals of Lahore *(Question No. 9599*)* 1357

-Details about night duty staff in Government Rana Abdul Rahim Hospital Lahore *(Question No. 9642*)* 1330
-Details about surgeons, physicians and beds in Social Security Hospital Lahore *(Question No. 9598*)* 1254
-Employees and budget of Advocate General Punjab *(Question No. 9071*)* 1247
-Offices of Law Department in Lahore *(Question No. 8325*)*

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Literacy & Non-Formal Basic Education)*

Answers to the questions REGARDING- 1190

-Employees in schools of Faisalabad *(Question No. 8833*)* 1198
-Schools of Non-formal Basic Education in Bahawalpur *(Question No. 8794*)* 1199
-Schools of Non-formal Basic Education in Vehari *(Question No. 9223*)*

FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1317

-DETAILS ABOUT PLANTATION ON BANKS CANAL AND WATER COURSES IN TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9100*)* 1321

-Land of Forest Department *(Question No. 9250*)* 1328
-Number of trees on canal banks in Toba Tek Singh *(Question No. 9515*)* 1325
-Posts and Grades of DFO in Forest Department *(Question No. 9413*)*

PAGE NO.

h

Higher Education department- 1354

questions REGARDING- 1343

-DETAILS ABOUT DRUG USAGE AND SMOKING IN UET LAHORE *(QUESTION NO. 9597*)* 1365 1370

-DETAILS ABOUT POSTS OF LIBRARIAN AND ASSISTANT LIBRARIAN IN GOVERNMENT COLLEGES *(QUESTION NO. 9634*)* 1374 1368 1372

-Details about security measures in UET Lahore *(Question No. 9595*)*
-Land of Ali Garh College Multan *(Question No. 7046*)*
-Number of Girls Colleges in Sahiwal and funds allocated for 2017-18 *(Question No. 9684*)*
-Procedure of rechecking of examination papers *(Question No. 9609*)*
-Regularization of lecturers *(Question No. 9497*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

resolutions REGARDING- 1277
-Demand for construction of big water reservoirs to meet with water crisis 1278
-Demand for increase in number of women rescue employees

HOME Department- 1417

questions REGARDING-
-Incidents of burst of substandard cylinders *(Question No. 9165*)* 1429
-Police Stations, Check posts and illegal arms/weapons in Faisalabad *(Question No. 8598*)*

Human Rights & Minorities Affairs department- 1160

questions REGARDING- 1191
-Distribution of Christmas grant *(Question No. 8975*)*
-Funds for Minorities Development *(Question No. 8977*)*

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions of 2013, 2015-16 and 2017-18 1259

PAGE NO.

I

IJAZ AHMAD, SHEIKH

resolution REGARDING-
-Demand for imposing ban upon holding DJ Nights in educational institutions 1480

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING- 1377
-Construction of hospital in Daroghewala Lahore *(Question No. 1820)* 1346
-Details about BHU Atari Saroba *(Question No. 4707*)* 1374
-Details about MRI machines in hospitals of Chiniot *(Question No. 9499*)*
-Details about name, address and staff of RHCs and BHUs in Gujrat *(Question No. 1858)* 1378
-Details about night duty staff in Government Rana Abdul Rahim Hospital Lahore *(Question No. 9642*)* 1357 1369
-Details about pharmacists *(Question No. 4491*)* 1346
-Implementation on Drug Control Programme *(Question No. 9295*)*
-Number of hospitals in PP-111 Gujrat vacant posts and budget *(Question No. 9651*)* 1361 1383
-Posting of CEO (Health) Sahiwal *(Question No. 1895)* 1381
-Recruitments in Health Department in Nankana Sahib *(Question No. 1873)*
-Upgradation of pay scales from 1 to 15 in Health Department *(Question No. 8342*)* 1373 1382
-Vacant posts and budget of DHQ Hospital Okara for 2016-17 *(Question No. 1875)*

IMRAN ZAFAR, HAJI

questions REGARDING-
-Number of hospitals in PP-111 Gujrat vacant posts and budget *(Question No. 9651*)* 1360
-Offices of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9657*)* 1579

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 1385

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1325
-Details about advertisements by DGPR Punjab *(Question No. 9546*)* 1320

PAGE NO.

-Details about budget of Information and Culture Department for the years 2014-15 and 2015-16 *(Question No. 9011*)*

K

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 1160, 1191

Answers to the questions REGARDING-
-Distribution of Christmas grant *(Question No. 8975*)* 1536
-Funds for Minorities Development *(Question No. 8977*)*
BILL *(Discussed upon)*- 1273

-THE EXPLOSIVE SUBSTANCES (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018 1391

points of order REGARDING- 1384, 1200

-TORTURE UPON BLINDS BY POLICE OUTSIDE CHIEF MINISTER'S HOUSE 1278, 1279

-Violation of bylaws by Election Commission of Pakistan in demarcation of constituencies

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No. 7 of 2018)
-The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 (Bill No. 3 of 2018)

resolutions REGARDING-
-Demand for increase in number of women rescue employees
-Demand for upgradation of Quaid-e-Azam Medical College as University

KHIZER HAYAT SHAH KHAGGA, PEER

question REGARDING- 1383
-Posting of CEO (Health) Sahiwal *(Question No. 1895)*

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about CT Scan Machines and ventilators in Social Security Hospitals of Lahore *(Question No. 9599*)* 1331, 1323

PAGE NO.

-Details about facilities to labourers under Labour Laws in district Sahiwal *(Question No. 8663*)* 1330
-Details about surgeons, physicians and beds in Social Security Hospital Lahore *(Question No. 9598*)* 1316
-Details about Workers Welfare Board Fund *(Question No. 8652*)* 1326
-Number of schools of Social Security in Gujrat and budget allocated for 2016-17 and 2017-18*(Question No. 9558*)* 1329
-Registration of Labourers in Lahore *(Question No. 9579*)* 1317
-Regularization of employees of Labour & Human Resources Department *(Question No. 8653*)* 1319
-Work charge employees in Angro Foods Sahiwal *(Question No. 8662*)*

LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget and employees of Law and Parliamentary Affairs Department *(Question No. 8988*)* 1257
-Employees and budget of Advocate General Punjab *(Question No. 9071*)* 1254
-Offices of Law Department in Lahore *(Question No. 8325*)* 1247

LEADER OF THE OPPOSITION
-*See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian*

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Bahadar Khan Maikan, Sardar 1260
-Madiha Rana, Mrs. 1260
-Muhammad Akram, Chodhary 1261
-Muhammad Iqbal Harna, Rana 1261
-Muhammad Shawez Khan, Mr. 1260
-Nasim Lodhi, Mrs. 1260
-Sobia Anwar Satti, Mrs. 1261
-Zulfiqar Ghori, Mr. 1261

LITERACY & NON-FORMAL BASIC EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1189
-Employees in schools of Faisalabad *(Question No. 8833*)* 1198
-Schools of Non-formal Basic Education in Bahawalpur *(Question No. 8794*)* 1199
-Schools of Non-formal Basic Education in Vehari *(Question No. 9223*)*

M

MADIHA RANA, MRS.
-Leave of absence 1260

MARY GILL, MS.

questions REGARDING- 1225

PAGE NO.

-ALLOTMENT OF LAND TO CHRISTIANS IN SADIQABAD DERAH BAKHA, BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1731)* 1228

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO BHAIL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1735)* 1226

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO HINDUS OF MANDI YAZMAN, DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1733)* 1227

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO MANOWAL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1734)* 1225

-HOUSING COLONY FOR HINDUS IN BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1732)*

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*

Call attention Notice REGARDING 1529

-MURDER OF TWO STUDENTS IN SHAHKOT NANKANA SAHIB 1597

MOTION regarding- 1596

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 1523, 1275

points of order REGARDING- 1390

-Demand for out of turn taking up the resolution about undiplomatic treatment with Pakistani diploma in India 1568

-Demand for provision of record of demarcation of new constituencies 1481

-Torture upon blinds by Police outside Chief Minister's House

-Violation of bylaws by Election Commission of Pakistan in demarcation of constituencies

resolutions REGARDING-

-Condemnation of harassment of Pakistani diplomats in India

-Demand for imposing ban upon holding DJ Nights in educational institutions

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING- 1354

PAGE NO.

-DETAILS ABOUT DRUG USAGE AND SMOKING IN UET LAHORE *(QUESTION NO. 9597*)* 1344, 1365

-DETAILS ABOUT POSTS OF LIBRARIAN AND ASSISTANT LIBRARIAN IN GOVERNMENT COLLEGES *(QUESTION NO. 9634*)*

-Details about security measures in UET Lahore *(Question No. 9595*)*

MINES & MINERALS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1222

-Leases of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9435*)*

-Recovery of tax from areas of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9434*)* 1221

MINISTER FOR FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES

-See under Yawar Zaman, Mian

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION

-See under Raza Ali Gillani, Syed

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-SEE UNDER ALA-UD-DIN, SHEIKH

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES

-See under Ashfaq Sarwar, Raja

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR LITERACY & NON-FORMAL BASIC EDUCATION

-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR MINES & MINERALS

-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR PLANNING & DEVELOPMENT

-See under Nadeem Kamran, Malik

MINISTER FOR POPULATION WELFARE

-See under Mukhtar Ahmed Bharath, Malik, Dr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE

-See under Imran Nazir, Khawaja

MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION

-See under Muhammad Shafique, Ch.

MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Salman Rafiq, Khawaja

PAGE NO.

MOTION regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 1509, 1597

MUHAMMAD AFZAL, RANA *(Parliamentary Secretary for Home)*

Answer to the question REGARDING-
-Incidents of burst of substandard cylinders *(Question No. 9165*)* 1417

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
-Leave of absence 1261

question REGARDING-
-Number of patients and machinery in hospitals of Sialkot *(Question No. 9567*)* 1586

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

point of order REGARDING-
-Demand for provision of record of demarcation of new constituencies 1527

QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 14TH MARCH, 2018 1443, 1454, 1473

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 1182

-ASSISTANT DIRECTOR BUREAU OF STATISTICS IN SAHIWAL *(QUESTION 9541*)* 1323, 1423

-Details about facilities to labourers under Labour Laws in district Sahiwal *(Question No. 8663*)* 1546

-Details about Prosecution Department in Sahiwal *(Question No. 8452*)* 1299

-Medical College Sahiwal *(Question No. 5802*)*

-Number of Dar-ul-Amans and number of women therein *(Question No. 8863*)* 1551, 1319

-Provision of meals to students of Special Educatison in district Sahiwal *(Question No. 8675*)*

-Work charge employees in Angro Foods Sahiwal *(Question No. 8662*)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 1374, 1372

PAGE NO.

-Details about MRI machines in hospitals of Chiniot *(Question No. 9499*)*
-Regularization of lecturers *(Question No. 9497*)*
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

points of order REGARDING-
-Demand for adoption of report of Special Committee No. 9 on matters of ECAT & MCAT 1262, 1410
-Patients being referred to Punjab Institute of Cardiology inspite of presence of Cardiac Wards in Mayo, Jinnah and Gulab Devi Hospitals Lahore 1388
-Problem faced by students due to soil heaps infront of School and College in Samanabad Lahore 1387 1390
-Taking up the report of Special Committee No. 9 about ECAT & MCAT 1433

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Special Committee No. 9 1433

resolution REGARDING-

-THE ASSEMBLY AGREES WITH THE RECOMMENDATIONS OF SPECIAL COMMITTEE NO. 9
MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR. *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING- 1557
-Fee of private practitioner doctors *(Question No. 8232*)* 1547
-Medical College Sahiwal *(Question No. 5802*)*
MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answer to the question REGARDING-
-Control over illegal activities of beggar women and eunuch persons in Lahore *(Question No. 9432*)* 1294
MUHAMMAD IQBAL HARNA, RANA
-Leave of absence 1261
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

questions REGARDING- 1343
-DETAILS ABOUT POSTS OF LIBRARIAN AND ASSISTANT LIBRARIAN IN GOVERNMENT COLLEGES *(QUESTION NO. 9634*)* 1328 1175 1299

PAGE NO.

-Number of trees on canal banks in Toba Tek Singh *(Question No. 9515*)*

-SALARY AND EMOLUMENTS OF MEMBER HEALTH IN PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 9448*)*

-Vacant posts in Population Welfare Department *(Question No. 9629*)*

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

questions REGARDING- 1186, 1300

-CHIEF OF URBAN DEVELOPMENT UNIT *(QUESTION NO. 9092*)*

-Grade of Family Welfare Assistant *(Question No. 9641*)*

MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Special Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Number of institutions, students and teachers of Special Education in Sahiwal *(Question No. 9682*)* 1583

-Number of offices and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9643*)* 1567

-Number of offices, schools and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9656*)* 1573, 1580

-Offices of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9657*)* 1552

-Provision of meals to students of Special Educatison in district Sahiwal *(Question No. 8675*)*

resolution REGARDING- 1483

-Demand for control over torture upon students especially upon mentally retarded students

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 1225

-ALLOTMENT OF LAND TO CHRISTIANS IN SADIQABAD DERAH BAKHA, BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1731)* 1325, 1320

-Details about advertisements by DGPR Punjab *(Question No. 9546*)* 1228

-DETAILS ABOUT BUDGET OF INFORMATION AND CULTURE DEPARTMENT FOR THE YEARS 2014-15 AND 2015-16 *(QUESTION NO. 9011*)* 1227, 1228

PAGE NO.

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO BHAIL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1735)* 1224

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO HINDUS OF MANDI YAZMAN, DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1733)* 1229

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO MANOWAL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1734)* 1226

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO POPULATION OF HARBANSPURA LAHORE *(QUESTION NO. 9065*)* 1300

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO RESIDENTS OF KACHI ABADIS IN HARBANSPUR LAHORE *(QUESTION NO. 1886)* 1427

-HOUSING COLONY FOR HINDUS IN BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1732)* 1429

-Number of Dar-ul-Amans and number of women therein *(Question No. 8863*)*

-Number of Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors in district Lahore *(Question No. 2465*)*

-Police Stations, Check posts and illegal arms/weapons in Faisalabad *(Question No. 8598*)*

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.

-Leave of absence 1260

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of not to distribute the fee collected in hospitals according to the settled formula 1235

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

questions REGARDING-

-Action taken against factories burning carbon in PP-145, Lahore *(Question No. 9557*)* 1520

-Construction of hospital in Daroghewala Lahore *(Question No. 1820)* 1377

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO POPULATION OF HARBANSPURA LAHORE 1224

1229

1329

PAGE NO.

(QUESTION NO. 9065*)

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO RESIDENTS OF KACHI ABADIS IN HARBANSPUR LAHORE *(QUESTION NO. 1886)*

-Registration of Labourers in Lahore *(Question No. 9579*)*

MUKHTAR AHMED BHARATH, MALIK, DR. (*Minister for Population Welfare)*

Answers to the questions REGARDING- 1301

-Grade of Family Welfare Assistant *(Question No. 9641*)* 1299

-Vacant posts in Population Welfare Department *(Question No. 9629*)*

MURAD RAAS, DR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Purchase of medicines for Government hospitals without testing from Drug Testing Laboratories 1533 1432

-SHORTAGE OF VENTILATORS IN OLD SURGICAL ICU OF CHILDREN HOSPITAL LAHORE 1232

point of order REGARDING- 1346

-Congratulations to newly elected Senators

question REGARDING- 1239

-Details about BHU Atari Saroba *(Question No. 4707*)* 1308

QUORUM- 1336

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-5th March, 2018

-7th March, 2018

-9th March, 2018

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-2nd March, 2018 1158

-5th March, 2018 1216

-6th March, 2018 1246

-7th March, 2018 1292

-9th March, 2018 1314

-12th March, 2018 1342

-14th March, 2018 1408 1504

PAGE NO.

-15th March, 2018 1542
-16th March, 2018
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 1464

point of order REGARDING-
-Demand to fix the day of 8th March International Women Day to pay tribute to women 1303

questions REGARDING- 1374
-Number of Girls Colleges in Sahiwal and funds allocated for 2017-18 *(Question No. 9684*)* 1582
-Number of institutions, students and teachers of Special Education in Sahiwal *(Question No. 9682*)* 1283
QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 6TH MARCH, 2018 1280

resolution REGARDING- 1486
-Demand for grant of proprietary rights to residents of Kachi Abadis declared by LDA

zero hour NOTICE REGARDING-
-Pollution in drinking water of Nathey Khalsa, Sardarpur and Lodhi Town the localities of Phoolnagar due to polluted water of factories
NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Planning & Development)*

Answers to the questions REGARDING- 1183
1187
-ASSISTANT DIRECTOR BUREAU OF STATISTICS IN SAHIWAL *(QUESTION 9541*)* 1163
1195
-CHIEF OF URBAN DEVELOPMENT UNIT *(QUESTION NO. 9092*)* 1196
-CONSTRUCTION OF ROAD IN GUJRAT UNDER CM DIRECTIVE *(QUESTION NO. 9095*)* 1175
-Development schemes sanctioned by Communication & Works Board *(Question No. 8413*)* 1167
-Number, educational qualification and motor vehicles of Members of

PAGE NO.

Planning & Development Lahore *(Question No. 9304*)*

-SALARY AND EMOLUMENTS OF MEMBER HEALTH IN PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 9448*)*

-Services and wages of Research Assistants in Planning & Development Department *(Question No. 9305*)*

NASIM LODHI, MRS.

-Leave of absence 1260

NAUSHEEN HAMID, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-PROBLEMS FACED BY PUBLIC DUE TO SMASHING WORKS AT SIDES OF METRO TRAIN AND OTHER ROADS IN LAHORE 1235 1470

BILL *(Discussed upon)*- 1273

-The Punjab Hepatitis Bill 2017

point of order REGARDING- 1584

-TORTURE UPON BLINDS BY POLICE OUTSIDE CHIEF MINISTER'S HOUSE 1233

question REGARDING- 1482

-Funds allocated for medicines in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9309*)*

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Hepatitis Bill 2017 (Bill No. 2 of 2018)

resolution REGARDING-

-Demand for control over torture upon students especially upon mentally retarded students

NAZAR HUSSAIN, MR. *(Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs)*

Answers to the questions REGARDING- 1255 1248

-Employees and budget of Advocate General Punjab *(Question No. 9071*)*

-Offices of Law Department in Lahore *(Question No. 8325*)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING- 1354 1365

PAGE NO.

-DETAILS ABOUT DRUG USAGE AND SMOKING IN UET LAHORE *(QUESTION NO. 9597*)* 1580
-Details about security measures in UET Lahore *(Question No. 9595*)* 1578
-Repair of machinery of Government hospitals *(Question No. 9045*)* 1512
-Repair of machinery of teaching hospitals in Lahore *(Question No. 9043*)*
-Use of carbon powder in factories in PP-144, Lahore *(Question No. 8894*)*

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 34th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2018 1601

O

OATH OF OFFICE by-
-Yasir Zafar Sindhu, Mr. (PP-30) 1409

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES
-*See under Zahid Akram, Choudhary*

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION
-*See under Mehwish Sultana, Ms.*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION
-*See under Akmal Saif Chattha, Mr.*

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME
-*See under Muhammad Afzal, Rana*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-*See under Nazar Hussain, Mr.*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-*See under Ramzan Siddique Bhatti, Mr.*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PUBLIC PROSECUTION
-*See under Ahmed Khan Baloch, Mr.*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-*See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-*See under Muhammad Hassaan Riaz, Mr.*

PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1182
1186

	PAGE NO.
-ASSISTANT DIRECTOR BUREAU OF STATISTICS IN SAHIWAL *(QUESTION 9541*)*	1162
-CHIEF OF URBAN DEVELOPMENT UNIT *(QUESTION NO. 9092*)*	1195
-CONSTRUCTION OF ROAD IN GUJRAT UNDER CM DIRECTIVE *(QUESTION NO. 9095*)*	1196
-Development schemes sanctioned by Communication & Works Board *(Question No. 8413*)*	1175
-NUMBER, EDUCATIONAL QUALIFICATION AND MOTOR VEHICLES OF MEMBERS OF PLANNING & DEVELOPMENT LAHORE *(QUESTION NO. 9304*)*	1166
-SALARY AND EMOLUMENTS OF MEMBER HEALTH IN PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 9448*)*	
-SERVICES AND WAGES OF RESEARCH ASSISTANTS IN PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 9305*)*	
points of order REGARDING-	1232
-Congratulations to newly elected Senators	
-Demand for adoption of report of Special Committee No. 9 on matters of ECAT & MCAT	1262, 1410
-Demand to fix the day of 8th March International Women Day to pay tribute to women	1303
-Demand for grant of leave for presentation of resolution about bombardment on Syria	1201
-Demand for holding meeting of Standing Committee on Cooperatives on issue of Airport Housing Society Rawalpindi	1430
-Demand for out of turn taking up the resolution about undiplomatic treatment with Pakistani diploma in India	1596
-Demand for provision of record of demarcation of new constituencies	1523
-Demand for remission of fines upon property tax	1592
-Demand from Food Minister to apprise the House about purchase of sugarcane and wheat	1301
-Deprivation of staff of Assembly Dispensary from additional	1307

PAGE NO.

allowance despite of announcement by Finance Minister
-Patients being referred to Punjab Institute of Cardiology inspite of presence of Cardiac Wards in Mayo, Jinnah and Gulab Devi Hospitals Lahore 1388
-Problem faced by students due to soil heaps infront of School and College in Samanabad Lahore 1387
-Taking up the report of Special Committee No. 9 about ECAT & MCAT 1390
-Torture upon blinds by Police outside Chief Minister's House 1273
-Violation of bylaws by Election Commission of Pakistan in demarcation of constituencies 1390

PAGE NO.

Population Welfare department- 1300

questions REGARDING- 1299

-Grade of Family Welfare Assistant *(Question No. 9641*)*

-Vacant posts in Population Welfare Department *(Question No. 9629*)*

Primary & Secondary Healthcare Department- 1377

questions REGARDING- 1346

-Construction of hospital in Daroghewala Lahore *(Question No. 1820)* 1374

-Details about BHU Atari Saroba *(Question No. 4707*)*

-Details about MRI machines in hospitals of Chiniot *(Question No. 9499*)* 1378

-Details about name, address and staff of RHCs and BHUs in Gujrat *(Question No. 1858)* 1357

-Details about night duty staff in Government Rana Abdul Rahim Hospital Lahore *(Question No. 9642*)* 1369 1349

-Details about pharmacists *(Question No. 4491*)*

-Implementation on Drug Control Programme *(Question No. 9295*)* 1360

-Number of hospitals in PP-111 Gujrat vacant posts and budget *(Question No. 9651*)* 1383 1380

-Posting of CEO (Health) Sahiwal *(Question No. 1895)*

-Recruitments in Health Department in Nankana Sahib *(Question No. 1873)* 1373

-Upgradation of pay scales from 1 to 15 in Health Department *(Question No. 8342*)* 1381

-Vacant posts and budget of DHQ Hospital Okara for 2016-17 *(Question No. 1875)*

Prorogation- 1601

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 34TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 29TH JANUARY, 2018

PUBLIC PROSECUTION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1421

-Details about Dolphin Police in Bahawalpur *(Question No. 9608*)* 1423

-Details about Prosecution Department in Sahiwal *(Question No. 8452*)*

-Number of Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors in district Lahore *(Question No. 2465*)* 1427

PAGE NO.

Q

QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER

point of order REGARDING-
-Demand for adoption of report of Special Committee No. 9 on matters of ECAT & MCAT 1265

PAGE NO.

questions REGARDING-

COLONIES DEPARTMENT- 1225

-ALLOTMENT OF LAND TO CHRISTIANS IN SADIQABAD DERAH BAKHA, BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1731)* 1228

1226

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO BHAIL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1735)* 1227

1224

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO HINDUS OF MANDI YAZMAN, DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1733)* 1229

1225

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO MANOWAL FAMILY IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1734)* 1217

1520

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO POPULATION OF HARBANSPURA LAHORE *(QUESTION NO. 9065*)* 1512

1317

1321

-GRANT OF PROPRIETARY RIGHTS TO RESIDENTS OF KACHI ABADIS IN HARBANSPUR LAHORE *(QUESTION NO. 1886)* 1328

1325

-HOUSING COLONY FOR HINDUS IN BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1732)* 1354

1343

1365

-VACATION OF LAND IN CHOWK SARWAR SHAHEED, MUZAFFARGARH ALLOCATED FOR CHRISTIANS *(QUESTION NO. 8491*)* 1370

1374

1368

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT- 1372

-Action taken against factories burning carbon in PP-145, Lahore *(Question No. 9557*)*

-Use of carbon powder in factories in PP-144, Lahore *(Question No. 8894*)*

FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT- 1417

-DETAILS ABOUT PLANTATION ON BANKS CANAL AND WATER COURSES IN 1429

	PAGE NO.
TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9100*)*	1160
-Land of Forest Department *(Question No. 9250*)*	1191
-Number of trees on canal banks in Toba Tek Singh *(Question No. 9515*)*	
-Posts and Grades of DFO in Forest Department *(Question No. 9413*)*	1325
Higher Education department-	1320
-DETAILS ABOUT DRUG USAGE AND SMOKING IN UET LAHORE *(QUESTION NO. 9597*)*	1331
-DETAILS ABOUT POSTS OF LIBRARIAN AND ASSISTANT LIBRARIAN IN GOVERNMENT COLLEGES *(QUESTION NO. 9634*)*	1323
-Details about security measures in UET Lahore *(Question No. 9595*)*	1330
-Land of Ali Garh College Multan *(Question No. 7046*)*	1316
-Number of Girls Colleges in Sahiwal and funds allocated for 2017-18 *(Question No. 9684*)*	1326
-Procedure of rechecking of examination papers *(Question No. 9609*)*	1329
-Regularization of lecturers *(Question No. 9497*)*	1317
	1319
	1257
	1254
	1247
HOME Department-	
-Incidents of burst of substandard cylinders *(Question No. 9165*)*	1189
-Police Stations, Check posts and illegal arms/weapons in Faisalabad *(Question No. 8598*)*	1198
	1199
Human Rights & Minorities Affairs department-	
-Distribution of Christmas grant *(Question No. 8975*)*	1222
-Funds for Minorities Development *(Question No. 8977*)*	
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-	1221
-Details about advertisements by DGPR Punjab *(Question No. 9546*)*	1182
-Details about budget of Information and Culture Department for the years 2014-15 and 2015-16 *(Question No. 9011*)*	1186
LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-	1162
-Details about CT Scan Machines and ventilators in Social Security Hospitals of Lahore *(Question No. 9599*)*	1195
-Details about facilities to labourers under Labour Laws in district Sahiwal *(Question No. 8663*)*	1196
-Details about surgeons, physicians and beds in Social Security Hospital Lahore *(Question No. 9598*)*	

	PAGE NO.
-Details about Workers Welfare Board Fund *(Question No. 8652*)*	1175
-Number of schools of Social Security in Gujrat and budget allocated for 2016-17 and 2017-18*(Question No. 9558*)*	1166
-Registration of Labourers in Lahore *(Question No. 9579*)*	1300
-Regularization of employees of Labour & Human Resources Department *(Question No. 8653*)*	1299
-Work charge employees in Angro Foods Sahiwal *(Question No. 8662*)*	1377
LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT-	1346
-Budget and employees of Law and Parliamentary Affairs Department *(Question No. 8988*)*	1374
-Employees and budget of Advocate General Punjab *(Question No. 9071*)*	1378
-Offices of Law Department in Lahore *(Question No. 8325*)*	1357
LITERACY & NON-FORMAL BASIC EDUCATION DEPARTMENT-	1369
-Employees in schools of Faisalabad *(Question No. 8833*)*	1349
-Schools of Non-formal Basic Education in Bahawalpur *(Question No. 8794*)*	1360
-Schools of Non-formal Basic Education in Vehari *(Question No. 9223*)*	1383
MINES & MINERALS DEPARTMENT-	1380
-Leases of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9435*)*	1373
-Recovery of tax from areas of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9434*)*	1381
PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-	1421
-ASSISTANT DIRECTOR BUREAU OF STATISTICS IN SAHIWAL *(QUESTION 9541*)*	1423
-CHIEF OF URBAN DEVELOPMENT UNIT *(QUESTION NO. 9092*)*	1427
-CONSTRUCTION OF ROAD IN GUJRAT UNDER CM DIRECTIVE *(QUESTION NO. 9095*)*	1294
-Development schemes sanctioned by Communication & Works Board *(Question No. 8413*)*	1299
-NUMBER, EDUCATIONAL QUALIFICATION AND MOTOR VEHICLES OF MEMBERS OF PLANNING & DEVELOPMENT LAHORE *(QUESTION NO. 9304*)*	1582
	1567
-SALARY AND EMOLUMENTS OF MEMBER HEALTH IN PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 9448*)*	1572
	1579
	1551

PAGE NO.

-SERVICES AND WAGES OF RESEARCH ASSISTANTS IN PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 9305*)* 1590

1588

Population Welfare department-

-Grade of Family Welfare Assistant *(Question No. 9641*)* 1583
-Vacant posts in Population Welfare Department *(Question No. 9629*)* 1575

Primary & Secondary Healthcare Department- 1577

-Construction of hospital in Daroghewala Lahore *(Question No. 1820)*
-Details about BHU Atari Saroba *(Question No. 4707*)* 1589
-Details about MRI machines in hospitals of Chiniot *(Question No. 9499*)* 1557
-Details about name, address and staff of RHCs and BHUs in Gujrat *(Question No. 1858)* 1584
-Details about night duty staff in Government Rana Abdul Rahim Hospital Lahore *(Question No. 9642*)* 1576 1546
-Details about pharmacists *(Question No. 4491*)*
-Implementation on Drug Control Programme *(Question No. 9295*)* 1586
-Number of hospitals in PP-111 Gujrat vacant posts and budget *(Question No. 9651*)* 1580 1578
-Posting of CEO (Health) Sahiwal *(Question No. 1895)*
-Recruitments in Health Department in Nankana Sahib *(Question No. 1873)* 1591
-Upgradation of pay scales from 1 to 15 in Health Department *(Question No. 8342*)*
-Vacant posts and budget of DHQ Hospital Okara for 2016-17 *(Question No. 1875)*

PUBLIC PROSECUTION DEPARTMENT-

-Details about Dolphin Police in Bahawalpur *(Question No. 9608*)*
-Details about Prosecution Department in Sahiwal *(Question No. 8452*)*
-Number of Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors in district Lahore *(Question No. 2465*)*

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

-Control over illegal activities of beggar women and eunuch persons in Lahore *(Question No. 9432*)*
-Number of Dar-ul-Amans and number of women therein *(Question No. 8863*)*

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Number of institutions, students and teachers of Special Education in Sahiwal *(Question No. 9682*)*
-Number of offices and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9643*)*
-Number of offices, schools and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9656*)*
-Offices of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9657*)*

PAGE NO.

-Provision of meals to students of Special Educatison in district Sahiwal *(Question No. 8675*)*

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Beds brought from Jinnah Hospital for temporary hospital for cricket matches in Lahore *(Question No. 1078)*

-Budget and machinery of Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 9668*)*

-Budget and number of employees of Government Fatimah Jinnah Dental Institute Lahore *(Question No. 9077*)*

-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)*

-Construction of ICU Ward in Bahawalpur Victoria Hospital *(Question No. 8917*)*

-Expenditures incurred upon construction of Cardiology Hospital Multan *(Question No. 1011)*

-Fee of private practitioner doctors *(Question No. 8232*)*

-Funds allocated for medicines in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9309*)*

-Matters about admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)*

-Medical College Sahiwal *(Question No. 5802*)*

-Number of patients and machinery in hospitals of Sialkot *(Question No. 9567*)*

-Repair of machinery of Government hospitals *(Question No. 9045*)*

-Repair of machinery of teaching hospitals in Lahore *(Question No. 9043*)*

-STARTING OF ANGIOGRAPHY MACHINE IN DHQ TEACHING HOSPITAL GUJRANWALA *(QUESTION NO. 1327)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-5th March, 2018 1239
-6th March, 2018 1283
-7th March, 2018 1308
-9th March, 2018 1336
-12th March, 2018 1396
-14th March, 2018 1443,1454,1473
-15th March, 2018 1536

R

RAMESH SINGH ARORA, MR.

BILL *(Discussed upon)*-

1436

PAGE NO.

-THE PUNJAB ANAND KARAJ BILL 2017 1315

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No. 31 of 2017)

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Illegal parking at sides of road of Nila Gumbad, Lahore 1270

RAZA ALI GILLANI, SYED *(Minister for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING- 1371

-Land of Ali Garh College Multan *(Question No. 7046*)* 1375

-Number of Girls Colleges in Sahiwal and funds allocated for 2017-18 *(Question No. 9684*)* 1368

-Procedure of rechecking of examination papers *(Question No. 9609*)* 1372

-Regularization of lecturers *(Question No. 9497*)*

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	1157
-2nd March, 2018	1215
-5th March, 2018	1245
-6th March, 2018	1291
-7th March, 2018	1313
-9th March, 2018	1341
-12th March, 2018	1407
-14th March, 2018	1503
-15th March, 2018	1541
-16th March, 2018	
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill of 2018 (Bill No. 5 of 2018)	1231
-Special Audit Report on water and Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department Government of Punjab for the year 2014-15	1445
-Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA Faisalabad, HUD & PHE Department Government of Punjab for the year 2015-16	1444
-Special Committee No. 9	1433
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No. 7 of 2018)	1384
-The Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of Punjab for the year 2015-16	1445
-The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No. 31 of 2017)	1315
-The Punjab Hepatitis Bill 2017 (Bill No. 2 of 2018)	1233
-The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 (Bill No. 3 of 2018)	1200
resolutions REGARDING-	
-Condemnation of bombardment at citizens of Syria despite cease-fire resolution of UNO	1237
-Condemnation of harassment of Pakistani diplomats in India	1568
-Condemnation of terrorists attack in Raiwind Lahore	1510
-Demand for construction of big water reservoirs to meet with water crisis	1277
-Demand for control over torture upon students especially upon mentally retarded students	1482
-Demand for grant of proprietary rights to residents of Kachi Abadis	1280

PAGE NO.

declared by LDA 1480
-Demand for imposing ban upon holding DJ Nights in educational institutions 1278 1279
-Demand for increase in number of women rescue employees 1433
-Demand for upgradation of Quaid-e-Azam Medical College as University
-The Assembly agrees with the recommendations of Special Committee No. 9

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Non presence of Tetanus wards in Government hospitals in Lahore 1534
SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING- 1222
-Leases of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9435*)* 1221
-Recovery of tax from areas of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9434*)*
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA (*Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Beds brought from Jinnah Hospital for temporary hospital for cricket matches in Lahore *(Question No. 1078)* 1590
-Budget and machinery of Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 9668*)* 1588
-Budget and number of employees of Government Fatimah Jinnah Dental Institute Lahore *(Question No. 9077*)* 1584 1575
-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)* 1577
-Construction of ICU Ward in Bahawalpur Victoria Hospital *(Question No. 8917*)* 1590
-Expenditures incurred upon construction of Cardiology Hospital Multan *(Question No. 1011)* 1585
-Funds allocated for medicines in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9309*)* 1576
-Matters about admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)* 1587
-Number of patients and machinery in hospitals of Sialkot *(Question No. 9567*)* 1581 1578
-Repair of machinery of Government hospitals *(Question No. 9045*)*
-Repair of machinery of teaching hospitals in Lahore *(Question No. 9043*)* 1591
-Starting of Angiography machine in DHQ Teaching Hospital Gujranwala *(Question No. 1327)*
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

	PAGE NO.
Answer to the question REGARDING-	1258
-Budget and employees of Law and Parliamentary Affairs Department *(Question No. 8988*)*	1446
BILLS *(Discussed upon)*-	
-THE BAHAWALPUR DEVELOPMENT AUTHORITY (REPEAL) BILL 2018	1474 1478 1448
-The Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018	1469, 1471 1464, 1466
-THE CODE OF CIVIL PROCEDURE (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018	1461 1453 1530
-THE LIMITATION (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018	1509
-The Punjab Hepatitis Bill 2017 -The Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 -The University of Narowal Bill 2018 -The University of Sialkot Bill 2018	1524
Call attention Notice REGARDING	1445
-MURDER OF TWO STUDENTS IN SHAHKOT NANKANA SAHIB	1444
MOTION regarding-	
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION	1445 1510
point of order REGARDING-	1481
-Demand for provision of record of demarcation of new constituencies	
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Special Audit Report on water and Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department Government of Punjab for the year 2014-15	
-Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA Faisalabad, HUD & PHE Department Government of Punjab for the year 2015-16	
-The Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of Punjab	

PAGE NO.

for the year 2015-16

resolutions REGARDING-
-Condemnation of terrorists attack in Raiwind Lahore
-Demand for imposing ban upon holding DJ Nights in educational institutions
SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING- 1217
-VACATION OF LAND IN CHOWK SARWAR SHAHEED, MUZAFFARGARH ALLOCATED FOR CHRISTIANS *(QUESTION NO. 8491*)*
SHAMEELA ASLAM, MRS.

question REGARDING- 1199
-Schools of Non-formal Basic Education in Vehari *(Question No. 9223*)*
SHAZAD MAQBOOL BHUTTA, MIAN, PEER ZADA

questions REGARDING-
-Expenditures incurred upon construction of Cardiology Hospital Multan *(Question No. 1011)* 1589 1370
-Land of Ali Garh College Multan *(Question No. 7046*)*
SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

Answers to the questions REGARDING- 1222
-Leases of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9435*)*
-Recovery of tax from areas of minerals in PP-44, district Mianwali *(Question No. 9434*)* 1221
SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Failure of project of sending copy of mutation certificate of property at residences of applicants in connivance of Registry Clerks 1306
BILLS *(Discussed upon)*-
1449
-THE LIMITATION (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2018 1455
-The University of Sialkot Bill 2018
1160
questions REGARDING- 1191
1349
-Distribution of Christmas grant *(Question No. 8975*)* 1417
-Funds for Minorities Development *(Question No. 8977*)*

PAGE NO.

-Implementation on Drug Control Programme *(Question No. 9295*)*
-Incidents of burst of substandard cylinders *(Question No. 9165*)*
SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
-Leave of absence 1261
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Control over illegal activities of beggar women and eunuch persons in Lahore *(Question No. 9432*)* 1294
-Number of Dar-ul-Amans and number of women therein *(Question No. 8863*)* 1299
SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Number of institutions, students and teachers of Special Education in Sahiwal *(Question No. 9682*)* 1582
-Number of offices and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9643*)* 1567
-Number of offices, schools and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9656*)* 1572
-Offices of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9657*)* 1579
-Provision of meals to students of Special Educatison in district Sahiwal *(Question No. 8675*)* 1551
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Beds brought from Jinnah Hospital for temporary hospital for cricket matches in Lahore *(Question No. 1078)* 1590
-Budget and machinery of Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 9668*)* 1588
-Budget and number of employees of Government Fatimah Jinnah Dental Institute Lahore *(Question No. 9077*)* 1583 1575
-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)*
-Construction of ICU Ward in Bahawalpur Victoria Hospital *(Question No. 8917*)* 1577

-Expenditures incurred upon construction of Cardiology Hospital Multan *(Question No. 1011)* 1589 1557
-Fee of private practitioner doctors *(Question No. 8232*)*
-Funds allocated for medicines in Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 9309*)* 1584 1576 1546

PAGE NO.

-Matters about admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)*
-Medical College Sahiwal *(Question No. 5802*)* 1586
-Number of patients and machinery in hospitals of Sialkot *(Question No. 9567*)* 1580
-Repair of machinery of Government hospitals *(Question No. 9045*)* 1578
-Repair of machinery of teaching hospitals in Lahore *(Question No. 9043*)* 1591
-Starting of Angiography machine in DHQ Teaching Hospital Gujranwala *(Question No. 1327)*

SUSPENSION OF RULES for-
-Presentation of a resolution 1237

T

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 1162

-CONSTRUCTION OF ROAD IN GUJRAT UNDER CM DIRECTIVE *(QUESTION NO. 9095*)* 1378
-Details about name, address and staff of RHCs and BHUs in Gujrat *(Question No. 1858)* 1567
-Number of offices and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9643*)* 1572
-Number of offices, schools and employees of Special Education Department in district Gujrat *(Question No. 9656*)* 1326 1325
-Number of schools of Social Security in Gujrat and budget allocated for 2016-17 and 2017-18*(Question No. 9558*)*
-Posts and Grades of DFO in Forest Department *(Question No. 9413*)*

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2014-15 1384

WASEEM AKHTAR, DR SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure about insecurity of women in all Dar-ul-Amans of Southern Punjab 1272

point of order REGARDING-
-Demand from Food Minister to apprise the House about purchase of sugarcane and wheat 1301

PAGE NO.

1590
1575

questions REGARDING-

-Beds brought from Jinnah Hospital for temporary hospital for cricket matches in Lahore *(Question No. 1078)* 1577
-Construction of Children Hospital in Bahawalpur *(Question No. 6968*)* 1294
-Construction of ICU Ward in Bahawalpur Victoria Hospital *(Question No. 8917*)* 1320
-Control over illegal activities of beggar women and eunuch persons in Lahore *(Question No. 9432*)* 1421
-Details about budget of Information and Culture Department for the years 2014-15 and 2015-16 *(Question No. 9011*)* 1369
-Details about Dolphin Police in Bahawalpur *(Question No. 9608*)* 1316
-Details about pharmacists *(Question No. 4491*)* 1557
-Details about Workers Welfare Board Fund *(Question No. 8652*)* 1576
-Fee of private practitioner doctors *(Question No. 8232*)* 1427
-Matters about admission in Private Medical Colleges *(Question No. 8233*)* 1368
-Number of Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors in district Lahore *(Question No. 2465*)* 1317
-Procedure of rechecking of examination papers *(Question No. 9609*)* 1198
-Regularization of employees of Labour & Human Resources Department *(Question No. 8653*)* 1373
-Schools of Non-formal Basic Education in Bahawalpur *(Question No. 8794*)* 1279
-Upgradation of pay scales from 1 to 15 in Health Department *(Question No. 8342*)*

resolution REGARDING-

-Demand for upgradation of Quaid-e-Azam Medical College as University

Y

YASIR ZAFAR SINDHU, MR.
-Oath of office 1409
YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Forests, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING- 1317

-DETAILS ABOUT PLANTATION ON BANKS CANAL AND WATER COURSES IN TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9100*)* 1321
-Land of Forest Department *(Question No. 9250*)* 1328
1326

PAGE NO.

-Number of trees on canal banks in Toba Tek Singh *(Question No. 9515*)*
-Posts and Grades of DFO in Forest Department *(Question No. 9413*)*

Z

ZAFAR IQBAL, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill of 2018 (Bill No. 5 of 2018) 1231
ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Colonies)*

Answer to the question REGARDING- 1218
-VACATION OF LAND IN CHOWK SARWAR SHAHEED, MUZAFFARGARH ALLOCATED FOR CHRISTIANS *(QUESTION NO. 8491*)*

zero hour NOTICE REGARDING-
-Pollution in drinking water of Nathey Khalsa, Sardarpur and Lodhi Town the localities of Phoolnagar due to polluted water of factories 1486
ZULFIQAR GHORI, MR.
1261
-LEAVE OF ABSENCE
ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

question REGARDING- 1380
-Recruitments in Health Department in Nankana Sahib *(Question No. 1873)*